یہ مطالب [illegible] مستحکم کرنا [illegible]
[illegible] خود معلوم ہوتی ہے

فہرست مطالب نفحات الریاحین فی احوال سیدنا خاتم النبیین

فصل اول

[illegible] جناب رسول خدا سے تا بعثت [illegible] سال ص ۳۰
ولادت جناب رسول خدا ص ۳۰
کیفیت رضاع ص ۳۱
[illegible] خدیجہ ص ۳۲
کیفیت عقد خدیجہ ص ۳۲
[illegible] جناب رسول خدا [illegible]
ابتداء نبوت ص ۳۳
[illegible] جناب رسول خدا [illegible]
کیفیت بعثت [illegible] ص ۳۳

فصل دوم

[illegible] تا زمان ہجرت ص ۳۴
تفصیل اون شدائد جو بعد بعثت رسول خدا کو مشرکین سے پہونچی ص ۳۵
ہجرت بعض صحابہ جانب حبشہ ص ۳۶
کیفیت شعب ابیطالب ص ۳۹
حال انتقال حضرت خدیجہ ص ۴۰
کیفیت انتقال حضرت ابیطالب ص ۴۱
کیفیت بعض [illegible]
[illegible] سعد انصاری کا مکہ میں آنا و مسلمان ہونا
[illegible] ص ۴۲
[illegible] کا مکہ میں اور بیعت کرنی آنحضرت سے
[illegible] مشورہ مشرکین درباب قتل جناب رسول خدا ۴۴
سونا جناب امیر کا بستر جناب رسول خدا پر ۴۷
ہجرت جناب رسول خدا کی جانب غار کے
اور مدینہ کی اور تشریف لیجانا خیمہ ام معبد میں
وظہور معجزہ ۴۹
تشریف آوری جناب رسول خدا مدینہ میں ۵۱
بنا کی مسجد نبوی ۵۲
بیعت [illegible] انصار
بیان شمائل آنحضرت ۵۳
معجزات جناب محمد مصطفیٰ [illegible] ۵۴
تبصرہ بیچ بیان معجزات کی
اخبار بالغیب ۵۶
معجزہ شق قمر ۵۹
رجعت شمس ایضاً
نزول مائدہ ۵۹
تکلم ناقہ ۶۱
خم ہونا درخت و سنگ کا ۶۲
تکلم ستون ایضاً
طلب کرنا حضرت کا درخت کو ۶۳
طیار ہونا باغ کا معجزہ سے ۶۳
کلام کرنا گودہ کا ۶۴
برگشتہ ہونا کوہ کا ۶۵
معجزہ زیادہ ہونا طعام [illegible] حال ضیافت جناب امیر علیہ السلام ۶۵
معجزہ دعوت جابر ۶۶
جاری ہونا پانی کا انگشتان مبارک سے ۶۹
شہادت گرگ و اسلام ابوذر ۶۹
نجات سفینہ شیر سے ۷۱
معجزہ شفای بیماران ۷۲
معجزہ [illegible] ابوجہل سے
معجزہ پیدا ہونا سانپ کا واسطی قتل ابوجہل کے
کلام کرنا بزغالہ کا ۷۳
ہم کلام ہونا آہو کا
[illegible] معراج ۷۶

فصل سیوم

بیچ احوال حضرت کی ابتدای ہجرت سے انتقال تک
غزوہ بدر ۸۶
تکملہ بیچ بیان اون واقعات کی جو بعد بدر کے تا غزوہ احد پیش آئی ۹۹
جنگ قینقاع ۱۰۰
جنگ سویق ۱۰۰
غزوہ احد ۱۰۳
بیان اون جراحات کا جو جسد اطہر جناب رسول خدا پر پہونچی ۱۱۴

ked
87

فصل بیچ اون معجزات کی جو جنگ احد میں ظاہر ہوئی — ۱۱۸
فصل بیچ بیان شجاعت جناب امیر علیه السلام و فرار بعض صحابه کی — ۱۲۰
فصل بیچ بیان شہدای احد و مقتولین مشرکین کی — ۱۲۴
غزوه حمراء الاسد — ۱۲۵
غزوه رجیع — ۱۲۷
جنگ بیر معونه — ۱۲۸
غزوه بنی نضیر — ۱۲۹
نکته در بیان عوالی — ۱۳۱
ذات الرقاع غزوه عسفان — ۱۳۳
از بدر صغری تا غزوه خندق — ۱۳۴
کیفیت ولادت جناب امام حسین — ۱۳۶
غزوه احزاب — ۱۳۹
جمله معترضه — ۱۴۵
قول مترجم — ۱۴۸
آیه وکفی الله المومنین القتال لعلی — ۱۵۰
معجزه اخبار بالغیب — ۱۵۳
بیان غزوه بنی قریظه — ۱۵۵
فایده فضایل صدقه — ۱۵۹
بیان اون امور کا جو مابین احزاب و خندقیه واقع ہوئی — ۱۵۹
بیان غزوه بنی مصطلق — ایضاً
مقاتله با لحیان — ۱۶۱
نزول سوره منافقین — ۱۶۳
غزوه حدیبیه و بیعت رضوان — ۱۶۴
تحریر صلحنامه با قریش — ۱۷۰
تکمله تقریر ثناء صاحب — ۱۷۱
فتح خیبر و قدوم جعفر — ۱۷۵
کیفیت قصه جناب مولا و مرحب کی — ۱۸۲
قول مترجم در بیان وجوہی جناب سیده در باره فدک بطور هبه مع جواب بعض اعتراضات ثناء صاحب — ۱۸۵
دعوی جناب سیده بطور میراث کے — ۱۹۰
غضب جناب سیده علیها بر تا زندگی — ۱۹۸
غزوه موته — ۲۲۵
ثبوت خلافت خلیفه ششم موافق اصول مستحدثه — ۲۲۹
فصل در بیان غزوه ذات السلاسل — ۲۳۲
[illegible] — ایضاً
فتح مکه — ۲۳۹
غزوه حنین وغیره وقعات تا غزوه تبوک — ۲۴۹
حدیث ما انتجیته ولکن الله انتجاه — ۲۵۶
معجزه — ۲۵۷
معذرت تقسیم غنیمت حنین و ناخوشی بعضی انصار کی — ۲۵۸
غزوه تبوک و حدیث منزلت — ۲۶۱
قول مترجم — ۲۶۵
نزول آیه انما ولیکم الله — ۲۶۷
بیہوده گوئی بعض محدثین اہلسنت جنہون نے نزول آیه بشان جناب امیر [illegible] — ۲۶۷
[illegible] — ۲۶۵
نقض استدلال بعض جناب [illegible] جواب شبہات ثناء صاحب — ۲۶۹
نقض اعتراضات از کتب اہلسنت — ۲۷۵
اثبات عدم امارت کسی سریه و غزوه پر شیخین — ۲۸۲
نزول سوره هل اتی در شان اہلبیت — ۲۸۸
وقایع سال دہم از ہجرت — ۲۹۰
کیفیت مباہله با اہل نجران — ۲۹۱
کیفیت انتقال حضرت ابراہیم فرزند رسول الثقلین — ۲۹۴
تشریف لیجانا جناب امیر کا طرف یمن کے اور اوسمین ایک حدیث فضایل جناب حضرت امیر علیه السلام میں — ۲۹۵
حجة الوداع — ۲۹۶
مراجعت جناب امیر قبل از حجة الوداع بروایات صحاح اہلسنت باقرار رازی — ۲۹۷
ذکر شب و خود بنا از مسند احمد حنبل — ۳۰۰
بیان نزول غدیر خم — ۳۰۱
روایات اہلحق متعلقه نص بر جناب امیر علیه السلام — ۳۰۶
تنویر متعلق نص — ۳۱۱

فصل چہارم

بیچ احوال انتقال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از دنیا سے مع [illegible] طعن تخلف جیش اسامہ و قرطاس وغیرہ — (۳۱۳
حدیث ما تحدثوا بعدی (۳۱۵
[illegible] من جناب سیدۂ (۳۱۰
بعث جیش (۳۲۰
حدیث جلاء العیون (۳۲۶
طعن قرطاس از تشیید المطاعن از ابتداء ۳۲۹ لغایت ۳۹۴
بیعت بعد انتقال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ — (۳۹۵
عدم حضور شیخین جنازہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیث بخاری سے وغیرہ (۴۰۳

خاتمہ

(۴۰۴)
امر اول بیچ بشارت کی (۴۰۴
امر ثانی بیچ فضائل زیارت کی (۴۰۵
امر ثالث فضائل صلوات [illegible] ۴۰۷
امر رابع ذکر ازواج و اولاد و سوانح میں (۴۱۲

ایقاظ

متعلق فدک بجواب عبارت شاہصاحب و مکافہ ۴۱۵

وقت تالیف اس کتاب کی کتب مفصلہ ذیل پیش نظر ہیں

کتب شیعہ اثنا عشریہ

کافی * تفسیر منسوب بامام علیہ السلام
تفسیر صافی * احتجاج طبرسی
خصال * عیون الاخبار
حیاۃ القلوب * جلاء العیون
حدیقہ سلطانیہ * امالی
[illegible] علی خان مرحوم * ملعون الرماح
[illegible] الانوار * تشیید المطاعن
استقصاء الافحام * ریاض الشہادہ
عماد الاسلام * احقاق الحق
شافی للسید المرتضیٰ * کتاب الاستغاثہ فی بدع الثلاثہ
بیاض سم الفار کہ بعض احباب نے کتب معتمدہ اہل سنت سے جمع کیا ہے ۵

کتب اہلسنت و جماعت

روضۃ الاحباب * روضۃ الصفا
حبیب السیر * تاریخ ابو الفدا
مغازی الرسول واقدی * تفسیر درمنثور تمام و کمال
صحیح بخاری * صحیح مسلم
جامع ترمذی * موطا
ابو داؤد * ابن ماجہ
تحفۂ دہلوی * منتہی الکلام [illegible]
ازالۃ العین ایضاً * اصابہ ابن حجر عسقلانی
تہذیب الاسماء نووی * مغنی الضعفاء ذہبی
تفسیر آیات الاحکام ملا جیون * تفسیر کبیر
ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ والد صاحب تحفہ ۵

وغیرہا من الکتب المشہورۃ المتداولۃ التی لا حاجۃ الی ذکرہا

اور حاشیہ ناقل مصنف و مترجم صرف ہی اور جو اس کتاب مین لکھا ہی وہ مین نے بچشم خود اصل کتب مین دیکھکر لکھا ہے جو حاشیہ اصل کتب کی [illegible]

کری جن جن کا حوالہ اوسمین لکھا ہے اور جو اردو نویسی مین غلطیان ہوئین وہ عاصی کے ہین وہا
کاتب کی یا بسبب میری جہالت کے زبان اردو بہی ہوئین ہین اوس سے مجکو معاف فرمائین کہ مین رہنے
دہلی یا لکھنو کا نہین ہون مصرع ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست * العذر عند کرام الناس مامول

چونکہ یہہ کتاب مسودہ اولی سے صاف ہوئی ہے
تھی بحقیقہ نوبت نظر ثانی تک نہین آئی
لہذا کاتب بہی معذور ہے
بسبب عجلت طبع تصحیح
کماینبغی نہین
ہو سکی ۱۲

[illegible]

إن الله وملٰئكته يصلون على النبي

نفحات الرحمانیہ

۱۲۰۸

تالیف جناب [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اكرمنا بسلطان الاخيار وصفوة الابرار ونور الانوار وسيد الانام و
كعبة الاسلام وشرف الرسالة والنبوة امام الرحمة وقائد الخير ومفتاح البركة نجي الله ونجيبه وخليل الله
وحبيبه رحمة للعالمين والشهيد يوم القيمة على جميع الانبياء والمرسلين والوجيه في الدنيا والدين
خاتم النبيين وارشد المبعوثين ونحمده على ما جعلنا من امة سيد المبعوث الى الاسود والاحمر مصباح
الانور والبدر الاظهر الذي بنوره استضاءت الانوار واستنارت الشموس والاقمار محمد مقدم الائمة
المخاطب بلولاك لما خلقت الافلاك النبي الامي العربي المكي المدني الهاشمي الابطحي التهامي
سيدنا ابي القاسم محمد بن عبد الله شفيع اهل الكبائر من امته ومنقذهم من غضب رب العالمين
البشير النذير السراج المنير الاعظم فصل وسلم عليه وعلى آله الطاهرين وعترته السادة المعصومين
صلوة وسلاما اضوء واسنى والمع وابهى وانفع وازكى واطهر وازكى وانمى واعلى واطيب
واسمى واكمل واجل واعذب واشفى وانقع وارقى وانصع واسمى والطف واصفى من الماء النمير
والروض النضير والدر النثير والمسك والعبير واللآلي المسجوة والدر المنسق والبدائع النشاد
والعنادل المنادية والثمار الجنية والفواكه الشهية والغصون المائسة والدرر المتناثرة والاطياب
الملفوفة والنفحات المنثورة والفوائح النافحة والروائح الفائحة كافضل ما صليت على ابراهيم وآل
ابراهيم انك حميد مجيد وارزقنا شفاعتهم واحشرنا في خواص امتهم بفضلك واحسانك يا ارحم
الراحمين اما بعد الحمد والصلوة فيقول العبد المشتاق الى رحمة ربه العلي احوج
الناس مقرب علي بن المرحوم السيد شبير علي النقوي الحسيني الفاطمي عاملهما الله تعالى بلطفه

الخفي

الخفی والجلی وفی تلمیذ جناب علی القاب شمس العلماء و بدر سپہر الفضلاء و صدر ہم صدر مسند السیادة و قمر فلک النبالة سلطان ارباب التدقیق و مالک رقاب العلم والعمل بالتحقیق مروج ائمة المعصومین و ناشر احکام سید المرسلین سمی جدہ سیدنا سیدنا امیر المومنین نبدة الاماثل والاواخر حاج الحرمین الشریفین ارسطوجاہ النبیا سید جعفر علیخان بہادر لازال سحاب کرمہ علی المساکین ماطراً و سماء علومہ علی الطالبین ہامراً کہ شرف علم کا باعث اوسکی موضوع کی ہی اور علم کلام کہ اوسمین بحث اثبات وجود حق سبحانہ تعالی کہ بدیہیات سی ہی و صفات ثبوتیہ و تنزیہ و تقدیس ہی اسیواسطہ اشرف جمیع علوم ہی بنابران فن تاریخ مین اشرف وہی ہی کہ اوسمین ذکر اشرف المرسلین و افضل الاولین و الآخرین کا ہوا اور اردو مین کوئی کتاب احوال سعادت شمائل سید الانام مین تصنیف و شائع نہین ہوئی اور اکثر ابنای زمان کتب معتبرہ عربیہ سی اقتباس علوم دینیہ و معارف یقینیہ نہین کر سکتے لہذا حسب اقتراح اکثر احبای و حامی و برادران ایمانی خصوصاً رشتہ ارباب مقدس امجد ذی الفخر الاثیل و المجد الاصیل جامع شرائف خلق الحسن حاج الحرمین الشریفین السید شریف حسن ادام اللہ جودہ و وجودہ و زاد اللہ شرفہ و علو سعودہ عاصی باوجود فقدان استعداد متوجہ اس امر خیر کا ہوا لاکن ارادہ تہا کہ اخلاق و فضائل کو بہی شامل کیا جائے تو اوراق زیادہ وسمان مین گنجایش نہو مگر بمقتضای ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کتب معتبرہ کو پیش نظر رکہکی بکمال سرعت متوجہ ترجمہ ہوا اور چند مہینی کی عرصہ مین بعنایات ربانی و توفیقات سبحانی معظمات وقائع کو ترجمہ کیا تا کہ سب پر ظاہر ہوجا کہ جناب مقدس نبوی نی کسقدر محن و شداید و تکالیف شاقہ محض واسطی ترویج دین متین کی اپنی نفس نفیس پر گوارا کئی اور جانا کہ نفع خاص حضرت کا کچہہ نہ تہا بلکہ واسطی ہدایت و ارشاد جمیع عباد کی متحمل ان امور کی ہوئی اور یہہ امر موجب بطلان اوہام اکثر منکرین و مشککین کا ہوئی ولنعم ما قیل

سہ پیدا ہوئی تہی خلق مین رحمت کیواسطی * ایذا اوٹہائی بخشش امت کیواسطی * رحمی لقی العدا او نفسی لنفسہ الشریف وقا

اور بمقتضای حدیث صحیح ذکر علی عبادة کما حقق فی مقامہ اندکی از بسیار بعض جلائل مناقب و عوالی فضائل جناب مولینا امیر المومنین علیہ السلام کو بہی واں مندرج کیا اور بعض مقامات مین بطور مناسبت چند بعض فقرات تحفہ عزیزیہ بہی ملتقط کتب کبار علمای اخیار رحمہم اللہ سی کر کی داخل رسالہ کیا کہ عمدہ اون جواب مین مطالب بہی ذہن نشین ہوتی ہین مگر باینہمہ بہ اول الخلایق مرد این میدان کا نہین حضرات ناظرین سی میری خطا در گذر کی توقع یقین ہی تو وہ سکوت ذیل عفو و صفح چہپائین اور جب اس کتاب کی ملاحظہ سی محظوظ ہوں تو دعا اس کمترین کی بہی وقائع نگار حبیب یزدان مین تصحیح

سہ نملۃ جاءت برجل من جرادۃ * محسوب معدود و محشور ہوں و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب اور یہہ رسالہ کہ موسوم بہ **نفحات الریاحین فی احوال سیدنا خاتم النبیین** ہے ایک چار فصل اور ایک خاتمہ اور ایک تقاریظ کی مشتمل ہے

فصل اول

فصل اول

بیچ بیان بعض مناقب و فضائل اوس برگزیدہ خداوند جلیل کے اور کیفیت احوال اون بزرگوار کی اوس وقت سی کہ نور آنحضرت کا پیدا ہوا تا اوس زمانہ تک کہ بعثت حضرت کی ہوئی بر سبیل اختصار کی طالبان تاریخ سرور عالم و رہبر سلطان امم پر ظاہر ہو کہ جناب شیخ ابو الحسن بکری نی کتاب الانوار مین اور مقدمہ آثار و ملاذ الاحادیث رسول مختار و ائمہ اطہار علیہم صلوات اللہ الملک الغفار المتصل باللیل والنہار

نے روایت کی ہے فرمایا جناب امیرالمومنین نے کہ جب باب قدس الٰہی عز اسمہ نے ارادہ کیا خلق جناب رسولخدا کا تو خطاب کیا طرف ملائکہ کے اور ارشاد کیا کہ ارادہ کرتا ہون مین ایسے شخص کے خلق کا کہ اوسکے تئین اوپر ساری مخلوقات اپنی کے فضیلت دون اور بہتر اولین و آخرین سے کہون اور شفیع روز قیامت کا اوسکو گردانون اگر مین اوسکے پیدا کرنیکا ارادہ نکرتا تو ہرگز بہشت کو زینت نہ دیتا اور دوزخ آگ کی پیدا کرتے کہ جو شخص واسطے اوسکی دشمنی کے ہیگا صاحب ہوگا پس ای ملائکہ جانو قدر اوسکی اور پہچانو مرتبہ اور شرف اوسکا ملائکہ نے عرض کیا کہ ہم مستطیع اور فرمانبردار تیرے ہین ہمکو کیا مجال سرکشی کی ہے پس جناب قدس الٰہی نے ارشاد فرمایا حضرت جبرئیل کو کہ ایک قبضہ تربت مقدسہ مقام مدفن جناب رسولخدا سے لاؤ اور مقصد اپنی مشیت مین کیا کہ رسولخدا خاک سے پیدا ہون اور خاک مین ہی مدفون ہون اور روز قیامت بھی خاک سے محشور ہون پس خاک مبارک رسول مقبول سے ایک قبضہ مٹی کا اوٹھایا ایسی جگہ سے کہ اوسپر ظلم نہین ہوا تھا اور اوس مٹی کو آسمان پر لیگئی اللہ اکبر خاک کا دماغ آسمان پر پہونچا **فرد**

گلی بردند از زمین طیبہ بدست
بران درگاہ والا دست بردست ✱

پھر اوس خاک کو چشمہ سلسبیل مین لیجا کے غسل دیا کہ اور بھی وہ طیب و طاہر ہو گئی مانند ایک سفید موتی کے درخشندہ اور پُر نور ہوا ایک نہر مین نہرون بہشت سے غسل دیا اور ملائکہ پر عرض کیا اور نور اوسکا تابان اور درخشان تھا اور ملائکہ اوسکا استقبال کرتے تھے ساتھہ تعظیم کے اور حضرت جبرئیل امین لیجاتے تھے اوسکو درمیان فرشتون کے اور سبھون نے اعتراف کیا شرف و فضیلت اوسکی پہلے اوس سے کہ حضرت آدم پیدا ہوئین اور جسوقت حضرت آدم پیدا ہوئے تو اونہون نے اپنی پشت مبارک مین ایک آواز مانند صداے پرہاے مرغان کے اور صداے التسبیح و تقدیس سنی عرض کیا اونہون نے جناب رب العالمین کو کہ یا اللہ کیا صدا ہے جو مین سنتا ہون جواب پایا کہ یہ آواز تسبیح و تقدیس محمد عربی کی ہے جو سردار اولین و آخرین کا ہے خوشا حال اوسکی جو اوسکی متابعت کریگا اور شقی وہ ہے جو اوسکی جادہ مخالفت پر چلیگا سنبھالو ای آدم اس عہد کو اور سونپو اس نور کو صلبہاے طاہرہ مردان نیک اور رحمہاے طیبہ زنان باعفت مین اور وہ نور حضرت کا پیشانی حضرت آدم مین مانند آفتاب کے جو وسط آسمان مین ہو چمکتا تھا یا مثل چاند کے کہ شب تاریک مین نکلے عرصہ سموات مقدس سے ساری آسمان اور سب منور اور سرادقات اور عرش و کرسی ضیا کرتی تھی پس جناب امیرالمومنین نے فرمایا کہ جناب باری تھا اور کوئی نہ تھا اوسوقت پہلے جو جناب باری تعالیٰ نے پیدا کیا تو نور اپنے حبیب محمد الرسول اللہ کا تھا پیدا کیا اس نور کو قبل پیدایش عالم کے چار لاکہ چوبیس ہزار سال پس ایک ہزار سال برابر جناب قدس الٰہی کی تسبیح اور تحمید مین رہا اس عرصہ مین حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے اوسکی طرف از لطف و عنایت سے ارشاد ہوتا تھا کہ ای بندہ میرے تو ہی ہے مراد اور مقصود میری اور تو ہی مرید میرا اور تو ہی برگزیدہ تمام میری خلقت سے قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر تجھکو پیدا نکرتا تو آسمان کو بھی ہرگز پیدا نکرتا مین جو کوئی تجھکو دوست رکھے اوسکو مین دوست رکھون اور جو تیرا عدو ہے وہ میرا دشمن ہے پس نور اوس حضرت کا بلند ہوا اور پیدا ہوئے اوسکی ہر طرف سے حق تعالیٰ نے بارہ پردہ اوس نور کے پیدا کیے اول پردہ قدرت پس اوس حجاب مین اوس نور کو داخل کیا پس وہ نور تسبیح کرتا تھا حق تعالیٰ کی بدین طور یعنی یہ کہتا تھا سبحان ربی الاعلی بارہ ہزار برس دوسرا حجاب عظمت اوس مین رکہا گیارہ ہزار برس اس طریق سے تسبیح کے سبحان الملک المنان تیسرا

حجاب ہیبت اور اوسمین تین ہزار برس تک اوس نور نی اسطرح تسبیح کی سُبحان مَن ھُوَ غنیٌ لا یفتقر چوتہا حجاب منت اور اوسمین نو ہزار برس تک یہہ تسبیح کی سُبحان یا مَن ھُوَ قائم لا ینسو پانچوان حجاب جبروت اوس مین بہی داخل ہوئی اور آٹھہ ہزار برس تک یہہ تسبیح کی سُبحان الکریم چھٹا حجاب رحمت اوسمین داخل ہوکی سات ہزار برس تک تسبیح سُبحان رب العرش العظیم کرتی رہی ساتوان حجاب نبوت اوسمین داخل ہوکی چھہ ہزار برس تک تسبیح سُبحان رب العزۃ عمّا یصفون کرتی رہی آٹھوان حجاب کرامت اوسمین بہی سُبحان العظیم الاعظم کی تسبیح پانچ ہزار برس تک کی نوان حجاب منزلت اوسمین بہی چار ہزار برس تک سُبحان العظیم الکریم کی تسبیح کی دسوان حجاب رفعت اوسمین تین ہزار برس تک سُبحان ذی الملک والملکوت کی تسبیح کی گیارھوان حجاب سعادت اوسمین بہی دو ہزار برس تک سُبحان مَن یزیل الاشیا ولا یزول کی تسبیح کی بارھوان حجاب شفاعت اوسمین ہزار برس تک سُبحان اللہ وبحمدہ سُبحان العظیم کی تسبیح کی بعد اوسکی نور حضرت سی مثل دریا نور کی خلق کئی کہ بیچ ہر ایک کے علوم غیر متناہیہ تہی دریائے عزت وصبر وخشوع وتواضع ورضا وحلم ووقار وتقوی وخشیت وانابت وعمل وزہد وصیانت وحیا اور سوائے انکی پہر اوس نور کو امر فرمایا کہ داخل دریاؤن کا ہووے جب وہ نور باہر آیا حقتعالی نی ارشاد کیا کہ ای سردار میری پیغمبرونکی اور اول مخلوقات میری کی اور خاتم پیغمبرون میرونکی تو ہی شفاعت کرنیوالا اپنی امت کا میرے حکم سی روز قیامت پس نور جناب خاتم النبیین نی سجدہ کیا جبکہ سجدہ سی اوٹھا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرہ اوس سی جدا ہوا حق سبحانہ تعالی نی ایک ایک قطرہ سی نور ایک ایک نبی پیدا کیا پس سب وہ نور نبیونکے نور محمد کی گرد طواف کرتی تہی جسطرح کہ حجاج گرد بیت اللہ کی طواف کرتی ہین اور اسطرحسی تسبیح کرتی تہی سُبحان یا من ھو عالم لا یجہل سُبحان یا من ھو حلیم لا یعجل سُبحان یا من ھو غنی لا یفتقر پہر خطاب فرمایا حق سبحانہ وتعالی نی سب انوار کی طرف کہ مین کون ہون نور محمدی نی سبقت کرکی سب سی پہلی جواب دیا انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدہ لا شریک لک رب الارباب ومالک الملوک پس فرمایا حقتعالی نی کہ تو ہی برگزیدہ اور بہترین مخلوقات میری کا اور تو ہی حبیب میرا اور امت تیری ایسی امت ہی کہ اوسکو پیدا کیا مین نی واسطی ہدایت دینی لوگونکی پس نور محمدی سی ایک جوہر کی تین پیدا کیا اور اوسکی دو ٹکری کئی اون دو ٹکرونمین سی ایک کی طرف بچشم ہیبت ملاحظہ کیا اوسکا پانی خوشگوار بنا اور دوسرے ٹکری کیطرف بچشم شفقت سے نظر فرمائی اوس سی عرش کو پیدا کیا پس عرش پانی پر ٹھہر گیا اور نور عرش سی کرسی کو پیدا کیا اور نور کرسی سی لوح کو بنایا اور نور لوح کے نور سی قلم کو پس قلم کو حکم کیا کہ لکھہ تب قلم ہزار برس تک بیہوش رہا کلام الہی سنکی جبکہ ہوش مین آیا عرض کے کیا لکھون حکم ہوا کہ لکھہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جبکہ قلم نی نام جناب محمد الرسول کا سنا سجدہ کیا اوسنی کہا سُبحان اللہ الواحد القہار سبحان العظیم الاعظم پہر سر اوسنی اوٹہایا اور جو حکم ہوا تہا لکہا بعد اوسکی عرض کیا کہ کون ہین یہہ محمد کہ جنکا نام اور ذکر قریب اپنی نام کے کیا ہی ارشاد ہوا کہ ای قلم اگر وہ نہوتا تو مین تجکو بلکہ کسی مخلوق کو خلق نکرتا مگر جو کچھہ پیدا کیا ہی صرف اوسکی واسطی پیدا کیا ہی پس وہ ہی بشارت دینی والا طرف بہشت کی اور ڈرانی والا دوزخ سی اور وہی ہی سراج منیر اور وہی شفیع امت اور حبیب میرا ہی قلم شیرینی نام رسولخدا سی شق ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ اوسکی جواب مین خود جناب باریتعالی نی فرمایا علیک السلام منی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اسیواسطہ سلام کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا واجب ہے

بعدۂ اوسکی ارشاد ہوا کہ اى قلم لکہہ میری قضا و قدر کی تئین اور جو کچہہ کہ پیدا کرونگا مین تا روز قیامت بعد اوسکی ملایکہ کو پیدا
کیا کہ ہمیشہ صلوۃ بہیجتی ہین محمدؐ اور آل محمدؐ پر روز قیامت تک بعد اوسکی نور محمدی سی بہشت کی تئین پیدا کیا اور زینت دی
اوسکو ساتہہ چار چیزونکی تعظیم و جلالت و سخاوت و امانت اور اوسکو واسطی دوستون اور فرمانبردارونکی پیدا کیا بعد اوسکے
نظر کی طرف بقیہ جوہر کی ساتہہ عین ہیبت کی پس وہ جوہر کانپا اور پانی ہوگیا اوسکی بخار سی آسمانون کو پیدا کیا اور اوسکے
کف سی زمین کو پیدا کیا جبکہ زمین پیدا ہوئین تو پانی پر مثل کشتی کی ہلتی تہی اور تلاطم مین تہی اور نہین ٹہرتی تہی تب پہاڑ
پیدا کیا اور مثل میخ کی اونکو زمین پر بنایا کہ زمین ٹہر گئی بعد اوسکی ایک فرشتہ نہایت قوت دار پیدا کیا اوسکی کندہی پر زمین
کو رکہا جب اوس فرشتی کی پاون نہ ٹہر سکی تو ایک پتہر پر قرار دیا جب پتہر کو بہی قرار نہوا تو ایک گائی پیدا کی بعد اسکے
وہ اتنی بڑی تہی کہ اوسکی طرف کو کوئی دیکہہ نہین سکتا اور اسقدر بڑی ہی کہ اگر تمام دریا اوسکی ایک نتہنی مین داخل ہو
آجائین تو یہہ معلوم ہوی کہ گویا ایک تل صحرای وسیع بہی ہی پس اوس گائی کی پشت پر اوس پتہر کو رکہا اور اس گائی کی قرار کی
واسطی ایک مچہلی پیدا کی کہ نام اوسکا بہموت ہی اور اوس گائی کو کہ نام اوسکا بہوتا تہا مچہلی کی پشت پر ٹہرایا پس ساتون زمین فرشتی کی
کندہی پر اور فرشتہ ایک پتہر پر اور پتہر گائی پر اور گائی مچہلی پر اور مچہلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا تاریکی پر ٹہرا
اور بعد اوسکی علم خلقت کا حد تاریکی سی منقطع ہوگیا سوا خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا کہ کیا ہی بعد اوسکی عرش کو دو
روشنیونسی بنایا روشنی فضل اور روشنی عدل ان دو نور روشنیون نی جب سانس لیا تو چار چیزین اونسی پیدا ہوئین
عقل و علم و حلم و سخا اور عقل سی خوف اور علم سی رضا اور حلم سی مودت و وفا اور سخاوت سی محبت کو پیدا کیا اور
طینت محمدیؐ کو ان سب چیزونسی خمیر کیا بعد اوسکی روحین مومنین کی اہلبیت محمدؐ نبیؐ سی پیدا کیا اور اوسکی سورج اور چاند
اور ستارہ اسکی بنائی اور رات اور دن اور روشنی اور تاریکی کو پیدا کیا پہر سب فرشتونکو نور محمدیؐ سی پیدا کیا پس بقدر دو ہزار
برس تک یہہ سب نور زیر سایہ عرش کی تسبیح کی بعد اوسکی نور محمدیؐ کو بہشت مین جگہہ دی ستر ہزار برس بعد اوسکی سدرۃ
المنتہی مین اوسیقدر عرصہ تک بعد اوسکی ساتوین آسمان مین بعد اوسکی آسمان ششم مین بعد اوسکی پانچوین مین بعد اوسکی
چوتہی مین بعد اوسکی تیسری مین بعد اوسکی دوسری مین بعد اوسکی پہلی مین رکہا اور نور محمدیؐ وہین رہا جب تک کہ حضرت
پیدا ہوئی یہانسی جناب امیر علیہ السلام نی کیفیت خلق آدم و حوا کی بیان کی اور پہر فرمایا کہ نور محمدیؐ پشت حضرت ابو البشر مین
رہا اور ملایکہ پیچہی حضرت آدمؑ کی واسطی مشاہدہ نور نبوی کی کہڑی ہوتی ہین جبکہ حضرت آدمؑ کو اطلاع اوسکی ہوئی اونہون نی دعا کی
کہ نور اونکی پیشانی مین رہا بعد اوسکی اونہون عرض کی کہ مین چاہتا ہون خود بہی دیکہون پس نور محمدیؐ اونکی انگشت شہادت
مین رہا اور نور علوی بیچ کے اونگلی مین اور نور فاطمی کو اوسکی پاس کی اونگلی مین رکہا اور نور حسنی کو چہوٹی اونگلی
اور حسینی کو ابہام مین جبکہ حضرت حوا حضرت شیث کی ساتہہ حاملہ ہوئین تو وہ نور پیشانی حضرت حوا مین گیا جب شیث پیدا
ہوئی تو نور نبوی پیشانی حضرت شیث مین مستقر ہوا غرض نور نبوی ایک نبی سی دوسری نبی یا اوسکی وصی کی پیشانی مین
آتا جاتا تہا یہانتک کہ حضرت کا نور عبد مناف کی پیشانی مین آکر ٹہرا اور اونسی منتقل ہوکی ہاشم کی پیشانی مین آیا اور
چونکہ یہہ حضرت ہاشم حجاج اور مہمانونکو کہانا کہلاتی تہی اور اونکی واسطی اونٹ اور بکریان ذبح کرتی تہی اسواسطی اونکو

ہاشم

ہاشم کہتی ہین اور دروازہ اونکی گہر کی مہمانونکی لیٔی کبہی بند نہین ہو غرض یہہ ہاشم جوان رشید اور خوبصورت اور بلند و بالا و شجاع و سخی و مہمان دوست تہی اور یوم ترویہ یعنی اٹہوین سی لیکی تا انقضاے ایام حج کی سب حاجی لوگ مہمان اونکی ہوتی تہی اور بسبب کمال خوبصورتی کی خصوص اس سبب سی کہ نور محمدی اونکی پیشانی مین تہا سب ملوک اور صنادید خواہان اوسکی تہی کہ اونکی شادی اپنی بیٹی یہان کرین لیکن وہ ہرگز قبول نہین کرتی تہی کیون عبد مناف سی اونہون نی عہد کر لیا تہا کہ نور نبوی کی امانت کو نہین سونپی کی مگر ایسی جگہہ کہ وہ پاک ہوگی نجاست اور خباثت کفر و جاہلیت سی بلکہ قیصر روم اور نجاشی بادشاہ حبشہ نی بہی خواہش کی لیکن اونہون قبول نہین کیا البتہ اپنی قوم کی بہت بیبیون سی نکاح کیا اور اولاد بہی ہم پہونچی لیکن نور نبوی نہ پیشانی سی منتقل نہوا تہا یہانتک کہ ایک روز استار کعبہ پکڑ کی بعد طواف کے دعا مانگی جناب حق سبحانہ و تعالی سی کی کہ جہان خیر اور مصلحت ہو اوس جگہہ پہونچی نور منتقل ہو گیا اوسی شب کو خواب مین اونسی کہا گیا کہ مدینہ کو جاو اور سلمی کی کہ بیٹی عمرو مخزومی کی کہ بزرگان قبیلہ بنی نجار سی ہین خواستگاری کرو کہ یہہ نور اوسیطرف منتقل ہوگا پس اپنی بہائی مطلب کو اور اپنی عزیز قریبون کو مع موالی اور خدام بڑی تجمل . اور ہاشم روانہ مدینہ ہوی مدینہ مین جاکی سلمی کی خواستگاری کی بعد بڑی کوششونکی سلمی سی عقد کیا اور دو مہینی وہان توقف کیا کہ نور نبوی منتقل پیشانی سی سلمی مین ہوا حضرت ہاشم نی قصد سفر شام کا کیا اور سلمی کو وصیت کی کہ لڑکا جو پیدا ہووی تو اوسکا شیبۃ الحمد نام رکہنا بعد اوسکی جب مین انتقال کرون اوسوقت موافق وصیت کے محافظت مین اوس صاحبزادی کی بڑی کوشش کرین اور علی الخصوص یہودیون کی کینہ سی بہت حفاظت کرتی رہین اور جب لڑکا بڑا ہو جاوی تو اوسکی چچا مطلب کو میری وصیت سی اطلاع کرنا کہ وہ خود نہایت کی بڑی حفاظت سی اپنی گہر لیجائین غرض جب حضرت ہاشم شام کو روانہ ہوی اوسی سفر مین انتقال کیا اور سلمی کو جب لڑکا پیدا ہوا تو شیبۃ الحمد نام رکہا اور کمال درجہ اوسکی کو حفاظت مین کوشش کیے یہانتک کہ شیبۃ الحمد سات برسکی ہوی ایکدن لڑکون کی ساتہہ مدینہ کی ایک کوچہ مین کہیلتی تہی کہ ایک شتر سوار اونکو نظر آیا اوس سی دریافت کیا کہ کہانسی آیا ہی اور کہان جائیگا اوسنی کہا کہ مکہ سی آیا ہون اور اب مقصد ہی مکہ کا ہی شیبۃ الحمد نی پیغام دیا کہ مطلب برادر ہاشم سی کہنا کہ تمنی خوب نکیا کہ اپنی بہائی کی وصیت کو بجا نہ لائی اور اونکی بیٹی کا غربت مین رہنا گوارا کیا اور خود فارغ البال بیٹہی ہو جب اعرابی نی مکہ مین پہونچکی مطلب کو پیغام بہیجا یا وہ اوسکی راہی مدینہ ہوی جب داخل مدینہ ہوکی سراغ اپنی بہتیجی کا لگانی لگی تب اوسی کوچہ مین شیبۃ الحمد ملی اوسیوقت اپنی ساتہہ سوار کرکی روانہ مکہ ہوی مغرب کیوقت ذوالحلیفہ مین پہونچکی مقام کیا وہانسی پہر سوار ہوی نصف شب تک رستہ قطع کیا بعد نصف شب کی آواز شیہہ اسپان اور ہمہمہ مردان جانب مدینہ سی سنی تب مطلب نی شیبہ سی کہا یہہ بڑی مشکل ہوی شیبہ نی جواب مین کہا کہ میری والدہ سلمی قبیلہ اوس و خزرج کو میری لینیکی واسطی لاتی ہین اب مناسب ہی شارع عام کو چہوڑ کی کنارہ کنارہ چلو مطلب نی کہا کہ رستہ چہوڑنا آسان ہی لاکن تمہاری پیشانی کا نور جس سی تمام صحرا روشن ہی یہہ کسطرح مخفی کیا جاوی تب شیبہ نی کہا کہ میرا موہنہ کپڑی سی چہپا دو تین تہہ کپڑا موہنہ پر ڈالدیا لاکن روشنی کم نہ ہوی اوسوقت مطلب نی کہا کہ ای شیبۃ الحمد تیرا مرتبہ و شان نزدیک جناب باری تعالی عظیم ہی حقتعالی خود تجہسی جمیع مکروہات کو دفع فرماویگا یہہ ذکر تہا کہ سوار قریب

اگئی اور حقیقت مین وہ لوگ یہود تہی اور سبب اونکی آنیکا یہہ ہوا کہ یہود لوگ جو مدینہ مین رہتی تہی اونہون نی اپنی کتابون مین دیکہا تہا اور زیادہ نشانون سی بہی دریافت کیا تہا اور یہی نور پیشانی شیبۃ الحمد مین دیکہا تہا علاوہ بران ایک شخص بزرگان یہود سی تہا نام اوسکا وحیہ تہا بیٹا اوسکا لاطیہ نام کمسن کہ وہ ایکدن مدینہ کی کوچون مین لڑکون سی کہیلتا تہا اور اوسی جگہ شیبۃ الحمد بہی کہیلتی تہی باہم ان دونون مین کسی بات پر نزاع واقع ہوئی شیبۃ الحمد نی استخوان شتر اوٹہا کی اوسکی سر مین اس زور سی مارا کہ سر اوسکا ٹوٹ گیا اور خون جاری ہوا اور زخم ایسا گہرا ہوا کہ نہایت مکروہ تہا پہر شیبۃ الحمد نی اوسی کہا کہ ای بچہ یہود اب دن تمہاری اجل کی قریب ہو گئی ہین اور وقت وہ پہونچا ہی کہ تمہاری دیار خراب و ویران ہوین لاطیہ نی سرگذشت اپنی باپ سی بیان کی کینہ خیرہ دیرینہ بیدار ہوا تہا اور سوا اسکی جب نکاح حضرت ہاشم کا سلمی سی قرار پایا تہا اوس زمانی مین بہی بسبب عناد کی یہودیون نی فساد کرنا چاہا اوسوقت حضرت ہاشم و مطلب نی بہت سی یہودیونکو قتل کیا تہا غرض یہود منتظر وقت تہی کہ کسیطرح شیبۃ الحمد پر قابو پاوین اب جسوقت اونہون نی سنا کہ مطلب اکیلی آئی اور شیبۃ الحمد کو لیگی اونکو اکیلی جانکی وقت فرصت کو غنیمت سمجہی اور واسطی قتل مطلب خصوص شیبۃ الحمد کی مع ساز حرب کی شبخون مارنی کو ائی خلاصہ یہہ ہی کہ جب شیبۃ الحمد نی آواز نعرہ یہود کان کی سنی حضرت مطلب سی کہا کہ ای چچا مجہکو زمین پر اوتار دو پہر قدرت الٰہی کا تماشا کرو چنانچہ اونہون زمین پر اوتر کی اپنا سر برہنہ کیا اور اپنی روی مبارک پر خاک ملی اور رو کی اسطرح سی دعا مانگنی لگی اللّٰہم یا رب الظلام العاکف والفلک الدائر وما فی السبع الطباق ومقسم الارزاق اسئلک بحق الشفیع المشفع والنور المستودع ان تدفع عنا کید الاعدا ابہی دعا تمام نہوئی تہی کہ یہود دفعۃ ٹہر گئی اور لاطیہ پکار کی کہنی لگا کہ ای شیبۃ الحمد تم چراغ ہماری ولایت کی ہو اور آپکی والدہ ماجدہ کی قبیلہ مین اور ہماری قبیلہ مین سلسلہ دوستی و اتحاد قدیم سی ہی ہمکو طاقت اسکی نہین کہ ہم تمہاری والدہ کو تمہاری درد فراق مین روتی ہوئی دیکہین اسواسطی بہتر ہی کہ تم پہر آؤ تمکو تمہاری والدہ کی پاس پہونچا دین اور اگر تمہارا ابہی نہین جی چاہتا ہی تو تمکو اختیار ہی کہ اپنی چچا کی ساتہہ مکہ کو جاؤ مطلب نی جواب مین کہا کہ پہلی تمہارا کچہہ اور ہی ارادہ تہا البتہ جب تمنی قدرت حق تعالی کی کو مشاہدہ کیا تو اوس ارادہ فاسدہ سی پہر گئی بعد اوسکی مطلب نی شیبۃ الحمد کی بوسہ لئی اور کہا کہ حقیقت مین تیرا رتبہ نزدیک جناب باری تعالی کی بزرگ و عظیم ہی غرض یہود اوسیوقت پہر گئی لیکن جب رستہ مین پہونچی تو لاطیہ نی سب سی کہا کہ ای قوم دیکہا تمنی سحر کو شجاعت کی انہون نی اب تمپر سحر کیا ہی کہ تمہاری کہوڑی چل نسکی اب مصلحت یہہ ہی کہ پیادہ ہو کی شیبۃ الحمد پر حملہ کرین چنانچہ ہم صلاح ہو کی پیدل اونہون نی حملہ کیا اوسوقت مطلب نی ایک تیر مارا کہ وہ لاطیہ کی غلام کو لگا اور وہ مر گیا اور ایک تیر مارا کہ ایک شخص مارا گیا اوسوقت یہودیون نی قصد بہاگنی کا کیا اوسوقت لاطیہ نی کہا ای قوم تمکو شرم نہین کہ تم ستر آدمی شجاع ایک شخص سی بہاگتی ہو ایک لحظہ توقف کرو کہ تیر اوسکی تمام ہو جائین بعد اوسکی بہ آسانی گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہی یہہ کہتی لاطیہ قریب مطلب کی آیا اور کہنی لگا کہ مطلب کس واسطی لڑائی کرتی ہو ہماری کثرت پر خیال کرو کہ کتنا رستہ طی کر کی آئی ہین صرف اس امید پر کہ اس صاحبزادی کو انکی والدہ کی پاس پہنچا دین کہ رنج مفارقت سی اوسکو رہائی ہووی اوسکی جواب مین مطلب نی کہا تمہاری اجل تم لوگونکو اسجگہ لائی ہی اور یہودیون مین ایک شخص تہا کہ نام اوسکا جمیع تہا وہ قرضدار لاطیہ کا تہا اوسنی لاطیہ سی کہا کہ اگر میرا قرض معاف کرو تو مین ابہی مطلب کو

نقل کرتا ہون لاطیہ نی کہا ای معشر یہود گواہ رہنا کہ مین اپنی طلب سی دست بردار ہوا اور جمیع کو بخشدیا پس جمیع نی مطلب پر حملہ کیا مطلب نی ایک تلوار مین اوس شقیکا کام تمام کیا پس ایک اور شخص یہودان خیبر سی کہ شجاعان مشہور سی تہا اور نام اوسکا قلاب تہا اوس سی لڑنی کو آیا اوسوقت کچہہ دن تہا غرض قلاب بہت لڑا یہانتک کہ رات ہوگئی اوسوقت یہود خوش تہی اور نعرہ جو کہینچتی تہی اور شیبۃ الحمد روتی تہی کہ مبادا اونکی چچا پر غالب آئین کہ ناگاہ آواز گہوڑون کی اور صدا اسلحہ کی آئی اور چارسو سوار کہ سب دلیران اوس وخزرج کی تہی مع سلمی وعمرو اوسکی باپ کے پہونچی لیکن جب اونہون دیکہا کہ یہودان مدینہ لڑتی ہین اونہون نی قصد یہودیونکا کیا اوسوقت لاطیہ نی قصد فرار کا کیا مطلب نی کہا کہ ای دشمن خدا اب کہان جاتا ہی یہہ کہکی ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کیا بعدازان مطلب نے اون یہودیون پر حملہ کیا اور سواران اوس وخزرج نی امداد کی تہوری سے عرصہ مین ساری یہودیونکو تہ تیغ کیا جب یہودیونکی مہم سی فارغ ہوی تو سواران اوس شمشیر بکف مطلب کے سر پر آئی سلمی نی خوف کیا کہ ایسا ہو کہ شیبہ کو مارین اور کہا اوسنی کہ ٹہہرجاؤ تم اور خود مطلب کی پاس گئین اور کہا کہ کون ہی وہ کہ بقصد شیران خانۂ شیر مین آیا ہی اور بچہ شیر کو اوسکی مان سی چہوڑاتا ہی مطلب نے کہا ہم وہ شخص ہین کہ زیادہ کرتی ہین شرافت وعزت اوس طفل کی اور مہربانتر ہین اوپر اوسکی تمسی اور امیدوار ہین ہم کہ یہہ عنقریب صاحب حرم وحاکم امم ہوگا اور مین ہون چچا اسکا مطلب سے سلمی نے کہا کہ مرحبا تمنی مجہسی اذن کیون نہ لی لیا اس لڑکی کو کہی جاتی کا حالانکہ شرط کی تہی مین نی اسکی باپ سی کہ لڑکا جو پیدا ہو اوسکو مین جدا نہ کرونگی مطلب نی عذر کیا بعد اوسکی سلمی نے شیبۃ الحمد سی کہا ای نور دیدہ ہمراہ عم اپنی کی چلی جاتی تم اور مجکو چہوڑ دیا تمنی اب تمکو اختیار رہا ہی چچا کی ساتہہ جاؤ چاہی میری ساتہہ چلو پس شیبۃ الحمد نی سر جہکا لیا اور سکوت کیا سلمی نے کہا کہ ای نور دیدہ قسم مجکو تیری باپ کی جو تیری دلمین ہی کہہ اونہون سر بلند کیا اور اشک آنکہون سی ٹپک پڑی اور کہا کہ مادر اگر مخالفت کرون تمہاری تو عاصی ہوجاؤن لیکن آرزو یہہ ہی کہ مجاور بیت الحرام کا ہون اور قوم وعشیرہ سی ملاقات کرون رخصت دو تاکہ جاؤن ہمراہ چچا کی مان روئی اور کہا کہ خواہش تمہاری کو ترجیح ہی میری خواہش پر لیکن مفارقت تمہاری مجکو بہت دشوار ہوگی کیونکہ تم انیس تہی میری اور یادگار تہی باپ اپنی کی مگر توقع ہی کہ تم مجکو بہی نہ بہولوگی اور ہشیار اور اپنی حال سی بسبیل مکاتبات مجکو اطلاع کرتی رہنا بعد اوسکی سلمی نے شیبۃ الحمد کو وداع کیا اور مطلب سی کہنی لگی کہ آج مین نے سونپ دی تمکو وہ امانت جو ہاشم نی میری سپرد کی تہی اوس شرط پر جس شرط سی وہ میری سپرد کرگئی تہی تم بہی اس کی حفاظت خوب کرنا اور جب یہہ لڑکا بحد بلوغ پہونچی تو اسکا عقد کر دینا مطلب نی سب وصایا کو قبول کیا بعد اوسکی سلمی کے ساتہہ گہوڑی اور اسباب جو آیا تہا اوسنی ہرچند چاہا کہ اسمین سے کچہہ مطلب لی لیکن مطلب نی قبول نکیا غرض اپنی بہتیجی کو اپنی پیچہی سوار کرکی روانہ مکہ مشرفہ ہوئی جب متصل مکہ کی پہونچی تو نور نبوت جو پیشانی شیبۃ الحمد مین تہا جبال مکہ پر تابان ہوا لوگ حیران ہوکی استقبال مطلب کو نکلی جب مطلب سی ملی تو اوس جمال باکمال کا مشاہدہ کیا اور پوچہا کہ یہہ کیا چیز درخشان ہین اور یہہ صاحبزادہ ایسا خوبصورت تمہارا کون ہی مطلب نے بدین نظر کہ کینہ حساد وچشم بد سی محفوظ رہی کہا کہ یہہ لڑکا غلام ہی اور مین نی خرید کیا ہی اسواسطہ لوگ انکو عبدالمطلب کہتی ہین غرض جب کوئی حادثہ یا مصیبت اہل حرم پر پیش آتی تو نور نبوت سی کہ پیشانی عبدالمطلب مین تہا توسل کرتی تہی اور مبارک جانتی تہی اور اسیطرح سی بیماری یا مصیبت قحط کی ہوتی تہی تو ببرکت نور نبوت کے شفا ملتی اور اسکو دفع کرتا تہا حتی کہ ایک مرتبہ بادشاہ حبشہ

بہت سی ہاتہی اور لشکر لیکی بعزم انہدام خانہ خدا مرحلہ پیمای وادی جور و جفا ہوا ابرہت تو ہنوز ۲ جو پیشانی عبد المطلب مین تہا جناب باری نی اس بلای عظیم کو بہی دفع کیا اور اصحاب فیل ہلاک ہوئی غرض اور پہلی سی و تتابع حیات عبد المطلب مین پیش آئی غرض عبد المطلب کی ایک عرصہ دراز تک اولاد ذکور نہ ہوئی حتی کہ قریش اس امر پر شماتت کرتی تہی تا آنکہ البدن عبد المطلب نی استار کعبہ معظمہ سی متعلق ہو کی حقتعالی سی عہد کیا کہ اگر حقسبحانہ تعالی مجہی دس بیٹی عطا کری ایک بیٹی کو راہ خدا مین قربانی کرون بعد اوسکی بہت سی عورات کی ساتہہ نکاح کئی اور اولاد بہی حاصل ہوئی جب گیارہ لڑکی ہوئی جنمین چہوٹی حضرت عبد اللہ تہی جب یہہ گیارہ برس کے ہوئی تب عبد المطلب نی ایفای عہد کا قصد کیا اور سب اولاد کو جمع کر کی کیفیت عہد کی بیان کی بعد اوسکی لباس فاخرہ پہنوا کر آراستہ کیا اور ایک گہر مین لیجا کی قرعہ ڈالنی لگی کہ جسکی نام قرعہ نکلی اوسکو قربانی کرین غرض قرعہ حضرت عبد اللہ کی نام پر نکلا باوصف اسکی کہ خود عبد المطلب کو حضرت عبد اللہ سی محبت بدرجہ نہایت تہی اور بہائی حضرت عبد اللہ کے انکی قربانی سی منع کرتی تہی اور بخصوص فاطمہ بنت عمرو المخزومی والدہ انکی اور ابو طالب حقیقی بہائی انکی از بس اضطراب کرتی تہی لیکن عبد المطلب نی اسپر کچہہ خیال نکیا اور حضرت عبد اللہ کو قربان گاہ کو لیگئی جب حضرت عبد اللہ قربان گاہ مین پہونچگئی تو سب بہائی اور عبد اللہ کی مان اور روسای قوم و عشیرہ کی لوگ رونے ہوئی اور خاک سر پر اوڑاتی ہوئی اور بسبب اس مصیبت کی گریبان چاک کئی ہوئی اونکی چچی چچا پہوپہی اور بزرگان قریش و اکابر قبیلہ نی بہی بڑی اصرار التجای امر ذبح کی وسطی کئی اوسوقت عبد المطلب نی گہبرا گئی اور کہنی لگی کہ تم سب لوگونکو مجہسی زیادہ محبت اس لڑکی کی نہین ہی مین ہرگز حکم و قضای حقتعالی سی تجاوز نکرونگا یہہ کہکی حضرت عبد اللہ کو زمین پر ڈالدیا ذبح کر کی اٹہا دیا جب حضرت عبد اللہ کی والدہ ماجدہ نی دیکہا کہ نوبت یہانتک پہونچی تو اپنی قبیلہ مین کہ نام اوسکا بنی مخزوم تہا گئین اور اونسی استعانت اس بات مین چاہی اوسوقت اس امر کا ایسا صدمہ اور تہلکہ ہوا کہ ساکنان صوامع قدس بہی بیتاب ہوئی اور استغاثہ بجناب قدس باریتعالی کیا تو اونسی ارشاد ہوا کہ مین خداوند کریم اور عالم اور دانا ہر چیز کا ہون امتحان کرتا ہون اپنی بندی کا امتحان منظور ہی کہ صبر اوسکا معلوم ہو جائی خلاصہ یہہ ہی کہ عبد المطلب نی حضرت عبد اللہ کو لٹا دیا اور اونکی سینہ پر سوار ہوئی اور چاہتی تہی کہ اونکو ذبح کرین کہ دس آدمی بنی مخزوم مین سی سر و پا برہنہ شمشیر بکف آئی اور کہا یہہ نہین ہو سکتا کہ اس طفل کو مارو تم اور اس زن عاجزہ کو تکلیف مالایطاق دو تم جب عبد المطلب نی یہہ حال دیکہا تو بہت روئی اور کہنی لگی کہ ای ارحم الراحمین حکم مجہہ مین اور اوس طایفہ مین کہ نہین چاہتی ہین کہ تیری امر کو جاری کرون اور جو عہد کہ تیری ساتہ کیا ہی اوسکو وفا کرون نہین اس عرصہ مین عکرمہ بن عامر کہ بزرگان بنی مخزوم سی تہا آیا اور اونسی کہا کہ ای عبد المطلب اگر تم یہہ قربانی آج کروگی چونکہ تم بزرگ قریش و سید بطحی ہو تو یہہ قربانی رسم ہو جائیگی اور لوگونکو ضرور ہو جائیگا اسیطرح پر عمل کرنا اور پہر تمکو قیامت تک ملامت کیا کرین گی اور یہہ بات خلاف تمہاری شان کی ہی گی اور میری رای مین ایک بات اچہی ہی اگر اوسپر عمل کرو تو بہت مناسب ہی اور وہ یہہ ہی کہ ایک عورت ہماری ملا دہی کہ علم کہانت مین یکتای آفاق ہی لوگونکی مافی الضمیر بتلاتی ہی اور نام اوسکا ام عطان ہی بس ہم اوسکی پاس چلتی ہین جسطرح سی وہ کہی اوسیطرح بجا لائین گی پس ہدایا اور تحفہ لیکی جہان وہ عورت تہی مع بزرگان قریش اوسطرف کو روانہ ہوئی دوسری دن وہان پہونچی جبکہ اونکو خبر

پہونچاسکی اور وہ خود شکل آدمی اور عبدالمطلب سی مخاطب ہوکی کہنی لگی کہ تہی وہ شخص کہ تونی کہ نذر اپنی بیٹی کی راہ خدا مین قربانی کرنیکی ہی انہون نی کہا کہ ہان مین ہون کہنی لگی کہ تم ہی اوس خدا کی جسنی کوہہای عظیم کو زمین پر نصب کیا ہی کہ تو جسکو چاہتا ہی کہ قربانی کری اوسکا نام عبداللہ ہی بلند ہوگا دیت آدمی کی تمہاری نزدیک کیا تہی کہا دس شتر دیت آدمی کی ہی تب اوسنی کہا کہ تم مکہ کو جاو اور دس شتر اونٹ اور عبداللہ کی نام پر قرعہ ڈالو اگر قرعہ بنام عبداللہ آوی تب دس اونٹ بڑہاو اور کرو غرض اسیطرح زیادہ کرتی جاو اگرچہ کئی اونٹوں کی قرعہ نہ نکلی تو جب ایکسو اونٹ پر نوبت پہنچ جاوی توسو اونٹ خوش ہوکی ذبح کرو یہہ سنکر سب لوگ خوش ہوکی مکہ کی سمت مراجعت کی صبح کو عبدالمطلب نی اپنی اونٹ اور اپنی بنی اعمام کی جمع کیا اور سرور کونین [illegible] امانت حقیقی تہی اہل عبدالمطلب نی طواف خانہ کعبہ کا کیا او حقتعالی سی دعای سلامت عافیت کی طلب کی بعد عبداللہ کو لیکر ساتھ حجرہ بیٹھایا اپنی ہاتہہ قرعہ ڈالا [illegible] کیا پس قرعہ بنام عبداللہ نکلا تب بزرگان قریش نی کہا کہ ای عبدالمطلب کسی اور کی ہاتہ سی قرعہ نکلوا شاید خدای باری تم سی ناخوش ہو پس عبدالمطلب نی آسمان کیطرف موہنہ کیا اور یہہ دعا پڑہی اللّٰہم انت تعلم السر واخفی وانت بالمنظر الاعلی اصرف عنا البلاء کما صرفتہ عن ابراہیم الذبح وفی دوسری دفعہ اوسکی قرعہ ڈالا تب ہی عبداللہ کی نام نکلا تب عبداللہ نی کہا کہ اب خدا سی شرم کرو اور مجہی قربانی کرو غرض اسیطرح ہر مرتبہ دس اونٹ زیادہ کرتی تہی اور قرعہ بنام عبداللہ نکلتا تہا آخر نوبت سو اونٹ تک پہنچی تب قرعہ بنام اونٹون کی آیا اور کوہ نی صدا تکبیر اور تہلیل کی بلند کی اور مادر عبداللہ نی اوسکو سینہ سی لگایا اور شکر جناب باری عز اسمہ کا ادا کیا اسی اثنا مین اندرون خانہ کعبہ سی آواز آئی قد قبل اللہ منکم الفدیہ سو شتر قربان کیا گیا اور سب مین تقسیم ہوا اور وحوش وطیور کو بہی اوسکی کہانی سی منع نہین کیا اور اوس دن سی یہہ سنت جاری ہوگئی اور دیت آدمی کی سو اونٹ قرار پائی غرض جب حضرت عبداللہ بحد بلوغ پہنچی سب اکابر و اشراف قریش طالب اسکی ہوی کہ اپنی بیٹی اونکا نکاح کرین اور یہودیون کو بہی اطلاع ہوی کہ نزدیک ہوا ہی ظہور اوس نبی کا کہ جسکی اعانت مین ملائکہ خدا قتال کرینگی اور اہل ملل باطلہ اوسکی ہاتہ پر ہلاک ہونگی اور شام مین بہی احبار اور علما کی مجمع ہوی اس بات مین یہہ باہم یہودیون و احبار اسی مشورت کی رای اسپر قرار پائی کہ بارادہ تجارت مکہ کو جائین اور وہان تدبیر قتل حضرت عبداللہ کی کرین پس بہت سامان تجارت لیکر وارد مکہ ہوی اور ایسی قیمت اپنی مال کی رہی کہ کوئی خریدار نہوا کہ مقصد اونکا اقامت کا تہا کہ مطلب اونکا اور تہا اور انہی دنون مین حضرت عبداللہ نی ایک خواب ہولناک دیکہا تہا اور اپنی باپ سی بیان کیا تہا کہ مین کیا دیکہتا ہون کہ بندر شمشیر بدست مجہپر حملہ کرتی ہین میں ہوا مین بلند ہوا ناگاہ دیکہا مینی کہ ایک آگ آسمان سی آتی اور سب بندرون کو جلاکی خاک کر دیا عبدالمطلب نی کہا چونکہ تیری پیشانی مین نور نبی آخرالزمان ہی بہت سی لوگ تجہسی حسد وکینہ رکہتی ہین عجب نہین کہ کوئی مصیبت تیری اوپر نازل ہو لکن اگر تمام اہل زمین مجتمع ہون جب بہی تمکو اذیت نہین پہونچا سکتی کہ تمہاری پیشانی مین امانت خدا ہی وہ ہرگز ضایع نہین ہوگی اب احبار یہود کی یہان وارد ہین چلو اونسی خواب بیان کرین تاکہ تعبیر بتلائین غرض عبدالمطلب مع حضرت عبداللہ کی اونکی پاس گئی جب اون تیرہ درون نی آفتاب جمال حضرت عبداللہ پر نظر کی پہچان لیا کہ یہہ وہی شخص ہی جسکی واسطی ہم یہان آئی ہین پس حضرت عبداللہ نی خواب نقل کیا اور تعبیر پوچہی اونہون نی جواب مین کہا کہ یہہ خواب اضغاث احلام سی ہی اسکا اعتبار نہین اور تم سادات و بزرگان عرب سی ہو تمہارا

القلما وفتنہ قرب الوقوع العظیم

کو بہی دشمن نہین اطمینان رکہو غرض یہود دایما در پی قتل رہی ہاتہہ اونکا نہین پہنچتا تہا اور حضرت عبد اللہ اکثر شکار کو تشریف لیجاتی تہی شام کو مراجعت کرتی تہی لکن عبد المطلب انکی تنہائی مین پسند کرتی تہی کچہہ لوگونکو ساتہہ کر دیتی اتفاقاً ایکدن عبد المطلب حاضر نہ تہی اور حضرت عبد اللہ تن تنہا شکار کو تشریف لیگئی یہود ان گمراہون نی فرصت کو غنیمت جانا باغوای یہود بانی عزم تعاقب کیا آدہی یہود تو حفاظت مال کو رہی اور آدہی اسلحہ کو زیر قبا چہپا کی روانہ ہوئی اور ایک غلام کو واسطی دریافت حال کی روانہ کیا کہ نشان حضرت عبد اللہ کا لگاکی اطلاع کری غلام تلاش کرتا تہا کہ اوسنی دیکہا کہ حضرت عبد اللہ نی ایک گورخر کو شکار کیا ہی اسکی اطلاع یہودونکو پہونچائی یہہ منتظر وقت تہی انہون نی راستہ بند کرکی مجتمعاً حضرت پر حملہ کیا بعد استعانت کی خداوند جلیل سی طرف اوس قوم کی خطاب کیا کہ تمکو کیا وجہ عداوت ہی مینی کسیکا مال نہین لیا اور کسی کو جانسی نہین مارا کوئی ظلم نہین کیا تم در پی میرے قتل کے کیون ہو یہودیون نی جواب نہ دیا سلاح سنبہال کے حملہ کیا تب حضرت نی تیر مارنے شروع کی اور چار تیر سے چار ملعونکو جانسی مارا یہہ اشعار رجز مین پڑہی ولی همة تعلو علی کل همة + وقلب صبور لا یروع من الحق + ولی نبلة اردی بها کل ضیغم + وتنفذ فی اللبات والنحر والقلب + فاربعة منها اصبت لاربع + وثوب کاثوب صلیت بالطعن والضرب + پس یہودیون نی کہا کہ تیر چلانی کی سبب تمنی ہماری کئی آدمیونکو مار ڈالا ہی اور ہم تجار ہین اور ہم وہی ہین کہ کل تم ہماری پاس خواب بیان کرتی تہی ہمارا غلام بہاگ گیا تہا ہم اوسکی تلاش مین آئی ہین اور ہمنی دور سی تمکو وہی گمان کیا اسواسطے مستعد قتال و گرفتاری ہوئی تہی اب پہچان لیا کہ آپ عبد اللہ ہین اب آپ سی کچہ تعلق نہین آپ ہماری سردار ہین تشریف لیجائیے اپنی کام مین مصروف رہین اپنی کشتون کا خون تم پر حلال کیا پس عبد اللہ نی کہا افسوس ہی تمہاری حال پر تمکو کسطرح معلوم ہوا کہ مین غلام ہون کبہی غلام اس شکل و شمائل کے بہی ہوئی ہین بالخصوص ایسا نور اوسکی پیشانی مین ہو جیسا میرے پیشانی مین نور ہی یہود عذر کرنی لگی کہ معاف فرمائیے ہمنی آپ کی باپ کا نان ونمک کہایا شکر نعمت ہم پر واجب ہی عبد اللہ نی انکی فریب کو باور کیا اور سوار ہوکی روانہ ہوئی چاہتی تہی کہ درہ کوہ سی نکل جاوین پہر یہودان مذکور نی حملہ کیا اور پتہر پہینکنی لگی اور تلوار سی لڑنی لگی حضرت عبد اللہ تنہا نے حملہ کئی اور ہر حملہ مین ایک آدمی اونکا مارا بعد ازان اپنی گہوڑی سی پیادہ ہوکی خوب لڑی اور پہر بیٹہکی تیر مارنی شروع کئی جب عرصہ بہت تنگ ہوا اور بہت سی پتہر یہودیون نی پہینکی تب مناجات درگاہ قاضی الحاجات اور توسل نور محمدی سی کیا اس اثنا مین کیا دیکہتی ہین بہت سی آدمی ننگی تلوارین لی ہوئی بہاگتی آتی ہین جب نزدیک پہونچی تب معلوم ہوا کہ بنی ہاشم و جوانان مکہ ساتہہ عبد المطلب کے ہین اور حمزہ و عباس و ابو طالب سب سی آگی ہین اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ وہب بن عبد مناف اوس حوالی مین مصروف شکار تہی جب صدا آئی وہب نی اور مطلع ہوئی کہ یہودان شام در پی قتل حضرت عبد اللہ کی ہین تو چاہا کہ اعانت کرین تو یہہ خیال کیا کہ اکیلی سی کیا ہوگا اسواسطے بجلد مکہ مین خبر پہونچائی کہ ای گروہ بنی ہاشم یہودیون نی عبد اللہ کو اکیلی گہیر لیا ہی پس بنی ہاشم قریب دوسو آدمی کی لیکی اس مقام پر پہونچی جہان حضرت عبد اللہ بیٹہی تیر مارتی تہی تب عبد المطلب نی کہا فرزند یہہ ہی تعبیر تمہاری خواب کے جب یہودیون نی بنی ہاشم کو دیکہا تب یقین اپنی ہلاکت کا کیا اور بہاگنی لگی مگر جوانان بنی ہاشم پہراونکو کب چہوڑتی تہی بہت سی ملعونونکو داخل جہنم کیا بقیۃ السیف نی امان طلب کی اور کہا کہ ہمارا مال و اسباب ضبط کرو

اور ہماری جان کی امان دو غرض یہوداں کی مشکین کس لین روانی ہوی شہر مکہ تک آئی اہل مکہ نی استقبال کیا اور مبارک
سلامت ہوی غرض سب یہوداں کو وہب کے گہر مین قید کیا اور اسباب انکا جمع کر کی ضبط کیا رات کو وہب اپنی گہر مین آئی اور
اپنی زوجہ سی کہ برہ بنت عبداللہ تھی کہا کہ آج ایک عجیب بات عبداللہ بن عبدالمطلب مین دیکھی کہ آجتک کسی شجاع نی
نہین دیکھی تن تنہا ایک جماعت یہود سی مقابلہ کرتا تہا اور ہر تیر سی ایک یہودی کو مارتا تہا آج عرب مین اوس سی
زیادہ خوبصورت کوئی نہین کیونکہ نور نبوتی اوسکی پیشانی مین ہی بہتر کہ تم عبدالمطلب کے پاس جاؤ اور آمنہ اپنی بیٹی کی نسبت عبداللہ
سی کرو شاید وہ قبول کرلین اور یہ سعادت ہماری قسمت مین ہوی کہ ہمارا طالع خفتہ بیدار ہو اور ایسا شرف حاصل ہو کہ آجتک
کسی کو نہین ہوا برہ نی کہا کہ ای وہب تمام رؤسا و بزرگان مکہ و شجاعان عرب نی چاہا کہ اپنی بیٹی بہر عبداللہ کا عقد کرین اور
ملوک شام و عراق نی خطوط خواہش و وصلت [illegible] نی بہی اونسی قبول نہین کیا [illegible]
فقیر کی قبول کریگا وہب نے کہا کہ ہمنی کل اوسپر احسان کیا ہی کہ یہودیان شام سی اوسکو بچایا ہی عجب نہین کہ قبول کرین پس برہ
نی لباس فاخرہ پہنا اور عبدالمطلب کی گہر مین آئی دیکہا کہ عبدالمطلب بیٹھی ہین اور ذکر غدر یہوداں درمیان ہی برہ نی
کہا انعم اللہ مسائکم وادام اللہ نعمائکم عبدالمطلب نی جواب دیا اور کہا کہ تیری شوہر کا حق ہمپر عظیم ہی کہ ہرگز اوسکی احسان
سی ہم نکل نہین سکتی ہین اور انشاءاللہ تعالی ہم خدمت تمہاری لایق کرین گی اور کہا کہ اپنی شوہر سی کہو
اور کہو کہ اگر کوئی حاجت ہوی تو ہم سی کہو کہ انشاءاللہ تعالی ہم اوسمین کوتاہی نکرینگے پس برہ کو اسی گونہ امید ہوی برہ نے
کہا کہ ای ابوالحارث ہرچند ہم جانتی ہین کہ ملوک عراق و شام و صنادید قریش سب طالب مواصلت و نسبت عبداللہ
ہین بسبب تمہاری شرافت اور بزرگی کی خصوص اس نور کی سبب سے کہ عبداللہ کی پیشانی مین ہی پس ہم بہی یہی طمع
متمنی التماس کرتی ہین کہ ہمارے آرزو کو رد نکرو اور آمنہ جو ہماری بیٹی ہی اوسکو کنیزی عبداللہ مین قبول فرماؤ اور اگر
مال کم ہی تو اپنی تفضل و کرم سی قبول کرو جب عبدالمطلب نے سنا تو عبداللہ کیطرف دیکہا عبداللہ کا معمول تہا جب ذکر نسبت
ہوتا تہا آثار کراہت چہرہ پر نمایاں ہوتی تہی لیکن آمنہ کا ذکر سنکی سر نیچا کر لیا عبدالمطلب نے کہا ای فرزند [illegible]
آمنہ طاہرہ و مطہرہ عاقلہ و دیندار ہی اور دختران مکہ مین مثل اوسکا نہین تم کیا کہتی ہو حضرت عبداللہ نی سکوت کیا جب
عبدالمطلب نی میل حضرت عبداللہ کی اوسطرف پائی تو برہ سی کہا کہ تمہاری خواہش کو ہمنی منظور کیا اور ہم راضی ہوی
بعد اوسکی عبدالمطلب و فاطمہ مادر حضرت عبداللہ وہب کے گہر واسطی آمنہ کی دیکہنی گئی اوسوقت وہب نی کہا کہ مین نکاح آمنہ کا
بغیر مہر معجل و موجل کرتا ہوں یہ محض بطور ہدیہ کے ہی عبدالمطلب نی کہا کہ خدا تمہین جزای خیر دیوی لیکن مہر ضرور ہی غرض جب یہود
کہ وہب کی گہر مین مقید تہی جب اونہون نی سنا کہ عبدالمطلب یہان آئی ہین پہر اونہون نی باہم صلاح ہو کی اپنی مشکین
کہول ڈالین اور تیغ اپنی ہاتھون مین پہر لی اور جس مکان مین قید تہی اوسکا دروازہ توڑ ڈالا اور دفعۃً نکلکی بہتر عبدالمطلب
پر [illegible] بقدرت جناب باری کے اور برکت نور محمدی وہ بہتر یہود دیوانے ہوگئی جسکی صدمے سی اونکی اعضا خوب ٹوٹی بعد اوسکی
عبدالمطلب نے مع ہمراہیون کے سب یہودون کو قتل کیا بعد اوسکی عبدالمطلب اپنی گہر آئی صبح کو سب اپنی اقوام کو طلب
فرمایا اور لباس فاخرہ زیب تن کر کی ساتھ سب اپنی اقوام کے وہب کی گہر مین گئی اور خطبہ پڑہا حضرت عبداللہ کا عقد ساتھ آمنہ

پس مبارک ہے

حضرت آمنہ دختر وہب ابن عبد مناف کی کر دیا اور آمنہ کو اپنی گہر میں لائی نور نبوی جبہہ عبد اللہ سی [illegible] شب جمعہ عید قربان آخر روز عرفہ حضرت عبد اللہ اپنی والد اور بہائیوں کی ساتھہ مدینہ سی باہر نکلی تہا [illegible] عظیم معلوم ہوی حالانکہ وہاں ہرگز نہ تہی لوگ متعجب ہوی ناگاہ مابین آسمان و زمین سی آواز ہوی کہ ای عبد اللہ اس نہر کا پانی نوش کر جب اونہوں نی پانی پیا تو عسل سی شیرین اور برف سی سرد اور مشک سی زیادہ خوشبودار تہا جب اونہوں نی چاہا بہائیوں کو اطلاع کریں نہر ناپیدہ ہوگئی پس عبد اللہ جلد اپنی گہر میں آئی اور اوسی شب نور نبوت منتقل ہو کی پیشانی جناب آمنہ میں آیا اوس وقت سی بسبب نور جناب نبوت صورت حضرت آمنہ مثل آفتاب کی چمکتی تہی جب ایک مہینا مدت حمل سے منقضی ہوا تب عبد المطلب کے پاس مدینہ سی خبر آئی کہ فاطمہ اونکی بیٹی نی مدینہ میں انتقال کیا عبد المطلب روانہ مدینہ کی ہوی اور حضرت عبد اللہ کو بہی اپنی ساتھہ لیتی مدینہ میں پہونچکر حضرت عبد اللہ علیل ہوئے اور بعد پندرہ دن کی انتقال بعالم قدس فرمایا سلام اللہ علیہ عبد المطلب خود متوجہ غسل و کفن کی ہوئی اور تمام وضیع شریف جنازہ پر حاضر ہوی اور ایک محل مرغوب میں کہ نام اوسکا شین ہی دفن کیا اور قبہ بلند گچ اور آجر کا قبر پر بنایا بعد اوسکی مراجعت جانب مکہ معظمہ کی شعرائی مرثیہ و نوحہ واسطی حضرت عبد اللہ کی انشا کی بعد اوسکی عبد المطلب حضرت آمنہ کی پاس آئی اور بہت تسلی و دلاسا کیا اور ایک تاج کہ یادگار عبد مناف تہا اونکو دیا واقدی روایت کرتا ہی کہ جب دو مہینی مدت حمل سی گذری تب جناب باری تعالی عز اسمہ نی ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ ندا کری مابین آسمان و زمین کی کہ ای ملائکہ میری استغفار کرو تم واسطہ محمد و آل محمد کی جب تین مہینی گذری مدت حمل کے حکم فرمایا جناب باری نی پہاڑوں اور دریاؤں اور زمینوں اور درختوں کو سجدہ کریں واسطی تعظیم محمد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی چنانچہ سب نی سجدہ کیا حتی اوس اونٹ نی جسپر ابو قحافہ سوار تہا زمین پر رکہہ دیا ابو قحافہ نی ہر چند اوسکو مار کی ہٹانا چاہا اوسنی نمانا اس عرصہ میں ہاتف کی آواز آئی کہ مت مار اوسکو اسی واسطے کہ وہ واسطی امر عظیم کی بامر ذو الجلال سارے مخلوقات کی ساتھہ اوسنی بہی سجدہ کیا ہی ابو قحافہ نی پوچھا کہ وہ امر عظیم کیا ہی ہاتف نی کہا کہ نبی آخر الزمان کو تین مہینی ہوی کہ اس عالم میں تشریف لائی اور جب چار مہینی ہوی حبیب زاہد ایک نامی زہاد و عباد اوس زمانہ سی تہا کہتا ہی کہ ایک صنم دیکہا میں نی کہ سر بسجدہ ہی جب میں چاہا کہ اوسکو اٹہاؤں تب ایک ہاتف نی آواز دی کہ اوسکو کچہ نکہو کیونکہ تمامی صنایع اور بت لات و ہبل و جبل اس مہینہ میں کہ نبی کو رحم مادر میں چار مہینی کی ہوی سر بسجدہ ہیں جب حبیب زاہد اپنی صومعہ میں گیا تو دیکہا کہ صومعہ مانند سحاب کی لرزان ہی اور اوسکی محراب میں بلکہ تمام محرابوں یہود و نصارا میں مکتوب ہی کہ ایمان لاؤ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر اور اوسکی خدا پر اور نزدیک ہی ظہور اوسکا خوشا بحال اوسکی کہ ایمان لاوی ساتھہ اوسکی اور افسوس اوسپر جو انکار کری صحبت آنحضرت کی اور اسیطرح سی جو مہینا گذرتا بہت سی عجائبات ظہور میں آتی تہی یہانتک کہ نو مہینی تمام ہوی اور شب ولادت آئی اوس شب ستارے اپنی اپنی مقاموں سی حرکت کرتی تہی بروایت واقدی و باجماع اہل حق شب جمعہ سترہویں ربیع الاول کی تہی اور نو ہزار و نو سو سال اور چار مہینی اور سات روز وفات حضرت آدم سی گذری تہی غرض حضرت آمنہ نی اپنی والدہ سی کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ کہیں اکیلی بیٹہوں اور گریہ و بکا واسطی اپنی شوہر کی کروں القصہ ایک مکان میں گئیں

حاشیہ

اول ماہ میں چھ ماہ رجب کے
ہوتا تہا اور [illegible]
کیا دن بارہویں ربیع الاول
بہی تہی چنانچہ [illegible]
جب کا ثواب بہت عظیم ہے
منہ

اور دروازہ مکان کا بند کر لیا اور نوحہ حضرت عبد اللہ کی واسطی کرتی تہین کہ ناگاہ آثار وضع حمل کی ظاہر ہوی چاہا کہ دروازہ کہولدین نہ کہلا تب اپنی تنہائی کا اسیی وقت مین اونکو نہایت اضطراب ہوا کہ ناگاہ چہت گہر کی شگافتہ ہوئی اور چار حورین بہشت کی داخل ہوئین اور اونکی نور سی مکان روشن ہوا حضرت آمنہ کیطرف متوجہ ہو کی کہا کہ ایصاحبزادی تم غم نکرو ہم خدمت کو حاضر ہین یہہ کہکی اسکی پاس بیٹہہ گئین اسی اثنا مین حضرت آمنہ کو تہوڑا سا عرصہ نیند آگئی جب بیدار ہوئین دیکہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ متولد ہو چکی ہین اور پیشانی مبارک کو زمین پر رکہی ہوین اور دو نو سبابہ کو بلند کر کی فرماتی ہین لا الہ الا اللہ اوس شب مین چودہ کنگری محل کسری کی گر گئی اور آتشکدہ پارس مین کہ پانچہزار برس سی کبہی آگ اوسکی نہ بہجی تہی آگ اوسکی بجہ گئی اور جمیع بلاد و قرائن تمام ربع مسکون کی کہ علم جنابباری عز اسمہ مین وہان دین نبوی پوہنچنی والا تہا روشنی ہوی اور بقعہاے کفر مین روشنی نہوی اور جمیع اصنام سرکی بل گر پڑی اور کوی دیر اور صومعہ دنیا مین باقی نرہا مگر یہہ کہ اوسکی محراب پر نام نامے و اسم گرامی جناب خاتم النبیین لکہا گیا اور صبح تک باقی رہا کہ تمام رہبانون اور سکان دیر نے پڑہا اور جان لیا کہ پیغمبر موعود متولد ہوے اور خاص مکہ مشرفہ مین ایسی روشنی ہوئی کہ سب لوگ اپنی اپنی مکانون پر گہڑی تماشا عجائبات قدرت الہی کا دیکہتی تہی اور سبب کسی معلوم نہ تہا صبحکو اہل مکہ جب مسجد الحرام مین آئی تو دیکہا اصنام باہر مسجد الحرام کی ہین اور قندیل جو بتون کی پاس روشن تہی گل ہی اور وہ زنجیر جو بڑی بت کی گلی مین تہا وہ ٹوٹ گیا ہی اس کیفیت کو دیکہکی سب حیران تہی کہ ناگاہ شیطان بصورت ایک راہب کی آیا اور کہا کہ ای اہل مکہ تشویش نکرو کہ جنات نی ان بتون کو گرا دیا ہی پس جلد انکو اندر رکہہ دو کہ جیسا تہا ہو نہ پاوین لوگون نی موافق اوسکی کیا اور سنا کہ ہاتف ندا کرتا ہی اور کہتا ہی کہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور غیب سی ایک پردہ دیبای سفید کا دیوار خانہ کعبہ پر آویزان ہوا جسپر بخط سیاہ مرقوم تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا لوگون نی اس پردیکو دیکہہ کی تعجب کیا اور چالیس دن تک وہ پردہ خانہ خدا پر آویزان رہا ایک شخص نے دست بیادب و کثیف اوس پر ڈالدی وہ پردہ غائب ہوا اگر ایسا اتفاق نہوتا وہ پردہ قیامت تک باقی رہتا غرض عبد المطلب حضرت آمنہ کی پاس آئی اور جناب رسولخدا کو گود مین اوٹہا لیا اور چاہا کہ خانہ کعبہ مین حضرت کو لیجاوین اور خوف کفار کمین قریش سی قصد یہہ کیا کہ بدن آنحضرت کا لات و عزی سی ملین تاکہ وہ غلغلہ جو کفار مین بتون کی گرنی کا اور زنجیر کی ٹوٹنی کا اور قندیل کی گل ہونی کا اور سوا اسکی کئی باتون کا تہا فرو ہو جائی جب عبد المطلب داخل کعبہ معظمہ ہوی تو جناب رسولخدا نی فرمایا بسم اللہ وباللہ پس خانہ خدا سی آواز آئی السلام علیک یا محمد ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ہاتف نی آواز دی کہ جاء الحق وزہق الباطل الخ پس عبد المطلب متعجب ہوی اور امر کیا کلید بردار و نکو کہ اس بات کو ظاہر نکرین بعد اوسکی جب چاہا کہ بدن مطہر حضرتکو اون اصنام سی مس کرین تو کہینچی عبد المطلب کو پیچہی سی کہینچا جب پیچہی دیکہا خیال کیا کچہ معلوم نہوا دوسری مرتبہ پہر ایسا ہی اتفاق ہوا جب تیسری مرتبہ ارادہ کیا تب ایکشخص نے اس زور سی کہینچا کہ زمین پر بیٹہ گئے بعد اوسکی ہاتف نی آواز دی کہ ای عبد المطلب تو چاہتا ہی کہ بدن نازنین طیب و طاہر کو بدن نجس سی ملی تب عبد المطلب نے

استغفار کیا اور یہہ اشعار پڑہی الحمد للہ الذی اعطانی * ہذا الغلام الطیب الاردانی * قد ساد فی المہد علی الغلمان * اعیذہ بالبیت ذی الارکان * حتی اراہ یبلغ الغشیان * اعیذہ من کل ذی شنان * من حاسد ذی طرف العنان * منقول ہی اصحاب حدیث سے کہ قبل ولادت جناب رسول خدا کی ساحر و کاہن و شیاطین و جن سی عجائب و غرائب بہت سی صادر ہوتی تہی اور لوگونکو ما فی الضمیر اور مغیبات کی خبر دیا کرتی تہی اسیطرح سی کہ کاہن تسخیر جن کی کرلیتی تہی اور جن تا حوالی آسمان اول جاتی تہی اور استراق سمع ملایکہ سی کرتی تہی بعد ولادت جناب رسالت مآب کی موقوف ہوئین اور زمین یمامہ و نجد مین دو کاہن تہی کہ تمام کاہنون اہل عصر سی فایق کامل تہی اور ایک کا نام مشہور سطیح وہ داناترین کہنہ کا تہا امر کہانت مین اوس سی سلاطین زمان رجوع کرتی تہی اور عمر اوسکی بہت بڑی تہی ایک شب اوسکی آنکہین اسکا نکو لگین تہین کہ اوسکو ایک برق چمکتی ہوی نظر آئی کہ تمام عالم کو اوسنی گہیر لیا اور ایک ستارہ دیکہا کہ جس سی آگ اور دہوان نکلتی ہوا مین ایسا غایب و متفرق ہوا کہ بالکل اوس ستارہ کی روشنی نرہی جب سطیح نی یہہ کیفیت دیکہی بیہوش ہوگیا اور اوسکو یقین اپنی ہلاکت کا ہوا دوسری شب اپنی غلامونسی کہا کہ مجہی پہاڑ پر لیچلو جب وہان لیگئی تو سب طرف آسمانکی نظر کی تب ایک نور درخشان نظر آیا کہ تمام نورون پر غالب ہی اوس ابر کیا اوسنی کہ مجہی گہر لیچلو غرض دوسری دن اوسنی اپنی قوم عشیرہ کو جمع کیا اور کہا کہ موت میری قریب ہے یقین رکہتا ہون کہ جلد ہلاک ہون لوگون نی سبب پوچہا تو کہا کہ مینی ستارونکو دیکہا کہ زمین پر گری اور متفرق ہوکی ناپیدا ہوی اور نور بہت آسمان سی زمین پر نازل ہوا غالب ہی کہ خروج ہاشمی کا قریب ہوا ہی بعد اوسکی بنام زرقا کاہنہ کی کہ یمامہ مین تہی اور رو رکہانت سی کاہنونکی پادشاہ ہوی تہی مشعر تشویش خود معاینہ عجایبات اور حالات آسمانسی لکہا زرقا نی جواب مین تصدیق اوسکی کی اور لکہا کہ تو جلد مکہ کو روانہ ہو کہ مین وہان تجہسی ملاقات کرونگی تا کہ تدبیر اس بات مین کیجاوی کیونکہ اب وہ وقت آیا کہ سب دین اور ہاتف باطل ہو جاینگی مرد مشرکین قریش کی ماری جاینگی عورتین بیوہ ہونگی بچی یتیم ہونگی بسبب بعثت نبی ہاشمی کے کہ اولاد عبد مناف سی ہوگا جب سطیح نی نامہ زرقا کو پڑہا تو بہت رویا اور تدارک سفر مکہ کا کیا اور اپنی قوم کو وصیت کی کہ مین مکہ کو جاتا ہون حتی الامکان مین کوشش کرونگا اگر مجہسی کچہ ہوسکا تو تمہارے پاس اونگا والسلام میرا تمہاری اوپر ہی یہہ [illegible] جاوونگا اور [illegible] توقف ہوگیا یہانتک کہ مرجاون غرض سطیح اپنی مسکن سی روانہ ہوکے مکہ معظمہ مین پہونچا بزرگان قریش یعنی ابو جہل و عتبہ و شیبہ نی اوس سے ملاقات کی اور کہا کہ کوئی بڑی ضرورت درپیش ہوئی ہی کہ تو یہان آیا ہی جو حاجت ہو بیان کر کہ اوسکا انجاح کیا جاوی سطیح نی کہا کہ مین کوئی حاجت نہین رکہتا تب اونلوگون نی تکلیف اپنی گہر مین اترنی کی دی سطیح نی کہا کہ جسکی طلب مین یہان تک آیا ہون اوسکی ہان مقام کرونگا پس تلاش عبد المطلب کے شروع کی اور یہہ لوگ متفرق ہوگئی اسمین خبر ابو طالب اور عباس کو ہوی وہ آئی جب سطیح زیر سایہ دیوار خانہ کعبہ بیٹہا تہا اور رفیق اوسکی اس پاس اوسکی بیٹہی تہی اوسوقت انہون نی احوال جناب رسولخدا کا پوچہا تب سطیح متوجہ جانب ابو طالب کی ہوا اور کمال فصاحت سی کہا کہ تو چچا اوس پیغمبر موصوف و موعود کا ہی جسکا

حال کتب و اخبار مین ہی بحق خداوند دایم و ابد کی جسنی آسمانکو بستون برپا کیا ہی اور واحد و احد فرد و صمد ہی اس شخص سی یعنی اشارہ
کیا طرف حضرت عبد اللہ کی کہ اسسی پیغمبر جلد متولد ہونگی کہ بتونکو توڑ ڈالینگی اور بت پرستونکو ہلاک کرینگی اور اعانت و امداد کریگا
ابن عم اوسکا کہ وہ کفو و قرین اور صاحب صولت و سطوت و شجاعت ہی شعر قادر بحکم بر ہمہ کس آسمان صفت ؎
قابض بجود بر ہمہ کس آفتاب وار ؎ اور اشارہ کیا طرف ابو طالب کے کہ یہہ ہی باپ اوسکا پہر سطیح نی الجواب اون لوگون کے
جو اوصاف حضرت خاتم النبوت کی استفسار کرتی تہی بیان کیا کہ یہہ بیٹا اوس ملک جلیل ہی جسکی وصف مین زبان اسیری کہیل ہی
قد حضرت متوسط ہوگا نہ بہت چہوٹا نہ بہت بڑا حسن القامۃ مدوّر الہامۃ بین کتفیہ علامۃ علی آسنتہ باق الی یوم عمامہ
القیمۃ و ہو واللہ سید تہامۃ احسن من مشا واکرم من نشا حلو الکلام طلق اللسان تقی زاہد خاشع عابد
ظاہر المیلاد بری من الفساد رحمۃ علی العباد بالنور محفوف و بالمؤمنین رؤف و علی اصحابہ عطوف اسمہ
فی التوریۃ والانجیل معروف بخبیر الملکو بالکرامۃ موصوف اسمہ فی السماء احمد و فی الارض محمد ابو طالب نے کہا
کہ بیان کر حال ابن عم اوسکی کا جو معین ہوگا اوسکا فقال السطیح امام ہمام لیث ضرغام واسد قمقام و قائد
مقدام کثیر الانتقام یسقی کاس الحمام یکون لمحمد وزیرا و یدعی بعدہ امیرا اسمہ فی التوریۃ بریّا و فی
الانجیل ایلیا و عند قومہ علیا یہہ کہکی ساکت ہوا ابو طالب اور بہائی اونکی مبہوت ہوگئی اور ابو طالب سطیح کو اپنی گہر
مین لائی جب یہہ خبر شہر مین مشہور ہوی دیگ حسد ابو جہل کے جوش مین آئی اگلی دن صبحکو مقام ابطح مین گیا اور آواز
بلند کہا کہ ای آل غالب و ای آل طالب اصحاب اعیان عزت سنی تم نی یہہ باتین جو سطیح نی کہین اور ابو طالب نے جنکی تصدیق کی اور
ابو طالب اوسکو اپنی گہر لیگیا آیا تم اس ذلت پر راضی ہوی ہو حالانکہ اب تک کوی امر طعن نہین آیا تم پر فخر کرتی ہین
کہ ایک نبی ظاہر ہوگا جو تمہاری خداؤن کو توڑ ڈالیگا اور تمہاری دین کو ضایع کریگا مرد تمہاری قتل ہونگی عورتین اسیر
ہو جاینگی افسوس ہوا اوپر تمہاری اور بیت پہان نہین تہا یہہ کہکی روانہ ہوا لوگ اوسکی پیچہی دوڑی اور تسلی دیکر لائی اور
کہا کہ ای ابو الحکم تو بزرگ اور صاحب اختیار ہمارا ہی تیری رای ہمکو بدل و جان منظور ہی تیری رای سی ہرگز متخلف نہوینگی
تب ابو جہل نی کہا کہ ہرگز مطیع نہو تو ایسی جماعت کی ساتہہ چلین یا سطیح کو گرفتار کرین و یا مار ڈالین یا شہر بدر کرین کیونکہ یہہ باتین
ہماری اور بنی ہاشم کی باعث عداوت و فساد ہوا ہی اور مارا جانا ہمارا بہتر ہی ذلت و خواری سی جب ابو طالب کو
اس واقعہ سی اطلاع ہوی وہ مستعد قتال و جدال کی ہوی اور کہا کہ مین دیکہتا ہون کہ خون جوش مین آئی ہین اور جلین
قریب ہو گئی ہین یہہ کہکی ابو طالب ابطح مین آئی اور مجمع مین جاکر فرمایا کہ ای ساکنان زمزم و صفا یہ کیا خبر عجیب و ننگ و عار ہے
و سطی ہم اولاد عبد مناف کی ظاہر ہوی ہی کہ آج ہماری زیردست ہونی سی انکار کرتی ہو مین یاد دلاتا ہون تمکو وہ دن
جس دن ہماری ہاتہ سی جانین تمہاری لی جاینگی اور سر تمہاری کاٹی جاینگی اب قریب ہوا ہی ظہور اوس پیغمبر کا جسکی تعریف
کی ہی خدا تعالیٰ نی توریت و انجیل مین ساتہہ کرم اور فضل کی جسکا جہان مین ثانی نہوگا یہہ کہکی طرف خانہ کعبہ کی مراجعت کی
سب لوگ انکی عقب مین چلی آئی لیکن ابو جہل ذلیل و خوار تنہا وہان رہا حضرت ابو طالب جب قریب مسجد الحرام کی پہنچی

تو یہہ دعا پڑہی اللهم رب هذه الكعبة اليمانية والارض المدحية والجبال المرسية انكان قد سبق في حكمك وغامض علمك ان تزيدنا شرفا وعزا فوق عزتنا بالنبي الشفيع الذي بشر به سطيح فاظهر اللهم يا رب ببيانه وعجل برهانه واصرف عنا كيد المعاندين يا ارحم الراحمين آمين میہ بن المجان قریب آیا اور کہا کہ ای ابوطالب ہم شرافت و بزرگی تمہاری کو مسلم رکہتی ہین تم ہمیشہ سی بزرگ قبایل و صاحب عقل امجد و صائب ہوا ور سید و مطاع و قاہر تمہاری واسطی یہہ ننگ و عار کی بات ہی کہ تم سحر کاہن پر مغرور ہو جاؤ کہ تم جانتی ہو کہ کہنہ محل نزول شیاطین اور دروغگو ہین اب تم اوسکو ہماری سامنی بلاؤ کہ ہم اوس سی اس دعوی کا شاہد چاہیں کیونکہ پیغمبری کی واسطی آثار و دلائل ہین اور صاحبان عقل پر مخفی نہین رہتی ابوطالب نی سطیح کو طلب کیا جب اوسکو لائی اور زمین پر ڈالدیا تو کہا سطیح نی ای معشر قریش بہت خلاف کیا تمنی اور بہت گران گذری یہہ خبر کہ مینی بیان کی اور از بس زبان درازی نسبت آل عبد مناف کی کی تمنی اور تم تکذیب کرتی ہو اونکی اور مجہسی اس دعوی پر شاہد طلب کرتی ہو اور ظہور بنی ہاشم کی کہ توڑیگا بتونکو اور ذلیل کریگا ساحرون و کاہنون کو مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب یہہ خیال نکرو کہ سطیح اس خبر سی خوشحال ہی کیونکہ بعد ولادت حضرت کی کمال کہانت مبدل بہ نقصان ہوگا اوسوقت مجکو زندگی سی کیا حاصل ہے لیکن جو ہونی ہی اب تم جمیع عورات مکہ کو لاؤ کہ امر عجیب تمکو بتلاؤن کہ یہہ جسکی تکذیب کرتی ہو مگر اوسکو جسکی شکم مین جناب رسولخدا ہین وہ عورت تمکو بتلاؤن لوگون نی کہا تو ای سطیح علم غیب بہی جانتا ہی اوسنی کہا کہ غیب تو نہین جانتا لیکن ایک جن کو مسخر کیا ہے کہ استراق سمع ملایکہ سی کرکی مجکو خبر دیتا ہی پس تمام زنان مکہ کو اوسکی سامنی لائی تب حضرت ابوطالب نی حضرت عبداللہ سی کہا کہ آمنہ بنت وہب و فاطمہ بنت اسد نہ آئین غرض جو عورتین کہ سامنی آئی تہین اونکی طرف دیکہکی سطیح نی آنکہین بند کین اور ساکت ہوا لوگون نی کہا کہ تو گونگا ہو گیا ہی شاید تیرا حدس باطل ہوا اوسنی نظر طرف آسمان کی کی اور کہا کہ وہ دو نو عورتین کہ جنسی وہ دو بزرگوار پیدا ہونگی آئین نہین اوسوقت سب عرب یہہ سنکی مبہوت ہوگئی تب حضرت ابوطالب نی حضرت آمنہ اور حضرت فاطمہ کو طلب کیا تو سطیح بہت رویا اور کہا کہ واللہ یہی عورت حاملہ ہی نبی مختار سی اور یہہ سیدہ زنان عرب و عجم ہی اسکا بیٹا افضل انبیای سابقین ہیگا اور ہلاک کرنیوالا ہر وثن و صنم کا ہی خوشاحال اوسکی جو اسپر ایمان لائی اور جہد امن و آسایش مین آرام پاوی لیکن مین دیکہتا ہون کہ بسبب تکذیب و انکار اس مولود مسعود کے بہت لوگ خاک و خون مین آغشتہ ہونگی بعد اوسکی نظر کی طرف فاطمہ بنت اسد کی اور کہا یہہ بہی والدہ اوس امام ہادی و مہدی کا ہی کہ اصنام کی جوڑی توڑیگا شجاعتونکو قتل کریگا یہہ سنکی دفعۃ قریش نی تلوارین کہینچ لین اور قصد کیا کہ سطیح کو قتل کرین سب سی زیادہ ابوجہل کو اصرار تہا بنی ہاشم بمانعت پیش آئی اور حضرت ابوطالب نی ایک شمشیر حوالہ ابوجہل کے کی کہ خون اوسکی سر سی جاری ہوا اوسوقت ابوجہل نی کہا ای رؤسای عرب اس ننگ و عار پر راضی ہو سطیح اور بنی ہاشم کو مع آمنہ و فاطمہ قتل کرو پس یکبارگی قریش نی حملہ کیا عورتین بہاگ کر پناہ بخانہ خدا لی گئین آتش جنگ اشتعال پر تہی حضرت آمنہ سی روایت ہی کہ اوسوقت بسبب جمعیت مشرکان قریش کے ہم اپنی حال مین حیران تہی اور چارہ کار نظر نہین آتا تہا کہ اس بچہ نی شکم مین حرکت کی فورا آواز ہولناک درمیان ہوا سی آئی کہ جسکی صدمہ سی لوگ

مانند مصروع کی بیہوش ہو گئی جب آسمان کیطرف دیکھا تو معلوم ہوا دروازی آسمان کی کھلی ہین اور ایک سوار آتشی گرز ہاتھ مین لی ہوی ہی آواز بلند کہتا ہی کہ مین ہون جبرئیل اور خاتم النبیین سی کسیکی کیا طاقت ہی کہ اونکو اذیت پہونچا سکی ہمکو تسلی ہوی اور اپنی گہر مین لوٹ آئی غرض حضرت عبداللہ اور حضرت ابوطالب سایہ دیوار خانہ کعبہ معظمہ بیٹہی تہی کہ منبہ بن الحجاج آیا اور بعجز التماس کیا کہ سطیح کو اپنی گہر سی رخصت کرو کہ ہم تمہاری قوم عشیرہ مین سی ہین اور اوسکی حمایت نکرو غرض ابوطالب کا یہہ سنکی غم زدہ ہوا اور اوسکی پاس گئی تب سطیح نی کہا کہ اب تم آتی ہو کہ مجہی رخصت کرو لہذا اب خود جاتا ہون جب بشیر نذیر ظاہر ہو میرا اسلام کہدینا اور یہہ بہی کہنا کہ سطیح نی یہہ خبر دی تہی اور لوگون نی اوسکی تکذیب کی اور شہر سی نکالدیا پہر اوسکو اونٹ پر ڈالکی لیچلی بنی ہاشم نی خارج شہر تک مشایعت کی اسی اثنا مین ایک شتر سوار آیا اور خبر دی کہ زرقا یمامہ کی آتی ہی اسی عرصہ مین زرقا بہی آپہنچی اور متوجہ سمت قریش ہوکی کہا کہ ای معشر قریش ولایت تمہاری آباد ہو اور جمعیت تمہاری زیادہ ہو مین اپنی وطن سی دور ہو کی تمہاری پاس آئی ہون کہ بعض اخبار غریبہ سی تمکو مطلع کرون اگر تم اجازت دو اونٹ سی اترون ورنہ چلی جاون قریش نی درخواست اوترنی کی کی عتبہ نی کہا کہ سیدہ یمامہ کو جو حاجت ہو بیان کری زرقا نی جواب دیا کہ مین محتاج تمہاری عطیہ کی نہین ہون بلکہ تمکو ایک خبر دیتی ہون اور ڈراتی ہون ایسی خبر سی کہ واسطی تمہاری وبال و ہلاک اوسمین ہی اور مجکو سوای ضرر کی کچہہ نہین ہی عتبہ نی کہا کہ کیا بات ہی جسکی سبب سی تو ہمکو ہلاک ہونی کا خوف دیتی ہی زرقا نی کہا کہ قسم اوس خدا کی جسنی زمین و آسمان کو پیدا کیا ہی کہ اس وادی سی پیغمبر ہادی ظہور کریگا جو دعوت کریگا لوگون کو طرف رشاد کی اور نہی کریگا فساد سی ایسا نور اوسکی روی مبارک سی درخشان ہوگا کہ عدیل اوسکا نہین ہی نام اوس مجد کا احمد و محمد ہی اور اعانت کریگا اوسکی ابن عم اوسکا صاحب قلب جری امیر المومنین علی کہ مخلوق کریم ہی آہ آہ اون مصیبتون سی جو حضرت واسطی ہدایت امت کی اوٹہائینگی اور میری واسطہ قضیہ غریب اور مصیبت عجیب ہی کہ اگر رستگاری چاہون تو اطاعت کرون حضرت کی اور ہاتہہ دشمنی سی کوتاہ کرون لیکن دریا مین غرق ہونا اور آگ مین جلنا بہتر ہی ذلت متابعت سی لہذا مین ہرگز متابعت نکرونگی بعد اوسکی زرقا کاہنہ نی قصد اپنی درخواست نکاح کا حضرت عبداللہ سی اور انکار کرنی اونکی کا بیان کیا پہر لوگ متفرق ہوگئی تب زرقا نی سطیح سی کہا کہ کیا دیکہتا ہی تو اور کیا ارادہ ہی تیرا سطیح نی کہا کہ خروج پیغمبر موعود کا قریب ہی اور میری بہت عمر باقی ہی اگر عار نہو تو درخواست کرون کہ کوئی مجہی قتل کری لیکن ارادہ میرا یہہ ہی کہ شام مین توقف کرون جب تک اجل آئی طاقت مجادلہ کی نہین کہ وہ موید من اللہ ہی دشمن اوسکی مغلوب و مقہور ہونگی زرقا نی کہا کہ کیون قوم سی استعانت نہین کرتا ہی کہ قبل ولادت اوس مولود کی آمنہ کو قتل کیا جای سطیح نی کہا کہ جسکا کام خالق اکبر نی چاہا ہی کہ ہو اوسکا مانع و مزاحم کون ہوسکتا ہی اور کسکو یارا ہی کہ تقدیر الہی مین دخل کری بلکہ مین بہی تجکو نصیحت کرتا ہون کہ متعرض آمنہ کی نہو کہ خدا اوسکا مددگار ہی اور مین تو اب مرا چاہتی ہون غرض زرقا کو اوس رات نیند نہ آئی صبحکو پاس بنی ہاشم کی آئی اور کہا انعم اللہ بکم الصباح اور مژدہ نبی موعود کا دیا بنی ہاشم بہت خوش ہوی عبدالمطلب نی چاہا کچہہ انعام دین اوسنی قبول نکیا اور کہا کہ مین چاہتی ہون کہ آمنہ سی ملاقات کرکی مفصل کیفیت

بیان کرون جب حضرت آمنہ کی پاس گئی اور نور نبوی اونکی پیشانی مین دیکھا آنکھین خیرہ ہو گئین اور جی جوش مین آیا قریب تہا کہ مر جاتی غرض کہانا اوسکی روبرو لائی نہ کہایا اور پہر نکل آئی چند روز متفکر رہی کہ کسطرح قابو پائی اور گہر مین تنہا نامراد ہوکر مقیم ہوئی خزرجیہ ایکدن کہا دیکھتی ہی کہ ایک شخص پاس زرقا کی کہڑا باتین کرتا ہی اوسکو کہتی ہی کہ تو بہت مدت سی نہین آیا اوسنی کہا کہ امر عجیب درپیش آیا کہ ہم پہلی آسمان ہفتم تک جاکی استراق سمع کرتی تہی تہوڑی دنون سی ہم منع کئی گئی اور منادی الٰہی ندا آئی کہ مشیت جناب باری کی مقتضی اسکی ہوئی ہی کہ وہ نبی موعود ظہور کری جو بتونکو توڑ ڈالیگا اور بندگان خدا کو طرف عبادت خدا کی بلاویگا منع کرو شیاطین کو استراق سمع سی مین تجہی خبر کرنیکو آیا تہا زرقانی اوسی رخصت کیا کہ تو جا مین فکر کرتی ہون خزرجیہ نی زرقا سی کہا کیون غمگین ہی اور اپنی وطن کو چہوڑ رہی ہی اوسنی وجہ اپنی سرگردانی کی بیان کی خزرجیہ نی کہا کہ تیری مقصود کا حاصل ہونا بہت مشکل ہی غرض زرقانی مدبہ زر کا خزرجیہ کو دیا اور ایک خنجر زہر آلودہ دیا کہ اوسکی واسطی ہی جو اعانت میری قتل آمنہ پر کری تب خزرجیہ نی کہا یہہ امر دشوار ہی لیکن اور کسی کی کیا حاجت ہی مین خود مشاطہ آمنہ کی ہون زرقانی کہا کہ بس مدبہ زر کا اوٹہا جب آمنہ کی بال درست کری تب گردن پر خنجر پہیر دینا خزرجیہ نی کہا کہ تدبیر یہہ ہی کہ تو دعوت بنی ہاشم کی کر کہ وہ لوگ مشغول ہون تو فرصت ملی زرقانی بیرون شہر دعوت سب مکہ کی کی سب لوگ باہر شہر کے گئی خزرجیہ روانہ خانہ آمنہ ہوئی اور ادہر اودہر کر کی چاہا کہ بال حضرت آمنہ کی درست کری جب بال کہولی چاہتی تہی کہ خنجر حلق پر پہیر دی کسینی ہاتہہ اسکا زور سی پکڑا کہ خنجر گر پڑا اور خود بیہوش ہوئی جب حضرت آمنہ نی پہر کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ یہہ بیہوش پڑی ہی اور خنجر گر پڑا تو زنان بنی ہاشم کو آواز دی سب جمع ہوئین خزرجیہ کو ہوش مین لائین اور اوس حرکت کا پوچہا اور اوسکو لعن وطعن کیا خزرجیہ نی جواب مین کہا کہ میرا قصور نہین ہی یہہ شرارت زرقا کی تہی مین تو مرتی ہون اوسکو بہی نہ چہوڑنا یہہ کہکی مرگئی حضرت ابوطالب و سایر بنی ہاشم بمجرد اطلاع تلوارین لیکر متوجہ قتل زرقا کی ہوئی لیکن زرقا بہاگ گئی جب سطیح نی اس مطلب سے اطلاع پائی روانہ شام کا ہوا منقول ہی کہ شب ولادت جناب رسولخدا مین طاق کسری خراب ہوا اور وہ تخت کہ جسپر بیٹہتا تہا لرز کی گر پڑا اور عجائبات بہی ظاہر ہوئی کہ ازانجملہ یہہ ہی

شعر بم رود ساوہ خشکی دریاچہ ساوہ + خمود نار آتشخانہ کسر عرقہ کسری + صبحکو کسری نی تمام وزرای و امرا و علما جمع کئی سرگذشت شب کی بیان کر کی سبب استفسار کیا موبد موبدان نی کہ وزیر اعظم تہا عرض کیا کہ مینی بہی خواب ہولناک دیکہا ہی یعنی شتران قوی ہیکل دست آگی و اسپان عربی کہینچی اطرحی داخل شہر ہوئی اسی تذکرہ مین تہی کہ خبر سرد ہوجانی آتشکدہ کی اور خشک ہونی دریای ساوہ کی پہونچی کسری غمگین ہوا اور فرمان بنام نعمان بن منذر حاکم حیرہ کے لکہا کہ تحقیق کرو کہ کیا امر عجیب واقع ہوا ہی شاید تمہاری بلاد مین کوئی شخص اس سی آگاہ ہو اوسنی عبدالمسیح کو کہ بہانجا سطیح کا تہا پاس کسری کے بہیجا اوسنی عرض کی کہ مین مثل اور منجموں کی اس امر مین ناواقف ہون لیکن خالو میرا سطیح نام سرزمین شام مین آجکل ہی اوس سی کیفیت مفصل دریافت کر کی عرض کرتا ہون عبدالمسیح روانہ شام ہوا جب بالین سطیح پر پہونچا تو باوجودیکہ وہ حالت نزع مین تہا لیکن اوسنی کہا کہ یہہ علامات ظہور نبی آخر الزمان کی ہین

اور یہہ جو چودہ کنگرے محل کسری کے گرے ہین تو معلوم ہوا کہ چودہ نفر اولاد کسری سے بادشاہ ہونگے یہہ کہکے سطیح مرگیا عبد المسیح نے پاس کسری کے حاضر ہوکے یہہ حال بیان کیا کسری خوش ہوا اور خلعت دیکے عبد المسیح کو رخصت کیا اور یہہ چودہ بادشاہ بچاس برس سے بہی کم عرصہ مین تمام ہوے بعد اوسکے بر دست حق پرست جناب سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام کی مملکت ایران فتح ہوی اور اہل اوسکے مشرف باسلام ہوے الحمد للہ کہ اجتک رایات اسلام و ایمان شقفہ کشا ہین جناب باری سے عز اسمہ بتصدق حضرات معصومین علیہم السلام توفیقات اہل اوسکے کی زیادہ کرے غرض جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ متولد ہوے تو ملائکہ حضرتکو عرش معلی پر لیگئے بعد تین دن کے لائے اور حوالہ حضرت آمنہ کے کیا پس حضرت ایکدن مین اسقدر بڑہتے جیسا اور بچہ ایک مہینے مین بڑہے شعر حسن روز افزون تکرکا کخسرو زرین رکاب + دی ہلالے بود وی شب بدر امروز آفتاب + اقول چونکہ جناب شیخ محمد حسن علیہ الرحمہ نے اسمقام مین حالات ایام رضاع کو نہین لکہا تہا لہذا حدیقہ جناب مجلسی مکانسے ترجمہ کیا گیا اما حال رضاعت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پس کتاب حیات القلوب مین روایت کی ہے کہ جب عمر شریف جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ چار مہینے کی ہوئی تو حضرت آمنہ بہی مقام ابوا مین کہ ایک منزل مابین مکہ و مدینہ ہے بجوار رحمت الہی منتقل ہوئین اور وہ سرور بے مادر و پدر ہوگئے بسبب مفارقت مادر کے تین دن تک کچہ تناول نفرمایا اور بہر وقت روتے تہے عبد المطلب اس سے بہت بیتاب ہوے اور عاتکہ و صفیہ اپنی دونو بیٹیوں سے کہا کہ دائی اونکے واسطے تلاش کرو کہ کسیطرح انکو آرام ہو تب عاتکہ نے شہد جناب رسولخدا کو کہلایا اور بنی ہاشم کی سب شیردہ عورتون کو طلب کیا کہ شاید حضرت کسیکا دودہ پئین یہانتک تہی شیر کی مستورتہی کہ چار سو ساٹہہ عورتین اکابر قریش سے عبد المطلب کے گہر مین حاضر ہوتی تہین لیکن حضرت نے کسیکا دودہ نپیا اور یہ ستور مضطرب تہے عبد المطلب ازبس غمگین ہوے اور گہر سے باہر نکل کے زیر سایہ دیوار کعبہ معظمہ بیٹہے کہ ناگاہ مرد پیر کہ نام اوسکا عقیل ابن ابی وقاص تہا انکے پاس آیا اور آثار حزن و ملال چہرہ پر دیکہکے وجہ پوچہی عبد المطلب نے کیفیت واقعہ کی بیان کی کہ عقیل نے حلیمہ بنت عبد اللہ بن حارث کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بہت عقیل و فصیح و صبیح و شریف ہے وہ بہی شیردہ ہے ۔ اور مین خیال نہین کرتاہون کہ اوس سے بہتر دایہ قریش مین ہم پہنچے اوسیوقت عبد المطلب نے ایک غلام کو شتر سوارہ روانہ کیا عبد اللہ بن حارث سعدی کو قبیلہ بنی سعد بن بکر سے کہ چہہ فرسخ مکہ معظمہ سے رہتے تہے لائے تہوڑے عرصہ مین عبد اللہ بن حارث کو حاضر لایا عبد المطلب نے استقبال کیا اور اپنے پاس بٹہایا اور کہا کہ محمد کہ فرزند زادہ میرا ہے اوسکی مان نے انتقال کیا ہے اور وہ مفارقت مین ازبس مضطرب ہے اور دودہ کسیکا نہین پیتا ہے اور مین نے سنا ہے کہ تیری بیٹی بہی شیر دار ہے اگر مصلحت ہو تو لاؤ اوسکو اگر محمد نے دودہ اوسکا قبول کیا تو مین تمکو معہ تیرے قبیلہ کے با عطائے مال و منال تونگر کردونگا عبد اللہ یہہ سنکے خوش ہوا اور واپس جاکے حلیمہ اپنی بیٹی کو یہہ خوشخبری دی چنانچہ حلیمہ نہا دہو کے لباس فاخرہ معطر معنبر پہنکے ہمراہ اپنے باپ کے معہ بکر بن سعد اپنے شوہر کے حاضر آئی عبد المطلب حلیمہ کو عاتکہ کے گہر مین لائے اور حضرت کو اوسکی گود مین دیا حلیمہ نے چاہا کہ بائین طرف سے حضرت کو دودہ پلائے کیونکہ دہنا پستان خشک تہا اوسطرف سے کسی بچے نے دودہ نہین پیا تہا حضرت متوجہ طرف راست کے ہوے اور بائین پستان سے انکار کیا حلیمہ اپنے حال مین حیران تہی کہ دہنے پستان مین دودہ نہین جب اسطرف متوجہ ہونگے تو بائین پستان کے طرف میل نہ ہوگی غرض حلیمہ کو اصرار تہا کہ بائین پستان

سی دودہ پیتین اور حضرت اضطراب کرتی تہی اور چاہتی تہی کہ پستان راست سی نوش کرین آخرکار حلیمہ نی کہا کہ ای فرزند اسی پستان سی پیو تا کہ معلوم ہو جاوی کہ اسمین دودہ نہین جب حضرت نی پستان ایمن کو چوسا جناب باری نی برکت دہان مبارک سے اسقدر شیر عطا کیا کہ کنار دہان سی گرتا تہا حلیمہ سخت متعجب ہوی اور کہا کہ بہت عجیب ہے ای میرا فرزند قسم ہی خدای آسمان کی بارہ لڑکونکو پستان چپ سی مینی شیر دیا ہی اور ایک قطرہ پستان راست سی انہون نی نہین پیا اب تیری برکت سی اسمین دودہ آگیا ہی پس عبد المطلب بہت خوش ہوی اور فرمایا کہ ای حلیمہ اگر مکہ مین سکونت اختیار کری تو مکان خوب تیری رہنی کو دیون اور بہت سا انعام واکرام کرون حلیمہ نی مفارقت اہل وعیال کی قبول نہ کی عبد المطلب نی کہا کہ دو شرط سی مین تمکو یہہ لڑکا سپرد کرتا ہون اول یہہ ہی کہ تعظیم وتکریم مین اسکی کوی دقیقہ فرو گذاشت نکری حرمت وعزت مین غافل ہو دوسری یہہ ہی کہ جمعہ کو میری پاس لایا کرنا کہ مین تاب مفارقت نہین رکہتا ہون حلیمہ نی جواب شرط اول مین کہا کہ جب سی میری نظر مین بچی پر پڑی ہی مجکو اسقدر محبت ہی کہ حاجت تماری سفارش کی ہرگز نہین دوسری شرط قبول کی پس حلیمہ دائما امور غریبہ حضرت سی ملاحظہ کرتی تہی اور معجزات حضرت یوما فیوما اوس پر ظاہر ہوتی تہی چنانچہ ایکدن حلیمہ نی قرائن سے دریافت کیا کہ حضرتکو سیر صحرا کی رغبت ہی پس اچہی کپڑی پہنا کی روانہ کیا اور اپنی بیٹونکو واسطی محافظت وخدمت کی ساتہ کر دیا جب سید انبیا نی قدم صحرا مین رکہا کوہ ودشت نور جمال سی روشن ہوی اور جس سنگ وکلوخ پر گذرتی تہی باواز بلند ندا کرتا تہا السلام علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام علیک یا صاحب القول العدل لا اله الا الله محمد رسول الله خوشحال اوسکی کہ تصدیق تماری نبوت کی کری اور عذاب آلہی ہی واسطی اوسکی کہ رد کری ایک حرف بہی اوس سی جو تو جناب باری کیطرف سی واسطی امت کی لائیگا حضرت جواب سلام کہتی ہوی چلی جاتی تہی پانچ برس تک حضرت نی بنی سعد مین نشو ونما کیا اور بسبب برکت قدوم حضرت کی اسقدر ارزانی وفور دولت ونعمت سارے قبیلہ کو خصوص حلیمہ کی گہر مین ظاہر ہوی اور بہت سی معجزات وکرامات حضرت سی اوس مین ظاہر ہوی کہ اس مختصر مین گنجایش نہین جب پانچ برس کی ہوی حلیمہ حضرتکو مکہ لائی اور سپرد حضرت عبد المطلب کی کیا بعد تین سال کی عبد المطلب نی وفات پائی متکفل حضرت کی حضرت ابو طالب اور فاطمہ بنت اسد ہوی یہانتک کہ حضرت جوان ہوی جب بیس برس کی عمر ہوی تو چاہا ابو طالب نی کہ عقد حضرت کا کسی جگہ کیا جاے لیکن بسبب اپنی تہیدستی کی خود اسقدر استطاعت نرکہتی تہی کہ شایان حضرت کی اس امر مین صرف کرسکین آخرالامر صلاح اس بات پر قرار پائی کہ جناب رسول خدا کچہہ خدیجہ سی قرض لیکی تجارت کرین اصل خدیجہ کو واپس کر کی اوسکی منافع مین کتخدا ہی ہو چنانچہ حضرت خدیجہ کی پاس گئی اور حقیقت بیان کی اور خدیجہ بہتر تمامی عرب سی تہی اور چچا اوسکا ورقہ بن نوفل عالم وراہب سب کتابین پڑہی ہوا اور مطلع اوضاع بعثت جناب خاتم الانبیا سی تہا اور بہت سی گماشتی اطراف واکناف مین خدیجہ کیطرف سی تجارت وزراعت کرتی تہی اور خدیجہ کی ملک مین اسپ وشتر وقاطر وبز وگوسفند اسقدر تہی کہ احصا اوسکا مشکل ہی الغرض جب خدیجہ قصہ حضرت سی مطلع ہوی تو جناب باری نی اوسکی دل مین محبت حضرت کی ڈالدی اور نیز ورقہ سی حال بعثت وجلالت ورفعت شان حضرت کا معلوم ہوا پس مال تجارت کا طیار کر کی

انشی اونٹون پر بار کیا اور میسرہ اپنی غلام کو کہ ناظر و مختار تھا متعین حضرت کی کیا اور بہت سا ساز و سامان خیمہ و خرگاہ وغیرہ حضرت کی ساتھ کیا اور کئی غلام واسطی خدمت گذاری حضرت کی مقرر کئی اور حضرت کو روانہ ملک شام کا کیا - بہت سی قریش سب قبایل سی بعزم تجارت اوس سال مین حضرت کی ہمراہ ہوی حمزہ و عباس اور بہی کئی چچا حضرت کی رفیق سفر تھی اور بنی مخزوم سی معہ ابوجہل اور بنی زہرہ سی بہت لوگ شامل ہوی اس سفر کی ہر منزل مین بہت سی خوارق عادات حضرت سی ظہور مین آیا فلیق بن یونان کہ مشاہیر رہبانان عصر سی تھا قریب شام کی کسی گانو مین ساکن تہا بمطالعہ کتب ماضیہ حال حضرت کا معلوم کرکی ہمیشہ جویای اخبار رہتا تھا جب اوسنی سنا کہ قافلہ مکہ سی آیا ہی اور حضرت خود بنفس نفیس اوسمین تشریف رکھتین ہین سارے قافلہ کے دعوت کی اور خود مشرف باسلام ہوا جب حضرت وارد شام ہوی یہودیون نی قصد اذیت پونچانی کا کیا اور حضرت کو معہ قافلہ کے گھیر لیا آخر کار شمشیرہای آتش بار بنی ہاشم و قریش سی یہود فی النار ہوی اور جناب رب العزت نی اونکی شر سی محفوظ رکھا - اس سفر مین سب ہمراہی حضرت کی اپنی اپنی تجارتون مین اسقدر منتفع ہوی کہ کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا تھا اور خاص خدیجہ کی مال مین نفع کثیر ہوا سب لوگون نی بخوشی خوشی مراجعت سمت مکہ معظمہ کی کی جب قافلہ قریب مکہ کی پونچا ایک منزل پر قافلہ کو چھوڑ کی حضرت مکہ مین آئی اور خدیجہ سی ملاقات کرکی کیفیت سفر کی بیان کی اور اوسی وقت واپس قافلہ مین تشریف لیگئی صبحکو خدیجہ نی اپنی قوم عشیرہ کی لوگونکو استقبال کی واسطہ بھیجا اور جسوقت حضرت داخل مکہ ہوی بہت سا مال ور حضرت کی قدمون پر نثار کیا اس تہنیت مین اور دعوت عام کی تمام اعزہ و اشراف بنی ہاشم و طوایف قریش کو اوسمین کھانا کھلایا - تھوڑی دنو مین حضرت نی سب نقد و جنس گماشتگان خدیجہ کی سپرد کیا - بعد کئی دن کی خود حضرت مادون حضرت ابوطالب خدیجہ کی گھر مین واسطی لینی حق السعی کی تشریف لیگئی حضرت خدیجہ نی درخواست نکاح کی کی اور کہا کہ اپنی اعمام کو ساتھ لیکی میری گھر مین آئی اور خواستگاری میری کیجئی اور اسمقدمہ مین جو صرف ہوگا وہ میری ذمہ ہی اور اپنی چچا سی اسباب مین مشورت کی اور کہا میری باپ اور قوم کو راضی کرو اور جسقدر روپیہ چاہی میری مال سی لی لو خدیجہ نی ورقہ کی گھر حسب مانگ بھیجی اور سب کو رضامند کیا اور خویلد بھی مال خدیجہ سی بہت سا لیکی رضامند ہوا اور جناب رسولخدا آئی ورقہ نی عوض اسکا خدمت کی درخواست شفاعت کی روز جزا کی تب بہت اچھی طرح سی بحضور اکابر قریش و بنی ہاشم نکاح حضرت کا ساتھ خدیجہ کے ہوا اور حضرت کیطرف سی عباس نی خطبہ سی زیادہ صرف کیا اور بقدر حیثیت کی سب اہتمام حضرت نی مال خرچ کیا اوسوقت سن مبارک جناب رسولخدا کا پچیس ۲۵ برس کا تہا اور خدیجہ مین اختلاف ہی بعض نی چالیس ۴۰ اور بعض نی اٹھتیس ۳۸ اور بعض نی اس سی بھی کم لکھا ہی بعد از دواج حضرت کی جناب باری نی ببرکت رسول مطہر ایسا حسن و جمال و نور و ضیا خدیجہ کو عنایت کیا کہ باوجود اسکی سن و سال سایر زنان قریش سی سرآمد تھین غرض چالیسوین برس میلاد کثیر الاسعاد سی وہ برگزیدہ رب العباد مبعوث بہدایت و ارشاد ہوی اور جو معجزات کہ اس زمانہ مین ظاہر ہوی بہت ہین لکن اونمین عمدہ معجزات سی اور اثبات نبوت کی ایک تمام انبیا کی حالی مین بس مخفی رہی کہ اعتقاد لازمہ اصول مذہب سی ہی کہ پیغمبر ہماری افضل و اشرف جمیع انبیاء سابقین سی ہین بس مختصر دلیل اسکی یہ ہی کہ اگر حضرت آدم کو سجدہ ملایکہ

نے کہا تو اول یہہ امر احادیث کثیرہ سے ثابت کہ یہہ سجدہ تعظیم بدین سبب حضرت آدمؑ کو ہوا تھا کہ اونکی پیشانی مین انوار حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تھے اور علاوہ بران حضرت آدمؑ کو ایکمرتبہ سجدہ ہوا اور جناب رسولخداؐ پر ہمیشہ آل پر بھی خود جناب حقسبحانہ و تعالی و جمیع ملائکہ و انسان ہمیشہ صلوۃ بھیجتے ہین اور قیامت تک اسیطرح بھیجتے رہین گے اور اگر حضرت آدمؑ قبلہ ملائکے قرار دئے گئے تو جناب رسولخداؐ شب معراج مین جمیع انبیا سابقین کے کہ حضرت آدمؑ بھی اونمین تھے قبلہ حضرتؐ کا کیا اور حضرت پیشوا ہوئے اور حضرت آدمؑ خاک سے خلق ہوئے اور جناب رسولخداؐ نور سے جیسا کہ مذکور ہوا اور حضرت ادریس کے واسطے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا حقتعالی نے فرمایا تو جناب رسولخداؐ کے واسطے ارشاد ہوا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور آدم اگر داخل بہشت ہوئے وہان نہ رہ سکے تو جناب رسول مطلق بمقام قاب قوسین او ادنی پہونچے اور اگر کشتی نوح پانی مین روان ہوئی تو امر عجیب نہین کہ بہت سی کشتیان اور جہاز پانی پر روان ہوتی ہین اور غرق سے نجات پاکے کنارہ پر پہونچتے ہین حقتعالی نے اپنے حبیب کے واسطے سنگ کو روان کیا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایکدن جناب رسولخداؐ ایک کنوئین پر استادہ تھے اور اوس کنوئین کے اوطرف ایک ٹیلا تھا عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے محمدؐ کہ اگر آپ پیغمبر ہین تو امر کیجئے ان پتھرونکو جو اس ٹیلے پر پڑے ہین کہ خود بخود چلے آئین پانی پر پس حضرت نے اوس سنگ کو آواز دی قدرت الہی سے وہ سنگ چلے اور سطح آب پر آئے پھر حضرت نے ارشاد کیا پھر وہ اپنی جگہہ پر چلے گئے حضرت نوح نے باران عقاب اپنی امت کے واسطے طلب کیا اور جناب رسولخداؐ کے زمانہ مین خشکی سالی ہوئی تھی باران رحمت حقتعالی سے سوال کیا اور جب نازل ہوا تو ارشاد کیا کہ حوالینا ولا علینا پس نوح نے واسطے عقاب کے اونکی اور جناب رسولخداؐ رسول رحمت تھے حقتعالی نے فرمایا وما ارسلناک إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور سفینہ نوح باعث نجات دنیاوی تھا اور اہلبیت ہمارے پیغمبر کی سفینہ اونکا باعث نجات اخروی مین پسر نوح کا غرق کرنا جب حقتعالی نے چاہا تو نوح نے جزع کیا اور کہا کہ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي اور ہمارے نبی نے خاص قریش پر کہ خاص اپنی ہم قوم تھے تلوار کھینچی اور جبتک اونہون نے دین خدا کو قبول نکیا حضرت نے امان ندی اور نہ کچھہ قرابت کا لحاظ کیا۔ اور حقتعالی نے اگر بحکم ہود اونکی قوم کو ہوا سے ہلاک کیا تو ہمارے پیغمبر کی اعانت کے واسطے روز جنگ احزاب ایک ایسی ہوا چلی کہ رحمت تھی اور کسیکو اوس ہوا نے ہلاک نہین کیا اور بمقتضای وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا تین ہزار فرشتہ سے اعانت کی۔ اور نیز جب ابوجہل نے شکنبہ گوسفند مع کثافت حالت نماز مین رسولخداؐ پر ڈالدیا حقتعالی نے حکم کیا جبرئیل فرشتہ کو کہ ابوجہل کی سر پر ایک پہاڑ اوٹھا کر کے ڈالدے اگر میرا حبیب اجازت دے جب حضرت سے اجازت چاہی تو حضرت نے فرمایا اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی الہی خداوند عالم اس قوم کو جاہل ہین ہدایت دے اور فرشتہ سے کہا کہ مین نبی رحمت ہون۔ اور اگر واسطے صالح کی بسبب خواہش اونکی قوم کے پہاڑ سے ناقہ نکلا تو ہمارے پیغمبر کے واسطے بار بار شتران بار دار پہاڑ سے نکلے بلکہ سنگ خارا سے آدمی نکلا کہ وہ دعا کرتا تھا واسطے حضرت کے مطلع پر اللّٰہم ادفع کید ذکرک اللّٰہم اوجب کراجرک اللّٰہم اطلع عنو ذکرک۔ اور جب ناقہ صالح کو اونکی امت نے پی کیا حقتعالی نے بسبب صالح کی ساری قوم کو ہلاک کیا ہمارے پیغمبر کی امت نے باوجود دعوے اسلام کی اونکی صاحبزادے امام حسینؑ کو مع اولاد و انصار کے شہید کیا اور اہل حرم کو مثل اسیران ترک و دیلم

کیا چونکہ حضرت بھی رحمۃ تھی دنیا مین ہلاک قاتلین کا نہ چاہا اس معاملہ کو حشر پر رکھا اور شہادت اپنی اولاد کی موجب ہدایت و نجات امت قرار دی - اور اگر حضرت ابراہیم کو حقتعالی نی ملک و ملکوت دکھلائی چنانچہ فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض تو حقتعالی نی اپنی حبیب کو اپنا آپ دکھلایا چنانچہ کہا الم تر الی ربک کیف مد الظل حضرت ابراہیم خلیل سلوک مین طالب تھی چنانچہ قران مین حقتعالی اونکی زبانی فرماتا ہی انی ذاہب الی ربی سیہدین الآیہ و نیز فرمایا ہی ولا تخزنی یوم یبعثون اور ہماری پیغمبر اسطریق مین مطلوب تھی چنانچہ حقتعالی نی فرمایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الآیہ و نیز فرمایا یوم لا یخزی اللہ النبی الآیہ اور خلیل نی حقتعالی سی سوال کیا اطمع ان یغفر لی اور اپنی حبیب کو خود ہی فرمایا لیغفر لک اللہ اور اسیطرح خلیل نی کہا واجعل لی لسان صدق اور یہان اپنی حبیب سی خود کہدیا ورفعنا لک ذکرک وہان خلیل نی کہا ارنا مناسکنا یہان خود حقتعالی نی حبیب سی کہا لنریہ من آیاتنا اور خلیل نی اپنی اہلبیت کی واسطی رزق طلب کیا وارزق اہلہ من الثمرات اور حبیب نی بقدر دوست و دشمن کو دیا یہ حقتعالی نی ارشاد کیا ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا اور سب سی زیادہ یہہ ہی کہ حقتعالی نی قسم کہائی اپنی حبیب کی جانکی چنانچہ فرمایا لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون اور خلیل نی اپنا مال راہ خدا مین دیا اور حبیب کے واسطی یہہ عالم ہی ایجاد ہوا ہی چنانچہ فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک اور خلیل کی طرف خطاب ہوا اولم تؤمن اور حبیب کی حال مین بیان کیا امن الرسول اور فدیہ حضرت اسمعیل کا ایک گوسفند قرار دیا اور بکا کرنا اور مصیبت امام حسین کی اور فدیہ حضرت عبداللہ کا کہ والد ماجد جناب رسولخدا تھی سو اونٹ قرار دی اور حضرت ابراہیم خلیل نی کعبہ معظمہ کو بنا کیا واسطی رضائی حق سبحانہ و تعالی کی اور یہان ہماری پیغمبر کی رضا کی واسطی حقتعالی نی کعبہ کو قبلہ قرار دیا اور وہان خلیل نی حقتعالی سی کہا رب اجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام یعنی اے خداوند عالم بچا مجکو اور میری اولاد کو اس سی کہ ہم عبادت کرین اصنام کی - اور یہان اپنی حبیب کی طرف خطاب کیا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا یعنی جز این نیست کہ ارادہ کیا ہی حقتعالی نی کہ لیجاسی تم اہلبیت سی رجس یعنی عیوب کو اور پاک رکہی تمکو پاک رکہنا - اگر واسطی حضرت موسی کی ایک سنگ سی بارہ چشمہ جاری ہوی تو کئی مقام مین سر انگشتان جناب رسولخدا سی چشمہ جاری ہوی جن کو کئی ہزار آدمی نی سیراب ہوکی پانی پیا ہی اور اگر واسطی حضرت موسی کی آیات قوم فرعون کی ہلاک کی نازل ہوئین تو ہماری پیغمبر کے دشمنون سی کئی گروہ بنزول آیات ہلاک ہوی چنانچہ منقول ہی کہ جبکہ حضرت مکہ سی شام کو تشریف لئی جاتی تھی تو ایکدن حضرت بنفس نفیس اکیلی واسطی ضرورت کے ایک جگہ متوقف ہوی اور قافلہ روانہ ہوگیا اوسوقت دو یہودیون نی حضرت کو گہیر لیا جب اونہون نی تلوارین بقصد اذیت جناب رسولخدا ص نکالین تو حضرت کی پای مبارک کی پاس سی تلخ بیب سی جوشش مار کی نکلی اور اون یہودیون کو کہا گئی - اور دوسرے سفر مین پہر ایک جماعت نے قصد اذیت کا کیا اور اپنی بلاد سی بہین قصد روانہ ہوی کہ ناگاہ ایک شخص نے اونمین سی معلوم کیا کہ اوسکی بدنمین خارش ہوتی ہی جب بغور دیکہا تو معلوم ہوا کہ سارے کی بدنمین جوئین پڑگئین پس وہ اپنی ہمراہیون سی جدا ہوگیا تہوڑی عرصہ مین دوسرے کا بہی وہی حال ہوا حتی کہ پانچ دن کے عرصہ مین اون سب کا یہی حال ہوا اور وہ جماعت بالکل تلف ہوی بلکہ جوئین او

طایفہ میں پڑ گئیں اور وہ بہت بڑا طایفہ تہا پس اون سب نی مکہ سی طرف مدینہ کی فرار کیا حقتعالی نی اونکی کہانی پر اور مشکون پر اور تنون پر اور لکڑون پر اور جو چیز اونکی گہر مین تہی اوسپر جوہون کو مسلط کیا پس ماکولات کو کہا گئی اور مشکون مین سوراخ کیی اور جہان پانی تہا وہان کی زمین مین سوراخ کر کی پانی کو بہا دیا جب اون لوگونکی مشکون مین پانی نرہا تو وہ جہان سی گئے تہی وہان پہر آئی دیکہا کہ تالاب وچاہ مین پانی برای نام بہی باقی نہین رہا کیونکہ وہ سب بہ گیا ہی اوسوقت بسبب گرسنگی و تشنگی کی ہلاک ہوی مگر ایک شخص اونمین سی بچا کہ اوسنی عہد کیا خدا سی کہ مین ایمان لاونگا اوپر جناب رسولخدا کی اتفاقا وہان ایک قافلہ پہونچا اہل قافلہ نی اوس شخص کو پانی دیا اور کہانا کہلایا اور مدینہ مین لائی جناب رسولخدا کی پاس مع مال و متاع و دواب کی جو کچہہ کہ اوس جماعت کا باقی بچ گیا تہا پس حضرت نی وہ سب اسباب اوسی شخص کو دیدیا۔ اور نیز ایکمرتبہ چالیس آدمیون نی ملکی حضرت پر استہزا کیا تہا حضرت نی سنکی فرمایا کہ حقتعالی اون لوگونکو خونسی عذاب دیگا پس ان سب لوگونکو عارضہ رعاف لاحق ہوا اور نیز اونکی بن دندانسی بہی خون نکلا کہ مونہہ اونکی بہر گئی جب خونکو مونہہ سی نکالدیتی تہی تو مونہہ بدستور بہر جاتا تہا اور جو غذا کہاتی تہی مخلوط بخون ہو جاتی تہی چالیس دن تک اسی حال مین گرفتار رہی بعد اوسکی واصل نار ہوی اگر حضرت موسی کا ہاتہہ ید بیضا تہا تو ہماری پیغمبر جس جگہ تشریف رکہتی تہی طرف دست سی حضرت کی ایسا نور ساطع ہوتا تہا کہ لوگ اوسکو شب تار مین دیکہتی تہی اور اکثر اوقات شبکو حسنین علیہما السلام اپنی جد بزرگوار کی خدمت مین جاتی تہی یا خود حضرت اونکو کبہی بلواتی تہی تو انگشت سبابہ کو روزن دیوار سی باہر نکالدیتی تہی وہ انگشت چاند سی زیادہ چمکتی تہی اور اگر حضرت موسی کا عصا سانپ ہوجاتا تہا تو جناب رسولخدا کی واسطہ ایسا ہی ہوا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک جماعت یہود نی ایکمرتبہ حضرت سی نزاع کی اونکی گہرونکی چہت مین کہ جو خرما سی تہی سب لکڑیان سانپ ہوگئین اور قصد یہود کی ہلاک کا کیا اور وہ لکڑیان سو سی بہی زیادہ تہین جو کچہہ اونکی گہر مین اثاث البیت تہا کہا گئین چار آدمی اس صدمہ سی ہلاک ہوی اور ایک جماعت اونمین سی دیوانہ ہوگئی باقی ایمان لائی اور حق سبحانہ تعالی کو قسم حق رسالت محمد و امامت علی ابن ابیطالب دی خداوند عالم نی یہہ بلیہ اونسی دفع کیا۔ اور نیز ایکمرتبہ کسی لڑائی مین زبیر کی ہاتہہ سی تلوار اوسکی ٹوٹ کی گر پڑی جناب رسولخدا نی ایک لکڑی اوسکو دی کہ وہ تلوار ہو گئی اور اوسکی پاس رہی جبتک وہ زندہ رہا اور اگر واسطی موسی کی دریای نیل خشک ہوگیا اور بنی اسرائیل نی اوسمین سی پایاب عبور کیا۔ تو ہماری پیغمبر کی واسطی بہی ایسا ہی ہوا ہی چنانچہ منقول ہی جناب امیر المومنین سی کہ جب ہم خیبر کو ہمرکاب حضرت کی جاتی تہی جب وادی شعیب مین پہونچی تو کیا دیکہا کہ تمام وادی پانی سی بہر رہی ہی جب پانی کا اندازہ کیا تو معلوم ہوا کہ چودہ قد آدم پانی ہی اصحاب نی عرض کی یا حضرت پس پشت دشمن ہی پیش رو آب خونخوار ہم بہی مثل اصحاب موسی کی کہتی ہین انا لمدرکون حضرت نی اوسوقت دعا کی کہ یا اللہ ہر پیغمبر کو تو نی دلالت دی ہی مجکو بہی کرامت فرما یہہ فرما کی حضرت سوار ہوی مع اصحاب و لشکر اور اوس پانی سی عبور کیا فرمایا جناب امیر نی کہ قسم اوس خدا کی جان میری اوسکی قبضہ مین ہی کہ سم اسپان و دست و پای شتران تر نہین ہوی کہ ہم پانی سی پار ہوی اور خیبر کو فتح کیا۔ اور انس سی منقول ہی کہ وادی حران مین تین دن اور تین رات پانی برسا سیل جاری ہوی ہم لوگ نہایت خایف و ترسان ہوی حضرت سی عرض کی حضرت نی فرمایا میری ہمراہ چلی آو

راوی

روی کہتا ہی کہ مین بہی بہیجی لشکر کی تہا قسم ہی خدا کی کہ اونشون کی پاون تک تر نہین ہوئی — اور طایفہ مضر کو ان و ظلم ایکمرتبہ قصد اذیت کا کیا حضرت نی حقتعالی سی دعا کی کہ اخداوند عالم تو لعن کر ان پر اور سالہای قحط ان پر نازل کر مثل سالہای قحط قوم حضرت یوسف کی پس حقتعالی نی ایک دود غلیظ اونپر مسلط کیا کہ ایک دوسری کو نہین دیکھتی تہی اور ایک دوسری کے قریب نہین جاسکتی تہی اور جو جنس غلہ کہ وہ دیار بعیدہ سی خرید کی لاتی تہی قبل اوسکی کہ اونکی بلاد تک پہونچی اور اوس مین کرم پیدا ہوتی تہی اور اوسکو بالکل کہا جاتی تہی اور ایک دانہ بہی اوس قوم کی شکم مین نہین پہونچتا تہا پس بسبب گرسنگی کی وہ قوم کتی اور بلکہ جو حیوان نظر آیا کہا گئی اور قبرین کہود کی اپنی مردی نکالکی کہا گئی آخر کار اپنی زن و اطفال کو کہا گئے اور وہ دود غلیظ اونمین اوس طرح قایم تہا چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ اوسوقت ابوسفیان و رؤسای قریش نی عرض کی کہ ای محمدؐ آپ ہمکو امر بصلہ رحم کرتی ہین اور یہہ ہین قبیلہ کہ قریش مین سی ہین ونکی قصور معاف کرکی دعا نہین کرتی حضرت نی عرض کی حقتعالی سی رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ حقتعالی نی جواب مین فرمایا انا کاشف العذاب عن قلیل انکم عائدون اور اگر حضرت موسی نی باشارہ عصا زمین مین رود نیل کو شق کیا تو اپنی حبیب کو وہ قدرت دی کہ ایک اشارہ انگشت سی آسمان پر چاند کو شق کیا اور حضرت موسی نی استدعا کی رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي اور حق تعالی نی اپنی حبیب کو خطاب کیا أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ اور اپنی حبیب کی ابن عم کو مع کہارہ کی اونکی اولاد سی وصی و وزیر اپنی حبیب کا قرار دیا۔ اور موسی طاقت مشاہدہ نور الہی کی نہ لائی خَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا اور ہماری پیغمبر مقام قاب قوسین او ادنی تک تشریف لیگئی اور حقتعالی خود اونکی واسطے فرمایا لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ حضرت سلیمان نی استدعا ملک کی چنانچہ عرض کیا رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا الآیہ اور ہماری پیغمبر پر مفاتیح خزاین تمام روی زمین کی عرض کیے حضرت نے منظور نہ کیا اور اوسکی عوض مین کوثر و مقام محمود و درجہ رفیعہ شفاعت حقتعالی نی عطا کیا۔ اور اگر حضرت یحیی کو حکمت نبوت خوردسالی مین عطا ہوی اور خود حضرت یحیی زاہدترین اپنی اہل زمانہ کی ہوی لیکن اسی زمانہ مین ہوی کہ شرک و جاہلیت کا رواج نہ تہا اور ہماری پیغمبر کو وہ مرتبہ حکمت کا طفولیت مین عطا کیا کہ کسی نبی کو ایسا عطا نہین ہوا اور حضرت ایسی جماعت مین ظاہر ہوی کہ سب مشرک و اہل جاہلیت تہی اور عبادت اسقدر کی کہ زاہدترین و عابدترین سبکے اپنی زمانہ کا ہوی حتی کہ قران مین نازل ہوا طه مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ اور اگر حضرت عیسی مبروص و کور و شل کو شفا دیتی تہی تو ہماری حضرت سی بہی ایسی بہت معجزات اس قسم کی ظاہر ہوی ہین چنانچہ منقول ہی کہ معاذ بن جبل مبروص تہی ایکدن حضرت نی اونسی کہا کہ تم کسواسطے اپنا نکاح نہین کرتی ہو اونسی عرض کی بسبب مرض برص کے کہ مجہی عارض ہی کوی عورت میری مواصلت قبول نہین کرتی ہی حضرت نے معاذ کو اپنی قریب بلایا اور اپنا آب دہان مقام داغ برص پر مل دیا فوراً شفا ہوی اور ایک عرب قبیلہ جہینہ سی مبتلا بعارضہ خورہ تہا حضرت نی ایک قدح پانی کا منگوا کی اپنا آب دہان اوسمین ڈالدیا جب اوس عرب نے اوس پانی کو پیا فوراً شفا ہوی اور ایک عورت اپنی بیٹی کو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کی کہ یہہ نابینا متولد ہوی ہی حضرت نی اپنا ہاتہہ اوس لڑکی کے مونہہ پر پہرایا فوراً دونو آنکہین مثل دو نرگس شہلا کی روشن ہوگئین اسطرح

ایک اور عورت حاضر ہوی اور عرض کیا میری ایک بیٹی مشرف بموت ہی جو کچھہ کہاتی ہی فورًا نکل جاتا ہی حضرت خود اوسکی بالین پر گئی اور خطاب کیا طرف مرض کے یا عدو اللہ جانب ولی اللہ وہ لڑکی فورًا اوٹھہ کہڑی ہوی اور مرض اوسکا دفع ہوا اور اگر عیسی نی مردونکو زندہ کیا تو ہماری پیغمبر نی بہی بارہا ایسا ہی کیا ہی چنانچہ منقول ہی کہ قریش جمع ہو کے خدمت جناب رسولخداؐ مین حاضر ہوی اور عرض کے کہ یا حضرت ہماری کچھہ مردونکو زندہ کیجیی تا کہ ہم ایمان لائین حضرت نی جناب امیر سی ارشاد کیا کہ تم اس جماعت کی ساتہہ قبرستان مین اور جن جن کا نام یہہ بتلاتی ہین اونکی نام لیکی پکارو اور کہو تمکو جناب رسولخداؐ نی حکم کیا ہی کہ اپنی اپنی قبرونسی اوٹھو جسوقت جناب امیر نی حسب الحکم قبرستانمین جاکی آواز دی سب مردے اپنی سرونسی خاک جہاڑتی ہوی قبرونسی باہر نکلی جب پیغام حضرتکا سنا تو جواب صلوة وسلام حضرت پر بہیجا اور عرض کی کہ کاش ہم زندہ ہوتی اور ایمان جناب رسولخداؐ پر لاتی اور جو لوگ زندہ ہین اونکو تحریص و ترغیب اونکی اطاعت و فرمانبرداری کی کرتی عرض جو جو اسرار و وقایع قریش سی صادر ہوی تہی سب کا اعلام کیا اور پہر قبرونمین چلی گئی۔ اور نیز حضرت نی اون کفار کو جو جنگ بدر مین ماری گئی تہی ایکمرتبہ زندہ کیا اور توبیخ اونکی کفر پر اور ایمان نلانی پر کی۔ اور ایک زن یہودیہ ایک گوسفند کی کباب بحضور حضرت لائی تہی اوس گوسفند نی بتصدیق بلسان فصیح عرض کی کہ یا رسول اللہ مجہی نوش نکیجیی کہ مجھہ مین زہر ملا ہی۔ اور نیز ایکدفعہ سنگریزہ دست حق پرست حضرتؐ پر تہی اونہون نی تسبیح کی۔ اور ایکبار جذوع مسجد نی نالہ کیا۔ جو تفسیر کہ منسوب بجناب امام حسن عسکری علیہ السلام ہی اوسمین منقول ہی کہ ایک شخص نی جناب امیرالمومنینؑ سی پوچہا کہ آیا ہماری پیغمبر نی بہی مثل معجزہ حضرت موسی کی ظاہر کیا ہی جیسا کہ حضرت موسی نی پہاڑ کو بلند کیا تہا سر پر ایک جماعت کی کہ انکار کرتی تہی قبول دعوت سی جناب امیر نی فرمایا کہ قسم ہی اوسکی کہ جان علی کی قبضہ قدرت مین اوسکی ہی کہ زمان آدم سی آجتک کسی نبی سی کوئی معجزہ ظاہر نہین ہوا مگر یہہ کہ مثل اوسکی یا بہتر اوسی ہماری پیغمبر سی ظاہر ہوا ازانجملہ یہہ ہی کہ جب حضرت رسولخداؐ مبعوث ہوی اور دعوی نبوت ظاہر ہوا تمام عرب نی عداوت شروع کی اور حتی الوسع اپنی قصد اذیت کا کیا ایکدن مین خدمت جناب رسولخداؐ مین ظاہر ہوا چونکہ مین سب سی پہلی ایمان حضرت پر لایا تہا کیونکہ حضرت کل مبعوث ہوی اور آج مین نی حضرت کی ساتہہ نماز پڑہی یہانتک کہ سات برس تک مین اکیلا ہی نماز حضرت کی ساتہہ پڑہتا رہا تا آنکہ بتدریج لوگ مسلمان ہوی اور دین نی قوت پائی پس ایک جماعت مشرکین قریش کے حضرت کی پاس آئی اور انہون نی کہا کہ ای آپ گمان کرتی ہین کہ خدا نی تمکو واسطی پیغمبری کی مبعوث کیا بلکہ اسپر بہی اکتفا نہین بلکہ آپ کہتی ہین کہ مین افضل جمیع انبیاء سی ہون اگر آپ سچی ہین تو مثل نوح کی طوفانسی لوگونکو غرق کیا اور مثال ابراہیم کی آگ اونکی واسطی سرد ہوے اور مثل معجزہ موسی کی کہ پہاڑ کو اپنی قوم پر بلند کیا اور مثل معجزہ عیسی کی کہ لوگونکو خبر دیتی اوس چیز کی کہ اونہون نی اپنی گہر مین چہپائی تہی آپ بہی دکہلائی اور اوس جماعت کی چار فرقہ تہی کہ ہر ایک اونمین طالب معجزہ ایک ایک پیغمبر ہو کا تہا پس حضرت نی فرمایا کہ مین بندہ مطیع فرمان اپنی خالق کا ہون ایسا قران خدا کیطرف تمہاری واسطی مین لایا کہ ایک سورہ بلکہ ایک آیہ مثل اوسکی تمام طوایف عرب نہ لاسکی مین تبلیغ رسالت کی کی اور قران حجت ظاہر ہی اوپر تمہاری اور جو کوئی بعد تمہاری اس زمین پر آوی تا روز قیامت اور مین اپنی اختیار سی نہین کرسکتا ہون سوال اوس امر کا خدا سی

کہین

کہ مجکو نہین معلوم کہ اوسمین خیر و صلاح میری اور تمہاری واسطے ہی یا نہین اس عرصہ مین حضرت جبرئیل نازل ہوی اور خداکی طرف سی سلام پہونچایا اور کہا کہ خداوند عالم نی ارشاد کیا کہ مین واسطی اتمام حجت کی معجزات چارون پیغمبرون کی اس قوم پر ظاہر کرتا ہون مگر اونمین سی ایمان نہین لاویگا مگر وہ شخص کہ مین اوسکی شر شیطان سی محافظت کرون پس جو لوگ کہ معجزہ نوح مانگتی ہین اونسی کہو کہ ابو قبیس پر جاوین اور جب تمہیر آثار ہلاک ظاہر ہووین تو پناہ لیجاوین جانب اس شخص کے یعنی علی ابن ابیطالب کی اور دو صاحبزادی کہ اوسکی نسل سی ہونگی اور جو لوگ طالب معجزہ حضرت ابراہیم ہین اونسی کہو کہ بیرون مکہ جاوین اور تماشا ہماری قدرت کا کرین اور جب اونکو بلا پہونچی تو اوسوقت ایک بی بی ظاہر ہوگی اوس سی التجا لیجاوین ۔ اور جو لوگ کہ طالب معجزہ موسی ہین جاوین مسجد الحرام مین جب قدرت ہماری ظاہر ہوی تو ایک سوار نیزہ بدست ظاہر ہوگا اوسی متوسل ہون تاکہ نجات ہو اور فرقہ چہارم کو کہ رئیس اونکا ابو جہل ہی کہو تو ہماری پاس توقف کر جبتک کہ خبر اس فرقہ کی آجاوی اوسوقت معجزہ جو چاہتا ہی آپ تجھکو دکھلاونگا ۔ ابو جہل نی اون تین فرقون سی کہا کہ جسطرح محمد فرماتی ہین اون اون مواضع کو جاؤ تاکہ جھوٹ معاذ اللہ حضرت کا ظاہر ہوجاوی پس فرقہ اول ابو قبیس کے طرف روانہ ہوا جب جاکی دامن کوہ مین پہونچی پانی اونکی پانون نیچی سی جوشش کیا اور آسمان سی بھی برسنی لگا بغیر ابر و رعد و برق کی بلکہ آسمان صاف تھا تا اینکہ پانی اونکی گلی برابر پہونچا پس لاچار ہوکی اوپر پہاڑ کی چڑہنی لگی پس جسقدر وہ پہاڑ پر بلند ہوتی تہی اوتنا ہی پانی بلند ہوتا تہا حتی کہ پہاڑ پر پہونچی پانی بہی ساتھہ ہی پہونچا اونکی گلی تک اوسوقت اونکو یقین ہوا اپنی ہلاکت کا اوسوقت حضرت علی کو دیکھا اونہون نی کہ ایک صاحبزادہ اونکی دست راست کیطرف اور دوسری دست چپ کیطرف ہی پس باواز بلند اوس قوم کیطرف خطاب جناب امیر کی پکڑو میرا ہاتھہ یا ان دونو صاحبزادونسی کسیکا پس لوگ لاچار ہوی کسی نی دست علی کو تہاما اور کسی نی دونو صاحبزادونکی ہاتھون کو تہام لیا پس تموج کم ہونی لگی آہستہ آہستہ نیچی اوترنی لگی پانی بہی ساتھہ کے کم ہوتا گیا تاکہ زمین پر پہونچی پانی بہی سارا زمین مین غائب ہوگیا اور کچھہ پانی آسمان کیطرف بلند ہوکی چلا گیا اور زمین بالکل خشک ہوی گویا اوسمین ہرگز پانی نہ تہا پس وہ لوگ روتی ہوی خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوی اور کہا کہ گواہی دیتی ہین ہم کہ آپ سید المرسلین ہین اور طوفان نوح کا ہمنی ابہی انکہون سی دیکھا اور اگر یہہ شخص یعنی علی ابن ابیطالب اور دو صاحبزادی نہوتی تو ہم مرچکی تہی لیکن تعجب ہی کہ وہ دونو صاحبزادی اب نظر نہین آتی حضرت نی فرمایا کہ وہ دونو ابہی متولد نہین ہوی تہوری عرصہ مین پیدا ہونگی اور وہ سید جوانان بہشت ہین اور حسن و حسین اونکی نام ہین اور میری دختر اور علی سی وہ متولد ہونگی اور باپ اونکا بہتر اونسی ہی اور جانو ای قوم کہ دنیا دریای ناپیدا کنار ہی اور اکثر لوگ اوسمین غرق ہوی ہین اور کشتی نجات کی اس دریا سی آل محمد ہین کہ یہی یعنی علی اور اوسکی بیتی ہین اور اولاد اونکی جو کوئی متمسک اس کشتی کا ہوا اوسنی نجات پای اور جو کوئی اوس سی متخلف ہوا وہ غرق ہوا اور دنیا نمونہ آخرت ہی پس آخرت بہی دریای ناپیدا کنار ہی آتش دوزخ کی کچھہ انتہا نہین اور یہہ چند آدمی کشتی میری امت کی ہین کہ اپنی دوستونکو پل جہنم سی عبور کراوینگی پہر حضرت نی فرمایا ای ابو جہل سنا تونی اوسنی کہا البتہ یہہ تو سنا مگر دیکہون کہ دوسرا فرقہ کیا کہتا ہی ۔ ناگاہ دیکہا وہ بہی گریہ کنان چلی آتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم گواہی

دیتی ہین کہ تم ہو پیغمبر خدا اور سردار و سرور تمام خلایق کی ہم بیرون مکہ گئی وہ میدان بہت صاف اور نرم تہا ہم چلی جاتی تہی
کہ ناگاہ آسمان سی آگ کی ٹکڑی جدا ہو کی ہم پر برسنی لگی اور زمین ہماری پاؤن کی نیچی ٹکڑی ٹکڑی ہو گئی اور بہت سے
آگ اوسمین سی نکلی تہوڑی عرصہ مین تمام صحرا آگ سی بہر گیا اور اتنی جگہ سی آسمان بہی آگ نظر آنی لگا گرمی کے
یہہ شدت ہوی کہ ہماری جسمونسی آواز جوش کہانی کی آنی لگی ہمکو یقین اپنی جلنی کا ہوا کہ ناگاہ دیکہا ہمنی ایک بی بی کو کہ
مقنعہ اونکی روی مبارک پر پڑا ہوا مابین آسمان و زمین کی لٹکی وہ مقنعہ اسقدر طویل ہی کہ ہماری ہاتہہ بہی اوس تک
پہونچتی ہین اسی عرصہ مین منادی نی ندا کی کہ اگر نجات کی طالب ہو تو گوشہ مقنعہ سی توسل کرو تاکہ نجات پاؤ پس ہم سب
متوسل ہوی ایک ایک تار سی اوس مقنعہ کی اور اوس مقنعہ نی بلند کیا ہمکو مابین آسمان و زمین کی اور وہ آگ
جو ہماری محیط تہی اوسی مطلقا ہمکو اذیت نہ پہونچی تا اینکہ ہمکو اوس آگ سے نکالکی اپنی اپنی گہرونمین اوتار دیا آپ کے
خدمت مین حاضر ہوی اور ہمکو یقین حاصل ہو چکا ہی آپکی دین سی ہرگز عدول و تجاوز نکرینگے اور آپ ایسی ہین کہ بعد خدا کے
اعتماد آپ پر کیا جای اور آپ صادق ہین اپنی اقوال مین اور حکیم ہین اپنی افعال مین حضرت نی پوچہا کہ آیا تمنی پہچانا کہ وہ
بی بی کون تہی اونہون عرض کی نہین حضرت نی فرمایا کہ فاطمہ بیٹی میری سیدہ زنان عالم کی ہی جب روز قیامت میری
بیٹی عرصات مین آنی کا قصد کریگی منادی ندا کریگا کہ ای معشر خلایق ڈہانپ لو اپنی آنکہونکو تاکہ فاطمہ صدیقہ سیدہ زنان
عالم آنی اور پل صراط سی عبور کری پس سب لوگ اپنی آنکہین ڈہانپ لینگی مگر محمد و علی و حسن و حسین و ائمہ کہ یہ سب
محرم اس حضرت کی ہونگی پس جب حضرت بعد عبور صراط کی داخل بہشت برین ہوگی تو ایک چادر نور صراط پر سی عرصہ گاہ محشر مین
لٹکین گی کہ ایک گوشہ اوسکا جناب سیدہ کی ہاتہہ مین بہشت مین ہوگا اور دوسری طرف اوسکی عرصہ گاہ مین اوسوقت
منادی ندا کریگا کہ ای دوستداران فاطمہ ہر ایک تم مین سی ایک ایک تار کو تہام لو تاکہ نجات پاؤ آتش جہنم سی پس ہزار
فئام اور ہزار فئام اور ہزار فئام چادر کی تارونکو پکڑ لینگی اور آتش جہنم سی نجات پاوینگی لوگون نی عرض کی کہ یا
حضرت فئام کسقدر عدد کو کہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ ایک فئام دس لاکہہ کا ہوتا ہی۔ پس فرقہ تیسرا گریہ کنان
آیا اور لوگ اوسمین کہتی تہی کہ گواہی دیتی ہین ہم کہ تم بیشک پیغمبر خدا ہو اور بہترین عالم ہو چند امور خوارق عادات
کی ایسی ہمپر ظاہر ہوی ہین کہ اب ہرگز محل شبہہ باقی نہین رہا حضرت نی استفسار کیا کہ کیا دیکہا تمنی اونہونی عرض کی
ہم جاکی سایہ کعبہ معظمہ مین بیٹہی اور تمسخر و استہزا آپکی وعدہ کو کرتی تہی کہ اسی اثنا مین دیکہا ہمنی کہ خانہ کعبہ بلند
ہوا اور اپنی جگہ سے جدا ہو کی ہماری سر پر ٹہہر گیا اور ہم جہان بیٹہی تہی مثل میخ ہو گئی کہ اپنی جگہ حرکت نہین کر سکتی تہی
اوسوقت یقین اپنی ہلاکت کا ہمکو پہونچا ناگاہ دیکہا کہ عم آپکی حمزہ نیزہ بدست آئی اور کعبہ معظمہ کو گویا تہام لیا
اور ہمسی کہا کہ جلد چلی جاؤ جب ہم وہان سے دور ہوی تو گویا کعبہ معظمہ اپنی جگہ پر مستقر ہوا اب آپکی خدمت مین
حاضر ہوی ہین اور ہم سبکو اقرار آپکی پیغمبری کا ہی حضرت نی فرمایا ای ابوجہل اب تو کیا کہتا ہی تیری سب رفقا نی
خود دیکہہ لیا ابوجہل نے کہا مین نہین جانتا یہہ سچ کہتی ہین یا جہوٹ بولتی ہین یا خیالات فاسدہ انکی آنکہونمین جلوہ
گر ہوی ہین اسواسطے مین کیونکر تصدیق انکی کرون البتہ اگر معجزہ چہارم اپنی آنکہونسی دیکہون تو تصدیق آپکی رسالت کے

بلاشک

بی شک کرونگا کہ آپکا معجزہ مثل معجزہ عیسی بن مریم کی ہوا حضرت نی فرمایا کہ جب تو تصدیق اپنی رفقا کی نہین کرتاہی کہ انکو تو ہمیشہ سی جانتا ہی اور یہہ جماعت بہی کثیر ہی پس تو کسطرح تصدیق کرتا ہی اون واقعات و حالات کی جو کہ آبا و اجداد و اسلاف سی تجکو پہونچی ہین تو فخر کرتا ہی آبا و اجداد کا کہ وہ ایسی تہی اور ایسی تہی اور اسطرح کیونکر تصدیق کرتا ہی اون خبرونکی کہ روم و عجم و چین و عراق و شام سی تجکو پہونچتی ہین بعد اوسکی خطاب کیا حضرت نی طرف فرقہ سیم کی کہ وہ سوا عم نامدار میرا ہی اور بسبب اخلاص و محبت کی جو مجہسی اور علی سی رکہتا ہی خداوند عالم نی اوسکو یہہ مرتبہ عالیہ عنایت کیا اور مراتب اوسکی بڑی ہین میرا عم روز قیامت دور کریگا اپنی دوستونکو آتش جہنم سی لوگون نی عرض کیا کہ کیفیت اوسکی کیا ہوگی تب حضرت نی ارشاد کیا کہ روز قیامت اسطرف صراط کی بہت سی لوگ کہ عدد اونکی کو سوای حقتعالی کی کوی نہین جان سکتا محبان حمزہ بن عبد المطلب سی ہونگی بسبب ذنوب بعض کی ایک دیوار حایل ہوگی وہ لوگ عرض کرینگی کہ ای حمزہ آپ نی دیکہا کہ ہم کس مصیبت مین گرفتار ہین پس حمزہ میری پاس آکر بیان کرینگی کہ یہہ لوگ میری دوست ہین اور اب گرفتار مصیبت مین ہین کہونگا کہ ای علی جاؤ اور اپنی چچا کی اعانت کرو پس علی وہی نیزہ کہ جس سی حضرت حمزہ جہاد کرینگی حوالہ حمزہ کی کرینگی پس حضرت حمزہ آتش دوزخ کو اسطرحسی دور کرینگی جسطرح دنیا مین اپنی معاندین کو اوس نیزہ سی دفع کرینگی حتی کہ دوستان حمزہ نجات پاکی داخل بہشت ہونگی جمیع عقوبات و اہوال دوزخ سی نجات پاینگی بعد اوسکی فرمایا حضرت نی ابوجہل سی کہ تو کیا معجزہ چاہتا ہی اوسنی کہا کہ معجزہ عیسی بن مریم کا جسطرح وہ خبر دیتی تہی لوگونکو جو وہ اپنی گہرون مین کہاتی تہی یا ذخیرہ کرتی تہی پس آپ بہی خبر دیجیی اوس سی جو مینی کہایا اور ذخیرہ کیا ہی اور زیادہ اوس سی یہہ کہ بعد کہانی کی مینی کیا کیا کیونکہ آپ مدعی فضیلت کی ہین حضرت نی فرمایا کہ مین خبر دیتا تجہی کہ بعد اوسکی دنیا مین ذلیل و خوار ہوگا اور اگر ایمان نہ لایا فضیحت اخروی مین بہی گرفتار ہوگا پہر حضرت نی کہا کہ تو نی ایک مرغ گہر مین پالا تہا اور وہ فربہ بہی ہوا تہا اوسکو تو نی آج پکایا جب طیار ہوا اوسکو تیری سامنی لای تو چاہتا کہ کہاوی دیکہین تیرا بہائی ابو البختری ابن ہشام آیا اور اجازت آنی کی چاہی پس تو ڈرا کہ اسمین کچہہ کہانہ جاوی تب تو نی اوس مرغ کو زیر دامن چہپا رکہا جب ابو البختری واپس گیا تب تو نی کہایا ابوجہل نی کہا کہ یہہ سب غلط ہی لیکن یہہ آپ فرماتی کہ پہر مینی کیا کیا حضرت نی فرمایا کہ تین سو اشرفی تیری اور دو ہزار اشرفی امانت کی تیری پاس تہین کیسیون مین کہ سر بمہر تہین آج تو نی اوس امانت سی انکار کیا اون اشرفیون کو دفن کیا ہی غیر لوگونکا مال تغلب کرکی تو بہت خوش تہا ابوجہل نی کہا کہ یہہ بہی غلط ہی بلکہ وہ اشرفیان چوری گئین حضرت نی مرغ کو طلب فرمایا نصف جو باقی تہا قدرت الہی سی زندہ ہوکی حاضر ہوا ابوجہل نی کہا کہ یہہ مرغ میرا نہین حضرت نی فرمایا کہ ای مرغ ابوجہل تکذیب کرتا ہی اوسکو رسوا کر اور گواہی دی پس مرغ بزبان فصیح عرض کی کہ گواہی دیتا ہون مین ای رسولخدا تمہاری رسالت کی اور ابوجہل دشمن خدا و معاند و جاحد و مال مردم خور مجہکو اسنی ایکطرفسی کہایا ہی اور ایکطرفسی باقی رکہا ہی علاوہ کفر کی بخل ہی اسکی مزاج مین بہت ہی اس خوفسی کہ اوسکا بہائی مجہکو نہ کہاجاے مجہکو چہپا رکہا پس اور تم ہو ای رسول امین اصدق الصادقین اور ابوجہل اکذب الکاذبین ہی ابوجہل پر ہو لعنت خدا

وخلق کی پہر حضرت نی ابوجہل سی کہا کہ اب کیا کہتا ہی اوسنی کہا یہہ نظر بندی ہی حضرت نی فرمایا کہ تو جو باتین دیکہتا یا سنتا ہی اوسمین اور اسمین کیا فرق ہی ابوجہل نی کہا وہی جو مین نی کہا پہر حضرت نی دست مبارک اوس مرغ پر پہیرا دوبارہ گوشت اوسپر پیدا ہوا اور پر و بال بدستور سابق اگنی پہر حضرت نی کہا کہ ای جبرئیل جو کیسہ ابوجہل نی زیر زمین دفن کی ہین اونکو حاضر کرو پس وہ سب کیسہای زر دوان دوان زمین پر آئی اور حضرت کی آگی ڈہیر ہوگئی پس حضرت نی مالکان اموال کو طلب کیا اور ایک ایک کا حق ایک ایک کی حوالہ کیا صرف تین سو اشرفی باقی رہگئی پس حضرت نی ابوجہل سے کہا کہ ایمان لا خدا پر تا کہ برکت دی تیری مال مین کہ تہوڑی عرصہ مین اونسا ہی ہوجای ابوجہل نی کہا کہ مین اپنا مال لیتا ہون اور ایمان نہین لاتا حضرت نی اشارہ کیا طرف اوس مرغ کہ اے مرغ نوازادہ ابوجہل کو پس مرغ اڑا اور سر و صورت ابوجہل پر پنجہ مارا اور اپنی چنگل سی اوسکو مجروح کیا حضرت نی اوس مرغ کو نوید دی کہ تو مرغان بہشت سی ہی اور مال فقرای مساکین پر تقسیم کر دیا اور کتاب ۱۴ جامع الاخبار مین روایت ہی جناب سید الساجدین علیہ السلام سی کہ جب جناب رسولخدا نی عزم غزوہ تبوک کہ آخر غزوات سی فرمایا چونکہ بوحی الہی معلوم تہا کہ اس غزوہ مین نوبت سیف نہ پہونچیگی اسواسطی ارادہ کیا کہ خود بنفس نفیس سفر مین تشریف لیجاوین اور جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ مین اپنی جگہہ جناب امیر نی علیہ السلام عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نہین چاہتا کہ اپسی دور اور بجا آوری خدمات سی مقصر اور مشاہدہ نور جمال سی محروم رہون تب فرمایا جناب نبوت نی اما ترضے ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسے الا انہ لا نبی بعدی خاص تمکو مدینہ مین رہنی کا دہی اجر و ثواب ہی جیسا میری پاس رہنی کا اور تم یہہ چاہتی ہو کہ مجہی ہر وقت دیکہتی رہو تو حقتعالی نی امر کیا ہی جبرئیل کو کہ زمین بلند کرین اور تمہارے قوت بصارت اسقدر زیادہ ہو کہ تم مجکو مع اصحاب کی ہر وقت دیکہا کرو اور ایک دقیقہ بہی نظر سی دور نہون اور حاجت مراسلت و مکاتبت کی نہو ایک شخص مخالفین سی اوس مجلس مین حاضر تہا اوسنی کہا کہ یا ابن رسول اللہ یہہ امر مخصوص ہی انبیا سی جناب امیر کی واسطی کسطرح ہو سکتا ہی حضرت نی فرمایا کہ یہہ معجزہ جناب رسولخدا کا ہی کہ باثر دعای حضرت زمین بلند اور قوت بصارت جناب امیر زیادہ ہوی اور انکار منکرین محض عناد جناب امیر المومنین سی ہی عرض فرمایا جناب امام زین العابدین نی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ جل جلالہ علیہ وآلہ ہر غزوہ مین ارشاد فرماتی تہی کہ سامان خورد و نوش زیادہ اٹہا لیجاو غزوہ تبوک مین کہ ایک مہینی سی زیادہ کا سفر تہا نہایت تاکید فرمای تہی ملتزمان رکاب سعادت نی نان خشک و نمک سود گوشت و عسل و خرما بہت سا ساتہہ رکہا تہا جب چند منزل چلی تو سامان خورد و نوش منغص ہوا اصحاب دلتنگ ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اب ہم مین طاقت غذای منغص کہانیکی نہین حضرت نی فرمایا کہ پہر کیا چاہتی ہو صحابے عرض کیے کہ کباب تازہ اور گوشت بریان طیور کا اور حلویات حضرت نی فرمایا کہ عیسی بن مریم نی دعا کی تہی تو جناب باری جل جلالہ نی خطاب کیا تہا انی منزلہا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین پس جسنی کفران نعمت کیا وہ مسخ ہوا حتی کہ چار سو حیوان کیصورت پر یہہ لوگ مسخ ہوی اور مین ایسا نہین چاہتا تہا یہ بہی تمہاری واسطی طلب کرتا ہون اور جو کوئی کفران نعمت کریگا اوسپر بہی خوف ہون کہ مسخ ہوگا بعد اوسکی ایک جانور کہیوا

مین اڑتا تھا اوسکی طرف دیکھا اور کسی کو کہا کہ اس سی کہو کہ زمین پر آئی فوراً وہ حاضر ہوا پس حضرت نی اوس سی خطاب کیا کہ حقتعالی امر کرتا ہی کہ تو بڑا ہو قدرت الٰہی سی وہ بقدر ایک بڑی بیل کی ہوا اور اس سفر مین تخمیناً دس ہزار اصحاب حضرت کی ہمراہ تھی حضرت نی اصحاب سی فرمایا کہ اسکا احاطہ کرو چنانچہ سب نی احاطہ کیا وہ مرغ ایسا بڑا ہوا تھا کہ ایک ایک آدمی محاذات ایک ایک جز مین اوس مرغ کی آتی پھر فرمایا کہ حقتعالی نی امر کیا ہی کہ پر و بال تیری بدنسی جدا ہوں پس تمام بال و پر جدا ہوی صرف گوشت ہڈیوں پر رہگیا بال و پر ایک طرف جدا ہوکی جمع ہوی پھر حضرت نی فرمایا کہ منقار و استخوان ہاتھہ دیا تو ٹھیکری ہو جائین بال و پر سب قسم کی سبزمالیان ہون ایسا ہی ہوا پھر فرمایا کہ ایہا الناس اسمین سی اپنا اپنا حصہ کاٹو اور کہاؤ لوگون نی کہانا شروع کیا اوسوقت ایک منافق نی اپنی دل مین کہا کہ انحضرت فرمایا کرتی ہین کہ بہشت مین ایسی مرغ ہونگی کہ ایک طرف سی کباب دوسری طرف اور کہانا کاش یہان بہی ایسا ہی ہوتا تب حضرت نی فرمایا کہ جو شخص لقمہ اوٹہاتی صلوۃ پڑہی میری اوپر اور میری آل پر کہکر لقمہ مونہہ مین ڈالی جس قسم کا مزہ چاہی پاویگا پس ایسا ہی کیا اور موافق اوسکی ظہور مین آیا یہانتک کہ سیر ہوی تب لوگون نی عرض کی کہ اب پیاس باقی ہی شیر و دوغ چاہی حضرت نی فرمایا کہ بسم اللہ پڑہو اور صلوات بہیجو اور ایک لقمہ کہاؤ ایسا ہی کیا جسکی سبب سی سیراب ہوی پس فرمایا رسول خدا نی کہ ای مرغ تو حالت اول پر ہو جا چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر فرمایا کہ جناب باری امر کرتا ہی کہ روح تیری بدن مین حلول کری اور تو اوڑ جاوی چنانچہ وہ زندہ ہوا اور اڑ گیا - کتاب جامع الاخبار مین کہ بنا بر مشہور مین الطایفہ تصنیف جناب شیخ صدوق رضی اللہ عنہ کی ہی اور بنا بر قول بعضی کی تصنیف اونکی بہائی کی یا اونکی والد مرحوم کی ہی محمد ابن علی باجیلویہ سی اور اونہون نی بسند خود جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ حاضر ہوا ایک یہودی خدمت جناب رسولخدا مین اور تیز نظر سی طرف حضرت کی دیکھنی لگا پس فرمایا حضرت نی کہ ای یہودی کیا سبب ہی تیری آنی کا کہا اوسنی کہا کہ یا رسول اللہ آپ افضل ہین یا موسی ابن عمران جس سی کلام کی جناب رب العزت نی اور نازل کی اوسپر توریت اور اوسکی عصا مین معجزہ رکہا اور رستہ دیا اونکو دریا نی اور سایہ کیا اونپر بادل نی تب فرمایا حضرت نی جواب مین کہ اگرچہ مناسب نہین کہ آدمی اپنی تعریف کری لیکن تو جو پوچہتا ہی تو جواب مین بیان کرتا ہون کہ جسوقت حضرت آدم سی ترک اولی ہوا تو اونہون نی یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِیْ جناب باری نی توبہ اونکی قبول کی اور نوح جسوقت سفینہ مین سوار ہوی اور غرق کا خوف عارض ہوا تو اونہون نی کہا اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَا اَنْجَیْتَنِیْ مِنَ الْغَرَقِ پس حقتعالی نی اونکو بہی غرق سی نجات دی اور جسوقت نمرود نی ابراہیم کو آگ مین ڈالدیا تو اونہون نی کہا اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَا اَنْجَیْتَنِیْ مِنْھَا پس سرد کیا جناب باری نی اوس آگ کو اور موسی نی جسوقت ڈالا عصا کو پایا اپنی نفس مین خوف کہا حضرت موسی نی اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَا اٰمَنْتَنِیْ مِنْھَا پس خوف اونکی دل سی دور ہوا ای یہودی اگر موسی میری زمانی مین ہوتی اور تصدیق رسالت نکرتی تو ایمان اونکا اور نبوت اونکی فائدہ مند نہوتی ای یہودی جب کہ مہدی میری ذریت سی میری امت مین ظہور کریگا تو عیسی ابن مریم اونکی نصرت کیواسطی نازل ہونگی اور نماز مین اوسکا اقتدا کرینگی **فائدہ** مخفی نرہی کہ تحقیق یہہ ہی کہ قبل بعثت ظاہری کی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ پیغمبر تہی اور تابع شریعت کسی اور نبی کی نتہی بلکہ اپنی شرع پر کہ بالہام ملک علام و

تسمیہ ملایکہ کرام کی جانتی تھی عمل فرماتی تھی اگرچہ تبلیغ پر مامور نہوی تھی اور بعد بعثت کی امر واضح ہی حاجت بشرح وبیان نہین اور یہی ہمارا مذہب مختار واحوط اور کبھی استحسان واجتہاد ورای وتخمین وقیاس پر عمل نہین فرمایا چونکہ یہہ رسالہ بمنزلہ تاریخ کی ہی لہذا دلایل استقام کی نہین لکھی گئی تفصیل دلایل کتب کلامیہ خصوص حدیقہ جناب علیین مکانین مندرج ہی لکن ہر مومن مسلمان کی لیئی صرف اسیقدر کافی ہی کہ ہمارے پیغمبر سید المرسلین وافضل جمیع انبیا ہین اگر تابع شریعت کسی اور نبی کی اسقدر دراز عرصہ تک ہوتی تو لازم آتا ہی کہ وہ نبی حضرت سی افضل ہوی اور یہہ خلاف جمیع اہل اسلام کی ہی انتہی

فصل دوسری

بیچ بعثت جناب خاتم الانبیا کی اور بیچ اون واقعات کی جو ابتدای بعثت سی تا زمان ہجرت پیش آئی اور بسبیل اختصار کی۔ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب جناب رسولخدا سفر شام سی واپس ہوی تو جو کچھہ پاس تھا اوسکو راہ خدا مین تصدق کیا اور مشغول عبادت ہوی ہر روز کوہ حری پر کہ اجکل مشہور بہ جبل نور ہی تشریف لیجاتی تھی اور ایک غار مین مصروف عبادت رہتی تھی اور دایما نظر طرف عجایب رحمت وغرایب حکمت کاملہ حضرت رب العزت کی فرماتی تھی اور اطراف آسمان وزمین و صحرا و دریا کو دیکھکی عبرت گرین ہوتی اون آثار سی اور متذکر ہوتی تھی آیات الہی کی اور راہ خدا مین ریاضت کرتی تھی تا اینکہ عبادت الہی مین بسر حد کمال پونہچی جب چالیس برس سن شریف سی گذری تو حقتعالی نی نظر کی طرف قلب حضرت کی پس پایا اوسکو صاف خاشع وخاضع ومطیع دروازی آسمان کی کہل گئی اور مامور ہوئی ملایکہ کہ نازل ہون حضرت پر جب حضرت آئی تو حضرت اونکو دیکھتی تھی اور رحمت نازل ہوتی تھی ساق عرش سی سر مبارک حضرت تک پھر حضرت جبرئیل امین کہ طاوس ملایکہ مین حاضر ہوتی اور حضرت کی بازو کو پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حقتعالی تمکو سلام فرماتا ہی اور امر کیا ہی کہ اقرء باسم ربک الذی خلق الایہ حضرت پہاڑ سی نیچی اوتر آئی اور عظمت وجلال کبریائی الہی سی ایسی حالت طاری ہوی جیسی کسیکو بخار آتا ہی اور اس خیال سی کہ مشرکان قریش حضرت کے تکذیب کرینگی یا نسبت سحر وجنون دینگے حضرت مضطرب تھی اسواسطی جناب اقدس الہی نی دلکو روشن اور قوی کر دیا پس پتہرون کو واسطی حضرت کی نرم کیا حضرت جہان تشریف لیجاتی تھی سنگریزون مین سی آواز آتی تھی السلام علیک یا محمد السلام علیک یا حبیب اللہ بشارت ہو آپکو کہ جناب باری نی آپکو جمیع خلایق اولین وآخرین پر تفضیل دی ہی اور یہہ خیال نفرمائی کہ قریش نسبت جنون کی دینگی حقتعالی کی طرف سی ہی اور کریم وہی ہی جسکو جناب باری مکرم کری پس دل تنگ نہو اذیت قوم سی کیونکہ عنقریب مقامات عالیہ پر پہونچیگا اور محب آپکی عزیز و مکرم ہونگی اور قریب ہی کہ علوم دینیہ دیار ومصار مین آپ سی منتشر ہونگی بوساطت علی ابن ابیطالب آپکی وصی کی خنک ہونگی آنکھین تمہاری بولادت فرزند ارجمند یعنی جناب فاطمہ سیدہ نساء عالمین اور دو سید جوانان اہل بہشت یعنی حسنین علیہما السلام اور جو دیگا جناب باری تمہارے دوستونکو اور عطا کریگا حقتعالی لوای حمد آپکو روز قیامت اور تم اوس لوا کو حوالی اپنی بہائی علی ابن ابیطالب کی کردے کہ سایہ مین اوسکی چلینگی انبیا وصدیقین وشہدا حتی کہ داخل بہشت ہونگی۔ اور منقول ہی کہ دوسری مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتی کی ساتھہ نازل ہوی اور کرسی عزت وکرامت کی واسطی حضرت کی لائی اور تاج نبوت اور سر مبارک اوس سلطان سریر رسالت کی رکھا اور لوای حمد دیا اور کہا اس کرسی پر تشریف رکھئی اور حمد خدا

قلوب کل انام سی

ارادہ کیا کہ حضرت کے

کیجی

بیجی بعد اوسکی گہر مین حضرت خدیجہ کی رونق افروز ہوی اثنای راہ مین ہر سنگ کلوخ سی آواز السلام علیک
یا نبی اللہ کی سنی حضرت خدیجہ نی نور عظیم بشری مبارک سی مشاہدہ کیا اور پوچہا کہ یہہ کیا نور ہی حضرت نی حال بیان
کرکی دعوت اسلام کی کی خدیجہ نی کہا مین مدت سی دولت اسلام سی مشرف ہون اور اقرار توحید و رسالت کا کیا بعد اوسکی
تہوڑا عرصہ استراحت فرمای جب بیدار ہوی کانون پر ہاتہہ رکہکی باواز بلند کہا اللہ اکبر جس چیز نی وہ آواز سنی ساتہہ حضرت کی
موافقت کی اور بہت سی احادیث مین وارد ہی کہ بیبیون مین سی اول جناب خدیجہ مشرف بایمان ہوی اور مردون مین سی پہلی جناب
امیر علیہ السلام کہ دس برس کی عمر شریف حضرت کی تہی ایمان لائی چنانچہ نہج البلاغہ مین جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جب
حضرت مبعوث ہوی تو سوا میری اور خدیجہ کی ایک زمان دراز تلک کوی مسلمان نہ تہا اور مین دیکہتا تہا نور وحی کو و استشمام کرتا تہا بوی
پیغمبری کو جب حضرت نی اپنی قوم کو دعوت کی طرف اسلام کی تو بلایا قوم کو طرف وحدانیت خدا تعالی کی اور منع کیا انکو بت
پرستی سی اور پرستش اون بتون سی کہ انہون نی سنگ و چوب و مس و نقرہ وغیرہ سی بنای تہی اور فرمایا حضرت نی کہ ایہا الناس
کسواسطی نہین سمجہتی ہو تم کہ خدا وہ ہی کہ جس نی آسمان و زمین کو پیدا کیا اور آسمان کو بی ستون قایم رکہا اور ستارون و چاند و سورج
کو نور و ضیا دیا اور ہر ایک کی حرکت خاص قرار دی پہر تمکو پیدا کیا اور کہانی کو دیا اور آنکہہ کان ہاتہہ و پانو تمامی اعضا و جوارح
عطا کی اوسکی کیون عبادت نہین کرتی اور کیون شریک قرار دیتی ہو بتون کو جنکو اپنی ہاتہون بنایا ہی اور وہ تمسی بہی عاجز ہین ہرگز
نفع و ضرر کی اونسی امید نہین ہی جب لوگون نی ایسی باتین کہ سالہا سال کان بہی اونکی اوس سی آشنا نہ تہی سنین تو
بہت گران گذرا اور عداوت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ دلمین راسخ ہوی سب اقوام نی کمر عداوت پر چست باندہی زیادہ سب
سی ابو جہل و ولید ابن مغیرہ و عتبہ ابن ابی معیط و سایر فراعنہ قریش و ابی لہب وغیرہ مستعد ایذا رہتی تہی اور خصوص عتبہ ابن
ابی معیط و ابو لہب سی کہ گہر انکا قریب گہر حضرت کی تہا نہایت تکلیف ہوتی تہی اور ام جمیل زوجہ ابو لہب کی کانٹی حضرت کی راستے
مین ڈالدیتی تہی کہ پای مبارک فگار ہوتی تہی اور سوا اوسکی طرح طرح کی اذیتین پونہچاتی تہی اور ابو لہب پتہرون سی دامن بہر
حضرت کی ساتہہ ساتہہ پہرتا تہا اور جب جی چاہتا تو پتہر حضرت کیطرف پہینکتا تہا یہان تلک کہ بدن مبارک مجروح ہوتا تہا چنانچہ نقل
ہی ایک شخص بیان کرتا ہی کہ مین بسبب تجارت لیکی وارد مکہ ہوا دیکہا مینی کہ ایک بزرگ وار چلی جاتی ہین اور فرماتی ہین
ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا ایک بوڑہا مکار جہولی پتہرون سی بہری ہوی پیچہی پیچہی چلا جاتا ہی اور اتنی پتہر حضرت کی
طرف پہینکی ہین کہ حضرت کی پای مبارک مجروح ہوی ہین اور کہتا ہی کہ کوئی نسنی اس شخص کی باتین مینی پوچہا کہ بزرگ کون ہین
اور نام انکا کیا ہی لوگون نی کہا کہ یہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اولاد ہاشم سی ہین مینی نام بڈہی کا پوچہا جو پتہر لیی تہا سنی کہا کہ
ابی لہب چچا انکا ہی اور جن لوگون نی کہ اسلام قبول کیا تہا اونکو فراعنہ قریش نی بآزار تمام شہید کیا چنانچہ ماں اور باپ
حضرت عمار یاسر رضی اللہ تعالی عنہ کی فراعنہ قریش کی ہاتہہ سی شہید ہوی اور جب آیہ فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین
نازل ہوا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور فرمایا ایہا الناس مین خدا کا رسول ہون
سنو جو مین کہتا ہون ابو جہل لعین نی فورا ایک پتہر پیشانی نورانی حضرت پر مارا کہ خون چہرہ مبارک سی جاری ہوا بعد اوسکی
تمامی مشرکین نی حضرت کی جانب کثرت پتہر مارنی شروع کی تب حضرت ایک پہاڑ کی طرف روانہ ہوی اور وہان چہپ گئی

ایک پتہر سی تکیہ لگاکی بیٹہی کہ اوسکو ایک متکا کہتی ہین اور مشرکین بارادہ قتل جستجو مین نکلی اور ایک شخص نی جناب امیر علیہ السلام کو اطلاع کی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ شہید کیگئی جناب امیر علیہ السلام حضرت خدیجہ کی گہر مین آئی خدیجہ نی حال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا دریافت کیا فرمایا جناب امیر نی کہ مینی یہہ سنا ہی کہ مشرکان قریش نی بہت سی پتہر جناب رسولخدا کو مارا اور حضرت کسی پہاڑ کیطرف تشریف لیگئی لکن یہہ نہین معلوم ہوا کہ زندہ ہین یا شہید ہوئی اب مناسب ہی کہ مین اور تم تلاش کو چلین پس شہر سی روانہ ہوئی اور پانی وخرما وہان ساتھہ لی لیا جب پہاڑ سی نکلی خدیجہ بیابان مین تلاش کرتی ہر طرف پہرتی تہی اور اشک حسرت فراق جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ جاری تہی اور کہتی تہین یا محمد یا رسول اللہ نفسی لک الفدا فی ای واد انت ملقی اور کبہی کہتی تہین من احس لی النبی المصطفی من احس لی الربیع المرتجی من احس لی المطرود فی اللہ من احس لی ابا القاسم رسول اللہ اس اثنا ہی مین حضرت جبرئیل نازل ہوئی تب حضرت کو کمال رقت ہوئی اور کہا ای بہائی جبرئیل آیا نہین دیکہتی ہو تم حرکات قوم کو کہ تکذیب نبوت کر کی مجہی مجروح کیا اب درپئی قتل ہین اوسوقت حضرت جبرئیل نی فرش دیبای بہشت حاضر کیا حضرت اوسپر بیٹہی تب عرض کی کہ اب دیکہی کہ مرتبہ آپکا نزدیک حقتعالی کی کسقدر عظیم ہی یہہ کہکی ایک درخت کو آواز دی کہ وہ زمین چیرتا ہوا کر قریب آیا اور سامنی انکی تعظیماً جہک گیا اور پہر باجازت حضرت اپنی جگہہ پر گیا بعد اوسکی اسمعیل ملک آسمان اول نازل ہوا اور عرض کی خدمت جناب رسول خدا مین کہ مطیع آپکی امر کا ہون اگر ارشاد ہو تو ابہی ستارون کو زمین پر لا دون اور اس قوم کو جلا دون بعد اسکی موکل آسمان چہارم نی حاضر ہو کی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو آفتاب کو لاون اور اس جماعت مشرکین کو خاکستر کر دون پس موکل زمین و دریا آئی اور کہا کہ اگر فرمائی تو کرون مشرکین کو زمین خسف کری اور پانی غرق کری یا پہاڑ انکو انکی سرون پر گرا دیا جائی تب فرمایا حضرت نی کہ مین نبی رحمت ہون اور یہہ قوم جاہل ہی پہر جبرئیل نی نگاہ کی طرف جنگل کے جہان حضرت خدیجہ تلاش حضرت مین پہرتی تہین اور حضرت سی کہا کہ انکی رونی سی سکان صوامع ملکوت مضطرب ہین انکو بلائیی اور حقتعالی کیطرف سی انکو سلام پہونچائی اور کہئی کہ حقتعالی نی تمہاری واسطی بہشت مین ایک گہر بنایا ہی کہ مثل اوسکی نہ کانون نی سنا ہی اور نہ آنکہون نی دیکہا ہی تب حضرت نی اونکو طلب کیا ابہی خون زخمون سی جاری تہا لاکن حضرت اوس خون کو زمین پر گرنی نہین دیتی تہی کہ ایسا نہو کہ جناب باری اوسکی سبب سی اہل زمین پر عذاب نازل کری غرض رات ہوئی اور حضرت گہر مین تشریف لائی جب صبح ہوئی اور مشرکین نی اطلاع پائی کہ حضرت گہر مین تشریف رکہتی ہین پہر مشرکین نی حضرت کی گہر کا محاصرہ کیا اور پتہر پہینکنی شروع کی اوسوقت حضرت خدیجہ آگی حضرت کی کہڑی ہوین جو پتہر آتا تہا اوسکو اپنی بدن پر لیتی تہین تب حضرت خدیجہ نی باآواز بلند فرمایا کہ ای جماعت بی حیا ایک عورت کا گہر گہیرا ہی اور پتہر مارتی ہو تمکو شرم نہین ہی یہہ سنکی پہر گئی چونکہ مشرکان قریش دایما اسی فکر مین رہتی تہی لہذا راستہ مین یا مسجد الحرام مین حضرت کو آزار پہونچاتی تہی جب حضرت ابیطالب یا حمزہ کو اطلاع ہوتی تہی تو یہہ سرزنش کفار اور حمایت سید ابرار کرتی تہی ایکمرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ابوطالب اپنی بکریون کی ساتھہ باہر گئی اور حمزہ شکار کو گئی تہی اور تین دن تک نہ پہری آخر روز جناب رسولخدا مسجد الحرام مین تشریف لیگئی اوسوقت ابوجہل ملعون باتہہ مشرکان قریش کے وہان بیٹہا تہا جب حضرت نماز مین مصروف ہوئی تب حضرت کیطرف

جنگل مین تنہائی مناجات حضرت خدیجہ کی

بستر اور لکڑیان پہینکین کہ حضرت مجروح ہوی اور چادر کو حضرت کی گلی مین ڈالکی بزور سی کہینچا قریب تہا کہ نفس منقطع ہو غرض حضرت بیہوش ہوی اور وہین پڑی رہی اتفاقا اسی دن حمزہ اپنی گہر مین آئی اور زوجہ سی کہانا مانگا اوسنی کہانا حاضر کیا اوسوقت وہ زار زار روتی تہی حمزہ نی پوچہا کیون روتی ہی اوسنی کہا کہ مجہی تعجب ہی تیری حال پر ای حمزہ تیرا کہانا کہانی اور ارآم کرنی کو جی چاہتا ہی حالانکہ تیری یتیم بہتیجی مظلوم و بیکس کو اج صبح کے وقت ابوجہل اور جماعت قریش نی کیسا جا لگی مسجد الحرام مین مجروح کیا اب وہ قریب المرگ ہی اوسوقت کوی نہ تہا کہ حمایت کرکی تیری دشمنون سی بچاتا یا غیرت کرتا حمزہ نی کہانی سی ہاتہہ کہینچا اور فورًا تلوار سنبہال کی روانہ مسجد الحرام ہوا اہلی دیکہا کہ آنحضرت پشت بدیوار کعبہ سر بزانوی تفکر با چہرہ خون آلودہ تشریف فرما ہین حمزہ نی کہا کہ ای فرزند برادر کیا حال ہی تمہارا حضرت نی فرمایا کہ کیا ہو حال اوس شخص کا جو یتیم غریب بیکس تنہا کئی ہزار دشمنون مین گہرا ہوا ہو حمزہ بہت متاسف ہوی اور ابوجہل کیطرف گئی اور بہت سی لعنت و ملامت کی اور کہا کہ ای سگ بدبخت آب حال تیرا یہان تک پہونچا ہی کہ ہماری بہتیجی کو اکیلا سمجہکی اذیت دیتا ہی بعد اوسکی گوشہ کمان اوسکی سر پر مارا کہ خون اوس سی جاری ہوا اور کپڑا گلی مین ڈالکی زمین پر کہینچا اور لاتین ماری قریش نی بعجز و الحاح اوسکو چہوڑایا پہر حمزہ خدمت رسولخدا مین آئی اور کہا کہ ای فرزند برادر اب مجہسی خوش ہوا تو حضرت نی فرمایا اگر اسلام قبول کری تو خوش ہون کہا کہ مین کیا کہون تو مسلمان ہو جاؤن حضرت نی کہا کہ اقرار شہادتین کر حمزہ نی شہادتین زبان پر جاری کین اور مسلمان ہوی انہی ایام مین اور لوگ بہی مسلمان ہوی دین کو فی الجملہ تقویت ہوی اور عمر ابن خطاب کلمہ توحید زبان سی کہکی اہل اسلام مین شمار کی گئی جب مشرکین نی دیکہا کہ اب لوگ اغب طرف اسلام کی ہین اور مسلمان ہوتی جاتی ہین باہم عہد کیا کہ اپنی اپنی طایفہ کی مسلمانونکو ایذا دین بعد اسکی مشرکین قریش سی ایسی ایسی صدمی پہونچی کہ کئی ضعفا متزلزل ہوی اور محافظت کی جناب حافظ حقیقی نی اپنی نبی کی ساتہہ ابوطالب اور سایر اعمام رسولخدا کی جب جناب رسولخدا نی دیکہا اون اذیتونکو جو حضرت اور اصحاب کو کفار کی ہاتہہ سی ہر روز پہونچتی تہین اور سد وست بہی اوسکا کچہہ نہین ہو سکتا تہا اور مامور بجہاد ابہی نہوی تہی لہذا فرمایا اصحاب کو کہ جائین جانب حبشہ کی کہ بادشاہ وہان کا صالح ہی جو ظلم نہین پسند کرتا اول گیارہ مرد اور چار عورتین روانہ گئین کہ منجملہ اونکی ہین ام سلمہ و رقیہ اور عثمان ساتہہ اونکی تہا یہہ ہجرت پانچوین برس بعثت سی واقع ہوی جب مکہ مین یہہ اطلاع پہونچی کہ مہاجرین کو حبشہ مین آرام ہی تو جعفر ابن ابیطالب اور بہت سی صحابہ حضرت کی روانہ حبشہ کی ہوی غرض بیاسی مرد سوای اطفال و نسوان تہی جب قریش نی حال ہجرت اصحاب رسولخدا سنا تو عمارہ ابن ولید اور عمرو عاص کو حبشہ کیطرف بہیجا کہ نجاشی کو اغوا کرین کہ مسلمانونکو ایذا پہونچاوی اور عمارہ جوان خوبصورت تہا اور عمرو عاص نی اپنی جورو کو بوجوہ چند ساتہہ لی لیا تہا جب کشتی مین سوار ہوی تو سب نی شراب پی مستی شراب مین عمرو سی کہا کہ اپنی جورو کو کہہ کہ میری پاس آوی کہ ہم آپسمین باتین کرین عمرو نی قبول نکیا عمارہ نی عمرو کو دریا مین پہینک دیا اہل کشتی نی دریا سی نکالا اس سبب سی ان دونون مین عداوت ہو گئی جب ملک نجاشی مین پہونچی تو دربار مین حاضر ہوی اور تحفی جو قریش نی بہیجی تہی پیش کئی اور کہا کہ ہمارے طایفہ مین سی ایک جماعت نی مخالفت ہماری دین کی کی اور ہماری اصنام کو برا کہا جب ہم مخالفت پیش آئی تو بہاگ کے اس ملک مین آ رہی سی ہمکو قریش نی بہیجا ہی کہ آپ اونکو مقید کرکی ہمارے حوالہ کیجئی کہ ہم اپنی ملک مین لیجائین

نجاشی نی جعفر کو طلب کیا اور اس حال سی اطلاع دی جعفر نی کہا کہ اے نجاشی انسی دریافت کرو کہ ہم غلام ہین یا حر ہین اونہون نی کہا
کہ بیشک حر ہین اور خاندان شرف و بزرگی سی ہین جعفر نی کہا کہ ہم کچھ قرض چاہتی ہین یا اونہون نی کہا نہین جعفر نی کہا ہم پر دعوی خون کا ہے
اونہون نی کہا نہین جعفر نی کہا کہ پھر ہمسی کیا چاہتی ہو جب ہم لوگون نی بہت سی اذیت پہونچائی تھی اور جور و جفا مین اسیطرح کی
تنگی کی ہمنی اپنا وطن چھوڑ دیا بعد اوسکی نجاشی سی کہا کہ اے بادشاہ جناب باری نی عز اسمہ اپنی لطف و کرم سی ہمارے بیچ مین ایک نبی مبعوث
کیا ہے کہ ہمکو [illegible] یگانگی حقتعالی کی اور نہی کرتا ہے اسی کہ اوسکا شریک قرار دین اور بعضی اعمال شنیعہ کہ سابق ہم کرتی تھی اوسی منع
مین [illegible] اور حکم دیتا ہے ہمکو کہ بجا لاوین نمازین اور روزی رکھین اور پسند کرتا ہے عدل کو اور نیکی کو [illegible]
اور منع کرتا ہے [illegible] خیانت عزیزان کی نجاشی نی کہا کہ قسم خدا کی کہ حضرت عیسی علیہ [illegible]
ان باتونکا [illegible] نجاشی نی کہا کہ اے جعفر جو قرآن کہ خدا نی تمہاری نبی پر نازل فرمایا ہے اوسمین سی کچھ یاد ہو تو پڑھو
سورہ مریم کو تلاوت کیا جب اس آیہ پر پہنچی وھزی الیک بجذع النخلۃ نجاشی بہت رویا اور کہا کہ قسم بخدا حق یہی ہے بعد اسکی
پھر عمرو عاص نی کہا کہ اے نجاشی مسلمانونکو ہمارے سپرد کرو نجاشی بہت برہم ہوا اور طمانچہ عمرو عاص کی موہنہ پر مارا کہ خون
ناک سی بہنی لگا بعد اسکی کہا کہ ہدایا انکی سپرد کرو اور اہل اسلام کی بہت تسلی کی اور کہا کہ تم ہمارے مہمان ہو بخاطر جمع تمام
رہو اور کچھ وظیفہ مقرر کر دیا کہ با آرام بسر کرین بعد اسکی کئی برس اہل اسلام براحت تمام وہان مقیم تھی جسدن فتح خیبر ہوئی
اوسی دن رکاب سعادت مین پہنچی چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین آج خوشی فتح خیبر کی جو دست علی ابن ابیطالب واقع ہوئی ہے
زیادہ کرون یا قدوم جعفر کی الغرض چونکہ عادت نجاشی کی یہ تھی کہ کنیزان خاصہ دربار مین مجلس آرائی کرتی تھین ایک ان کنیزونمین سی
لونڈی نی عمارہ کو دیکھا اور اوس سی محبت ہو گئی عمرو نی بسبب عداوت سابقہ کی نجاشی سی اس مقدمہ کو بیان کیا نجاشی
بہت ناخوش ہوا اسباب جلیل عمارہ مین ڈلکی جنگل کیطرف نکال دیا کہ تھوڑے عرصہ مین واصل جہنم ہوا عمرو عاص خایب و خاسر
جان سلامت لیکی مکہ مین پہنچا اور نجاشی جعفر کی ہاتھ پر ایمان لایا اور ایک عریضہ مشعر باسلام خود و شرح احوال کی اپنی بیٹی کو مع
بیس نفر علمای نصاری کی باتحفہ و ہدایای بسیار اور ذو الجناح و ماریہ قبطیہ حضرت کی خدمت روانہ کی حضرت نی وہ سب
منظور فرمائی بعضی روایات مین فقیر کی نظر سی گذرا ہے کہ خود بھی نجاشی نی قصد ادراک سعادت زیارت جناب رسولخدا صلعم کا کیا
اور یہین ارادہ اپنی ملک سی روانہ مدینہ طیبہ صرتہا اللہ تعالی کا ہوا جب سفر دریا سی فارغ ہو کی اس کنارہ یعنی مدینہ کیطرف اوترا
تو اتفاقاً وہین قضا کی ہمراہون نی اوسکو دفن کیا اور جناب رسولخدا صلعم نی بوحی الہی اوسکی انتقال سی اطلاع پائی اور اوسکی
جنازہ کی نماز مدینہ مین پڑھی اور طلب مغفرت اوسکی واسطی کی والعلم عند اللہ تعالی اور شدائد سی جو کہ واقع ہوئی بعد بعثت کی
جناب رسولخدا صلعم اور اصحاب باصفا پر منجملہ اونکی ایک یہ ہی کہ قریش جمع ہوئی دار ندوہ مین اور دار ندوہ وہ گھر تھا کہ جب قریش پر
کوئی مشورہ کسی امر مہم مین درپیش ہوتا تھا تو وہان جمع ہو کی مشورہ کرتی تھی الغرض دار ندوہ مین سب مشرکین نی باہم عہد کیا
اور ایک کاغذ لکھ کی سب کی مہرین اوسپر ثبت کین کہ بنی ہاشم کی ساتھ کھانا نکھائین اور ہمکلام نہون اور خرید و فروش و
غیرہ معاملت کو بنی ہاشم سی موقوف کرین اور نکاح بہمدیگر موقوف ہو جاوی جبتک بنی ہاشم جناب رسول اللہ کو قریش کی
حوالہ نکرین اور منجملہ اوس عہد کی یہ بھی تھا کہ حسب المقدور سب لوگ ملکی اہتمام کرین کہ اسیطرح جناب رسولخدا کو قتل کرین

خواہ بمکر و حیلہ و باظاہر و علانیہ جب ابو طالب عم جناب رسالت پناہ اس عہد سے مطلع ہوے تو بنی ہاشم کو جمع کرکے مکہ کے پہاڑ کے نزدیک
ایک غار تہا اوسکے اندر لیگئے کہ اوسے شعب ابو طالب کہتے ہین اس شعب مین چالیس دن بنی ہاشم سواے اطفال و زنان مع
جناب رسولخدا صلعم کے تہے غرض گرد اس غار کے ایک دیوار بنا کے خوب مضبوط کیا اور پہر اونہونسے کہا کہ اگر بقدر برگ کاہ کے اذیت جناب
رسالت کو پہونچیگی تو مین تم سب لوگونسے مہاجرت کرونگا اور اوسکے عوض مین تمکو اذیت پہونچاونگا غرض شب و روز
نگاہبانی جناب رسالت کی کرتے تہے خصوص جب شب ہوتی تہی تو جہان جناب رسالت مآب استراحت فرماتے تہے وہان خود تلوار
لیکے حفاظت کے لیے مستعد رہتے تہے اور دو ساعت کے بعد حضرت کو بیدار کرکے دوسری جگہ لیجاتے تہے اور دنکو اعمام و بنی
اعمام بموجب خدمت و حراست رہتے تہے اور جو کوئی داخل مکہ ہوتا تہا مشرکین قریش کے خوف سے غلہ وغیرہ ماکولات بنی ہاشم کو
اوسکے ہاتہ کوئی بیچتا نہ تہا اور اگر کوئی بیچ بہی دیتا تہا تو اوس مال کو مشرک لوٹ لیتے تہے اور ابو جہل و عاص بن وائل
و نضر بن الحارث و عتبہ بن ابی معیط آتے قافلہ کے ناکون پر روکتے تہے اگر اوس قافلہ مین جنس ماکول ہوتی تہی تو بنی ہاشم
کو خریدنے نہین دیتے تہے اور وہ عہدنامہ دیوار خانہ کعبہ پر آویزان تہا اور حضرت خدیجہ کے پاس جسقدر مال تہا وہ سارا اسی شعب
مین صرف ہوا جب موسم حج ہوتا تہا تو جناب رسولخدا صلعم شعب سے باہر تشریف لاتے تہے اور ہر قبیلہ پر گذرتے تہے اور سب سے
کہتے تہے کہ ہماری مدد کرو اور ابولہب بدستور سابق حضرت کے پیچہے پیچہے لوگونکو اعانت سے منع کرتا پہرتا تہا۔ غرض جو
لوگ شعب مین تہے وہ باہر نہین نکل سکتے تہے الا موسم حج مین اور ہر سال موسم حج مین ماکولات جو سال بہر کو کافی ہوں وہ
خرید لیتے تہے اور مشرکان قریش نے مکرر پیغام بہیجے ابو طالب کو کہ محمد کو ہمارے حوالہ کر دے کہ ہم اوسکو قتل کر دین اور تو
اس شدت و عسرت سے نکل کہ ہم سرداری تیری بدستور مسلم رکہیں گے لیکن حضرت ابو طالب نے ہرگز قبول نکیا چنانچہ اسی
مضمون مین ایک قصیدہ لامیہ تصنیف کیا کہ چند شعر اوسکے یہہ ہین **شعر عربیہ** ولما رأيت القوم لا ود فيهم

وقد قطعوا كل العرى والوسائل　　ألم تعلموا أن ابننا لا مكذب　　لدينا ولا يعنى بقول الأباطل　　وأبيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للأرامل　　كذبتم وبيت الله نبزى محمدا　　ولما نطاعن دونه ونقاتل　　ونسلمه حتى نصرع دونه
ونذهل عن أبنائنا والحلائل　　لعمري لقد كلفت وجدا بأحمد　　وأحببته حب الحبيب المواصل　　وجدت بنفسي دونه وحميته
ودافعت عنه بالذرى والكواهل　　فلا زال في الدنيا جمالا لأهلها　　وشينا لمن عادى وزين المحافل　　حليما رشيدا حازما غير طائش
يوالي إله الحق ليس بماحل　　فأيده رب العباد بنصره　　وأظهر دينا حقه غير باطل　　اور یہہ شعر جو اسلیے یہان لکہے گئے

ہین کہ ظاہر ہو جاوے کہ جو لوگ اسناد کفر نسبت ابو طالب کی کرتے ہین نہین باعث اوسکا مگر عناد اہلبیت علیہم السلام اور یہہ
اشعار کتب اہل سنت و جماعت مین بہی منقول ہین چنانچہ کتاب جامع الالف سیر مین مندرج ہین کہ یہہ کتاب کتب معتبرہ اہل سنت سے
ہے غرض جب کفار مطلع ہوے ان اشعار پر تو مایوس ہوے اور تنگ زیادہ تر کیا اہل شعب پر اور گرسنگی اون پر زور لاتی
تا بحدیکہ تمام مکہ مین بہوک اہل شعب کی ضرب المثل ہوگئے کہ اگر کوئی کہتا تہا کہ مجہے [illegible] نہین ہے تو وہ سے کہتے تہے کہ کیا تو
بہی شعب ابیطالب مین رہا تہا تا آنکہ چار برس اسی مصیبت کے حضرت پر اور حضرت کے اصحاب پر گذرے پس حقتعالے نے
دیمک کو مسلط کیا اوس عہدنامہ پر کہ سب کو کہا گئی مگر خدا کا نام جو اوسپر لکہا تہا اوسکو بدستور رہنے دیا۔ اور حضرت جبرئیل

نی اس حال سی اطلاع جناب رسولخدا کو دی حضرت نی ابوطالب سی ماجرا بیان کیا پس ابوطالب اوٹھی اور اپنی [illegible] شعب سی باہر آئی اور داخل مسجد الحرام ہوی اوسوقت مسجد الحرام مین مشرکین جمع تہی جب اونہون نی دیکہا کہ ابوطالب آئی تو گمان کیا کہ شاید فاقہ کشی کی مصیبت سی گہبرا گئی ہین اور راضی ہوی ہین کہ اب محمدؐ کو سپرد ہماری کرینگی جب نزدیک پہونچی اونہون سلام کیا اونہون نی تعظیم دی اور اپنی پاس بٹھلایا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ اب پشیمان ہوی ہو اور قصد ہی کہ حوالہ کرو ہماری محمد رسول اللہ کو ابوطالب نی کہا کہ یہہ گمان تمہارا غلط ہی بلکہ ہماری پیغمبرؐ نی خبر دی ہی کہ جو کاغذ تمنی خانہ کعبہ مین آویزان کیا ہی اوسی دیمک کہا گئی اور اوسمین صرف خدا کا نام باقی ہی پس اگر یہہ سچ ہی تو تم نادم ہو اپنی افعال سی اور جو قصد کیا ہی قطع رحم کا اوسی توبہ کرو اور اگر یہہ بات غلط ہی تو مین محمد رسول اللہ کو تمہاری حوالہ کر دونگا پس مشرکین اس پر راضی ہوی اور وہ کاغذ منگایا اور دیکہا جو جسطرح ابوطالب کہتی تہی اوسیطرح سی نکلا پس مشرکین نی کچہہ نکہا اور متفرق ہوی اور بعض نی کہ بنی ہاشم سی صداقت رکہتی تہی کہا کہ ہم پشیمان ہوی اپنی لکہی سی اور بیزار ہوی اپنی کہی سی اوسوقت جناب رسولخدا مع جمیع اقربای بنی ہاشم شعب سی مکہ مین تشریف لائی اور اوس شدت گرسنگی سی نجات پائی جس روز کہ شعب سی باہر آئی اوسی دو مہینی یا پنچ روز کی بعد ابوطالب نی وفات پائی علیہ السلام وجزاہ اللہ عن الاسلام خیر الجزا اور تہوڑی دن کی بعد حضرت خدیجہ نی بہی انتقال فصلوۃ اللہ علیہما وعلی بعلہا وسو بسط اوس سال کو عام الحزن کہتی ہین اور کیفیت دونون قصون کی اسطرح پر ہی کہ ابوطالب جب نہایت مریض ہوی اور نوبت احتضار کی پہونچی اور جناب رسولخدا نی وہ حالت مشاہدہ فرمائی تو بہت روئی اور فرمایا کہ ای عم تمنی میری تربیت کی اوس زمانی مین کہ مین کمسن تہا و ہم بی مادر و پدر اور نصرت کی میری جب مین بڑا ہوا باوجود کثرت دشمنون اور میری تنہائی کی خدا جزای خیر دی تمہین بہت زحمتین میری واسطی تمنی اوٹہائین پس شہادتین کو کہو کہ مین تمہاری شفاعت خدا کی نزدیک کرون پس لب ابوطالب کی متحرک ہوی اور عباس نی کان دیکی سنا اور جناب رسولخدا سی عرض کیا کہ جو تم چاہتی تہی واللہ وہی ابوطالب نی کہا اور جب حضرت خدیجہ پر وقت احتضار آیا جناب رسولخداؐ اونکی بالین پر تشریف لائی قطرات اشک دیدہ حق بین سی جاری ہوی اور فرمایا کہ ای خدیجہ بہت گران ہی مجہپر کہ تمہین اس حال مین دیکہون اور جناب حق سبحانہ حکیم ہی بہت سی مصلحتین اوسنی اس مفارقت مین رکہین ہین پس بتحقیق کہ جناب باری نی مقدر کیا ہی کہ بہشت مین چار بیبیون سی میری تزویج کری کہ وہ تم اور بنت عمران وکلثوم وآسیہ ہونگی حضرت خدیجہ نی فرمایا کہ جو رضا جناب باری عز اسمہ ہوی ہم اسپر رضا مند ہین بعد اوسکی عرض کی کہ یا رسول اللہ چونکہ وقت انتقال ہی ایک لحظہ میری پاس توقف فرمائی تا کہ مین آپکو وداع کرون اگر کوی اسعرصہ مین مجہسی تقصیر ہوئی ہو تو معاف فرمائی اور دوسری نظر مرحمت سی مجہی نہ گرا دیجیی گا اور میری خدمتین یاد کر کی فاتحہ سی یاد کیجی گا اور مین آپسی بہت سستی رہی ہون حال وحشت قبر و فشار کا پس میری آرزو یہہ ہی کہ میری قبر مین قدم رنجہ فرمای گا تا کہ آپکی برکت قدم سی مجہکو تنگی قبر و ہول فشار سی نجات حاصل ہو اور ایک عرض اور ہی کہ بمشافہہ اوسکی عرض کرنی مین حیا مانع ہی مین فاطمہ سی کہونگی وہ آپسی عرض کر دیگی اور نیز فاطمہ کی طرف سی مجہکو بہت تشویش ہی کہ وہ اس کمسنی مین ماں سی جدا ہوتی ہی نظر التفات اوسسی دریغ نہ رکہیی گا ہر حال مین ملتفت اوسکی طرف رہیی گا ایسا نہو کہ خاطر اوسکی افسردہ و ملول ہو کہ دل دختر کا

نازک

نازک ہوتا ہی جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ای خدیجہ خدا راضی ہو تجھی کہ تو حفظ و حمایت رسولخداؐ مین کسی طرح سی کوتاہی نہ کی اور تو نی جان و مال سی دریغ نکیا اور بہت مصیبتین میری سبب سی اوٹہائین اور دل مرا تمہاری فراق مین بریان اور آنکہین اشکبار ہین فاطمہ کیطرف سی اطمینان رکہو کہ حقتعالی نیک نگہبان ہی اور فاطمہ پارہ جگر اور ضیای نظر میری ہی بعد اوسکی با چشم اشکبار بالین خدیجہ سی اوٹہہ کی باہر آئی اور جناب سیدہ کو حضرت خدیجہ کی پاس بہیجا کہ وصیت سن لین حضرت خدیجہ نی کہا کہ ای دختر اپنی باپ سی کہو کہ کپڑا اپنی جسم مبارک کا بعد انتقال میری کی مجکو پہنائین کہ اوسکی برکت سی حقتعالی مجہپر رحم فرماوی جب جناب رسولخداؐ نی یہہ بات سنی تو اپنی دوش مبارک سی ردا اوتار کی جناب سیدہ کو دی اور کہا کہ اسی اپنی مادر کو دو کہ وہ خوشنود ہون اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ اوسوقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوی اور جناب رسولخداؐ سی فرمایا کہ حقتعالے کیطرف سی خدیجہ کو سلام پہونچاؤ اور کہو کہ ہم اپنی جود و کرم سی خدیجہ کو پارچہای بہشت عنبر سرشت مین کفن دینگی غرض جب حضرت خدیجہ نی انتقال کیا تو اونکو حجون مین دفن کیا اور موافق وصیت جناب رسولخداؐ اونکی قبر مین بیٹہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی جناب امیر علیہ السلام سی کہ جسوقت نام حضرت خدیجہ کا جناب رسولخداؐ کی سامنی مذکور ہوتا تہا تو بہت روتی تہی چنانچہ ایکدن جناب رسولخداؐ خدیجہ کی دوستی سی روتی تہی عایشہ نی کہا کہ یا رسول اللہ کیون روتی ہو جسقدر ایک زن عجوزہ سرخ شدقی قبیلہ بنی اسد مین سی تہی یہہ سنکی حضرت متغیر ہوگئی اور فرمایا کہ خدیجہ نی میری نبوت کی تصدیق کی اوس زمانی مین کہ تم سب میری تکذیب کرتی تہی اور ایمان لائی اوس زمانی کہ جب تمین سی کوئی ایمان نہین لایا تہا اور ولود تہی وہ اور تم عقیم ہو غرض جب حضرت خدیجہؑ اور ابوطالب نی دنیا سی رحلت کی تو تشدد و عداوت قریش نسبت اون حضرت کی زیادہ ہوی چنانچہ ایکدن ابولہب نی جناب رسولخداؐ سی کہا کہ جب تک ابوطالب زندہ تہی آپکی طرف سی مجکو اطمینان حاصل تہا مگر اب جو اونہون نی انتقال کیا تو مین آپکی اعانت کرونگا بعد اسکی ابن عیطلہ نی جناب رسول کو ایکمرتبہ اذیت دی ابولہب نی اوسکو خوب گالیان دئین اور مارا اوسنی قریش سی جاکی کہا کہ اب ابولہب بہی اپنی بہتیجی کی دین کی طرف مایل ہی قریش جمع ہوکی ابولہب کی پاس آئی اور حال دریافت کیا ابولہب نی کہا کہ مذہب تو مرا وہی ہی مگر اسکو بسبب صلہ رحم کی جناب رسولخداؐ پر تعدی نکرنی دونگا پس خوف ابولہب سی کوئی شخص جناب رسولخداؐ سی متعرض نہوا تا انکہ عقبہ بن ابی معیط و ابوجہل نی ابولہب کو حضرت جناب رسولخداؐ سی منع کیا بعد اوسکی جناب پیغمبر خدا کو انواع انواع کی اذیتین مکہ مین پہونچین اوسوقت حضرت نی ارادہ کیا طایف کا کہ شاید بنی ثقیف محافظت کرین اور حضرت پاس تین آدمیون کی جو حبیب و مسعود و عبد یالیل پسران عمرو تہی آئی اور شکوہ قریش کا اونکی سامنی کیا تو اونہون نی استہزا کیا اور تمسخر سی ایک نی کہا کہ کیا خدا عاجز تہا کہ سوای تمہاری کسی اور کو رسول کرتی اور دوسری نی کہا کہ اگر تم پیغمبر ہو تو شان تمہاری ارفع ہی اسسی کہ تم ہمسی کلام کرو اور اگر تم پیغمبر نہین ہو تو تمنی خدا پر افترا کیا ہی پہر وی اپنی قوم کی پاس گئی اور اونکو اطلاع کی اور دونو طرف سی آکی صف باندہی اور حضرت کی جسم مبارک پر سنگ مارنی شروع کی لیکن حضرت جنبش نہین کرتی تہی یہانتک کہ اونہون نی اسقدر سنگ مارا کہ [illegible] پای مبارک جناب رسولخداؐ سی خون جاری تہا ایک دیوار باغ کی سایہ مین تکیہ کرکی بیٹہ گئی اور وہ باغ مین عتبہ بن ربیع و شیبہ بیٹہی تہی چونکہ حضرت دونون کی عداوت کو جانتی تہی ناگوار ہوا کہ یہہ مجکو

اس حال سی دیکھین انہون نی جب حضرت کو دیکھا تو اپنی غلام کی ہاتھہ کہ مسمی بعداس تہا تھوڑی سی انگور حضرت کی واسطی بھیجی جب وہ آیا حضرت نی فرمایا کہ تو کس جگہہ سی ہی اوسنی کہا کہ مین اہل نینوی مین سی ہون حضرت نی فرمایا کہ نینوی وہ شہر ہی کہ مرد صالح یونس بن متی وہین رہتا تہا اوسنی کہا کہ حضرت آپ یونس کو کیونکر جانتی ہین فرمایا کہ خدا اپنی پیغمبر کو جاہل نہین رکہتا جناب باری نی یونس کی مجکو خبر دی ہی پس حضرت نی کیفیت احوال یونس کی بیان کی عداس حضرت کی پاون پر گر پڑا اور قدم مبارک چومتا تہا جب عتبہ بن ربیع اور شیبہ نی عداس کو اس حالت مین دیکھا اوسکو بولا لیا سبب اسکا دریافت کیا جب اوسنی بیان کیا بہت ہنسی اور کہا کہ یہہ مرد فریبی ہی ہر شخص کو فریب دیتا ہی تو اوسکی باتون پر فریفتہ مہو —

علی بن ابراہیم نی نقل کیا ہی کہ جب جناب رسولخدا نی طائف سی مراجعت کی اور مکہ کی قریب پونہچی تو احرام عمرہ کا باندہی ہوی تہی مگر خوف قریش سی متحیر تہی کہ کیونکر داخل ہون پس ہمراہ غلام اپنی کی جو زید بن حارثہ تہا شب مین مخفی ہوی اور ایک شخص قوم مسلم کو اخنس بن شریق کی پاس بہیجا تاکہ قریش سی امان طلب کری اور حضرت داخل مکہ ہوکر طواف بیت اللہ وصفا بجالاوین اوسنی جواب دیا کہ مین قریش مین سی نہین ہون شاید امان دینا مرا قبول نکرین انکی بعد سہیل بن عمرو پاس بہیجا اور یہہ درخواست کی اوسنی بہی قبول نہ کیا پہر مطعم بن عدی کی پاس زید بن حارثہ کو بہیجا اور امان اوسی طلب کی اوسنی کہا کہ وہ میری پناہ مین ہین جب چاہین آوین اور عمرہ بجالاوین حضرت تشریف لای مطعم نی اپنی دو بیٹون سی کہا تم آپکی ساتہہ جاؤ یہہ میری امان مین ہین انکو کوئی اذیت نہ پہونچای پس جناب رسولخدا مسجد الحرام مین تشریف لائی اور چاہا کہ طواف کرین قریش مستعد ہوی کہ اذیت دین خصوصا ابو جہل ملعون نی غل مچایا کہ اب ابو طالب اسکا حامی مر گیا ہی اسکو قتل کرو مطعم بن عدی نی کہا کہ انکو میری بیٹون نی امان دی ہی ابو جہل مطعم کی پاس گیا اور کہا تو انپر ایمان لایا ہی یا اسیر اوسنی کہا کہ ایمان تو نہین لایا مگر یہہ میری امان مین ہین اوسنی کہا کہ اچہا تیری امان کو ہم نہین توڑینگی بعد ایک دو روز کی حضرت مکہ سی باہر نکلی ہر چند مطعم نی کہا کہ تم جاتی ہو ایک مہینہ میری امان مین رہو حضرت نی فرمایا کہ اب پناہ مشرکین مین نہ رہونگا اور کوئی طائفہ اور کوئی قبیلہ حضرت کو پناہ مین نرکہتا تہا پہر بنی کندہ کی پاس آئی اور انکو دعوت کی اونہون نی قبول نہ کیا اسیطرح بنی حلیفہ نی دعوت قبول نکی بلکہ اذیت دی یہانتک نوبت ہوا کہ جس سمت کو حضرت جاتی کفار نہایت اذیتین پہونچاتی تہی یہانتک نوبت پونہچی کہ نہ تو آپ گہر سی باہر نکل سکتی تہی اور نہ رہ سکتی تہی اور کفار حضرت کی قتل پر آمادہ تہی پس حضرت نی ایک دیوار کی سایہ مین بیٹہکر درگاہ جناب حق سبحانہ وتعالی مین عرض کی

اللهی انی اشکو الیک ضعف قوتی وقلة حیلتی وهوانی علی الناس انت ارحم الراحمین وانت رب المستضعفین فانت ربی الی من یکلنی الی بعید یتجهمنی ام الی عدو ملکته امری ان لم یکن منک علی غضب فلا ابالی ولکن عافیتک اوسع لی اعوذ بنور وجهک الذی اشرقت له الظلمات وصلح علیه امر الدنیا والاخرة ان یحل بی غضبک وتنزل بی سخطک لک العتبی حتی ترضی ولا حول ولا قوة الا بک جب موسم حج ہوتا تہا تو حضرت تشریف لیجاتی تہی اور قبائل عرب کو دعوت باسلام فرماتی تہی ابو لہب ملعون حضرت کی سر مبارک پر پتہر مارتا تہا اور دشنام دیتا تہا تفسیر علی بن ابراہیم مین مروی ہی کہ ایک مرتبہ موسم حج مین دو نفر بنی خزرج مین سی کہ ایک اسعد بن زرارہ دوسرا ذکوان

بن عبد قیس تہا اتنی اور یہہ دونو طایفہ ایک اوس اور دوسری خزرج مدینہ مین تھی اور سالہا سال سی دشمنی بڑی واقع تہی جسکی سبب سی ہر وقت مسلح اور آمادہ جنگ و پیکار رہتی تہی اور یہہ سعد بن زرارہ عتبہ و شیبہ سی محبت رکھتا تہا اونکی گہر پر گیا اور چاہا کہ یہہ واسطہ ہون درمیان صلح و آشتی تاکہ رفع فساد ہو جاوی عتبہ نی کہا کہ ہمکو ایک شغل ہی اوسنی کہا کہ حرم خدا مین امن و امان سی رہتی ہو کیا ایسی مہم ہی تمکو اوسنی کہا کہ ایک شخص دعا کرتا ہی کہ مین پیغمبر ہون خدا کیطرف سی اور ہمکو سفیہ اور احمق جانتا ہی اور ہماری اصنام کو دشنام دیتا ہی اور جمعیت ہماری متفرق کردی ہی اسعد نی کہا کہ وہ کون ہی کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا ہی اور یہہ اسعد و ذکوان و تمام قبیلہ اوس و خزرج اپنی علما مین یہود بنی نضیر و بنی قریظہ و بنی قینقاع سی سنتی تہی کہ وقت ظہور پیغمبر کا آیا ہی کہ مکہ سی مدینہ کو ہجرت کریگا اور تمام یہود اور مشرکین اوسکی ہاتھ سی ماری جاوینگی اور سب ایمان لاوینگی اور تمام قبایل عرب اوسکی سامنی ذلیل ہونگی اسعد نی اپنی دلمین سمجھا کہ یہہ وہی پیغمبر ہی اوسنی کہا کہ اب وہ کہان ہین عتبہ نی بیان کیا کہ یہہ حجر اسمعیل مین بیٹھی ہوی ہین اور یہہ اپنی شعب سی باہر نہین نکل سکتی مگر موسم حج مین اور ای اسعد تو اونسی ہرگز بات نکرنا کہ وہ ہر ایک کو باتونمین فریفتہ کرتی ہین ایسی سحر البیان ہین ایسا نہو کہ تو بھی اونپر ایمان لاوی اسعد نی کہا پھر مین کیا کرون کہ حرم مین جانا مجھی ضرور ہی کیونکہ عمرہ لایا ہون عتبہ نی کہا کہ اپنی کانون پر پنبہ باندلی کہ اونکی کوی بات نہ سنی اسعد کانونمین پنبہ رکھکی داخل مسجد الحرام ہوا اور طواف شروع کیا جب شوط اول مین برابر حجر اسمعیل کی آیا تو دیکھا کہ جناب رسولخدا مع اصحاب کی حجر مین تشریف رکھتی ہین جب شوط ثانی مین وہین پہونچا تو اپنی دلمین سوچنی لگا کہ مجھسی زیادہ کوی بیوقوف نہوگا کہ ایسا امر عظیم مکہ مین واقع ہوا ہوی اور اتفاقاً یہان آیا ہون اور تفحص نکرون اور حقیقت حال سی مطلع نہون جب مدینہ مین پہونچونگا اور لوگ پوچھینگی تو کیا بیان کرونگا یہہ سوچکی روی کانونسی نکال ڈالی اور انعم صباحا کہا کہ قریش مین بجای سلام کی مروج تہا جناب رسولخدا نی کہا حضرت نی فرمایا کہ حقتعالی نی بہتر اس سی ایک کلمہ واسطی تحیہ کی قرار دیا ہی وہ کیون نہین کہتا اوسنی پوچھا وہ کیا ہی حضرت نی فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور یہی تحیہ اہل بہشت کا ہی اسعد نی عرض کی کہ یا حضرت آپ کس چیز کیطرف دعوت کرتی ہین لوگونکو حضرت نی فرمایا کہ وحدانیت پروردگار کی طرف اور اسکی کہ مین پیغمبر اوسکا ہون اور شرک نکرنا ساتھ خدا کی اور نیکی کرنی اپنی ماں باپ سی اور اپنی اولاد کو بخوف گرسنگی قتل نکرنا اور فواحش مثل زنا و لواطہ و چوری وغیرہ کی مرتکب ہونا اور بالکل ناحق لڑائی کرکی ایک دوسری کو قتل نکرنا اور ناحق مال یتیم کا نکھانا اور وزن سی کم ندینا اور زیادہ نہ لینا اور ظلم اپنی نفس پر و در صورت اختیار غیرون پر نکرنا اور جو عہد کہ حقتعالی سی کیا ہوی اوسپر وفا کرنی یہہ باتین سنکی اسعد کا دل نور ایمانسی منور ہوا اور فوراً اقرار شہادتین کا کیا اور عرض کی کہ فدا ہون مین آپ پر ہم اہل یثرب سی ہین اور طایفہ خزرج سی ہین اور ہمارا ایک اور بھی قبیلہ ہی کہ اوسی اوس کہتی ہین ہم مین اور اوس طایفہ مین رشتہ محبت ٹوٹ گیا ہی اور اسسی زیادہ کوی مواصلہ کی عزیز و بلند مرتبہ نہین امید ہی کہ یہہ امر عظیم آپکی دست مبارک پر تمام ہوی اور ایک شخص اور بھی میری طایفہ سی یہان میری ساتھ آیا ہی وہ بھی حاضر ہوکی اسلام قبول کریگا قسم ہی خدا کی ہم یہود سی سنتی تہی کہ آپ جلد ظہور فرماوینگی اب امید ہی کہ شہر ہمارا محل ہجرت و مقام قدوم خدام حضرت کا ہووین اور حمد خدا کرتی ہین ہم کہ اوسنی ہمکو آپ تک پہونچایا ہم دونو

صرف اسواسطے یہان آئی تہی کہ کوئی شخص ایسا ملی کہ باعث صلح کا درمیان دونو قبیلون اوس و خزرج کی ہووی اسی اثنا مین
ذکوان بہی وہین آیا اسعد نی ذکوان سی کہا کہ یہہ وہی نبی موعود ہین جنکی تعریف یہود بیان کرتی تہی ذکوان بہی اسلام لایا پہر اون
دونون نی عرض کی کہ ایک شخص ایسا ہماری ساتہہ تم انکو روانہ فرمائی کہ لوگونکو دعوت کری خدا کی وحدانیت اور آپکی رسالت کی
طرف اور ہم لوگونکو قرآن تعلیم کری جناب رسولخدا نی مصعب بن عمیر کو کہ جوان شریف النسب ظریف تہا اور شعب مین بہی ساتہہ
حضرت کی رہا تہا اسعد اور ذکوان کی ساتہہ کیا اس مصعب کو قرآن بہت سا یاد تہا غرض یہہ لوگ جب مدینہ مین پہونچی اور
اون لوگونکو خبر دی ہر ایک گروہ و جماعت سی ایک ایک دو دو آدمی اسلام لائی اور مصعب اسعد کی گہر مین رہتا تہا اور
ہر روز مجالس طایفہ خزرج مین جاتا تہا اور دعوت طرف اسلام کی کرتا تہا جب کہ عبداللہ ابن ابی کو کہ بزرگ و سردار قبیلہ
خزرج تہا اطلاع ہوئی وہ بہت برہم ہوا اور اسعد کا کو خفیف ہوا اسعد نی مصعب بن عمیر سی کہا کہ سعد بن معاذ میرا خالہ کا بیٹا
. . . شریف و جلیل و عاقل قبیلہ اوس سی ہی قبیلہ اوس اوسکی صلاح سی ہرگز پاؤن باہر نہین رکہتا اگر وہ مسلمان
ہو جاوی تو انشاء اللہ اسلام کو بڑی ترقی ہو گی یہہ سنکی مصعب مع اسعد کی اوس محلہ کو گئی اور ایک کنوئین پر بیٹہ گئی
چند لوگ محلہ کی جمع ہو گئی مصعب نی چند آیتین قرآن کی قراوت کین جب یہہ خبر سعد کو پہونچی تو اسید بن حضیر کو بہیجا اور کہا
اسعد سی کہو کہ ہدایت کو [illegible] آئی ہی اور [illegible] تہا [illegible] ایک کو جائی جب اسید سامنی آیا تو
اسعد نی کہا کہ اگر یہہ شخص ہماری ساتہہ ہو جاوی تو نہایت مناسب ہی غرض اسید نی پیغام دیا مصعب نی کہا ایک لمحہ ہماری پاس
توقف کرکی تمہید دین اسلام عرض کرین اگر کچہ پسند آیا تو قبول کرنا والا اختیار ہی غرض جب اسید بیٹہا تو مصعب نی قرآن
پڑہنا شروع کیا اسید نی کہا جب کوئی مسلمان ہو تو کیا چاہیی مصعب نی کہا غسل کری لباس پہنکی اقرار شہادتین کرنا چاہیی
پس اسید نی فوراً کنوئین مین غوطہ لگایا بعد اوسکی کہا کہ شہادتین مجہپر عرض کرو مصعب نی شہادتین تلقین کین غرض اسید
مسلمان ہوا اور دو رکعت نماز پڑہی بعد اوسکی اسید نی کہا کہ مین ایک حیلہ کرکی سعد کو تیری پاس بہیجونگا یہہ کہکی سعد کی
پاس گیا سعد نی اسید کو دیکہا تو کہنی لگا کہ قسم خدا کی مونہہ اسید کا نورانی ہو گیا ہی یہہ کہکی خود بہی مصعب کی پاس گیا
اور سماعت قرآن کی کی مصعب نی سور حم مین سی ایک سورہ پڑہا قرآن سنتی ہی میل بہم پہونچی مصعب نی سعد سی
کہا کہ گویا خدا نی محبت ایمان کی اسکی دل مین پہلی سی ڈال دی تہی پس سعد بن معاذ نی اپنی کپڑی گہر سی منگوائی اور غسل کرکی
اقرار شہادتین کرکی مسلمان ہوا بعد اوسکی سعد بن معاذ نی مصعب کو اپنی ساتہہ لیا اور اپنی محلہ مین پہونچکی کہا کہ اب لوگونکو
طرف اسلام کی ظاہر و علانیہ دعوت کر اور کسی کا خوف نکر اور خود تمام قوم مین ندا کی کہ آج کوئی لڑکا اور عورت باقی نرہی
مگر یہہ کہ سب حاضر ہون کہ آج دن شرم و حیا کا نہین جب سب لوگ حاضر ہوئی تو سعد بن معاذ نی کہا کہ میرا کیسا مرتبہ ہی
تم سب کی نزدیک سب نی کہا کہ تم بزرگ اور سید و مطاع قوم کی ہو جو چاہتی ہو بیان کرو کہ ہم تابعدار ہین سعد بن معاذ
نی کہا کہ ای مردان و زنان تم مین سی کوئی مجہسی بات نکری اور بات کرنی تمکو حرام ہی جبتک کہ پہلی گواہی دو کہ محمد رسولخدا
ہین اور حمد ہی خدا کو کہ ہمکو کرامت کی ایسی پیغمبر اور یہہ وہی نبی موعود ہی کہ سالہا سال سی یہود جنکی ظہور کی
خبر دیتی تہی پس اوسدن کوئی گہر نرہا اوس محلہ و طایفہ مین کہ سارا وہ مسلمان نہوا اور اسلام مدینہ منورہ مین شایع ہوا

اور اعیان و اشراف و لوطایفه کی داخل اسلام ہوی احوال کی اطلاع عریضه مین مصعب وجوه مدینه نی خدمت با سعادت
جناب رسولخدا مین لکھی منجمله اصحاب که ایک عرصه تک مصیبت مین مبتلا رہی تھی ایک ایک دو دو آدمیونکو جناب رسولخدا
مدینه کیطرف روانه کرتی تھی جب وه لوک مدینه مین پہنچی دونو طایفه بکمال مہمانداری اونکی کرتی تھی جب موسم
حج کا آیا اشراف و اعیان اوس و خزرج مکه مین آی اور خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوی تو حضرت نی اونسی فرمایا
که اگر مین تمہاری بلاد مین آؤن تو میری محافظت شر قریش و یہود سی کروگی که ثواب اوسکا خدا سی پاوگی اور مین ضامن بہشت
اونهون نی عرض کی که جو عہد چاہو ہمسی لو پہر عرض کی اونهون نی که بارہوین شب ذیحجه جو لیال تشریق سی ہی اوس
شبکو عہد کرینگی جب وه شب آئی تو متصل جمره عقبه کی خانه عبد المطلب مین سب لوک جمع ہوی اور جناب رسولخدا
جناب امیر و حضرت حمزه بہی وہین تھی غرض ستر آدمیون نی بیعت آنحضرت سی کی اور اقرار کیا که اپنی جان و مال راه خدا
مین پیغمبر پر فدا کرین اور شر قریش و یہود سی محافظت کرین اور جناب رسولخدا نی بہی اقرار کیا که وه لوک دنیا مین صاحب
عزت و حشمت ہونگی اور روز قیامت اونکو اپنی ساتھ لیکی بہشت برین مین تشریف لیجاینگی باره نقیب یعنی رئیس اونمین
انتخاب کئی نو قبیله خزرج سی تھی اور تین اوس سی که اونهون نی عہد کئی اور ضامن اپنی قبیله کی ہوی شیطان جب
اس سی مطلع ہوا تو منادی کی اوسنی که ساری مشرکین نی اپنی گہرونمین سنی که ای جماعت قریش عرب تم لوک اپنی گہرونمین آرام
بیٹھی ہو تم کو اطلاع نہین که محمد رسول الله متصل جمره عقبه تشریف رکھتی ہین اور جوانان قبیله اوس و خزرج نی
بیعت اونکی کرلی ہی اور تمہاری جنگ کی جب اہل مکه نی یہه سنا تو سب نی سلاح اپنی اپنی باندہی جناب رسولخدا
نی انصار سی فرمایا که متفرق ہو جاو اونهون نی عرض کی که اگر اجازت ہووی تو اونسی جنگ کرین حضرت نی فرمایا که ابہی امر
جہاد نہین ہوا ہی انصار نی عرض کی که پہر ہمارے ساتھ چلیی که اونسی بات چیت کرین حضرت نی فرمایا که انتظار امر الہی کا ہی
پہر سب انصار اپنی جگه کو گئی اور جناب امیر المومنین و حضرت حمزه قریش کی سامنی گئی قریش نی پوچها که یہه جمعیت کیسی
ہی جناب امیر و حضرت حمزه نی کہا که ہماری پاس اسوقت ایک متنفس نہین یہه سنکی وه پہر گئی دوسری دن عبد الله بن ابی
کی پاس گئی اور کہا که ہمنی سنا ہی که تیری قوم نی بیعت محمد کی کی ہی عبد الله نی قسم کہائی که ہرگز کسی نی بیعت نہین کی
اور مجکو ہرگز اطلاع نہین حقیقت مین اوسنی سچ کہا که انصار اوسکو ساتهه اپنی ساتهه خدمت جناب رسولخدا مین نہین لیگئی تہی
الغرض انصار روانه مدینه ہوی اور جناب رسولخدا نی مسلمانونکو آہسته آہسته روانه مدینه کیا تا اینکه باقی نرہی مدینه مین مگر جناب
رسولخدا و حضرت علی ابن ابیطالب و چند پیر مرد و زنان بیوه که ضعیف و عاجز اور قادر حرکت پر نه تہی اور جب قریش کو دریافت
ہوا که اب فی الجمله شیرازه دین محکم ہوا اور اہل مدینه نی بیعت آنحضرت کی اور بر جنگ قریش کی کرلی تو چالیس نفر کہنه گر
دار الندوه مین مشوره کی لئی مجتمع ہوی اوسوقت شیطان بشکل پیر مرد کی بنکی داخل اوس مشوره کی ہوا ابوجہل نی کہا که
رای میری یہه ہی که خفیه ایک شخص کو بہیجین که محمد کو قتل کری اگر بنی ہاشم اوسکو قتل کرنا چاہینگی تو ہم ایک کیا بلکه دس
مرتبه دیت دیسکتی ہین شیطان نی کہا که یہه رای صحیح نہین کیونکه اول تو یہه ہی که قاتل جناب رسولخدا کا لامحاله مقتول
ہوگا ہرگز نہین بچیگا پس ایسا کون ہی که اپنی جان کہوئی اور دوسری بنی ہاشم ہرگز دیت پر راضی نہونگی جبتک که

[illegible] زنده رہی اور [illegible]
مثل خزاعه وغیره کی پہر لاچار لڑائی کرنی پڑیگی اور خزاعه کی جو اور ہم قسم ہین وه مستعد بیکار ہونگی اسطرح سی تمام
قریش مین فساد پہیلیگا آخر کو سب کشتی تمام ہونگی اور ایک شخص نی کہا که میری صلاح یہه ہی که رسولخدا کو حبس کرین
اور کہانا اسقدر دین که سد رمق کو بہی کافی نهو شیطان نی کہا که یہه اوس سی بہی بدتر ہی کیونکه بنی ہاشم ہرگز اس بات پر
راضی نهونگی جب موسم حج کا آئیگا جو قبایل یہان مجتمع ہونگی اونکی اعانت سی رسولخدا کو چہوڑا لینگی پہر ایک شخص نی
کہا که رسولخدا کو مکه سی نکالدو اور پہر باطمینان تمام اپنی خداؤنکی عبادت مین مشغول رہو شیطان نی کہا که یہه رای
دونون سی بدتر ہی کیونکه ایسی فصیح سحر البیان کو مکه سی نکالکی کسطرح مطمئن ہوسکتی ہو که وه جاکی لوگونکی دل فریفته کریگا
پہر نہین معلوم که کسقدر جمعیت سی تمہاری طرف رخ کری اور تمہین مکه مین رہنا مشکل کردی اوسوقت سب حیران ہوی اور
کہنی لگی که رای صحیح کیا ہی شیطان نی کہا که رای صحیح یہه ہی که ہر قبیله اور طایفه سی دو دو آدمی جمع کرو ایک آدمی
بنی ہاشم سی بہی متفق کرو بعد اوسکی جمع ہوکی بہیئت مجموعی جناب رسولخدا پر حمله کرو اور اونکی بدن مبارک پر ایک ایک
وار سب لگائین تاکه وه حضرت شہید ہون جبکه سب لوگ شریک اونکی خون مین ہونگی تو پہر بنی ہاشم کسطرح دیت لی
سکتی ہین کیونکه خود اونہین سی بہی تو ایک آدمی شریک ہوگا اگر زیاده اصرار دیت کی واسطی کرینگی تو جمعه دیت کے
تم دیدینا پس سب نی اس رای کو پسند کیا اور کہا اسقدر دیت دینا کیا مشکل ہی غرض سب نی اتفاق جناب رسولخدا کی
قتل پر کرلیا اور ہر ہر قبیله سی لوگ جمع کئی بنی ہاشم مین سی ابولہب شامل اونکی ہوا اوسوقت حقسبحانه وتعالی
نی اپنی حبیب کو اطلاع اس مشورت کی دی اور یہه آیه نازل ہوا واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او
یخرجوک ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین اور امر کیا حقتعالی نی آنحضرت کو اس شہر سی باہر
جاؤ اور علی ابن ابیطالب کو اپنی جگه سلا جاؤ اوسدن قصد کیا قریش نی که آج شبکو شبخون حضرت پر لیجائین اوس
روز مشرک لوگ نہایت مسرور تالیان بجاتی پہرتی تہی اور اسقدر خوشی تہی که ضبط نہین کرسکتی تہی غرض جب شب
ہوی تو ستر آدمی مشرکین سی جمع ہوکی خانه فیض کاشانه جناب رسولخدا پر آئی اور قصد کیا که اندر گہس جائین اور اپنا
مطلب حاصل کرین لیکن ابولہب مانع ہوا اور کہنی لگا که اس گہر مین لڑکی و عورتین بہت ہین ایسا نہو که بدنامی ہوی
شب بہر پاسبانی کرین کی اور صبحکو جناب رسولخدا کو شہید کردینگی پس آس پاس حضرت کی گہر کی وه لوگ لیٹ
رہی اور جناب رسولخدا نی ارشاد فرمایا که فرش حضرت کا بچہائین اور حکم دیا ابوبکر و ہند ابن ابی ہاله کو که باہر مکه سے
جائین اور کسی مقام مین انتظار حضرت مین بیٹہین جب وه دونو روانه ہوی تو حضرت نی جناب امیر سی فرمایا که ای علی مجہپر اپنی
آپ کو فدا کرسکتی ہو جناب امیر نی عرض کی که یہه مجہپر احسان ہی حضرت نی فرمایا که پہر میری فرش پر سو رہو اور
میری چادر اوڑہلو بعد اوسکی جناب امیر کو سینه سی لگایا اور دونو حضرت رونی لگی جناب رسولخدا نی امر بصبر فرمایا اور
ارشاد کیا که ای علی حقسبحانه وتعالی امتحان اپنی بندونکا بقدر اونکی مرتبه کی کرتا ہی اسیواسطه سب سی زیاده
مصیبت انبیا کو ہوتی ہی اور بعد اونکی حسب شخص کا جو مرتبه ہی اسیقدر مصیبت اوسکی ہوتی ہی اور بتحقیق ای بہای تمہارا

بہی

ہی امتحان آئندہ حق سبحانہ تعالی نے جب کہ امتحان کیا اپنے خلیل ابراہیم کا اور اپنے ذبیح اسمعیل کا پس صبر کر اے بھائی میرے اور اے نور دیدہ میرے اور رحمت خدا کی نزدیک نیکوکاروں کی ہے اوسوقت جناب امیر علیہ السلام فراش پر یعنی چادر لے کے لیٹ گئے اور حضرت جبرئیل اور حضرت ہاتھ میں ہاتھ لیے ہوے سورہ یٰس کے تلاوت کرتے ہوے گھر سے باہر نکلے جب آیہ وجعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون کی تلاوت کی تو اونکی طرف پڑھ کر دم کر دی اور مٹھی میں تھوڑی سی خاک اوٹھا کے اونکی طرف ڈال دی پھر اونہوں نے حضرت کو نہ دیکھا غرض حضرت جب اوسجگہ سے گذرے تو پہونچے اوس مقام میں جہاں ابوبکر و ہند کو حکم توقف کا دیا تھا وہاں سے ابوبکر کو ساتھ اپنے لے لیا اور ہند کو کسی ضرورت کے واسطے مکہ کو روانہ کیا اور خود روانہ طرف غار ثور کے ہوے کہ قریب مکہ کے ہے اور مکہ سے جنوب کیطرف واقع ہے اور غار ثور میں مع ابوبکر کے مخفی ہوے غرض جب اول صبح ہوا اور قریش نے قصد کیا کہ داخل حضرت کے گھر میں ہوں ان شیطان آدمی کیصورت میں سامنے آیا اور مشرکین سے کہنے لگا کہ کہاں جاتے ہو اور کسکو قتل کروگے اور کسکی تلاش کرتے ہو اونہوں نے کہا کہ رسولخدا کی شیطان نے کہا کہ وہ تو رات سے کسیطرف کو چلے گئے اور چلتے وقت تمہارے سروں پر خاک ڈال گئے ہیں اور وہ خاک اب تک تمہارے سروں میں موجود ہے جب اونہوں نے دریافت کیا تو بیشک سروں پر خاک پڑی ہوئی تھی جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس جس کے سر پر وہ خاک پڑی تھی جنگ بدر میں وہ شخص مارا گیا غرض مشرکین داخل خانہ جناب رسولخدا ہوے خالد بن ولید سب کے آگے تھا جب جناب امیر تک پہونچے تو حضرت اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑے ہوے اور خالد کے ہاتھ کو اس زور سے جھٹکہ دیا کہ خالد اپنے ہاتھ کو بسبب درد کے زمین پر رگڑتا تھا اور عجز و زاری کرتا تھا اس اثنا میں سفیدی صبح کی روشن ہوئی اوسوقت جناب امیر نے تلوار خالد سے چھین لی اور حضرت تلوار لیکے کھڑے ہو گئے قریش یہہ دیکھکے ہٹے اونہوں نے دیکھا کہ جناب علی ابن ابی طالب ہیں کہنے لگے کہ آیا تم علی ہو حضرت نے کہا نعم قریش نے کہا کہ ہم اسوقت تم سے کچھ خواہش نہیں رکھتے ہیں محمد تمہارے بھائی کہاں ہیں جناب امیر نے کہا کہ کیا مجھے سپرد کر گئے تھے کہ اب مجھ سے پوچھتے ہو پس قریش نے جناب امیر المومنین کو وہیں چھوڑا اور خود روانہ ہوے طرف جناب رسولخدا کے اور ایک شخص قبیلہ خزاعہ سے تھا کہ نام اوسکا ابوکرز تھا اور علم قیافہ و کھوج نکالنے میں یکتا تھا اوسے اپنے ساتھ لیا اور امیدوار انعام کا اوسے کیا وہ نقش پائے مبارک جناب رسولخدا کا بتلاتا جاتا تھا اوسجگہ تک کہ ابوبکر ساتھ ہوا تھا جب وہاں سے آگے چلے تو اوسنے کہا کہ اب دو آدمی ہیں اسیطرح اونکو غار ثور تک لیگیا وہاں جاکے کہنے لگا کہ اب یہاں سے آگے کہیں نہیں گئے البتہ اگر آسمان پر تشریف لیگئے ہوں تو ہو سکتا ہے ورنہ زمین پر کہیں اسکے آگے نہیں پڑتے ہیں اور حق سبحانہ و تعالی نے حکم دیا عنکبوتکو کہ اوس غار کے دروازے پر جالا تنیں اور ایک فرشتہ بصورت ایک قریش کے مجسم ہوکے باہر غار کے کھڑا ہوا جب مشرکین تلاش کرتے وہاں پہونچے تو اوس فرشتہ نے کہا یہاں کوئی نہیں اور علاوہ بران دیکھا قریش نے کہ دروازے میں غار کے دو انڈے ایک کبوتر کے ہیں جب مشرکین غار کے اوپر پہونچے تو ابوبکر نہایت مضطرب ہوا اور شدت اضطراب کے اس درجہ کو پہونچی کہ قریب تھا کہ ظاہر ہو جائے جناب رسولخدا کا اس غار میں تشریف رکھنا مگر سبحان اللہ کیا اخلاق تھے جناب رسولخدا کے اوسوقت تسلی اور دلجوئی اوسکی بہت سی کی اور ارشاد کیا کہ تو کیوں مضطرب ہے حقتعالی ہمارے

ساتھہ ہی جبکہ اسپر بھی ابو بکر کو آرام نہوا تو حضرت نی اعجاز سی ایک در اوس غار مین باز کیا وہان ایک دریا ذخار اور اوسمین ایک کشتی مہیا و آمادہ چلنی پر نظر آئی حضرت نی کہا کہ مشرکین اندر غار کی آجائینگی تو دوسری دروازی سی اس کشتی مین سوار ہوکی روانہ ہونگی اوسوقت ارادہ اشقیاء مشرکین سی مایوس اور بعد ورود نہی شعی کی خاموش ہوئی پس قریش نی ابو بکر کو بہت ملامت کی اور مکڑی کا جالا اور کبوتر کی انڈی دیکھکی متفرق ہوگئی اور حقتعالی نی اپنی نبی کی محافظت کی دوسری شبکو جناب امیر المومنین ع وہند ابن ابی ہالہ غار مین خدمت حضرت مین گئی حضرت نی امر کیا ہند کو کہ دو ناقہ خرید کی میری واسطی تیسری شبکو حاضر کرو ابو بکر نی کہا کہ مین نی دو شتر تندرو مہیا کئی ہین وہ موجود ہین حکم دیجئی کہ اونکو ہند حاضر کری حضرت نی فرمایا کہ جبتک قیمت ہوئیگی نہ لیگا ممکن نہین کہ مین قبول کرون پھر جناب امیر المومنین ع سی کہا کہ قیمت دونو ناقونکی حوالہ ابو بکر کی کرو چنانچہ حضرت نی قیمت حوالہ ابو بکر کر دی پھر امیر المومنین کو وصیت کی کہ لوگو امانتین جو میری پاس تہین علانیہ حوالہ مالکون کی کرنا اور کسی سی خوف نکرنا کہ حقتعالی نی مجھی خبر دی ہی کہ کوئی تمکو ایذا نہین پہونچائیگا اور تم متوجہ احوال فاطمہ و رقیہ اور سب اہل و عیال کی رہو اور جب میرا لکھا پہونچی تو اونکو اپنی ساتھ لیکی آنا جناب رسولخدا ایسی امین تہی کہ مشرکین قریش باوجود عداوت کی اپنی امانتین حضرت کی پاس رکھواتی تھی وہ امانتین جبتک جمع تہین ور تیرا امر کیا جناب امیر کو سامان سفر مع شتران باردار و بارکبیر وغیرہ بہت سا طیار رکھنا کہ جسکو سامان میسر نہوا وسکو اپنی پاس سی دینا اور سامان مہیا کر کی منتظر میری حکم کی رہنا غرض جناب رسولخدا ص جسوقت غار سی باہر نکلی تو راستہ مین ایک شخص چوپان قریش کا کہ ابریقط نام اوسکا تہا ملا حضرت نی اوسی کہا کہ تو کسی سی کہی گا تو نہین اوسنی کہا واللہ مین کسی سی نکہونگا اور مین آپکو پیغمبر برحق جانتا ہون کیونکہ اگر آپ نبی نہوتی تو کبوتر ہرگز انڈی نہ دیتا اور مکڑی ہرگز جالا نکرتی پس آپکی حتی الامکان محافظت کرونگا اور ایسی راستہ سی لیکی انکو چلونگا کہ آپکو کوئی نہ دیکھی پس وہ چوپان آگی ہوا اور شاہراہ چھوڑ دیا کنارہ کنارہ رستہ سی روانہ مدینہ ہوئی مگر منزل قدید مین غرض جب وہان پہونچی تو خیمہ ام معبد مین تشریف لیگئی اور وہان ایک معجزہ ظاہر ہوا اور کیفیت اوسکی جو کہ کتب معتبرہ مین منقول ہی اسطرح پر ہی منقول ہی ہند دختر جون سی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مدینہ کو ہجرت فرمائی جب منزل قدید مین پہونچی تو مع اصحاب کی خیمہ ام معبد مین نزول اجلال فرمایا اور تھوڑا شیر طلب کیا ام معبد نی عرض کی کہ شیردار بکریان ہماری چرنی کو گئین ہین اور اب گہر مین سوا ایک گوسفند لاغر و ضعیف کی کہ بالکل شیر نہین دیتی ہی کوئی نہین حضرت نی فرمایا کہ اگر اجازت دی تو اسی کا دودہ دوہین پس بعد اوسکی حضرت نی اپنی دست مبارک سی اوس بکری کی پستانکو کہینچا قدرت الہی سی پستان گوسفند پر از شیر ہوگئی بعد اوسکی ظرف منگوا دودہ اوسمین دوہا اور خود تناول فرمایا بعد ازان سب اصحاب نی پیا حتی کہ سب سیر ہوئی۔ بعد اوسکی حضرت نی استراحت فرمائی جب بیدار ہوئی تو پانی منگوا کی ایک درخت خشک کی سایہ مین کہ ام معبد کی گہر مین تہا بیٹہی اور وضو کیا اثنای وضو مین پانی مضمضہ کا اوس درخت کی جڑ مین ڈالا اور بعد وضو کی فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی اس درخت سی امور غریبہ ظاہر ہونگی پہر دو رکعت نماز پڑہی ام معبد کہتی ہین کہ ہم لوگ ان اعمال سی تعجب کرتی تہی حضرت اوسیدن تشریف لیگئی لیکن دوسری

دن دیکہا ہمنی کہ وہ درخت بلند و تر و تازہ ہوا اور برگ و ثمر لایا کہ نہایت خوشبودار و شیرین وہ ثمر تہا جب ہم لوگ اوسی کہاتی تہی تو سیر ہوتی تہی جو کوئی پیاسا اوس سی نوش کرتا تہا سیراب ہوتا تہا اور جو بیمار استشفا اوسکی کہاتا تہا تندرست ہوتا تہا اور محتاج اوسی کہا کی غنی ہوتا تہا اور حاجتمند کی حاجتین بر آتی ہتین اور جو اونٹ و گوسفند برگ اوسکی کہاتی تہی فربہ و بلند بالا ہوتی تہی اور دودہہ بہت دیتی تہی اور جسدن سی حضرت نی ہماری خیمہ مین نزول اجلال کیا ایسی برکت ہماری قبیلہ مین ہوئی کہ بیانسی باہر ہی اور اسی سبب اوسی درخت کا شجرہ مبارکہ نام رکہا تہا اور بادیہ نشین لوگ آتی تہی اور وسیلہ برکت کی پتی اوس درخت کی اپنی گہرون کو لیجاتی تہی اور جب اون لوگونکو بہوک پیاس لگتی تہی تو اون پتونکو کہا کی سیر و سیراب ہوتی تہی غرض اوس درخت سی خیر بہت جاری تہی ایکدن دیکہا ہمنی صبحکو کہ پتی اوسکی زرد ہو گئی اور ثمر شاخونسی گر گئی یہہ صدمہ دیکہکی ہم نہایت محزون و متفکر تہی کہ ناگاہ خبر حادثہ ارتحال جناب رسولخدا آئی اسکی بعد اوسکی میوہ اوس درخت کا اوس مزہ و خوشبو کا نہوا اور پتی بہی کم ہو گئی اسی طرحسی جب تیس برس گذری تو ایکدن صبحکو کیا دیکہتی ہین کہ درخت بالکل سیاہ ہو گیا اور میوہ بالکل ختم ہو گیا بعد چند روز کی خبر شہادت جناب امیر المومنین علیہ السلام مسموع ہوئی بعد اوسکی صرف پتی اوسکی ہوتی تہی اور میوہ بالکل موقوف ہو گیا تہا اون پتونسی لوگ استشفا کرتی ایک مدت اسیطرح بسر ہوئی بعد اوسکی ایک دن صبحکو کیا دیکہتی ہین کہ اوس درخت کی شاخونسی خون تازہ جاری ہی اور شاخین و برگ بالکل خشک ہو گئی ہین اس سی ہم لوگ بہت متحیر تہی کہ ایک آواز نوحہ کی سنی ایک شخص یہہ شعر نوحہ کی پڑہتا تہا ایا ابن النبی ایا ابن الوصی و یا ابن بقیۃ سادا تنا الاکرمینا ایا ابن الشہید و یا شہیدا عمہ خیر العموم جعفر الطیار اجثت لمصقول اصابک حدہ فی الوجہ منک وقد علاہ غبار چندروز بعد خبر شہادت جناب سید الشہدا کی پہونچی بس اوس درخت مین کچہہ اثر باقی نرہا غرض سراقہ بن جشعم نی جب سنا کہ جناب رسولخدا مدینہ کی طرف ہجرت کر گئی تو سوار اپنی طایفہ کی ہمراہ لیکی حضرت کی تعاقب مین روانہ ہوا جب قریب حضرت کی پہونچا تو گہوڑی سی گر پڑا پس عجز و الحاح کرنی لگا حضرتسی حضرت نی اوسکی واسطی دعا کی تو اوسکو گویا طاقت آگئی پہر وہ شقی گہوڑی پہ سوار ہوا اور قصد اذیت کا کیا پہر گہوڑی سی گر پڑا حتی کہ تین مرتبہ اوسی طرح ظہور مین آیا جب وہ قصد اذا کا کرتا تہا تو حضرت فرماتی تہی یا ارض خذیہ اور جب عجز کرتا تہا تو حضرت کہتی تہی دعیہ چوتہی مرتبہ اوسنی عرض کی کہ مین اذیت نہ دونگا مین پہر جاتا ہون حضرت نی فرمایا بہت اچہا جلد پہر کو روانہ ہوا اوسنی عرض کی کہ یا امام الانام یہہ میرا تیر ہی بطور نشانی کی لو آئی اسکو میری غلام و بکریان ملین گی اوسمین آپکا اختیار ہی حضرت نی فرمایا کہ اوسکی مجکو کچہہ احتیاج نہین پہر اوسنی عرض کی کہ آپ مجہسی ضرور کچہہ طلب فرمائی حضرتنی فرمایا کہ جو لوگ قریش سی تجکو میری تعاقب مین ملی اوسکو پہیر کر لیجانا غرض جب سراقہ وہانسی واپس ہوا تو اوسکو ایک گروہ قریش حضرت کی تعاقب مین جاتا ہوا ملا سراقہ نی اونسی کہا کہ اسطرف تمہارا جانا کچہہ احتیاج نہین مین موجود ہون اگر ادہر تشریف لائین گی تو مین روک لونگا لکن مناسب ہی کہ تم لوگ یمن و طایف کی رستون پر جاؤ خلاصہ یہہ ہی کہ جب جناب رسولخدا قریب مدینہ کی پہونچی

دیکہا کہ ابو بریدہ اسلمی بجمعیت ستر آدمیونکی بقصد ایذای جناب رحمۃ للعالمین کی آیا ابو بکر نی کہا کہ اب یہہ لوک قریب آگئی ہین حضرت نی فرمایا کہ اِنسی دریافت کرکہ کون ہین لوکون نی کہا کہ ابو بریدہ ہی حضرت نی کہا کہ دل اسکا اعانت کفار سی سرد ہوا ہیچ پہر دریافت کیا کس طایفہ سی ہی لوکون نی عرض کی کہ ہم لوک اسلمی ہین حضرت نی فرمایا کہ الحمد للہ سالم ہوی ہم خلاصہ یہہ ہی کہ جناب باری نی اونکو ہدایت دی اور وہ لوک ایمان لائی اور ہمرکاب حضرت کی داخل مدینہ منورہ ہوی اور چونکہ بریدہ کی پاس کوی علم نہ تہا اسواسطہ اپنی نیزہ و عمامہ سی نشان ترتیب دیا اور جلو مین روانہ ہوا غرض بارہوین ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۴ بعثت سی جناب رسولخدا نی مدینہ منورہ مین نزول اجلال فرمایا جب سی خبر آمد آمد جناب رسولخدا گرم ہوی تہی انصار روز مرہ واسطی استقبال کی جاتی تہی اور دن [illegible] تہی جب اسیطرح کئی دن گذری تو انصار مایوس ہوکے اسواسطہ اوس روز مشرف نہوسکی حضرت جب ذو الحلیفہ تک پہنچی تو لوکونسی دریافت کیا کہ بنی عمرو و بنی عوف کی گہر کہان ہین لوکون نی نشان دیا تو حضرت اونکی طرف روانہ ہوی ایک یہودی نی دیکہکی بنی عمرو و بنی عوف کو آواز دی کہ ای معشر مسلمانان آگاہ ہو کہ تمہاری سردار آگئی ہین جب یہہ آواز مدینہ مین پہونچی تو مرد و عورت ماری خوشی کی اپنی گہرونسی باہر نکل پڑی پس جناب رسول مسجد قبا مین تشریف لائی اور ناقہ سی اوتری تو طایفہ بنی عمرو و بنی عوف جمع ہوی اور سعادت ملازمت سی مشرف ہوی اور حضرت کلثوم بن ہدم کی گہر مین کہ مرد ضعیف و کور تہا مہمان ہوی اور طایفہ اوس بہی اوسدن حاضر خدمت ہوا اور چونکہ اوس اور خزرج مین عداوت تہی اسواسطی حاضر نہوسکی جناب رسولخدا اوس و خزرج مین سی کسی کو نہ دیکہا جب شام ہوی تو ابو بکر نی عرض کی یا رسول اللہ مدینہ کو تشریف لی چلیی حضرت نی فرمایا کہ جبتک علی ابن ابیطالب نہ آئی مین مدینہ کو نہین جاونگا ابو بکر نی کہا کہ مشکل ہی کہ علی ابن ابیطالب اسی جلدی آوین غرض ابو بکر نی پیغمبر خدا کو وہین چہوڑا اور آپ ایک شخص انصاری کی گہر مین جا اوترا جب رات ہوی حضرت نی نماز مغرب و عشا کی پڑہی تو اسعد بن زرارہ جو پہلی مسلمان ہوا تہا مونہہ پر پٹی باندہکی حاضر ہوا اور سلام کیا اور ہاتہہ چوم کی اظہار فرح و سرور اور شکرگذاری قدوم تشریف آوری حضرت کی کی اور عرض کی کہ یا حضرت یہہ ممکن نہ تہا کہ مین آپکی تشریف آوری کا حال سنکی یہانتک حاضر نہوتا مگر چونکہ ہم مین اور اس طایفہ مین یعنی اوس مین کہ جہان آپ متوقف ہین نزاع ہی اسواسطی دنکو حاضر نہوسکا اور رات کو آیا حضرت نی فرمایا کہ کوی قبیلہ اوس مین سی اسکو پناہ دیوی کہ شب و روز بی تکلف میری پاس آیا کری قبیلہ اوس نی عرض کی یا حضرت آپ صاحب اختیار ہماری ہین اور پناہ آپکی پناہ ہماری ہی جسکو چاہین پناہ دین فرمایا حضرت نی کہ یہہ درست ہی مگر چاہتا ہون کہ تم مین سی ہی ایک شخص پناہ دیوی پس اوسیون نی اسعد کو پناہ دی اور دس پندرہ روز مین کہ جناب رسولخدا قبیلہ اوس مین تشریف رکہتی تہی اسعد صبح و شام حاضر خدمت جناب رسولخدا جب مدینہ مین داخل ہوی تو جناب امیر المومنین کی نام ایک خط لکہا کہ تم مع عیال کی مدینہ مین آو پس جناب امیر پندرہوین ۱۵ روز ورود جناب رسولخدا سی وارد مدینہ ہوی اور جو واقعات بعد ہجرت جناب رسولخدا کی جناب امیر پر واقع ہوی تہی تفصیل اوسکی اسیطرح پر ہی ثعلبی نی اپنی تفسیر مین روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا نی جناب امیر کو اپنی فراش

پر سونی

پر سونی کا حکم دیا اور امیرالمومنینؑ نی نہایت شوق سی قبول کیا اور اپنی دانست مین جان اپنی فدای جان رسولخداؐ کی حقسبحانہ و تعالی نی وحی کیطرف حضرت جبرئیل و میکائیل کی کہ تم دونون کو بہائی قرار دیتی ہین اور عمر ایک کی دوسری سی زیادہ کرتی ہین پس کون تم مین سی چاہتا ہی کہ عمر اوسکی زیادہ ہو تو اونہون نی عرض کی کہ ہم عمر اپنی زیادہ چاہتی ہین وحی ہوی کہ کسواسطی مثل محمدؐ اور علیؑ کی نہین ہو کہ اون دونون مین عقد اخوت ہوا ہمنی پس علی ابن ابیطالب اپنی بہائی کی فراش پر سویا اور اپنی جانکو اوس سی عزیز نہ کیا پس جاؤ تم زمین پر اور محافظت کرو اوسکی شر دشمنان سی پس نازل ہوی جبرئیل اور میکائیل اور حضرتؑ کی آکر سر و پائین واسطی محافظت کی بیٹہی اور کہا بخ بخ لک یا علی بن ابیطالب قد باہی اللہ بک ملائکتہ پس جناب رسولخداؐ پر یہہ آیۃ نازل ہوی وَمِنَ النَّاسِ مَن یَّشْرِی نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللہِ وَاللہُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ اور تفسیر امام ہمام جناب حسن عسکریؑ مین منقول ہی کہ جب کفار قریش بالین جناب امیرالمومنینؑ پر پہونچی تو ابوجہل نی کہا مونہہ انکا کہول کی دیکہو جب دیکہا تو معلوم ہوا کہ علی ابن ابیطالب ہین متحیر ہوی ابوجہل نی کہا کہ تمہین مین کیا ہوگیا دیکہو اوسکو فریب دیکر اپنی جگہہ سلا کی چلی گئی ہین کہ اوسکو مار ڈالین اور تم بہی اس سی ہاتہہ اوٹہا او رجا کی تلاش کرو پس امیرالمومنینؑ نی فرمایا کہ ای ابوجہل تو کس عقل پر ایسی بیہودہ باتین بکتا ہی قسم ہی حقتعالی کی کہ اوسقدر عقل اور علم اور شجاعت اور قوت اپنی حبیب کو دی ہی کہ اگر تمام ضعفا اور سفہا پر تقسیم کی جاوی تو سب قوی اور عقلمند ہوجائین اور اگر پیغمبر خدا نی منع کیا ہوتا مجہکو کوی امر بعد میری حادث ہو تو مین تم سبکو قتل کرتا افسوس ہی تمپر ای ابوجہل خداوند عالم نی آسمان و زمین و دریا کو امر کیا کہ اجازت لین اوسکی نبی سی اور تمکو ہلاک کرین پس پیغمبر خدا نی قبول نہ کیا اور تمسی سلوک و مدارا پیش آتی تا کہ ایمان لاوی وہ جو علم خدا مین تم مین سی یا تمہاری اصلاب مین سی ہی چونکہ جناب حقسبحانہ و تعالی تمسی مستغنی ہی اور تم محتاج ہو طرف اوسکی پس وہ نہین چاہتا کہ تمکو مضطر و مجبور کری واسطی اطاعت اپنی کی بلکہ قطع عذر و اتمام حجت کی تمپر اور وہ اپنی اختیار سی تمکو چہوڑ دیتا ہی نہین تو تم سبکو طرفۃ العین جاہی تو ہلاک کر دی پس ابوالبختری بمجرد سننی اس کلام ہدایت نظام کی غضبناک ہوا اور شمشیر غلاف سی نکالی اور چاہا کہ حضرت پر حملہ کری انکا دیکہا کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی اوٹہی ہین قریب تہا کہ اسپر گرین اور زمین پہٹ گئی اوسکو چاہا کہ خسف کری اور دریا مواج اسکی جانب آئی کہ غرق کرین اور آسمان نیچی آیا کہ اسپر گر پڑی پس ابوالبختری بیہوش ہوگیا اور تلوار ہاتہہ سی گر گئی ابوجہل نی کہا کہ اسپر صفرانی جوش کیا ہی اس سی یہہ بیہوش ہوا ہی اور سبب اوسکی کہنی کا یہہ تہا کہ لوگون پر یہہ امر ظاہر نہو غرض جس وقت جناب امیرالمومنینؑ خدمت بابرکت جناب رسولخداؐ مین حاضر ہوی جناب رسالتمآب نی فرمایا تمہاری ساتہہ ابوجہل نی تقریر کی اور جو مقدمات میری واسطی تمہاری ساتہہ ہوی خدای عالم نی حوریان بہشت و ملائکہ پر اظہار کیا اونہون نی استفسار کیا کہ وہ کون ہی جو اسقدر مطیع ہی پیغمبر کا کہا اونسی کہ وہ نائب اور پسر عم ہی آنحضرت کا جو اوسکی جگہہ سویا اور جان اپنی فدا کی اوسپر پس خزینہ داران بہشت نی کہا کہ الہی ہمکو خازن اوسکا کر اور حورون نی کہا کہ ہمکو نصیب اوسکی کیجیو تو جناب باریعزاسمہ نی ارشاد فرمایا کہ تم نصیب اوسکی اور اوسکی شیعون کی ہو جسکو چاہی بہشت مین

حکہ دی تمکو جیسی چاہی بخش دی آیا راضی ہو تم اسپر کہا اونہون نی کہ یا باری تعالی راضی ہین ہم اور شکر کرتی ہین
ہم اس نعمت کا غرض جناب حضرت امیر علیہ السلام حسب الحکم جناب سید المرسلین کی عازم مدینہ ہوی اور ضعفای مسلمین کو
مختار کیا کہ جاہین مکہ مین رہین یا متفرق ہون پس رات کی وقت سیدہ نساء عالمیان فاطمہ بنت رسولخدا اور اپنی مان
فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ دختر زبیر کو ہمراہ لیکر شہر سے باہر آئی اور ایمن بن ام ایمن و ابو واقد بہی حضرت کی ساتھ
تہی اور ابو واقد اونٹونکو بہت تیز چلاتا تہا حضرت نی فرمایا کہ ابو واقد اونٹونکو تند نہ چلا یہہ ضعیف ہو جائین گی عرض
کی میں ڈرتا ہون کہ پیچھی سی لوگ نہ آ جائین حضرت نی فرمایا کہ تو تسلی رکہہ اور تشویش نکر خبر دی ہی مجھکو پیغمبر
خدا نی کہ تمکو یہہ اذیت نہ پہونچا سکین گی جب قریب ضجنان کی پہونچی تو آٹھ سوار قریش مین سی ان تک آئی تو حضرت
نی ایمن و ابو واقد کو ارشاد کیا کہ اونٹونکو بٹھلاؤ اور عورتون کو اوتار لو اور خود شمشیر نکالی و انکی مقابل مین آئی تو ان
سوارون نی کہا کہ کیا آیا تمہاری دل مین کہ تم چوری سی انکو لی چلی پہر جاؤ حضرت نی کہا کہ اگر مین نہ پہرون تو کیا کرو گی تم
اونہون نی کہا کہ ہم تمکو مار ڈالین گی پس وہ سوار تو نزدیک اونٹون کی آئی کہ انکو سوار کرکی لی چلین جناب امیر
نی اونکی راہ بند کی ایک نی اونمین سی حضرت پر تلوار لگائی حضرت کی جسم مبارک پر نہ لگی پہر حضرت نی شمشیر آبدار کو اوسکے
سر پر مارا کہ اوسکی سر سی گہوڑی کی زین تک پہونچی بعد اوسکی باقیونکی طرف متوجہ ہوی اور فرمایا [illegible]
خلوا سبیل الجاهد المجاهد آلیت لا اعبد غیر الواحد تب باقی سوارون نی کہا کہ بس یا علی ابن ابیطالب
چلی جاؤ حضرت نی کہا کہ مین جاتا ہون مدینہ کو اپنی بہائی کی پاس جو شخص کہ چاہی موت اپنی وہ میری سامنی آوی پہر ایمن و
ابو واقد سی کہا کہ اونٹونکو ماہر کرو اور عورتون کو سوار کرکی چلو پس سوار ہوی اور علانیہ روانہ ہوی جب ضجنان مین
پہونچی تو ایک شبانہ روز وہان مقام کیا تا وہ جو کہ پیچھی رہ گئی تہی آ گئی از انجملہ ام ایمن پس وہان سی منزل بمنزل
روانہ ہوی اور راتونکو عبادت خدا کرتی تہی اور سب پیچھی جناب امیر المومنین کی نماز پڑہتی تہی حتی کہ وارد مدینہ منورہ ہوی
تو ورود جناب امیر سی ایک دو روز کی بعد جناب رسولخدا ناقہ پر سوار ہوی اور بنی عمرو و بنی عوف حضرت کی جلو مین روان
ہوی اور عرض کی اونہون نی کہ یا حضرت آپ ہمین رہین کہ ہم لوگ صاحب عزت و حمیت و شجاعت ہین حضرت نی فرمایا
کہ مین مامور ہون جسجگہ یہہ شتر بیٹھی مین وہین مقیم ہون جب یہہ خبر اوس و خزرج کو پہونچی کہ پیغمبر خدا سوار ہوی
اور مدینہ مین داخل ہوا چاہتی ہین سب کی سب جلدی جلدی آئی اور گرد ناقہ کی دورہ کرلیا اور ہر شخص یہہ ہی التماس
کرتا تہا کہ آپ ہمارے یہان چلکی رہین حضرت فرماتی تہی کہ چھوڑ دو تم کہ یہہ شتر مامور ہی پس وقت زوال آفتاب قریب بنی
سالم کی پہونچی اونہون نی بہی عجز و الحاح کی کہ حضرت یہان اقامت فرمائین تو اونکی مسجد کی آگی ناقہ بیٹھ گیا تو حضرت
اوتری اور نماز ظہر بطریق نماز جمعہ پڑہی چونکہ روز جمعہ اول تہا اوسدن سو آدمی نی حضرت کی پیچھی نماز پڑہی جب نماز
سی فارغ ہوی تو پہر ناقہ پر سوار ہوی یہان تک کہ اوس میدان مین جہان کہ اب مسجد بنی ہی اور اوس زمانی مین اس مسجد
کی جگہ میدان تہا اور یہہ زمین دو طفل یتیم کی پاس تہی کہ نام اونکا سہل و سہیل تہا اور وہ زیر دست تہی اسعد بن زرارہ
کی پہر وہ ناقہ ابو ایوب کے در پر بیٹھ گیا ہر چند لوگون نی چاہا کہ یہان سی لی چلین اپنی گہرون کو پہر دو قدم چلکی شتر وہین

پہنچا تو ابو ایوب کی مکان حضرت کا اسباب اوٹہا کی اپنی گہر مین لی گئی اور حضرت نی اوسکی گہر مین اقامت فرمائی وہ حضرت کی خدمتگذاری مین کوتاہی نہین کرتی تہی اور ہر روز طعام شام کیواسطی سعد بن عبادہ کی گہر سی ایک ظرف مین جو مجموع وہ سیار دو تین آدمیونکا کہانا ہوتا ہوگا جناب پیغمبر خدا صلعم کی لی آتا تہا تو اوسمین سی تمام مسلمین جتنی ہوتی کہاتی تہی اور سب سیر ہوجاتی تہی اور ظرف بدستور مملو طعام سی رہتا تہا اور صبح کا کہانا سعد کی گہر سی آتا تہا اور مسلمین سیر ہوتی تہی اور کہانا بدستور رہتا تہا غرض اسیطرح بزرگان قبیلہ اوس وخزرج دو وقت دعوت حضرت کی کرتی تہی اسید بن حضیر کہ اعاظم سی تہا ایک روز کوئی اوسکی پاس حاضر نہ تہا وہ خود کہانا اوٹہا کی حضرت کی واسطی لایا حضرت نی فرمایا کہ تو نی کیون زحمت کی اوسنی سبب عرض کیا حضرت نی فرمایا کہ حقتعالی برکت دی تیری خانوادہ مین جو یہود کہ نواح مدینہ مین ساکن تہی مثل بنی نضیر وبنی قریظہ وبنی قینقاع تو چونکہ وہ جانتی تہی اور اپنی کتابون مین اونہون نی پڑہا تہا کہ ایکدن یہہ حضرت مسلط ہوجائینگی تو حاضر ہوئی خدمت مین حضرت کی اور عہد و میثاق و امان نامہ کی درخواست حضرتسی کی حضرت نی اولا اون لوگون کو دعوت طرف اسلام کی کی عبداللہ بن سلام کہ احبار و علماء سی تہا بہت سی مسائل کی تحقیق کرنی کی بعد اسلام لایا اور کئی آدمی اور بہی اسلام لائی اور بہت سی یہودیون نی بسبب تعصب مذہب کی انکار کیا غرض یہہ کہ حضرت نی ایک امان نامہ اس مضمونکا لکہہ کی اونکی حوالہ کیا کہ جبتک یہود سبقت شرارت مین نکرین اور ضرر نہ پہونچاوین زبانسی اور ہاتہہ سی اور کسیطرحسی لات یا دن کو جناب رسولخدا صلعم کو اور مسلمانونکو تو امن و امان مین رہین اور اگر انسی کوئی خیانت ظاہر ہوئی تو خون اونکا مباح اور مال اونکا حلال ہو اور زنان و اطفال اونکی اسیر ہون اہل اسلام کی ہاتہہ مین پہر اوس زمین کو اون دونو یتیمونسی حضرت نی خرید فرمایا اور وہین مسجد بنائی اور سات مہینی تک نماز بیت المقدس کیطرف پڑہتی رہی اور اسی سال یا ایک برس بعد اسکی عقد جناب امیر کا جناب سیدہ سی ہوا چنانچہ ذکر اوسکا انشاء اللہ تعالی احوال جناب سیدہ مین مندرج ہوگا مصنف علیہ الرحمہ نی اس مقام مین اس فصل کو تمام کیا لیکن بعض باتین انکو متعلق احوال جناب رسالتمآب کی لکہنی رہگئین لہذا حقیر خاکپای جناب علیین مکان انسی لکہی جاتی ہین **تکمیل** اما احوال شمائل حضرت کا پس کتاب روضة الواعظین مین منقول ہی کہ ایک شخص مسجد کوفہ مین حاضر ہوا خدمت جناب امیر المومنین ع مین اوسوقت ذوالفقار پر حضرت تکیہ کی بیٹہی تہی عرض کی اوسنی کہ یا حضرت بیان کیجئی حلیہ وصفت جناب رسولخدا کی اسطرحسی کہ صورت مبارک کا اونحضرت کی گویا معاینہ ہوجائی فرمایا جناب امیر نی کہ رنگ حضرتکا سفید تہا اور سرخی غالب تہی آنکہین سیاہ اور بال سیدہی تہی اور سیاہی موہای باریک کی وسط سینہ سی تا ناف کہنچی تہی اور رخسار ہموار و نرم اور بال سینہ و شکم مبارک کی اونحضرت کی مثل شاخ باریک کی نمایان تہی اور سوا اون بالونکی سینہ اور شکم پر بال نہ تہی اور کف دست و پا گوشت سی پر تہی اور جسوقت حضرت راہ چلتی تہی تو قدم مبارک زمین پر نہ کہینچتی تہی بلکہ اسطرح پر زمین سی قدم جدا ہوتی تہی کہ گویا اوپر زمین سراشیب کی راہ چلتی ہین یا گویا پتہر سی قدم مبارک جدا ہوتی ہین اور جب کسی جانب کو ملتفت ہوتی تہی تو تمام جسم مبارک اوس طرف کو پہرتا تہا اور قد

بیان شمائل حضرت

حضرتکا میانہ تہا کوتاہ نہ بلند قطرات عرق پیشانی نورانی پر بمنزلہ مروارید کی ظاہر ہوتی تہی اور خوشبو پسینہ کی آنحضرت کی بہتر تر بوی مشک اذفر سی تہی نہین دیکہا ہمنی مثل اونکی نہ پہلی اوسکی نہ بعد اونکی ظاہرا مراد اس سی یہہ ہی کہ نہ دیکہا ہمنی مثل اونکی اونمین سی جو پہلی آنحضرت کی متولد ہوی اور نہ اونمین سی جو پیچہی آنحضرت کی پیدا ہوی اور اگر بجای لم ار اس حدیث شریف مین لفظ لم یر ہو تو حاجت تکلف کی نہ ہوگی اور حدیث معتبر مین جناب امام حسن اور حضرت امام حسین صلوات اللہ علیہما سی منقول ہی کہ جناب رسالت پناہ باعظمت تہی دیدہ مردم مین اور بہت باہیبت تہی حضرتکی صدور ناس مین اور چہرہ مبارک حضرت کا نور سی چمکتا تہا مانند شب چاردہ کی قد میانہ سی تہوڑی سی بلند تہی اور فرق مبارک بزرگ تہا اور بال نہ بہت پیچیدہ اور نہ افتادہ تہی اور بال سر مبارک کی اکثر اوقات نرمہ گوش سی گذرتی تہی اگر زیادہ ہو جاتی تہی تو بیچ مین سی اونکو شگافتہ کرکی دونو طرف لٹکاتی تہی اور ریش مبارک سفید اور نورانی تہی پیشانی کشادہ اور ابرو باریک مانند کمان کشیدہ تہی اور پیوستہ نہ تہی اور یہہ بات کہ ابرو حضرت کی مثل کمان تہی احادیث سی مستفیض ہی تا آنکہ شاعر نی مناقب آنحضرت مین فرمایا وعینان دعجاوین من تحت حاجب ازج کمشق النون من خط کاتب مگر یہہ امر کہ ابرو پیوستہ نہ تہی پس اس مین روایات مختلف ہین کیونکہ بعض نی روایت کی ہی کہ پیوستہ تہی اور ایک رگ حضرت کی پیشانی نورانی پر تہی جب غضبناک ہوتی تب وہ پر ہو جاتی تہی اور نکل آتی تہی اور ناک مبارک حضرت کی کشیدہ باریک تہی اور درمیان بینی کی بلندی تہی اور نور اوسی ہویدا ہوتا تہا اور ریش مبارک بہت گہنی اور ہموار تہی دہان حلو البیان حضرت کا بہت کوچک نہ تہا اور دندان مبارک سفید اور براق اور نازک اور کشادہ تہی یہہ روایت طولانی ہی اور ساری کتاب حیات القلوب مین مندرج ہی عبداللہ بن سلیمان سی روایت ہی کہ انجیل مین مذکور ہی کہ حقتعالی نی وحی کی طرف عیسی علی نبینا وآلہ علیہ السلام کی کہ ای فرزند طاہرہ بتول ہوشیار ہو اور سو رہا کو کہ مین ہون اللہ دایم کہ زوال نہ رکہتا ہون مین تصدیق کر واوس پیغمبر کی کہ صاحب شتر و مدرعہ و عمامہ و عصا ہی اور کشادہ چشم و پیشانی و واضح الخدین اور کشیدہ بینی و کشادہ دندان ہوگا اور گردن اوسکی مانند ابریق نقرہ کی ہوگی اور گردن کی نیچی ایسا نور ساطع ہوگا کہ گویا سونا چاندی پر جاری ہی اور بال نازک سینہ سی تا ناف اوگی ہوی ہونگی اور شکم پر کوی بال نہ ہوگا اور گندمی رنگ ہوگا اور جب ایک جماعت مین ہونگی تو سب پر زیادتی رکہتی ہونگی اور سب سی نمایان ہونگی اور عرق روی مبارک پر مانند مروارید کی جاری ہوگا اور خوشبو مشک کی اوس سی دایما ساطع ہوگی مانند اونکی نہ تو کہین کسی نی دیکہا اور نہ بعد اونکی کوی ایسا ہوا ہی اور چونکہ ضمن بیان شمایل مین ذکر جسم شریف کا آگیا اس واسطی معجزات بدن آنحضرت کی اسمقام مین ذکر کی جاتی ہین پس جاننا چاہی کہ جناب مولانا مجلسی نی حق الیقین مین چوبیس ۲۴ معجزہ لکہی ہین اول یہہ ہی کہ ہمیشہ نور پیشانی نورانی سی ساطع تہا اور مانند چاند کی جبین مبین اوسکی معدن انوار کی اوپر در و دیوار کی چمکتی تہی اور جسوقت دست مبارک کو بلند کرتی تہی انگشتان مثل مانند شمع کی

روشنی

روشنی دیتی تہیں کتاب حیات القلوب مین مذکور ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کوئی جناب رسول خدا کو
شب تار مین دیکہتا تہا نور روی پر نور سی مشاہدہ کرتا تہا مانند ماہ تابان کی اور مروی ہی کہ ایک رات سوزن عائشہ کی
گم ہو گئی تہی جب حضرت گہر مین تشریف لائی تو نور روی آنحضرت سی وہ سوزن پائی گئی اور نیز فرمایا ہی کہ روایت
کی گئی کہ شب تاریک مین حضرت رستہ چلتی تہی تو دست مبارک کو بلند کرتی تہی تو ایسا نور تابان ہوتا تہا کہ معجزہ ۱
لوگ اوسکی سبب سی رستہ چلتی تہی بہر حق الیقین مین فرمایا ہی معجزہ دوم بوی خوش حضرت کی تہی چنانچہ جس وقت
حضرت کسی راہ سی گذرتی تہی لوگ پہچانتی تہی کہ حضرت اس رستہ گذری ہین بسبب خوشبو کی اور عرق حضرت کا
سب جمع کرتی تہی تو بہتر عطرونکا ہوتا تہا اسیواسطی عطرونمین داخل کرتی تہی اور ایک مرتبہ ایک ڈول مین پانی حضرت معجزہ ۲
کی سامنی لائی حضرت نی اوسمین مضمضہ کیا وہ پانی مشک سی زیادہ خوشبو دار ہو گیا معجزہ سیوم جب حضرت دہوپ
مین کہڑی ہوتی تہی یا رستہ چلتی تہی تو سایہ جسم مبارک کا زمین پر نہین پڑتا تہا معجزہ چہارم جس شخص کی ساتہہ رستی چلتی معجزہ ۳
اگرچہ وہ قد مین بلندتر ہوتا تہا مگر سر و گردن مبارک اوس سی بلندتر معلوم ہوتی تہی معجزہ پنجم جب دہوپ مین معجزہ ۴
حضرت چلتی تہی ابر بسر پر سایہ کرتا تہا اور ساتہہ حضرت کی حرکت کرتا تہا اور مخفی نرہی کہ معجزہ سوم و پنجم اگر دونہی قرار دئی جائین معجزہ ۵
تو باہم منافی ہوتی ہین اور وجہ جمع کی یہہ ہی کہ ابر ہمیشہ سایہ نہین ڈالتا تہا مگر شدت حرارت مین اور اگر بتقدیر تسلیم عموم
ممکن ہی کہ سایہ ابر کا فقط سر مبارک پر ہوتا ہو نہ حاوی جمیع اجزاء جسم پر اور سایہ منفی نسبت اور اعضای جسم کی ہی معجزہ ۶
معجزہ ششم کوئی جانور بالای سر مبارک سی پرواز نہین کرتا تہا اور مگس و پشہ وغیرہ کوئی جسم مبارک پر نہین بیٹہتا تہا معجزہ ۷
معجزہ ہفتم عقب سر کی طرف سی ایسا ہی دیکہتی تہی جیسا سامنی سی دیکہتی تہی متوہم نہو کہ مقابلہ شرط ہی رویت معجزہ ۸
مین جواب وسکا یہہ کہ حقتعالی جس جسم کو چاہی قوت باصرہ عطا کری پس جسم مین آنحضرت کی قوت باصرہ فائض ہو
اور محال نہی کہ قوت باصرہ مختص ایک جانب مین ہو اور دوسری طرف سی دیکہا جای معجزہ ہشتم خواب قوی کو ادراک سی معجزہ ۹
معطل نہین کرتی تہی اور نیز باتین ملائکہ کی حضرت سنتی تہی اور غیر نہین سن سکتا تہا اور نیز ملائکہ کو حضرت دیکہتی تہی اور وہ
حاضرین ہمیشہ نہین دیکہہ سکتی تہی اور نیز جو کچہہ لوگون کی دلمین خطور کرتا تہا حضرت کو معلوم ہوجاتا تہا معجزہ نہم ہرگز
بوی بد مشام مبارک مین نہین پہونچتی تہی معجزہ دہم آب دہان جس کنوین مین ڈالتی تہی پر آب و شیرین ہو جاتا تہا معجزہ ۱۰
اور جس مریض کی ملتی تہی شفا پاتا تہا اور دست مبارک جس طعام کو مس کرتا تہا اوسمین برکت ہوتی تہی اور طعام قلیل سی معجزہ ۱۱
کثیر سیر ہوتی تہی چنانچہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو سی جو کہ جابر انصاری نی ایام غزوہ خندق حاضر کیا تہا سات سو آدمی معجزہ ۱۲
سیر ہوی معجزہ یازدہم جمیع لغات کو جانتی تہی اور سب زبانون مین بات کرتی تہی معجزہ دوازدہم محاسن شریف
مین ستر ہ بال سفید تہی کہ وہ مانند آفتاب کی چمکتی تہی معجزہ سیزدہم پشت مبارک پر مہر نبوت منقش تہی اور نور اوسکا معجزہ ۱۳
نور آفتاب سی زیادہ تر تہا معجزہ چہاردہم انگشتان مبارک سی پانی جاری ہوتا تہا کہ اوس سی ایک جماعت کثیر سیراب ہوی معجزہ ۱۴

معجزہ ۱۴ معجزہ ۱۵ تہی معجزہ پانزدہم اشارہ انگشت سی چاند کو دو ٹکڑی کر دیا معجزہ شانزدہم سنگریزی دست حق پرست مین تسبیح کرتی
معجزہ ۱۶ تہی اور حاضرین سنتی تہی معجزہ ہفدہم جس وقت حضرت متولد ہوئی تو مختون اور ناف بریدہ اور پاک آلایش خون وغیرہ
سی تہی اور خوشبو بہتر از مشک ساطع ہوئی کہ ایک جہان کو اوسنی معطر کیا پس سجدہ کیا جب سر سجدہ سی اوٹھایا تو ہاتھ آسمان
معجزہ ۱۷ کیطرف بلند کر کی اقرار بوحدانیت حقتعالی و رسالت اپنی کی فرمایا اور ایک نور ساطع ہوا کہ اوس سی مشرق و مغرب کو روشن
معجزہ ۱۸ کیا معجزہ ہجدہم محتلم کبھی نہوئی اور خواب شیطانی کبھی نہ دیکھا معجزہ نوزدہم جو فضلہ کہ جدا ہوتا تہا بوی مشک سی
معجزہ ۱۹ اوس سی آتی تہی اور کوئی اوسکو نہین دیکہتا تہا بلکہ زمین مامور تہی اوسبات پر کہ اوسکو فرو لیجاتی تہی معجزہ بستم جس جانور پر
معجزہ ۲۰ سوار ہوتی تہی شرارت اوسکی جاتی رہتی تہی اور ذلیل ہو جاتا تہا اور ضعیف نہوتا تہا معجزہ بست و یکم ایسی قوت
معجزہ ۲۱ تہی کہ کوئی مقاومت نہین کرسکتا تہا معجزہ بست و دوم ساری مخلوقات رعایت اور حرمت اونحضرت کی کرتی
معجزہ ۲۲ تہی اور جس سنگ یا درخت کی برابر سی گذرتی تہی واسطی تعظیم کی جہکجاتا تہا اور طفولیت مین چاند گہواری کی دوری ہلاتا تہا
معجزہ ۲۳ معجزہ بست و سوم اکثر اوقات زمین نرم پر رستہ چلتی تہی اور زمین پر نقش پای مبارک نہین ہوتا تہا اور بعض
معجزہ ۲۴ اوقات سنگ سخت پر جو راہ چلتی تہی تو اثر پای مبارک کا ظاہر ہوتا تہا معجزہ بست و چہارم حقتعالی نی ایسی
مہابت حضرت کی لوگونکی دلو نمین ڈالی تہی کہ باوجود اوس تواضع اور شکستگی اور شفقت اور رحمت کی کوئی شخص روی
مبارک پر اچہی طرح سی نظر نہین ڈال سکتا تہا اور ہر کافر و منافق جو حضرت کو دیکہتا تہا تو خوف سی کانپ جاتا تہا
اور دو مہینے کی رستی سی رعب حضرت کا کفار پر غالب ہوتا تہا تبصرہ بیچ بیان بعض معجزات کی مخفی نرہی کہ
معجزات حضرت کی خارج از احصا ہین جو استقصا اونکا متعسر بلکہ متعذر مگر اندکی از بسیار و قطرہ از بحار بمقام بیان
تیمناً و تبرکاً لکہی جاتی ہین پس جاننا چاہی کہ عمدہ ترین معجزات جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کا قران مجید ہی اور
وجوہ اعجاز کی کتب کبار مین مندرج ہین منجملہ اونکی ایک یہہ ہی بعث خاتم النبیین سی کہ جسکو ایکہزار و دو سو ۱۲۹۲ بانوین
برس ہوے آج تلک ایک آیۃ بہی کوئی منکر مثل قران مجید کی نہ لا سکا چہ جای کہ سورہ یا کتاب اور از انجملہ ہی اخبار بالغیب مانند
خبر دینی کی دولت بنی امیہ سی کہ ہزار مہینہ رہی گی اور دولت بنی عباس اور مظلوم ہونا اہل بیت رسالت کا اور خبر
شہادت جناب امیر و حسنین علیہما السلام کی مع کیفیت شہادت ہر ایک کی اور منقرض ہونا سلطنت ملوک عجم کا اور
باقی رہنا دولت نصاری کا اور خبر شہادت جناب امام رضا علیہ السلام اور مدفون ہونا خراسان مین اور خبر شہادت
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور کیفیت اوسکی اور جنگ کرنا حضرت امیر کا ساتہ عائشہ اور طلحہ و زبیر اور ساتہ
معاویہ و خوارج کی اور خبر دینی مظلومیت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ اور یہہ کہ اوسکو مدینہ سی نکال دینگی اور خبر دینی
اوسکی جو اکثر اہلبیت اور صحابہ پر واقع ہوا ہی اور گواہی نہ دینی حسن خلافت ابوبکر و عمر کا اوسکی کی جیسا کہ حضرت نے
احد مین فرمایا ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی کما صرح بہ امامہم مالک بن انس الاصبحی فی الموطا و غیرہ

پیغمبرؐ اور خبر دیتی وفات نجاشی بادشاہ حبشہ کی وقت انتقال اوسکی اور خبر دیتی ہلاک بادشاہ عجم سی اوسکی سفیر کو جو
بطلب حضرت کی آیا تہا اور خبر دیتی شہادت جعفر طیار و زید و عبد اللہ بن رواحہ سی جنگ موتہ مین اور جنگ تبوک مین اور
خبر دیتی شہادت حبیب بن عدی سی اور خبر دیتی اوس مال سی جو عباس نے مکہ مین مخفی کیا تہا اور خبر دیتی حضرت نے
اون باتونسی جو منافقین اپنی گہرونمین کرتی تہی اور خبر دیتی تہی اون امور کی جنہین صحابہ اپنی گہرونمین مشغول رہتی تہی اور
اکثر لوگ جو حضرت کی پاس واسطی حوایج کی حاضر ہوتی تہی قبل اوسکی کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کرین حضرت جواب پہلی ہی ارشاد
کر دیتی تہی اور خبر دیا جناب امیرؑ کو حال اوس عورت سی جو خط منافقین مدینہ کا کفار مکہ کی پاس لیکی روانہ ہوی تہی اور بہیجا
جناب امیرؑ کا اوسکی گرفتار کرنی کی واسطی اور اوسکا گرفتار ہونا اور کم کوی بات حضرت کی معجزہ سی خالی ہوتی تہی جو شخص تفصیل ان
معجزات کی جو بیان کی گئی چاہی تو دیکہی حیات القلوب کو اور جناب علیین مکان نی اپنی والد ماجد یعنی غفران مآب اعلی اللہ
درجتہ سی نقل کیا ہی کہ فرمایا اونہون نے عماد الاسلام مین کہ روایات اخبار بالغیب کی حضرت سی بہت ہین حتی کہ حصر اونکا مشکل
ہی لیکن ہم ذکر کرتی ہین چند روایتین اہل خلاف کے جنہین احتمال وضع کا نہین کیونکہ سراسر منافی اونکی مطلب کی ہی اور
اگر نہ واقع ہوی ہوتین تو ہرگز مساعدت اونکی لکہنی کی نہ کرتی پس معلوم ہوا کہ بجز صدق و راستی کی کوی محمل اونکا
نہین ہی از انجملہ یہہ ہی کہ احمد بن حنبل نی اپنی مسند مین زیادہ تیرہ طرق سی روایت کی ہی منجملہ اونکی روایت ہی عبد اللہ بن
بریدہ سی کہا اوسنی کہ سنا مین نی اپنی باپ سی کہ وہ کہتا تہا کہ جب محاصرہ کیا ہمنی خیبر کا تو ابو بکر نشان لیکی لڑنی کو
گیا اور بغیر فتح پائی کی مراجعت کی اور بعد اوسکی عمر نشان لیکی گیا اور ظفریاب نہوا پس اہل اسلام کو یہہ مراجعت ناگوار ہوا
جناب رسولخدا نی فرمایا کہ کل علم ہدایت شیم اپنا ایسی شخص کی سپرد کرونگا کہ کرار ہو و فرار نہو کہ خدا اور رسول اوسکو دوست
رکہتی ہین اور وہ دوست رکہتا ہی خدا اور رسول کو اور وہ مراجعت نکریگا تا آنکہ خدا تعالی اوسکو ظفریاب کری گا پس
مسلمین نے با راحت و آرام شب بسر کی کہ انشاء اللہ صبحکو فتح ہوجای گی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین مروی ہی کہ جس وقت جناب
رسولخدا نے روز فتح خیبر فرمایا لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحبہ اللہ و رسولہ و یحب اللہ و رسولہ تو
سب صحابہ کہتی تہی کہ دیکہی کون اس سعادت سی مشرف ہوی جسکو ہر شخص یہین امید حاضر خدمت جناب رسالتمآب ہوا
حضرت نی فرمایا کہ کہان ہی علی ابن ابیطالب عرض کی حاضرین نی کہ وہ بعارضہ رمد مریض ہین پس کسیکو بہیجا کہ حضرت کی پاس حاضر
کری جب جناب امیر حاضر ہوی تو آب دہن مبارک حضرت نی آنکہون پر مل دیا اور دعا کی جناب امیر کو شفا ہوئی کہ گویا یہہ مرض
لاحق ہی نہین ہوا تہا پس نشان ہدایت نشان حوالہ حضرت کی کیا اور خیبر فتح ہوا چنانچہ کیفیت با تفصیل آگی مرقوم ہوگی
ان روایاتسی جیسا کہ ظاہر ہی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نی بالجزم و الحتم اہل لشکر کو اطلاع دی کہ کل فتح خیبر ہوگی— اور از انجملہ یہہ
ہی کہ جناب رسالتمآب نی خبر دی امیر المومنین کو کہ یا علی انک مقاتل الناکثین و القاسطین و المارقین اور یہہ
سب امر ظاہر ہوی اور کتاب فائق مین منقول ہی کہ آنحضرت نی جناب امیرؑ کو فرمایا کہ ای علی مقاتلہ کریگا تو ناکثین و قاسطین

ومارقین سی بہی یہ امر ظاہر ہوا کہ جنگ جمل وہ ہی تہی کہ ناکثین مین سی تہی بیعت کرکی نکث کیا اور جنگ معاویہ سی کہ قاسطین یعنی ظالم تہی اور جنگ خوارج سی کہ مارق تہی وحمیدی نی حدیث رابع متفق علیہ مسند ابوسعید خدری کی مین روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ایک جماعت اہل اسلام کی خارج از دین ہوجائیگی کہ سرگروہ اونکا ذوالثدیہ ہوگا اوسکو قتل کریگا وہ شخص کہ اولی بالحق ہوگا دو طایفون سی اور اوزاعی نی حال مین ذوالثدیہ کی لکہا ہی کہ ایک پستان اوسکا مثل قطعہ گوشت کی تہا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ سنا ہی مینی جناب رسولخدا سی کہ گواہی دیتا ہون کہ علی ابن ابیطالب نی مقاتلہ کیا اونسی اور مین ساتہ حضرت کی تہا کہ جب جہاد سی فارغ ہوی تو کشتون مین تلاش کیا تو پائی لاش ذوالثدیہ کی اوسی صفت پر جیسی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا تہا اور از انجملہ روایت کی ہی حمیدی نی اوسی کتاب مین کہ فرمایا جناب رسولخدا نی کہ عمار کو ایک جماعت باغیون کی قتل کریگی در انحالیکہ عمار اوس جماعت کو طرف بہشت کی بلاییگا اور وہ عمار کو طرف جہنم کی دعوت کرینگی اور شہید کیا عمار کو معاویہ نی جب معاویہ کو اس حدیث کی اطلاع ہوی تو کہا اوسنی کہ مین نی نہین قتل کیا بلکہ عمار کو اوسی نی قتل کیا جو اوسکو ہمراہ لایا تہا جب ابن عباس نی معاویہ سی یہہ کلام سنا تو کہا اگر ایسا ہی ہوا کری تو معاذاللہ قاتل حمزہ جناب رسولخدا ہون اور منجملہ اون اخبار کی حدیث اثنا عشر خلیفہ ہی اور وہ متواترات سی ہی کہ مشتمل ہی اوپر خبر غیب کی نہین تہی اطلاع اوسکی مگر جناب خداوند عالم کو بنا بر مذہب حق کی جسطرحسی کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا نی وہ ظہور مین آیا اور اہل خلاف آج تک اسکی معنیون مین حیران ہین اور یہہ دوسرا معجزہ کلام معجز نظام جناب رسول ملک العلام کا کہ یہہ حدیث غلط مضمون پر محمول نہین ہوسکتی چنانچہ پوشیدہ نہین یہہ بات اوس شخص پر کہ جسنی دیکہا تاویلات کو اس حدیث کی کتب قوم مین کہ آج تک اسکی معنی مین ایک امر محقق نہین ہوا

معجزهٔ شق قمر

منجملہ معجزات حضرت کی ایک معجزہ شق قمر ہی حقتعالی نی قران مجید مین فرمایا اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر معنی اسکی یہہ ہین کہ نزدیک آئی قیامت اور شگافتہ ہوا قمر اکثر مفسرین نی کہا ہی کہ جب قریش نی طلب معجزہ حضرت سی کی تو یہہ آیة نازل ہوی پس آنحضرت نی انگشت سی چاند کیطرف اشارہ کیا قدرت الہی سی چاند دو ٹکڑی ہوگیا جب اہل قری مکہ مین آئی مشرکین نی اونسی دریافت کیا تو اونہون نی بیان کیا کہ بیشک ہمنی اوس شب کو دیکہا پہلی تو چاند دو ٹکڑی ہوگیا پہر مل گیا اور تفصیل اس معجزہ کی کتب کلامیہ مین مندرج ہی اور از انجملہ ہی رجعت آفتاب کی تفصیل اوسکی اسطرح پر ہی کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نی حق الیقین مین فرمایا

رجعت شمس

ہی کہ خاصہ اور عامہ نی سندہای بسیار اسماء بنت عمیس وغیرہ سی روایت کی ہی کہ ایکدن جناب رسولخدا نی جناب امیر کو کسی کام کی واسطی بہیجا بعد اوسکی جناب پیغمبر خدا نی نماز عصر کی ادا کی اور جب جناب امیر نی مراجعت کی تو جناب سرور کائنات نی سر مبارک اپنا دامن امیرالمومنین مین رکہا اوس حال مین حضرت پر وحی نازل ہوی تا آنکہ قریب ہوا کہ خورشید غروب ہوجای جب وحی منقطع ہوی تو حضرت نی جناب امیر سی پوچہا کیا علی نماز پڑہ چکی جناب امیر نی عرض کی کہ حضرت مین

اپکا

آپکا سر مبارک زمین پر نہ رکھہ سکا پس دعا کی جناب رسولخدا نی کہ بار خدایا علی تیری اطاعت اور تیری رسول کی اطاعت مین تھا
حکم دی کہ آفتاب مراجعت کری اسما کہتی ہین کہ واللہ دیکہا ہمنی کہ آفتاب نی مراجعت کی اور بلند ہوا اسقدر کہ زمین پر چمکا اور
وقت فضیلت نماز عصر کا پس جناب امیرالمومنین نی عصر کی نماز پڑہی بعد اوسکی آفتاب دفعۃ غروب ہو گیا اور اس معجزہ کا
علما اہل سنت کو بہی اقرار ہی چنانچہ سیوطی نی واسطی اثبات اس معجزہ کے لآلی مصنوعہ مین ایک رسالہ لکہا ہی اور
ازانجملہ ہی زمین پر آنا بہت سی ستارون کا شب ولادت باسعادت آنحضرت کی اور ازانجملہ ہی نازل ہونا مائدہ اور
طعام اور میوہ ہای بہشت کا آسمانسی واسطی آنحضرت کی اور عترت طاہرہ اونکی کی بسند معتبر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی منقول
ہی کہ ایکدن جناب سیدہ نساء عالمیان مع حسنین علیہم السلام کی خدمت رسولخدا مین حاضر ہوئین حضرت نی فرمایا کہ
علی کو طلب کرو غرض جب جناب امیر بہی آئی تو جناب رسولخدا نی سب کو اپنی قریب بٹہلایا اور عبا خیبری سب پر ڈالی اور
اور تین مرتبہ فرمایا کہ خداوندا یہہ اہل بیت میری ہین دور کر انسی شک اور گناہ اور پاک کر انکو پاک کرنا ام سلمہ کہتی
ہین کہ مین در مین کہڑی تہی مین نی عرض کی کہ یا رسول اللہ مین بہی انہین مین سی ہون حضرت نی فرمایا کہ تو انمین
سی نہین مگر بازگشت تیری طرف خیر کی ہی پس جبرئیل نازل ہوی اور ایک طبق انار و انگور بہشت سی لای کہ وہ تسبیح خدا کرتی
تہی پس اپنی طبیعت کو دی اونہونی تناول فرمائی تو ایک شخص صحابہ سی داخل ہوا اور چاہا کہ اونمین سی کچہ کہا ہی
جبرئیل نی کہا انکو نہین کہا سکتا مگر پیغمبر یا وصی اوسکا یا فرزند اوسکا اور بسند دیگر عایشہ سی منقول ہی کہ ایکدن
جناب رسولخدا نی علی ابن ابیطالب کو کسی کام کی واسطی بہیجا تہا جسوقت علی نی وہانسی مراجعت کی تو حضرت میری حجرہ
مین تشریف رکہتی تہی پس حضرت اوٹہی اور تا صحن خانہ استقبال کیا علی کا اور ہاتہہ اونکی گلی مین ڈال دئی ناگاہ دیکہا
مین نی کہ ایک ٹکڑہ بادل کا آیا اور حضرتین کو اوسنی چہپا لیا تو میری نظر سی غایب ہو گئی جب ابر موقوف ہوا تو دیکہا مین
نی کہ ایک خوشہ انگور کا جناب رسولخدا کی پاس ہی خود اوسمین سی تناول کرتی ہین اور جناب امیر کو بہی اوسمین سی دیتی ہین
مین نی عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کہاتی ہین اور علی کو کہلاتی ہین اور مجکو کچہ نہین عنایت فرماتی فرمایا کہ اسکو نہین
کہا سکتا کوئی اے عایشہ مگر نبی یا وصی نبی اور بسند ہای بسیار عامہ و خاصہ نی انس بن مالک سی
روایت کی ہی کہ ایکدن جناب رسولخدا سوار ہوی اور ایک پہاڑ پر تشریف لیگئی جب اوپر اوسکی پہونچی حضرت نی مجہسی فرمایا
کہ اوسمقام مین علی ابن ابیطالب بیٹہا ہوا سنگریزون پر تسبیح خدا کرتا ہی اوسکو میرا سلام پہونچاؤ اور اس استر پر سوار کر کی
میری پاس لی آؤ پس مین گیا اور جناب امیر کو سوار کرکی لایا جب اونہون نی جناب رسولخدا کو دیکہا تو فرمایا السلام علیک
یا رسول اللہ حضرت نی فرمایا علیک السلام ای ابوالحسن بیٹہو یہان اسجگہ بیٹہی ہین ستر نبی اور مین اون سب سی بہتر
ہون اور وصی بہی اونکی یہان بیٹہی ہین کہ تم اون سب سی بہتر ہو انس کہتا ہی کہ دیکہا مین نی اسوقت کہ ایک
ٹکڑا ابر کا قریب آیا حضرت نی دست مبارک ابر کیطرف دراز کرکی ایک خوشہ انگور کا اوسمین سی لیا اور بیچ مین اپنی اور

نزول طعام بہشتی

جناب امیرؑ کی کہا اور فرمایا کہ کہاؤ اسکو ای بہائی کہ یہہ ہدیہ ہی حق تعالیٰ کا طرف میری اور طرف تمہاری اور دوسری روایت مین ہی
کہ اوس ابر مین سی ماکول ومشروب تناول کیا اور بعد اسکی ابر آسمان کو چلا گیا حضرت نی فرمایا کہ اوس ابر مین سی تین سو
تیرہ پیغمبر اور تین سو تیرہ وصی انکی تناول کیا ہی کہ مین اون سب پیغمبرونسی نزدیک خدا کی گرامی ہون اور علی اون سب وصیاسی
اور حدیث معتبر مین جناب صادقؑ سی منقول ہی کہ فرمایا جناب امیرؑ نی کہ علیکم بالہریسۃ کہ چالیس دن تک قوت
عبادت کی دیتا ہی اور ہریسہ داخل تہا اوس خوان مین جو رسول خداؐ کی واسطی آسمان سی نازل ہوا تہا اور حدیثین نزول مایدہ کی
بہت ہین انشاء اللہ ابواب فضائل جناب امیرالمومنین وحسنین وجناب سیدۃ النساء علیہم السلام مین بیان کی جائینگی
اور ازانجملہ ہین وہ معجزات جو کہ اونحضرتؐ سی حیوانات ونباتات وجمادات مین ظاہر ہوی ہین اول یہہ ہی کہ جناب اخ المعظم الحاج
الحرمین الشریفین مولوی السید شریف حسین صانہ اللہ عن کل شین نی کتاب مجالس الابرار مین وارد کیا ہی حضرت
انسان کا محبت کرنا انسانسی کچھہ مقام تعجب نہین ہی بلکہ محبت کرنا حیوانکا انسانسی تعجب ہی حقسبحانہ تعالیٰ نی جناب سرور
کائنات علیہ الاف التحیات کو وہ شرف اور فضیلت عطا کی تہی کہ حضرت کی جانورونکو بہی محبت حضرت سی اور حضرت کی
اولاد سی تہی چنانچہ ابو علی الحسن بن یحیی زندوستی کہ علماء اہل سنت وجماعت مین سی ہی کتاب روضۃ العلماء مین
کہتا ہی عن ابن عباسؓ قال بینا النبیؐ یخطب ویحث الناس علی الصدقۃ اذ جاء اعرابی یمسک بخطام ناقۃ
فقال یا رسول اللہ ہذہ صدقۃ اللہ ورسولہ ابن عباس سی منقول ہی کہ حضرت رسول خداؐ خطبہ پڑہ رہی تہی اور صدقہ
کرنی کی ترغیب فرماتی تہی کہ ایک اعرابی اپنی ناقہ کی مہار لئی ہوی آیا اور اوسنی کہا کہ یہہ ناقہ صدقہ ہی فنظر الیہا رسول اللہ
فاعجبتہ فقال یا عمر اذا بعثتم فی الصدقۃ فاشتروہا لی پس دیکہا حضرت رسول خداؐ نی ناقہ کیطرف اور حضرت
رسولؐ کو وہ ناقہ اچہا معلوم ہوا حضرت نی فرمایا کہ جب اس ناقہ کو صدقات مین بہیجنا تو اسکو میری واسطی مول لی لینا
فاشتریت لہ وکان رسول اللہؐ یرکبہا فی غزواتہ پس وہ ناقہ آنحضرتؐ کی واسطی مول لیا گیا اور آنحضرت اوسپر
لڑائیون مین سوار ہوتی تہی قال فخرج النبیؐ ذات لیلۃ فی نصف من اللیل والناقۃ بارکۃ فی الدار فلما
مر النبیؐ بہا قالت الناقۃ السلام علیک یا زین القیامۃ والسلام علیک یا خیر البشر السلام علیک
یا فاتح الجنان السلام علیک یا شفیع الامم السلام علیک یا قائد المومنین الی الجنۃ السلام علیک
یا رسول رب العالمین ابن عباس کہتی ہین کہ حضرت رسول خداؐ ایک رات نصف شب کو باہر آئی اور ناقہ گہر مین بندہا
ہوا تہا جب آنحضرت اوسکی پاس سی گذری ناقہ نی کہا السلام علیک یا زین القیامۃ یعنی سلام ہو اوپر تمہاری ای زینت
روز قیامت السلام علیک یا خیر البشر سلام ہو اوپر تمہاری ای بہترین جن وبشر السلام علیک یا فاتح
الجنان سلام ہو اوپر تمہاری ای کہولنی والی دروازہ جنت کی السلام علیک یا شفیع الامم سلام ہو اوپر تمہاری ای
شفاعت کرنی والی امتونکی السلام علیک یا قائد المومنین الی الجنۃ سلام ہو اوپر تمہاری ای لیجانی والی مومنین

کلام ناقہ [illegible]

طرف

مرغ جنت کی السّلام علیک یا رسول ربّ العالمین سلام ہو اوپر تمہاری ای رسول پروردگار عالم کی ثانیاً السّلام علیک ایّہا النبیّ فقال وعلیک السّلام یا ناقۃ سبحان اللہ حضرت کا کیا خلق اور کرم تھا کہ ناقہ کی سلام کا بھی جواب دیا اور فرمایا کہ اوپر تیری سلام ہو ای ناقہ ثمّ قالت یا رسول اللہ انی کنت لرجل من قریش یقال لہ اعضب فہربت منہ فوقعت فی المفازۃ وکان اذا غشی اللیل احتوشتنی السباع ثمّ نادت بعضہا بعضا لا تؤذوہا فانہا مرکب محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بعد اوسکی ناقہ نی حضرت رسولخدا سی عرض کیا کہ ای حضرت مین ناقہ تھی ایک شخص کی کہ وہ قریش مین سی تھا ور نام اوسکا عضب تھا مین اوسکی پاس سی بھاگی اور جنگل کو گئی جب رات ہوئی تو جانوران درندہ مجھکو گھیرتی اور ایذا دینی لگی بعد اوسکی ایک درندہ دوسری سی کہنی لگا کہ یہ ناقہ کو ایذا نہ دو کہ یہہ مرکب خاتم النبیین رسول رب العالمین ہی فلمّا اصبحت وردت ارتع نادتنی کل شجرۃ الیّ الیّ ارتع فانک مرکب محمّد حتی وقعت الی ہاہنا جب صبح ہوئی اور ارادہ چرنی کا کیا تو ہر درخت مجھی پکارتا تھا اور یہہ کہتا کہ مجھی چر لی کہ تو مرکب خاتم النبیین ہی یہان تک کہ مین چرتی ہوئی اس جگہہ آئی فیقال ان رسول اللہ سمّاہا عضباء واشتق لہا اسما من اسم صاحبہا کہتی ہین کہ حضرت رسولخدا نی نام اوس ناقہ کا عضباء رکہا تھا اور اشتقاق کیا تھا عضباء کو نام اوسکی مالک سی کہ اعضب تھا قالت الناقۃ یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ قال وما ذاک ناقہ نی عرض کیا کہ یا حضرت میری آپسی ایک حاجت ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ کیا ہی قالت ان تسئل ربّک ان یجعلنی من مراکبک فی الجنّۃ وان انت متّ قبلی اوصیت ان لا یرکب احد علی ظہری فانہ لا یتحمل قلبی ان لا یخلف احد علی سواک ناقہ نی عرض کیا کہ وہ حاجت میری یہہ ہی کہ آپ حق سبحانہ تعالی سی سوال کرین کہ مجھی آپکا مرکب جنت مین بھی گردانی اور اگر آپکی وفات قبل میری مرنی سی ہو تو آپ وصیت اسکی فرماوین کہ کوئی اور میری اوپر سوار نہو کہ میرا دل متحمل اوسکا نہین ہوتا ہی کہ سوای آپکی کوئی اور میری اوپر سوار ہو قال النبیّ قد قضیت حاجتک حضرت رسولخدا ارشاد فرمایا کہ تیری حاجت برائی یعنی جیسا تو نی چاہا تھا ویسا ہی ہو گا فلمّا توفی النبیّ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اوصی فاطمۃ بان یحسن الی الناقۃ ولا یدع احدا یرکب جب وقت وفات سرور کائنات کا قریب پہونچا تو آنحضرت نی حضرت فاطمہ علیہا السلام سی ناقہ کی بارہ مین یہہ وصیت فرمائی کہ اسکو میری بعد اچھی طرح سی رکھنا اور کسیکو سوار اسپر نہونی دینا فکانت فاطمہ تعلفہا بیدہا وتاکلہا ممّا تاکل وتحسن الیہا حضرت فاطمہ علیہا السلام نی وصیت پر ایسا عمل کیا کہ اپنی ہاتھ سی چارہ ناقہ کو کہلاتی تھین اور جو کچھ آپ تناول کرتی تھین ناقہ کو بھی کہلاتی تھین اذ خرجت بین اللیل فی مثل ما یخرج النبیّ وہی ناگاہ ایک رات کو حضرت فاطمہ علیہا السلام باہر تشریف فرما ہوئین جیسی حضرت رسولخدا انکو باہر واسطی ملاحظہ حال وغیرہ کے تشریف فرماتی تھی تو ملاحظہ کیا کہ ناقہ بندھا ہوا ہی فلمّا رأتہا فاطمہ قالت للناقۃ السّلام علیک یا

بنت رسول اللہ ماساغ لی علف منذ توفی رسول اللہ جب حضرت فاطمہ ناقہ کی پاس گزرین تو ناقہ نی
بزبان فصیح کہا السلام علیک یا بنت رسول اللہ جب سی حضرت رسولخدا نی وفات فرمائی ہی مجھی دانہ چارہ بہلا نہین
معلوم ہوتا ہی اور کہانا گوارا نہین ہوتا ہی وقد حضر اجلی وانا ذاهبة الی ابیک فهل من امر او رسالة
اور اب مجھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اجل میری آئی ہی اور مین تمہاری بابا کی پاس جانی والی ہون اگر کوئی کام یا پیغام ہو تو
آپ مجھسی فرما دین کہ مین حضرت رسولخدا سی عرض کر دونگی قال فبکت فاطمة واعتنقت راسها حضرت فاطمہ
ناقہ کی یہہ بات سنکر رونی لگین اور ناقہ کو گلی سی لگا لیا ووضعت الناقة راسها فی حجر فاطمة علیها السلام
حضرت فاطمہ اوسکی سر کو اپنی کنار مین لئی بیٹھی رہین یہان تک کہ ناقہ نی وفات کی فلما اصبحت عمدت الی کرابیس وکفنها
وامرت ان یحفر حفرة وجعلتها فیها وسوت علیها التراب جب صبح ہوئی تو حضرت فاطمہ نی کپڑا طلب فرمایا
اور ناقہ کو کفن دیا اور حکم کیا کہ ایک گڑہا کہودا جاوی جب گڑہا کہودا تو حضرت نی ناقہ کو اسمین دفن کیا اور مٹی کو
برابر کر دیا ثم نبشوها بعد سبع ایام فلم یجدوا فی حفرة منها جلدا ولا لحما بعد ایک ہفتہ کی جو قبر ناقہ کی کہود کر
دیکہا تو قبر مین گوشت پوست ہڈیان کچہہ نہ تہا دویم یہہ ہی کہ محدثان خاصہ وعامہ نی جناب صادق سی روایت کی
کہ جب جناب رسولخدا مکہ کی راہ مین راستہ چلتی تہی تو جس سنگ یا درخت کی پاس سی گذرتی تہی تو وہ خم ہو جاتا تہا
اور کہتا تہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ سیوم یہہ ہی کہ خاصہ وعامہ نی سندہای بسیار روایت کی کہ جب جناب
رسولخدا نی طرف مدینہ کی ہجرت کی اور مسجد کو بنا کیا تو ایک محراب مسجد مین ایک درخت خشک خرما کا تہا حضرت جب
خطبہ پڑہتی تہی تو اوسپر تکیہ لگاتی تہی پس ایک آدمی آیا اور کہا اوسنی کہ حضرت اگر اجازت ہو تو مین آپکی واسطی ایک
منبر بناؤن آپ خطبہ اوسپر کہڑی ہوکر پڑہا کیجئی تو اوسنی منبر تین درجہ کا بنایا اور حضرت تیسری درجہ پر بیٹہا کرتی تہی
پہلی مرتبہ جب منبر پر تشریف لائی تو اوس درخت نی گریہ وزاری کی جیسا کہ ناقہ اپنی بچی کی مفارقت مین نالہ کری
پس حضرت منبر سی اوتری اور اوس درخت کو اپنی کنار مبارک مین لیا وہ خاموش ہو گیا پس فرمایا حضرت نی اگر مین اسکو اپنی کنار
مین نہ لیتا تو یہہ قیامت تک مصروف بکا رہتا اور اوسکو حنانہ کہتی تہی ایک روایت مین ہی کہ جب اوس درخت نی
نالہ کیا تو اوسکو حضرت نی اپنی پاس بلایا پس وہ زمین چیرتا ہوا قریب حضرت کو پہونچا حضرت نی اوسکو تسکین دی
اسوقت اوس سی ایسی آواز سنی جیسا کہ بچی کو بہلاتی ہین اور وہ اوسوقت روتا ہی غرض یہہ معجزہ متواترات سی ہی
اور وہ اب جگہہ معروف ہی کہ اوسکو استوانہ حنانہ کہتی ہین اور ایک روایت ہی کہ اوس درخت کو منبر کی نیچی دفن
کر دیا چہارم یہہ ہی کہ جناب علامہ حلی علیہ الرحمہ نی اشارہ کیا ہی طرف اوسکی شرح تجرید مین کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت
نی درخت کو طلب کیا اوسنی اجابت کی آنحضرت کی قریب آیا اسطرح پر کہ زمین کو شگافتہ کرتا چلا آتا تہا غرض پہر
عود کیا طرف اپنی مکان اصلی کی اور تفصیل اس قصہ کی روایات متعددہ مین وارد ہی نہج البلاغہ مین مذکور ہی قال امیر المومنین

علیہ السلام ولقد کنت معه صلی الله علیه وآله لما اتاه الملأ من قریش فقالوا له یا محمد انك قد
ادعیت عظیما لم یدعه اباؤك ولا احد من اهل بیتك ونحن نسالك امرا ان اجبتنا الیه واریتناه
علمنا انك نبی ورسول وان لم تفعل علمنا انك ساحر کذاب حاصل معنی اسکی یہہ ہی کہ حضرت امیر علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ میں خدمت بابرکت جناب سرور کائنات میں حاضر تھا اس اثنا میں اشراف قریش حضرت کی خدمت میں آئے
اور کہا انہوں نے کہ یا محمد تم بڑا دعوی کرتے ہو کہ تمہارے آبا و اجداد و خویشوں نے نہیں کیا ہم تمسے ایک سوال کرتے
ہیں اگر پورا کیا تم نے اوسکو تو جانینگے ہم کہ تم رسول ہو اگر تمسے وہ نہو سکا تو جانینگے کہ تم ساحر ہو فقال علیه السلام وما
تسألون فقالوا تدعو لنا هذه الشجرة حتی تنقلع بعروقها تقف بین یدیك فقال صلی الله علیه
وآله ان الله علی کل شیء قدیر فان فعل الله ذلك لكم اتؤمنون وتشهدون بالحق قالوا نعم قال فانی
ساریکم ما تطلبون وانی لاعلم انکم لا تفیئون الی خیر وان فیکم من یطرح فی القلیب ومن یحزب الاحزاب
پس کہا حضرت نے کہ کیا سوال کرتے ہو تم کہا انہوں نے کہ اس درخت کو اپنے پاس طلب کرو تا آوے یہہ کندہ ہو کے مع رگونکے
اور ٹھہر جاے سامنے تمہارے حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم قادر ہی ہر شی پر آیا اگر یہہ معجزہ تم دیکھو تو ایمان لاؤگے عرض کیا انہوں نے
ہم ایمان لاوینگے فرمایا حضرت نے کہ میں تمکو معجزہ دکھلاتا ہوں مگر جانتا ہوں کہ تم ایمان نہیں لاؤگے اور تم میں سے چند
آدمی ایسے ہیں کہ جنگ بدر میں مارے جاینگے اور کنوئیں میں ڈال دیے جاینگے اور بعض ایسے ہیں کہ لشکر جمع کرکے میرے ساتھ
لڑائی کرینگے قال یا ایتها الشجرة ان کنت تؤمنین بالله والیوم الآخر فانقلعی بعروقك حتی تقفی
بین یدی باذن الله فوالذی بعثه بالحق لانقلعت بعروقها وجاءت ولها دوی شدید وقصف کقصف اجنحة
الطیر حتی وقفت بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مرفرفة والقت بغصنها الاعلی علی رسول الله
وببعض اغصانها علی منکبی وکنت علی یمینه پھر حضرت نے فرمایا کہ اے درخت اگر ایمان بخدا اور رسول و روز قیامت
رکھتا ہی اور جانتا ہی تو کہ میں پیغمبر و رسول خدا ہوں پس کندہ ہو جا تو مع رگوں اپنی کی یہاں تک کہ ٹھہر جا میرے سامنے
باذن خداتعالی پس قسم اوس خدا کی جنے حضرت کو نبی برحق مبعوث کیا کہ وہ درخت اپنی جگہہ سے جدا ہو کے با صوت
شدید مانند بالہای مرغان قریب حضرت کی پہونچ کے متوقف ہوا اور حضرت کی سر مبارک پر سایہ کیا اسطرح سے کہ ایک شاخ اوسکی حضرت کے
سر پر تھی اور ایک شاخ اوسکی میری سر پر تھی اور میں حضرت کی داہنی طرف تھا قال فلما نظر القوم الی ذلك قالوا علوا
واستکبارا فمرها فلیاتك نصفها ویبقی نصفها فامرها بذلك فاقبل الیه نصفها کاعجب اقبال واشده
دویا فکادت تلتف برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقالوا کفرا وعتوا فمر هذا النصف فلیرجع
الی نصفه کما کان فامره فرجع فقلت انا لا اله الا الله انی اول مؤمن بك یا رسول الله واول من امن
بان الشجرة فعلت ما فعلت بامر الله تصدیقا بنبوتك واجلالا لكلماتك جب اس معجزہ کو

کو دیکھا تو وازروی غلو اور تکبر کہنی لگی کہ حکم کرو اس درخت کو یہہ دو ٹکڑی ہو جائیں ایک تو اپنی جگہہ پہر جاوی اور ایک
رہی حضرت نی امر کیا اوسکو پس نصف جدا ہوا اوسکا اور باصدای عظیم اور سرعت سی دوڑا پس کہا قوم نی حکم کرو نا نصف باقی بہی
اوسی ملحق ہو جاوی حضرت نی امر کیا پس ملحق ہوا پس کہا مین نی لا الہ الا اللہ میں ہوں اول وہ شخص کہ ایمان لایا اور پہلا
میں ہوں اول وہ شخص کہ اقرار کرتا ہوں ساتھہ اسکی کہ جو کچہہ درخت نی کیا ساتھہ امر حقتعالی کی کیا واسطی تصدیق رسالت
اور تعظیم انکی فقال القوم کلھم بل ساحر کذاب عجیب السحر خفیف فیہ فھل یصدقک فی امرک الا مثل
ھذا یعنونی وانی لمن قوم لا تاخذھم فی اللہ لومۃ لائم سیماھم سیما الصادقین وکلامھم کلام الابرار عمار
اللیل ومنار النھار متمسکون بحبل اللہ القرآن ویحیون سنۃ اللہ و سنن رسولہ لا یستکبرون ولا یعلون
ولا یفسدون قلوبھم فی الجنان واجسادھم فی العمل پس اون کفار نی کہا کہ تم ساحر ہو اور عجب جادو تمکو یاد ہیں اور کوئی
تمہاری تصدیق نہیں کرتا مگر مثل اوسکی فرمایا جناب امیر کہ ارادہ کیا اونہوں نی مجہسی اور تحقیق میں اونمیں سی ہوں کہ راہ
خدا میں اونکو ملامت کرنی والونکی مانع و حارج نہیں نشانی اونکی نشانی راستگویوں کی ہی اور کلام اونکی کلام ابرار کی
آباد کرنی والی ہیں راتوں کو عبادت سی اور نشان ہدایت ہیں دنکو اور تمسک کرنی والی ہیں ساتہہ قران کی اور زندہ کرنی والی
ہیں طریق خدا و رسول کو اور تکبر و فساد نہیں کرتی ہیں دل اونکی بہشت میں ہیں اور احساد بیچ عمل یا عتکی علامہ مجلسی فرماتی
ہیں کہ یہہ معجزہ بہی متواترات میں سی ہی اور بطرق کثیرہ منقول ہی پنجم روایت ہی کہ ایک یہودی کا ایک مسلمان پر کچھہ
قرض تہا یہودی نی شرط کی تہی اوس مسلمان سی کہ ایک نخلستان کہ جسمیں ہر طرحکی خرما ہوں عوض میں اوس قرض کی بہم
پہونچاوی پس جناب رسولخدا نی حکم کیا امیر المومنینؑ کو کہ ہستہ خرما بعدد اون درختونکی جو یہودی نی شرط کی تہی حاضر کریں پس
حضرت ایک ہستہ دہان مبارک میں رکہتی تہی اور جناب امیر کو دیتی تہی اور جناب امیر اوسکو زمین میں بوتی تہی جب دوسرا
ہستہ بونی لگتی تہی تو پہلا سرسبز ہوتا تہا اور ہستہ سیم کی جب نوبت آتی تہی تو پہلا میوہ دار ہو جاتا تہا تا آنکہ ایک ساعت میں
باغ طیار ہو گیا کہ اوسمیں خرما زرد و سفید و سرخ و سیاہ تہی اور سب کو میوہ آگیا تہا پس یہودی کو باغ عنایت کیا اور
مثل اس قصہ کی ہی قصہ سلمان رضی اللہ عنہ کا کہ وہ بہ تفصیل تمام کتاب عین الحیات میں مرقوم ہی ششم تفسیر
جناب امام حسن العسکری میں منقول ہی کہ جب یہود اور دشمنان آل محمد کی حق میں یہہ آیہ نازل ہوی ثم قست قلوبکم فھی
کالحجارۃ او اشد قسوۃ تو کہا کفار نی کہ یا محمد تم دعوی کرتی ہو کہ ہماری دلونمیں ارادہ مواسات فقرا و اعانت ضعفا و صرف
مال راہ خدا میں کرنی کا نہیں اور تم کہتی ہو کہ پتہر ہماری دلونسی نرم ہیں اور اطاعت حقسبحانہ تعالی کی بہت کرتی ہیں پس اگر
تم سچ کہتی ہو تو آو ایک پہاڑ پر چلیں اگر وہ پتہر گواہی دیویں تو ہم پر لازم ہی کہ ہم متابعت کریں تمہاری اور اگر
تکذیب کریں یا جواب نہ دیں تو جانی کی ہم کہ تم کاذب ہو حضرت نی فرمایا کہ اچہا جس پہاڑ پر چاہو چلو غرض ایک
پہاڑ کی نزدیک پہونچی تو جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نی پہاڑ کی جانب خطاب کیا اور فرمایا کہ سوال کرتا ہوں

معجزہ ہفتم [illegible]

ہیں

میں تجھسی بجاہ محمد وآلہ الطیبین کہ اونکی وسیلہ سے توبہ آدم کی حقتعالی نی قبول کی اور برکت اونکی اسماکی عرش کو سبک کیا
کہ اٹھہ فرشتونکی دوش پر اوسکو قرار دیا باوجودیکہ پہلی ایسی ملایکہ بسیار و کروبیان بی شمار کہ لا یعلم عددھم الا اللہ
الملک الغفار اوسکو حرکت نہیں دی سکتے تھے اور پوچھتے ہیں ہم تجھسی بحق محمد وآلہ الطاہرین کہ جنکی اسما متبرکہ کی ذریعہ
توبہ آدم کی قبول ہوئی اور بتوسل اونکی بہشت میں مکان رفیع اونکو ملا کہ تو شہادت دی واسطے میری وہ جو خدا نے
تجھکو سپرد کیا ہی یعنی تصدیق کر میری سامنے ان یہود کے اور بیان کر قساوت انکی دلونکی پس مجرد سننے اس کلام معجز
نظام کی پہاڑ کو زلزلہ ہوا اور پانی اوسمیں سے جاری ہوا اور اوس سے ایک آواز بلند آئی اور کہا اوس نے کہ یا محمد شہادت
دیتا ہوں میں کہ تو ہی رسول خداوند جہان اور تو ہی سید الانس و الجان من الاولین و الآخرین و گواہی دیتا ہوں میں
کہ دل ان یہود کے ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ سخت تر ہیں پتھر سے انسے کچھ نہیں نکلتا اور سنگ سے کبھی پانی
نکلتا ہی اور شہادت دیتا ہوں میں کہ یہہ دروغگو اور کذابین کہ آپکو نسبت افترا کی دیتی ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ
تجھسی اور سوال کرتا ہوں میں کہ ای کوہ بیان کر کہ خداوند عالم نے تجھکو امر کیا ہی کہ تو میری اطاعت کرے جو کہ تجھسے طلب کروں
کہ بجاہ محمد وآلہ الطاہرین جو اونکی برکت سے حقتعالی نے نجات دی نوح کو کرب عظیم سے اور سرد کی آگ ابراہیم پر اور اونکو
سلامت رکھا اور متمکن کیا اوپر ایک تخت کی کہ جو مزین بفرشہای زنگار رنگ تھا اور اوس بادشاہ جابر نے بھی کبھی ایسی
کارخانہ میں ایسا نہ دیکھا تھا اور گرداگرد اوس تخت کی انواع گل و ریاحین و میوہ ہا جو سال کی ساری فصلوں میں ہوتی ہیں
مجتمع سامنے اونکی تھے پہاڑ نے کہا کہ گواہی دیتا ہون میں اوپر اسکی کہ تو نے جو کہا وہ سچ ہی اور گواہی دیتا ہوں اوپر اسکی
تو جناب باری سے سوال کرے تو مردمان دنیا کو مسخ کردے اور اگر سوال کرے تو اونکو فرشتے کردے جناب باری تیرے خاطر
سے ماہیت آگ و پانی کی منقلب کردے اور زمین کو بھی آسمان کردے اور اگر چاہے تو آسمان کو زمین و دریا و پہاڑ بلکہ تمام مخلوقات بحکم خداوند جلیل تمہارے
مطیع و منقاد ہیں جو تم امر کرو اوسپر عمل کریں بعد مشاہدہ اس معجزہ باہرہ اور کرامات ظاہرہ کی گروہ یہود نے کہا کہ آپ
ہمپر تلبیس کرتے ہیں چھپے اس پہاڑ کی ایک جماعت صحابہ کو بٹھلایا ہی کہ وہ ایسی گفتگو کرتی ہیں اور ہم سے کہتے ہو کہ پہاڑ
بولتا ہی اگر آپکا دعوی سچ ہی تو پہاڑ کو امر کرو کہ جڑ سے اکھڑ جاے اور جہان تم کھڑے ہو یہان تک حرکت کرے اور درمیان
سے دو ٹکڑے ہو جاے نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے ہوے اگر ایسا ظہور میں آوے" تو ہم یہہ جانتے
کہ آپنے حیلہ نہیں کیا بلکہ یہہ جو دعوی کرتے ہو یہہ خدا کیطرف سے ہی بعد اسکی حضرت نے اشارہ کیا طرف ایک پتھر
کی جو پانچ رطل کا تھا وہ حضرت کی قریب آیا حضرت نے ایک یہودیسے فرمایا کہ اس پتھر کو اوٹھا اور کان کی نزدیک کرکے
سن کہ یہہ کیا کہتا ہی جب یہودی نے کان کے قریب کیا تو اوس سے وہی آواز آئی جو پہاڑ سے آواز آئی تھی حضرت نے
فرمایا کہ آیا اسکی پیچھے بھی کوئی آدمی چھپا ہوا ہی اوسنے کہا نہیں یہودی نے کہا کہ جو میں نے طلب کیا ہی وہ ظہور
میں آوے حضرت واسطے اتمام حجت کی پہاڑ سے دور ہو گئے اور فرمایا کہ ای پہاڑ بحق محمد وآلہ الطاہرین اور بحق اوس فضل

کی جو کیا لوگون نے محمد و آل محمد سے بارگاہ جناب رب العزت مین وہ قسم ہی اوس خدا کی جسنی ہوای سرد کو قوم عاد پر بہیجا کہ
زمین سی اونکو اوٹہا لیتی تہی اور امر کیا جبرئیل کو کہ آواز دی قوم صالح پر کہ جس سی ہلاک ہوی باذن خدا ایسی مکانسی جلد
ہو کے پہاڑ قریب چلا آ پس اسپر ہوا اوکی طرف سی وہ پہاڑ چلا اور حضرت نی جس مقام پر اشارہ کیا تہا وہان آکر ٹہر گیا
اور کہا کہ مین سنتا ہون و مطیع ہون آپکی فرمان واجب الاذعان کا اگرچہ بیحد ناخوش ہون اور جو آپ فرماتی ہین
وہ بجا لاتا ہون حضرت نی فرمایا کہ یہہ لوگ چاہتی ہین کہ تیری دو ٹکڑی ہون نیچی کا اوپر اوپر کا نیچی ہو جای بس
اسیطرح سی ظہور مین آیا بعد اوسکی پہاڑ جانب یہود کی مخاطب ہوا اور کہا کہ یہہ معجزہ معجزات حضرت موسی سی کم نہین
ہی کہ جسپر تم ایمان لائی ہو تب ایک نی دوسری کیطرف دیکہا بعض نی کہا کہ اب کوئی مفر نہین اور بعض نی کہا یہہ شخص صاحب
قسمت ہی جس امر کا ارادہ کرتا ہی وہی ظہور مین آتا ہی تب پہاڑ نی آواز دی کہ اس سی غرض حضرت موسی کو بہی باطل
کرتی ہو کہ معجزہ اونکی بہی بسبب قسمت کی ہین مختصر قال اللہ تبارک و تعالی فی کتابہ المبین وانذر
عشیرتک الاقربین عامہ اور خاصہ نی روایت کی ہی کہ تحت اسکی جناب امیر کو فرمایا کہ ایک ران پختہ
اور ایک کاسہ شیر کا حاضر کرو اور اولاد ہاشم کو طلب کرو جناب امیر نی حسب ارشاد نبوی ایک کاسہ شیر کا اور ایک
ران بکری کی پکا کی لائی اور اولاد ہاشم کہ جو چالیس آدمی تہی حاضر کی سب نی اوسکو کہایا اور تمام سیر ہو گئی اور
شیر کو پیا اور تمام سیراب ہوئی اور وہ گوشت و شیر بدستور باقی تہا بعد اوسکی اونکو حضرت نی دعوت طرف اسلام
کی کی ابولہب نی کہا کہ محمد نی جادو کیا ہی حضرت اوٹہہ کی کہڑی ہوی پہر بار دیگر اونکو دعوت کی طرف اسلام کی کسی
نی قبول نکی مگر علی ابن ابیطالب نی بعد اوسکی دوسری دفعہ اور تیسری دفعہ ایسا ہی کیا مگر سوا علی کی کسی نی اسلام قبول
نکیا سوا جناب امیر المومنین کی پس خلافت و وصایت حسب وعدہ نبوی جناب امیر ہی کا حق تہرا
جناب علامہ حلی علیہ الرحمہ نی شرح تجرید مین ارشاد کیا ہی و منہا ان جابر ذبح عناقا ایام الخندق و خبز لہ صاعا من شعیر
ثم دعاہ فقال انا و اصحابی فقال نعم ثم جاء الی امراتہ و اخبرہا بذلک فقالت لہ انت قلت لہ اصحابک
اصحابک فقال لا بل ہو لما قال انا و اصحابی قلت نعم فقالت ہو اعرف بما قال فلما جاء علیہ
السلام قال ما عندکم قلت ما عندی الا عناق فی التنور و صاع من شعیر خبزناہ فقال علیہ و آلہ
الصلوۃ والسلام اقعد اصحابی عشرۃ عشرۃ ففعل فاکلوا کلہم تفسیر صافی مین علی ابن ابراہیم سی
نقل کیا ہی کہ جب سنہ ہجریہ مین احزاب قریش نی قبائل عرب مین سی دس ہزار نفر کو جمع کر کی آمادہ جنگ و جدال
و مستعد حرب و پیکار با حبیب ایزد ذو الجلال و رسول کردگار کی کیا جب سرور کائنات اس امر سی مطلع ہوی تو حضرت
نی صحابہ سی اس بات مین استشارہ کیا اوس زمانی مین اصحاب تین سو نفر مین منحصر تہی تو حضرت سلمان فارسی رض
نی عرض کی کہ جماعت قلیل انبوہ کثیر سی تاب مقابلہ و مقاتلہ نہین لاسکتی ہی اسواسطے اصلح یہہ ہی کہ ایک خندق کہودی

جاتی تہی چنانچہ ملک عجم مین ایسا ہی کرتی ہین جبکہ دشمن قوی ہون پس حضرت جبرئیل وحی لائی کہ رای سلمان کی صواب اور پسند رب الارباب ہی پس حضرت نی حکم دیا کہ زمین احد سی تاراتج تک مساحت کی گئی اور بیس بیس قدم ایک ایک جماعت مہاجرین و انصار کی واسطی حفر کی معین فرمائی اور حکم دیا کہ بیلچہ حاضر ہون پس حضرت بنفس نفیس مہاجرین کی جماعت مین تشریف لائی اور ابتدای حفر اپنی دست حق پرست سی شروع کیا اور جناب امیر المومنین حضرت کی کہودی ہوی سی خاک اوٹہا اوٹہا کر ایک جانب پہینکتی جاتی تہی تا آنکہ حضرت رسول مختار کی جسم مبارک پر عرق جاری ہوا تو فرمایا لا عیش الا عیش الآخرہ اللهم اغفر الانصار والمهاجرین جب صحابہ نی دیکہا کہ حضرت بنفس نفیس متوجہ ہین تو کوشش بلیغ سی متوجہ حفر ہوی دو پہر روز جب حفر کیواسطی تہکی آئی تو حضرت مسجد فتح مین تشریف لیگئی اور صحابہ متوجہ حفر ہوی ناگاہ خندق مین ایک سنگ عظیم سد حفر ہوا کہ بیلچہ اوس پر کارگر ہوتی نہ تہی پس صحابہ نی جابر بن عبد اللہ کو حضرت کی خدمت مین بہیجا کہ یہ حال عرض کرے جابر سی روایت ہی کہ مین مسجد فتح مین گیا دیکہا کہ حضرت رو باسمان لیٹی ہوی ہین اور ردا کو سمیٹ کر تکیہ سر کیا ہوا ہی اور شکم مبارک پر ایک سنگ بندہا ہوا ہی تو مین نی حقیقت حال کو عرض کیا پس حضرت خندق پر تشریف لائی اور پانی منگوایا اور پہلی روی مبارک اور پہر دو دست مبارک مرفق تک دہوی اور فرق مقدس پر ہر دو قدم مبارک پر مسح کیا پہر تہوڑا سا پانی پیا اور تہوڑا پانی مضمضہ کا اوس پتہر پر ڈالدیا پہر بیلچہ اوٹہا کر اللہ اکبر کہہ اوس پتہر پر مارا اوس سی ایک روشنی مثل برق کی ایسی چمکی کہ قصرہای شام نظر آئی دوسری ضرب مین ایک اور برق چمکی کہ قصرہای مداین دکہلائی دئی اور تیسری مرتبہ ایسی روشنی ہوی کہ قصور یمن نظر آئی پس حضرت نی ارشاد فرمایا کہ قریب ہی وہ زمانہ کہ ان بلاد مین فتح ہو ہی قبضہ اہل اسلام مین آئی پس اجزا اوس کی مثل ریگ کی پراگندہ ہوگئی جابر کہتا ہی جب معلوم کیا مین نی کہ حضرت نی طعام تناول نہین فرمایا ہی سو اسطہ سنگ شکم مبارک پر باندہ رکہا ہی تو عرض کی مین نی کہ آپ کچہ تناول فرماوینگی حضرت نی فرمایا کہ تیری پاس کیا ہی عرض کی مین نی کہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو ہی حضرت نی فرمایا کہ جا مہیا کر جو کچہ تیری پاس ہی حاضر کر پس جابر اپنی گہر مین آیا اور اپنی اہلیہ کو کہا کہ جو کا آٹا پیسو اور جابر نی بزغالہ کو ذبح کیا اور اوسی درست کرکی پکانی کی واسطی دیا غرض جسوقت پکانی سی فارغ ہوی تو جابر حاضر ہوا خدمت حضرت مین اور کہا مین فدا آپ پر اور میری ماں باپ بہی کہانا طیار ہی قدم رنجہ فرمائی اور جسکو مناسب جانئی ساتہہ لیچلئی پس حضرت نی کنار خندق پر تشریف لاکر فرمایا یا معشر المهاجرین والانصار اجیبوا جابرًا جابر کہتا ہی کہ اوسوقت سات سو آدمی مشغول حفر تہی ندای حبیب خدا سنتی ہی ہمراہ حضرت کی ہولئی پہر رستہ مین جسکو دیکہتی تہی فرماتی تہی اجیبوا جابرًا پس مین جلدی سی اپنی گہر مین پہونچا اور اہلخانہ سی کہا حضرت اسقدر آدمیونکو اپنی ہمراہ لئی آتی ہین کہ ہرگز طاقت اونکی کہلانی کی تو نہین رکہتی ہی پس اہلخانہ جابر نی کہا کہ تو نی مقدار طعام پر بہی حضرت کو مطلع کر دیا تہا جابر نی کہا کہ حضرت آگاہ ہین اہلیہ جابر نی کہا کہ پہر کیا فکر ہی اور حضرت اعلم ہین اسقدر آدمیونکو جو ساتہہ لائی ہین پس حضرت تشریف لائی اور ارشاد کیا کہ کچہہ طعام حاضر کرو اور کچہہ باقی رہنی دو

جاری ہونا پانی کا از انگشتان حضرت

اور تنور مین بھی کچھہ روٹیان تھین دو پھر ایک ظرف طلب کیا اور اوسمین شوربا ڈالکی روٹیان ٹکڑی ٹکڑی کرکی اوسمین ڈالدین اور فرمایا کہ ای جابر دس دس آدمیونکو کھلاتی جاو چنانچہ ایسا ہی کیا حتی کہ ساتھہ سو صحابی سیر ہوی جابر کہتا ہی کہ خدا کی قسم سب سیر ہوی اور کھانا ابھی اسقدر تھا کہ ہمنی کئی روز تک کھایا غرض یہہ حدیث طویل ہے اسمقام مین اسیقدر ذکر کیگئی باقی انشاءاللہ تعالی آگی بیچ بیان غزوہ خندق کی ذکر کیجائیگی اور ازانجملہ ہی کہ آیۃ اللہ فی العالمین علامہ علی الاطلاق اسکنہ اللہ فی جوار سید المرسلین واعلی اللہ درجتہ فی اعلی علیین نی کتاب شرح تجرید مین فرمایا ونقل عنہ معجزات کثیرۃ کنبوع الماء الکثیر من بین اصابعہ حتی اکتفی الخلق الکثیر من الماء القلیل بعد رجوعہ من غزاۃ تبوک اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نی کتاب حیات القلوب مین فرمایا کہ راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ نی بسند ہای معتبر جناب صادق سے روایت کی ہی کہ جناب امیر نی فرمایا کہ ایکمرتبہ ہمرکاب جناب رسول کی ایک ایسی منزل پر پہونچی کہ وہان پانی مطلق نہ تھا لوگونکو شدت عطش ہوی حضرت نی ایک ظرف طلب کیا کہ اوسمین تھوڑا سا پانی تھا اور اوسمین دست مبارک کو رکھا حضرت کی انگلیونسی پانی جاری ہوا کہ سب لوگ سیراب ہوی اور جو ظرف کہ تھی بھر لیا اور اسپ و شتر سبھی سیراب ہوی اور حضرت کی لشکر مین تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار اونٹ اور بارہ ہزار گھوڑی تھی اور ازانجملہ یہہ ہی کہ علامہ حلی علیہ الرحمہ نی شرح تجرید مین اوسکی طرف اشارہ کیا ہی وکفوران ماء بئر الحدیبیۃ لما استسقاہ اصحابہ و یبست البئر و دفع سہمہ الی البراء بن عازب و امرہ بالنزول وغرزہ فی البئر فغزر الماء حتی خیف علی البراء من الغرق اور طبرسی علیہ الرحمہ نی کتاب احتجاج مین خبر طویل مین وارد کیا ہی کہ ایک یہودی نی جناب امیر المومنین سے کہا ان موسی قد اعطی الحجر فانبجست منہ اثنتا عشرۃ عینا کہ حضرت موسی کو حقتعالی نی ایک ایسا سنگ عنایت کیا کہ اوس سی بارہ چشمی پانی کی جاری ہوی جناب امیر نی فرمایا کہ حضرت موسی کی واسطی ایسا ہی ہوا اور ہماری پیغمبر کو وقت نزول حدیبیہ کی اور محاصرہ اہل مکہ کی حقتعالی نی بہتر اس سی عنایت کیا کیفیت اوسکی اسطرح سی ہی کہ جب اسمقام مین اوتری تو صحابہ نی تشنگی کی شکایت حضرت سی کی اور شدت عطش سی گھوڑونکا یہہ حال ہوا کہ شکم گویا ساتھہ لگ گئی پس حضرت نی ایک ڈول طلب فرمایا اور دست مبارک اوسمین رکھا پس انگشتان مبارک سی اسقدر پانی جاری ہوا کہ سب صحابہ سیراب ہوی اور گھوڑونکو سیراب کیا اور ظروف پانی سی بھر لئی اور نیز اوسی جگہہ ایک کنوا تھا کہ پانی اوسکا بالکل خشک ہوگیا تھا حضرت نی ایک تیر ترکش سی نکالکی براء بن عازب کو دیا اور فرمایا کہ اس تیر کو اوس چاہ خشک پر لیجا اور گاڑدی اوس کنوی کی بیچمین پس براء نی ایسا ہی کیا پس اوس تیر کی نیچی سی بارہ چشمی نکلی فتفجرت اثنتا عشرۃ عینا من تحت السہم و تفل علیہ السلام فی بئر قوم شکوا الیہ ذہاب مائہا فی الصیف حتی انفجر الماء الزلال منہا فبلغ اہل الیمامۃ ذلک فسألوا مسیلمۃ لما قل ماء بئرہم ذلک فتفل فیہا فذہب الماء اجمع اور نیز موسم گرما میں ایک کنوی کا پانی بالکل خشک ہوگیا لوگون نی آنحضرت سی عرض کی حضرت نی آب دہان مبارک اوسمین

ڈالدیا پس آب زلال یعنی صاف اوسمین سے نکلا اور یہہ خبر اہل یمامہ کو ہوگئی تہی پس اونہین مسیلمہ نے ادعاے باطل کیا اتفاقاً او نہین
دنونمین اونکی ایک کنوئی کا پانی کم ہوگیا اونھون نی مسیلمہ سے یہہ حال بیان کیا اوسنی بھی ایسا ہی اوس کنوئی مین کیا پس
شومی سے اوس ملعون کی پانی اوس کنوئی کا بالکل خشک ہوگیا اور قریب اسی کے ہی جو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نی حیات القلوب
مین ذکر کیا ہی کہ ایک جماعت نی عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ ہمارے کنوئین کا پانی کم و بدمزہ ہی حضرت نی آب دہان مبارک
اوسمین ڈالدیا پانی اوسکا شیرین مزہ زیادہ ہوگیا اور اب وہ کنوا بیرون مکہ ہے اور مشہور ہے اور لوگ اوسکو عسیلہ کہتی ہین یہی
خبر اہل یمامہ کو ہوئی جب مسیلمہ نے اعادی کا ذب کیا تو اونھون نی بھی درخواست اوسکے کی جب اوسنی ایسا ہی کیا تو
پانی بالکل اوس کنوئی کا جاتا رہا اور وہ کنوا مین آجتک مشہور ہے اور منجملہ معجزات کی ایک یہہ ہی کہ بھیڑئے نی شہادت
رسالت خاتم الرسالۃ دی چنانچہ علامہ حلی نی شرح تجرید مین فرمایا ہی انہ شہد لہ الذئب بالرسالۃ فان وہبان ابن اوس
کان یرعی غنما لہ فجاء الذئب فاخذ شاۃ منہا فسعی نحوہ فقال لہ الذئب اتعجب من اخذی شاۃ وہذا محمد
یدعو الی الحق فلا تجیبونہ فجاء الی النبی فاسلم وکان یدعی مکلم الذئب اور قریب اسکی جو کافی مین بسند
معتبر مروی ہے کیفیت اسلام ابوذر و سلمان رضی اللہ عنہما مین جناب صادق ع سے کہ فرمایا حضرت نی ایک شخص کو اپنی اصحاب
سے کہ آیا تو چاہتا ہی کہ مین تجھے اطلاع دون کیفیت اسلام سلمان و ابوذر سے اوسنی کہا کیفیت اسلام سلمان کو تو مین جانتا ہون
لیکن ارشاد فرمائیے کیفیت اسلام ابوذر کی اور خطا کی اوسنی کہ کیون کیفیت دونونکی اسلام کی حضرت سے دریافت نکی پس فرمایا
حضرت نی کہ ابوذر بطن مر مین کہ نام ایک مقام کا ہی اور مکہ سے ایک منزل کی فاصلہ پر ہے اپنی بکریون کو چراتی تہی کہ ناگاہ ایک
گرگ دہنی طرف آیا اور متوجہ بکریونکا ہوا ابوذر نی اپنی عصا سے اوسکو ہٹایا پس وہی گرگ بائین طرف سے بکریون پر
آیا ابوذر نی پھر عصا اوسکی حوالہ کیا اور کہا کہ مین تجھسے زیادہ کوئی گرگ خبیث و بد نہین دیکھا باعجاز جناب رسولخدا کی زبان
اوس گرگ کی جاری ہوئی اور کہا اوسنی کہ واللہ کہ اہل مکہ مجھسے زیادہ خبیث و بدتر ہین کیونکہ خداوند عالم نی اونمین نبی مبعوث
کیا ہی اوسکو دروغ کیطرف منسوب کرتی ہین اور اوسکو دشنام دیتی ہین اور ساحر کہتی ہین جب ابوذر نی اوسکی زبانی
یہہ سنا تو اپنی اہلیہ سے کہا کہ توشہ و مطہرہ و عصا میرا لاؤ پس یہہ لیکر پیدل جانب مکہ روانہ ہوئی تاکہ جو خبر گرگ سے سنی تہی
اوسکو دریافت کرین غرض طی مسافت کرکی گرم وقت مین داخل مکہ ہوئی شدت حرارت سے راستہ مین تعب بہت اوٹھایا
اور تشنگی نی غلبہ کیا تہا پس چاہ زمزم پر آئی اور اپنی واسطی ڈول پانی کا کہینچا جب دیکھا تو وہ ڈول دودہ سی بہرا ہوا ہی
اونکی دلمین گذرا کہ یہہ امر گویا گواہ ہی اوس خبر کا جو گرگ کی زبانی سننی مین آئی اور یہہ بھی معجزات سے اوس پیغمبر کی
پس اوس دودہ کو پیا اور مسجد الحرام مین آئی اور ایک جماعت قریش کی جو اوسوقت وہان بیٹھی ہوئی تہی اوسکی پاس
آکی بیٹھ گئی دیکھا وہ لوگ تکذیب جناب رسولخدا کی کرتی ہین اوسیطرح جیسا کہ گرگ نی اطلاع دی تہی اور شام تک وہ لوگ
اوسیقسم کی باتین کرتی رہی کہ ناگاہ ابوطالب آئی اوسوقت ایک دوسرے نی آپسمین کہا کہ اب خاموش ہوجاؤ کہ عمو اوسکا

اٹہایا پس جب خاموش ہوگئی اور ابوطالب کی باتین کرنی لگی ابوذر کہتی ہین کہ جب ابوطالب اوٹہی تو مین بہی اونکی ساتہہ ہولیا
میری طرف پہر کے دیکہا اور کہا اگر کوئی حاجت ہوئی تو بیان کرو مین نی کہا کہ مین طالب مین اوس پیغمبر کی آیا ہون کہ تم مین
مبعوث ہوا ہی ابوطالب نی کہا کہ اوس پیغمبر سی تجہی کیا کام ہی مین نی کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اوسپر ایمان لاؤن اور
جو کچہہ وہ حضرت فرماتی اوسکا اقرار کرون اور معتقد اوسکا ہون اور اطاعت اوسکی کرون ابوطالب نی کہا کہ ایسا ہی کریگا
مین نی کہا نعم ایسا ہی کرونگا پس کہا ابوطالب نی کہ کل اسیوقت مجہکو ملنا کہ مین تجہکو اوس پیغمبر تک پہونچا دونگا
مین نی رات مسجد الحرام مین بسر کی جب صبح ہوئی تو اون کفار کی پاس بیٹہا وہ لوگ بدستور روز گذشتہ کی حضرت کو
برا بہلا کہتی تہی تا اینکہ ابوطالب پہر آئی اور مین اونکی ساتہہ گیا پس [illegible] حضرت [illegible] مین اون [illegible]
کیا اونحضرت نی میری حاجت سی سوال کیا مین نی وہی بیان کیا جو ابوطالب سی کہا تہا [illegible] اور محمد
رسول اوسکا ہی مین نی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس حمزہ مجہکو جعفر طیار کی گہر مین لیگئی
وہان وہی کچہہ واقع ہوا جیسا حمزہ کی گہر مین ہوا تہا پہر جعفر طیار مجہکو امیر المومنین کی پاس لیگئی وہان بہی ویسا ہی ہوا پہر امیر المومنین
مجہکو خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین لیگئی حضرت نی مجہکو کلمہ شہادت تلقین کیا اور فرمایا کہ ای ابوذر تو اپنی وطن کو جا جب تو
وہان پہونچیگا تو تیری چچا کا بیٹا مرچکا ہوگا اور اوسکا کوئی وارث نہین ہی پس تو اوسکا مال لیکی اپنی اہل وعیال مین
رہنا تا اینکہ پہر ہماری نبوت کا ظاہر ہوجاتی جب ابوذر نی مراجعت کی اپنی وطن کو تو جسطرح حضرت نی فرمایا تہا ویسا ہی
ظہور مین آیا اور ابوذر اپنی اہل وعیال مین رہا تا اینکہ اسلام کو رواج ہوا اور حضرت نی ہجرت کی اوسوقت ابوذر مدینہ مین
حاضر خدمت حضرت ہوئی جناب صادق نی فرمایا کہ یہہ ہی خبر اسلام ابوذر کی اور خبر اسلام سلمان کی تو تجہکو معلوم ہی
فی الحقیقت وہ شخص نادم ہوا عدم استغفار سی اور استدعا کی کہ حضرت نی بیان کیا اور حق تعالی نی بسبب شرف اسلام و خلوص و اختصاص
تمام کی کہ اوسکو بحضرت سید الانام صلی اللہ وآلہ الکرام حاصل تہا کرامات جلیلہ اوسکو کرامت فرمائین کہ فی الحقیقت تاثیرات
نفس قدسی جناب رسولخدا سی تہی راوندی وابن شہر آشوب نی ابوذر سی روایت کی ہی کہ ابوذر نی کہا کہ ایکدن مین خدمت
بابرکت جناب رسالت پناہ مین حاضر ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ای ابوذر تیری بکریون کو کیا ہوا عرض کی مین نی کہ یا حضرت
ایک روز مین مشغول نماز تہا کہ ناگاہ ایک بہیڑئی نی بکریون پر حملہ کیا اور ایک برہ لیگیا لیکن مین نی نماز نچہوڑی اور ارشاد
القلوب مین اسطرح روایت کی ہی کہ ابوذر نی کہا کہ مین نی نماز کو قطع نکیا ہر چند شیطان نی میری دلمین یہہ وسوسہ
ڈالا کہ تو مال دنیا سی کچہہ نہین رکہتا اگر تو اب نماز کو ترک نکریگا تو تیری کوئی بکری باقی نرہیگی اور پہر کوئی چیز
مال دنیا سی تیری پاس باقی نہ رہیگی مین اوسکی جواب مین دلسی کہتا تہا کہ اگر مال دنیا میری ہاتہہ سی جلا جاتی تو کچہہ
مضایقہ نہین کیونکہ بحمد اللہ کہ ایمان بہ نبوت نبی برحق و محبت اہلبیت آنحضرت کہ شرف دینی ہی رکہتا ہون پس مین مشغول
نماز تہا کہ ناگاہ دیکہا مین نی کہ ایک شیر آیا اور اوس گرگ سی برہ کو چہڑا لیا اور اوسکو گلہ کیطرف روانہ کیا اور مجہکو ندا کی

ڈرائی ابوذر تو خاطر جمع سی نماز ادا کر خداوند عالم نی تجکو تیری بکریونکی حفاظت کی واسطی معین فرمایا ہی جب مین نماز سی فارغ ہوا تو اوس شیر نی مجھسی کہا کہ ای ابوذر جناب رسالتمآب کی خدمت مین جا کی خبر دی کہ تمہاری مصاحب و حافظ شریعت کو گرامی کیا خداوند جہان نی اور ایک شیر واسطی محافظت اوسکی بکریونکی موکل کیا پس اس بات کو سنکی متعجب ہوی وہ لوگ جو حضرت کی خدمت مین بیٹھی ہوی تہی اوسی باب مین بہی ہیج راوندی وغیرہ نی محدثان خاصہ و عامہ سی روایت کی ہے کہ سفینہ نی جسکو آنحضرت نی آزاد کیا تہا کہا کہ ایکمرتبہ حضرت رسولخدا نی مجھکو ایک لڑائی کی واسطی بہیجا تو مین کشتی پر سوار ہوا کشتی ہماری ٹوٹ گئی جتنی رفیق تہی سب غرق ہوی مین ایک تختی پر بیٹھ گیا پس موج نی مجھکو ایک پہاڑ پر جو دریا مین تہا پہونچایا جب مین پہاڑ پر چڑھ گیا ایک ایسی موج آئی کہ اوسنی مجھکو اوٹھا کر دریا مین پہینک دیا پہر دوسری مرتبہ موج پہاڑ تک لیگئی یہانتک کہ تین مرتبہ مین کناری پر پہونچا تو حیران و پریشان ساحل پر کہڑا ہوا تہا ناگاہ ایک شیر بقصد ہلاکت میری آیا پس مین نی جان سی ہاتہ دہوی اور ہاتہ آسمان کی طرف بلند کر کی درگاہ حضرت سبحانہ و تعالی مین عرض کیا کہ ای حافظ حقیقی مین بندہ ہون تیرا اور معتوق ہون تیری رسول و حبیب کا غرق سی مجھکو تو نی نجات دی آیا اب مجھپر شیر کو مسلط کرتا ہی پس میری دلمین آیا کہ اسکو اسطرح پر دفع کرون تو کہا مین نی اوس شیر سی کہ ای سبع مین ہون سفینہ مولای رسولخدا پس تو حرمت آنحضرت کی اونکی غلام کی حق مین نگاہ رکہہ واللہ جب یہہ کہا تو وہ شیر مانند گربہ کی میری پاس آیا کبہی میری پای راست پر آنکہین ملتا تہا اور کبہی پای چپ پر پہر وہ بیٹھ گیا اور مجھکو اشارہ کیا کہ تو پشت پر سوار ہو جب مین سوار ہوا تو اوسنی بسرعت تمام مجھکو ایک جزیرہ مین پہونچایا کہ وہان درخت میوہ دار و آب شیرین و خوشگوار تہا پس اوسنی اشارہ کیا مین اوترا اور میوہ کہایا اور پانی پیا اور اپنی عورت کو پتونسی چہپا لیا اور جو میری پاس کپڑا تہا اوسکو مین نی بہگو کر اپنی پاس رکہا تا کہ جہان پیاسا ہون نچوڑ کر پیون گا تب وہ شیر پہر بیٹھ گیا اور مجھکو سوار ہونی کا اشارہ کیا جب مین سوار ہوا مجھکو پہر ساحل دریا پر لیگیا تو وہان دیکہا مین نی کہ ایک کشتی چلی جاتی ہی اوسکو دیکہکر مین نی کپڑا اوٹھایا تو اونہون نی دیکہا اور نزدیک آئی اور دیکہا مجھکو کہ شیر پر سوار ہی بہت متعجب ہوی و تسبیح و تہلیل خدا کی اور پوچھا مجھسی کہ تو کون ہی مین نی کہا کہ مین ہون سفینہ مولای رسولخدا جناب باری نی اس شیر کو بحق محمد و آل محمد میری واسطی مسخر کر دیا ہی جب اونہون نی حضرت کا نام سنا تو بادبان اوتار لیا اور لنگر ڈالدیا اور دو آدمی چہوٹی کشتی پر سوار ہوکی میری پاس آئی اور دو کپڑی مجھکو دئی مین شیر پر سی اوترا اور نزدیک اونکی آیا اور کپڑی پہنی ایک نی کہا کہ تو میری دوش پر سوار ہو تا کشتی پر پہونچا دین یہہ نہین ہو سکتا کہ شیر رسولخدا کی رعایت زیادہ کری رسولخدا کی امت سی تب مین اوس شیر کی پاس آیا اور اوس سی کہا کہ ای شیر تجکو رسولخدا جزای خیر دیوی جب مین نی یہہ کہا تو دیکہا اوسکو کہ اشک اوسکی آنکہونسی جاری ہوی اور وہ وہین کہڑا رہا جب تک کہ مین کشتی مین داخل ہوا اور میری طرف دیکہتا تہا یہانتک کہ ہم اوسکی نظر سی غائب ہو گئی نیز روایت دیگر منقول ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ

علیہ وآلہ الطیبین نے ایک خط سفینہ کو دیا اور ارشاد کیا کہ اسکو یمن مین معاذ کی پاس لیجا یہہ روانہ ہوا اثنای راہ مین دیکھا
کہ عین رستہ مین ایک شیر بیٹھا ہوا تو یہہ ڈرا اور نہایت خوف کیا اور اوس شیر سی کہا کہ مین ہون رسول رسول خدا کا
یہہ خط حضرت کا لیکی معاذ کی پاس جاتا ہون پس بمجرد اس کلام کی شیر ایک تیر پرتاب رستی سی الگ گیا اور دو دفعہ
ایک صدا کی پس جب سفینہ نی مراجعت کی جب بھی ایسا ہی واقع پیش آیا اور وہ رستہ چھوڑ کر دور چلا گیا اور پھر اوسی
طرح صدا کی جب یہہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا قصہ شیر بیان کیا حضرت نی فرمایا کہ جو صدای دفع اول مین کی اوسنی اوسکا
مطلب یہہ تہا کہ جناب رسولخدا خوش ہین اور دوسری صدا سی یہہ مقصود تہا کہ جناب پیغمبر خدا کو میرا سلام کہو اور اونھین
سی ہی شفا پائی کور و مجذوم کی بدعای حضرت اور مطلع کرنا امور پوشیدہ سی تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین
منقول ہی کہ جب حضرت مکہ مین تشریف رکھتی تہی تو کافران قریش نے ایکدن حضرت سی کہا کہ ای محمد پروردگار ہمارا
ہبل جو بڑا بت ہی بیمارونکو شفا دیتا ہی اور ہمکو مہالک سے نجات بخشتا ہی حضرت نی فرمایا کہ تم لوگ جھوٹ بولتی ہو
تمہارا بت ہرگز کسی شی پر قادر نہین مدبر امور پروردگار عالم ہی کفار نی کہا کہ ہم خوف کرتی ہین کہ بسبب اسکی کہ
تم پرستش ہبل سی منع کرتی ہو ہبل تمکو لقوہ یا فالج یا کوری مین مبتلا کری حضرت نی فرمایا کہ ان باتون پر بلکہ کسی امر
پر سوای جناب باری کی کوئی قادر نہین کفار نی کہا کہ اگر یہہ بات سچ ہی تو اپنی خدا سی کہو کہ ہمکو ان بیماریون مین مبتلا کرے
تا اگر ہم ہبل سے سوال کرین اور وہ ہمکو شفا دیوی پہر تم بھی جانو کہ ہبل شریک تمہاری خدا کا ہی پس جبرئیل آئی اور کہا
کہ یا محمد تم بعض ان اشخاص پر نفرین کرو اور علی ابن ابیطالب بھی بعض دیگر پر نفرین کری جب ونکو خداوند عالم مبتلا
ببلیات کری تکالیف آنحضرت نی بیس نفر پر نفرین کی اور جناب امیر نی دس نفر پر نفرین کی تو اوسی ساعت مین مبتلا
بجذام وکوری و پیسی و فالج ولقوہ ہوی اور ہاتہہ اور پاؤن اونکی جدا ہو گئی اور کوئی عضو اونکا صحیح نرہا سوای
زبان وکان کے تو اونکو لوگ اوٹھا کر ہبل کی پاس لیگئی اور کہا کہ ای ہبل انکو شفا دی محمد و علی نی انپر نفرین کی ہی
خداوند جہان نی ہبل کو گویائی دی ہبل نی کہا کہ ای دشمنان خدا اور رسول مین ہرگز کچھ قدرت نہین رکھتا قسم
ہی خدا کی جسنی محمد کو واسطی ہدایت جمیع خلایق کی بہیجا ہی اور وہ تمام انبیا سی افضل ہے کہ اگر وہ مجہپر نفرین کری
جمیع اجزا و عضو میری جدا جدا ہو جائین اور ہوا میری خاک کو پراگندہ کر دی اور کچھ اثر میرا جہان مین باقی نرہی اور
ہر جز میری کا سو حصہ رائی کی دانہ کا ہو جاوی جب ہبل سی کفار نی یہہ بات سنی تو نا امید ہوی اور اوس آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوی اور استغاثہ کیا کہ یا حضرت ہمنی اوس سی قطع امید کی تم ہماری فریاد رسی کرو اپنی خدا سے
کہو کہ انکو اس بلا سی نجات دیوی اور ہم عہد کرتی ہین کہ اب تمکو یہہ لوگ اذیت نہ پہونچائین گی پس اون بیس
نفر جنپر کہ حضرت نی لعنت کی تہی جناب رسولخدا کی قریب لائی اور دس نفر دیگر کو جناب امیر کی پاس لیگئی تب جناب رسولخدا
بیس نفر سی اور جناب امیر نی اون دس نفر سی کہا کہ تم آنکہین بند کرو اور کہو کہ یا اللہ قسم دیتی ہین ہم تجکو بجاہ محمد

معجزہ شفا بخشیدن بیماران

والہ الطیبین کہ ہمکو شفا عنایت کر جب یہہ کہا اونہون نی فوراً شفا پائی پس وہ تیس نفر مع بعض اشخاص دیگر کی جو
اونکی قبیلہ مین سے تہی ایمان لائی اور باقی قریش اپنی شقاوت اصلی پر قایم رہی   پہر جناب رسالتماب صلوات اللہ علیہ
والہ الاطیاب نے اون لوگون سے جو ایمان لائی تہی فرمایا کہ آیا تم چاہتی ہو کہ بینائی تمہاری زیادہ ہو جائی اونہون عرض کے
کہ حضرت ہان ہم چاہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ تمنی جو کچہہ کہایا ہی یا دوا کی ہی یا ذخیرہ کیا اوسکی خبر دون مین تمکو بعد
اوسکی حضرت نی ارشاد کیا جو کچہہ اونہون نی اوسدن کہایا تہا یا دوا کی تہی یا ذخیرہ اپنی گہر وغیرہ کیا تہا پہر فرمایا ای
ملایکہ پروردگار حاضر کرو اوس طعام کو مع سفرہ کی جو کہ اونہون نی کہایا ہی اوسیوقت ملایکہ سفرہئی طعام لیکر حاضر ہوئی اور
حضرت نی سب کی خوان جدا جدا کرکی بتلائی کہ یہہ اوسکا اور یہہ اسکا ہی پس فرمایا کہ ای طعام خبر دی تو مجکو کہ کس قدر
اوسنی کہایا اور کتنا باقی رہا تو تو طعام کو حقتعالی نی گویائی دی اوسنی سب بیان کیا پہر حضرت نی فرمایا کہ ای طعام
تو بیان کر کہ مین کون ہون اوسنی عرض کی کہ آپ سید المرسلین خاتم النبیین ہین پہر حضرت نی جناب امیر کیطرف اشارہ
کیا اور پوچہا کہ یہہ کون ہی اوسنی عرض کی کہ یہہ بہائی ہی آپکا اور بعد تمہاری بہترین گذشتگان و آیندگان ہی اور
وزیر اور خلیفہ ہی آپکا پس راوی نی جناب امام حسن عسکری کی خدمت مین عرض کی کہ معجزات جناب پیغمبر خدا اور حضرت
علی مرتضی مشابہہ معجزات موسی تہی جناب امام نی فرمایا کہ علی ابن ابیطالب بمنزلہ جان کی ہین واسطی پیغمبر خدا کی اور معجزات
جناب امیرالمومنین کی بعینہ معجزات حضرت سید المرسلین ہین و بالعکس اور معجزہ ہر نبی کا خدا نی پیغمبر اخر الزمان کو
دیا ہی اور احتجاج طبرسی مین منقول ہی کہ ایک یہودی نی جناب امیر المومنین سی کہا کہ خدا تعالی نی حضرت موسی کو ایک
عصا عنایت کیا تہا کہ وقت اظہار معجزہ کی اژدہا بنجاتا تہا حضرت نی فرمایا کہ حقتعالی نی ہماری پیغمبر کو فضل اوس سے
کرامت کیا ہی بتحقیق کہ ایک شخص ابوجہل سے قیمت اپنی شتر کی جو اوس نی ابوجہل بن ہشام کی ہاتہہ بیع کیا تہا اوس سی طلب کرتا تہا
اور ابوجہل تنہائی شراب و کباب مین مشغول رہتا تہا اور تقاضائی قرض خواہ سی کچہہ پروا نہین رکہتا تہا ایک شخص نی بقصد
حاسد بایع شتر سی کہا کہ اگر تو چاہی کہ روپیہ تیری ملجائین تو محمد بن عبد اللہ کی پاس جاؤ وہ تجکو دلا دینگی اور اوسکا مطلب
اوس سی یہہ تہا کہ جب حضرت عمر بن ہشام کی جائینگی تو وہ بموجب اپنی وعدہ کی انکو استہزا کریگا یہہ شخص اوسیوقت
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت عمر بن ہشام   میرا قرض نہین دیتا ہی اگر آپ میری شفاعت
کیجئی تو بجا ہی ورنہ مشکل ہی پس حبیب خالق یکتا و شفیع روز جزا اوس طلبگار کی ساتہہ عمر بن ہشام کی گہر آئی اور
اوس سی کہا کہ ای ابوجہل اس شخص کو وہ جو تجہپر آتی ہی بجا دی اس سی پہلی کسی نی عمر بن ہشام کو اس کیفیت سی
نہین دیکہا تہا بمجرد ارشاد ہونی ابوجہل اوٹہا اور قیمت شتر بایع شتر کی حوالہ کی جب ابوجہل اپنی اشناؤن سی ملا
تو اونہون نی کہا کہ کیون محمد سی ڈر گیا تو او بموجب اپنی وعدہ کی استہزا اوسنی نکی ابوجہل نی کہا کہ تم نہین جانتی محمد
پس جب حضرت میری طرف متوجہ ہوئی اونکی دونون طرف دیکہا مین نی ایک جماعت کو کہ ہر ایک کی ہاتہہ مین خنجر تہی تو مین ڈر گیا

[illegible]

لئی مستعد ہین اور اونکی جانب چپ دو اژدہی ٹری ٹری ہین کہ اپنی دانتونکو چبا لتی ہین اور چشمہای شرربار اونکی
میری نظر مین شعلہ ور و جلوہ گر ہوتی ہین اگر مین فرمان حضرت بجا نہ لاتا تو اون حربونسی وہ جماعت میرا شکم چاک کرتی اور دونو
اژدہی مجہی کاٹتی فرمایا جناب امیر نی کہ یہہ معجزہ ثعبانوسی ہی بالاتر ہی پہر فرمایا کہ جناب رسولخداؐ نی ایکدن سفاہت
مشرکین قریش کا ذکر کیا اور عیوب اونکی دینکی بیان کئی اور تحقیر اونکی بتون کی بیان کی اور فرمایا کہ مشرکین گمراہ ہین پس مشرکین
یہہ سنکی نہایت غضبناک ہوئی ابوجہل نی کہا کہ اس زندگی سی مرجانا بہتر ہی ای جماعت قریش تم مین سی ایک شخص بہی
ایسا نہین کہ محمدؐ کو قتل کری اگرچہ وہ بہی اونکی عوض مین مارا جاوی اونہون نی کہا کہ ہمکو ہرگز منظور نہین کہ ہم اونکو قتل کرکی
آپ قتل کئی جائین ابوجہل نی کہا کہ مین قتل کرونگا رسولخدا کو پہر اولاد عبد المطلب اوسکی عوض مجہی مار ڈالی یا زندہ رکہی
قریش نی کہا کہ اگر ایسا کری تو گویا تو نی تمام اہل مکہ پر احسان کیا اور ہمیشہ کی واسطی تجہسی یادگار باقی رہیگا ابوجہل نی
کہا کہ حضرت جب مسجد الحرام مین تشریف لاتی ہین تو بہت سی سجدی کرتی ہین پس جب آئینگی اور سجدہ کرینگی تو مین ایک
پتہر سی سر مبارک کو شق کرونگا پس جب جناب رسولخداؐ تشریف لائی تو پہلی سات شوط طواف خانہ کعبہ کا بجا لائی بعد اوسکی مشغول
نماز ہوئی اور سجدہ مین طول دیا پس ابوجہل سنگدل و بدبخت نی ایک بڑا پتہر اوٹہایا اور قریب حضرت کی آیا جب قریب پہنچا
تو دیکہا کہ ایک بہت بڑا سانپ مونہہ کہولی ہوئی چلا آتا ہی ابوجہل نی جب یہہ دیکہا تو بہت ڈرا اور ہاتہہ اوسکی
کانپنی لگی اور وہ پتہر ہاتہہ سی چہوٹ گیا پانو پر گرا کہ پانو اوسکا مجروح ہوا پہر گیا اپنی قوم کیطرف درانحالیکہ خون اوسکی
پانو سی جاری تہا اور رنگ رو متغیر اور عرق سی تمام بدن تر تہا اوسکی اصحاب نی کہا کہ آج تیرا حال ہی ایسا کبہی نہین ہوا
اوسنی کہا میری عذر کو سن لو بعد اوسکی ساری کیفیت اوسنی بیان کی اور نیز فرمایا جناب امیر المومنینؑ نی کہ ای یہودی
اگر تجہی اعتقاد ہی کہ حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام اموات سی کلام کرتی تہی تو ہمارے پیغمبر کی واسطی بہتر اوسسی واقع ہوا ہی
کہ جسوقت حضرت نی اہل طائف کا محاصرہ کیا تو وہ لوگ ایک بکری کو زہر آلود بریان کرکی حضرت کی خدمت مین لائی
پس ہاتہہ اوس بکری کا بقدرت حقتعالی کی گویا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ لا تاکلنی فانی مسمومۃ یعنی مجہی نوش نفرمائی کہ مجہی
زہر ملا ہی پس اگر کوئی چارپایہ حالت زندگی مین حضرت سی کلام کرتا تو تعجبہای عظیمہ سی نہ تہا چہ جاکہ کلام کرنا بکری کا
بعد ذبح و سلخ و بریان ہونیکی اور منحصر اسی مین نہ تہا بلکہ جب درخت کو طلب کرتی تہی تو اجابت حضرت کی امر کی کرتا تہا
اور بہایم و سباع کلام حضرت سی کرتی تہی اور حضرت کی نبوت پر گواہی دیتی تہی اور لوگونکو منع کرتی تہی کہ عصیان امر
حضرت نکرین اور اموات حضرت سی کلام کرتی تہی کتاب احتجاج مین منقول ہی کہ جاثلیق نی عرض کی خدمت جناب امام رضا
علیہ التحیۃ والثنا مین کہ جب حضرت عیسیٰ نی مردونکو زندہ کیا اور نابینا کی آنکہین روشن کین اور مبروص کو شفا دی
اعتقاد کیا امتنی کہ وہی ہی خدا لایق عبادت کے امام رضا نی فرمایا کہ یسع نی ایسا ہی کیا پانی پر راستہ چلتی تہی اور مردونکو
زندہ کرتی تہی اور نابینا و مبروص کو شفا دیتی تہی پس پینتیس ہزار مردہ کو بعد ساٹہہ برس کی زندہ کیا اور کسی نی اوسکو

معجزہ سانپ کا ابوجہل کے مقابلہ مین

معجزہ کلام کرنا بزغالہ مسموم کا

خدا

خدا نے کہا اور خبر قبل پیغمبری کے مثل حضرت عیسیٰ کی مردونکو زندہ کیا اور نظایر اسکی بہت سی بیان کی اور فرمایا کہ ای جاثلیق یہہ قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تہی یا بعد اونکی جاثلیق نے کہا کہ یہہ سب قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تہی پہر فرمایا حضرت نے کہ مجتمع ہوی قریش پاس حضرت رسولخدا کی پس سوال کیا حضرت سی کہ اونکی مردونکو حضرت زندہ کردین پس علی ابن ابیطالب کو ہمراہ اونکی طرف صحرا کی روانہ کیا اور فرمایا کہ نام بنام مردونکو حسب التماس قریش کے پکارنا اور کہنا کہ محمد رسول اللہ نے بحکم خدا تمکو حکم کیا ہی کہ اپنی اپنی قبرونسی اوٹہو پس وہ لوگ اپنی اپنی قبرونسی اوٹہی درانحالیکہ اپنے اپنی سرونسی خاک جہاڑتی تہی پس قریش اونکی پاس گئی اور اپنی حال کو اونسی پوچہا پس اون مردون نے قریش کو خبر دی کہ محمد نبی برحق ہی کہ طرف تمہاری مبعوث ہوی ہین اور ہمکو آرزو تہی کہ عہد کرامت مہد مین اونحضرت کی ہوتی اور تصدیق اونکی رسالت کی ایمان لاتی اور منجملہ معجزات یہی کلام کرنا آہو کا چنانچہ مجالس الاحزان مین مذکور ہی فی البحار انّ اعرابیاً اتی الرسول فقال لہ یا رسول اللہ لقد صدت خشفۃ غزالۃ واتیت بہا الیک ہدیۃ لولدیک الحسن والحسین علیہما السلام کتاب بحار الانوار مین منقول ہی کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر خدمت فیضدرجت حضرت رسالتمآب مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ یہہ مین نے شکار کیا ہی اور اسی بطریق ہدیہ کی واسطی حسنین علیہما السلام کی لایا ہون فقبلہا النبیؐ ودعا لہ بالخیر پس حضرت نے وہ بچہ آہو لے لیا اور اوسکی حق مین دعای خیر کی فاذا الحسنؑ واقف عند جدہ فرغب الیہا فاعطاہ ایاہا اور جناب امام حسنؑ اوسوقت حاضر تہی اونہون نے اوسکی طرف رغبت کی پس حضرت نے وہ بچہ آہو امام حسن کو دیدیا فما مضی ساعۃ الا والحسینؑ قد اقبل فرأی الخشفۃ عند اخیہ یلعب بہا فقال یا اخی من این لک ہذہ الخشفۃ پس ایک ساعت نگذری تہی کہ امام حسین تشریف لائی تو دیکہا اپنی بہائی حسن کو کہ بچہ آہو سی کہیل رہی ہین امام حسین دیکہکر بولی ای بہائی یہہ بچہ آہو تمکو کسنی دیا ہی فقال الحسن اعطانیہا جدی رسول اللہ امام حسنؑ نے کہا یہہ بچہ ہماری نانا رسولخدا نے دیا ہی فسار الحسین مسرعاً الی جدہ فقال یا جداہ اعطیت اخی خشفۃ یلعب بہا ولم تعطنی مثلہا امام حسینؑ یہہ سنکر حضرت کی پاس آئی اور عرض کرنی لگی کیون نانا آپ نے بہائی حسن کو تو بچہ آہو دیا کہ وہ اوس سے کہیلتی ہین اور ہمین نہ دیا وجعل یکرر القول علی جدہ وہو ساکت لکنہ یسلی خاطرہ ویلاطفہ بشیء من الکلام اور بار بار یہی کہتی تہی کہ کیون نانا آپنی بہائی حسن کو بچہ آہو دیا اور ہمین نہ دیا اور رسولخدا خاموش تہی کہ حسین کو کیا جواب دین لیکن کلمات تسلی اور تشفی کی فرماتی تہی مگر وہ نمانتی تہی حتی افضی من امر الحسینؑ الی ان ہم یبکی تا آنکہ آنکہون مین امام حسین کی آنسو بہر آئی اور چاہا کہ روئین پس رسولخدا اوسوقت نہایت متردد ہوی کہ اب کیا کرین فبینما ہو کذلک اذ نحن بصیاح قد ارتفع عند باب المسجد راوی کہتا ہی کہ دفعتہً دروازہ مسجد سی غل اور شور کی صدا بلند ہوی کہ ہم سب دیکہنی لگی فنظرنا فاذا ظبیۃ ومعہا خشفتہا

ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک ہرنی بچہ اپنا ساتھ لئے چلی آتی ہے ومن خلفها ذئبة تسوقها الی رسول اللہ و قدمها
باحد اطرافها حتی اتت بها الی النبی اور پیچھے اوس ہرنی کے ایک بھیڑیا ہے کہ اوسے ہنکاتے ہوئے لاتا ہے تا آنکہ
وہ ہرنی رسولخدا کے پاس آئی ثم نطقت الغزالة بلسان فصیح وقالت یا رسول اللہ قد کانت لی
خشفتان احدیهما صادها الصیاد واتی بها الیک پھر وہ ہرنی بزبان فصیح گویا ہوئی اور عرض کرنے
لگی یا رسول اللہ میرے دو بچے تھے کہ ایک انمیں سے صیاد پکڑ لایا اور آپکی خدمت میں حاضر کیا وبقیت لی هذه الاخری
وانا بها مسرورة وانی کنت الان ارضعها فسمعت قائلا یقول اور یا حضرت یہ بچہ دوسرا میرے پاس
تھا میں اس سے شاد و خرسند تھی اور اسوقت میں بچہ کو اپنے دودھ پلاتی تھی کہ ناگاہ سنی میں نے آواز ہاتف کی کہ وہ یوں کہتا
اسرعی اسرعی یا غزالة بخشفك الی النبی محمد واوصلیه سریعا اے ہرنی بچے کو لیکر جلد خدمت رسولخدا میں
پہنچ لان الحسین واقف بین یدی جده وقد هم ان یبکی اسلئے کہ حسین محبوب ہمارے حبیب کا بچہ کے لئے واسطے
آنکھوں میں آنسو بھرے نانا کے پاس کھڑا ہے اور چاہتا ہے کہ روئے فالملائکة باجمعهم قد رفعوا رؤسهم
من صوامع العبادة اور اسوقت تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کرکے عبادت خانوں سے سر باہر نکالے ہیں ولو بکی الحسین
لبکت الملائکة المقربون لبکائه پس اگر حسین رونیگا تو تمام ملائکہ مقربین حسین کے رونے سے رو دینگے وسمعت ایضا
قائلا یقول اسرعی یا غزالة قبل جریان الدموع علی خد الحسین اور یا رسول اللہ سنا میں نے کہ بار دیگر ہاتف
نے آواز دی کہ جلد پہنچ اے ہرنی قبل رواں ہونے قطرہ اشک کے حسین کے رخساروں پر فان لم تفعل سلطت علیك هذه
الذئبة تاکلك مع خشفك اور اگر تونے کچھ تاخیر کی تو ہم مسلط کرینگے تجھپر یہ بھیڑیئے کو کہ کھا جائیگا تجھے مع بچہ تیرے
فاتیت بخشفی الیك یا رسول اللہ وقطعت مسافة بعیدة لکن طویت لی الارض حتی اتیتك سریعا
پس بمجرد سننے اس ندا کے میں بچہ اپنا ساتھ لیکر آپکی طرف روانہ ہوئی اور مسافت دور و دراز کو قطع کیا لیکن امام حسین خدا کو
بہت پیارے ہیں کہ جابجا سے زمین سمٹتی میرے لئے تا آنکہ آن واحد میں آپکے پاس پہنچی وانا احمد اللہ ان جئت الیك
قبل جریان دموع الحسین علی خده یا حضرت میں شکر کرتی ہوں خدا کا کہ پہنچی میں قبل رونے حسین کے فارتفع التکبیر
والتهلیل من الاصحاب ودعاء النبی للغزالة بالخیر والبرکة راوی کہتا ہے کہ اوسوقت صدائے تکبیر و تہلیل اصحاب
سے بلند ہوئی اور رسولخدا نے اوس ہرنی کے لئے دعاء خیر کی واخذ الحسین الخشفة واتی بها الی امه الزهراء
فسرت بذلك سرورا عظیما اور امام حسین وہ بچہ آہو لیکر خوش خوش اپنی مادر گرامی فاطمہ زہرا کے پاس آئے پس
جناب سیدہ کو بھی اوسوقت سرور عظیم حاصل ہوا۔ منقبت بیچ بیان معراج کے مخفی نہ رہے کہ منجملہ فضائل کے ایک یہ ہے جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی معراج جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ و تعالی نے سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد
الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر پاک ہے وہ خداوند عالم کہ جسنے سیر

منقبت بیان معراج

کرایا

کرایا اپنی بندہ کو ایک رات مین مسجد الحرام سی طرف مسجد اقصی کی وہ مسجد کہ برکت دئی ہی ہمنی اوسکی دور مین تا کہ دکھلائین ہم آیات عظمت و جلالت اپنی سی تحقیق کہ خداوند عالم سمیع و بصیر ہی و بعض نی کہا ہی کہ مراد مسجد الحرام سی مکہ معظمہ ہی کسواسطی کہ تمام مکہ محل نماز و محترم ہی جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نی کہا ہی کہ مشہور یہہ ہی کہ مراد مسجد اقصی سی بیت المقدس ہی اور احادیث کثیرہ سی یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ مراد اوس سی بیت المعمور ہی جو کہ چوتھی آسمان پر ہی اور دور ترین سب مساجد سی ہی اور یہان مراد مسجد شام نہین اور یہہ امر کہ قرانین مسجد اقصی سی بیت المعمور ہے پس یہہ منافی نہین اسکی کہ آنحضرت بیت المقدس مین بھی تشریف لیگئی ہون کیونکہ اسپر بھی بہت احادیث دلالت کرتین ہین اور محتمل ہی کہ بعضی معراجون مین حضرت وہان تک پہونچی ہون ترجمہ آیۃ شریف کا فی الجملہ لکہا گیا پس مخفی نرہی کہ اہل اسلام مین دربارہ معراج خلاف ہی بعض معراج روحانی کی قائل ہوئی ہین اور بعض وقوع معراج کو حالت خواب مین بتلاتی ہین اور روایات منقولہ فریقین کی خالی از افراط و تفریط نہین اصل معراج جسمانی و صعود اوپر ملکوت آسمانی کی قدر مشترک ہی اور متواتر ثابت و متحقق ہی اور خصوصیات اس درجہ کو نہین پہونچین اور بعض روایات فریقین کی دلالت اوپر غلو اور تشبیہ کے کرتی ہین پس یہہ سب طریقہ اقتصاد سی خارج ہین البتہ یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ بمقتضای تکلم الناس علی قدر عقولہم مدارج قرب معنوی آن الفاظ سی استعارہ کی ہون لوگ اوسکو اپنی سوء فہم سی تشبیہ وغیرہ پر محمول کرتی ہین اور باقی رہی یہہ بات آیا فلک قابل خرق والتیام کی ہی یا نہین پس جواب اوسکا یہہ ہی کہ دلایل حکما کی دلالت نہین کرتی ہین مگر اوپر عدم خرق فلک اعظم کی اور معراج مستلزم اوسکا نہین علاوہ برین دلایل اونکی محض شکوک و اوہام ہین کیونکہ مقدمات اون دلایل کی ناتمام ہین چنانچہ پوشیدہ نہین اوپر ماہر کتب حکمیہ کی کہ کوئی مقدمہ ایسا نہین جو انہین کی نہج کی قواعد مقررہ سی منقوض نہو سوا اسکی اور اعتراضات منکرین کی وجوابات بھی کتب کلامیہ مین بتفصیل تمام و حسن تمام مذکور ہین چونکہ یہہ رسالہ اردو مین واسطی نفع عام کی لکہا گیا ہی اسواسطی تعرض اون مباحث مشکلہ کا نہ کیا گیا حسب یہہ مقدمہ ممہد ہوا اب بعض احادیث مفصلہ کیفیت معراج واسطی مزید بصیرت کی اوپر علو رفعت و کمال فضیلت آنحضرت کے ذکر بیان کی جاتی ہین چنانچہ عیاشی نی اور نیز ثقۃ الاسلام نی کافی مین حضرت امام محمد باقرؑ سے سی روایت کی ہی کہ جبرئیل شب معراج کو براق واسطی سواری جناب رسولخدا کی لائی اور براق قامت مین استر سی چھوٹا اور حمار سی بڑا تھا اور بروایت کافی براق جب کسی پہاڑ پر پہونچتا تھا جسکی وقت ہاتھ اوسکی چھوٹی اور پانو اوسکی بڑی ہوجاتی تھی اترتی کیوقت بالعکس اور عیون الاخبار وغیرہ مین منقول ہی جناب رسولخدا سی کہ فرمایا حضرت نی کہ جناب رب العزت نی مسخر کیا میری واسطی براق کو وہ دابہ ہی دواب جنت سی قد اوسکا نہ چھوٹا نہ بڑا اگر خداوند عالم حکم کری اوسکو تو البتہ جولانی کری اور گذر جاوی اوپر تمام دنیا و مقامات آخرت کی ایکمرتبہ کی جولان مین اور وہ بہترین مرکوب سی ہی مین علی بن ابراہیم نی جناب صادق سی روایت کی ہی کہ جبرئیل و اسرافیل و میکائیل براق خدمت حضرت مین لائے ایک ایک نی لجام و رکاب و زین کو تھام لیا و درست کیا اوسوقت براق گھبرایا حضرت جبرئیل نی اوسکی منہ پر طمانچہ

مارا اور کہا کہ ساکن ہو ای براق کہ پہلی اس سی کوی نبی تیری اوپر نشین ہوا اور نہ بعد اسکی کوی سوار ہوگا بعد اوسکی حضرت سوار ہوی اور براق بلند ہوا لاکن ایسا بلند نہ تہا و جبرئیل ہمرکاب حضرت کی تہی اور آیات زمین و آسمان حضرت کو دکہلاتی جاتی تہی انحضرت ارشاد کرتی ہین کہ براق اوسی طرح سی روان تہا کہ دہنی جانب آواز آئی کہ یا محمد مین ملتفت نہوا اور جواب بہی نہ دیا پہر جانب چپ سی آواز آئی مین ملتفت اوسکا بہی نہوا بعد اسکی سامنی سی ایک عورت نظر آئی کہ دو تو ہاتہہ اوسکی کہلی تہی اور زینت تمام دنیا کی اوس سے ظاہر و باہر تہی پس کہا اوسنی کہ آیا توجہہ کرتی ہو کہ کچہہ عرض کرون مین ملتفت نہوا پہر تہوڑی دور راہ چلی تو ایک ایسی آواز مہیب میری کان مین آئی کہ مین مضطرب ہوا تو جبرئیل نی مجہکو گہوڑی سی اوتارا اور کہا کہ یہان نماز پڑہو جب مین نماز سی فارغ ہوا جبرئیل نی کہا کہ آیا جانتی ہو کہ کونسی مقام پر نماز پڑہی تمنی مینی کہا نہین جانتا جبرئیل نی کہا کہ آپ نی طیبہ یعنی مدینہ مین نماز پڑہی ہی اور یہہ ہی جگہہ ہی تمہاری ہجرت کی پہر مین سوار ہوا اور جہان تک خدا نی چاہا قطع مسافت کی پس جبرئیل نی کہا یہان پہر اوترو اور نماز پڑہو جب مین نماز پڑہ چکا تو جبرئیل نی کہا کہ اس مقام سی آگاہ و واقف ہین مینی کہا نہین اوسنی کہا کہ یہہ طور سینا ہی جس جگہہ حضرت موسی نی خدای عز و جل سی کلام کی ہی بعد اوسکی سوار ہوا مین اور قطع مسافت کی پہر جبرئیل نی کہا اوترو اور نماز پڑہو پس ایسا ہی کیا مین نی اور مقام جسسی پوچہا مینی کہا نہین جانتا ہون بیان کیا کہ یہہ خانہ لحم ہی اور خانہ لحم ناحیہ بیت المقدس مین واقع ہی جہان حضرت عیسی متولد ہوی ہین پس سوار ہوا مین اور آگی چلا تا آنکہ پہونچا مین بیت المقدس مین پس باندہ دیا براق کو حلقہ در سی جہان انبیاء سابقین اپنی مرکوب کو باندہتی تہی پس مین مسجد مین داخل ہوا اور جبرئیل میری ساتہہ تہی تو پایا مینی وہان ابراہیم و موسی و عیسی کو مع ایک جماعت انبیاء کی کہ خداوند عالم نی میری احترام کی واسطی اونکو جمع کیا تہا پہر اقامت نماز کی ہوی گمان کیا مینی کہ جبرئیل نماز پڑہائین گی جب صف طیار ہوی تو جبرئیل نی میرا ہاتہہ پکڑ کی آگی کیا مینی امامت ان حضرات کی کی اور از راہ فخر نہین کہتا بعد اوسکی اون انبیا کی امتون کا خازن تین کاسہ میری سامنی لایا کہ ایک مین شیر دوسری مین پانی تیسری مین شراب تہی اور آواز سنی مینی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ اگر پانی لیا تمنی تو غرق ہوگی امت اور اگر شراب کو لیا امت گمراہ ہوگی اور اگر شیر لیا تو امت ہدایت پائی گی پس لیا مینی کاسہ شیر کا اور پیا مینی کچہہ اوسمین سی تب جبرئیل نی کہا کہ ہدایت پائی تمنی اور تمہاری امت نی پہر جبرئیل نی کہا کہ اسقدر مسافت مین تمنی کیا دیکہا اور سنا مینی کہا کہ ایک منادی کی ندا داہنی طرف سی سنی تہی کہا جبرئیل نی کہ تمنی جواب اوسکا دیا مینی کہا التفات نہین کیا تہا جبرئیل نی کہا کہ وہ داعی یہود تہا اگر اجابت اوسکی کرتی تو ہر آئینہ امت تمہاری یہود ہو جاتی پہر پوچہا کہ بعد اوسکی آپ نی کیا دیکہا کہا مین نی کہ پہر ندا سنی مینی جانب چپ سی اور اوسکی طرف بہی ملتفت نہوا جبرئیل نی کہا کہ وہ داعی نصاری کا تہا اگر آپ اوسکا جواب دیتی تو امت آپکی نصاری ہو جاتی پہر پوچہا کہ سامنی سی آپ نی کیا چیز دیکہی تہی حضرت نی حال اوس عورت کا بیان کیا کہا جبرئیل نی کہ وہ صورت دنیا کی تہی اگر اوس سی آپ کلام کرتی تو ساری امت

اونکی دنیاکو آنحضرت پر جتیا کرتی پہر فرمایا حضرت نی کہ بعد اوسکی ایک آواز ہولناک کہ اوس سی مین مضطرب ہوا اوسوقت جبرئیل نی کہا کہ آیا سنتی ہو کہا مینی نعم جبرئیل نی کہا کہ ستر برس ہوی ہین کہ ایک پتہر کو کناری جہنم سی مینی ڈالا تہا آج زمین پر پہونچا ہی راویون نی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا اوسوقت سی پہر کبہی خندان نہوی تا آنکہ رحلت فرمائی پہر فرمایا حضرت نی کہ بلند ہوی جبرئیل اور مین بہی ساتہہ اونکی بلند ہوا اوپر آسمان دنیا کی اور وہان ایک فرشتہ کو دیکہا کہ اوسی اسمعیل کہتی ہین اور وہ صاحب خطفہ ہی اور اوسی کی باب حقتعالی نی فرمایا ہی اِلا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب ظاہر مراد صاحب الخطفہ سی آمدہ مختطف ہی اور واسطی اضافت کی ادنی ملابست کافی ہی اور تحت مین اوسکی ستر ہزار ملائکہ ہین کہ ہر فرشتی کی تحت مین ستر ہزار ہین پس صاحب خطفہ نی کہا کہ ای جبرئیل تیری ساتہہ کون ہی جبرئیل نی کہا محمد ہین پوچہا اوسنی کہ آیا مبعوث ہو چکی ہین جبرئیل نی کہا کہ نعم پس دروازہ کو اوسنی کہول دیا اوسنی سلام کیا مجہپر مینی نی سلام کیا اوسپر اور مینی اوسکی واسطی استغفار کیا خدایتعالی سی اور اوسنی میری واسطی اور اوسنی کہا کہ مرحبا برادر صالح و پیغمبر صالح وتلقتنی الملائکۃ حتی دخلت سماء الدنیا اور ملاقات کی مجہسی بشوق تمام ملائکہ نی اور کوئی فرشتہ نہ تہا مگر یہہ کہ فرحان و مستبشر تہا تا اینکہ دیکہا مینی ایک فرشتہ کہ بلند تر اوس سی نہ دیکہا تہا منظر اوسکا کریہ تہا اور غضب اوسکی چہرہ سی نمایان تہا پس جسطرح سی اور ملائکہ نی کلمات دعائیہ میری نسبت کہی تہی اوسطرح اوسنی بہی کہی لیکن خندہ و بشاشی اوس سی ظاہر نہوی پس مینی جبرئیل سی کہا کہ یہہ کون ہی کہ جس سی مجہی خوف معلوم ہوتا ہی جبرئیل نی کہا اس سی ڈرنا چاہئی کہ ہم سب اس سی ڈرتی ہین یہی ہی مالک خزینہ دار جہنم کا اسنی کبہی خندہ نہین کیا اور جبسی خداوند جبار نی جہنم کو اوسکی قبضہ اقتدار مین دیا ہی ہمیشہ غضہ اوسکا دشمنان و عاصیان خدا پر زیادہ ہوتا ہی اور حقتعالی اپنی دشمنون سی انتقام لیگا اسی کی ہاتہہ پر اور اگر پہلی آپسی کسی کی سامنی اسنی خندہ کیا ہوتا یا بعد آپکی کسی سی خندہ کرنی کا قصد ہوتا تو بیشبہ آپکی سامنی مجہسی بشاشت ظاہر کرتا غرض مینی اوسپر سلام کیا اور اوسنی مجہپر چونکہ جبرئیل ملکوت اعلی مین مطاع و امین ہین اور جمیع ملائکہ اونکی فرمان بردار ہین مینی جبرئیل سی کہا کہ امر کرو مالک کو کہ جہنم مجہی دکہلاوی جبرئیل نی مالک کو امر کیا مالک نی ایک پردہ پردہای جہنم سی اوٹہایا اور ایک دروازہ درہای جہنم سی کہولا ناگاہ ایک زبانہ جہنم نی ایسا جوش کیا اور طرف آسمان کی بلند ہوا کہ مجہی بہی خوف معلوم ہوا مینی کہا ای جبرئیل انسی کہو کہ اسی بند کردین پس مالک نی ویسا ہی کیا جب وہانسی آگی چلا مین تو ایک شخص بزرگ گندم گون دیکہا جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ کون ہی اونہون نی کہا کہ باپ تمہاری آدم ہین ناگاہ مینی دیکہا کہ ارواح اولاد ابرار کی اون پر ملائکہ عرض کرتی تہی اور حضرت آدم کہتی جاتی ہین کہ یہہ روح بہی نیک ہی اور اوسکا بدن بہی ہی آنحضرت نی اوسوقت اس آیت کی تلاوت کی کلا ان کتاب الابرار لفی علیین پہر مینی آدم پر سلام کیا اور اونہون نی مجہپر اور مینی اونکی واسطی طلب مغفرت کی کی اور اونہون نی میری واسطی اور کہا کہ مرحبا ای فرزند شایستہ نیک اور پیغمبر صالح اور مرسل زمانہ شایستہ مین بعد اوسکی وہانسی روانہ ہوا اور تیسری جگہہ پہونچا کہ وہان ایک فرشتہ بیٹہا ہوا ہی کہ تمام

دنیا اوسکی دو زانو کی نیچی ہی اور سامنی اوسکی ایک لوح نور کی ہی کہ اوسپر کچہہ لکہا ہوا ہی اور وہ فرشتہ مانند سردار اندوہگین
کی اوسپر نظر کرتا ہی اور یمین و یسار کو ہرگز ملتفت نہین ہوتا مینی جبرئیل سی پوچھا کہ یہہ کون ہی اونہون نی کہا یہہ ملک الموت
ہی ہمیشہ قبض ارواح مین مشغول رہتا ہی مینی کہا کہ مجھی اسکی پاس لیچلو جب مین اوسکی قریب آیا تو مینی اوسپر سلام
کیا اوسنی مجکو جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نی کہا کہ یہہ پیغمبر رحمۃ للعالمین ہین کہ خداوند عالم نی اپنی بندونکی طرف انکو بہیجا ہی
اوسنی کہا مجکو مرحبا اور بشارت دی مجہی کہ جمیع خیرات کو تیری امت مین دیکہتا ہون مینی کہا حمد ہی اوس خدا کی کہ جسنی
عطا نعمت اپنی اپنی بندون پر کی کہ بدست فضل و رحمت پروردگار کا ہی مجہسی جبرئیل نی کہا کہ کام انکا سب سی زیادہ ہی
کہا کہ آیا یہہ خود قبض ارواح کرتی ہین جبرئیل نی کہا کہ اپنی ہاتہہ سی قبض کرتی ہین مینی کہا کہ تم ہر جگہ جاتی ہو ملک الموت نی کہا خداتعالی
نی دنیا کو میری لیئی مسخر کر دیا اب دنیا میری نزدیک یون ہی جیسا کسی کی مٹہی مین چند درہم ہون جسطرف کو چاہی پہرائی اور تمام
دنیا مین کوئی ایسا گہر نہین کہ دیکہون پانچ مرتبہ اوس گہر مین سی ایک ایک کو نہین دیکہتا جب اہلخانہ اپنی مردی کو روتی ہین تو مین
اونسی کہتا ہون کہ کیون روتی ہو مین تمہاری گہر پہر آونگا اور پہر آونگا تا آنکہ کسیکو تم مین باقی نچہوڑونگا پس مینی کہا
کہ مرگ کافی ہی واسطی اندوہ اور بیتابی انسان کی تو کہا جبرئیل نی جو کچہہ بعد مرگ واقع ہوگا وہ زیادہ تر صعب موت سی ہی
بعد اوسکی وہان سی چلکی مین قریب ایک جماعت کی پہونچا کہ سامنی اونکی خوان گوشت پاکیزہ اور گوشت مردار و گندیدہ کی رکہی
ہوئی ہین اور گوشت گندیدہ سی کہاتی ہین اور گوشت پاکیزہ کی طرف متوجہ نہین مینی پوچھا کہ ای جبرئیل یہہ لوگ کون ہین کہا
جبرئیل نی کہ یہہ وہ ہین جو حلال کو چہوڑکی حرام کہاتی ہین اور یہہ آپکی امت مین سی ہین پہر ایک ملک کو دیکہا مینی کہ وہ
عظیم الخلقت تہا اور نصف بدن اوسکا آگ سی اور نصف برف سی تہا اور وہ بصدای بلند ندا کرتا تہا کہ سبحان اللہ
یعنی پاک جانتا ہون مین اوس خدا کو کہ جسنی باوجود تباین طبیعت برف و آتش کی انمین دونون مین الفت دی ہی اور الفت
دی درمیان دلہای بندگان مومن کی مینی کہا ای جبرئیل یہہ کون ہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ نیکخواہ ترین ملائکہ کا ہی واسطی
بندگان اہل زمین کی جسدن سی کہ حقتعالی نی اوسکو خلق کیا ہی اوسی دن سی یہہ دعا کرتا ہی مومنین کی حقمین اور دو
فرشتی اور دیکہی مینی کہ ندا کرتی ہین یقول احدہما اللہم اعط کل منفق خلفا و یقول الآخر
اللہم اعط کل ممسک تلفا یعنی ایک کہتا تہا کہ یا الہی جو کوئی تیری راہ مین مال اپنا خرچ کری اوسکو اوسکا
عوض دی اور دوسرا کہتا تہا کہ جو کوئی امساک کری یعنی مال تیری راہ مین نہ دی اوسکی مال کو تلف کر پس گذر
کیا مینی اور دیکہا ایک جماعت کو کہ ہونٹ اونکی مانند لبہای شتر کی تہی اور ملائکہ اونکی پہلو سی گوشت کاٹکی اونکو
کہلاتی تہی مینی نی پوچھا کہ یہہ کون ہین کہا جبرئیل نی کہ یہہ وہ جماعت ہی کہ عیب جوئی اور چشم زنی مومنین کی اونکا
شیوہ ہی پس پہونچا مین قریب ایک گروہ کی کہ سر اونکی پتہر وسنی کچلتی تہی جبرئیل سی پوچھا مینی کہ یہہ لوگ کون ہین جبرئیل نی
کہا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ بغیر پڑہی نماز عشا کی سوگئی ہین پہر پہونچا مین قریب ایک گروہ کی کہ فرشتی آگ اونکی مونہہ پر

ڈالتی تہی آگ اونکی دبر سی نکل آتی تہی پہونچا مینی کہ یہہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہہ کہانی والی مال یتیم کی ہین چنانچہ حقتعالی نی قران شریف مین فرمایا اِنَّ الَّذِینَ یَاکُلُونَ اَموَالَ الیَتٰمٰی ظُلمًا اِنَّمَا یَاکُلُونَ فِی بُطُونِہِم نَارًا وَسَیَصلَونَ سَعِیرًا پس حضرت نی فرمایا جب کہ گذرا مین وہانسی تو پہونچا قریب ایک جماعت کی کہ وہ قصد کرتی ہین کہ اوٹہین مگر بزرگی شکم مانع ہی مین نی پوچہا کہ یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ سود خوار ہین چنانچہ حقتعالی نی قران مین حال اونکا اسطرحسی بیان فرمایا اور مانند آل فرعون کی ہر صبح وشام اونکو اوپر آتش جہنم کی عرض کرتی ہین وہ شدت عذاب سی کہتی ہین کہ قیامت کب قایم ہوگی پہر گذرا مین وہانسی اور پہونچا مین اوسی جگہہ کہ وہان چند عورتین پستانونکی بوجہہ لٹکتی ہین کہا مین نی کہ یا جبرئیل یہہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہہ وہ عورتین ہین کہ جنہون نی اپنی شوہرونکی گہر وہین زنا کیاہی اور فرزندان زنا کو اپنی شوہرونسی ملحق کیاہی اور مال اپنی شوہرونکا اونکو میراث مین دیا پس فرمایا جناب رسولخدا نی کہ سخت ہی غضب خداوند قہار اوپر اوس عورتکی کہ داخل کری نسب مین ایک جماعت کی ایسی لڑکی کو جو اوس جماعت مین سی نہو بلکہ زنا سی بہم پہونچا ہو پس وہ لڑکا مطلع ہو اوس جماعت کی عورتون پر او مال اونکا ناحق کہاوی پہر حضرت نی فرمایا کہ وہانسی گذرا مین اور پہونچا ایک جماعت ملایکہ کی قریب کہ خدا تعالی نے اونکو خلق کیا جسطرحسی کہ چاہا موہنہ اونکا رکہا اور ہر طبقہ اونکی بدنکا تسبیح وتقدیس حقتعالی کی کرتا ہی اوس جماعت نی صدا الحمد وشکر حقتعالی بلند کی تہی اور خوف خدا سی گریان تہی مین نی پوچہا کہ یہہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ جسطرحسی آپ انکو ملاحظہ فرماتی ہین اسی حال پر ہین جبسی سی کہ خلق ہوی ہین اور ایک نی دوسری سی بات نہین کی اور بسبب خوف جناب مقدس الہی کے اور خضوع وخشوع وتذلل کی نیچی اوپر نہین دیکہا جب ونپر سلام کیا مینی تو جواب دیا مگر بسبب غایت خشوع کی کوی بات نکی پس جبرئیل نی کہا کہ یہہ ہی محمد نبی رحمت کہ حقتعالی نی اسکو رسالت ونبوت طرف اپنی بندونکی مبعوث فرمایا ہی اور خاتم النبیین وافضل المرسلین ہی انسی کوی بات کرو جب اونہون نی یہہ سنا تو مجہپر سلام کیا اور گرامی اور بزرگ جانا مجہکو اور بشارت بخیر دی واسطی میری اور واسطی امت میری کی پس طرف آسمان دوم کی گیا مین وہان دو شخصونکو دیکہا کہ ایک دوسری سی بہت مشابہہ تہا کہا مین نی کہ یہہ کون ہین کہا جبرئیل نی کہ یہہ دونون آپسمین خالہ زاد ہین پس سلام کیا مینی اونپر اور اونہون نی مجہپر اور میری استغفار کی واسطی اونکی اور انہون نی میری واسطی پہر کہا اون دونون نی کہ مرحبا خیر مقدم ای برادر شایستہ وپیغمبر شایستہ اور اوس آسمان مین بہی ملایکہ کو خضوع وخشوع مین دیکہا کہ اوسی سمت کو متوجہ تہی جس سمت کو حقتعالی نی متوجہ کیا تہا اور بصداہای مختلف تسبیح وتقدیس جناب حقسبحانہ وتعالی بجالاتی تہی پس آسمان سوم پر گیا مین وہان دیکہا ایک شخص کو حسن اوسکا سب سی بقدر زیادہ تہا جیسا ماہ شب چاردہم کو ستارون پر فروغ ہی پوچہا مین نی کہ یہہ کون ہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ ہی بہائی تمہارا یوسف مین نی اوسپر سلام کیا اور اوسنی مجہپر مین نی اوسکی واسطی استغفار کی اور اوسنی میری واسطی اور کہا اوسنی خیر مقدم ای پیغمبر نیک وبرادر نیک مبعوث

یعنی یحیی ابن زکریا و عیسی ابن مریم

ہوکی پہونچانا نیک کی اس آسمان میں بہی مثل آسمان اول و دوم کی ملایکہ کو خضوع و خشوع میں دیکھا میں نی اور جبرئیل نی
میری جناب میں وہی کچھ کہا جو پہلی کہا تھا اور ان لوگوں نی جواب میں وہی کہا جو پہلی ملایکہ نی کہا تھا اور جب آسمان
چہارم پر گیا میں وہاں دیکھا میں نی ایک شخص کو پوچھا میں نی جبرئیل سی کہ یہہ کون ہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ ادریس
ہی کہ خدا تعالی نی اوسکو مکان بلند عطا کیا چنانچہ فرمایا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا میں نی اوسپر سلام کیا اور اونسی
مجہپر میں نی اوسکی واسطی استغفار کیا اور اونسی میری واسطی پہر ملایکہ خشوع کو دیکھا جیسا کہ گذرا اونہوں نی بہی بشارت
دی مجہی اور میری امت کی پس ایک ملک کو دیکھا کہ اوپر ایک کرسی کی بیٹھا ہوا تھا اور ستر ہزار فرشتہ اوسکی تابع تھا کہ
ہر ہر فرشتی کی ستر ستر ہزار ملک فرمان بردار تہی میں نی گمان کیا کہ کوئی فرشتہ اس سی زیادہ نہوگا ناگاہ جبرئیل نی اوسکو
کہا کہ تو ایستادہ ہو جا وہ کہڑا ہوا اور تا روز قیامت تک کہڑا رہیگا اور جسوقت آسمان پنجم پر گیا میں تو وہاں ایک
مرد پیر کو دیکھا میں نی انکہیں بزرگ کو اوس سی عظیم و بزرگتر میں نی نہیں دیکھا تھا وہ بہت سی آدمی گروہ اوسکی امت کی گرد جمع تہی جیسی ہو رہی تہی
میں نی اونکی کثرت سی تعجب کیا اور جبرئیل سی حال اونکا پوچھا جبرئیل نی کہا کہ یہہ پیغمبر ہی کہ اسکی امت کو ہارون بن عمران
دوست رکہتی تہی میں اوسپر سلام کیا اونہوں نی مجہپر سلام کیا میں اونکی واسطی استغفار کی اور اونہوں نی میری
واسطی پہر ملایکہ خشوع کو دیکھا میں جیسا کہ آسمانہای دیگر میں دیکھا تھا اور جب آسمان ششم پر گیا میں تو ایک شخص بلند قامت
گندم گون کہ بال بہت بلند رکہتا تہا یہاں تک کہ اگر دو پیراہن پہنی تو اوس سی بہی بال باہر نکل جاوین میں نی سنا کہ وہ
کہتا تہا کہ بنی اسرائیل گمان کرتی تہی میری نسبت کہ میں نزدیک خدا کی فرزندان آدم میں سی گرامی تر و بزرگتر زیادہ
سب سی ہوں اور یہہ شخص یعنی وہ اشارہ کرتی تہی حضرت کی جانب کہ خدا کی نزدیک یہہ سب سی گرامی و بزرگ ہی کوئی
اسکی برابر نہیں میں نی جبرئیل سی دریافت کیا کہ یہہ کون ہی اونسی کہا کہ یہہ موسی بن عمران ہی تب میں اوسپر سلام
کیا اور اونسی مجہپر سلام کیا میں نی اوسکی واسطی استغفار کی اور اونسی میری واسطی اور اوس آسمان میں بہی ملایکہ خشوع
کو دیکھا جیسا کہ اور آسمانوں میں دیکھا تھا اور جب میں آسمان ہفتم پر گیا تو جس فرشتی کی پاس سی گذرا میں اونسی
کہا کہ ای محمد حجامت کرو اور اپنی امت کو امر کرو حجامت کریں ناگاہ وہاں میں نی ایک شخص دیکھا کہ موہای سر و
ریش اوسکی سفید تہی اور وہ ایک کرسی پر بیٹھا تہا میں نی جبرئیل سی کہا کہ ای جبرئیل یہہ کون ہی جو آسمان ہفتم پر
بیچ در بیت المعمور جوار الہی میں بیٹھا ہی اونسی کہا یہہ تمہاری ابراہیم ہیں اور یہہ محل آپکی امت کی پرہیزگاروں کا ہی
پس جناب سرور کائنات نی یہہ آیہ تلاوت فرمایا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی تحقیق کہ سزاوارترین لوگوں میں سی ساتھ ابراہیم کی وہ ہی جنہوں نی پیروی
کی اونکی اور یہہ پیغمبر اور وہ جو ایمان لائی ہیں ساتھ اس پیغمبر کی اور خدا یار و مددگار اور ناصر ہی مومنین کا تحقیق
نی فرمایا ہی کہ پہر میں اوسپر سلام کیا اور اونہوں نی مجہپر سلام کیا اور کہا کہ مرحبا پیغمبر شایستہ و فرزند نیک مبعوث

کیا گیا زمانہ نیک مین اور تیرا اوس آسمان پر ملا گرمہ خشوع کو دیکہا مین نی شکل اول کی اور سب ملائکہ نی بشارت خیر کی دی مجہی
میری اور واسطی میری امت کی اور نیز آسمان ہفتم پر بہت سی دریا نور کی دیکہی مین نی کہ ضیا و درخشندگی اونکی چشمہای
مردم کو خیرہ کرتی تہی اور نیز بہت سی دریا ظلمت کی دیکہی اور بہت سی دریا برف کی دیکہی جب ان امور غریبہ
کو دیکہنی سی مجکو ہول عارض ہوتا تہا تو جبرئیل کہتا تہا کہ شادان و فرحان ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہ خداوند عالم نی تجکو
گرامی و بزرگ کیا ہی پہر آنحضرت فرماتی تہی کہ حق تعالی نی مجکو قوت عنایت کی کہ اون عجائب و غرائب کو ملاحظہ کرتا تہا
جبرئیل نی مجہسی کہا کہ ای محمد یہہ امور جو تم دیکہتی ہو انکو عظیم جانتی ہو حالانکہ عظمت خدا ان سی زیادہ تر ہی اور یہہ تمام
اشیا اوسکی جنب عظمت مین عظیم نہین ہین تحقیق کہ درمیان خلقت اور خالق عالمیان کی نوّہ ہزار حجاب ہین مراد اس سی حجب
معنویہ مین جنہیں کہ اوپر طرف اسکی اشارہ کیا گیا باوجودیکہ درمیان محل صدور وحی الہی اور ذوی العقول کی کہ مخلوقات اون
ہی نوّہ ہزار حجاب ہین اور قریب ترین محل نزول وحی جمیع مخلوقات سی مین ہون اور اسرافیل ہی اور مجہمین اور اسرافیل
مین چار حجاب ہین اول حجاب نور کا دوئم حجاب ظلمت کا سوئم حجاب ابر کا چہارم حجاب پانی کا اور
جناب رسالت نی فرمایا کہ منجملہ عجائب مخلوقات الہی سی جو کہ میری مشاہدہ مین آئی ایک خروس تہا کہ پانو اوسکی نیچی طبقہ
زمین مین تہی اور سر اوسکا نزدیک عرش جناب باری عز اسمہ کی ہو اور بال اوسکی ایسی بزرگ تہی کہ جب کہولتا تہا مشرق و مغرب
سی گذر جاتی تہی اور تسبیح اوس ملک کی یہہ تہی کہ منزہ ہی پروردگار میرا اور شان اوسکی زیادہ اوس سی ہی کہ ادراک
کیا جاوی اور صبح کی وقت اپنی بال کہولتا ہی اور ہلاتا ہی اور صدای تسبیح بلند کرتا ہی اور کہتا ہی سبحان اللہ الملک
القدوس سبحان اللہ الکبیر المتعال لا الہ الا اللہ الحی القیوم اور جب وہ صدا بلند کرتا ہی تو تمام خروسہای
زمین بال اپنی ہلاتی ہین اور صدای تسبیح حق سبحانہ و تعالی بلند کرتی ہین اور جب وہ ملک ساکت ہوتا ہی تب یہہ ہی ساکت
ہو جاتی ہین اور پر اوس خروس کی سفید اور نیچی بازو کی سبز ہین پس ہمراہ جبرئیل کی داخل بیت المعمور ہوا مین اور دو رکعت
نماز ادا کی مین نی اور ایک جماعت اپنی اصحاب کی اوس جگہہ دیکہی مین نی کہ لباس سفید پہنی ہوی تہی اور ایک جماعت
اصحاب کی دیکہی کہ وہ جامہای کہنہ و کثیف پہنی ہوی تہی اور لوگ جو لباس فاخرہ پہنی ہوی تہی وہ بیت المعمور مین داخل
ہوی اور وہ جامہای کہنہ والی سب لباس کثیف تہی اونکو داخل ہونی سی منع کیا اور نکالدیا گیا جب مین بیت المعمور
سی باہر آیا تو دو نہرین دیکہین کہ ایک نہر کوثر تہی دوسری نہر رحمت تہی تو مین نی نہر کوثر مین سی پانی پیا اور نہر رحمت
مین غسل کیا اور یہہ دونون نہرین میری ساتھہ ساتھہ تہین تا اینکہ داخل بہشت ہوا مین تو دیکہا مین نی کہ دونون طرف نہرون
کی گہر میری واسطی اور میری اہلبیت کی واسطی اور جو ازواج کہ مومنات میری ہین بنی ہوی ہین اور بجای خاک کی
بہشت مین مشک ہی وہان ایک صبیہ کو دیکہا کہ اوس نہر مین غوطہ لگاتی ہی مین نی کہا تو کون ہی اوسنی کہا کہ زید
بن حارثہ کی ہون جب مین نی معراج سی مراجعت کی تو زید بن حارثہ کو بشارت دی غرض بہشت مین جانور تہی

اتنی بڑی دیکھی کہ شتر کی برابر تھی اور اہل بہشت بزرگی مین بقدر دلو عظیم کی تھی اور بہشت مین ایک درخت تہا کہ اگر ایک جانور کو اوسکی نیچی چھوڑ دین تو سات سو برس تک بہی اوسکی گرد پہریگی اور کوئی گہر بہشت مین ایسا نہ تہا کہ جسمین شاخ اوسکی نہ پہونچی ہو کہا مین نی جبرئیل سی کہ یہہ کونسا درخت ہی جبرئیل نی کہا کہ یہہ طوبی ہی کہ خدا تعالی نی ارشاد کیا طوبی لهم وحسن مآب پہر انحضرت نی فرمایا کہ جب داخل بہشت ہوا مین جو عجائبات کہ آسمان ہفتم مین دیکھی تھی جبرئیل سی دریافت کی پس پوچھا کہ وہ دریا کیسی ہین کہا جبرئیل نی کہ وہ حجاب ہین اگر یہہ حائل نہوین تو نور عرش اپنی ماتحت کو جلا دی پہر وہانسی تا سدرة المنتہی پہونچا مین کہ ہر ایک پتہ اوسکا اتنا عظیم تہا کہ ایک جماعت کثیر پر اوسکا سایہ پڑتا تہا وہانسی بمرتبہ قرب معنوی حقسبحانہ وتعالی کہ قاب قوسین او ادنی عبارت ہی اوسی بہی پہونچا اور حقسبحانہ وتعالی سی مناجات کی ندا ہوئی آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ یعنی ایمان لایا رسول وسیر کہ بہیجا گیا طرف اوسکی خدا کی جانب سی حضرت نی فرمایا کہ مین نی اپنی اور اپنی امت کی طرف سی کہا وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ یعنی مومنین سب ایمان لائی ساتھہ خدا کی اور فرشتون کی اور کتب سماوی اور انبیاء کی نہین فرق کرتی ہین رسولونمین انہی سب پر ایمان لائی ہین پہر کہا مین نی سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ یعنی سنا ہمنی ارشاد جناب حقسبحانہ وتعالی کا اور اطاعت کی ہمنی اور آمرزش طلب کرتی ہین ای پروردگار ہماری اور تیری طرف ہی بازگشت پس حقسبحانہ وتعالی کیطرف سی خطاب ہوا لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی خداوند عالم نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر اوسکی طاقت کے پس واسطی نفس کی ہی فائدہ اعمال کا اور اوسپر ہیگا ضرر سیئات کا پس عرض کی مینی اپنی امت کیطرف رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا یعنی مواخذہ کر اگر بہول جائین یا خطا کوئی ہمسی سرزد ہوئی یعنی سہو سی یا بلا قصد اگر کوئی گناہ ہمسی سرزد ہو حقتعالی نی ارشاد کیا کہ مواخذہ نہوگا تیری امت سی پہر مین نی کہا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی ای پروردگار ہماری بوجہہ مت دی ہمکو جیسا کہ بار دیا تونی اون لوگونکو جو کہ پہلی ہمسی تہی حقتعالی نی منظور فرمایا پہر کہا مین نی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ای پروردگار ہماری ہمکو تکلیف مالایطاق نہ دی اور درگذر ہمسی اور مغفرت کر ہماری اور رحم کر ہماری حال پر تو ہی ہی مددگار اور کارساز ہمارا پس نصرت دی ہمکو کفار پر پس وحی ہوا کہ جو کچھہ تونی طلب کیا اپنی اور اپنی امت کی واسطی وہ عطا کیا ہمنی جناب صادقؑ نی فرمایا کہ خداوند عالم نی کسی نبی کو وہ کرامت نفرمایا جو کہ کرامت کیا جناب رسولخداؐ کو پس عرض کی جناب رسولخدا نی کہ جو فضایل انبیاء سابقین کو عطا فرمائی مجکو بہی عنایت کر حقتعالی نی فرمایا کہ تجہی دو کلمہ کہ خزانہای عرش سی ہی عطا کرتا ہون یعنی کلمہ

ولا قوۃ الا باللہ و لا منجا منک الا الیک حضرت نے فرمایا کہ حاملان عرش نے یہہ دعا مجھے تعلیم کی کہ ہر صبح
شام اوسکو پڑھا کرو ان اللھم ان ظلمی اصبح مستجیرا بعفوک و ذنبی اصبح مستجیرا بمغفرتک و فقری
اصبح مستجیرا بغناک و وجھی البالی اصبح مستجیرا بوجھک الباقی الدائم الذی لا یفنی پس فرمایا
حضرت نے کہ سنی میں نے آواز ایک فرشتے کی کہ اذان کہتا تھا اور پہلے نہ سنی کسی کی آواز اوسکی آسمان میں نہیں سنی
تھی جب کہا اوسنے اللہ اکبر اللہ اکبر ارشاد ہوا حقسبحانہ وتعالی کیطرف سے کہ سچ کہا بندہ مومن نے کہ میں بزرگ تر
اوس سے ہوں کہ عقل مخلوقات کی مجھہ تک پہونچ سکے اور سب سے بزرگ ہوں بجلالت معنوی جب دو مرتبہ کہا اشہد
ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا سچ کہتا ہے بندہ مومن میرا کہ نہیں کوئی خدا سوا میرے جب دو مرتبہ کہا اشہد ان محمد
رسول اللہ ارشاد ہوا سچ کہتا ہے بندہ مومن میرا کہ محمد بندہ اور رسول میرا ہے میں نے اوسے بھیجا ہے اور برگزیدہ کیا ہے
جب کہا حی علی الصلوۃ حقتعالی نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے بندہ میرا کہ لوگونکو طرف فریضہ کی طلب کرتا ہے کیونکہ جو شخص
سعی کرے طرف نماز کی اور غرض اوسکی محض رضا میری ہووے نماز اوسکی اوسکے گناہونکا کفارہ ہوگی جبکہ حی علی الفلاح
کہا فرمایا حقتعالی نے کہ نماز موجب شایستگی و فیروزی اور رستگاری کی ہے پس میں آگے ہوا اور ملایکہ نے اقتدا میرا کیا
جیساکہ بیت المقدس میں انبیا نے اقتدا میرا کیا جب نماز سے فارغ ہوا تو انوار حجب حقسبحانہ وتعالی نے مجھے احاطہ کیا پس سجدہ
کیا میں نے پھر حقتعالی کی طرف سے ندا ہوئی کہ جسقدر انبیا کہ پہلے بھیجے تھے اون سب پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں
وہی پچاس تجھپر اور تیری امت پر واجب کیں پس تو اور تیری امت یہہ نمازیں بجا لاؤ پس جب میں نے مراجعت کی تو جس پیغمبر
گذرا کسی نے مجھسے کچھ سوال نکیا جب حضرت موسی تک پہونچا تو اونہوں نے پوچھا کہ کیا کیا تمنے میں نے کہا کہ حقتعالی
نے پچاس نمازیں مجھپر اور میری امت پر واجب کیں حضرت موسی نے کہا کہ اے محمد پروردگار تیرا عبادت سے بے نیاز ہے اور
امت تیری آخر میں امت و ضعیف ترین امتوں کی ہے پچاس نمازیں ہرگز بجا نلاسکیگی پھر جاؤ اور اپنے پروردگار
سے سوال کرو کہ تخفیف فرماے خدا تعالی تیری امت کو پس مراجعت کی جب سدرۃ المنتہی میں پہونچا تو سجدہ کیا اور
کہا اے پروردگار میرے مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازیں واجب کی تونے ہم پر دشوار ہیں اپنے فضل سے تخفیف
پس دس نمازونکی تخفیف ہوئی جب پھر قریب موسی کے آیا میں تو موسی نے کہا پھر جاؤ اور شفاعت کرو کہ امت تیری
چالیس نمازونکی طاقت نہیں رکھتی پس گیا میں سدرۃ المنتہی کو اور تضرع کی تو جناب باری عز اسمہ نے دس نمازیں
اور معاف کیں پھر جب حضرت موسی تک پہونچا تو حضرت موسی نے کہا کہ تمہاری امت میں اتنی بھی طاقت نہیں
کہ تیس نمازیں ادا کریں پھر حضرت نے شفاعت کی حتی کہ نوبت پانچ نمازونکی پہونچی پھر حضرت موسی نے کہا کہ جا کر پھر
کے شفاعت کرو تاکہ اور کم ہوں میں نے کہا کہ اب حیا مانع ہے ان پانچ پر صبر کیا میں نے پس حقتعالی نے ندا کی مجھے کہ
پانچ نمازوں پر صبر کیا تو نے تو ہم تجھکو اور تیری امت کو واسطے پانچ نمازوں کے پچاس نمازونکا ثواب دینگے اور

ہر ایک نماز کو ساتھ دس نمازون کی فضیلت دیتا ہون اور جو شخص تیری امت مین سی ایک حسنہ بجالاتی گا تو اوسکی نامہ
اعمال مین دس حسنہ لکھی گی اور اگر قصد نیکی کا کریگا تو ایک حسنہ اوسکی نامہ اعمال مین لکھین گی اور جو شخص تیری امت مین
سی قصد گناہ کا کریگا مگر جب تک بجا نلائیگا تو اوسکا گناہ نہ لکھین گی اور اگر بجا لاوی اوس گناہ کو تو ایک گناہ لکھین گی
جناب صادق نی فرمایا کہ خدا موسی بن عمران کو اس امت سی جزا خیر دی کہ وہ ہوئی باعث تخفیف کو اسان اور بار
اونکا سبک کر دیا اور ابن بابویہ نی بسند معتبر روایت کی ہی کہ زید بن علی بن الحسین نی اپنی باپ امام زین العابدین
سی سوال کیا کہ یا امام ارشاد کیجئی کہ جب جناب رسولخدا معراج کو تشریف لیگئی اور حقتعالی نی پچاس نمازین واجب کین تو
حضرت نی تخفیف کا سوال نہ کیا یہان تک حضرت موسی نی کہا کہ تم تخفیف کا سوال کرو حضرت نی فرمایا کہ ای فرزند
تحقیق کہ جناب رسولخدا نی یہہ امر خلاف ادب جانا کہ خداوند عالم جس چیز کو کہ اون حضرت اور اونکی امت پر واجب
کری اوس سی انکار کرین اور چونکہ موسی نی جو پیغمبر عظیم الشان ہین انحضرت کی امت کیواسطی شفاعت کی تو یہہ
بات حضرت کو مناسب نہ تھی کہ موسی کی شفاعت سی انکار کرین لہذا انحضرت نی مکرر شفاعت کی تا انکہ پانچ نمازین
مقرر ہوئین زید نی کہا کہ ای پدر حضرت موسی نی تو ان پانچ نمازون مین بھی شفاعت کی تھی تب انحضرت نی کیون
شفاعت نکی تاکہ اس سی بھی زیادہ تخفیف ہوجاتی حضرت نی فرمایا کہ ای فرزند انحضرت چاہتی تھی کہ امت کی
لئی تخفیف ہوجاوی اور ثواب بھی کم نہو بلکہ پچاس نماز کا ثواب حاصل ہو اگر یہہ نمازین پانچ سی کم ہوتین تو
پچاس نمازونکا ثواب نہوتا کیونکہ حقتعالی نی فرمایا ہی مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی شخص ایک
حسنہ بجالاتی پس واسطی اوسکی ہین دس حسنہ مثل اوسکی اسی واسطی جسوقت کہ حضرت رسولخدا زمین پر آئی تو جبرئیل نازل
ہوئی اور کہا کہ یا محمد پروردگار تمہارا تمپر سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ یہہ پانچ نمازین ثواب مین برابر پچاس نماز کی
ہین و ترجمہ قول   متغیر نہین ہوتا اور مین اپنی بندون پر ستم نہین کرتا پس جانا چاہیی کہ نسخ و تغیر احکام الہیہ
علام مین بحسب مصالح خاص و عام کی واقع ہوتا ہی اور یہہ جو جناب باری نی فرمایا کہ میری قول کو تغیر نہین ہوتا یہہ
محمول ہی اسپر کہ بدون مصلحت کی تغیر نہین ہوتا یا مخصوص ہی اسمقام سی یعنی نماز پنجگانہ کی ساتھہ اور یا مخصوص ہی جمیع
احکام شریعت طاہرہ نبوی سی سوا اون احکام کی جو حضرت کی عہد کرامت عہد مین منسوخ ہوئی ہین حلال
محمد حلال الی یوم القیامة وحرام محمد حرام الی یوم القیمة کیونکہ انحضرت خاتم المرسلین ہی اور بعد انحضرت کی کوئی
پیغمبر نہین ہوگا جو نسخ احکام شریعت انحضرت کری بلکہ شریعت انحضرت کی ناسخ تمام شریعتون کی ہی اور شریعت
حضرت منسوخ نہین

فصل تیسری اس فصل مین وہ مقدمات جو ابتدای ہجرت سی تا وفات انحضرت کی
ظہور مین آئی علی سبیل الایجاز والاختصار بیان کی جاتی ہین از انجملہ غزوہ بدر ہی جو اول فتوح اسلام سی ہی
قال اللہ سبحانہ وتعالی ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق ویبطل الباطل

فصل سیوم
غزوہ بدر کبری

دو

ولو کرہ المجرمون کی آخر آیات تک تفسیر صافی مین جناب علی ابن ابراہیم قمی سی نقل کیا ہی کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ
قافلہ قریش شام کیطرف روانہ ہوا اور ساتھہ اونکی مال و اسباب بہت سا تہا پس جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ نی اپنی اصحاب کو حکم دیا کہ اونکو گرفتار کرین اور خبر دی اونکو کہ جناب باری عز اسمہ نی وعدہ احدی
الطائفتین کا کیا ہی یعنی یا شتر قریش کی یا خود قریش کو پاوگی اگر تم اون تک پہونچ جاوگی پس حضرت
مع تین سو تیرہ اصحاب کی روانہ بدر ہوی پس ہرگاہ بدر کی قریب پہونچی تو اوسوقت ابوسفیان قافلہ مین
تہا جب اوسکو یہہ خبر ہوی کہ رسولخدا ص تشریف لاتی ہین اور قافلہ کو لوٹنی کا ارادہ رکھتی ہین تو ابوسفیان بہت ڈرا
اور خوف کیا اور شام کو روانہ ہوا جب نقرہ کی پاس پہونچا ضمضم بن عمرو الخزاعی کو
دس دینار دیکے اور اوسکو ایک ناقہ نوجوان سواری ہونی کو دیا اور کہا کہ تو قریش کے پاس جا اور اونکو خبر کر
کہ محمد مع ایک جماعت اہل یثرب کے تمہاری قافلہ کو روکتی ہین تم اپنی قافلہ کی خبر لو اور نصرت کرو اور وصیت
کی اوسکو کہ تو جب مکہ مین پہونچیو تو ناقہ کو حرم کیجیو اور کان اسکا کاٹ ڈالیو تا اسکہ خون جاری ہوجائی اور اپنا
گریبان آگی اور پیچھی سی چاک کیجیو جب یہہ شخص مکہ مین پہونچا تو ناقہ پر اولٹا ہوکر بیٹھا یعنی مونہہ ناقہ کی پچھلی طرف
کیا اور آواز بلند سی کہا یا آل غالب غارت گر تمہاری قافلہ کو لوٹ لی گئی ہین جلد خبر لو اونکی کہ محمد ص ایک گروہ اہل
یثرب تمہاری قافلہ کو روکی ہوی ہی اور عاتکہ بنت عبد المطلب نی تین دن ضمضم کی آنی سی پہلی خواب مین دیکہا تہا کہ ایک سوار
داخل مکہ ہوا اور فریاد کی اوسنی کہ ای آل غدر و ای آل فہر جلدی جاو تم لوگ طرف ایسی جگہہ کے کہ بعد تین
دنکی وہان قتل کئے جاوگی پھر وہ سوار کوہ ابوقبیس پر گیا اور ایک سنگ وہانسی گرا دیا پس وہ سنگ ٹکڑی ٹکڑی ہوگیا اور
کوئی گہر قریش کا باقی نرہا مگر یہہ ہی کہ ایک ریزہ اوس سنگ کا اوس کے گہر مین پہونچا اور وادی مکہ مین خون جاری ہی تو اوسوقت عاتکہ ڈر گئی اور یہہ خواب اپنی بہائی
سی عباس کو مطلع کیا اور عباس نی عتبہ بن ربیعہ سی کہا کہ یہہ مصیبت عظیمہ قریش مین حادث ہوگی جب یہہ خواب
قریش مین مشہور ہوا تو ابوجہل کو خبر پہونچی اوسنی کہا کہ جو عاتکہ نی خواب دیکہا ہی قسم لات و عزی کی کہ تین
روز انتظار کرینگی ہم اور بعد تین دن کی اگر یہہ خواب حق ہوا تو وہ راست گو ہی اور اگر ایسا نہوا تو ہم ایک
کاغذ لکھینگے کہ طوایف عرب مین ذکور و اناث مین سے کوئی بنی ہاشم سی زیادہ دروغگو نہین جب اسکو ایکدن گذرا
تو ابوجہل نی کہا کہ ایک روز تو گذرا پہر دوسری دنکی بعد کہا کہ دوسرا دن بہی تمام ہوا جب تیسرا دن ہوا تو ضمضم آیا اور
وادی مکہ مین ندا کرتا تہا کہ یا آل غالب تمہاری قافلہ کو جسمین تمہارا مال تہا محمد مع ایک جماعت کی غارت
کرتا ہی تم آمادہ جنگ ہو اور جلد خبر لو اپنی مال کی تو سہیل بن عمرو و صفوان بن امیہ و ابوالبختری بن ہشام و منبہ
و نبیہ حجاج کی بیٹی و نوفل بن خویلد اوٹھی اور کہنی لگی کہ یا معشر قریش یہہ مصیبت عظیمہ حادث ہوئی کہ محمد مع
اپنی جماعت کی تمہارا مال لوٹتا ہی اور کل قریش مرد و زن کا اس قافلہ مین تہوڑا یا بہت مال و اسباب ہی

پس سامان و اسباب سفر طیار کرو تو صفوان بن امیہ نی پانچ سو دینار نکالی جتنی کہ سب عظماء قریش نی سامان سفر کا طیار کیا
اور اونٹوں کو بار کیا اور شتران صعب و ذلول پر سوار ہوی در انحالیکہ اپنی نفسوں پر مالک نہ تھی یعنی مشرکین ریا سی اتراتی
تھی جیسا کہ جناب حق سبحانہ و تعالی نی فرمایا ہی خرجوا من دیارہم بطرا و رئاء الناس و ساتھہ اونکی عباس بن عبد المطلب
و نوفل بن حرث و عقیل بن ابی طالب بھی تھی اور انکی ساتھہ اونکی غلام کہ وہ شراب پیتی تھی اور دف بجاتی تھی اور جناب
رسولخدا مع تین سو تیرہ نفر کی قریب بدر کی اوتری کہ وہاں سی بدر ایک رات کی راہ تھا تو بسبس بن ابی الزغبا و محمد بن عمر کو قافلہ
تلاش کی واسطی بھیجا تو وہ دونوں چاہ بدر کی قریب پہونچی اور اونٹ وہاں بٹھلادی اور پانی پیا تو سنا اونہوں نی
دو عورتیں باتیں کرتی تھی کہ قافلہ قریش کل فلانی مقام پر اترا تھا اور آج اس جگہہ اوتریگا پس ونہوں نی مراجعت کی اور
جو کچھہ سنا تھا بیان کیا پہر ابوسفیان بدر کو روانہ ہوا تو قافلہ آگی بڑہ گیا تھا یہہ تنہا قریب بدر پہونچا وہاں ایک شخص
تھا کہ اوسکو مجدی کہتی تھی کہا اوس سی ای کب آیا کچھہ حال محمد اور اونکی اصحاب کا معلوم ہی اوسنی کہا کہ مجکو
کچھہ اطلاع نہیں ابوسفیان نی کہا کہ قسم ہی لات و عزی کی کہ اگر تو نی حال محمد کا چہپایا تو قریش مدت العمر تیری دشمن
رہینگی کیونکہ ہر شخص کا قریش میں سی کچھہ نہ کچھہ اس قافلہ میں مال و اسباب ہی پس حال اونکا ہرگز پوشیدہ
نکر اوسنی کہا واللہ مجکو حال محمد و اصحاب اوسکی سی ہرگز علم نہیں مگر یہہ کہ دیکھا میں نی آج کہ دو نفر شتر سوار آئی اور پانی
پیا اونہوں نی اور اونٹ بٹھلادی بعد اوسکی روانہ ہوی پس میں اوسنی واقف نہیں کہ وہ کون تھی ابوسفیان بیٹھنی کی
جاں اونکی شتر بیٹھی تھی آیا اور اونکی بعر یعنی مینگنی اوٹھائی تو اوسمیں ایک خرمائی گٹھلی دیکھی تو کہنی لگا کہ واللہ یہہ چوپائی
شتران یثرب کی ہی پس ابوسفیان نی وہاں سی مراجعت کی او رجلدی جلدی قافلہ تک پہونچا اور اونسی کہا ساحل بحر کی
طرف ہوکر چلو اور راستہ چھوڑ دو تب قافلہ نی راہ ترک کی اور دوسری راستہ پر چلنی لگی پس جناب پیغمبر خدا ص
پر حضرت جبرئیل نازل ہوی اور حضرت کو خبر دی کہ قافلہ قریش آگی بڑہ گیا اور قریش واسطی حفاظت اپنی قافلہ کی
پہونچی اور تم اونسی جنگ کرو اور خداوند عالم نی فرمایا ہی کہ میں تمہاری نصرت کرونگا اوسوقت حضرت رسول خدا صفرا
میں تشریف رکھتی تھی پس حضرت نی چاہا کہ اصحاب کو آزمائیں کہ یہہ کیا کہتی ہیں حضرت نی ارشاد کیا کہ قافلہ قریش
تو آگی چلا گیا اور قریش ہمسی لڑنی اور اپنی مال کی حفاظت کرنی کی واسطی آئی ہیں اور بہ تحقیق جناب باری تعالی نی مجکو
امر کیا ہی کہ قریش سی لڑائی کرو اب پس اصحاب بہت ڈری اور خوف جنگ سی کانپنی لگی جناب رسولخدا نی فرمایا کہ
مجہسی اس باب میں مشورہ کرو پس ابوبکر اوٹھا اور کہنی لگا کہ یا رسول اللہ یہہ جماعت قریش ہی اور انکو بہت تکبر و
غرور ہی یہہ ایمان نہیں لائی جبسی کہ کفر اختیار کیا ہی اور نہیں ذلیل ہوی جبسی کہ عزت پائی ہی اونہوں نی
اور ہم بقصد لڑائی کی نہیں نکلی حضرت نی بیٹھنی فرمایا کہ بیٹھہ جا اور پہر فرمایا کہ اپنی رائی بتلاو پہر عمر اوٹھا اور جو کچھہ
ابوبکر نی کہا تھا وہی بیان کیا حضرت نی کہا بیٹھہ جا پہر فرمایا مشورہ بتلاو پس مقداد بن اسود نی عرض کی کہ یا رسول اللہ

یہہ جماعت مغرور ہی اور ہم ایمان لائی ہین اوپر آپکی اور شہادت دی ہی ہمنی کہ آپ جو کچہہ سبحانہ و تعالی کیطرف سی بیان کرتی ہین حق ہے اور اوسکی طرف سی ہی اگر ارشاد ہو تو آگ مین کود پڑین اور خار مغیلان پر لوٹین جب بہی ہم نکہین جو کچہہ کہا بنی اسرائیل نی واسطی موسی کی کہ تو اور رب تیرا جاو اور مقابلہ کرو اور ہم یہان بیٹہی ہین بلکہ ہم یہہ کہتی ہین کہ تم مع عون خداوند جلیل جاو اور لڑائی کرو اور ہم رکاب سعادت مین جان دینی کو حاضر ہین پس جناب رسولخدا نی فرمایا کہ خدا تجکو جزای خیر دی اسی مقداد بعد اوسکے جناب رسولخدا نی فرمایا کہ مشورہ بتلاو اور سبب بار بار اس تکرار کا یہہ تہا کہ حضرت کو خیال تہا کہ شاید انصار اعانت میری خارج مدینہ نکرین اوسوقت سعد بن معاذ نی عرض کی بابی انت وامی یا رسول اللہ آپکی بار بار مشورہ پوچہنی سی معلوم ہوتا ہی ایسا کہ آپ اور ارادہ پر مدینہ سی نکلی تہی اور اب اور کام پر جناب قدس الہی کیطرف سی مامور ہوی ہین فرمایا حضرت نی کہ ہان حقیقت ایسا ہی سعد بن معاذ نی کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ تحقیق کہ ہم ایمان لائی اور تصدیق کی آپکی اور گواہی دی ہمنے ساتہ آپکی کہ آپ جو احکام الہی بندونکو ارشاد کرتی ہین وہ حق ہی پس اگر کہتی ہمکو جو چاہتی ہم اطاعت کرینگی اور ہماری اموال مین جسقدر چاہیی تصرف مین لائیی اور جتنا چاہیی چہوڑ دیجیی مگر ہماری نزدیک احب وہی ہوگا جسکو کہ آپ صرف کرین اوس سی کہ آپ چہوڑ دین کی قسم ہی خدا کی اگر آپ ارشاد کرین تو ہم دریا مین کود پڑین یا رسول اللہ بابی انت وامی نہین آیا مین ایسا رستہ پہلی اس سی ہرگز اور نہ جانی اس رستہ کو اور ہم چہوڑ آئی ہین مدینہ مین ایسی جماعتکو کہ ہم اونسی زیادہ آپکی خدمت گذاری مین کوشش نہین کرسکتی اگر وہ جانتی کہ اسطرح سی لڑائی پیش آویگی تو وہ ضرور ساتہ آپکی آتی اور ہرگز تخلف نکرتی پس شتران سواری مہیا کرتی ہین ہم بعد اوسکی واسطی مقابلہ دشمن کی جاتی ہین در انحالیکہ صبر کرنی والی ہین ہم بیچ ملاقات دشمنونکی مثل صبر کرنی دلیرون اور شجاعون کی اور امید ہی حقتعالی سی کہ آنکہین تمہاری روشن کریگا بسبب ہماری پس اگر واقع ہوی جو کچہہ کہ آپ چاہتی ہین یعنی فتح و نصرت پہر اسی کیا بہتر ہی اور اگر ہم مغلوب ہوی تو آپ مدینہ کو تشریف لیجائین اور شامل اپنی فوج سی ہون کہ وہ اعانت کرینگی آپکی بعد ہمارے حضرت یہہ سنکی خوش ہوی اور فرمایا کہ انشاء اللہ ایسا ہو کہ حقتعالی نی مجہسی وعدہ نصرت کا کیا ہی اور اوسکی وعدہ مین تخلف نہین پس حضرت نے حکم دیا کہ برکت خدا روانہ ہو گویا کہ دیکہتا ہون مین مقتل فلان فلان مشرک کا یہہ ہی اور گویا دیکہتا ہون مین کہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور دونو بیٹی حجاج کی اسمقام مین خاک مذلت پر گرینگی اوسوقت جبرئیل امین یہہ آیہ لیکی آئی

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ جیسا کہ باہر لایا تجکو خدا تیرا اپنی گہر سی ساتہ حق اور راستی کی اور بتحقیق کہ ایک جماعت مومنین مین سی البتہ کراہت کرنی والی تہی غرض وقت عشا کی چاہ بدر پر پہونچی کہ اوسی عدوہ شامیہ کہتی ہین وہان مقام کیا تو کفار قریش آئی اور عدوہ یمانیہ مین توقف کیا اور اپنی غلام واسطی پانی کی بہیجی پس اونکو اصحاب رسولخدا نی گرفتار کیا اور قید کر دیا اور اونسی پوچہا کہ تم کون ہو اونہون نی بیان کیا کہ ہم غلام ہین قریش کے پہر اونسی دریافت کیا کہ قافلہ متاع قریش کہان ہی اونہون نے

کہا ہمکو اطلاع نہین پس یہہ بات اصحاب رسول کو ناگوار ہوئی اور مارنا شروع کیا اور جناب رسولخدا مشغول نماز تھی جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو فرمایا کہ اگر یہہ سچ کہتی ہین تو مارتی ہو اور جہوٹ کہین تو چھوڑ دو میری پاس لاؤ حضرت نی فرمایا کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ ہم غلام قریش کی ہین فرمایا حضرت نی کہ تمہاری قافلہ مین کسقدر آدمی ہین کہا اونہون نی کہ ہم نہین جانتی عدد اونکا حضرت نی فرمایا کہ تمہاری قافلہ مین کتنی اونٹ ذبح ہوتی ہین کہا اونہون نی کہ نوسی دس اونٹ تک حضرت نی فرمایا مشرکین قریش نوسو سی ہزار آدمی تک ہین پس پوچھا حضرت نی کہ بنی ہاشم مین سی کون کون ہی کہا اونہون نی کہ عباس بن عبدالمطلب اور نوفل بن الحرث اور عقیل بن ابیطالب پس حکم کیا حضرت نی کہ وہ غلام حبس کئے جائین جب یہہ خبر قریش تک پہونچی تو بہت ڈری اور عتبہ بن ربیعہ نی ملاقات کی ابو البختری بن ہشام سی اور کہا تو نی ثمرہ اس بغی و فساد کا دیکہا قسم ہی خدا کی کہ میری پاؤنسی زمین نکلتی جاتی ہی ہم اس مقصد سی آئی تہی کہ قافلہ کی حراست کرین قافلہ ہمارا تو بسلامت رہا ہوا اور ہم لگے واسطی بغی و فساد عدوان کی قسم ہی خدا کی کہ نہین نجات پائی اوس قوم نی کبہی کہ جنہی بغاوت اختیار کی ہو اور دوست رکہتا ہون مین اسبات کو کہ جو کچھ قافلہ مین اموال ہی عبد مناف سی سب ضایع ہو مگر ہم یہ سفر نہ کرتی ابو البختری نی کہا کہ ای عتبہ تو ایک سردار ہی سرداران قریش سی پس لوگونکو سمجہا کی واپس لی چل اور تحمل کر تو اوس مال کا جو اصحاب محمد نی اونکی نخلہ مین لیا ہی اور ابن حضرمی جو ساتھہ قافلہ کی مارا گیا ہی اوسکی خون کا بہی متحمل ہو تا کہ قریش راضی ہون اور مکہ کو مراجعت کرین عتبہ نی کہا کہ مجکو یہہ سب قبول ہی اور جانتا ہون مین کہ اسباتمین مجہسی کوئی مخالفت نہین کریگا مگر ابو جہل تو اوسکو سمجہا کہ اس ارادہ سی باز آئی ابو البختری کہتا ہی کہ مین خیمہ ابوجہل مین گیا تو اوسوقت وہ اپنی زرہ بناتا تہا مین نے کہا کہ ای ابو جہل مجکو عتبہ نی تیری پاس بہیجا ہی پس ابوجہل نہایت ناخوش ہوا اور کہا کہ عتبہ کو کیا کہ تیری سوا اور کوئی سفیر نہین ملتا تہا مین نی کہا کہ واللہ اگر کوئی اور شخص سوا عتبہ کی مجکو تیری پاس بہیجتا تو مین ہرگز نہ آتا تہا مگر عتبہ سردار ہی اپنی قوم کا اسواسطی اوسکی فرمان سی مجبور ہو کی یہان تک آیا ہون ابو جہل پہر کمال ناخوش ہوا کہنی لگا کہ تو عتبہ کو سردار کہتا ہی مین نی کہا کہ اوسکو مین تنہا نہین کہتا بلکہ سب قریش کہتی ہین اور اب دیکہہ کہ اوسنی تحمل کیا ہی اموال قافلہ و خون ابن حضرمی کا پس ابوجہل نے کہا کہ عتبہ زیادہ کو خوش بیان آیا ہے اور جانبداری کرتا ہی محمد کی کسواسطی کہ وہ بہی عبد مناف سی ہی اور بیٹا اوسکا خدمت رسولخدا مین حاضر ہی اب عتبہ چاہتا ہی کہ لوگونکو منع کری جنگ سی بعہد حضرت رسولخدا کی قسم ہی لات و عزی کی کہ نہین پہرونگا مین جبتک کہ دخل کرین ہم اونکو مدینہ مین اور قید کرکی مکہ مین لاوین تا کہ اہل عرب سنین اور دیکہین کہ ہمنی ایسا کیا اور پہر کوئی ہمارے اسباب تجارت کا متعرض نہو ابوجہل نے عتبہ کی بیٹی کا ذکر اسواسطی کیا کہ ابو حذیفہ بن عتبہ حضرت کی خدمت مین حاضر تہا اور جب ابوسفیان نی قافلہ مع اسباب قریش کو مکہ مین پہونچا دیا تو قریش کے پاس پیغام بہیجا کہ محمد کو چھوڑ دو ساتھہ عرب کے اور خود مراجعت کرو کیونکہ قافلہ تمہارا سلامت پہونچا اور اگر خود نہین آئی تو عورت اور کنیزان سازندہ و نوازندہ کو بہیجدو لیا ہو کہ اہل اسلام کی ہاتہہ مین اسیر ہون پیغام ابوسفیان کا قریش کو منزل جحفہ مین پہونچا عتبہ نی قصد مراجعت کا کیا لیکن ابو جہل و قبیلہ اوسکا راضی نہوا اگر غور نہ کرو تو ہمکو ہدایت سی ایسی ہی ملکیا جب کثرت لشکر قریش کے اصحاب رسولخدا کو معلوم ہوئی

تو ڈری اور حضرت بہی بکلمت کرنی لگی اور گریہ وزاری شروع کی اور جناب الٰہی مین استغاثہ کیا پس حقتعالی نی یہہ آیات اونکی تسلی کیواسطی نازل کین اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین وما جعلہ اللہ الا بشری لکم ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللہ ان اللہ عزیز حکیم یعنی جسوقت استغاثہ کیا تمنی پروردگار اپنی سی پس مستجاب کیا خداتعالی نی تمہاری دعا کو کہ مدد کرنی والا ہون تمہارا ساتھہ ایک ہزار فرشتی کی پی درپی آوینگی اور نہین کردا ہی حقتعالی نی اس مدد کرنی کو ساتھہ ملایکہ کی مگر بشارت واسطی تمہاری تاکہ آرام پاوین دل تمہاری اور نہین ظفرپاب ہونا او پر دشمن کی مگر خدا کیطرف سی بیچ ہرحال کی و غیر ملایکہ کی پر موقوف نہین تحقیق کہ خداوند عالم غالب ہی او پر اوسکی خیر کی کہ ارادہ کرتا ہی اور کام اوسکی منوط بحکمت ہین جب رات ہوی تو حقتعالی نی خواب حضرت کی اصحاب پر نازل کی تو اصحاب سو گئی اور بعض صحابہ کو احتلام ہوگیا اور جو مقام معسکر شریف تہا وہان اسقدر ریگ روان تہی کہ پاون ہرگز نہین ٹہرتا تہا پس حقتعالی نی پانی برسایا تو تر ہوگئی زمین اور پاون ٹہرنی لگا اور یہہ ہی قول جناب باری تعالی کا اذ یغشیکم النعاس وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان اور جو پانی کہ معسکر حضرت مین نازل ہوتا تہا تو وہ بوندیان ہلکی ہلکی پڑتی تہین اور مشرکین پر ایسی زور سی مینہہ برستا تہا کہ زمین اونکی طرف دلدل ہوگئی تہی کہ پاون دہس مین کہستا تہا تو اس سبب سی مشرکین کو ہراس و خوف عظیم تہا کہ اہل اسلام پر شبخون نہ مارسکی پس جناب رسولخدا نی عمار بن یاسر و عبداللہ بن مسعود کو واسطی استخبار کی لشکر قریش مین بہیجا جب وہ دونون داخل لشکر ہوی سب کو خایف ہراسان دیکہا اور جب اونکی گہوڑی بولنی کا قصد کرتی تہی تو یہہ اونکی مونہہ بند کردیتی تہی پس شان اونکی خوف کہ نبیہ بن حجاج کہتا ہی کہ ہمکو بہوک نی ستنی نہین دیا اب ضرور ہی کہ ہم مرجائین یا اپنی دشمنون کو مارڈالین اور وہی کہتا ہی کہ وہ سیر تو تہی مگر خوف کہ حقتعالی نی اونپر مستولی کیا تہا سونی نہین دیتا تہا وہ بہوک کا نام لیکر یہہ اظہار کرتی تہی چنانچہ فرمایا حقسبحانہ تعالی نی سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب پس جسوقت صبح ہوی تو حضرت نی تہیہ لشکر کا کیا اور لشکر حضرت مین دو گہوڑی تہی ایک زبیر بن عوام اور دوسرا مقداد کا اور ستر شتر تہی کہ صحابہ اونپر نوبت بنوبت سوار ہوتی تہی اور جناب رسولخدا اور حضرت امیر اور مرثد بن ابی مرثد الغنوی ایک شتر پر نوبت بنوبت سوار ہوتی تہی اور وہ شتر مرثد کا تہا اور لشکر مشرکین قریش مین چارسو گہوڑا تہا پس حضرت پیغمبر خدا نی اپنی لشکر کی صفین مرتب فرمائین اور روایات معتبرہ سی ثابت و محقق ہی کہ اصحاب رسولخدا تین سو تیرہ تہی اور لشکر قریش مین سی نوسو سی ہزار تک آدمی تہی تو خداتعالی نی واسطی اعزاز اسلام و خذلان کفار کی اہل اسلام کی نظر مین کم دکہلایا تہا کہ جرأت جنگ پر کرین اور ابتدا مین اہل اسلام کفار کو کم دکہلائی تاکہ کفار بہی حرکت کرین اور جب لڑائی شروع ہوی تو کفار نی اہل اسلام کو اپنی سی دو حصہ زیادہ دیکہا اور خوف کیا یہانتک کہ آخرکو بہاگی اور یہہ لڑائی موافق روایات معتبرہ کی ۱۷ رمضان شریف روز جمعہ سنہ ۲ ہجری مین واقع ہوی ہی غرض جب صف آراستہ ہوی تو حضرت نی فرمایا کہ آنکہین بند کرو اور ابتدا بجنگ خود نہ کرو بلکہ چاہی کہ وہ ابتدا کرین جب مشرکین نی قلت اصحاب حضرت ملاحظہ کی تو ابوجہل نی کہا کہ ایک لقمہ ہی اگر ہم اپنی غلامون کو انکی طرف بہیجین تو انکو زندہ پکڑ لائین تو عتبہ بن ربیعہ نی کہا کہ معلوم ہم ایسا ہوتا ہی کہ اونکی مدد کہین چہپی ہوی ہو تو عمر بن وہب الجمحی کو بہیجا وہ شخص یکہ تاز عرصہ محاربت کا تہا اوسنی گہوڑا دوڑایا اور گرد لشکر جناب رسولخدا کی پہرا بعد اوسکی ایک ٹیکری پر چڑہ گیا اور ہر طرف کو دیکہا کہ

تو کچھ نہ پایا پھر قریش کی نزدیک آیا اور کہا کہ کوئی نہین ہی اونکی کمین نہ ظاہر اور نہ پوشیدہ لیکن ان اونٹون پر موت سوار
ہی آیا ہمین دیکھتی ہو تم کہ یہہ بات نہین ہو سکتی اور سانپ کی طرح سی زبان چراتی نہین واسطی اونکی قوم سی مدد کا ...
انکی مگر انکی تلوارین اور نہین دیکھتا ہون مین انکو بھاگتی ہوی مگر یہہ کہ ماری جائینگی اور نہین ماری جائینگی مگر جب تک اپنی
برابر کی مارلین کی پس لڑائی مین تم پھر کرو اور دلیری نہ کرو ابوجہل نی کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہی اور اونکی شمشیرہای تدا ہی زہرہ
ہو گیا ہی اور جب قوت و کثرت قریش کی اصحاب رسولخدا نی دیکھی تو خوف کیا پس حقتعالی نی یہہ آیۃ نازل کی وَاِنْ جَنَحُوا
لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ یعنی اگر قصد کرین وہ طرف صلح کی میل کر تو بھی ای محمد طرف صلح کی اور توکل کر
اوپر خدا کی اور حقتعالی جانتا تہا کہ کفار صلح کو قبول نہین کرینگی مگر چاہا اس سی کہ دل اصحاب کی شاد ہون پس حضرت نی
ایک شخص قریش کی جانب روانہ کیا کہ ای قریش مین نہین چاہتا کہ ابتدا جنگ خاص تمہاری ساتھ کرون مین بلکہ تم مجکو عرب کی ساتھ
چھوڑ دو اگر مین صادق ہوا اور اونپر غالب آیا تو تم لوگ سب سی زیادہ میری قریب اور میری قبیلہ عشیرہ سی ہو اور اگر مین دروغ گو
ہوا اور عرب مجھی کافی ہین پس تم پھر جاو کہ مجکو تمہاری ساتھ کچھ کام نہین جب یہہ پیغام مشرکین کی پاس پہنچا تو عتبہ بن ربیعہ نی
کہا کہ قسم ہی خدا کی رستگار رہیگا وہ شخص جو رد کریگا اس قول کو پھر اپنی سرخ اونٹ پر سوار ہو اور لشکر مین پھرنی لگا
اون لوگونکو قتال سی مانع ہوا جناب رسولخدا نی اوسکو دیکھا اور فرمایا کہ اگر اس لشکر مین کسی کی پاس خیر ہی تو وہ صاحب جمل احمر
پاس ہی اگر اونکی اطاعت کرینگی اس امر مین تو نیک ہوگا پس عتبہ نی کہا کہ ای معشر قریش جمع ہو اور سنو کہ اطاعت کرو میری آجکی دن
پھر ساری عمر چاہی کہ اطاعت نکرنا وہ یہہ ہی کہ مکہ کو مراجعت کرو اور آرام سی بیٹھکی شرابین پیو اور زنان حوروش کی گردنون مین
اور رعایت کرو محمد کی کہ وہ ابن عم تمہاری ہین اور قبول کرو میری رای اور محمد سی جو تم طلب کرتی ہو نقصان قافلہ و خون ابن حضرمی
کا وہ مجھپر ہی جب ابوجہل نی یہہ سنا تو نہایت غصہ مین آیا اور کہا کہ عتبہ فصیح زبان ہی پھر کہا ای عتبہ تو نی جب سیوف
بنی عبد المطلب کی چمکتی ہوئین دیکھین تو ڈر گیا اور زہرہ تیرا آب ہو گیا اسواسطی لوگو سی کہتا ہی تو کہ پھر جائین اور ہم اپنی
آنکھون سی دیکھلی ہی فتح اپنی اور اب انتقام دیرینہ لی سکتی ہین پس عتبہ اپنی اونٹ سی کود ابوجہل پر حملہ آور ہوا
اوسوقت وہ گھوڑی پر سوار تہا عتبہ نی گریبان ابوجہل کو پکڑ لیا اور کہا کہ آیا میری جیسی شخص کو نسبت ڈرنی کی دیتا ہی اور
قریب ہی کہ جان جائینگی قریش کہ کون ہی ہم مین سی زیادہ ڈرنی والا اور اپنی قوم کو فاسد کرنی والا اور اگر سچ کہتا ہی تو تو آ
مین اور تو لڑنی کو چلین پھر معلوم ہو جائیگا کہ کون شجاع ہی غرض عتبہ اوس سی یہہ کہتا تہا اور اوسکو کھینچی پھرتا تہا تا آنکہ لوگ
جمع ہوی اور سب نی کہا کہ ای عتبہ اسکو چھوڑ دی کہ ابتدا شکست کی لشکر مین جتنی ہو پس ابوجہل کو اوسکی ہاتھ سی چھوڑا کر لیگئی
اوسوقت عتبہ نی اپنی بھائی شیبہ اور بیٹی ولید کو کہا کہ اوٹھو اور لڑائی پر طیار ہو اور خود عتبہ نی درع پہنی اور خود منگوایا
لیکن لشکر مین خود میسر نہ آیا کہ اوسکی سر پر ٹھیک آوی دو تھوت اوسنی دو عمامہ باندہی اور تلوار اوٹھا کی مع اپنی بھائی اور بیٹی کی میدان
مین آیا اور ندا کی کہ یا محمد ہماری کفو قریش مین سی کسی کو ہماری ساتھ لڑنی کو بھیجی تین آدمی انصار مین سی اونکی

مقابلہ

مقابلہ مین آئی عوذ و معوذ و عوف بنی عفرا عتبہ نی کہا کہ تم کون ہو اپنا نسب بیان کرو تا کہ ہم پہچانی کہا اونہون نی کہ ہم ہین بنی عفرا اور انصار مین مدد رسول کی عتبہ نی کہا کہ تم پہر جاؤ کہ ہم نہین طلب کرتی مگر قریش کو جو ہماری کفو ہین سے بہی پس آنحضرت نی انکو بلوا لیا تو وہ خدمت حضرت مین حاضر ہوئی اور جناب رسولخدا اچہا نہین جانتی تہی کہ ابتدای جنگ انصار سی ہو پہر حضرت نی اپنی پسر عم عبیدہ کیطرف دیکہا اور وہ اوس زمانہ مین ستر برس کی تہی حضرت نی فرمایا کہ ای عبیدہ مستعد جنگ ہو بن الحرث وہ فورا تلوار لیکر سامنی حضرت کی کہڑی ہو گئی پہر حضرت نی دیکہا طرف حمزہ کی اور کہا کہ حرب پر طیار ہو یا عم وہ بہی طیار ہوئی پہر امیر کیطرف دیکہا اور کہا اٹہو تم بہی مستعد ہو یا علی اور اوسوقت جناب امیر سب مین چہوٹی تہی فرمایا جناب رسول خدا نی کہ طلب کرو اپنی وہ حق جو خدا نی تمہاری واسطی گردانا ہی کیونکہ قریش بہ تکبر تمام و غرور مالا کلام آئی ہین اور قصد کرتی ہین کہ بجہا دین نور خدا کو اور جناب باریتعالی اپنی نور کو تمام کریگا پس فرمایا جناب رسولخدا نی عبیدہ کو کہ تم عتبہ سی جنگ کرو اور حمزہ سی کہا کہ تم شیبہ کو قتل کرو اور جناب امیر سی فرمایا کہ تم ولید سی جنگ کرو پس یہہ تینون بزرگوار روانہ میدان کارزار ہوئی اور اون تک پہونچی تو عتبہ نی کہا کہ تم تینون کون ہو اپنا نسب بیان کرو تا کہ ہم جانی تمکو تو حضرت عبیدہ نی کہا کہ مین عبیدہ بن الحرث ہون اوسنی کہا کہ کفو کریم ہو اور یہہ دونون کون ہین تو کہا عبیدہ نی کہ یہہ حمزہ بن عبد المطلب و علی ابن ابیطالب ہین اوسنی کہا کہ یہہ دونون بہی کفو و کریم ہین خدا لعنت کری اوسپر کہ جسنی ہمکو اور تمکو اس میدان مین لڑوایا اور مقصود اس سی ابو جہل تہا پس شیبہ نی حضرت حمزہ سی کہا کہ تو کون ہی حمزہ نی کہا کہ مین ہون حمزہ بن عبد المطلب شیر خدا کا اور شیر رسول اللہ کا شیبہ نی کہا کہ اب شیر خلفا کی سامنی آیا ہی دیکہی جاتی گی شجاعت و مردانگی تیری ای شیر خدا پس عبیدہ نی عتبہ پر حملہ کیا اور اوسکی ایک تلوار ماری کہ سر عتبہ کا شق ہو گیا عتبہ نی ایک تلوار انکی لگائی کہ عبیدہ کی دونون پاؤن کٹ گئی پس عتبہ و حضرت عبیدہ دونون زمین پر گری اور حضرت حمزہ نی شیبہ پر حملہ کیا آپسمین تلوارون سی لڑتی رہی یہانتک کہ دونون کی تلوارین کند ہو گئین اور امیر المومنین نی دوش ولید پر شمشیر لگائی کہ اوسکی بغل سی نکل آئی پس ولید نی اپنا دہنا ہاتہ بائین ہاتہ سی پکڑ کی جناب امیر کی فرق مبارک پر لگایا حضرت امیر سی منقول ہی کہ میری سر پر بہت اوس سے چوٹ لگی اوسوقت ولید نی ایک ایسا نعرہ کیا کہ دونون لشکر کانپ گئی بعد اوسکی اپنی باپ یعنی عتبہ کیطرف دوڑا جناب امیر نی اوسکا تعاقب کر کی دوسری ضرب مین اوس بد انجام کا کام تمام کیا اور جناب امیر نی رجز پڑہا کہ مین ہون فرزند اوس شخص کا جو ساقی حاجیون کا تہا یعنی عبد المطلب اور مین ہون بیٹا اوس ہاشم کا جو کہانا دیتی تہی لوگون کو قحط و خشک سالی مین اور مین وفا کرتا ہون اپنی وعدہ کی اور حمایت کرتا ہون پیغمبر صاحب حسب کی اور حمزہ و شیبہ ایک دوسری پر حملہ آور تہی اوسوقت مسلمانون نی فریاد کی کہ یا علی دیکہو اس سگ ملعون کو کہ تمہاری عم مکرم پر حملہ آور ہی تو جناب امیر نی اوسپر حملہ کیا اور حضرت حمزہ سی کہا کہ ای چچا اپنا سر نیچا کیجئی کیونکہ حضرت حمزہ شیبہ سی قد مین زیادہ تہی پس حضرت حمزہ نی اپنا سر اوسکی چہاتی مین دیا تو جناب امیر نی اوسکی سر پر ایک ضرب شمشیر آبدار لگائی تو اوسکا نصف سر اوڑ گیا پہر جناب امیر و حضرت حمزہ عتبہ کی پاس آئی تو ابہی وہ

ملعون زندہ تہا پس اوسکو مار ڈالا اور جناب امیر و حضرت حمزہ عبیدہ کو اوٹہا کر حضرت رسولخدا کی خدمت مین لائی آنحضرت نی بنگاہ جناب رسولخدا
نی اونکی جانب نظر کی تو آنسو بہر لائی حضرت عبیدہ نی عرض کی کہ یا حضرت مین مرتبہ شہادت کو پہونچا حضرت نی فرمایا کہ تو میری
اہل بیت مین پہلا شہید ہی الغرض جبکہ عتبہ و شیبہ و ولید راہی جہنم کہ قعر اوسکا بعید و عذاب اوسکا شدید ہی ہووی ابوجہل نی قریش
سی کہا کہ جلدی نکرو جیسا کہ پسران ربیعہ نی کیا رزم میں جلدی نہ کرو جنگ انصار سی نکلو چاہیی کہ انصار یعنی اہل مدینہ کو قتل کرو اور قریش
کو نہ مارو بلکہ زندہ گرفتار کرو تاکہ اونکو مکہ مین لی جاکر علوم کرائین کی اونکو اور چند جوان قریش ہی تہی کہ مکہ مین ایمان
لائی تہی اور اونکی آبا نی اونکو قید کیا تہا پس وہ بہی مشرکین کی ساتھہ بدر مین موجود تہی اور وہ شک و شبہہ و نفاق مین تہی یعنی
اونکو اسلام پر یقین نہ تہا اور اونہین مین سی تہا قیس بن الولید بن مغیرہ و ابو قیس بن الفاکہ و حرث بن ربیعہ و علی بن امیہ
بن خلف و عاص بن منبہ جبکہ ان لوگون نی اصحاب رسولخدا کی قلت دیکہی تو کہا کہ ان بیچارون کو انکی دین نی فریب دیا ہی
ابہی ماری جائین گی اوسوقت جناب رسولخدا پر یہہ آیہ نازل ہوئی اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض غر
ہولاء دینہم ومن یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز حکیم یعنی جسوقت کہتی ہین منافق اور وہ لوگ کہ جنکی دلون مین بیماری
ہی کہ غرور مین ڈالا ہی اس جماعت کو اونکی دین نی اور جو توکل کری خدا پر بتحقیق خداوند عالم عزیز و حکیم ہی تب ابلیس لعین
سراقہ بن مالک کی شکل بنکی قریش کی پاس آیا اور کہا کہ مین مع اپنی قبیلہ کی تمہاری اعانت کو موجود ہون اپنی لشکر کا علم مجہکو
دو اونہون نی علم دیا ابلیس نی علم لیکر لشکر شیاطین جمع کر کی قریش کو بصورت قبیلہ سراقہ کی دکھلایا یہہ بہی موجب زیادتی دلیری
مشرکین کا ہوا اور اصحاب حضرت رسولخدا نی بہی کثرت لشکر مشرکین و شیاطین کی ملاحظہ کی جب جناب رسولخدا نی یہہ حال مشاہدہ
فرمایا تو اپنی لشکر سی ارشاد کیا کہ اپنی آنکھین بند کرو اور نظر مشرکین کی جانب نکرو اور تلوارین غلاف سی نکالو جبتک کہ مین
اجازت نہ دون اور خود دست بدرگاہ خداوندی نیاز بلند کی اور مشغول دعا و تضرع ہوئی اور عرض کی کہ ای پروردگار یہہ جماعہ مدد
کرنی والی تیری دین کی ہی اگر یہہ مقتول ہوئی تو تیری زمین پر کوئی عبادت نہ کری گا پہر دعا اس فرمائی کی حضرت پر غشی طاری ہوئی
کہ وہ علامت نزول وحی تہی جب اپنی حالت اصلی پر آئی عرق جبین انور سی گرتا تہا اپنی اصحاب سی فرمایا کہ جبرئیل مع ہزار
ملایکہ کی تمہاری مدد کی واسطی آئی ہین پس صحابہ کہتی ہین کہ دیکہا ہمنی ایک ابر سیاہ کہ اوسمین برق چمکتی تہی اوس ابر نی
ہماری لشکر پر سایہ کیا اور ہم اوس ابر مین سی صدای اسلحہ سنتی تہی اور سنا ہمنی ایک شخص کو کہ کہتا تہا کہ نزدیک ہو ای
خیروم اور خیروم جبرئیل کی گہوڑی کا نام ہی اور ابلیس نی جب حضرت جبرئیل کو دیکہا تو علم کفار پہینک دیا اور بہاگنی کا قصد
کیا پس منبہ بن حجاج نی اوسکا گریبان پکڑا اور کہا کہ ای سراقہ کہان جاتا ہی کیا چاہتا ہی تو کہ لشکر کو بہگا دی پس ابلیس نی
اوسکی سینہ پر ہاتہہ مارا اور کہا دور ہو مجہسی کہ مین دیکہتا ہون وہ شی جو نہین دیکہتی ہو تم اور مین ڈرتا ہون خدا سی اور
طرف اسکی اشارہ فرمایا حق سبحانہ و تعالی نی قرآن شریف مین اذ زین لہم الشیطان اعمالہم یعنی یاد کرو جسوقت کہ
زینت دی واسطی مشرکین کی شیطان نی اونکی اعمال کو و قال لا غالب لکم الیوم من الناس و انی جار لکم اور کہا شیطان

نی اونکو

نی کہ کوی غالب نہین ہوگا تمپر آجکی دن اور مین ہون امان دینی والا تمکو۔ جناب صادق سی منقول ہی کہ شیطان لشکر مشرکین
مین تھا اور ہاتھہ حارث بن ہشام کا اوسکی ہاتھہ مین تھا کہ ناگاہ نظر ابلیس کی اوپر ملایکہ کی پڑی تو ویسا ہی واقع ہوا
جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا جب مشرکین بھاگ کر مکہ مین آئی تو سراقہ سی کہا کہ تو نی ہمکو بھگایا کیونکہ پہلی تو ہی بھاگا تھا اور
قسم کھائی کہ مین ہرگز اوس جنگ مین نہ تھا مگر جب مسلمان ہوی تو جانا اونہون نی کہ وہ حرکت شیطانی تھی علی بن
ابراہیم سی منقول ہی کہ حضرت جبرئیل نی ابلیس پر حملہ کیا یہان تک وہ بھاگ گیا دریا مین آیا اور کہتا تھا کہ خدا نی مجھسی وعدہ کیا ہی
کہ روز قیامت تک تو زندہ رہیگا اپنی وعدہ پر وفا کر وا اور کبھی کہتا تھا کہ مجھی مہلت دیکی پشیمان ہوی ہو راوی نی جناب امام جعفر
صادق سی پوچھا کہ یا حضرت اگر جبرئیل ابلیس تک پہونچجاتی تو اوسکو قتل کرتی یا چھوڑ دیتی حضرت نی فرمایا کہ قتل تو نکرتی
مگر ایک ضرب ایسی لگاتی کہ تا روز قیامت اسمین درد رہتا پس ابوجہل اپنی لشکر سی باہر آیا اور کہا کہ یا اللہ محمد نی قطع رحم کیا اور وہ
دین لایا کہ ہم آگی اوسکو نہین جانتی تھی پس آج ہلاک کر اوسکو اور بروایت ابو حمزہ الثمالی کی ابوجہل نی کہا کہ خداوندا دین ہمارا
قدیم ہی اور دین محمد تازہ ہی جسکو تو دوست رکھتا ہی اوسکی نصرت کر پس آیہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوا نازل ہوی یعنی جیسا کہ تمنی دعا کی ہوا حق
اوسکی فتح نازل ہوتی ہی پس جناب امیر نی حسب الامر حضرت رسولخدا کی ایک مٹھی مین سنگریزی لیکی حضرت کی ہاتھہ مین دئے
اور حضرت رسولخدا نی بموجب امر جبرئیل اوسکو مشرکین کیطرف پھینکا اور زبان سی فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوه یعنی قبیح ہوین مونھہ قریش
کی تب خداوند عالم نی ایک ہوا کو بھیجا کہ اوسنی سنگریزون کو اوڑاکر کفار کی پیشانیون پر مارا جس جس کی وہ پتھر
لگا وہ واصل جہنم ہوا چنانچہ جناب باری تعالی نی فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی اور نہین پھینکا تو نی
جسوقت پھینکا تو نی سنگریزون کو مگر یہہ کہ خداوند عالم نی ڈالی ہین اوسدن ستر نفر مشرکین کی مارے گئی اور ستر اسیر ہوی
جناب رسولخدا نی فرمایا کہ فرعون امت یعنی ابوجہل کو زندہ نہ جانی دینا پس عمرو بن جموح نی ایک شمشیر ابوجہل کی ران پر
ماری اور اوس ملعون نی عمرو کی ہاتھہ پر تلوار لگائی کہ ہاتھہ عمرو کا لٹک گیا عمرو نی پاون اپنی ہاتھہ پر رکھہ کی زور کیا ہاتھہ
جدا ہوگیا پھر ابوجہل سی مشغول جنگ و پیکار ہوا عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی کہ مین ایسی وقت ابوجہل کی پاس پہونچا کہ
وہ شقی اپنی اونٹ سی گر چکا تھا اور اپنی خون مین لوٹتا تھا تب مین نی کہا کہ حمد اوس خدا کو کہ جسنی تجکو
اے ابوجہل ذلیل و خراب و قتل کیا اوسنی کہا خدا تجکو ذلیل کری دین کسکی واسطے ہے مین نی کہا دین
ہی واسطے اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی اور مین ہون قاتل تیرا اور یہہ کہکی مین پاون اپنا اوسکی
گردن پر رکھا تو ابوجہل نی کہا کہ تو بڑی سخت گردن پر سوار ہوا ای چرانی والی بکریون کی کوی امر مجکو اس سے
دشوار تر نہین کہ تو مجکو قتل کرتا ہی کاش فرزندان عبد المطلب مین سی کوی مجکو قتل کرتا یا کوئی اور اولاد
قریش سی پس کھینچنی خود اوسکا اوتارا اور سر اوسکا جدا کیا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے خدمت مین لیکر حاضر ہوا اور حضرت رسولخدا کی پاون پر ڈالدیا اور عرض کی

مین نی کہا کہ مبارک ہو یا حضرت اوسوقت حضرت نی سجدۂ شکر کیا اور ابو بشر انصاری عباس بن عبد المطلب و عقیل ابن ابیطالب کو گرفتار کر کی
حضرت کی خدمت مین لایا پس حضرت نی فرمایا کہ انکی اسیر کرنی مین کسی اور نی بھی اعانت تیری کی تھی اوسنی عرض کی کہ ہان حضرت ایک شخص سفید
پوش نی اعانت کی تھی حضرت نی فرمایا کہ وہ ملک تھا ملایکہ مین سی پھر فرمایا جناب رسولخدا نی عباس کو کہ تو اپنی اور عقیل کیطرف سی فدیہ دی
عباس نی کہا کہ یا حضرت مین بشرف اسلام مشرف ہون لیکن قریش اس جنگ مین مجکو جبرا لائی ہین جناب رسول مختار صلی اللہ علیہ و آلہ
الاطہار نی فرمایا کہ ای عباس خداوند عالم بہتر تیری اسلام کو جانتا ہی اگر تو سچ کہتا ہی تو خدا تجکو جزا خیر دیگا مگر ظاہر مین یہ ہی کہ تم ہمارے
دشمنون کے لشکر مین تھی ای عباس تم لوگون نی لڑائی بقدر یہ سی کرنی چاہی تہی پس حقتعالی نی تمکو شکست دی پھر فرمایا کہ ای عباس
تو فدیہ اپنی طرف سی اور عقیل کیطرف سی دی اور عباس مکہ سی چلتی وقت چالیس اوقیہ سونا اپنی ساتھ لائی تھی پس وہ سونا
حضرت کی لشکر مین بطور غنیمت کے آیا تھا جب حضرت نی عباس کو فدیہ دینی کا امر کیا تو عباس نی عرض کی کہ یا حضرت وہ جو چالیس
اوقیہ سونا میرا لے لیا گیا ہی اوسکو مین اپنا فدیہ سمجھتا ہون حضرت نی فرمایا کہ ای عباس وہ سونا تو ہمکو خداتعالی نی غنیمت مین دیا ہی تو اور
اپنی پاس سی فدیہ دی عباس نی کہا کہ یا حضرت اور تو میری پاس کچھ نہین حضرت نی فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہی کہان گیا وہ مال جو
ام الفضل کے پاس مکہ مین امانت رکھہ کی آیا ہی اور وصیت کی ہی تو نی کہ اگر مجھی کوی حادثہ پیش آوی تو تم اوسمین تقسیم کر لینا
عباس نی کہا کہ آپکو اسکی کیونکر اطلاع ہوی حضرت نی فرمایا کہ مجکو خداوند عالم نی خبر دی ہی عباس نی کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو
پیغمبر خدا و رسول کبریا ہی اور اس مال سی سوا خدا کی کسی کو خبر نہ تہی پھر عباس نی عرض کی یا حضرت آپ سارا مال لی لیتی ہین بعد اسکے
مجکو سائل بکف ہونا پڑیگا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوی یا ایہا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاساری ان یعلم اللہ
فی قلوبکم خیرا یعطکم خیرا مما اخذ منکم و یغفر لکم واللہ غفور الرحیم یعنی ای رسولخدا کہدے ان لوگون کو جو تیرے
پاس مین اساری ہین کہ اگر جانیگا خداتعالی تمہاری دلو مین خیر تو البتہ عطا کریگا تمکو بہتر اوس سی جو لیا گیا ہی تمسی فدا مین
اور آمرزش کریگا تمہاری اور خداوند عالم آمرزش کرنی والا اور مہربان ہی اور بسند معتبر
جناب امام محمد باقر سی منقول ہی کہ جب حضرت عباس مدینۂ رسول مین ہجرت کر کی آئی تو حضرت کی پاس ایک مرتبہ کہین سی مال آیا تو فرمایا
حضرت نی کہ اپنی چادر بچھا دو اور ایک حصہ اس مال سی لو پس عباس نی چادر بچھا دی اور حضرت نی بہت سا مال اوسمین ڈالدیا
اور فرمایا کہ یہہ اوس مین سی ہی کہ جناب باری نی فرمایا ہی یعطکم خیرا مما اخذ منکم القصہ پھر فرمایا حضرت نی
عقیل ابن ابیطالب سی کہ خداتعالی نی ہلاک کیا ابو جہل و عتبہ و شیبہ و منبہ و نبیہ و نوفل کو اور اسیر ہوی سہیل ابن عمرو و نضر ابن
الحارث و عقبہ ابن ابی معیط اور فلان فلان عرض کی عقیل نی کہ بعد اسکی مکہ مین کوئی تمسی منازعت نہین کرسکتا اور اگر اب بھی انسی مظنہ
فساد کا ہو تو قافیہ کر کی انکو قتل کرو پس متبسم ہوی جناب رسولخدا اس لڑائی مین ستر آدمی قریش کی قتل ہوی اور اسیقدر
اسیر ہوی اور امیر المومنین نی اونمین ستائیس آدمی کو تنہا قتل کیا اور باقی باقی اصحاب اور ملائکہ کی ہاتھہ سی مقتول ہوی اور
ایک ہی اہل اسلام سی اسیر کفار کا نہوا پس اسیران قریش کو ڈوری مین باندہ کی پیادہ لیچلی اور اصحاب رسولخدا سی نو آدمی شہید ہوے

کہ ایک اونمین سی سعد بن خثیمہ کہ نقبای مین سی تہا پس جناب رسولخدا نی کوچ کیا بوقت غروب آفتاب کے مقام اثیل پر کہ چہہ میل مدینہ سی ہی مقام کیا اثنای راہ مین نظر کی طرف عقبہ ابن ابی معیط اور نصر بن الحارث کی اور یہہ دونو ایک رسی سے بندہی ہوی تہی پس نصر نی عقبہ سے کہا کہ ای عقبہ اب مین اور تو دونو ماری جاوینگی عقبہ نی کہا کہ بہت سی قریش اسیر ہین میری تیری کیا خصوصیت ہی نصر نی کہا کہ جناب رسولخدا نی میری طرف دیکہا کہ مجہی اپنی مرگ کا نقشہ پہر گیا پس حضرت نی ارشاد کیا کہ نصر و عقبہ کو روبرو لاؤ اور عقبہ آدمی خوبصورت تہا مہندی بالونکی لگی تہی جب کہینچکر سر بالون سی یکایک بہیجی ہوی حضرت کی سامنی لائی نصر نی کہا کہ ای محمد سوال کرتا ہون مین آپسی بحق رحم و قرابت کی کہ مجہی آپسی ہی کہ مجہی بہی ایک قریش مین سی تصور فرماہی جو اونکی نسبت حکم صادر ہوا ہی میری نسبت ہووی حضرت نی فرمایا کہ میری تیری مین خویشی نہین اسلام نی قطع رحم کیا یا علی اسکو گردن مار و عقبہ نی کہا کہ یا حضرت آپ نی یہی فرمایا کہ قریش کو دستگیر کرکی نہین مارنا چاہی حضرت نی فرمایا تو قریش سی ہی تو ایک گبر ہی اہل صفوریا سی تجہسی قریش کو کیا علاقہ کیونکہ تو جسکا بیٹا مشہور ہی وہ سی عمر مین بڑا ہی پس فرمایا کہ ای علی قتل کر اسکو تب جناب امیر نی اوسکو قتل کیا جب قتل کیا رسولخدا نی نصر و عقبہ کو تو خوف کیا انصار نی کہ ایسا نہو کہ سب اسیر قتل کی جاوین پس حضرت کی خدمت مین عرض کی یا رسول اللہ ہمنی ستر آدمیون کو قریش سی قتل کیا اور ستر آدمی کو اسیر کیا اور یہہ سب ہم قوم آپکی ہین پس انکو بخشدو اور فدیہ اونسی لیلو پس خداتعالی نی یہہ آیات نازل فرمائین ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنی نہین ہوا کوی پیغمبر کہ اوسکی اسیر ہون کہ اگر چاہی فدیہ لی اور اگر چاہی رہا کری یا بہت قتل کری کفار کو پس ان آیات مین بعض معاتب ہوی بسبب طمع فدا و غنیمت کی اور علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ خداتعالی نی رخص کیا کہ اونکو فدیہ لیکی چہوڑ دین اور شرط کی بعد اونکی کہ جتنی تم فدیہ لوگی اگلی سال انہین کی ہاتہہ سے اوسی قدر مقتول ہونگی پس مسلمان اس شرط پر راضی ہوی اور کہا کہ اس سال خدا لیکی فائدہ دنیا اوٹہائینگی اور سال آیندہ کو شہید ہوکی داخل بہشت ہو جاینگی اور بڑی مرتبی پائینگی اسیواسطی جنگ احد مین ستر نفر صحابہ سی شہید ہوی باقی اصحاب نی کہا کہ باوجود وعدہ فتحی جو رسولخدا سی انحضرت کا ہوا تہا اوسکی خلاف کیون ظہور مین آیا تو اوسوقت خداتعالی نی یاد دلوائی وہ شرط جو صحابہ نی فدیہ لینی کی وقت بدر مین کی تہی روایت ہی کہ جب ابو بشر انصاری عباس کو اسیر کرکی حضرت کی خدمت مین لایا عباس نے کہا کہ مجہی انصاری نی نہین پکڑا بلکہ علی ابن ابیطالب نی پکڑا ہی جناب رسولخدا نی فرمایا کہ سچ کہتا ہی چچا میرا وہ فرشتہ تہا کہ بصورت علی کی آیا تہا اور جناب باری نی جو فرشتہ میری مدد کو بہیجا اوسکو بصورت علی ابن ابیطالب بہیجا کہ خوف اوسکا دلمین دشمنون کی زیادہ ہو اور حضرت صادق ع سی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ مجروحان مشرکین سی جب سوال کرتی تہی کہ تمکو کسنی مجروح کیا کہتی تہی کہ علی ابن ابیطالب نی جب یہہ کہتی تہی فوراً مرجاتی تہی شیخ طبرسی علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی کہ اکثر فدا مشرکین چار ہزار درہم تہا اور اقل ایک ہزار پس قریش بتدریج فدا بہیجکی اپنی اسیرونکو رہا کراتی تہی تا کہ زینب دختر جناب رسولخدا نی کہ زوجہ ابو العاص ابن ربیعہ کی تہی گردن بند اپنا کہ حضرت خدیجہ نی اونکو دیا تہا واسطی فدا اپنی شوہر کی بہیجا جب جناب رسولخدا نی اوس گردن بند کو دیکہا تو حضرت خدیجہ کو یاد کیا اور متاسف ہوی جب

صحابہ نی یہہ حال مشاہدہ کیا تو فدا زینب کو بخشدیا اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت نی درخواست کی اور صحابہ نی بخشدیا لہذا ابو العاص بغیر فدا کی رہا ہوا اس شرط پر کہ زینب کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہونی سی منع نکری اوسنی اپنی شرط وفا کی ابن ابی الحدید نی شرح نہج البلاغہ مین لکھا ہی کہ مین نی جب اس قصہ کو سید ابو جعفر نقیب اپنی اوستاد پر پڑہا کہا ہتا دلی کہ آیا ابوبکر و عمر اوس جگہ حاضر نتہی یا نہ دیکہتی تہی کہ جناب رسولخدا کو واسطی گردن بند زینب کی اسقدر رنج ہوا تہا کہ مسلمانونسی استدعا کی اور فدیہ معاف کیا اور گردن بند واپس فرمایا آیا فاطمہ بنت محمد کہ بہترین زنان عالم ہی زینب سی کم تہی و بفرض تقدیر یہہ حدیث رجوع جو جناب رسولخدا پر افترا کی ہی صحیح ہوتی حالانکہ ہرگز صحیح نہین ابوبکر راوی اسکا ہی اور کسی گواہی نہین دی اور جناب سیدہ ہمیشہ تکذیب انکی اور اس حدیث کی فرماتی تہی اور جناب امیرالمومنین شیخین کو اس حدیث مین کاذب غادر خاین اثم جانتی تہی بر فرض محال اگر جناب سیدہ کا فدک مین حق نہ تہا یہہ دونو اعرابی کیا صحابہ سی معاف نکرا سکتی تہی و یا مسلمان بعد انتقال جناب رسولخدا کی ایسی سنگدل و بیرحم ہو گئی تہی کہ باوجود استدعا انکی دختر جناب رسولخدا کو فدک معاف نکرنی مترجم کہتا ہی کہ یہہ محض احتمال لکھا گیا ہی ورنہ فدک یقینا حق جناب سیدہ کا تہا اور غاصبین اوسکی مصداق آیہ ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا و سیصلون سعیرا کی ہین کیونکہ جناب سیدہ ہرگز ایسی نہتی کہ حق غیر کا دعوی کرتین یا حدیث رسولخدا سنکی ساکت ہوتین پس معلوم ہوا کہ محض جناب رسولخدا پر طعن دیا کہ چندروزہ عیش تہی مفتری نی یہہ الفاظ افترا کی تہی انصاف کیا چاہئی کہ اب اگر کوئی اوسی شخص کو کہ جسکو جناب سیدہ کاذب جانتی ہین کاذب سمجہی تو کیا مضایقہ ہی و لیس بحمد اللہ من ہذا الالزام مفر لہم از ترجمہ ابو الفدا تعداد مقتولین مشرکین کی ستر ہی اور قیدی بہی اتنی ہی نہین سوای آن ستر مرد مقتول کی اور بہی ہین چنانچہ حنظلہ بن ابی سفیان ابن حرب اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ ان دونون کو جناب امیر نی قتل کیا اور ربیعہ بن الاسود کو حضرت حمزہ اور جناب امیرالمومنین نی ملکر مارا تہا اور ابو البختری بن ہشام کو المجذر بن زیاد نی قتل کیا اور نوفل بن خویلد بہائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیاطین قریش کا تہا اوسکو بہی جناب امیر نی قتل کیا اور عمیر بن عثمان بن عمر التیمی کو بہی حضرت امیر نی قتل کیا اور مسعود بن مخزومی امیہ کو حضرت حمزہ نی قتل کیا اور عبد اللہ بن منذر مخزومی کو بہی حضرت امیر نی اور منبہ بن الحجاج سہمی کو ابو الیسر انصاری نی مارا اور اوسکی بیٹی عاص بن منبہ کو جناب امیر نی قتل کیا اور اوسکی بہائی نبیہ بن الحجاج کو حضرت حمزہ اور سعد بن ابی وقاص نی ملکر مارا اور ابو العاص بن سہمی کو جناب امیر نی قتل کیا اور منجملہ مقیدین کی ایک عباس چچا حضرت کے تہی اور دو بہتیجی حضرت عباس کی ایک عقیل بن ابیطالب دوسرا نوفل بن حارث بن عبد المطلب تہی جب لڑائی سی فراغت ہوئی حضرت نی ارشاد کیا کہ مقتولین کی لاشین ایک کنوئین مین ڈالدو چنانچہ چوبیس سرداران قریش کی لاشین کنوئین مین ڈالدین چونکہ ذکر جناب امیرالمومنین کا اس غزوہ مین اکثر آیا ہی لہذا ذکر اصحاب ثلثہ صاحب کا بہی کہ موافق زعم اہلسنت کی افضل جناب امیر سی ہین بہ ضرور ہی کہ کیا کیا کار نمایان اونسی ظہور مین آئی پس مخفی نرہی کہ ابوبکر چبوترہ پر اوس مین جناب رسولخدا کی بیٹہی ہی ہین اور دعا مانگنی کی وقت ردا دوش مبارک جناب رسولخدا سی گر گئی تہی تو ابوبکر نی اوٹہا کی پہر دوش مبارک حضرت کی

رکہہ دی تہی تمام شہدا اس امر کو حضرات مومنین تو یقین سمجہی ہی لکن اگر اہل سنت کو شک ہو تو تاریخ ابو الفدا مین ملاحظہ فرماوین
اور عمر کا حال صرف اسیقدر مذکور ہی کہ جب ستر نفر اساری مشرکین کی فدیہ و قتل مین اوسی دن یا دوسری دن گفتگو ہوی تو عمر نی یہہ
سوجہی کہ اب تو یہہ محبوس ہین اب انکا مارنا کتنی بڑی بات ہی کیا معنی کہ سب رسی مین بندہی ہین کہا کہ یا رسول اللہ ان ساری لی
آپکی تصدیق نکی اگر مجکو حکم ہوی تو سب کو قتل کر دون فقط او رعثمان اگرچہ معرکہ مین تو حاضر نہتہی لکن جناب بعض اوہام و مفاسد
و مفتریات کی حضرات اہل سنت کو گمان ہی کہ وہ بہی بدری ہین حال ابوجہل کی ماری جانی کا اوپر لکہا گیا اب حال ابولہب
وہ بہی سخت دشمن جناب رسولخدا کا تہا لکہا جاتا ہی کہ جب خبر فتح اسلام اور خبر انہزام مشرکین از بدر مکہ مین پہونچی تو
ابولہب کو ایسا رنج اور صدمہ پہونچا کہ مرض عدسہ مریض ہو کر ساتوین دن ہلاک ہوا بعد ہلاکت کی تین دن گہر مین پڑا ہوا
سڑتا تہا اور بسبب کثرت تعفن کی اوسکی لاش کو کوی اوٹہاتا نہ تہا جب لوگون نی ابولہب کی بیٹون کو ملامت کی تو
اونہون نی اوسکو اوٹہا کر طرف اعلای مکہ کی پہینک دیا اور اوپر اوسکی چند پتہر ڈالدی تا کہ جسم اوسکا دب جای چنانچہ اب تک
عمرہ کی رستی مین ایک پتہرونکا انبار لگا ہوا ہی اب بہی جو شخص وہان سی گذرتا ہی وہ بہی ایک دو پتہر پہینک جاتا ہی اور روایت
ہی کہ وقت زوال شمس مشرکین نی فرار کیا تہا حضرت نی ارشاد فرمایا کہ چاہ بدر مین خاک ڈالکی کشتی مشرکین کی ڈالدو
جب یہہ عمل مین آیا تو حضرت کناری چاہ کی خود تشریف لیگئی اور سبکو نام بنام پکارا اور فرمایا کہ آیا تمنی وعدہ اپنی پروردگار کا
حق پایا اور تحقیق ہمنی وعدہ پروردگار کو حق پایا تم بہت بری قوم تہی اپنی پیغمبر کی واسطی غیر لوگون نی میری تصدیق
کی اور تمنی میری قریش ہو کی تکذیب کی اور تمنی مجکو نکالدیا اور غیرون نی مجکو پناہ دی تمنی مجہسی لڑائی کی اور غیرون
نی میری یاری و نصرت کی اوسوقت خلیفہ ثانی نی جو موافق عادت کی ہمیشہ جناب رسولخدا پر اعتراض کیا کرتا تہا کہ یا
رسول اللہ آپ ایسی لوگون سی باتین کرتی ہین کہ ہرگز وہ آپکی بات نہین سنسکتی کیونکہ یہہ سب مردی ہین حضرت نی فرمایا کہ یہہ سب میری باتین
اسطرح سی سنتی ہین کہ جسطرح تو سنتا ہی لکن یہہ یارای جواب نہین رکہتی اور عدد شہیدان بدر مین خلاف ہی بعض نی کہا کہ
۱۴ نفر تہی ۶ مہاجر اور ۸ انصار اور بعض نی کہا ہی کہ شہدا بدر ۱۱ نفر تہی ۴ مہاجر سات انصار اور بعضون نی کہا ہی کہ
۱۲ نفر تہی اور قول اول اشہر ہی اما اسامی شہدای بدر یہہ ہی کہ اول مہاجرین سی پہلی اونمین سی عبیدہ بن حارث جو ابن
عم رسولخدا تہا بدر مین مجروح ہوا اور صفرا مین پہونچکی واصل بحق ہوا اور اوسجگہہ مدفون ہی اور دوسری عمیر بن ابی وقاص اور
تیسری عمیر بن عبد ود کہ اوسی ذو الشمالین ہی کہتی ہین چہارم عاقل بن ابی بکیر پنجم مہجعہ ششم صفوان بن بیضا اور
انصار مین سی بشیر بن عبد اللہ اور دوسری سعد بن خیثمہ کہ نقبا مین سی تہی تیسری حارثہ بن سراقہ چہارم و پنجم عوف و
معوذ پسران عفرا ششم عمیر بن حمام ساتوین رافع بن معلی آٹہوین یزید بن حارث اور بعضون نی کہا کہ انسہ آزاد کردہ
جناب رسولخدا بہی بدر مین شہید ہوا اور بعض نی کہا کہ معاذ با عمرو و عبیدہ بکر بدر مین مجروح ہوی تہی اور وہی جراحت
شہید ہوی **تکملہ** بیچ بیان ان واقعات کی جو بعد جنگ سی تا غزوہ حدیبیہ آئی شیخ طبرسی و علی بن ابراہیم نی لکہا

غزوۂ بنی قینقاع

روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم جنگ بدر سی فراغت پاکی مدینہ کیطرف مراجعت کی تو یہودیونکو بازار بنی قینقاع مین جمع کیا اور فرمایا
کہ ای گروہ یہود ڈرو اوس سی کہ تمہاری واسطی بہی بلا ہو جو ساتھ قریش کی بدر مین ہوا اسلام لاؤ قبل اس سی کہ غضب خدا
تمپر نازل ہوا اور تم جانتی ہو کہ میں نبی مرسل ہوں اور تم میرا وصف اپنی کتابوں مین پڑہتی ہو یہود نی کہا کہ ای محمد جس گروہ سی
تمنی لڑائی کی وہ لڑنا اچھی طرح پر نہیں جانتی تہی اب تمنی فرصت پائی اور غالب آئی پس یہہ بات تمکو فریب مین نہ ڈالی
قسم ہی خدا کی اگر ہمسی لڑائی کرینگی تو اوسوقت جانیگی کہ ہم مردان جنگ ہیں پس حقتعالی نی یہہ آیہ نازل کی قل
للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد یعنی کہدو ای محمد انلوگونسی کہ جلدی مغلوب
ہوگی تم اور محشور ہوگی تم طرف جہنم کی اور بہت برا مکان ہی جہنم واسطی تمہاری پس جناب رسولخدا نی چہہ دن تک بنی قینقاع کا
محاصرہ کیا کہتی ہیں کہ ابتدای محاصرہ روز شنبہ ١٥ شوال ٢٠ مہینی ہجرت سی تہی تا آنکہ یہودیوں نی امان طلب کی اور کہا
کہ ہمارا مال و اسباب ہی جو کچھ جناب رسول خدا مقرر کرینگی ہمکو قبول ہی پس عبد اللہ بن ابی نی کہا کہ یا رسول اللہ یہہ لوگ دوست
ہیں ہماری اور ہم قسم ہماری ہیں اور ہمیشہ ہماری حمایت کرتی رہی ہیں اور تین سو زرہ پوش اور چار سو بی سلاح ہیں کیا آپ
چاہتی ہیں کہ انکو ایکدن مین قتل کریں اور یہہ لوگ قبیلہ خزرج کی ہمقسم تہی عبد اللہ ابی نی انکی اس امر مین مبالغہ کیا کہ
حضرت نی انکو چہوڑ دیا پس یہہ لوگ یہود مدینہ سی نکل گئی اور قریب شام کی سکونت اختیار کی اور حقتعالی نی عبد اللہ بن
ابی و بعض حمایت کنندگان یہود کی واسطی یہہ آیہ نازل کی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری
اولیاء یعنی ای گروہ مومنان یہود و ترسا کو دوست نہ پکڑو الخ اور شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی کہ
جب جناب رسولخدا صلعم کو جنگ بدر سی فراغت ہوئی و مدینہ مین تشریف لائی تو سات دن کی بعد متوجہ قبیلہ بنی سلیم ہوی کیونکہ
بسمع قدس پہونچا کہ بنی سلیم ایک پانی پر کہ نام اوسکا کدر ہی بارادہ فساد جمع ہوی ہیں پس تین دن تک وہان ٹہری
محاربہ واقع نہوا لیکن با غنایم بسیار مدینہ کی جانب مراجعت کی اور بقیہ ماہ شوال و ذی قعدہ مدینہ مین رہی اور اس عرصہ
مین اسیروںکو فدا لیکی چہوڑ دیا بعد اوسکی غزوہ سویق کیواسطی تشریف لیگئی اور سبب اس غزوہ کا یہہ تہا کہ ابو سفیان ملعون نی

غزوۂ سویق

نذر کی تہی کہ غسل جنابت نکری اور پانی سر پر نہ ڈالی جبتک پیغمبر خدا سی جنگ نکری پس دو سو سوار قریش کا اپنی ساتھ لیکی
بارادہ جنگ مکہ سی نکلا جب مدینہ چار فرسخ رہا تو بنی نضیر کی پاس جو ایک طایفہ یہودان مدینہ سی تہا آیا اور حیی بن اخطب کی
دروازہ پر جو رئیس یہود تہا گیا اوسنی اپنا دروازہ نہ کہولا بعد اوسکی سلام بن مشکم کی پاس گیا کہ وہ بہی رئیس بنی
نضیر کا تہا اور اوس سی کچھ باتیں کر کی چلا آیا اور اپنی اصحاب سی ملحق ہوا اور چند آدمیوں کو اپنی ہمراہیوں مین سی
طرف مدینہ کی بہیجا کہ اونہوں نی عریض کی طرف آکی دو انصار کو قتل کیا اور اپنی لشکر مین پہونچی جب آنحضرت کو اس
حال سی اطلاع ہوئی تو قریش کی جستجو مین مدینہ سی باہر تشریف لائی تا بقرقرۃ الکدر پہونچی تو ابو سفیان ملعون مع لشکر
اپنی کی بہاگ چکا تہا اور چند تہیلی ستو کی پڑی ہوئی تہی وہ مسلمانوں نی اوٹہا لیا اسواسطی اس غزوہ کو غزوۃ السویق کہتی

ہیں

اور منقول ہی کہ سب سی پہلی عثمان بن مظعون بقیع میں مدفون ہوئی اور بدست آنحضرت کلہا استحکام کیا اور بقیع میں مدفون ہوئی اور جناب رسولخدا نی ایک سنگ اوسکی قبر پر نصب کیا تہا لیکن مروان نی اوس سنگ کو اوٹہا کی قبر عثمان بن عفان پر نصب کردیا چنانچہ جذب القلوب میں لکہا ہی خبر [illegible] امام و [illegible] ابن الزبیر دیگر از صحابہ آمدہ اند و از انجا آوردہ و [illegible] شنیدہ و در بقیع بردند و از [illegible] او در [illegible] جماعہ از ایشان با بقیع آمدہ تا در حش کوکب کہ بستانی بود در شرقی بقیع و متعلق بابان بن عثمان داشت بردند جبیر بن مطعم و جماعہ دیگر بادی نماز گذاردند و در همین موضع قبری حفر کردند او را در وی نہادند و سنگہا بر بالای آن افکندند و خاک بر او پوشیدند و برگشتند و این حش کوکب موضعی بود خارج بقیع کہ مردم از دفن میت در وی کراہت داشتند او نیز [illegible] کو بہی مروان [illegible] جانب معاویہ عامل مدینہ شد آن موضع را داخل بقیع کرد و [illegible] سنگی کہ رسول اللہ بر سر قبر عثمان بن مظعون علامت گذاشتہ بود تا مردم حوالی آن مقبرہ سازند [illegible] لاجعلنك للمتقين اماما [illegible] بر قبر عثمان بن عفان نہاد و مرکز [illegible] تا مردم [illegible] مقبرہ [illegible] دفن کنند

القصہ جب حضرت غزوہ سویق سی مدینہ میں پہر کر آئی تو ماہ ذیحجہ و محرم مدینہ میں توقف فرمایا بعد اوسکی خبر آئی کہ ایک جماعت قبیلہ غطفان کی جمع ہوکی ارادہ مدینہ کا رکہتی ہی اور سبب اونکا ایک شخص مسمی دعثور بن حارث ہی پس حضرت مع چارسو پچاس اصحاب کی مدینہ سی نکلی اور اوس جماعت کی طرف متوجہ ہوئی جب اونکی قریب پہونچی تو وہ بہاگ گئی اور پہاڑون پر چڑہ گئی پس حضرت نی اوس وادی میں کہ نام اوسکا ذو امر تہا مع اپنی لشکر کی نزول اجلال فرمایا اوس روز باران رحمت بہت برسا ہوا اور حضرت نی تنہا اوس وادی سی عبور فرمایا جب دوسری طرف پہونچی رخت مبارک کو جو بسبب بارش کی تر تہا درخت پر ڈالا تا کہ سوکہ جائی اور خود درخت کی سایہ میں استراحت فرمائی پس اعراب جو پہاڑون پر چڑہی ہوئی تہی جب اونہون نی حضرت کو اکیلی دیکہا تو دعثور سی جو سب میں شجاع تہا کہا کہ اب محمد اپنی اصحاب سی جدا ہو گیا ہی فرصت کو غنیمت جان اور حضرت کو جا کر جلدی قتل کر اور اگر وہ صحابہ کو بہی طلب کرینگے تو اونکی آنی تک قتل کر چکیگا پس دعثور شمشیر بدست حضرت کی قریب آیا اور با شمشیر برہنہ حضرت کی سر پر کہڑا ہوا اور کہا کہ یا محمد آج کون ہی جو میری ہاتہ سی تجکو نجات دیوے حضرت نی فرمایا کہ خدا مجکو نجات دیگا اوسوقت جبرئیل نی اوسکی سینہ پر ہاتہ مارا کہ وہ دور گر پڑا اور تلوار اوسکی ہاتہ سی چہوٹ گئی پس آنحضرت نی وہ تلوار اوٹہالی اور اوسکی سر پر استادہ ہوکی فرمایا کہ تجکو خدا کا تو انکار ہی اب کون نجات دیگا تجہی میری ہاتہ سی اوسنی کہا کہ کوئی ایسا نہیں جو مجکو بچائی اور میں شہادت دیتا ہون کہ خدا واحد ہی اور تو پیغمبر ہی خدا کا اور قسم ہی خدا کی کہ میں پہر ایسی لڑائی نکرونگا اوسوقت جناب رسولخدا نی اوسکو تلوار عنایت کی دعثور نی کہا کہ آپ نی مجہپر کرم کیا کہ آپ مجہسی بہتر و اولی ہین حضرت نی فرمایا کہ حقتعالے سزاوار کرم و عنایت ہے جب دعثور اپنی قوم میں پہونچا لوگون نی کہا کہ کیا ہوا تہا تجکو کہ تو شمشیر برہنہ اونکی سر پر گیا اور وہ سوتی تہی پہر تو نی قتل نہ کیا اوسنی بیان کیا کہ ایک شخص سفید پوش نی میری سینہ پر ہاتہ مارا میں گر پڑا میں نی جانا کہ وہ فرشتہ تہا اسپر ایمان لایا اور تصدیق کی اونکی و قسم کہا چکا ہون کہ اب رسولخدا سی جنگ نکرونگا بعد اسکی دعثور نی اپنی قوم کو اسلام کی طرف

دعوت کی اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم اے گروہ مومنان یاد کرو نعمت جناب باریتعالی کی اوپر اپنے جسوقت کہ قصد کیا ایک گروہ نے طرف تمہاری یہہ کہ ہاتہہ دراز کرین یعنی اذیت پہونچاوین پس حقتعالی نے انکو اونکی دست درازی سے باز رکہا اور تم محفوظ رہے بعد اسکی سریہ قرقرہ واقع ہوا تفصیل اوسکی اسطرح پر ہی کہ جب جنگ بدر کو چہہ مہینے ہوئی تو بسمع اقدس جناب رسالتماب پہونچا کہ کاروان قریش بسالاری ابوسفیان مکہ سے نکلا اور براہ عراق شام کو جاتا ہے کیونکہ بعد واقعہ بدر کی مشرکین قریش نے اصحاب جناب رسولخدا کی خوف سے جانا آنا شام کا ازراہ حجاز موقوف کردیا تہا جناب پیغمبر خدا نے زید بن حارثہ کو اونکی رستے پر واسطے روکنے کی بہیجا جب زید بن حارثہ اوس کاروان تک پہونچا تو مشرکین مال و اسباب چہوڑکر بہاگ گئی مسلمانون نے شتران و مال ومتاع کو مدینہ مین لائے ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے خمس اوس مال مین سے جدا کیا ایک روایت مین ہے کہ وہ بیس ہزار تہا اور باقی اہل سریہ پر تقسیم کیا اور دو آدمی اوس کاروان سے گرفتار کی کہ ایک اونمین سے فرات بن حیان تہا اور وہ مدینہ مین پہونچکی اسلام لایا اسواسطے قتل سے محفوظ رہا اور اسی سال مین سریہ عمیر بن عدی واقع ہوا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک زن یہودیہ کہ اونکو عصماء بنت مروان کہتی تہی اہل اسلام کی وہ ہجو کیا کرتی تہی اور جناب رسولخدا کو بہت دشمن رکہتی تہی آنحضرت نے عمیر بن عدی کو حکم دیا کہ اس ملعونہ کو قتل کرے اوس نے راتکو جاکر اوسکی سینہ پر سوار ہوکی اوسے ہلاک کیا اور اسی سال مین کعب بن الاشرف جو ہمیشہ اہل اسلام کی اذیت مین مشغول رہتا تہا قتل کیا گیا اور کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ کعب بن الاشرف اکابر یہود سے تہا اور اہل اسلام کو اوس ملعون کی ہاتہہ سے انواع انواع کی اذیتین پہونچتی تہین جب اوسنے فتح بدر کی خبر سنی تو نہایت ملول ہوا اور مکہ مین جاکی قریش کی احوال پر بہت رویا اور اونکو لڑائی پر تحریص کی بعد اوسکی مدینہ مین پہونچا جب یہہ احوال آنحضرت نے سنا تو اوسپر لعنت کی اور خدا سے دعا کی کہ اوسکی شر سے کفایت کری پس محمد بن مسلمہ نے حضرت سے اوسکی قتل کے اجازت لی اور بامر آنحضرت سعد بن معاذ سے مشورہ کیا اور بہانہ قرض گندم ابونایلہ کو کہ بہائی رضاعی کعب کا تہا کعب کی پاس بہیجا بعد بہت سی تقریرون کی فیصلہ اسپر ہوا کہ اسلحہ گرو رکہکی انبار گندم لیجاوین دوسری شب کو محمد بن مسلمہ وسلکان بن سلامہ وحارث بن اوس و ابوعبس بن جبیر مع ابونایلہ کی کعب کی گہر کو گئی جنانچہ اوسکی دروازی پر پہونچکی اوسکو پکارا اوسوقت کعب اپنی نئی جورو کی پاس بیٹہا تہا جب ابونایلہ کی آواز سنی تو کعب وہانسی اوٹہا ہرچند اوسکی جورو مانع ہوئی کہ اس آواز سے خون ٹپکتا ہے تو نہ جا مگر وہ باز نہ آیا اور چہت سے باہر نکلا تو محمد بن مسلمہ وغیرہ نے اوسکو قتل کیا اس گبراہٹ مین حارث بن اوس کے زخم بہی لگا جب یہہ لوگ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تو حضرت نے اونکی لیے دعا کی اور حارث کی زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا وہ فورا اچہا ہوگیا چونکہ قبیلہ اوس نے اس کعب کو قتل کیا تہا تو قبیلہ خزرج نے چاہا کہ ہم بہی کوئی ایسا کار نمایان کرین تاکہ موجب مساوات طرفین کا ہو پس ان سب کی اسپر متفق ہوئی کہ ابورافع سلام بن ابی حقیق کو قتل کیا چاہیے کیونکہ وہ بہی اعانت مشرکین

واذیت مسلمین مین مصروف رہتا ہی اور نواحی خیبر مین ایک قلعه تہا وہ اسمین سکونت پذیر تہا پس عبدالله بن انیس و عبدالله بن عتبه و ابوقتاده حضرت سی اجازت لیکی متوجه خیبر ہوی حضرت نی عبدالله بن عتیک کو اونپر امیر کیا یہه بوقت مغرب قریب حصار کی پہونچی اور مویشی چراگاہسی پہرکی داخل حصار ہوتی تہی عبدالله بن عتیک اپنی رفقا کو باہر چہوڑکر خود داخل حصار ہوا اور کسی گوشہ مین چہپ رہا دربان نی دروازہ فوراً بند کر دیا اور کنجیان وہین رکہین جب لوگ سو گئی تو عبدالله نی باب محل کی راستی غرفه ابو رافع تک پہونچا چونکه تاریکی تہی معلوم نہوا که ابو رافع کہان سوتا ہی اوسکو ندا کی جب اوسنی جواب دیا آواز پر تلوار ماری اور غرفه سی باہر نکل کی ایک لحظه صبر کیا پہر آواز بدل کی کہا که یہه کیا غل تہا ابو رافع نی کہا که کسی نی مجہپر تلوار ماری نہیں یہه سنکی اوسکی آواز پر گیا اور تلوار ابو رافع کی شکم پر رکہکی اس زورسی دبائی که اوسکی پشت سی پار ہو بعد اوسکی بسرعت تمام نردبانسی کودا راستی مین پاؤن پر چوٹ لگی اپنی دستار سی پاؤن باندہا اور اپنی رفقا سی آملا جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوی تو حضرت نی دست مبارک اوسکی ساق پر پہیرا فوراً شفا ہوی اور اونکی حق مین حضرت نی دعا کی اور اسی سال مین عمیر بن وہب الجمحی باغوای صفوان بن امیه بن خلف به نیت قتل جناب خیر الانام علیه وآله الاف التحیه والسلام مکه سی مدینه مین آیا حضرت بوحی الٰہی اوسکی فاسد نیت پر مطلع ہوی جب عمیر مذکور سامنی آیا تو حضرت نی از راه اعجاز فرمایا که تجکو صفوان بن امیه نی کس مہم کیواسطی بہیجا ہی پس عمیر یہه سنتی ہی مسلمان ہوا اور اسی سال مین امیه بن ابی الصلت نی بہی وفات پائی اوسکا نام عبدالله بن ربیعه تہا اور سرداران کفار سی تہا کتب انبیا اوسنی سب پڑہی تہین اور جانتا تہا که ایک نبی مبعوث ہوگا مگر یہه وہ جانتا تہا که مین خود ہی نبی ہوتا تو خوب ہوتا اسلئی اوسنی پیغمبر خدا سی حسد و بغض کیا اور حضرت کی تصدیق نه کی ماه شعبان سنه ۳ ہجریه مین جناب رسولخدا نی حفصه بنت عمر سی نکاح کیا اور ماه رمضان مین زینب بنت خزیمه سی نکاح کیا اور ۱۵ ماه رمضان کو اسی سال مین حضرت امام حسن علیه السلام متولد ہوی

غزوه احد علی بن ابراہیم نی جناب صادق سی روایت کی ہی که سبب غزوه احد کا یہه تہا که جب قریش بدر سی بہاگ کر مکه مین پہونچی اور جنگ بدر مین ستر آدمی اونکی مقتول و ستر آدمی اسیر ہوی تہی اور مشرکین کی بڑی ذلت ہوی تہی تو ابو سفیان نی کہا که ای معشر قریش اپنی عورتون کو مقتولین پر رونی نه دو که آنسو آتش اندوه و حسد کو بجہا دیتی ہین ایسا نہو که غصه کم ہو جائی اور سوا اسکی جب ہماری گہرونسی شور نوحه اوسکا بلند ہوگا اور محمد و اصحاب اوسکی سنینگی تو شماتت کرینگی چنانچه کوئی عورت اپنی مردون کو نه روئی یہانتک که ایک سال گذرا تو قریش نی اپنی ہم قسمون سی استمداد کی اور بہت اسلحه جمع کی اور مع تین ہزار سوار اور دو ہزار پیاده کی مکه سی باہر نکلی اور عورتون کو بہی اپنی ساتہه لیا که وه مصیبت بدر کی یاد دلوائین اور ترغیب و تحریص لڑائی پر کرین ابو سفیان نی اپنی جورو ہند بنت عتبه کو ساتہه لیا اور عمره بنت علقمه حارثیه بہی اونکی ہمراه تہی بسند صحیح جناب صادق سی کافی مین منقول ہی که منجمله نعمای غیر متناہیه حالت یکتا جناب رسولخدا پر ایک یہه بہی تہی که حضرت خط پڑہلیتی تہی چنانچه جب ابو سفیان متوجه احد ہوا تو عباس بن عبدالمطلب نی حضرت کی خدمت مین ایک عریضه مشعر بر اراده فاسده ابو سفیان ارسال کیا اور وه عریضه آنحضرت کی پاس اسوقت پہونچا که حضرت خارج از

وقعہ احد

مدینہ مع چند صحابہ کی ایک نخلہ مین تشریف رکہتی تہی جب حضرت نی وہ عریضہ پڑہا تو صحابہ کو مدینہ مین بہیجکی اوسکی مضمون سی خبر دی کہ ابو
علی ابن ابراہیم حضرت نی اپنی صحابہ کو جمع کیا اور اونسی کہا کہ خدا تعالی نی مجہکو خبر دی ہی کہ قریش نی جمعیت کی ہی اور ارادہ
مدینہ کا رکہتی ہین پس لوگون کو جہاد پر ترغیب کی تو عبد اللہ بن ابی منافق اور ایک جماعت نی عرض کی کہ یا رسول مدینہ سی باہر چلکی اونسی
لڑنا نہ چاہیی بلکہ کو چاہی مدینہ مین اونسی جنگ کرین تاکہ مردان ضعیف و عورتین و اطفال و لونڈیان و غلام بہی کوٹہون پر سی پتہر
پہینکین اور دروازون کو جو نگی بند کر لیجیئے اور ہم سب اونکی دفع پر اتفاق کرین کیونکہ جب ہم قلعہ بند ہوکی مدینہ مین لڑے
ہین تو ظفریاب ہوئی ہین اور جب کبہی ہم مدینہ سی باہر نکل کی لڑی ہین تو ہمیشہ ہمپر دشمن غالب آیا ہی اوسوقت سعد بن
معاذ اوٹہا اور اوسکی ساتہہ بہی قبیلہ اوس مین سی لوگ تہی اور سی عرض کی یا رسول اللہ جس زمانی مین ہم مشرک تہی
اور عبادت بتون کی کرتی تہی کسی عرب نی ہمپر دندان طمع دراز نہ کی اوسوقت ہمپر کون غالب ہو سکتا ہی حالانکہ اب ہم مسلمان
ہین اور آپ ہم مین ہین البتہ مدینہ سی باہر چلتی ہین اور مشرکین سی جنگ کرتی ہین جو ہم مین سی مقتول ہوگا وہ بدرجہ رفیعہ شہادت
فایض ہوگا اور جو زندہ رہیگا وہ ثواب جہاد پائیگا پس جناب رسولخدا نی راے اوس جماعت کی قبول کی بسبب اونکی اصرار
کی اگرچہ حضرت کو بہی منظور تہا جو عبد اللہ بن ابی نی کہا تہا پس مع ایک جماعت صحابہ کی باہر شہر سی تشریف لائی تاکہ مقام
لڑائی کی مقرر کرین چنانچہ حقتعالی نی فرمایا ہی وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنی یاد کر ای محمد اوسوقت کو کہ جب صبح کو باہر آیا تو اپنی اہل سی اور مہیا کرتا تہا تو واسطی مومنین کے
مقام کہڑی ہونی کا جنگ کے لئی اور خدا سنتا ہی باتین تمہاری اور جانتا ہی تمہاری نیتون کو اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ
اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ جسوقت کہ قصد کیا دو گروہ نی تم مین سی
کہ بزدلی کرین اور پہر جائین اور خدا یار و نگاہ رکہنی والا اونکا ہی اور چاہیی کہ خدا پر توکل کرین مومن اور ایک روایت مین
کہ یہہ آیہ واسطی تقسیم ابی اوسکی اور تابعین کے نازل ہوئی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ مراد دو گروہ سی بنو سلمہ و بنو حارثہ
ہین کہ منجملہ انصار تہی اور بعض نی کہا کہ یہہ دو گروہ منجملہ مہاجر و انصار تہی کہ وہ بسبب پہر جانی عبد اللہ بن ابی کی بددل ہو گئی
تہی مگر پہری نہین غرض بروایت قمی حضرت نی اپنی لشکر کیواسطی جانب عراق مقام معین فرمایا عبد اللہ بن ابی نی مع اپنی
ہمراہیون کی جدا ایک مقام مقرر کیا بعد اوسکی جب حضرت نی صحابہ کا شمار کیا تو سات سو اصحاب تہی پہلی عبد اللہ بن جبیر کو
مع پچاس نفر تیرانداز کی درہ کوہ کی دروازی پر مقرر فرمایا کہ کوئی کمین سی لشکر اسلام پر حملہ نہ کر سکی اور عبد اللہ بن جبیر کو وصیت
فرمائی کہ اگر تو دیکہی کہ ہم نی کفار کو بہگا دیا یہان تک کہ وہ داخل مکہ ہوئی تو اپنی جگہہ سی حرکت نہ کرنا اور اگر دیکہی تو
کہ مشرکین ہم پر غالب ہیی اور ہم داخل مدینہ ہوئی تو بہی اپنی مقام سی کہین نہ جانا اور ابو سفیان ملعون نی خالد بن ولید
کو مع دو سو نفر کی کمین پر استادہ کیا اور یہہ کہدیا کہ ہم جب اہل اسلام سی لڑنا شروع کرین تو تم کمین سی آکر حملہ کرنا جب
نماز صبح ہوئی حضرت نی تسویہ صفوف کا حکم دیا اسطرح سی استادہ ہوئی کہ کوہ حضرت کی پس پشت تہا اور بائین طرف

لمحات الریاحین از مقرب علی لکھنو
43759

وہ درکوہ تہا جس مقام پر کہ جبیر کو معین فرمایا تہا اور میمنہ پر عکاشہ اور میسرہ پر ابو سلیمان عبد مخزومی کو معین کیا اور علم نصرت شیم جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو تفویض کیا اور مشرکین قریش نے اپنی لشکر کی صفیں اسطرح آراستہ کیں کہ میمنہ پر خالد و میسرہ پر عکرمہ بن ابوجہل کو مقرر کیا اور عبد اللہ بن طلحہ کو سو تیر اندازونکا سردار کیا اور لوای ضلالت انکا طلحہ بن ابی طلحہ کو سپرد کیا غرض جب صفیں آراستہ ہوئیں تو پہلی ابو عامر مع پچاس نفر رفیقوں کے میدان کارزار میں آیا اور اہل اسلام پر تیر باری شروع کی اور چند غلام قریش کی اہل اسلام پر تیر پہینکتی تہی مجاہدان دین نی ابو عامر کیطرف تیر چلائی ابو عامر مع اپنی رفقا کی بہاگ گیا اور اوس وقت عورتیں مشرکین کی دف بجاتی تہیں اور مقتولین بدر کو یاد کرتی تہیں اور تحریص جنگ کی دلاتی تہیں جب لشکر اسلام سی تیر چلی تو عورتیں بہاگ کر صفوف مشرکین کی پیچہی جا چہپیں اوسوقت طلحہ بن ابی طلحہ حامل لوای مشرکین میدان میں آیا اور کہا کہ ای محمد تمکو گمان ہی کہ تم ہم لوگون کو قتل کر کی طرف جہنم کی بہیجتی ہو اور اہل اسلام ہماری ہاتہہ سی مر کر بہشت میں جاتی ہیں اب جسکو بہشت میں جانا منظور ہو وہ میری سامنی آئی اوسوقت جناب امیر المومنین متوجہ اوسکی ہوئی اور ایک رجز پڑہا کہ اوسکا مضمون یہہ ہی کہ اگر تمکو اپنی گہوڑوں پر فخر ہی تو ہماری پاس تلوارین ہیں پس مقابلہ کر تا کہ معلوم ہو کہ کون غالب ہی تحقیق کہ آیا ہی طرف تیری شیر حملہ کنندہ ساتہہ شمشیر برندہ کی کہ دم جسکا کند نہیں ہوتا اور خدا و رسول خدا ناصر و مددگار ہیں اوسکی طلحہ نی کہا کہ تم کون ہو حضرت نی ارشاد کیا کہ میں ہوں علی ابن ابیطالب طلحہ نی کہا سمجہا میں ای قضم یعنی دلیروں کو بہگانی والی تمہاری سوا کون تہا جو میری ساتہہ جنگ کی جرأت کرتی پس یہہ کہکی طلحہ نابکار نی ایک تلوار حضرت پر چلائی حضرت نی اوس وار کو سپر پر خالی دیا بعد اوسکی ایک وار تلوار کا اوس شقی کی ایسا لگایا کہ دونون رانیں اوسکی صاف دو ٹکڑی ہو گئیں تب علم اوسکی ہاتہہ سی چہٹ گیا اور خود موہنہ کی بل زمین پر گر پڑا اور اپنی زخم سی واصل جہنم ہوا بعد اوسکی اوسکی بہائی ابو سعید بن ابی طلحہ اوس علم کو اوٹہایا اور جناب امیر نی اوسکو قتل کیا بعد اوسکی عثمان نی جو ان دونونکا بہائی تہا علم اوٹہایا جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام نی اوس ملعون کو بہی واصل جہنم کیا پس مسافع بن ابی طلحہ نی علم کو اوٹہالیا وہ بہی تیغ جناب علی ابن ابیطالب سی مع علم کی زمین پر گر پڑا اور راہی جہنم ہوا پہر حارث بن طلحہ نی علم کو اوٹہایا پس تیغ جناب امیر سی وہ ملعون بہی قتل ہوا پہر عزیز بن عثمان نی علم اوٹہایا پس بضرب جناب امیر وہ شقی بہی خاک ذلت پر گرا پس عبد اللہ بن جمیلہ نی علم عناد مشرکین بلند کیا اور بضرب جناب امیر وہ شقی ازلی متوجہ بسفل السافلین ہوا بعد اوسکی ایک اور شخص نے انہیں بنی عبد الدار میں سی علم اوٹہایا وہ بہی جناب امیر کے دست حق پرست سی قتل ہوا بعد اوسکی ارطاۃ بن شرجیل نے علم کو اوٹہایا آخر کار بضرب ذو الفقار داخل نار ہوا پس صواب غلام بنی عبد الدار نی علم اوٹہایا جناب امیر نی اوسکی دہنی ہاتہہ کو تلوار سی کاٹ ڈالا پس اوسنی علم بائیں ہاتہہ میں لیا حضرت نی وہ ہاتہہ بہی کاٹا اوسنی کٹی ہاتوں سی علم کو تہام لیا تب صواب نی کہا کہ ای بنی عبد الدار جو کچہہ شرط وفاداری تہی وہ میں نی ادا کی پہر جناب امیر نی اوس ملعون کی سر پر ایک ضرب ذو الفقار لگائی کہ وہ واصل جہنم

ہوا جب علم گر گیا تو مشرکین بہاگی اور بعض اصحاب متوجہ غنایم ہوئی جب ہمراہیان عبداللہ بن جبیر نی دیکہا تو بطمع دنیا وہی
باوجود منع کرنی عبداللہ بن جبیر کی غنایم مین مصروف ہوگئی اور عبداللہ بن جبیر کی ہمراہ کل بارہ آدمی رہگئی اس عرصہ مین عمرہ
دختر علقمہ نی علم مشرکین کو بلند کیا اور خالد بن ولید متوجہ درہ کا ہوا اور بقیہ اصحاب عبداللہ بن جبیر کو قتل کیا اور درہ
سی آکر اہل اسلام پر حملہ آور ہوا اور اوسطرف جب مشرکین قریش نی بہاگتی مین دیکہا کہ علم برپا ہی پر اوس علم کی گرد جمع
ہوئی اور دوسری طرف سی اہل اسلام کو گہیر لیا اور ہر دو طرف سی اہل اسلام پر حملہ کیا تو مسلمان ہر طرف بہاگی اور پہاڑون پر چڑہ گئی
اور جناب رسولخدا کو تنہا چہوڑا جب رسولخدا نی اون لوگونکا بہاگنا ملاحظہ فرمایا تو آواز بلند ارشاد کیا کہ ای معشر مسلمین کہان جاتی
ہو خدا اور رسولخدا کو چہوڑ کی تحقیق کہ مین ہون رسولخدا کا آؤ میری طرف جناب صادق نی فرمایا ہی کہ اوس معرکہ مین جناب رسولخدا
کی ہمراہ کوئی حاضر نہین رہا تہا مگر جناب علی ابن ابیطالب اور ابو دجانہ کہ نام اوسکا سماک بن خرشہ تہا اور جو گروہ مشرکین جناب رسولخدا پر حملہ
کرتا تہا تو جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب اوسکا استقبال کرتی اور بہت سی لوگونکو اونمین سی قتل کرتی تہی یہانتک کہ مشرکین بہاگ
جاتی تہی حتی کہ انہین حملون مین شمشیر جناب امیر کی ٹوٹ گئی اور منجملہ زنان نسیبہ بنت کعب المازنیہ حضرت کی خدمت مین
رہگئی تہی حضرت اس نسیبہ کو واسطی مداوی مجروحین کی لائی تہی اور اس نسیبہ کا بیٹا احد مین ساتھ تہا جب اوسنی بہاگنی کا
قصد کیا تو نسیبہ نی کہا کہ ای پسر بعد خدا اور رسولخدا سی ہٹ کر کہان جاتا ہی غرض اوسکو پہیر لائی اور وہ مصروف جہاد ہوا یہانتک
کہ اوسکو ایک مشرک نی قتل کیا پس نسیبہ اپنی بیٹی کی تلوار سی اوس قاتل کو قتل کیا پس جناب رسولخدا نی اوسکو تحسین
و آفرین کی اور فرمایا کہ تجکو خدا برکت و جزای خیر دی پس نسیبہ حضرت کیواسطی سینہ سپر ہوکی سامنی کہڑی رہی دست مین وارد ہوا کہ نسیبہ
نی بہت سی زخم اوٹہائی اور ابن قمیہ ملعون نی اوسوقت حضرت پر حملہ کیا تو وہ اوس حال مین کہتا تہا کہ مین محمد کو اگر ایکمرتبہ پاؤن
مجہی نجات نہ ہو اگر مین اوسکو نجات دون پس حضرت پر ایک تلوار لگائی اور خود ہی پکارا کہ قسم ہی لات و عزی کی کہ محمد
کو قتل کیا مین نی اسوقت جناب رسولخدا نی ایک مرد کو مہاجرین مین سی دیکہا کہ وہ بہاگتا تہا اور سپر اپنی پشت پر لگائی ہوئی
تہا حضرت نی فرمایا کہ ای صاحب سپر سپر کو پہینک دی اور خود راہی جہنم ہوا اوسنی سپر اپنی ڈالدی اور خود بہاگ گیا پس
آنحضرت نی نسیبہ سی فرمایا کہ سپر کو اوٹہا لی اوسنی اوٹہا لی اور مشرکین سی جہاد کرتی تہی پس حضرت نی فرمایا کہ مقام نسیبہ
کا آج کی دن بہتر ہی اون لوگونسی جو بہاگ گئی ہین یا جو نصرت نہین کر سکی غرض جناب امیر آنحضرت کی خدمت مین آئی اور
عرض کی کہ یا رسول میری شمشیر ٹوٹ گئی آنحضرت نی ذوالفقار عنایت فرمائی کہ اس سی جنگ کرو جناب امیر نی تلوار لی اور
جنگ شروع کیا اور جو شخص اشرار و کفار مین سی قصد قتل جناب نبی مختار کرتا تہا تو اوسکو جناب حیدر کرار بشرار ذوالفقار آتش
بار واصل نار کرتی تہی پس جناب رسولخدا قریب کوہ احد تشریف لائی اور پشت بکوہ متوقف ہوئی تاکہ جنگ ایک طرف سی رہی
کیونکہ سوا جناب امیر کی کوئی لڑنی والا نہ تہا اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب پیغمبر خدا کی آگی سینہ سپر کی ہوئی استادہ تہی
اور دم بدم دفع شر مشرکین مین مصروف تہی یہانتک کہ جناب امیر سر و شکم و سینہ و رو و دست و پاؤن پر نوہ زخم آئی تہی اور

جناب امیر اوسدن اسقدر لڑی کہ مشرکین باوجود کثرت کی کئی مرتبہ بہاگ گئی اور مسلمانون نی کہ آسمان سی آواز آئی ہی کہ لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار یعنی نہین ہی کوئی تلوار مگر ذوالفقار اور نہین ہی کوئی جوان بغیر علی ابن ابیطالب کی پس جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی حق اخوت و نصرت وہی ہی جو کہ علی سی آئی واسطی ظہور مین آیا فرمایا جناب رسولخدا نی کہ کیونکر علی میری نصرت نکری حالانکہ مین اوس سی ہون اور وہ مجہسی ہی جبرئیل نی کہا کہ مین تم دونون سی ہون اور اوسدن ہند بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان میدان مین استادہ تہی اور جو کوئی بہاگتا تہا اوسکو ایک سرمہ دانی اور سلائی کہ علامت عورتون کی ہی دیتی تہی اور کہتی تہی کہ پہر کبہی قصد میدان کرنا اور ہرگز دعوای مردی نہ کیجیو اور حضرت حمزہ نی کہ اوس جنگ مین بہت سی مشرکین کو قتل کیا جسطرف سی کہ حملہ کرتی تہی تو مشرکین بہاگ جاتی تہی اور کوئی سامنی آگی نہین لڑ سکتا تہا جب حملہای شیرانہ حضرت حمزہ کی ہند نی دیکہی تو وحشی سی کہ وہ غلام حبشی جبیر بن مطعم کا تہا عہد کیا کہ تو اگر محمدؐ و یا علی یا حمزہ ان تینون مین سی کو جو تو قتل کری تو مین تجکو آزاد کر دونگی اور مال و زر اسقدر تجکو دونگی کہ راضی ہو جائیگا اور سوا اسکی جو تو طلب کریگا اوس سی دریغ نکرونگی ہر طرحسی مین حاضر ہون وحشی نی کہا کہ مین قتل محمدؐ پر تو قادر نہین اور علی ایسا شخص کہ جنگ مین ہر طرف ملتفت رہتا ہی اور بہت بچا کی لڑتا ہی اوسکی قتل کی بہی طمع نکر سکتا ہون مگر حمزہ کی قتل کو جاتا ہون پس کمین حمزہ مین بیٹہا اتفاق سی حضرت حمزہ حملہ کنان اسی جگہہ پر پہونچی کہ بسبب سیلاب کی وہان ایک غار تہی ناگاہ گہوڑا حضرت حمزہ کا اوسمین جا پڑا اور حضرت حمزہ زین سی جدا ہو کر زمین پر گری پس وحشی نی ایک نیزہ حمزہ کی مارا تو وہ نیزہ شانہ سی باہر نکل آیا اور ایک روایت مین ہی سینہ پر لگا تہا بعد اوسکی حضرت حمزہ کی قریب گیا اور اونکو شہید کیا اور جسم مبارک کو چاک کیا اور جگر عم خیر البشر کو ہند معلونہ کی پاس لی گیا اوس ملعونہ نی پارہ جگر اپنی دہان مین ڈالا اور کہانی کا قصد کیا خداوند عالم نی نہ چاہا کہ وہ عضو شریف اوس ملعونہ کا جزو بدن ہو جائی اسواسطی اوس جگر کو مانند استخوان کی سخت کر دیا وہ کہا نسکی پس زمین پر گرا دیا تب حقتعالی نی ایک فرشتہ موکل فرمایا کہ یہہ جگر حضرت حمزہ تک پہونچا دی پس ہند ملعونہ قریب نعش حمزہ آئی اور بعض اعضا انکی جسم شریف سی کاٹ کی اپنی گردن کثیف مین ڈالی اوسوقت جماعت اہل اسلام کی اور مشرکین نی پہاڑ پر چڑہ گئی ابوسفیان نی فریاد کی کہ بلند ہوا ہی ہبل تب جناب رسولخدا نی جناب امیر سی فرمایا کہ یا علی تم کہو کہ اللہ اعلی و اجل یعنی خدا بلند تر و جلیل تر ہی ابوسفیان نی کہا کہ ہمکو ہبل نی اجازت دی تہی جو ہم تمسی آکر لڑی اور اوسکی برکت سی ظفریاب ہوئی جناب امیر نی فرمایا کہ ہمکو خدا تعالی نی جنگ کی رخصت دی ہی اور لڑائی کا حکم دیا ہی بتحقیق کہ خداوند عالم ہماری نصرت کریگا ابوسفیان نی کہا کہ یا علی تمکو لات و عزی کی قسم سچ کہو کہ آیا محمدؐ قتل ہوا حضرت امیر نی فرمایا کہ ای ابوسفیان لعنت خدا کی تجہپر اور لعنت خدا لات و عزی پر قسم پروردگار عالم کی کہ ہماری نبی محمدؐ زندہ و سلامت ہین اور تیری باتین سنتی ہین ابوسفیان نی کہا کہ ہان تم سچ کہتی ہو خدا لعنت کری ابن قمیہ پر کہ وہ دعوی کرتا تہا کہ مین نی محمدؐ کو قتل کیا ہی اور ابہی تک عمرو بن ثابت مسلمان نہ ہوا تہا جب اوسنی یہہ سنا کہ حضرت رسولخدا کفا

مشغول جنگ شمشیر و سپر لیکی متوجہ جہاد ہوا اور کلمہ پڑہا مسلمان ہوا اور کفار مشرکین سی جہاد کرنی لگا تا آنکہ بمرتبہ شہادت فائز
ہوا ایک شخص انصار مین سی گذرا اور اوسکو کشتون مین دیکہا تو کہا ای عمرو آبا دین اول پر ہی اوسنی کہا کہ نہین واللہ
مین گواہی دیتا ہون کہ خداوند جہان واحد و یگانہ ہی اور محمد رسولخدا پیغمبر و ہادی خلایق ہین بعد اوسکی طایر روح عمرو
بن ثابت نی روضہ رضوان کو پرواز کیا پس ایک شخص نے صحابہ مین سی عرض کی کہ یا رسول اللہ عمرو بن ثابت
مسلمان ہوا اور مارا گیا آیا وہ شہید ہی حضرت نی فرمایا کہ واللہ شہید ہوا اور وہ ایسا شخص ہی کہ داخل بہشت ہوتا ہی
حالانکہ ایک رکعت نماز کی بہی نہین پڑہی و حنظلہ بن ابی عامر راہب خزرجی نی اوسی شب کو عبد اللہ بن ابی سلول کی بیٹی سی عقد
کیا تہا اور حضرت سی اجازت لیکی اوس شب مدینہ مین واسطی نکاح کرنی کی رہا تہا پس وہ شب مدینہ مین اپنی زوجہ کی پاس
رہا اوسکی اجازت کی واسطی یہ آیہ نازل ہوئی انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ و اذا کانوا معہ علی
امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون باللہ و رسولہ
فاذا استاذنوک لبعض شانہم فاذن لمن شئت منہم واستغفر لہم اللہ ان اللہ غفور رحیم
یعنی نہین مومنین مگر وہ کہ ایمان لائی ہین ساتہہ خدا کی اور اوسکی رسول کی اور جب ہوین ساتہہ رسولخدا کی اوپر ایک کام
جمع ہونی والی یعنی وہ مہم کہ بحسب شرع چاہیی اونکو جمع ہونا واسطی اوس کام کی نہین جاتی ہین پاس سی جناب رسولخدا کی اوس
وقت تک کہ اجازت نہین لیتی ہین اونہین سی یعنی خود بخود نہین بہاگ جاتی یا خود ہی متفرق نہین ہوتی اور تحقیق جو لوگ
کہ رخصت طلب کرتی ہین تجہسی ای محمد وہ لوگ ہین کہ ایمان کامل لائی ہین اوپر خدا کی اور رسول اوسکی کی پس جب طلب
رخصت کرین تجہسی یہ مومنین خالص الاعتقاد واسطی اصلاح اپنی بعض کامونکی پس رخصت دی اونہین سی جسکو چاہی اور
طلب آمرزش کر واسطی اونکی حق سبحانہ و تعالی سی تحقیق کہ خداوند عالمیان بخشندہ و مہربان ہی پس جناب رسولخدا نے اوسکو
اجازت دی اوسنی اپنی عورت سی نزدیکی کی جب صبح ہوئی تو اوسی یاد آیا کہ حضرت رسول مقبول تو مشغول جہاد
با کافران ظلوم و جہول ہین اور مین یون عیش مین مصروف ہون پس با جنابت تلوار اپنی اوٹہائی اور قصد احد کا کیا جب گہر
دروازہ سی باہر نکلنی لگا اوسکی زوجہ نی چار انصاریون کو بلوایا اور کہا کہ گواہ رہنا کہ حنظلہ نی مجہسی مقاربت کی ہی پس
اونہون نی حنظلہ سی پوچہا حنظلہ نی اقرار کیا پس اونہون نی اوس عورت سی دریافت کیا کہ تو نی ایسا کیون کہا اوس عورت
نی کہا کہ رات کو مین نی خواب دیکہا کہ گویا آسمان شگافتہ ہوا اور حنظلہ آسمان مین داخل ہوا پہر آسمان مل گیا مجکو اس خواب سے
معلوم ہوتا ہی کہ حنظلہ شہید ہوگا پس مین گواہ لیا تمکو کہ اگر فرزند متولد ہو تو سب جان لین کہ حنظلہ کا بیٹا ہی پس جب حنظلہ
میدان قتال مین پہونچا اوسنی ابوسفیان کو دیکہا کہ ایک گہوڑی پر سوار ہی اور میدان مین دوڑاتا ہوا پہرتا ہی۔
پس حنظلہ نی تلوار کہینچی اور حملہ کیا ابوسفیان پر اور اوسکی گہوڑی کو پی کیا ابوسفیان گہوڑی سی گر پڑا اور فریاد کی
کہ ای گروہ قریش مین ابوسفیان ہون حنظلہ چاہتا ہی کہ مجکو قتل کری اس عرصہ مین ابوسفیان بہاگا اور حنظلہ نی او

تعاقب

تعاقب کیا اوسوقت ایک شخص نی مشرکین مین سی حنظلہ کی نیزہ مارا حنظلہ نی بہی اوسکی ایک ضرب لگائی دوبارا گیا اور
حنظلہ درمیان حمزہ وعمرو بن الجموع وعبد اللہ بن حزام وغیرہ انصار کی زمین پر گرا اور شہید ہوا جناب رسولخدا نی فرمایا کہ دیکہا
مین نی ملائکہ کو ایا ران کو کاسہای طلا مین ڈالتی ہین اور حنظلہ کو او سی غسل دیتی ہین پس اس سبب سی اوسکو غسیل الملائکہ
کہتی تہی اور روایت ہی کہ مغیرہ بن عاص بائین ہاتہہ سی ایسا پتہر پہینکتا تہا کہ نشانہ سی خطا نہین جاتا تہا پس اوسنی اثنای
راہ مین تین پتہر اوٹہائی تہی اور کہتا تہا کہ مین انسی محمد کو قتل کرونگا جب جنگگاہ مین پہونچا تو حضرت کیطرف ایک پتہر
چلایا حضرت کی دست مبارک پر لگا اور شمشیر ہاتہہ سی گر گئی تو مغیرہ نی فریاد کی کہ قسم ہی لات وعزی کی مین نی محمد کو قتل
کیا پہر اوس شقی نی ایک اور پتہر مارا کہ حضرت کی پیشانی نورانی پر لگا حضرت نی اوسپر لعنت کی اور کہا کہ یا الہی اسکو حیران کر
جب مشرکین پہر گئی تو ملعون معرکہ مین حیران پہرتا تہا اور ہرچند کوشش کرتا تہا مگر بہاگ نہین سکتا تہا عمار بن یاسر نی اوسکو
اس حال مین پایا اور قتل کیا غرض عبد اللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص مصیبت مین گرفتار ہو کی راہی جہنم ہوی پس
صحابہ مدینہ مین پہر آئی اور حقتعالی نی یہہ آیات نازل فرمائین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ یعنی آیا گمان کرتی ہو تم کہ داخل بہشت ہو جاؤ گی تم بغیر اسکی کہ خدا تعالی تمہارا
امتحان کری تاکہ معلوم ہو جاوی کہ کون جہاد کرتا ہی تمسی اور کون صبر کرتا ہی جنگ کی اور نہین بہاگتا ہی اور مراد اس سی
واقع ہونا صبر وجہاد کا یا اقرار کا ہی الا حقسبحانہ وتعالی پہلی سی عالم تہا کہ کون جہاد کریگا اور کون بہاگ جائیگا
اور حقسبحانہ وتعالی لوگونکی افعال پر ثواب وعقاب دیتا ہی نہ اپنی علم پر اگرچہ واقع مین دونو مطابق ہون وَلَقَدْ
كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تحقیق تہی تم کہ تمنا کرتی
تہی موت کی قبل اسکی موت کو یعنی اوسکی اسباب کو یعنی جنگ کو دیکہو پس تحقیق کہ دیکہا تمنی وہ جو طلب کرتی تہی اور
اور نظر کرتی تہی طرف پیغمبر وصحابہ کی کہ قتل کئی جاتی تہی اور بعض بہاگتی تہی علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی
کہ جب جناب رسولخدا نی آثار شہدای بدر کی جو حقسبحانہ وتعالی نی اونہین کرامت فرمائی صحابہ کی سامنی بیان
کی تو صحابہ نی آرزوی شہادت کی کی اور کہا کہ خداوندا دیکہلا ہمکو ایک جنگ کہ مرتبہ شہادت ہمکو اوسمین نصیب ہو
پس خدا تعالی نی روز احد اونکو دیکہلایا پس بہاگی مگر تہوڑی کہ بتوفیق خدا ثابت قدم رہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ
شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ یعنی نہین ہی محمد مگر ایک رسول میری طرف سی کہ گذری ہین پہلی اوس سی
رسولان برحق آیا اگر مر جاوی یا شہید ہو جاوی محمد پہر جاؤ تم ایڑیونکی طرف یعنی مرتد ہو جاؤ اور دین سی پہر جاؤ یا جنگ
سی بہاگو اور جو کوئی دین سی پہر جاتی یا بہاگی جہاد سی پس وہ ضرر نہین پہونچا سکتا ہی خدا کو کسیطرح کا اور قریب
ہی کہ خدا تعالی جزا دیویگا شکر کرنیوالونکو روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو کہ بہاگتی تہی وہ اپنی عذر کی واسطی کہتی تہی کہ محمد

شہید ہوئی اسواسطہ بہت لوگ بہاگ گئی اور جب ہوئی تو حضرت سے عذر خواہ ہوئی اور سبب اپنی بہاگنی کا بیان کیا پس یہ آیتہ
نازل ہوئی ومالنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا ومن
یرد ثواب الاخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشاکرین یعنی نہین واسطی کسی نفس کی کہ مرجاوی مگر ساتھہ اذن و فرمان
خدا کی کہ لکھا گیا ہی لکھا جانا کہ اجل مقرر رکھتا ہی جو کوئی چاہی ثواب دنیا کا اوسی دیتی ہین ہم دنیا اور
جو کوئی چاہی ثواب آخرت کا دیتی ہین اوسکی تئین اوسی اور قریب ہی کہ جزا دینگی ہم شکر کرنیوالونکو وکاین من
نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا
واللہ یحب الصابرین اور بہت نبی کہ لڑائی کی اونسی اور ساتھہ اوسکی تہی بہت سی سپاہ علما اور پرہیزگار
پس سستی نکی اونہون نی بسبب اوسکی کہ اونکو پہونچی سختیان راہ خدا مین اور ضعیف نہوئی بسیاری حرب سی اور
فروتنی نکی دشمنون سی اور عاجزی نکی اور خدا دوست رکھتا ہی صبر کرنی والونکو وما کان قولہم الا ان قالوا
ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور نہین
باتین اونکی مگر یہہ کہ کہتی تہی ای پروردگار ہماری بخشدی گناہ ہماری اور بخشدی ہمکو اسراف یعنی حد سی گذرنا ہمارا
اپنی کام مین اور ثابت رکہہ قدم ہماری اور نصرت دی ہمکو اوپر گروہ کافرونکی فاتیہم اللہ ثواب الدنیا و
حسن ثواب الاخرۃ واللہ یحب المحسنین پس عطا کی خدا نی اونکو ثواب دنیا و نیکو ہی ثواب آخرت کے
اور خدا دوست رکھتا ہی نیکوکارونکو یا ایہا الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم
فتنقلبوا خاسرین یعنی ای گروہ مومنین اگر تم اطاعت کفار کروگی پس پہیرینگی تمکو ایمان سی طرف کفر کے
پس ہوجاؤگی زیانکار ومغبون سی اور بروایت علی ابن ابراہیم علیہ الرحمہ مراد کفار سی اس آیہ شریفہ مین عبد اللہ بن ابی
ہی کہ وہ شخص حضرت رسالت پناہ کی ہمراہ شہر سی نکلا اور احد کو متوجہ ہوا لیکن اثنای راہ مین مع اصحاب کی عہد کیا اور لوگونکو ڈراتا تہا
بل اللہ مولیکم وہو خیر الناصرین بلکہ خدا وند جہان مددکار و ناصر ہی تمہاری اور وہ بہترین مددکارون کا ہی
سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا وماویہم النار و
بئس مثوی الظالمین جلدی ڈال دیتی ہین ہم دلہای کفار مین ترس و خوف اسواسطی کہ شریک جناب باری عز اسمہ کا
جانتی ہین اوس چیز کو جو نہین بہیجی ہی خدا نی ساتھہ اوسکی حجت و دلیل اور جاگہہ اون کفار کی آتش جہنم ہی اور
بری جگہہ ہی ظالمون کی لئی جہنم ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونہم باذنہ حتی اذا فشلتم
وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما اریکم ما تحبون بروایت علی ابن ابراہیم علیہ الرحمہ تحقیق کہ سچا کیا
خدا تعالی نی واسطی تمہاری وعدہ کو ساتھہ نصرت دینی کی اوپر مشرکین کی جبکہ قتل کرتی تہی مشرکین ساتھہ اجازت اور
مشیت خدا تعالی کی ناگہہ ڈر گئی اور بد دل ہوئی اور منازعت کی تمنی جنگ کرنی مین اور نا فرمانی کی حکم پیغمبر کی

دیتی ہین درہ کو بعد اوسکی دکھلایا تمکو خدا تعالی نی جو کچھہ کہ تم چاہتی تہی نصرت و غنیمت سی منکم من یرید الدنیا و
منکم من یرید الآخرة ثم صرفکم عنهم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم واللہ ذو فضل علی المؤمنین
تم مین سی بعض ارادہ دنیا کا کیا یعنی عبداللہ بن جبیر کو چھوڑ کی درپی غنیمت کی ہوی اور بعضی ارادہ آخرت کا یعنی
ابن جبیر اور اوسکی ہمراہیون نی کہ شہید ہوی پس خدا نی تمہاری نصرت کمی تا کہ بہاگ گئی تم اور نصرت نہوی تمہاری کہ امتحان
تمہارا لیا جاوی اور تحقیق عفو کیا خدا تعالی نی تمکو اور وہ صاحب فضل و احسان ہی اوپر مومنین کی اذ تصعدون ولا
تلوون علی احد والرسول یدعوکم فی اخراکم فاثابکم غما بغم لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم
ولا ما اصابکم واللہ خبیر بما تعملون جو وقت کہ پہاڑ پر بھاگی تہی تم اور نہین توقف کرتی تہی اور ملتفت نہ
تہی طرف کسی کی حالانکہ رسولخدا تمکو طلب کرتی تہی تمہاری عقب سی پس اوسکی عوض مین خدا تعالی نی پہونچایا تمکو
غم بعد دوسری غم کی تا کہ اندوہگین نہو اوپر اوس چیز کی جو تمسی فوت ہوی ہی یعنی فتح و غنیمت سی اور نہ وہ چیز جو پہونچی تمکو یعنی
قتل و جراحت و ہزیمت سی اور خدا دانا ہی اوس چیز کا جو کرتی ہو تم جناب امام محمد باقرؑ سی منقول ہی کہ غم اول بہاگ جانا
اور قتل ہونا اور غم دوم حملہ خالد ابن ولید اور جو کچھہ فوت ہوا اونسی وہ غنیمت تہی اور جو کچھہ مصیبت پہونچی انکو وہ
قتل ہونا اونکی اقربا کا ہی ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة نعاسا یغشی طائفة منکم وطائفة قد
اهمتهم انفسهم پس بہیجا خدا تعالی نی بعد غم و اندوہ کی امن و آرام کہ وہ باعث سونی کا ہوا اور سو گیا ایک گروہ
تم مین سی اور دوسری گروہ کو غم مین ڈالا تہا اونکی جانون نی علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ جب اصحاب بعد فرار و مجروحی
واپس آئی تب چند چاہتی تہی جناب رسولخدا سی و حقتعالی نی چاہا کہ معلوم کرای رسولخداؐ کو کہ دروغگو کون ہی اور راستگو
کون ہی پس اوسوقت نیند اونپر غالب ہوی قریب تہا کہ زمین پر گرین اور جن منافقین نی تکذیب آنحضرت کی کی تہی وہ
ایسی بی اختیار ہوی کہ جو کچھہ دلمین تہا خود ظاہر کرتی تہی پس طایفہ اول جو خدا نی فرمایا مقصود اوس سی مومنین ہین اور طایفہ
دوم منافقین اور اونکی حال مین ارشاد کیا ظنوا باللہ غیر الحق ظن الجاهلیة یقولون هل لنا من الامر
من شیء قل ان الامر کله للہ یخفون فی انفسهم ما لا یبدون لک یعنی گمان کرتی ہین ساتھہ خدا کی گمان
ناحق مانند گمان اہل جاہلیت کی جو کہتی تہی کہ پیغمبر خدا کو نصرت نہوگی منافقین بطور انکار کی کہتی ہین کہ آیا ہی
ہمکو ظفر و نصرت سی بہرہ کہہ ای محمد سب اختیار جناب باری کو ہی مخفی کرتی ہین اپنی دلونمین وہ چیز جو نہین ظاہر
کرتی اوپر تیری یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ههنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین
کتب علیهم القتل الی مضاجعهم کہتی ہین منافقین اپنی گہرونمین کہ اگر ہمکو اختیار ہوتا تو ہم ہرگز
یہان نہ آتی اور مارے جاتی کہہ ای محمد کہ ای گروہ منافقین اگر تم اپنی گہرونمین بہی رہتی تو ہر آینہ جہاد کو جاتی
وہ لوگ جو ازل مین لکہا گیا تہا اونکی واسطہ قتل اپنی مقتل کو جناب صادقؑ سی روایت ہی کہ جب جناب رسولخداؐ نی

احد تنہا چہوڑ دیا اور خود فرار کیا تب حضرت نی اونکی طرف خطاب کیا کہ مین ہون محمد مین ہون رسول خدا مقتول نہین ہوا ہون مین پس بعض منافقین ملتفت ہوی جانب حضرت کی عین فرار مین کہنیلگے کہ آپ ہمکو خدا اب کیا چاہتی ہین جب سارا لشکر بہاگ گیا سوای جناب امیرؑ اور ابو دجانہ انصاری کوی ساتھ حضرت کی نرہا پس حضرت نی دعا کی ابو دجانہ کی حق مین اور فرمایا کہ ای ابو دجانہ توبہی چلا جا کہ مینی اپنا حق بیعت کا اٹہا لیا مگر علیؑ ابن ابیطالب مجہسی ہی اور مین اوسی سی ہون پس ابو دجانہ رونے لگے آسمان کیطرف سر بلند کیا اور کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اپنی تئین ہرگز آپ سے بیعت سی جدا نہین کرتا یا رسول اللہ ایسی وقت مین کہان جاؤن آیا جاؤن طرف زوجہ کی کہ مر جاینگی یا طرف اولاد بیت کی کہ انکو بہی فنا ہی یا اپنی گہر کو کہ ایک دن خراب ہوگا یا مال کی واسطی انکو چہوڑ دون کہ وہ بہی فانی ہی اور اجل قریب ہی آدمی سی پس حضرت نی ازروی رحم اوسکی حال پر رقت کی اور اذن جہاد دیا پس ایک طرف سی وہ لشکر مشرکین پر حملہ کرتا تہا دوسری طرف جناب امیرؑ تا آنکہ ابو دجانہ کی بدن پر اتنی زخم آئی کہ ضعیف ہوگیا حضرت امیرؑ نی اسکو اٹہاکی روبرو حضرت کی لائی اوسنی عرض کی یا رسول اللہ آیا مینی وفا بیعت بجا کی حضرت نی دعای خیر دی ابو دجانہ نی دنیا سی انتقال کیا اور داخل بہشت ہوا اب حضرت امیرؑ اکیلی رہ گئی ہین ویسا ہی مشرکین پر حملہ کرتی تہی اور ہر حملہ مین اونکو پسپا کرتی تہی حضرت [illegible] طرح حملہ کرتی تہی تا اینکہ تلوار ٹوٹ گئی تب حضرت سی عرض کیا حضرت نی ذوالفقار عنایت فرمائی جب رسولخدا نی ان جناب امیرؑ کا کثرت حرب سی پکارتی ملاحظہ فرماکر جناب باریمین عرض کیا کہ ای خداوند تو مجہسی وعدہ کیا ہی کہ اپنی دین کو غالب کری اگر تو چاہی تجہپہ امر مشکل نہین بعد اوسکی جناب امیرؑ نی عرض کی کہ حضرت [illegible] ای ہیبت مینی سنی اور ندا سنا کہ کوئی کہتا ہی اقدم حیزوم اور جسکو مین تلوار مارتا ہون وہ گر کر مرجاتا قبل اسکی کہ میری ضرب اوس تک پہونچی حضرت نی فرمایا کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل مع ملایکہ علیہم السلام ہماری نصرت کیواسطی آسمانسی زمین پر آئی ہین پس حضرت جبرئیلؑ روبرو جناب رسولخدا کی آئی اور عرض کی کہ یا حضرت یہ مواساۃ اور جانسپاری یہہ ہی جو علی نی کی حضرت نی فرمایا علیٌّ منّی و انا منہ جبرئیل نی کہا انا منکما پس مشرکین تاب ان حملات کی نہ لائی اور مفرور ہوی جناب رسولخدا نی فرمایا کہ یا علی شمشیر برہنہ انکی عقب مین جاؤ اگر دیکہو کہ سوار شتران ہوی اور گہوڑون کو یا بند لیا ہی تب جاننا کہ ارادہ مکہ کا ہی ورنہ ارادہ مدینہ کا ہی پس جناب امیر قریب اونکی پہونچی تو دیکہا کہ سوار شتران ہو چکی ہین ابوسفیان نی کہا کہ یا علی اب ہمسی کیا چاہتی ہو ہم راہی مکہ ہین اب جاؤ اپنی دوست کی پاس جبرئیل نی مشرکین کا تعاقب کیا جب صدای سم اسپان سنتی تہی تیز چلتی تہی اسطرح حضرت جبرئیل مع ملایکہ تعاقب مین مشرکین کی تہی اسیواسطی ابوسفیان کہی جاتا تہا کہ لشکر محمد کا عقب مین چلا آتا ہی غرض داخل مکہ ہوی اور اہل مکہ کو اطلاع دی کہ لشکر اسلام کا آیا ہی پس جناب رسولخداؐ نی علم ہدایت شمیم حوالہ جناب امیرؑ کی کیا اور جانب مدینہ مراجعت فرمائی جناب امیرؑ آواز بلند فرماتی تہی کہ ای گروہ ناس خوشخبری ہو تمکو کہ جناب رسولخداؐ مظفر و منصور تشریف لاتی ہین تمام عورتین انصار کی اپنی اپنی دروازون پر منتظر قدوم میمنت لزوم حضرت کی استادہ تہین اور

حضرت کی شہادت کا حال سنکی بہت مغموم و مہموم تہین سب لوگ سماعت فتح اسلام خوش خوش آتی تہی اور حضرت دعاے خیر دیتی تہی شیخ مفید علیہ الرحمہ نی بطریق عامہ ابن عباس سی روایت کی ہی کہ علی ابن ابیطالب کو چار خصلتین ایسی عطا ہوی ہین کہ کوئی غیر اوسمین شریک نہین اول یہہ ہی کہ سب سی پہلی ایمان لائی دوئم ہر جنگ مین علم لشکر کا حضرت کی پاس ہوتا تہا سوم سب لوگ بہاگ گئی تہی اور یہہ ثابت قدم رہتی تہی چہارم یہہ ہی کہ آنحضرت کو اپنی ہاتہہ سی قبر مین اوتارا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور ابن مسعود سی روایت ہی کہ بروز احد مشرکین نی دفعۃً حضرت پر حملہ کیا اور بضرب شمشیر و نیزہ و تیر و سنگ مقاتلہ کرتی تہی تا آنکہ ستر نفر ماری گئی اوسوقت غیر جناب امیر و ابو دجانہ انصاری و سہل بن حنیف انصاری کی پاس حضرت کی کوئی باقی نہ رہا سب اصحاب فرار کر گئی صرف یہی لوگ اوسوقت مشرکین کو حضرت سی دفع کرتی تہی اسمین حضرت پر غش طاری ہوا جب آنکہہ کہلی تو جناب امیر کو دیکہا اور فرمایا کہ لوگ کیا ہوی حضرت نی عرض کی کہ سب نی عہد توڑ ڈالا اور بہاگ گئی تب حضرت نی ارشاد کیا کہ شر ان دشمنان خدا کا دفع کرو حضرت امیر نی حملہ کیا یہان تک کہ بہگا دیا اوس گروہ کو جو قریب آتا تہا پہر یہہ دستور ہوا کہ جسقدر مشرکین جس طرف سی بقصد حضرت آتی تہی حضرت امیر انکو لڑکر ہٹا دیتی تہی اور ابو دجانہ اور ابن حنیف سرہانی حضرت کی شمشیر بکف استادہ تہی پس صحابہ مفرورین سی چار نفر کو مشرکین نی قتل کیا باقی پہاڑ پر چڑہ گئی اور ایک شخص نی آواز بلند مدینہ مین کہا کہ جناب رسولخدا شہید ہوی اوسوقت لوگ بہت بیدل ہوی تب تو مفرورین بہی حیران رہی زید ابن وہب کہتا ہی کہ مینی ابن مسعود کو کہا کہ ساری صحابہ سوای علی ابن ابیطالب و ابو دجانہ و سہیل ابن حنیف فرار ہو گئی ابن مسعود نی کہا کہ اول یہہ بہی بہاگ گئی تہی بعد اسکی ابو دجانہ اور سہیل ابن حنیف واپس آئی راوی نی کہا کہ حضرت شیخین کہان تہی ابن مسعود نی کہا کہ وہ تو اول وہلہ مین فرار کر چلی تہی راوی نی کہا کہ قائم رہنا جناب امیر کا اس معرکہ مین تعجب ہی ابن مسعود نی جواب دیا کہ ملائکہ بہی متعجب تہی شجاعت جناب امیر سی آیا نہین جانتا تو کہ اوسی دن جبرئیل نی ندا کی لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی لوگون نی یہہ آواز سنی تہی اور قائل کو نہی دیکہا عند الاستفسار جناب رسولخدا نی ارشاد کیا کہ یہہ جبرئیل ہی جناب امیر سی منقول ہی کہ بروز احد جب لڑائی نی زور پکڑا اور ضعفا نی فرار اختیار کیا اوس حالت مین مین مقدم صف مین مشغول جدال و قتال تہا اوسوقت مجکو حضرت کا بہت خیال ہوا مین تفتیش حال حضرت مین مصروف ہوا ہر چند تلاش کیا کہین نہ پایا اپنی دلمین خیال کیا کہ جناب رسولخدا کشتگان مین نہین ہین اور فرار ممکن نہین شاید جناب باری عز اسمہ نی اپنی حبیب کو طرف آسمان کی بلند کیا تب غلاف شمشیر کا توڑ ڈالا اور عہد کیا کہ تا زندگی کفار سی محاربہ کرون جہان تک کہ راہ خدا مین شہید ہون پس مشرکین پر حملہ کیا اور ایک گروہ کو بہگایا پس دیکہا مینی کہ حضرت زمین پر تشریف رکہتی ہین مین حضرت کی پاس پہونچا تب حضرت نی میری طرف دیکہا اور فرمایا کہ لوگون نی کیا کیا مینی کہا کہ اونہون نی کفران نعمت کیا کہ آپ کو میدان مین چہوڑ کر بہاگ گئی اس عرصہ مین ایک گروہ مشرکین کا قریب آیا حضرت نی فرمایا کہ یا علی دفع

انکو مین مقابلہ پیش آیا جسکہ وہ بھاگ گئی حضرت نی ارشاد کیا کہ ایک فرشتہ کہ نام اوسکا رضوان ہی ندا کرتا ہی
لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی جناب سبب مسرت کی رو دیا اور شکر الٰہی بجا لایا - جناب مولانا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ حدیث ندای لا فتی فریقین مین متواتر ہی ابن ابو الحدید وغیرہ مشاہیر علما نی کہا ہی کہ
یہہ جملہ احادیث مشہورہ سی ہی اور اسکا انکار نہین کر سکتی ہین جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نی بسند صحیح جناب صادق آل محمد سے
سی روایت کی ہی کہ بروز احد جب مشرکین علمدار ان لشکر نہ نفر تھی کہ سب بدست حق پرست جناب امیر واصل جہنم ہوئے
اور بنی مخزوم کو بھی حضرت نی بھگا دیا اور نیز حکم بن اخنس کہ شجاعان مشہور مین سی تھا ضرب جناب امیر سے پانو اوسکی
قطع ہوئی کہ اوسی لگی ہوئی یا بوسی جہنم کو گیا اور بعد فرار بعضی اصحاب کی امیہ ابن ابی حذیفہ زرہ پہنی کی میدان کار
زار مین نکلا اور کہتا تھا کہ آج ہمنی بدر کا لیا ہی پس جناب امیر نی ایک ضرب ذو الفقار اوسکو بھی قتل کیا اور پھر کی جناب
رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوئی اس عرصہ مین ایک گروہ مشرکین اور آیا پھر حضرت نی اون پر حملہ کیا اور ہشام بن امیہ
مخزومی کو قتل کیا وہ گروہ بھاگ گیا بعد اوسکی دوسرا گروہ پھر آیا پھر حضرت نی اوس پر حملہ کیا اسی حملہ مین عمرو ابن عبد اللہ
جمحی مارا گیا اور وہ بھی بھاگ گئی پھر ایک گروہ آیا اوس پر بھی حملہ کیا اور بشیر بن مالک عامری کو قتل کیا کہ ہمراہی اوسکے
بھاگ گئی اور پھر پھر آئی اور بھاگی ہوئی سلمان ابن اثیر نی اور محمد بن اسحاق نی کہ معتمد مورخین اہل سنت سی ہین نقل کیا ہی
کہ اشخاص مذکورہ بالا کو حضرت امیر نی قتل کیا اور یہہ علمبردار مشرکین تھی اور فتح حضرت کی ہاتھ پر واقع ہوئی اور
خدا تعالی نی سبب جانثاری صحابہ بقیہ فرار نہ کیا اور حضرت امیر کی امتحان سی سینی گئی علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ جب
آتش جدال و قتال فرو ہوئی اور مشرکین فرار ہوئی پس جناب رسول خدا نی فرمایا کہ کوئی ایسا ہی کہ اوسکو حال سعد بن ربیع کا
معلوم ہووی ایک شخص نی عرض کیا کہ مین تلاش کرتا ہون حضرت نی ایک جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ وہان تلاش کرو
کہ مینی اوسکو اسطرف دیکھا ہی کہ بارہ نیزہ برداروں نی گھیر آ رہا ہی کہتا ہی کہ جب مین وہان پہونچا تو دیکھا کہ وہ
شخص مجروح کشتون مین پڑا ہی مینی کہا کہ ای سعد رسولخدا تیرا حال استفسار فرماتی ہین جب نام حضرت کا اوسنی سنا
تو مارے خوشی سر اوٹھایا اور پوچھا کہ جناب رسولخدا زندہ سلامت ہین مینی کہا کہ واللہ زندہ ہین اور مجھی خبر دی حضرت نی کہ تو
یہان بارہ نیزون مین گھرا ہی اوس سعادتمند نی کہا کہ سچ فرمایا رسولخدا نی کہ مجھی بارہ وار نیزہ کی لگی ہین کہ سب کاری ہین یا
میری قوم کو کہ انصار ہین سلام میرا پہونچانا اور کہدینا کہ اگر ایک شخص بھی تمسی   زندہ رہی اور گوارا کری کہ ایک
کانٹا بھی پای مبارک رسولخدا مین ایذا پہونچی حق سبحانہ وتعالی کی حضور مین ہرگز عذر اوسکا   پذیرا ہوگا یہہ
کہا اور ایک سانس کھینچی کہ خون بہت سا جاری ہوا کہ سانس کو ضبط کی ہوئی تھا رحمت الٰہی واصل ہوا رضی اللہ عنہ
اور ضاہ راوی کہتا ہی کہ جب مینی یہہ قصہ روبرو رسولخدا کی عرض کیا حضرت نی فرمایا کہ رحم اللہ سعدا کہ زندگی مین
ہماری نصرت کی اور وقت مرنی کی ہماری باب مین وصیت کی پھر فرمایا حضرت نی کہ کون ہی جو ہمکو حمزہ ابن عبد المطلب کے

حال سی خبر دیوی حارث بن خثیمہ کہتا ہی کہ مین اوس جگہہ کو جانتا جب مین وہان پہونچا اور حال حضرت حمزہ کا دیکہا مینی چاہا کہ یہہ حال حضرت سی بیان کرون پس حضرت نی فرمایا کہ یا علی اپنی چچا کو بلاؤ تب حضرت امیر نعش حضرت حمزہ تک آئی اور دیکہا لاکن نچاہا کہ حضرت سی اس خبر وحشت اثر کو بیان کرین حتی کہ حضرت خود تشریف لائی اور حمزہ شہید کو اس حال مین دیکہا اول حضرت روئی اور پہر فرمایا کہ قسم ہی خدا کی کبہی کسی مقام مین اس سی زیادہ مجہکو غصہ نہین آیا تہا جب خداتعالی مجہکو تمکین دیگا قریش پر تو ستر آدمیون کو عوض حمزہ مثلہ کرونگا پس حضرت روح الامین نازل ہوی اور یہہ آیہ شریفہ لائی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ یعنی اگر عقاب کرو پس اوسیقدر عقاب کرو جسقدر کہ تم پر عقاب ہوا ہی اگر صبر کرو تو البتہ بہتر ہی واسطی صبر کرنیوالون کی پس حضرت نی ارشاد کیا کہ صبر کرونگا اور انتقام نہ لونگا بعد اسکی حضرت نی رد یمانی جو پہنی ہوی تہی حضرت حمزہ پر ڈالی مگر موافق قد حضرت حمزہ کی نہ تہی سر کی طرف دار ہی پانو کچہہ ننگی تہی اذخر سی چہپا دیا اور فرمایا کہ اگر موجب زیادہ اندوہ زنان بنی عبدالمطلب کا نہوتا تو البتہ مین نعش حمزہ کو اسطرح چہوڑتا کہ درندگان صحرا اور مرغان ہوا گوشت انکا کہاتی اور روز قیامت انکی بطون سی محشور ہوتا کیونکہ مصیبت جسقدر زیادہ ہو ثواب اوسی قدر زیادہ ہوتا ہی پس حضرت نی حکم دیا او نعشین شہیدون کی جمع ہوئین حضرت نی اون سب پر نماز پڑہی اور دفن کیا اور ستر تکبیرین نماز جنازہ حضرت حمزہ مین کہین اور عیاشی نی بسند معتبر روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا نی اپنی چچا دیکہا تو فرمایا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا اَرٰى آخر الروایہ اور کلینی اور شیخ نی علیہما الرحمہ نی صادقین علیہما السلام سی روایت کیے ہی کہ جناب رسولخدا نی حضرت حمزہ کو جن کپڑون مین شہید ہوی تہی اونہین مین دفن کیا اور اپنی ردای مبارک اضافہ کی اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ کفن حضرت حمزہ کو اسواسطہ دیا گیا کہ مشرکین ملبوس حضرت حمزہ کا اتار لیگئی تہی اور علی ابن ابراہیم سی روایت ہی کہ شیطان نی مدینہ مین آواز دی کہ جناب رسولخدا شہید ہوی اس آواز وحشت ناک کو سنکی شہر مین تلاطم ہوا زنان مہاجر و انصار اپنی گہرون سی باہر نکل پڑین اور جناب سیدہ برہنہ پا گریہ کنان سراسیمہ مضطر احد تک تشریف لیگئین جناب رسولخدا یہہ حال دیکہہ کر رقت طاری ہوی اور جب حضرت مدینہ مین تشریف لائی تو عورتین اپنی اپنی قتلی کا حال پوچہتی تہین زینب بنت جحش حضرت کی پاس آئی حضرت نی فرمایا کہ صبر کرو واسطہ خوشنودی خداتعالی کی اوسنی عرض کیا کہ کسکی واسطی صبر کرون حضرت نی کہا اپنی بہائی کیواسطی اوسنی کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پہر حضرت نی فرمایا کہ صبر کرو واسطی خوشنودی خداتعالی کی اوسنی کہا کہ اب کسکی واسطی حضرت نی کہا کہ حمزہ ابن عبدالمطلب اوسنی کہا کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ گوارا ہوا اوسکو مرتبہ شہادت کا پہر حضرت نی فرمایا کہ صبر کر قربةً الی اللّٰہ اوسنی کہا اور کسکی لئی صبر کرون فرمایا حضرت نی کہ واسطی اپنی شوہر مصعب بن عمیر کی کہا کہ واحسرتاہ حضرت نی فرمایا کہ حقیقت مین عورت کی نزدیک جو مرتبہ شوہر کا ہی وہ کسی کا نہین اوسنی عرض کی

کریا حضرت مینی اوسکی بچون کی یتیم ہونی کا خیال کیا حضرت نی تسلی فرمائی اور بروایت شیخ طبرسی اسیطرح سی ایک عورت تہی
بنی نجار سی کہ اوسکا بہائی اور باپ اور شوہر اسی لڑائی مین شہید ہوی تہی جب آواز شیطان کی سنکی مقتل مین پہونچی
تو کسیکا حال نہین پوچہتی تہی مگر حضرت کا حال دریافت کرتی تہی تا آنکہ حضرت تک پہونچی اور زیارت حضرت سی مشرف ہو
اپنی دلکو تسکین دے اور عرض کی کہ جب آپ موجود ہین تو سب مصیبتین سہل و آسان ہین اور مروی ہی کہ جب شیطان نی آواز
دی کہ الا قد قتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب لوگ متفرق ہوی اور کچہ لوگ بہاگ کی مدینہ مین آئی جو کوئی
اوسنی ملتا تہا تو کہتی تہی کہ خدا اجر دی تمکو دربارہ شہادت تمہاری نبی کی اور اہل مدینہ نہایت مضطرب ہوی جناب
سیدہ کہ چند روز پہلی بستر بیماری پہ افتہی تہین نہایت ضعیف اور کم طاقت تہین اسی حال مین تلاش پدر بزرگوار کی روانہ ہوئین
جب خارج مدینہ کی پہونچین تو ایک عورت بنی ذوبان سی کہ اوسکا شوہر اور بیٹا اور بہائی رکاب سعادت جناب رسولخدا
مین واسطی جنگ کی گئی تہی ملی جب اوسنی حال خستہ سیدہ کا دیکہا تو بدین خیال کہ حضرت اس ضعیف مین وہان تک کسطرح
جاسکین گی عرض کیا کہ آپ سایہ دیوار مین بیٹہی مین اپنی عزیزون کی تلاش کو جاتی ہون آپکی واسطی خبر جناب رسولخدا کی لاؤن
گی جناب سیدہ نی فرمایا کہ اگر مژدہ حیات جناب رسولخدا مجہہ تک پہونچاوی تو مین ضامن ہون کہ تیری واسطی جناب رسولخدا
سی سفارش شفاعت کی کرون تو جب حضرت تک پہونچی تو سلام کہا پس جناب سیدہ سایہ دیوار پر متوقف ہوئین اور وہ
زن سعادتمند راہی احد ہوی جب قریب کوہ احد کی پہونچی تو بہت سی کشتی دیکہی از انجملہ لاش اپنی شوہر کی دیکہی لاکن
ملتفت نہوی و بقصد حضرت کی آگی بڑہی علی ابن العباس بہائی کی لاش سی بہی گذری آگی کا بیٹا مجروح پڑا تہا ابہی کوی رمق باقی تہی
جب اوسنی اپنی ماں کو دیکہا تو کہا السلام علیک ای مادر ذرا سا یہان توقف کر کہ مری روح بدن سی مفارقت کرے
اوس زن سعادتمند نی کہا کہ مجہپر بہت ناگوار ہی کہ تجکو اس حال سی دیکہون لیکن مجہی جناب سیدہ نی جناب رسولخدا کی
واسطی ایک پیغام دیکی بہیجا ہی مین یہان متوقف نہین ہوسکتی پس شبلی کی پاس پہونچی جہان جناب رسولخدا تشریف رکہتی
تہی اور لشکر کفار منہزم ہوچکا تہا پس اوسنی پیغام جناب سیدہ کا پہونچایا حضرت نی فرمایا کہ خدا اونکو جزای خیر دی
فاطمہ کو یہان لا اور مژدہ سلامتی وہان پہونچا دی پس وہ عورت آئی اور جناب سیدہ کو ساتہ لیگئی جب حضرت
قریب جناب رسولخدا کی پہونچین تو حضرت کی قدمون پہ گر پڑین غرض حضرت نی چہاتی سی لگالیا اور بہت روئی تب جناب
سیدہ نی جراحتون کو دہویا جو حضرت کی لگی تہین جب حضرت داخل مدینہ ہوی تو آواز زنان نوحہ کنندہ خانہای بنو اشہل
و بنو ظفر سی سنی پس حضرت متاثر ہوی اور فرمایا کہ حمزہ کی گہر سی آواز رونی کی نہین آتی کیونکہ وہ اس شہر مین غریب
تہا سعد بن معاذ و اسید بن حضیر نی سنا تو اونہون نی زنان انصار کو کہا کہ اپنی گہر مین کوئی گریہ نکری بلکہ اول گریہ حضرت حمزہ
پر ہووی پس حضرت نی جب آواز اونکی سنی تو فرمایا کہ خدا رحمت کری تم پر اور اب تک مدینہ مین دستور ہی کہ ہر مصیبت کے
ابتدا مین نوحہ جبکا واسطی حضرت حمزہ کی ہوتا ہی مخفی نرہی کہ جنگ احد ماہ شوال سنہ ۳ ہجری مین واقع ہوا بروایت خاصہ لیکن

روز چہارشنبہ ۱۲ کو احد مین آئی اور جناب رسولخدا ۱۴ کو بروز جمعہ وہان تشریف لیگئی اور ۱۵ روز شنبہ قتال واقع ہوا اور لشکر کفار موافق مشہور کے تین ہزار آدمی تھی دو ہزار سوار اور سات سو زرہ پوش اونمین تھی اور تین ہزار اونٹ اپنی ساتھ لائی تھی اور اصحاب جناب رسولخدا کی سات سو نفر تھی عبداللہ ابن ابی سلول معہ تین سو منافق کی حضرت کی لشکر سی جدا ہو گیا تھا

فصل بیچ بیان اون جراحات کی جو جسد شریف آنحضرت پر ہوئین ظاہر ہو کہ اکثر مورخین کا یہہ اعتقاد ہی کہ پیشانی نورانی حضرت کی مجروح ہوئی اور لبہای مبارک بھی مجروح ہوئی اور بروایت شیخ طبرسی عتبہ ابن ابی وقاص نی دندان رباعیہ آنحضرت پر پتھر مارا تا آنکہ خون صورت اقدس پر جاری ہوا تب فرمایا حضرت نی کہ کسطرح رستگار ہوگا وہ گروہ جو اپنی رسول سی اسطرح پیش آئی اور نیز خون کو روی مبارک سی برطرف کرتی تھی اور کہتی تھے اهد قومی انہم لا یعلمون عبداللہ بن قمیہ بھی شریک تھا پس حضرت نی نفرین فرمائی عتبہ تو اوسی سال حالت کفر مین مر گیا عبداللہ پر جناب باری عز اسمہ نی ایک بز کو مسلط کیا کہ اوسنی اپنی شاخ سی شکم اوسکا چاک کیا بروایت شیخ طوسی دست مدرکاہ جناب کبریا بلند کی اور فرمایا کہ شدید ہوا غضب جناب باری کا اوپر امم سابقہ کے بسبب اونکی اعتقادات فاسدہ کے کہ الوہیت عباد کی قایل ہوی اور اب غضب حق تعالی سخت ہوگا اس امت پر بسبب ایذا میری اور میری اہل بیت کی بعد اوسکی فرمایا کہ یا علی پانی لاؤ کہ زخم کو دھوئیگی جناب امیر پانی لائی اور حضرت نی خود اپنی روی مبارک کو دھویا اس اثنا مین حضرت فاطمہ اور صفیہ عمہ حضرت کی آئین حضرت نی بدین خیال کہ صفیہ حضرت کو مجروح دیکھکی مضطرب ہوگی علاحدہ ٹہروایا اور حضرت فاطمہ کو اپنی پاس بلا لیا کہ حضرت فاطمہ نی اوس خون کو دھویا تب حضرت صفیہ آئین اور جو قطرہ خون نکلتا تھا حضرت اوسکو اپنی ہاتھ سی اٹھا لیتی تھی تا آنکہ زمین پر نگری جناب صادق سی منقول ہی کہ ایک قطرہ بھی اگر اوس خون سی زمین پر گرتا تو اہل زمین پر عذاب نازل ہوتا + اور اعتقاد ہم شیعان اثنا عشری کا یہہ ہی کہ دندان مبارک حضرت کی جدا نہین ہوی بلکہ ضرب سنگ سی متحرک ہوگئی تھی کیونکہ جناب صادق سی منقول ہی کہ حضرت دنیا سی تشریف لیگئی اور کوئی عضو ناقص نہ تھا لاکن روی مبارک حضرت کو مجروح کر دیا تھا اور نیز مخفی نرہی کہ روایات معتبرہ شیعہ سی ظاہر ہی کہ جناب رسولخدا اپنی مقام سی بروز احد حرکت نہین فرمائی چنانچہ منقول ہی کہ جناب صادق سی سوال کیا گیا کہ جو غار کہ کوہ احد مین ہی لوگ کہتی ہین کہ جناب رسولخدا بروز جنگ وہان تشریف لیگئی ہین آیا یہہ خبر صحیح ہی یا نہین حضرت نی ارشاد کیا کہ قسم ہی خدا کی کہ حضرت رسول خدا نی اپنی جگہہ سی حرکت نہین کی اور زرارہ کہتا ہی کہ مین بعض سادات کی ساتھ زیارت مشاہد احد کیواسطے گیا تھا وہ مجھسی کہتی تھی کہ یہہ فلان مقام ہی یہہ فلانی جگہہ ہی غرض اوسنی مجھسی کہا کہ پہاڑ کی سر پر ایک جگہہ ہی کہ وہاں جناب رسولخدا تشریف لیگئی تھی اور وہان روی منور کو دھویا ہی مجھکو اسکا یقین نہوا اور مین وہ وہاں زیارت کو نگیا دوسری دن خدمت جناب امام محمد باقر مین حاضر ہوا اور عرض کی حضرت نی فرمایا کہ جناب رسولخدا وہان ہرگز تشریف نہین لیگئی الحدیث

فصل بیچ بیان اون معجزات کی جو جنگ احد مین ظاہر ہوی +

اول قطب اوندی نی روایت کی ہی کہ جب جنگ بدر مین ستر مشرک قتل اور ستر اسیر ہوی پس حضرت نی حکم دیا کہ اسیر ونکو قتل کرو اور جو مال غنیمت مین آیا ہی اوسی پہیر دو صحابہ نی عرض کی کہ ستر مشرک تو قتل ہو چکی ہین اور آخر ہمقوم مین اب ہمکو اجازت دیجیی کہ انسی فدیہ لیکی رہا کر دین اور مال غنیمت مین تصرف کرین کہ موجب نصرت ہو جنگ کفار مین پس حقسبحانہ و تعالی نی وحی بہیجی کہ اگر اساری کو قتل کیا تو بعدد انہین کی سال آئندہ مین مقتول ہونگی پس اس شرط پر راضی ہوی جب جنگ احد مین ستر صحابہ مقتول ہوی کہ بعض اصحاب نی عرض کے کہ یا رسول اللہ آپ نی تو وعدہ حضرت دیا تہا اب یہہ کیا ہوا اوسوقت شرط کو بہول گئی تہی پس حقتعالی نی یہہ آیت بہیجی اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا قلتم انّی ہذا قل ہو من عند انفسکم یعنی آیا جسوقت کہ پہونچی تمکو مصیبت کہ تم کو پہنچ چکی تہی دو برابر اوسکی مشرکین سی جنگ بدر مین کہا تمنی کہ یہہ کہان سی ہی کہہ ای محمد کہ تمہاری نفسونکی طرف سی تمکو پہونچی کہ فدیہ کو قبول کیا اور شرط کی تہی عرض پہلی خبر دی تہی کہ سال آئندہ مین اسقدر شہید ہونگی اگر فدیہ قبول کرینگی **دوم** نیز قطب راوندی نی روایت کی ہی کہ جب روز جنگ منقضی ہوا تو سب لوگون نی اپنی اپنی عزیزونکی کشتہ او شوہر بار کیی کہ مدینہ مین لیے چلین جب اونٹونکی مونہہ مدینہ کو کیی تو وہ بیٹہ گئی اور جب قطار اونٹونکی قتل گاہ کو سیدہی کی تو دوڑ دوڑ کی چلنی لگی جب یہہ حال خدمت با سعادت جناب رسولخدا مین عرض کیا تو فرمایا حضرت نی کہ حقسبحانہ و تعالی نی یہی میدان آرامگاہ اونکا قرار دیا ہی چنانچہ خود فرمایا ہی قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتال الی مضاجعہم اور ترجمہ اس آیۂ شریفہ کا سابق مین گذرا فقد کرین دو دو کو ایک ایک قبر مین دفن کیا بغیر حضرت حمزہ کی کہ وہ تنہا مدفون ہوی **سیوم** اوس جنگ مین چالیس زخم جسم اقدس امیر المومنین پر پہونچی تہی حضرت رسول نی آب دہان مبارک اونپر مل دیا سب اچہی ہو گئی اسطرحسی کہ نشان کسی زخم کا نرہا **چہارم** ایک تیر لشکر مشرکانسی آکی قتادہ کی آنکہہ مین لگا اور حدقہ چشم نکل کی چہرہ پر آگیا جناب رسولخدا نی دست مبارک سی لیکی اوسکو آنکہہ مین رکہہ دیا آنکہہ پہلی سی زیادہ روشن ہو گئی **پنجم** چونکہ شمشیر حضرت امیر المومنین کی کثرت محاربہ سی ٹوٹ گئی تو آسمان سی ذو الفقار نازل ہوی وہ حضرت نی جناب امیر کو عنایت فرمائی جسکو کہ ضرب ذو الفقار لگاتی تہی دو ٹکڑی ہو جاتا تہا **ششم** جابر انصاری سی روایت ہی کہ مکہ مین ایک شخص اپنی گہوڑی کو بہیر اکرتا تہا اور جب جناب رسولخدا کی سامنی آتا تہا تو کہتا تہا کہ یا محمد مین تمکو اسی گہوڑی پر سوار ہو کی قتل کرونگا اور حضرت اوسکو بہی فرمایا کرتی تہی کہ انشاء اللہ تعالی اسی گہوڑی پر تو سوار ہوگا کہ مین تجہی قتل کرونگا پس اوسی نابکار نی جنگ احد مین قصد حضرت کا کیا جب قریب پہونچا تو حضرت نی ایک حربہ اوسکی لگایا ظاہر مین تو زخم کچہہ اوسکا زیادہ نہوا لیکن اوسکو ایسا صدمہ پہونچا کہ اوسنی فریاد کی النار النار یعنی مین جلتا ہون بعد اوسکی اوسیوقت اپنی گہوڑی سی گرا اور واصل جہنم ہوا اور شیخ طبرسی نی اس معجزہ کو اسطرحسی لکہا ہی کہ وہ شخص ابی ابن خلف تہا اور بروز

احد اوسی گھوڑی پر سوار تہا اور بقصد حضرت رسول میدان کارزار مین آیا اور کہتا تہا کہ ای محمد مجھی نجات نہو اگر تم میری ہاتھہ سی نجات پاؤ اور جس نی چاہا اوسکی ساتھہ لڑنی کا قصد کیا حضرت نی اوسکو منع فرمایا تا اینکہ قریب آیا اور مصعب بن عمیر کو اوسنی نیزہ سی شہید کیا پس حضرت نی سہل بن حنیف سی عصا لیکی اوسکی طرف پھینکا وہ عصا اوسکی گلی پر لگا زرہ کی اوپر سی اور تھوڑا سا خراش اوسی ہوا وہ ملعون اپنی گھوڑی کی گردنسی لپٹ گیا اور گھوڑے کو اپنی لشکر کی طرف بھگایا اور گائی کیطرح فریاد کرتا تہا ابوسفیان نی کہا کہ کیون اسقدر جزع و فزع کرتا ہی تیرا زخم تو فقط ذرا خراش ہی اوسنی کہا وای ہی تجھپر ای ابوسفیان آیا نہین جانتا کہ کسکی حربہ سی یہہ خراش پہونچا یہہ محمد نی مجھی مارا اور مکہ مین ہمیشہ کہا کرتی تہی کہ مین تجھی قتل کرونگا اور مین جانتا تہا کہ انکا کہا ہوا بیشک واقع ہوگا اور مجکو ایسی اذیت اسی پہونچی ہی کہ اگر یہہ ضرب ساری جہان کو پہونچتی تو سب مرجاتی اور مجھپر اگر آب دہان ڈالدیتے تو مین ہرگز زندہ نرہتا پس وہ ملعون اوسی طرحسی کھنچیا تہا تا آنکہ واصل جہنم ہوا **ہفتم** قطب راوندی نی روایت کی ہی کہ حضرت ایک اصحاب کی قریب پہونچی وہ تیر اپنی کمان مین رکھ چکا تہا اور چاہتا تہا کہ ایک مشرک کی ماری پس حضرت نی اپنی دست مبارک سی اوس تیر کو مس کیا اور فرمایا کہ اس تیر کو چلا جب اوسنی تیر چلایا اس عرصہ مین وہ مشرک اپنی جگہ سی ہٹ گیا اور کسی دوسری طرف کو چلا گیا پس تیر بہی اوسکی پیچھی ہی گیا تا اینکہ اوسکو قتل کیا **ہشتم** منقول ہی کہ ابوعزہ شاعر جب جنگ بدر مین اہل اسلام کی ہاتھہ اسیر ہوا تو استغاثہ کیا اوسنی بحضرت رسول خدا اور عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھی جانتی ہین کہ فقیر آدمی ہون پس احسان کیجئی میری بیٹیون پر اور مجھی رہا کر دیجئی حضرت نی ارشاد کیا کہ بغیر خدا کی لیتی کی اگر تجھی رہا کر دین تو پھر ہمسی بارادہ جنگ آئیگا اوس ملعون نی قسم کھائی کہ مین ہرگز پھر آپسی لڑنی کو نہ آونگا جب قریش نی تہیہ جنگ احد کا کیا تو ابوعزہ کو بلایا اور اوسی تکلیف ساتھہ چلنی کی دی اور کہا کہ اشعار تصنیف کرکی لوگون کو پیغمبر خدا کی لڑائی پر ترغیب دیوی اوسنی کہا کہ مین نی محمد سی عہد کیا ہی کہ پہر اوسسے جنگ نکرون قریش نی کہا کہ وہ لڑائی تہی اور یہہ اور ہی لڑائی ہی ابکی پیغمبر خدا ہماری ہاتھہ سی ہرگز امان نہ پائینگی غرضکہ جب معرکہ احد مین حاضر ہوا مشرکین سی کوئی سوا اس ابوعزہ کی اسیر نہوا جب اوسکو خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین لائی تو حضرت نی فرمایا کہ تو نی تو عہد کیا تہا کہ پہر ہمسی لڑیگا اوسنی کہا کہ مجھی فریب دیا قریش نی اب پہر احسان کیجئی حضرت نی فرمایا کہ اب تجکو امان نہین تو چاہتا ہی کہ مکہ مین جاکی اپنی شانی ہلا ہلاکی کہی کہ مین محمد کو فریب دیکی آیا ہون المؤمن لا یلدغ من جحر واحد مرتین مومن ایک سوراخ سی دو مرتبہ نہین کاٹا جاتا پس حضرت امیر کو حکم دیا کہ اسکو قتل کرو **نہم** شیخ طبرسی نی جناب امام محمد باقر سی روایت کی ہی کہ ایک شخص تہا اصحاب رسولخدا سی کہ نام اوسکا قزمان تہا ایکدن لوگ اوسکی تعریف حضرت کی سامنی کرتی تہی کہ وہ نصرت برادران ایمانی کی بہت کرتا ہی حضرت نی فرمایا ہی کہ وہ شخص اہل جہنم سی ہی پس روز احد لوگون

عرض کی خدمت رسولخدا مین کہ یا حضرت قربان مشرکین سی جہاد کرکی شہید ہوا حضرت نی فرمایا یفعل اللہ ما یشآء ویحکم ما یرید پہر کوئی شخص حاضر ہوی خدمت حضرت مین اور عرض کی اونہون نی کہ قربان نی اپنی تئین خود مار ڈالا حضرت نی فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ مین ہون پیغمبر خدا جناب امام محمد باقر سی منقول ہی کہ قربان نی خوب لڑائی کی احد مین اور چہ یا ساتہہ آدمی مشرکین سی قتل کیی جب کثرت جراحات سی ضعیف ہوا تو اوسکو اوٹہا کی خانہای بنی ظفر مین لیگئی پس مسلمانون نی اوسی کہا کہ بشارت ہو تجکو ای قربان کہ آج تو نی بہت جہاد کیا قربان نی کہا کہ تمہی کیا بشارت دیتی ہو مینی جو یہہ جنگ کیا ہی صرف اپنی قوم کی حمیت کیواسطی کیا ہی نہ واسطی اسلام اور پاس حمیت و ننام و ننگ کا نہوتا تو مین ہرگز نلڑتا اور چونکہ زخم اوسکی بہت شدید تہی پس اوسنی اپنی ترکش سی ایک تیر نکالا اور اوسی تیر سی اپنی تئین قتل کیا **دہم** قطب راوندی علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی جناب امام موسی کاظم سی کہ بروز جنگ احد ہاتہہ عبد اللہ بن عتیک کا کٹ گیا وہ بخدمت باسعادت حضرت رسولخدا حاضر ہوا حضرت نی ہاتہہ اوسکا ملا کی دست مبارک و سپر لب دیا ہاتہہ اوسکا فورًا درست ہوگیا **یازدہم** بعض نی روایت کی ہی ربیعہ بن الحارث سی کہ جب مصعب بن عمیر کہ علمدار انصار تہا شہید ہوا تو خدا تعالی نی ایک فرشتہ کو حکم دیا پس وہ ملک بصورت مصعب ان کی لوا کو اوٹہای رہا جب شام ہوی تو حضرت نی فرمایا کہ آگی بڑہ ای مصعب اوس فرشتہ نی عرض کی کہ مین مصعب نہین بلکہ مین ملک ہون اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ فرشتہ ہی اور خدا تعالی نی حضرت کی واسطی اسکی بہیجا ہی اور مصعب شہید ہو چکا ہی

فصل [illegible] بیان [illegible]

فصل

ہاشمیہ اوس چیز کی جو ذکر کی گئی دلیری و جانسپاری امیر المومنین سی اوس جنگ مین اور حال جراحتونکا کہ جسم اقدس مین پہونچی اور اسی فصل مین مذکور ہوگا ایک شمہ بزدلی و نامردی تینون سی کہ جنگ احد مین ظاہر ہوا اون تینون سی کہ مخالفین اونکو برابر بلکہ العیاذ باللہ بہتر اونحضرت سی جانتی ہین ابن بابویہ نی بطریق اہل سنت روایت کی ہی عامر بن واثلہ سی کہ حضرت امیر المومنین نی روز شوری فرمایا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا کون تم مین ایسا ہی کہ جبرئیل نی اوسکی حق مین کہا ہو مثل اوسکی کہ میری شان مین کہا ہی بروز احد کہ ای محمد دیکہتی ہو مواساۃ علی ابن ابیطالب کی جو آپکی واسطی کرتی ہین حضرت نی فرمایا کہ وہ مجہسی ہی اور مین اوسی ہون جبرئیل نی کہا کہ مین تم دونون سی ہون سب نی کہا کہ ہم مین کوئی ایسا نہین پہر فرمایا کہ قسم دیتا ہون تمکو آیا کوئی تم مین ایسا ہی کہ اوسنی اونحضرت کی زرہ پوش کو جبکہ عبد الدار سی قتل کیا ہو جبکہ اوسکی صواب حبشی غلام اونکا میدان مین آیا اور کہتا تہا کہ قسم ہی خدا کی کہ بعوض اپنی مالکون کی نہین قتل کرونگا لیکن پیغمبر خدا کو اور منہ اوسکا کف سی بہرا ہوا تہا اور آنکہین اوسکی سرخ ہوگئین تہین سب اوسی ڈرگئی اور کسی نی جرأت نکی کہ اوسکی سامنی ہو کی معرکہ آرا ہون مین اوسی لڑنی کو گیا اور طوالت قد و عظمت بدن مین مانند ایک گنبد عظیم کی تہا آخر کار بعد رد و بدل کئی وار کی اوسکو مین نی دو ٹکڑی

گیا اور مسلمان اوسکو دیکھتی تہی اور از روی تعجب کی ہنستی تہی سب نی عرض کی کہ یا حضرت بغیر آپکی ایسا کسی شخص سی نہ ہوسکا اور کتاب احتجاج مین جناب امام محمد باقرؑ سی منقول ہی کہ جناب امیرالمومنینؑ نی فرمایا روز شوری کہ مین قسم دیتا ہون تمکو آیا کوی تم مین ایسا ہی کہ جسکی موافقت کی ہو ملایکہ نی ایسی وقت مین کہ سب لوگ فرار ہوچکی تہی سوا میری سب نی اعتراف کیا کہ کوی ایسا نہین پہر فرمایا کہ کون ہی وہ شخص کہ اوسنی ایسی حالت قتال مین پانی حاضر کیا واسطی جناب رسولخداؐ کی سب نی کہا کوی نہین مگر آپ ہین اور کتاب خصال مین منقول ہی کہ جناب امیرؑ نی فرمایا کہ اہل مکہ مع اپنی انصار و اعوان کی قبایل عرب سی بطلب خون مقتولین بدر کی آئی پس روح الامین نازل ہوی اور جناب رسولخداؐ کو اونکی آنی سی اطلاع دی پس حضرت نی قریب احد کی اپنا لشکر آراستہ فرمایا پس قریش نی یکمرتبہ حملہ کیا ہم پر اور بہت سی اصحاب حضرت کی شہید ہوی اور باقی ماندہ نی فرار کیا اوسوقت مین تہا رکاب سعادت جناب رسولخداؐ مین حاضر تہا اور مہاجر و انصار سب اپنی گہرونمین مدینہ مین پہونچی اور کہتی تہی کہ جناب رسولخداؐ مع اصحاب کی شہید ہوی پس حقسبحانہ و تعالی نی میری ہاتہہ سی مشرکین کو قتل کرایا تا اینکہ ستر زخم میری بدن پر آئی اور یہہ سب زخم ایسی حالت مین میری لگی ہین کہ مین جناب رسولخداؐ کی واسطی سینہ سپر تہا اوسوقت جناب امیرؑ نی اپنی ردا دوش مبارک سی اوٹہائی اور نشان اون زخمونکی دکہلائی اور فرمایا کہ اوس روز ایسی امور مجہسی ہوی کہ حقتعالی سی امیدوار اوسکی ثوابکا ہون انشاء اللہ تعالی اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی کہ روز احد بعد فرار کی ایک ہواتف چلی اوسمین سی آواز آئی تہی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ فَاِذَا نَدَبْتُمْ ہَالِکًا فَابْکُوا الْوَفِیَّ اَخَا الْوَفِیِّ یعنی نہین ہی شمشیر بغیر ذوالفقار کی اور نہین شجاع و جوانمرد بغیر علیؑ کی پس جسوقت کہ گریہ و زاری کرو اوپر اپنی مقتول کی تو چاہی کہ گریہ کرو اوپر وفا کرنی والی کی اوپر عہد خدا و رسول کی یعنی حمزہ بہائی وفا کنندہ یعنی ابوطالب کا اور شارح دیوان جناب امیرؑ نی قصہ لافتی کو بسندہای بسیار روایت کرکی لکہا ہی کہ پہر روز احد یہہ ندا بسمع قدس جناب رسولخداؐ پہونچی نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ہَمٍّ وَغَمٍّ سَیَنْجَلِی بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ لیکن اشہر یہہ ہی کہ ندای ناد علی جنگ خیبر مین ہوی چنانچہ وہان مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ابن شہر آشوب نی کتب معتبرہ عامہ سی روایت کی ہی کہ روز احد سولہ زخم عظیم جسم اقدس جناب امیرؑ پر آئی ایسی وقت مین کہ سامنی حضرت رسولخداؐ کی دفع کفار مین مصروف تہی اور جو زخم کاری بدن پر لگتا تہا تو زمین پر گرتی تہی اور روح الامین پہر اوٹہاتی تہی اور بسند دیگر طریق عامہ سی منقول ہی کہ جناب امیرالمومنینؑ نی فرمایا کہ روز احد سولہ زخم میری لگی کہ چار مرتبہ مین زمین پر گرا اور ہر مرتبہ مجہکو ایک مرد خوشرو کہ رایحہ طیبہ اوسکی مشموم ہوتی تہی میری بازو تہام لیتا تہا اور مجہی گرنی نہین دیتا تہا اور کہتا تہا کہ یا علی حملہ کرو مشرکین پر کہ اطاعت خدا و رسول مین تم حاضر ہو اور دونو تمسی راضی ہین جب بعد جنگ کی یہہ حال جناب

رسولخدا سی عرض کیا تو حضرت نی فرمایا کہ یا علی خدا تیری آنکہین روشن کری وہ مرد روح الامین تہا اور کتب معتبرہ مین حذیفہ بن الیمان صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جنگ احد پیش آیا تو حضرت رسولخدا نی لوگون کو امر جہاد دیا تو سب لوگ بسرعت تمام مدینہ سی باہر نکلی اور آرزوی محاربہ کرتی تہی اور باتونمین بہت تعلی کرتی تہی کہتی تہی کہ اگر ہمکو دشمن ملجاوین تو قسم ہی خدا کی کہ ہرگز مراجعت نکرینگی جبتک کہ خود مقتول ہون یا اینکہ خدا تعالی فتح و نصرت نصیب ہماری کر دالی جب برابر دشمنونکی پہونچی تو خدا تعالی نی مبتلا کیا اونکو باینکہ جو پیش آیا وہ ظاہر ہی اور جلد ثمرہ اونکو اونکی کلام کا مل گیا یعنی تہوری دیر توقف کرکی پہر فرار کیا سب نی مگر جناب امیر و ابو دجانہ انصاری جب حضرت رسولخدا نی وہ حال مشاہدہ کیا تو فرمایا ایہا الناس مین زندہ ہون اور مقتول نہین ہوا ہون پس مغرور ہین ہرگز کلام جناب رسولخدا کی طرف متوجہ نہوی اور بہاگتی ہوی اپنی گہرونمین پہونچی اور صرف بہاگنی پہر اکتفا نکیا بلکہ جو شخص داخل مدینہ طیبہ ہوتا تہا کہتا تہا کہ رسولخدا مقتول ہوی جب حضرت رسول خدا کو معلوم ہوا کہ اب یہہ لوگ نہ پہرینگی تو آپ اور میدان قتال مین آکر استادہ ہوی اوسوقت صرف علی ابن ابیطالب و ابو دجانہ حاضر تہی پس حضرت نی ابو دجانہ کو فرمایا کہ لوگ تو بہاگ گئی تو بہی جا کہ اپنی قوم سی ملحق ہو ابو دجانہ نی عرض کی کہ یا حضرت مین نی باین قصد آپسی بیعت نہین کی اور بارادہ فرار مدینہ تک ہرگز نہین نکلا حضرت نی فرمایا کہ مین نی تجہی حلال کیا اپنی بیعت سی ابو دجانہ نی عرض کی کہ قطع نظر معصیت خدا کی عورتین کہین گی کہ اپنی جان بچالی کیواسطی ابو دجانہ جناب رسولخدا کو دشمنونمین چہوڑ آیا ہی یا حضرت اسکی بعد زندگانی کا کیا لطف ہی جب حضرت نی اوسکی رغبت طرف جہاد کی دریافت کی تو اوسکو اجازت میدان کارزار کی دی تہوری عرصہ مین ابو دجانہ بہت زخمی ہوا اور حضرت تک پہونچا اور جناب امیر مشغول کارزار تہی جو سوار یا پیادہ سامنی آتا تہا پہر وہ جانی نہین پاتا تہا اتفاقاً تلوار جناب امیر کی ٹوٹ گئی تب آنحضرت نی ذوالفقار عنایت فرمائی پہر جناب امیر نی مشرکین پر حملہ کیا اور بہت کفار فی النار کئی جب جناب رسولخدا نی ملاحظہ کیا کہ علی ابن ابیطالب تن تنہا ہزارون سی جنگ کرتی ہین تو آسمان کیطرف نظر کی اور کہا کہ یا اللہ محمد تیرا بندہ ہی اور رسول ہی تیرا اور تونی ہر پیغمبر کا اوسکی اہل مین سی وزیر مقرر کیا تاکہ بازو اوسکا محکم ہووی اور شریک ہوا اوسکی امر مین اور میری واسطی میرا بہائی علی ابن ابیطالب وزیر معین کیا ہی تونی اور یہہ خوب ہی برادر اور نیک وزیر ہی خداوندا تونی وعدہ کیا ہی کہ مین مدد کرونگا تیری چار ہزار ملک سی پس عمل مین لا بتحقیق کہ تو خلاف وعدہ نہین کرتا اور وعدہ کیا ہی تونی کہ اپنی دین کو غالب کری سب دینون پر اگرچہ کفار مشرکین جانین آنحضرت اس دعا و تضرع مین تہی کہ ناگاہ آسمان کی طرف سی صداہای ملایکہ سنی جب سر بلند کیا تو جبرئیل کو دیکہا کہ کرسی طلا پر بیٹہی ہوی ہین اور چار ہزار ملک اونکی ہمراہ ہی سب باواز بلند کہتی ہین لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار پس جبرئیل مع ملائکہ نازل ہوی اور آنحضرت پر سلام کیا پس جبرئیل نی کہا کہ یا رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنی تمکو گرامی و بزرگ

کیا ہی ساتہہ پیغمبر کی کہ ملایکہ مقربین علی کی شجاعت و مردانگی سی تعجب مین ہین کہ علی تمہاری واسطی کیسی جان فشانی کرتا ہی
اوسوقت جناب امیر نی مع ملائکہ مقربین مشرکین پر حملہ کیا یہان تک کہ وہ بہاگ گی جب جانب مدینہ مراجعت کی تو حضرت
امیرالمومنین نی خون مشرکین سی علم کو رنگین کیا اور حضرت کی ساتہہ روانہ ہوی اور پیچہی پیچہی حضرت کی ابو دجانہ بہی آتا تہا
جب مدینہ مین پہونچی تو زنان مدینہ آنحضرت کی مصیبت پر روتی تہین جب اہل مدینہ نی اوس رایت خورشید آیت کو
ملاحظہ کیا تو سب مرد و زن واسطی استقبال سرور کائنات کی دوڑی اور جو لوگ کہ آنحضرت کو چہوڑکر بہاگ گی تہی
عذر کرنی لگی آنحضرت نی فرمایا کہ ایہا الناس تم مجہکو دشمنون مین چہوڑکر بہاگ گی اور جان اپنی بچائی اور علی ابن
ابیطالب نی معاونت و مواسات و امداد کی میری پس بتحقیق جو شخص کہ علی کی اطاعت کری گا اوسنی اطاعت
کی میری اور جس شخص نے نافرمانی کی اوسکی اوسنی نافرمانی کی میری اور مجہسی دنیا و آخرت مین جدائی اختیار کی اوسنی
پس حذیفہ نی کہا کہ کسی عاقل کو سزاوار نہین کہ شک کری بیچ اس امر کی کہ جس کسی نی کبہی شرک باللہ نکیا ہو وہ
بہتر ہی اوس سی کہ جسنی سالہا شرک باللہ کیا ہو اور جو شخص کبہی ہرگز نہین بہاگا وہ بہتر ہی اوس شخص سی جو مواطن متعددہ
مین بہاگا ہو اور جو شخص کہ پہلی سب سی ایمان لایا وہ افضل و بہتر ہی اوس سی جو بعد اوسکی ایمان لایا اور کلینی نی
بسند معتبر روایت کی ہی کہ ابو دجانہ انصاری نی جنگ احد مین عمامہ سر پر باندہا اور علاقہ عمامہ کو دوش پر ڈالا اور
میدان کارزار مین از روی تبختر و استکبار رہوار کو جولان کرتا تہا اور مبارز طلب کرتا تہا جناب رسول خدا نی فرمایا کہ
اس طرز کو جناب باریتعالی دشمن رکہتا ہی مگر یہان مین جو راہ خدا مین ہو اور ابن ابی الحدید و ابن اثیر و سایر مورخان
و مفسران عامہ نی اکثر احادیث جو مشتمل ہین اوپر ثبات قدم امیرالمومنین اور شجاعت اونحضرتکی روایت کی ہین اور تحریر
کرتی ہین کہ نصف مقتولین مشرکین جنگ احد مین دست حق پرست علی ابن ابیطالب سے واصل جہنم ہوی اور سب کا
اتفاق ہی کہ جناب امیرالمومنین ثابت قدم رہی اور ہرگز نہین بہاگی اور نیز اسبات پر اتفاق کیا ہی کہ عثمان جنگ
احد مین بہاگ گیا حتی کہ تین روز کی بعد آیا آنحضرت نی فرمایا کہ بہت عریض بہاگا تو — واقدی اور جمع کثیر نی
محدثین سنیہ سی لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب بہی اس جنگ مین مفرورین سی تہی اور نیز واقدی لکہتا ہے
کہ اونکی بہائی ضرار ابن الخطاب نی جو ساتہہ مشرکین کی تہا نوک نیزہ کی اونکی کسی مقام پر ماری اور کہا کہ شکر کر اے عمر کہ
تجہی جانسی نہین مارا اور حال خلیفہ اول کا اسطرح پر ہی کہ عبد الحمید ابن ابو الحدید معتزلی نی کہ جان نثاران خلیفہ صاحب
سی ہی رسالہ حافظ عثمانی سی نقل کیا ہی اور تفصیل اوسکی اپنی استاد شیخ ابو جعفر اسکاف سی اسطرح نقل کی ہی کہ
جب صفین طرفین کی آراستہ ہوئین تو عبد الرحمان اونکا بیٹا زرہ پوش مسلح جانب مشرکین سی بعزم حرب و پیکار میدان
مین آیا اوسوقت خلیفہ صاحب کو جوش مردانگی آیا اور اوس سی لڑائی کی مستعد ہوی اور بکمال طیش و غضب مین آ کر
قصد کیا کہ تلوار کو غلاف سی نکالین چنانچہ ایک انگشت تلوار باہر ہی آئی موافق روایت ابن ابو الحدید کی آنحضرت نے

چنانچہ حال فرار خلیفہ ثانی کا کنز العمال مین موجود ہی

حال خلیفہ اول

دیر نہین جیسا کہ بہتیرے شجاعون مرد میدان کارزار نہین اپنی بیٹی سے بہی جان بر ہو گیا فرمایا کہ اے ابوبکر اپنی زندگی سے ہمکو فایدہ دے یعنی
تیری لڑنے مین سود اسلام کا نہین ہے پس خلیفہ صاحب واپس آئے علاوہ بران جمہور اہل سنت نے روایت کی ہے کہ اوسدن
ساتہہ حضرت کے کوئی نرہا سوائے جناب امیر و زبیر و طلحہ و ابو دجانہ و سہیل ابن حنیف و مقداد کے اس سے بہی شیخین کا
وہان قیام ثابت نہین **فصل** بیچ بیان شہدا و بعض مقتولین مشرکین کی مخفی نرہے کہ احادیث معتبرہ
و تفسیرین سے ظاہر ہے کہ شہدائے احد ستر نفر تہے منقول ہے کہ مخیریق یہودی جو احبار یہود سے تہا روز جنگ احد اوسنے
اپنی قوم سے کہا کہ شہید پیغمبر خدا اور ہم پر اعانت اونکی واجب ہے یہہ کہکے اپنی سلاح لے اور جنگ مین جناب رسولخدا ؐ
کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لایا اور بعد اجازت مشرکین سے لڑکر شہید ہوا حضرت نے اوسکی تعریف کی اور نیز جب اوس
مخیریق نے قصد احد کا کیا تہا تو وصیت کی تہی کہ جب مین مارا جاؤن تو میرا اسباب مال واسطے جناب رسولخدا کے ہے
چنانچہ اکثر اوقات مدینہ مین اوسی کے مال سے تہے اور عمر ابن الجموح اعرج تہا اور چارون بیٹے اوسکے روز احد رکاب سعادت
انتساب حضرت رسول خدا ؐ مین حاضر تہے توفیق جناب باری عز اسمہ کی شامل حال اوسکی ہوئی اوسنے بہی قصد احد کا کیا لوگون
نے کہا کہ تیرے چار بیٹے حاضر ہین اور تو صاحب عذر ہے تجہپر حرج نہین اوسنے کہا کہ مین اسکو گوارا نہین کرتا کہ چارون
بیٹے بہشت کو جائین اور مین تمہارے پاس تنہا رہون یہہ کہکے روانہ ہوا اور جناب باری عز اسمہ سے دعا کی کہ مین زندہ گہر کو
نہ پہرون پس حضرت کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ لوگ مجکو ہر چند منع کرتے تہے مگر مین چاہتا ہا کہ بہمین پائے لنگ معرکہ
سے بہشت کو جاؤن چنانچہ یہہ شخص بہی شہید ہوا اسکی زوجہ اور بہائی اور بیٹا اوسکا اوسکی لاش کو اونٹ پر ڈالکے مدینہ
کو لیچلی جب اونٹ مدینہ کیطرف نچلا تب حضرت سے عرض کیا حضرت نے بعد استماع حال دعا کی فرمایا کہ ہے سبب سے اونٹ
نہین جاتا پہر ارشاد کیا کہ اے گروہ انصار بعض لوگ تم مین ایسے ہین کہ خداتعالی کو جس بات کی قسم دین اوسکو روا کرے
اور عمر بہی اونہین سے ہے بعد اوسکے عمر کو دفن کیا حضرت نے فرمایا کہ یہہ بہشت مین ہے اوسکی زوجہ نے کہا کہ حضرت
دعا کیجئے کہ مین بہی اوسکے ساتہہ رہون از انجملہ عبداللہ باپ جابر انصاری کا قتل از وقایع احد عبداللہ نے مبشر
ابن عبداللہ کو جو بدر مین شہید ہوا تہا خواب مین دیکہا تہا کہ کہتا ہے اے عبداللہ تو جلدی ہمارے پاس آئیگا عبداللہ
نے کہا تو کہان ہے اوسنے کہا کہ مین بہشت مین ہون جہان چاہتا ہون وہان پہرتا ہون عبداللہ نے کہا کہ تو تو بدر مین
شہید ہوا تہا اوسنے کہا ٹہیک بعد شہادت جناب باری عز اسمہ نے مجکو زندہ کیا جب عبداللہ نے یہہ خواب حضرت
کی خدمت مین عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ تو عنقریب بمرتبہ رفیعہ شہادت فایز ہوگا چنانچہ عبداللہ انصاری احد
مین شہید ہوا تب حضرت نے ارشاد کیا کہ عبداللہ کو عمر کے ساتہہ ایک قبر مین دفن کردو جابر بن عبداللہ سے منقول ہے
کہ بعد عرصہ چہیالیس برس کے مٹی ہٹ گئی مینے اپنے باپ کو دیکہا کہ بدن اوسکا ہرگز متغیر نہین ہوا بلکہ یہہ معلوم ہوتا تہا
کہ سوتا ہے اور کفن بہی بنا تہا اور جو گہاس پانو پر ڈالی تہی وہ تر و تازہ تہی اور نیز ابن ابو الحدید نے روایت کی ہے

[illegible]

کہ معاویہ ابن ابی سفیان نی احد مین ایک چشمہ جاری کرنا چاہا کہ قبر شہدا کی سر طرف ہو جائین اور منادی کی جسکا عزیز
احد مین شہید ہوا ہی حاضر ہووی اور اپنی کشتہ کو نکال کی دوسری جگہہ دفن کری اہل مدینہ گئی اور قبرین
کہودین بدن انکی تر و تازہ تہی اور ہاتہہ پانو ایسی نرم تہی جیسی زندون کی ہوتی ہین اور جو قبر کہودی جاتی
تہی بوی مشک کی آتی تہی عبد اللہ اور عمر ایک قبر مین تہی اور خارجہ ابن زید اور ابن ربیعہ ایک قبر مین تہی جو کہ
عبد اللہ ابن الجموح کی قبر پر نہر چلتی تہی انکو وہانسی نکال کی اور جگہ دفن کیا معاویہ کی یہہ حرکت سنکر
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نی کہا کہ اب کوی منکر کا انکار کریگا

غزوہ حمراء الاسد

اور علی ابن ابراہیم وغیرہ نی جناب صادق آل محمد سی روایت کی ہی کہ جب قریش احد سی بہاگی تب اپنی
بہاگنی سی پشیمان ہوی آپس مین صلاح کی کہ پہر مدینہ کو چلین اور شہر کو لوٹ لین جناب رسولخدا نی فرمایا کہ کوی
ہی جو خبر قریش کی لاوی جناب امیر علیہ السلام با وصف اسکی کہ مجروح تہی خدمت جناب رسولخدا کی عرض کیا
کہ مین جاتا ہون کہ خبر لاؤن پس جناب امیر خبر لای کہ مشرکین قریش چلی گئی جناب رسولخدا نی مراجعت جانب مدینہ
فرمائی حضرت جبرئیل نازل ہوی اور کہا کہ خدا تعالی نی امر کیا ہی کہ قریش کا تعاقب کرو اور ساتہہ انکی نجائین
مگر وہ لوگ جو مجروح ہون آنحضرت نی فرمایا کہ ای گروہ مہاجر و انصار جو زخمی ہی میری ساتہہ چلی صحابہ ایسی وقت
روانہ ہوی کہ پٹیان جراحتون پر بندہی تہین تب یہہ آیت نازل ہوی وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا
تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ یعنی سستی نکرو تعاقب مخالفان
مین کہ اگر تم ایسی ہو کہ زخم کہاتی ہو تو مشرکین بہی مجروح ہین الم پاتی ہین اور تم امیدوار ہو جناب
باری سی نصرت یا شہادت کی اور کفار کو ہرگز یہہ امید نہین ہی پس حضرت حمراء الاسد مین کہ مدینہ سی آٹہہ میل
واقع ہی پہونچی اور مشرکین روحا مین مقیم تہی اور ابی عکرمہ ابن ابی جہل و حارث ابن ہشام و عمرو ابن عاص
و خالد ابن ولید کی یہہ تہی کہ مدینہ کو غارت کرین بہت سی لوگ بزرگان مدینہ سی قتل ہو چکی ہین اور حضرت حمزہ
کو قتل کیا ہی اب بی نیل مرام مراجعت کی کیا وجہہ ہی اسی اثنا مین ایک شخص مدینہ سی مکہ کو جاتا ہوا انکو ملا
اوسی حال استفسار کیا اوسنی کہا کہ نبی محمد و اصحاب محمد کو حمراء الاسد مین چہوڑ کی آیا ہون کہ تمہاری بند و بست
کی واسطی بسرعت تمام مدینہ سی باہر آئی ہین اور علی ابن ابی طالب معہ ایک تہوڑی سی لشکر کی تم پر حملہ کیا چاہتی
ہین ابو سفیان نی کہا کہ ہم نی اقرار کیا ہی کہ سال آئندہ مین لڑائی ہو اب مراجعت جانب مدینہ بہی وعدہ ہی کہ ہم
ایک طرح سی فتحیاب ہوی ہین شاید اب شکست ہو پس اثنا مین نعیم ابن مسعود اشجعی کہ مدینہ کو جاتا تہا کہ خرید
کری ابو سفیان کو ملا ابو سفیان نی اوس سی کہا کہ اگر تو ہمراہ حمراء الاسد مدینہ کو جائی در راستہ اصحاب رسول خدا
کی یہہ خبر دی کہ ہم تسم و دوست قریش نی جمع کی ہین اور لشکر بہت ہو گیا ہی غرض ایسی باتین کری کہ انکو

انکو خوف دی اور وہ پہر جاتین تو مین دس اونٹ بار خرما اور مویز کی تجہی دون اوسنی قبول کیا دوسری دن حمرا مین پہونچا اور اصحاب سی پوچھا کہ کہان کا قصد ہی صحابہ نی کہا کہ طلب قریش مین جاتی ہین اوسنی وہی مضمون جو ابوسفیان نی سکہایا تہا بیان کر کی کہا ہی مقدمہ لشکر قریش نمودار ہوا چاہتی ہی اور تمکو تاب مقاومت نہین مسلمانون نی کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ہمکو بس ہی انہین بعد اوسکی حضرت جبرئیل نازل ہوی اور فرمایا کہ یا محمد اب مدینہ کیطرف مراجعت کرو پس حضرت مدینہ مین بروز جمعہ تشریف لائی اور یہہ آیتین نازل ہوئین والذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجر عظیم جن لوگون نی قبول کیا فرمان خدا و رسول کا بعد اسکی کہ زخمی ہوی تہی خاص وہ لوگ کہ نیکی اونہون نی اور پرہیزگاری کی اونکی لئی ہی اجر عظیم الذین قال لہم الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل وہ لوگ کہ کہا اونکو لوگون نی یعنی نعیم ابن مسعود نی کہ تحقیق جمع ہوی واسطی تمہاری قتل کی بہت سی لوگ یعنی ابوسفیان اور اصحاب اوسکی پس ڈرو اونسی پس اس امر نی زیادہ کیا ایمان اونکا پس کہا اونہون نی کہ کافی ہی خدا تعالی اور نیک شی ہی خدا تعالی واسطی ہماری فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم یعنی مراجعت کی ساتھ نعمت بزرگ اور فضل جناب باری عزاسمہ کی اور نہین پہونچا اونکو کوئی امر مکروہ اور پیروی کی اونہون نی خوشنودی خدا کی اور جناب رب العزت صاحب فضل عظیم ہی اور مراد نعمت سی عافیت اور امن ہی اور یہین سی ہی کہ احادیث شریفہ معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص دشمن سی ڈری تو کہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل چونکہ خدا تعالی نی ارشاد کیا ہی کہ جب اس کلمہ کو کہا تو مراجعت کی ساتھ نعمت اور فضل خدا کی اور بدی دشمن کی اونکو نہ پہونچی شیخ طبرسی علیہ الرحمہ نی ابان بن عثمان سی روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا حمراء الاسد مین سی تشریف لیگئی تو ایک زن فاسقہ نی جو قبیلہ بنی خطمہ سی تہی اور نام اوسکا عصما تہا مجالس اوس و خزرج مین چند شعر ہجو اہانت جناب رسولخدا کی پڑہی اور لوگون کو تحریص و ترغیب واسطی محاربہ آنحضرت کی کی تب تک بنی خطمہ سی سوای عمیر بن عدی کی کوی مسلمان نہین ہوا تہا جب حضرت واپس تشریف لائی تو عمیر نی اوس ملعونہ کو قتل کیا اور خدمت حضرت مین حاضر ہوکر کیفیت بیان کی حضرت نی کمال مسرت سی اوسکی شانہ پر ہاتہہ مارا اور فرمایا کہ یہہ وہ شخص ہی جو خدا و رسول کی غائبانہ نصرت کرتا ہی اور خون اوسکا پامال ہی کوی اوسمین منازعہ نکریگا عمیر کہتا ہی کہ جیسا حضرت نی ارشاد کیا تہا ویسا ہی ہوا یعنی جب مین مراجعت کی تو دیکہا کہ بیٹی اوسکی مشغول دفن مین ہین اور مجلسی سیاست مین کسینی گفتگو نکی ابن ابو الحدید معتزلی اور ابن ابی اثیر جزری

اور روایت کی ہی کہ جب حضرت نی حمراء الاسد سی مراجعت کی تو اصحاب نی راستہ مین ابو عزہ جمحی اور معاویہ ابن مغیرہ بن ابی العاص کو قتل کیا حال ابو عزہ لعنہ اللہ اور حال اس معاویہ کا یہہ ہی کہ بروز احد اسنی بعض اعضا حضرت حمزہ کو قطع کیا تھا جب مشرکین بھاگی تو اسنی راستہ گم کیا بعد اسکی عثمان ابن عفان کی گھر مین آیا جب عثمان اسکی حال سی مطلع ہوا تو کہا کہ افسوس تونی مجھی اور اپنی تئین ہلاک کیا معاویہ نی عثمان سی کہا کہ تو سب سی زیادہ نسب مین میرا قریب ہی اسواسطی تیری پاس پناہ لایا ہون تو میری واسطی جناب رسولخدا سی امان طلب کر عثمان نی معاویہ کو گھر مین مخفی کیا اور خود مجلس جناب رسولخدا مین آیا کہ حضرت کی مجلس مین در باب معاویہ کچھ تذکرہ پیش ہی جب وہان پہونچا تو اسوقت حضرت یہہ فرماتی تہی کہ معاویہ مدینہ مین ہی اوسکو بلاؤ ایک شخص نی کہا کہ وہ عثمان کی گھر مین مخفی ہی جب صحابہ نی اوسکی تلاش عثمان کی گھر مین کی تو حضرت ام کلثوم نی جہان وہ مخفی تہا اوسکا نشان دیا وہان سی وہ گرفتار ہوا جب حضرت کی روبرو لائی تو عثمان نی ظاہر کیا کہ مجھی قسم ہی خدا کی مین اسواسطی آیا تہا کہ معاویہ کی لئی امان چاہون اسکو میری واسطی بخش دیجئی حضرت نی فرمایا کہ اس شرط سی امان ہی بعد تین روز کی اگر معاویہ مدینہ یا حوالی مدینہ مین گرفتار ہو تو فوراً قتل کیا جائی پس عثمان نی بہت جلد ایک اونٹ خرچ کی اوسی دیا اور روانہ مکہ کا کیا اس عرصہ مین حضرت متوجہ غزوہ حمراء الاسد کی ہوئی اور معاویہ مدینہ مین تین دن عثمان کی پاس رہا کہ حالات حضرت کی معلوم کر کی مشرکین کو اطلاع کری چوتھی دن حضرت نی فرمایا کہ ابہی معاویہ نزدیک سے دور نہین گیا اوسکی تلاش کرو پس زید ابن حارث و عمار یاسر اوسکی تلاش مین نکلی چونکہ راستہ بھول گیا تہا اطراف حوالی مدینہ مین سرگردان پھرتا تہا زید ابن حارث نی ایک ضرب شمشیر اوسکی لگائی عمار نی کہا کہ میرا بہی حصہ ہی یہہ کہکی ایک تیر مارا کہ معاویہ ملعون واصل جہنم ہوا اور مدینہ مین خبر اوسکی ماری جانی کی حضرت کو پہونچائی

فصل بیان غزوات و واقعات مین جو مابین جنگ احد و جنگ احزاب واقع ہوئی اور اوسمین کئی بیان ہین بیان اول غزوہ رجیع شیخ طبرسی وغیرہ علمانی روایت کی ہی کہ ایک گروہ قبیلہ عضل وغیرہ سی خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوئی اور عرض کی اپنی اصحاب مین سی چند نفر ہماری ساتھہ روانہ کیجئی کہ قرآن شریف اور معالم دین اسلام ہماری لوگونکو سکھلائین حضرت نی مرثد بن ابی مرثد غنوی و خالد بن بکیر و عاصم ابن ثابت و خبیب ابن عدی و زید ابن دثنہ و عبد اللہ بن طارق کو اونکی ہمراہ کر دیا اور مرثد کو اونپر امیر کیا جب وہ رجیع پر کہ نام ایک پانی کا تہا پہونچی تو ایک جماعت نی قبیلہ بنی ہذیل سی کہ اونکو لحیان کہتی تہی سب مسلمانونکو شہید کر دیا اور دو بیٹی سلافہ بنت سعد کی عاصم ابن ثابت نی غزوہ احد مین قتل کی تہی اوس ملعونہ نی نذر کی تہی کہ شراب کاسہ سر عاصم مین پئی جب عاصم شہید ہوا تب لوگون نی قصد کیا کہ سر کاٹکی اوس عورت کی پاس بھیجدین بامر الٰہی زنبور اوس سر پر جمع ہوئی کسیکو جرأت سر کاٹنی کی نہوئی تو لوگون نی یہہ ارادہ

جنگ بیر معونہ

کیا کہ انکو سر کاٹ لیں پہلی اتفاقاً اوس شب سیل پانی کی آئی اور نعش عاصم بہگئی منقول ہی کہ عاصم نی قسم کہائی تہی
کہ میرا بدن کافر کی ہاتھ سی مس نہو جناب باری عز اسمہ نی بعد مرنی عاصم کی اوسکی قسم پوری کی اور خبیب
بن عدی ہی خالد اور زید کو اسیر کیا اور مکہ میں بیچ ڈالا اور ابو عقبہ بن حارث نی انکو شہید کیا اگرچہ مقدمہ انکی شہادت کا
بہت مفصل ہی لاکن خوف تطویل سی ترک کیا بیان جنگ بیر معونہ منقول ہی کہ ابو براء عامر بن مالک کہ
بزرگ بنی عامر بن صعصعہ کا تہا خدمت جناب رسول خدا میں حاضر ہوا اور کچھ ہدیہ آپ پیش کی حضرت نی فرمایا
کہ میں ہدیہ مشرک قبول نہیں کرتا اسلام قبول کر تو مضایقہ نہیں وہ شخص مسلمان نہوا لاکن کہا کہ یا محمد آپ
جس دین کی طرف بہی دعوت کرتی ہیں اگر چند نفر اہل نجد میں آپ بہیجیں اور اس دین کی دعوت کریں تو
امید ہی کہ وہ قبول کریں حضرت نی ارشاد کیا کہ ایسا نہو کہ وہ لوگ میری صحابہ کو قتل کریں ابو براء نی کہا کہ صحابہ
میری امان میں رہیں کوئی اونکو اذیت نہیں پہونچائیگا حضرت سر کردگی منذر بن عمرو ستر نفر صحابہ کو اوسکی
ہمراہ کیا اور یہہ سریہ ماہ صفر سنہ ۴ ہجری میں بعد چار مہینی گذرنی کی جنگ احد سی واقع ہوا تہا غرض صحابہ
بیر معونہ پر منزل گزین ہوی حرام بن ملحان نامہ حضرت کا لیکر عامر بن طفیل کی پاس گیا عامر نی نامہ قبول
نکیا پس حرام نی باواز بلند کہا کہ ای اہل بیر معونہ میں بہیجا ہوا جناب رسول خدا کا ہوں طرف تمہاری اور تمکو
دیتا ہوں ہدایت خدای سبحان و رسالت محمد سید الانس والجان چاہیئی کہ ایمان لاو ساتہہ خدا اور رسول
خدا کی یہہ سنتی ہی ایک ملعون خیمہ سی نکل آیا اور حرام کو شہید کیا پس حرام نی کہا کہ بحق رب کعبہ میں
فایز ہوا سعادت ابدی کو پس عامر نی کہا کہ مسلمانونکو قتل کرو اونہوں نی کہا کہ ابو براء نی
انکو امان دی ہی ہم دست درازی نہیں کرسکتی پس عامر نی چند نفر قبایل عصیہ و رعل و ذکوان جمع کی اور صحابہ سی
لڑنا شروع کیا تا اینکہ سب شہید ہوی لاکن کعب ابن زید کشتوں میں پڑا رہا انکو یہہ گمان ہوا کہ مر گیا ہی غرض
انکی نہوی تا اینکہ نجات پائی غرض مدینہ میں آئی اور جنگ خندق میں شہید ہوی رضی اللہ تعالی عنہم و
ارضیاہم اور عمرو ابن امیہ ضمری اور ایک انصاری اونٹ چرانی گئی تہی اور یہہ حال اونکو معلوم نہ تہا غرض جب
اس واقعہ سی مطلع ہوی تو انصاری نی عمرو سی کہا کہ تیرا کیا ارادہ ہی اوسنی کہا خدمت میں جناب رسول خدا کی حاضر ہوں
انصاری نی کہا کہ جہان منذر ابن عمرو شہید ہوا میں وہان سی نہیں جاتا یہہ کہکی تلوار نکالی اور جہاد کیا تا اینکہ شہید
ہوا اور عمرو ابن امیہ انصاری کو کفار نی اسیر کیا چونکہ عمرو ابن امیہ قبیلہ مضر سی تہا اسواسطی اوسکو قتل نکیا اور کہا
کہ میری مادر کو ایک غلام آزاد کرنا ضرور تہا لہذا یہہ آزاد کیا گیا عمرو خدمت جناب رسول خدا میں پہونچا اور کیفیت سارے
بیان کی حضرت بہت محزون و متاثر ہوی اور فرمایا کہ یہہ شرارت ابو براء کی تہی حسان بن ثابت و کعب بن
مالک نی اشعار مذمت ابو براء و حال نقض عہد کہ عرب میں سخت معیوب ہی انشا کئی جب یہہ حال ابو براء کو معلوم

ہوا تو اوسنی اپنی تئین خود ہلاک کیا ربیعہ ابن ابی برا نی بتدارک نقض عہد پدر عامر کو ایک تیر مارا لاکن وہ
ہلاک نہوا بعد اوسکی حضرت نی عامر پر نفرین کی کہ بعارضہ طاعون ہلاک ہوا اور موافق روایات کی آیہ ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیہ حال شہدای بیر معونہ مین نازل ہوئی بیان سوم غزوہ
بنی نضیر شیخ طبرسی اور علی ابن ابراہیم و ابن شہر آشوب وغیرہ نی رحمہم اللہ روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا
مکہ سی مدینہ مین تشریف لائی تو بنو نضیر سی کہ عمدہ طوایف مدینہ سی تہی مصالحہ کیا اور امان نامہ اونکو لکہدیا جب جنگ
واقع ہوئی اور نصرت نصیب اولیای اسلام ہوئی تو بنی نضیر نی کہا کہ یہ تو وہی نبی ہی کہ جسکی تعریف توریت مین
مندرج ہی اور علم اوسکا ہرگز نہین پہرتا جب غزوہ احد واقع ہوا اور بعض ضعفای اہل اسلام نی عار فرار اختیار کی
تو اونکو شک پیدا ہوئی اور عہد کو توڑ ڈالا یعنی کعب بن الاشرف معہ چالیس یہودیون کی مکہ مین گیا ابوسفیان
بابن معاویہ نی معہ چالیس مشرکین کی کعب سی روبرو کعبہ کی عہد کیا کہ باہم اتفاق کر کی حضرت سی لڑینگی کعب وپس
مدینہ مین آیا اور مقتول ہوا چنانچہ گذرا اول ہنگامہ بنی نضیر کا اسطرح سی ہوا کہ مدینہ مین دو گروہ یہودیون کی اولاد حضرت
ہارون سی تہی ایک بنی نضیر دوسری بنی قریظہ بنی قریظہ سات سو آدمی تہی اور بنی نضیر ہزار نفر اور بنی نضیر کی
پاس مال و اسباب بہت تہا اور نسبت بنی قریظہ کی مالدار تہی اور بنی نضیر ہم سوگند عبداللہ ابن ابی منافق
کی تہی اور باہم ان دونون قبیلونکا اتفاق بہت تہا جب بعد ہجرت حضرت سید المرسلین ہر دو قبیلہ اوس
و خزرج مشرف باسلام ہوئی امر یہود کا ضعیف ہوا پس انہین ایک شخص بنی نضیر کا بنی قریظہ کی ہاتہ سی
مارا گیا پس بنی نضیر نی دیت مع قاتل کی چاہا کہ اونمین عہد مقرر تہا طلب کی قریظہ نی کہا کہ یہ خلاف حکم توریت
کی ہی اور نتیجہ تمہی ہم پر ایسا قرار دیا تہا یا قاتل دینگی یا دیت حوالہ کرینگی اگر ہم اسمین راضی نہین ہو تو محمدؐ
کی طرف رجوع کرین کہ وہ حکم ہوکی فیصلہ اسکا کر دین تب بنی نضیر نی عبداللہ ابن ابی سی کہا کہ رسولخداؐ
سی درخواست کر کہ ہماری عہد کو قایم رکہین عبداللہ منافق نی کہا یہہ آسان ہی اگر حضرت موافق تمہاری
خواہش کی فیصلہ کرین تو قبول کرنا ورنہ انکار کرنا بعد اسکی عبداللہ خدمت حضرت مین آیا اور عرض کی کہ ان دو
گروہ یہود مین عہد ہو چکا ہی اب بنی قریظہ نقض عہد چاہتی ہین اسواسطی وہ نہون نی انکو حکم قرار دیا ہی کہ آپ
اونکی عہد کو باطل نکیجئی گا کیونکہ بنی نضیر با قوت و شوکت ہین اگر کوئی فتنہ برپا ہوا تو تدبیر اوسکی مشکل ہوگی
اوسکی کلمات تہدید آمیز سی جناب رسولخداؐ آزردہ ہوا اور کچہہ جواب نہ دیا تا اینکہ حضرت روح الامینؑ ان آیات
مقدسات کو لائی یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا
بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم یعنی رسولخدا تمہین اندوہناک نکرین وہ لوگ جو جلدی کرتی ہین
کفر مین اون لوگونسی کہ کہا اونہون نی ایمان لائی ہم صرف اپنی موہون سی اور نہین ایمان لائی دل اونکی

بیان غزوہ بنی نضیر

ومن الذین ھادوا سمّاعون للکذب سمّاعون لقوم اخرین یاتوک بعض اونکی کہ دین یہود کا رکہتی
ہین سننی والی ہین قول تیرا اسو اسطی کہ جہوٹہہ بولین او پر تیری یا سننی والی ہین جہوٹہہ ابن ابی کا او سننی والی
ہین واسطی اوس گروہ کی جو نہین حاضر ہوی پاس تیری یعنی وہ شخص کہ جانب بنی نضیر سی ابن ابی کی پاس
آیا تہا یحرّفون الکلم من بعد مواضعہ یقولون ان اوتیتم ہذا فخذوہ وان لم توتوہ
فاحذروا تغیر دیتی ہین کلمات کو ان مواضع سی کہ جناب باری عز اسمہ نی وہان قرار دیا ہی کہتی ہین کہ اگر
دی جاؤ جو طلب کرتی ہو قبول کرو اور اگر ندی جاؤ تم موافق خواہش اپنی کی تو حذر کرو قبول کرنیسی اور
یہہ اشارہ طرف قول ابن ابی کی جو بنی نضیر سی کہا تہا پس حضرت نی برخلاف خواہش بنی نضیر کی حکم فرمایا
اور اوس عہد کو جو خلاف توریت تہا باطل کیا اس حکم سی بنی نضیر بہت ناخوش ہوی اور وجہ اخراج کی یہہ
کہ جناب سید انبیا کو ایک مرتبہ ضرورت قرض لینی کی ہوی پس مع صحابہ کی جانب بنی نضیر گئی الی کعب بن الاشرف
زندہ تہا اور ایک روایت مین یہہ کہ حیی بن اخطب کی پاس گئی جب اوس نی حضرت کو دیکہا تو بہت تعظیم کی اور بہانہ
کہانا لانی کی اٹہا اور قصد تدبیر قتل کا کیا اور حضرت کو ایک دیوار کی پیچہی بٹہایا تہا حیی ابن اخطب نی کہا کہ اب
[illegible] عمر ابن جحاش نی قبول کیا لیکن عبد السلام بن مشکم نی کہا کہ ایسا کام نکرو جناب باری عز اسمہ
[illegible] اپنی نبی کو مطلع کریگا اسی اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوی اور کیفیت واقعہ سی اطلاع دی
حضرت متوجہ مدینہ طیبہ ہوی عبد اللہ بن صوریہ نی اونسی کہا کہ پیغمبر خدا تمہاری عزم سی مطلع ہوی اب تمکو یہان سی
نکال دینگی بہتر یہہ ہی کہ ان دو باتون سی ایک امر قبول کرو اول یہہ ہی کہ اسلام قبول کرو کہ جان و مال سی امن ہو
و یا جب حکم اخراج تمہاری نسبت صادر ہو بلا تامل مدینہ سی نکل جاؤ مسلمان ہونا تمہاری حق مین خوب ہی یہودیون
نی اسلام سی انکار کیا پس حضرت نی محمد ابن مسلمہ کو بنی نضیر کی پاس بہیجا کہ خدا تعالی نی تمہاری ضمایر مجہی اطلاع
دی اب تم مدینہ سی نکل جاؤ یا مہیای جنگ رہو صرف تین دن کی تمکو مہلت ہی انہون نی اول چلی جانا
چاہا لاکن ابن ابی نی کہلا بہیجا تو تم نجاؤ بلکہ جنگ کرو اور مین مع اپنی قوم اور حلفا کی تمہاری اعانت کو حاضر
ہون اور بنی قریظہ اور حلفا اونکی بنی غطفان وغیرہ تمہاری نصرت کرینگی اور اگر اب ہی تم جانا چاہتی ہو تو ہم بہی
تمہاری ساتہہ نکل چلینگی تب یہودیون نی اپنی قلاع کو درست کیا اور مہیای جنگ و جدال ہوی اور حضرت کی
سی کہلا بہیجا کہ ہم یہان سی نہین جاتی ہین پس حضرت نی اور صحابہ نی تکبیر کہی اور علم نصرت شیم حوالہ جناب
امیر کی فرمایا اور متوجہ قلاع بنی نضیر کی ہوی اور محاصرہ کیا نہ ابن ابی اور بنی قریظہ نی اونکی مدد کی اور حضرت نی
پندرہ یا اکیس روز تک محاصرہ کیا شیخ مفید اور ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی کہ اوسدن خیمہ حضرت کا اقصای
قبیلہ بنی خطمہ مین منصوب تہا جب رات ہو گئی جانب بنی نضیر سی ایک شخص نی بجانب خیمہ تیر مارا حضرت نی حکم دیا

کہ وہان سی

کہ وہان سی خیمہ اٹھا کی دامن کوہ مین منصوب کیا گیا اور مہاجر اور انصار گرد خیمہ حضرت کی متوقف ہوی جب رات زیادہ آئی تب لوگون نی عرض کی ہم امیر المومنین کو نہین دیکھتی حضرت نی ارشاد کیا کہ مشغول کسی کام کی مین جس سے اسلام کو فائدہ پہونچیگا تھوری عرصہ مین جناب امیر معہ سر اوس یہودی کی کہ جس نی تیر چلایا تہا اور نام اوسکا عزورا تہا تشریف لائی حضرت بہت خوش ہوی اور فرمایا کہ کیفیت قتل بیان کرو جناب امیر نی عرض کی کہ جب اوسکا تیر آیا تب مینی جانا کہ یہہ شخص شجاع ہی البتہ ضرور باہر آئیگا پس مین اوسکی کمین مین بیٹھا کہ اس عرصہ مین یہہ شخص معہ نو آدمی کی قلعہ سی باہر آیا مینی حملہ کیا یہہ قتل ہوا اور ہمراہی اسکی بہاگ گئی لیکن ابہی دور نہین گئی قریب ہین مین اونکی تعاقب مین بہی جاتا ہون کہ قتل کرون پس حضرت نی دس صحابی ہمراہ کئی مثل سہل ابن حنیف وغیرہ کی پس قبل اسکی کہ وہ داخل قلعہ ہون سبکو قتل کیا اور سر اونکی حاضر کئی اور یہود پر رعب غالب ہوا اور مضطر ہوگئی اپنی گہرون کو خود گرانا شروع کیا جب بہت مضطر ہوئی تو امان چاہی حضرت نی فرمایا سوای اسلحہ جو مال لیجا سکتی ہو لیجاو اور مدینہ کو چہوڑ دو تب اونہون چہہ سو اونٹ بار کیا اور روانہ خیبر ہوی پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین قبضہ اہل اسلام مین آئین چونکہ جناب رسولخدا نی اونکی اسباب وجایداد کو بے جنگ لیا تہا تو یہہ خاص حضرت کی واسطی تہا لیکن حضرت نی اسباب منقولہ مہاجرین پر تقسیم فرمایا اور جایداد غیر منقول یعنی زمین اور چاہ و چشمہ و نہر و خانہ وغیرہ حوالہ جناب امیر کی کیا کہ اولاد جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پر وقف کرین

تکملہ منجملہ اسی جایداد کی جو حوالی خلیفہ اول نی ابتدای عہد خلافت مین اسکو مع فدک کی غصب کیا اور جب جناب سیدہ نی بموجب روایت بخاری کی اسکا دعوی کیا تو لاچار ہو کی ایک جہوٹی حدیث جناب رسولخدا کی پر خلاف نصوص قرآنیہ افترا کی جسکی جناب سیدہ نی تکذیب کی اور ناخوش ہوئین اور سوای ضرورت اتمام حجت کی ابوبکر سی کبہی کلام نکی اور علمای سنیہ بہی ابوبکر کو روایت ان الفاظ مین منفرد کہتی ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا اور ولی اللہ نی ازالۃ الخفا مین اسکی تصریح کی ہی کہ سوای ابوبکر کی اس روایت کا علم کسی کو نہ تہا اور تفصیل اسکی انشاء اللہ المستعان غزوہ خیبر مین بیچ مقدمہ فدک کی آئیگی غرض عمر ابن خطاب نی اپنی عہد مین عوالی وغیرہ کو حوالی جناب امیر کی کیا جیسا کہ بخاری نی تصریح کی ہی اور سورہ حشر مین یہہ آیات اس قصہ مین نازل ہوئین هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ وہی خدا ہی کہ خارج کیا اوسنی کافرونکو اہل تورات سی اونکی گہرونسی بیچ اول اخراج انکی کی جزیرہ عرب سی اور ای مومنین تم گمان نرکہتی تہی کہ خارج ہون وہ کافر بلکہ گمان رکہتی تہی تم کہ منع کرنی والی ہین حصار و قلاع مستحکمہ اونکی اسی کہ عذاب خدا اونپر نازل ہو فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ

بیوتهم بایدیهم و ایدی المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار پس پہونچا اونکو عذاب
خداتعالی وہان سی کہ گمان نرکھتی تہی اور ڈالدیا اونکی دلونمین ترس و خوف کو اوس وقت کہ خراب کرتی تہی
اپنی گھرونکو اپنی اور مومنین کی ہاتھونسی پس عبرت پکڑو ای صاحبان بصیرت و لولا ان کتب اللہ علیهم
الجلاء لعذبهم فی الدنیا و لهم فی الاخرة عذاب النار اگر نہ مقدر ہوتی واسطی اونکی جلاوطنی اور
آوارہ ہونا اپنی گھرونسی البتہ عذاب کرتا اونکو دنیا مین بقتل و اسیری اور آمادہ و مہیا ہی واسطی اونکی آخرت
مین عذاب جہنم کا ذلک بانهم شاقوا اللہ و رسوله و من یشاق اللہ فان اللہ شدید العقاب
یہہ عذاب اونکو اسواسطہ ہوا کہ اونہون نی دشمنی و مخالفت کی خدا اور رسول اوسکی کی اور جو کوئی دشمنی و مخالفت
کرتی ساتھہ خدا کی پس تحقیق خدا صاحب عقاب شدید ہی ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة
علی اصولها فباذن اللہ و لیخزی الفاسقین جو درخت خرما کہ قطع کئی تمنی یا استادہ رہنی دئی
اپنی جڑون پر پس یہہ بامر خدا تہا اور اسواسطہ کہ خوار و ذلیل ہون فاسقان یہود اور عبد اللہ بن ابی
منافق اور اوسکی رفقا کی واسطہ خداتعالی نی یہہ آیات بہیجین الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانهم
الذین کفروا من اهل الکتاب لئن اخرجتم لنخرجن معکم و لا نطیع فیکم احدا
ابدا و ان قوتلتم لننصرنکم و اللہ یشهد انهم لکاذبون ای پیغمبر آیا نہین دیکہا طرف
اونکی کہ نفاق اختیار کیا ہی اونہون نی کہتی ہین اپنی بہائیون کو کہ کافر ہوئی ہین اہل توریت سی کہ اگر
نکالدئی جاؤ تم اپنی دیار سی البتہ ہم نکلین گی تمہاری ساتھہ ازروی دوستی کی اور فرمان برداری نکرینگی
تمہاری آزار دہی مین کسیکی ہرگز اور اگر جہاد کرین ساتھہ تمہاری اصحاب جناب رسولخدا تو نصرت کرینگی ہم تمہاری اور
خداتعالی گواہی دیتا ہی کہ وہ لوگ جہوٹی اور دروغ گو ہین لئن اخرجوا لا یخرجون معهم و لئن
قوتلوا لا ینصرونهم و لئن نصروهم لیولن الادبار ثم لا ینصرون اگر نکالدئی جائین
یہود مدینہ سی تو منافق نہ جائین ساتھہ اونکی اور اگر جہاد کرین یہود سی تو منافقین نصرت نکرین اونکی اور
اگر نصرت کرین اونکی تو البتہ بہاگ جائین پس نصرت نہ دئی جائین وہ منافق لانتم اشد رهبة
فی صدورهم من اللہ ذلک بانهم قوم لا یفقهون لا یقاتلونکم جمیعا الا فی قری
محصنة او من وراء جدر باسهم بینهم شدید تحسبهم جمیعا و قلوبهم شتی
ذلک بانهم قوم لا یعقلون البتہ تم مومنین شدید جہت خوف سی اونکی سینون مین جانب خداتعالی سے
اور سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ ایسی گروہ ہین کہ نہین جانتی عظمت خدا نہین کارزار کرتی تمسی سب وہ مگر اون شہرونمین
کہ محکم ہین ساتھہ خندق و برج کی یا پس دیوار کی شدت کارزار اونکی حقیقت مین بہت ہی لاکن خداتعالی نی اونکو

ستی ڈرایا

ستی ڈرایا ہی ای پیغمبر تو گمان کرتا ہی یہودیون اور منافقونکو کہ مجتمع و متفق حالانکہ دل اونکی پراگندہ ہین اور یہہ سبب اسکا ہی کہ گروہ چند ہین کہ تعقل نہین کرتی یا صاحب عقل نہین كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ مثل اونکی مانند ان لوگون کی ہی کہ تھی پہلی اونکی نزدیکی چکہی مزی عاقبت کارانیکی اور اونکی واسطی عذاب ہی دردآورندہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ مراد اون لوگونسی بنی قینقاع ہین کہ بہت جلد غضب خدا مین گرفتار ہوی پس خداتعالی نی مثل بیان کی واسطی عبد اللہ بن ابی و بنی نضیر کے كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ یعنی مثل اونکی مثل شیطان کی ہی کہ کہا اوسنی انسان کی تئین کہ کافر ہو پس جب کافر ہوا تو کہا کہ مین بیزار ہون تجہسی تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ تعالی سی کہ پروردگار عالمیان ہی پس علی ابن ابراہیم نے اس قصہ کی تتمہ مین جناب صادق سی روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا نی بنی نضیر سی مرجعت کی قصد کیا کہ مال غنیمت کو صحابہ مین تقسیم فرماوین اگرچہ مال آنحضرت کا ہی تہا پس انصار کو دو چیزونمین مخیر فرمایا کیونکہ مدینہ مین جب تشریف لائی تہی تو مقرر کیا تہا کہ سب انصار مہاجرین کو اپنی اموال اور گہرونمین شریک کرین اور اونکو اپنی گہرونمین رہنی کی جگہ دیوین اور اونکی اخراجات کی متحمل ہون پس اوسوقت حضرت نی فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ہم غنیمت کو خاص مہاجرین کرون اور اونکو اجازت دون کہ تمہاری گہرونسی جدا ہو کی رہین اور اپنا خرچ کرین اور اگر چاہو تو سب مین برابر تقسیم کرون اور مہاجرین تمہاری گہرونمین رہی اور تم متحمل اونکی اخراجات کی رہو انصار نی عرض کی کہ مہاجرین پر قسمت فرمائیی پس حضرت نی مہاجرین پر مال غنیمت تقسیم کیا اور اونکو الگ رہنی کا حکم دیا اور انصار کو کچہہ نہ دیا الا سہل بن حنیف اور ایک انصاریکو کہ اونہون نی اپنی پریشانی ظاہر کی تہی بایں سبب اونکو بہی حصہ دیا اور شیخ طبرسی نی روایت کی ہی کہ انصار نی عرض کی حصہ مال غنیمت بہی مہاجرین کو دیا جائی اور اسپر بہی ہماری گہرونمین رہین اور ہماری اموال مین سی بہی حصہ لین پس خداتعالے نی یہہ آیت اونکی مدح مین نازل کی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اختیار کرتی ہین مہاجرین کو اپنی نفسون پر ہرچند اونکو احتیاج اوسکی ہی کہ ایثار اوسکو کرتی ہین

بیان چہارم کیفیت غزوہ ذات الرقاع و غزوہ عسفان مین ہی شیخ طبرسی رحمہ اللہ سی منقول ہی کہ آیہ فَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ کہ بیچ کیفیت نماز خوف کی نازل ہوی ہی وقت نزول اس آیہ شریفہ کا ہوا کہ جناب رسولخدا عسفان مین تہی اور مشرکین ضجنان مین تہی پس حضرت نی نماز عصر کو بعنوان نماز خوف ادا فرمایا اور منقول ہی کہ جب حضرت قبیلہ محارب اور بنی محارب اور بنی انمار سی محاربہ کی واسطی تشریف لیگئی تو وہ بہاگ گئی حضرت نی وہان نزول اجلال فرمایا چونکہ کوئی مخالف وہان نہ تہا سب نی اسلحہ رکہدیی اور حضرت واسطی کسی ضرورت کی الگ تشریف

بیان نماز خوف
غزوہ عسفان

لیگئی کہ ایک وادی بیچ مین حایل ہوی اس اثنا مین پانی برسا کہ جسسے سیل آگئے پس غورث بن حارث حجازی بقصد ایذا حضرت کی قریب آیا اور بعد دیکھنی معجزہ کی واپس ہو گیا اور یہہ قصہ معجزات مین ذکر ہوا ہی اور کتاب اعلام الوری مین مذکور ہی کہ حضرت بعد غزوہ بنی نضیر کی متوجہ بنی لحیان کی ہوی کہ تدارک قتل شہدای بیر معونہ فرماوین بنی لحیان باستماع خبر تشریف اسلامی کی بہاگ گئی بعد اوسکی واسطی تخویف اہل مکہ کی عسفان تک تشریف لائی پہر بقصد غزوہ بنی محارب و بنی ثعلبہ کیطرف تشریف لیگئی اور اوسکو غزوہ ذات الرقاع کہتی ہین مگر اسمین لڑائی نہوی **فصل** در بیان غزوہ بدر صغری وغیرہ تا غزوہ خندق منقول ہی کہ ابوسفیان علی المشہور والد معاویہ اموی نی غزوہ احد مین اہل اسلام سی کہا تہا کہ سال آیندہ واسطی جنگ کی بدر مین حاضر ہون حضرت نی فرمایا تہا کہ انشاء اللہ المستعان ایسا ہی ہوگا اور عادت عرب کی تہی کہ بماہ ذی قعدہ بدر مین ایک بازار لگتا تہا جسمین عرب حاضر ہوتی تہی جب ایام وعدہ کی قریب آئی تو حضرت نی حکم دیا کہ مہیای جدال و قتال ہون صحابہ نی تعلل کیا اور ابوسفیان بہی اپنی کہنی سی پشیمان ہوا اور سہیل ابن عمر کو جانب مدینہ روانہ کیا کہ اصحاب جناب رسولخدا کو مطلع کری کہ لشکر و سامان قریش نی بہت سا جمع کیا ہی کہ شاید وہ خوف سی باز رہین اوسوقت یہہ آیت نازل ہوی فقاتل فی سبیل اللہ لاآیہ یعنی قتال کر راہ خدا مین اور نہین تکلیف دیتی ہم مگر تیری نفس کو اور رغبت دلو مومنین کو اوپر قتال کی شاید کہ خدا باز رکہی ضرر کفار کا اور جناب باری کا باس اور ضرر شدید تر ہی جب یہہ آیہ نازل ہوی تو حضرت نی ارادہ سفر کا کیا اور فرمایا کہ قسم ہی مجہی کہ مین جاؤنگا اگرچہ تنہا ہون اور کوی میری ساتہہ نجاوی پس عبد اللہ بن رواحہ کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور علم نصرت شیم حوالہ جناب امیر کی فرمایا اور متوجہ بدر ہوی پندرہ سو صحابہ جنمین دس سوار تہی ہمراہ حضرت کی تہی اور ان لوگون نی اسباب تجارت بہت سا ساتہہ اوٹہایا تہا پس پہلی رات ذی قعدہ سنہ ۴ ہجری مین وارد بدر کی ہوی اور آٹہہ دن وہان مقام کیا لوگون نی اپنا مال و اسباب فروخت کیا کہ ایک درہم والی کی دو درہم ہوگئی اور مسلمانونکی جرات سی رعب مشرکین کی دلون پر مستولی ہوا اور مکہ سی ابوسفیان مع دو ہزار نفر و پچاس سوار کی نکلا جب مشرکین مر الظہران پر پہونچی تو بہت نادم ہوی اور کہا کہ اب کی سال بسبب خشک سالی کی گہاس گہوڑون کو نہین ملتی ہم ایسی سال مین لڑائی کرینگی کہ جسمین گہاس و پانی دواب کو بہت ہم پہونچی پس صفوان بن امیہ نی ابوسفیان کو بہت ملامت کی اور کہا کہ تو نی ناحق وعدہ جنگ کا کیا اب جو ہم سی خلف وعدہ ہوگا تو جرات اہل اسلام کی زیادہ ہوگی پس جانب مکہ مراجعت کی اور مشغول تہیہ جنگ خندق ہوی اور اس سال مین بہت سی وقایع پیش آئی کہ اس مختصر مین گنجایش نہین ازانجملہ حکم رجم جاری ہوا چنانچہ حضرت امام محمد باقر سی منقول ہی کہ ایک عورت یہودیہ خیبریہ نی کہ اپنی قوم مین شریف و نجیب تہی ایک مرد اشراف یہود سی زنا کیا اور یہہ دونو محصن تہی یہودیون نی بسبب بزرگی ان دونو کی نچاہا کہ سنگسار کرین پس ایک خط بنام یہودان مدینہ اس مضمون

غزوۂ بدر صغری وغیرہ تا خندق

سی

سی لکھا کہ اس مسئلہ مین جناب رسولخدا ﷺ سی سوال کرین شاید حضرت سنگسار کرنی سی منع کرین چنانچہ کعب بن الاشرف وکعب بن الاسید وسعیہ بن عامر ومالک بن الصیف وکنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ بزرگان یہود آنحضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوی اور صورت مسئلہ کی عرض کی حضرت نی فرمایا کہ آیا میری حکم پر راضی ہو گے سب نی عرض کیا کہ جو آپ فرمائین وہی بجا لائینگی پس جبرئیل ؑ حکم رجم کا لائی جب یہودیون نی اطلاع پائی تو منکر ہوی پس حضرت نی موافق وحی الٰہی کی اونسی کہا کہ تم پہچانتی ہو جوان سادہ وسفید یک چشم کو جو فدک مین ساکن ہی اور نام اوسکا عبداللہ بن صوریہ ہی سب نی کہا ہم جانتی ہین کہ وہ داناترین یہودان روی زمین ہی حضرت نی ارشاد کیا کہ اوسکو طلب کرو غرض اوسکو لای جب حاضر ہوا تو حضرت نی فرمایا کہ قسم ہی تجھی خدای یگانہ کی جسنی توریت کو واسطی موسی کی نازل کیا اور دریا کو واسطی تمہاری شگافتہ کیا اور آل فرعون کو غرق کیا اور تمکو نجات دی اور ابر کو تمہارا سایبان کیا اور من وسلوی تمہاری کہانی کو بہیجا سچ بیان کر کہ آیا حکم رجم کا توریت مین ہی یا نہین ابن صوریہ نی کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسکی تعریف آپ نی کی کہ یہہ حکم توریت مین ہی اگر مجکو خوف اس باتکا نہوتا کہ اگر جہوٹ کہونگا تو مجہپر عذاب نازل ہوگا تو مین جہوٹ کہتا اور تغیر دیتا بعد اسکی ابن صوریہ نی عرض کی کہ یا حضرت آپکی شریعت مین یہہ حکم کسطرح سی ہی حضرت نی فرمایا کہ صورت اسکی یہہ ہی کہ جب چار گواہ عادل گواہی دین کہ مانند میل کی مکحلہ مین دیکہا ہی اونمین سی جو کوی محصن ہو رجم کیا جائی ابن صوریہ نی کہا کہ توریت مین بہی اسیطرح سی ہی پہر حضرت نی وجہ ضرورت تغیر کی استفسار کی ابن صوریہ نی کہا کہ علمای یہود بزرگان واشراف کو عوض اس ارتکاب کی رجم نکرسکتی تہی صرف ضعفا کو رجم کیا کرتی تہی اسواسطہ اقویا مین زنا بہت مروج ہوا تا اینکہ پسر عم بادشاہ ہماری نی زنا کیا اوسکو رجم نکرسکی تہوڑی دنون کی بعد ایک اور شخص نی زنا کیا بادشاہ نی چاہا کہ سنگسار کری اوس شخص کی اقربا نی کہا کہ جب تک بادشاہ اپنی پسر عم کو رجم نکری تب تک ہم مرحوم ہونا اپنی عزیز کا گوارا نکرینگی بعد اوسکی علمای یہود نی ایک مجلس شوری قرار دی کہ جسمین نسخ ایک حکم شریعت موسوی کا چاہا اور یہہ تجویز قرار دی کہ ایسا حکم جاری کرین کہ علی السویہ قوی وضعیف پر جاری ہو تب یہہ مقرر ہوا کہ زانی کو چالیس تازیانہ مار کر موہنہ سیاہ کرکی سواری خر واژگون شہر مین پہرائین چنانچہ یہہ حکم بجای رجم جاری ہی یہود ناخوش ہوی اور کہا کہ بہت جلد تونی اعتراف کیا اور ہمنی تعریف تیری بعوض غیبت چہوڑ دی تہی اوسنی کہا کہ مین قسم سی لاچار ہون پس حضرت نی حکم دیا مرد وعورت صحن مسجد مین سنگسار کی گئی اوسوقت جناب رسولخدا ﷺ نی فرمایا کہ مین ہون وہ رسول کہ زندہ کرتا ہون حکم خدا کو جسوقت مخفی کرتی ہین اور لوگ تب یہہ آیت نازل ہوی یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب

يعفو عن كثير يعنى اسى اہل توریت تحقیق آیا ہی طرف تمہاری رسول ہمارا کہ بیان کرتا ہی واسطی اون احکام کو کہ جنکو تم
چھپاتی تہی کتاب خدا سی اور عفو کرتا ہی بہت باتون کو پس ابن صوریہ نی کہ حضرت پناہ لیجاتا ہون مین ساتھہ خدا کے
ساتھہ تمہاری اس سی کہ بیان فرمای وہ باتین کہ جسکا ذکر جناب باری عز اسمہ نی نعفو کیا ہی تا کہ ہم رسوا ہوون پھر ابن
صوریہ نی سوال کیا کہ حضرت آپ کا سونا کسطرح سی ہی حضرت نی ارشاد کیا آنکھین سوتی ہین اور دل بیدار رہتا ہی
پھر اوسنی کہا کہ بیٹا کبھی باپ کی صورت ہوتا ہی کبھی ماکی صورت اسکا سبب فرمائی حضرت نی ارشاد کیا
کہ جسکی منی زیادتی کرتی ہی اوسی کی صورت فرزند ہوتا ہی پھر اوسنی پوچھا کہ کون عضو منی مرد سی ہوتا اور کون عضو
منی عورت سی خلق ہوتا ہی ارشاد کیجیی حضرت نی فرمایا کہ استخوان و پی و رگین منی مرد سی اور گوشت و خون و ناخن
و مو منی عورت سی تب اوسنی تصدیق کی اور کہا اقوال و افعال آپ کی بموجب اقوال و افعال انبیای سابقین کی
ہین بعد اسکی ابن صوریہ دولت اسلام سی مشرف ہوا بعد اس قصہ کی آیات رجم و قصاص جناب باری عز اسمہ نی
نازل فرمائین اور اسی سال مین حضرت نی جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سی عقد کیا اور زینب بنت خزیمہ زوجہ
آنحضرت کی بجوار رحمت الہی منتقل ہوئی اور اسی سال مین حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر امیر المومنین علیہ السلام
برحمت الہی واصل ہوئین اور جناب رسولخدا نی اپنی قمیص کا کفن دیا اور اپنی ہاتھہ سی دفن کیا اور اسی سال
سوم شعبان کو جناب سید الشہدا سبط اصغر جناب رسول الثقلین مولانا ابی عبد اللہ الحسین بن علی صلوات اللہ
علیہما متولد ہوئی اور کیفیت ولادت باسعادت حضرت کی کتب معتبرہ سی مجالس الاحزان مین کہ تالیف جناب
اخ معظم حاج الحرمین الشریفین مولوی سید شریف حسین صانہ اللہ تعالی من کل شر و شین کی ہی اسطرح منقول ہی
وہذہ عبارتہ فی اثارۃ الاحزان عن ام الفضل بنت العباس انہا دخلت علی رسول اللہ فقالت
یا رسول اللہ رایت البارحۃ حلما منکرا فقال ما ہو قالت رایت کان قطعۃ من جسدک قطعت
فوضعت فی حجری فقال رسول اللہ خیرا رایت تلد فاطمۃ غلاما فیکون فی حجرک
ام الفضل بنت عباس سی منقول ہی کہ ایکدن گئین وہ خدمت مین رسولخدا کی اور عرض کی یا رسول اللہ کل مینی
ایک خواب وحشتناک دیکھا ہی حضرت نی استفسار فرمایا ام الفضل نی عرض کی کہ گویا دیکھتی ہون مین
کہ ایک پارہ گوشت آپکی جسم مطہر سی جدا ہوا پس مینی اوسی اپنی گود مین رکھلیا ہی یہہ سنکر فرمایا جناب رسولخدا
نی کہ یہہ خواب بہت اچھا ہی قریب ہی کہ فاطمہ کی یہان ایک لڑکا پیدا ہو اور تم اوسی گود مین لو فولدت
فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ فوضعتہ فی حجرہ ثم حانت منی
التفاتۃ فاذا اعینا رسول اللہ تدمعان فقلت بابی انت و امی یا رسول اللہ ما لک ام الفضل
کہتی ہین کہ جسطرح جناب سرور کائنات نی خبر دی تہی اوسیطرح سی جناب سیدہ کی یہان حسین تولد ہوئی اور اوس

صاحبزادہ کو

صاحبزادیکو مینی اپنی گود مین لیا پہر حضرت رسولخدا آئی میری طرف سی منہ پہیر لیا اور مینی دیکہا کہ حضرت کی آنکہوں مین آنسو
بہر آئی ہین پس مینی عرض کی کہ ماں و باپ میری فدا ہوں تمپر یا رسول اللہ اسوقت آبدیدہ ہونیکا کیا سبب
ہی قال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی سیقتل ابنی ہذا واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء
آنحضرت نی فرمایا کہ ای ام الفضل مجہی جبرئیل نی خبر دی ہی کہ میری ہی امت مین سی ایک گروہ ہوگی کہ قتل
کرینگی میری اس فرزند لخت جگر کو تشنہ لب مع خویش و اقارب کی میدان کربلا مین اور اوسکی قتل گاہ سی خاک
سرخ مجہی لا کر دی ہی فی الکافی انہ ولد الحسین عام الخندق بالمدینۃ یوم الخمیس او یوم الثلثاء لخمس
مضین من شعبان سنۃ اربع من الہجرۃ بعد اخیہ بعشرۃ اشہر وعشرین یوما واسمہ
الحسین وفی التوریۃ شبیر وفی الانجیل طاب وکنیتہ ابو عبد اللہ والخاص ابو علی
والقابہ الشہید السعید والسبط الثانی والامام الثالث کتاب بحار الانوار مین مولانا مجلسی علیہ الرحمہ
نقل فرماتی ہین کہ بتحقیق حضرت خامس آل عبا علیہ الصلوۃ والسلام پیدا ہوی سال فتح خندق مین بیچ شہر مدینہ
طیبہ کی روز پنجشنبہ یا روز سہ شنبہ پانچوین تاریخ ماہ شعبان کی ۴ سنہ ہجری تہی اپنی برادر بزرگوار امام حسن
کی ولادت باسعادت کی دس مہینہ بیس دن کی بعد اور نام پاک اونکا حسین اور توریت مین شبیر اور انجیل مین
نام اونکا طاب ہی کنیت آپ کی ابو عبد اللہ ہی اور کنیت خاص ابو علی اور القاب مبارک شہید اور سعید اور سبط
اور امام سوم ہی ایضا فیہ قال کنیتہ الحسین ابو عبد اللہ لا غیر واما القابہ فکثیرۃ الرشید
والطیب والوفی والسید والزکی والمبارک والتابع لمرضات اللہ والسبط واشہرہا الزکی
ولکن اعلیہا رتبۃ مالقبہ بہ رسول اللہ فی قولہ عنہ وعن اخیہ انہما سیدا شباب اہل الجنۃ
فیکون السید اشرفہا السبط فانہ صح عن رسول اللہ انہ قال حسین سبط من الاسباط اور یہی
کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ کنیت تو حضرت کی فقط ابو عبد اللہ ہی لیکن القاب حضرت کی بہت ہین از انجملہ ہی رشید
اور طیب اور وفی اور سید اور زکی اور مبارک اور تابع لمرضات اللہ یعنی راضی ہین برضای خدا اور
سبط بہی حضرت کا لقب ہی مگر مشہور سب لقبوں مین زکی ہی لکن پسندیدہ لقب وہ ہی کہ جو پیغمبر خدا نی ارشاد
فرمایا ہی کہ حسن و حسین سید ہین یعنی سردار ہین جوانان بہشت کی پس سید لقب حضرت کا اشرف القاب ہی اور
اسیطرح سبط بہی اشرف ہی کیونکہ حدیث صحیح مین جناب رسولخدا سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ نور عین میرا
حسین بہترین فرزندان ہی   فی بحار الانوار وغیرہ انہ لما ولد الحسین امر اللہ تعالی
جبرئیل ان یہبط الی الارض فی الف من الملئکۃ المقربین لیہنی محمدا خاتم النبیین بمولود
سیدۃ نساء العالمین کتاب بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی کہ جسوقت جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کی یہان امام

حسین متولد ہوی تو اوسوقت جبرئیل کو درگاہ رب جلیل سی خطاب پہنچا کہ ای جبرئیل ہزار فرشتہ ہمراہ اپنی
لیکر زمین پر نازل ہو اور ہماری جانب سی رسولخدا کو تولد حسین کی مبارکبادی دی فہبط فمر بجزیرۃ فیہا
ملک یقال لہ فطرس جبرئیل امین یہہ سنکر روانہ ہوی اثنای راہ مین گذر اونکا ایک جزیرہ مین ہوا اور وہان
جبرئیل کو ایک فرشتہ نظر پڑا کہ نام اوسکا فطرس تہا بعثہ اللہ فی شیء فابطاء فکسر جناحہ فالقاہ
فی تلک الجزیرۃ مدۃ طویلۃ خداوند عالم نی اوس فرشتہ کو کسی امر پر مامور کیا تہا اور اوس سی اوس کام
کی بجالانی مین کچہہ تاخیر ہوی تہی پس خداوند جبار نی پروبال اوسکی توڑ کی اوسی جزیرہ مین ڈال دیا تہا اور
اوسکو ایک مدت طویل گذری تہی فمکث الملک یعبد اللہ تعالی سبعمائۃ عام غرض کہ فطرس کو سات
سو برس اوسی حال سی گذر گئی کہ اوس جزیرہ مین عبادت خدا کیا کرتا تہا و فی بعض الکتب ان اللہ لما
غضب علی ہذا الملک خیرہ بین عذاب الدنیا والآخرۃ اور بعض کتب مین یہہ منقول ہی کہ جب
فطرس پر غضب الہی نازل ہوا تو حقتعالی نی اوسی مختار کیا کہ چاہی عذاب دنیا اپنی لئی اختیار کری اور چاہی عذاب
آخرۃ گوارا کری فاختار عذاب الدنیا پس فطرس نی عذاب دنیا قبول کیا فکسر جناحیہ والقاہ فی
تلک الجزیرۃ معلقا باشفار عینیہ سبعمائۃ عام لا یمر علیہ حیوان من تحتہ الا احترق
من دخان ینبع منہ غیر منقطع پس جب فطرس نے درگاہ الہی مین یہہ عرض کی کہ خداوندا عذاب دنیا
سہل تر ہی عذاب آخرت سی تو اوسوقت حکم خدا سی پروبال اوسکی گر گئی اور اوسکو معلق بالہای چشم پر لٹکا دیا
اور نیچی سی دود بلند ہوا اوسکی زیر پا سی بلند تہا غرضکہ اسیطرح کی عذاب الیم مین سات برس تک فطرس گرفتار
رہا حتی ولد الحسین علیہ السلام فقال الملک یا اخی جبرئیل الی این تذہب یہان تک جناب امام
حسین تولد ہوی اور جبرئیل جانب رب جلیل سی واسطی مبارکباد دینی رسولخدا کی جاتی تہی کہ اثنای راہ مین فطرس
سی ملاقات ہوی فطرس نی پوچہا ای اخی جبرئیل تم کہان جاتی ہو قال ان اللہ انعم علی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ بمولود فبعثت الیہ اہنیہ عن اللہ جبرئیل نی کہا کہ پیغمبر آخرالزمان کی یہان نواسا
پیدا ہوا ہی پس مین جانب خدا سی مبارکباد کی لئی جاتا ہون فقال الملک یا جبرئیل قد مکثت فی
ہذہ الجزیرۃ سبعمائۃ عام وقد ضاق صدری وعیل صبری فطرس نی یہہ بات سنکر کہا
کہ ای اخی جبرئیل سات سو برس مجہی گذری ہین کہ اس عذاب الیم مین گرفتار ہون اور اب زیادہ اسکی تاب
مجہین عذاب خدا کی نہین ہی احملنی معک لعلہ یدعوا لی بالعافیۃ ای بہائی تم مجکو ہمراہ اپنی حضرت
کی خدمت مین لیچلو شاید کہ وہ جناب میری حال پر رحم کرین اور میری عفو تقصیرات کی لئی درگاہ الہی مین
دعا کرین ویشفع لی عند اللہ تعالی فی جبر جناحی المکسور اور وہ جناب شفاعت کرین میری درگاہ

خدا ہیں اور اونکی برکت دعا سے ہیں اس عذاب سے مخلصی پاؤں اور بال و پر مجہی عطا ہوں کہ میں اپنے مقام پر پہنچوں فنحلہ
جبرئیل علی طرف ریشہ من جناحہ حتے دخل علی النبیؐ پس جبرئیل کو حال فطرس پر رحم آیا اور اوسکو
اپنے پرونپر اوٹہا کر خدمت رسولخدا میں حاضر ہوے فعنا جبرئیل عن اللہ واخبرہ بحال الفطرس
پس پہلے تو جبرئیل نے رسولخدا کو ولادت حسین کی تہنیت اور مبارکباد جانب رب جلیل سے دی اور بعد ازاں
احوال فطرس بیان کیا فقال له النبیؐ قل له یقوم ویمسح جناحه بهذا المولود رسولخدا نے
یہہ حال سنکر جبرئیل سے فرمایا کہ فطرس سے کہو کہ بدن اپنا اس مولود کے بدن سے ملے اور مسح کرے تا حقتعالی
سے اس مولود کی بال و پر فطرس کو عطا کرے فقام الملک ومسح جناحیه فاعاد الله فی الحال جناحیه
فطرس بموجب ارشاد حضرت کے کہڑا ہو گیا اور بدن اپنا امام حسینؑ کے جسم مبارک سے ملا فی الفور برکت جسم مبارک
امام حسینؑ سے تمام بال و پر اوسکے بدستور پیدا ہو گئے ثم ارتفع مع جبرئیل الی السماء وهو یقول
اور پہر وہ فرشتہ ساتہہ جبرئیل کے جانب آسمان پرواز کر گیا اور وہ فطرس بفخر و ناز فرشتوں سے کہتا تہا کہ من
مثلی وانا عتیق الحسینؑ یعنی کون ہے مثل میری کہ میں آزاد کردہ امام حسینؑ ہوں **فی الکافی**
عن ابی عبد الله علیه السلام قال لم یرضع الحسینؑ من فاطمةؑ ولا من انثی کان یوتی
به النبیؐ فیضع ابهامه فی فیه فیمص منها ما یکفیه الیومین والثلث کتاب کافی میں منقول ہے
کہ فرمایا حضرت صادقؑ نے کہ امام حسینؑ نے نہیں پیا شیر جناب سیدہ کا اور نہ دودہ کسی عورت کا لیکن معمول
تہا کہ اونحضرتکو رسولخدا کے پاس لیجاتی تہی پس رسولخدا انگوٹہا اپنا دہن امام حسینؑ میں دیتے تہے پس امام حسینؑ
انگشت مبارک اونحضرت کی چوستے تہے تا آنکہ دو دن یا تین دن تک احتیاج شیر ہوتی تہی فنبت لحم الحسینؑ
من لحم رسول الله ودمه الحدیث پس پیدا ہوا خون اور گوشت امام حسینؑ کا لحم اور خون سے رسولخدا
کے وعن الرضاؑ ان النبیؐ کان یوتی به الحسینؑ فیلقمه لسانه فیمصه فیجتزی به ولم یرضع
من انثی اور جناب امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ جب امام حسینؑ کو رسولخدا کے پاس لیجاتی تہی تو وہ جناب زبان
مبارک اپنی دہن امام حسینؑ میں دیتے تہے اور امام حسینؑ زبان رسولخدا کو چوستے اور اوسکی اسقدر سیر ہوتے تہے کہ
اونکو پہر احتیاج شیر نہوتی تہی اور امام حسینؑ نے بجز اسکے کسیکا دودہ نہیں پیا **غزوہ احزاب** و اسی کو غزوہ
خندق بہی کہتے ہیں جناب شیخ مفید و شیخ طبرسی رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت کی ہے کہ یہہ غزوہ پانچویں برس
ہجرت سے ہوا اور سبب اسکا اور کیفیت اسکی اسطرح پر ہے کہ جب بنی نضیر کو مدینہ سے نکال دیا تو اکثر روانہ خیبر کی
ہوے اور رئیس انکا حی ابن اخطب مکہ کو گیا اور ابوسفیان کے پاس جو بنابر مشہور کے باپ معاویہ کا تہا اور سایر
مشرکین قریش کے پاس گیا اور کہا کہ محمد نے ہمارے بہت سے لوگ قتل کئے اور ہمکو ہمارے گہروں سے نکال دیا

[illegible] خندق

اور اموال و مزارع وغیرہ پر تصرف کیا اور اب دشمنی اونکی ہمسی اور بہتی محکم ہوگئی ہی اور بنی قینقاع کو بہی جلاء
وطن کیا اب مناسب یہہ ہی کہ تم دربدر خاک بسر ہو کی اپنی حلفا وغیرہ قبائل عرب کو جمع کرو تا کہ جنگ کرین محمد
اور اصحاب محمد سی مدینہ مین اور ابہی مدینہ مین سات سو نفر ہماری ہمقوم موجود ہین اور بڑی شجاع اور
جنگ آزمودہ ہین اگرچہ حضرت سی اونکا عہد ہو چکا ہی لاکن مین نقض عہد پر اونکو رضامند کرونگا تم علاوے
مدینہ سی حملہ کرو اور وہ مابین سی حملہ کرین تا کہ اہل اسلام سی محاربہ کرین اور بنی قریظہ مدینہ سی بفاصلہ دو
میل کی مقیم تہی کہ اوسی ہیر عبد المطلب کہتی ہین بعد مشورہ حی ابن اخطب و مشرکین قریش قبائل عرب مین پہرتے
تہی اور تحریص و ترغیب دیتی تہی حتی کہ دس ہزار آدمی واسطی لڑائی کی قریش و کنانہ و اقرع بن حابس
مع اوسکی قوم کی اور عباس بن مرداس مع بنی سلیم کی جمع ہوی شیخ مفید و شیخ طبرسی علیہما الرحمۃ کی
ایک روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام ابن ابی الحقیق و حی ابن اخطب و کنانہ بن ربیعہ و ہودہ بن قیس و ابو
عمارہ والبی مع ایک جماعت بنی النضیر و بنی والبہ کی مکہ مین پہونچی اور بسبب زیادتی عداوت ابوسفیان
کی جناب رسولخدا سی پہلی ابوسفیان کی پاس گئی اور ما فی الضمیر سی آگاہ کرکی اعانت چاہی ابوسفیان نے
کہا کہ مین متفق ہون تم سایر قریش کو اس بات پر متفق و راضی کر دیجیا چنانچہ سب راضی ہوگئی بعد اسکی قریش نی یہود سے
کہا کہ تم اہل کتاب ہو اور تمہارا کہنا سند ہی تم بیان کرو کہ آیا عبادت جبت اور طاغوت صنمی قریش کی بہتر ہی
یا اوس خدا کی جسکی طرف محمد دعوت کرتا ہی اور لاشریک لہ بتلاتا ہی ہای افسوس یہود کی محض بطمع ہوا و ہوس
نفسانی باامید اسکی کہ مشرکین قریش انکی اعانت کو آمادہ ہین شرک باللہ کو تعالی عن ذلک علواً کبیراً اچہا بتلایا
پس خدا جل جلالہ نی یہہ آیت نازل فرمائی الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یؤمنون بالجبت
والطاغوت ویقولون للذین کفروا هؤلاء اهدی من الذین آمنوا سبیلا ۝ اولئک الذین
لعنهم الله ومن یلعن الله فلن تجد له نصیرا ۝ آیا نہین دیکہا تو طرف اون لوگونکی کہ اونکو بہرہ دی
کتاب توریت سی کہ بسبب عداوت اہل اسلام کی ایمان لانی والی ہین اوپر جبت اور طاغوت دونو بتان قریش کی
اور کہتی ہین کافرونکو کہ وہ زیادہ ہدایت پانی والی ہین نسبت اون لوگونکی جو ایمان لائی ہین ساتھ پیغمبر خدا کے
اور وہ یہود وہ لوگ ہین کہ جنپر لعنت کری ہی پس ہرگز نہین پای گا تو واسطی اونکی مددگار غرض قریش یہود
کی تعریف سی بہت خوش ہوئی بعد اسکی ابوسفیان مجمع قریش مین آیا اور کہا کہ خدا نی تمکو تمہاری دشمن پر
تمکن دیا ہی کیونکہ اب یہود آئی ہین اور تم سب متفق ہوی ہو کہ یا خود قتل ہون یا استیصال اہل اسلام کا
کرین پس قریش یہودیون سی ہمقسم ہوی بعد اسکی قبیلہ غطفان مین گئی اونکو اس اتفاق قریش سی مطلع
کرکی اپنی ساتھ شامل کیا پس قریش مکہ سی بارادہ حرب نکلی اور سردار انکا بہی ابوسفیان اسود جو بنا برمشہور

کی ہی خدا یتعالی اور جن پر خدا یتعالی لعنت ۲

کی باپ معاویہ

کی باپ معاویہ کا ہی تہا اور بنی غطفان بسرداری عیینہ ابن حصین فزاری و حارث بن عوف و مسعر بن جبلہ مع اپنی اتباع کی قبیلہ اشجع سی اونکی ساتہہ ہوا اوسکی حلفا سی طلیحہ ساتہہ ایک جماعت کی بنی اسد سی ابو الاعور سلمی مع بنی سلیم کی ساتہہ قریش کی ہوی جب یہہ خبر بسمع اقدس جناب رسولخدا کی پہنچی تو اصحاب کو جمع کیا اور اونسی مشورہ کیا وہ سات سو آدمی تہی پس سلمان رضی اللہ عنہ نی تقریر کی وہ بعینہ معجزات جناب سرور کائنات مین تحریر ہوی ہی غرض حضرت نی زمین پر خط کہینچی اور صحابہ پر واسطی حفر خندق کی تقسیم کردی چونکہ حضرت ابی عبداللہ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ بہت قوی ہیکل تہی لہذا مہاجر و انصار مین تنازع ہوا وہ کہتی تہی کہ سلمان ہمسی ہی اور وہ کہتی تہی کہ ہمسی ہی تب جناب رسولخدا نی فرمایا اَلسَّلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ یہہ معنی ہین حدیث کی یہہ کہ سلمان فارسی ذریت طاہرہ سی ہی علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ عند الحفر مابین حضرت عمار بن یاسر اور عثمان ابن عفان اموی کی جہگڑہ ہوا سبب یہہ تہا کہ عثمان جو پاس سی گذرا تو غبار خندق کا اوسکو ناگوار معلوم ہوا تو اوسنی کپڑا مونہہ پر لیا جب یہہ حال عمار نی مشاہدہ کیا جو چند ابیات جنکا مضمون یہہ تہا کہ برابر نہین وہ شخص جو تیار کری مساجد کو اور بسر کری اپنی اوقات اون مساجد مین درانحالیکہ رکوع و سجدہ کرنی والا ہو اور وہ شخص کہ اوسپر اگر غبار بہی پڑی تو انحراف کری دوسری جانب از روی معاندت و انکار کی پس عثمان بہت ناخوش ہوا اور عمار کو برا بہلا کہا اور کہا کہ ای فرزند زن سیاہ تو مجہی ایسا کہتا ہی یہہ کہکی عثمان پیغمبر خدا کی پاس گیا کہ ہم اسواسطی مسلمان نہین ہوی کہ لوگونکی گالیان سنی حضرت نی ارشاد کیا کہ اگر تجہی بجانب اسلام رغبت نہین تو مجہی بہی تیری کافر ہونی کی کچہہ پروا نہین ہی جہان جی چاہی چلا جا اور یہہ آیت نازل ہوی یَمُنُّونَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ہَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی احسان کرتی ہین اوپر تیری اس بات کا کہ ایمان لای ہین کہہ ای محمد کہ احسان نرکہو اوپر میری اپنی اسلام لانی کا بلکہ خدا نی احسان کیا ہی تمہاری اوپر کہ ہدایت کی ہی تمکو طرف ایمان کی اگر ہو تم راستگو یعنی ایمان لانی والی دل سی تحقیق کہ خدا تعالی جانتا ہی مخفیات زمین و آسمان کو اور دانا بینا ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہو پس سیاق ان آیات سی جیسا کہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی ظاہر و باہر ہی کہ مراد جناب باری عز اسمہ کی یہی ہی کہ وہ لوگ دروغگو ہین اور ایمان نہین لائی محمد ابن یعقوب کلینی اور علی ابن ابراہیم نی بسند صحیح جناب صادقؑ سی روایت کی ہی کہ اول اسلام مین مقرر تہا کہ اگر کوی ماہ مبارک کی راتکو سو جاتا تہا تو پہر کہانا پینا اوسپر حرام ہوتا تہا جب حضرت نی حکم خندق کا ماہ مبارک مین دیا تو خوات ابن جبیر انصاری نی کہ بہائی عبداللہ بن جبیر شہید احد کا مرد ضعیف تہا اور مشغول حفر تہا جب راتکو اپنی گہر گیا تو اپنی زوجہ سی کہا کہ میری

واسطی کہانا لاو کہ افطار کرون کہانا پکانی میں دیر ہوی خواب بی اختیار سو گیا جب کہانا سامنی آیا تو اوسنی نہ کہایا صبحکو پہر روزہ رکہا اور حفر خندق کی واسطی گیا تو اوسکو بسبب شدت عطش و گرسنگی کی غش پر غش آتی تہی حضرت نی باعث اسکا پوچہا اوسنی سب کیفیت بیان کی پس جناب باری نی اہل اسلام پر احسان فرمایا اور یہہ آیہ نازل ہوی کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی کہاو اور پیو جب تک کہ ظاہر ہو واسطی تمہاری ریسمان سپید صبح کا ریسمان سیاہ شب میں سی علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ تین دن پہلی قریش کی آنی سی آنحضرت حفر خندق سی فارغ ہوی اور حضرت نی خندق کی آٹہہ در مقرر کی اور ہر در پر ایک شخص مہاجر اور ایک انصار میں سی مع ایک ایک جماعت کی واسطی حفاظت کی مقرر معین فرمایا قبایل قریش اور کنانہ اور اہل ساتہہ حیی اخطب کی اور مع اپنی حلفا کی جو دس ہزار نفر تہا ما بین جرف و غابہ مین آکر مقیم ہوی اور بنی غطفان مع اپنی توابع کی جو اہل نجد تہی جانب احد کی اوتری اوسوقت جناب رسولخدا مع تین ہزار اصحاب کی جہاد کی واسطی مدینہ سی باہر نکلی اور ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی کہ مجموع لشکر قریش کا اٹہارہ ہزار آدمی تہا اور بعض نی لکہا ہی کہ دس ہزار نفر تہا جب دن مشرکین وادی عقیق مین پہونچی اور رات کو حیی اخطب بنی قریظہ کی پاس گیا اور وہ ایک قلعہ مین متحصن تہی ساتہہ اوس عہد کی جو اونہون نی ساتہہ آنحضرت کی کیا تہا جب حیی اخطب نی قلعہ کا در ہلایا تو کعب بن اسید نی آواز سی اور اپنی قوم سی کہا کہ یہہ تمہارا بہائی ہی کہ اپنی قوم کو گمراہ کر کی تمکو خراب کرنی کی واسطی آیا ہی اور اب اسکا یہہ ارادہ ہی کہ ہماری عہد کو جو محمد بن عبد اللہ سی ہی توڑ دی اور ہمکو ہرگز یہہ لایق نہین ہی کہ ہم عہد توڑین کہ اونہون نی ہمکو امان دی اور حق ہمسایگی کا ادا کیا اور اپنی عہد پر قایم رہی یہہ کہکے وہ باہر آیا اور کہا کہ تو کون ہی اوسنی کہا کہ مین ہون حیی بن اخطب اوسنی کہا کہ تو کیون آیا ہی اوسنی بیان کیا تمہاری واسطی عزت اور اقتدار لیکر آیا ہون اوسنی کہا کہ نہین تو ہماری واسطی ذلت و خواری ابدی لیکی آیا ہی ابن اخطب نی کہا کہ یہہ دیکہو کہ قریش مع رؤسا و حلفا اپنی کی وادی عقیق مین اوتری ہوی ہین اور بنی فزارہ غابہ مین مقیم اور بنی سلیم وغیرہ قلعہ بنی ذبیان کی قریب ساکن ہین اب اس لشکر کثیر و انبوہ عظیم کی ساتہہ رسولخدا اور اصحاب اونکی کو ہلاک کرینگی اب تم قلعہ کا دروازہ کہول دو اور عہد جو اونسی باندہا ہوا ہی توڑ دو اوسنی کہا کہ ہم ہرگز دروازہ نہین کہولتی تم جس رستی آئی ہو اوسی رستی چلی جاو حیی بن اخطب نی کہا کہ تمنی گوشت ہرن کا جو پکایا ہی اوسمین میرا شریک ہونا نہین چاہتی ہو جو دروازہ نہین کہولتی ہو تم اس بات کا خوف نکرو مین شریک نہونگا اوسنی کہا لعنت خدا کی تو نی ایسی بات کہی ہی کہ جسکی جواب مین عاجز ہون پس دروازہ کہولا حیی ابن اخطب داخل ہوا اور کہا کہ وای بر حال تیری ای کعب کہ تو عہد شکنی نہین کرتا اب جلد عہد توڑ دی اور پیر کاری کو رد مکر کیونکہ اس لشکر کثیر سی [illegible] رہا ہونگی اور پہر ایسی فرصت کبہی نہین پاینگا پس اثنا مین روسای یہود قلعہ مین جمع ہوی مثل غزال ابن شمول کی

بن قیس و رفاعہ بن زید و زہیر بن باطا جمع ہوی کعب نی ان سی کہا کہ تمہاری اس باب مین کیا رای ہی سب نی کہا کہ فرمان بردار ہین تیری جو تو حکم کری بجا لائین اگر عہد توری یا قلعہ سی باہر چلی یا قلعہ مین رہی تیری ساتہہ ہین اور زہیر ابن باطا نی جو مرد پیر او رصاحب تجربہ تہا کہا کہ مینی توریت مین پڑہا ہی کہ خداوند عالم ایک نبی مبعوث کریگا آخر زمانہ مین جو مکہ سی خروج کریگا اور محل ہجرت اوسکا یہی یثرب ہوگا دراز گوش پر سوار ہوگا اور پرانی کپڑی زیب تن کریگا اور نان خشک او رخرما پر اکتفا کریگا اور بہت صاحب اخلاق ہوگا اور بہت سی آدمی اوسکی مخالفت مین ماری جائینگی اوسکی دونو آنکہون مین سرخی ہوگی او رمابین شانونکی مہر نبوت ہوگی اپنی تلوار اپنی کاندہی پر رکہیگا او رکسیکی پروا نہین کریگا جو اوسکی مقابل ہو اور دین اوسکا منتہای زمین تک پہونچیگا اگر وہ یہی پیغمبر ہی تو کثرت مشرکین کا کچہہ خیال بہی نکریگا اگر کوہای دنیا بہی سرکشی کرین وہ بہی غالب ہوگا ابن اخطب نی کہا کہ یہہ وہ پیغمبر نہین وہ بنی اسرائیل سی ہوگا اور یہہ فرزندان اسمٰعیل سی ہی کیونکہ جناب باری نی اونکو خلایق پر بزرگی دی ہی اور پیغمبری اور بادشاہی اون مین مقرر کی ہی او رحضرت موسیٰ نی ہمسی عہد کیا ہی کہ ایمان نلائین ساتہہ کسی نبی کی جبتک ایسی قربانی ندی کہ جسکو آگ لیجائی اور اسکی پاس کوی علامت نہین صرف لوگونکو جمع کرلیا ہی اور سحر سی اونکو فریب دیتا ہی غرض ابن اخطب نی یہانتک اغوا کیا کہ بنو قریضہ اپنی رای سی پہر گئی تب ابن اخطب نی امان نامہ جو حضرت نی اونکو لکہہ دیا تہا چاک کر دیا اور کہا کہ سوای جنگ کی اب کوئی چارہ نہین چاہئی جنگ ہو جب یہہ خبر صحابہ کو پہونچی بہت محزون ہوی اور حضرت کو بہی مطلع کیا حضرت سعد ابن معاذ و اسید بن حضیر کو کہ قبیلہ بنی اوس سی تہی اور حلفاء اونکی بہی تہی حکم فرمایا کہ وہان جاکر کیفیت معلوم کرو اگر نقض عہد حقیقتاً کر چکی ہین تو اس خبر کو مشہور نکرنا بلکہ مجہسی کہنا کہ العضل والقارہ اور یہہ کنایہ مقرر فرمایا تہا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ عضل وقارہ دو قبیلہ قریش کی تہی بظاہر مسلمان ہوی تہی پس غدر کو اونکی نام سی مثال دیا کرتی تہی غرض جب سعد اور اسید قلعہ بنی قریضہ پر پہونچی تو کعب نی اوپر سی دیکہکی اونکو گالیان دین اور نسبت جناب رسولخدا نا سزا کہا سعد نی کہا کہ اب مثل روباہ کی اپنی سوراخ مین چہپا کیا کہتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ جلد قریش پسپا ہونگی اور جناب رسولخدا تمہارا محاصرہ کرکی تمکو تباہ کرینگی بعد اسکی واپس آئی اور کہا کہ عضل والقارہ حضرت نی مصلحتاً فرمایا کہ خدا لعنت کری اون پر مینی انکو ایسا کہا ہی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ جو اسیس قریش ہر وقت لشکر اسلام مین موجود رہتی تہی اگر وہ مطلع ہون تو شک پیدا ہو کہ بنی قریضہ نی حقیقۃً عہد شکنی نہین کی ہی پس ابن اخطب ملعون ابو سفیان ملعون کی پاس آیا اور حال عہد شکنی کا بیان کیا قریش باستماع اسکی نہایت خورسند ہوی اوسی شب نعیم ابن مسعود اشجعی کہ تین دن قبل از ورود لشکر قریش مسلمان ہوا تہا اور قریش اوسکی اسلام سی مطلع نہ تہی خدمت بابرکات حضرت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسولخدا مین ایمان جو وحدانیت جناب باری عز اسمہ لایا ہون اور آپکی نبوت و

رسالت کہ کتب سابقہ سی ظاہر و باہر ہی اوسکی تصدیق کرتا ہون لاکن اسلام میرا ابتک قریش کو معلوم نہین ہی اب دو امر عرض کرتا ہون جسکو آپ ارشاد فرمائین اوسکو بجا لاؤن اول یہہ ہی کہ مین اپنی ذات سی نصرت اسلام کی کرون اور خدمت مقدس مین حاضر رہون دویم اگر ارشاد ہو تو مابین قریش و بنی قریضہ کی اختلاف کرا دون تاکہ متفق نہون اور قلعہ سے بہی باہر نہ نکلین اور یہہ بہی مجہی اجازت ہو کہ مصلحتاً اونکی نسبت اگرچہ کہون تو گنہگار نہون غرض بعد اجازت حضرت کے روانہ ہوا اول ابوسفیان اموی کی پاس گیا اور کہا کہ مودت اور خیرخواہی مری نسبت اپنی تو خوب جانتا ہی اور یہہ بہی تو جانتا ہی کہ مین خواہش رکہتا ہون کہ تم اپنی دشمن پر فتحیاب ہو اور بتحقیق سنا ہی مینی کہ محمد نی یہود سی اتفاق کیا ہی کہ جب وہ تمہاری لشکر مین شامل ہون اور تم قصد مقابلہ کا اہل اسلام سی کرو تب وہ تلوار تمہاری اوپر کہینچین تاکہ موجب غلبہ رسولخدا کا ہو اور اونسی وعدہ کیا ہی کہ جب تمسی لڑائی کرین تو منازل و مزارع بنی نضیر و بنی قینقاع اونکو دی دین پس تمہاری حقمین بہتر یہہ ہی کہ اونکو اپنی لشکر مین نہ آنی دو تا وقتیکہ چند سرگروہ اونکی بطور یرغمال لیکی مکہ مین نہ بہیجدو تاکہ اونکی فریب سی امین رہو ابوسفیان اموی یہہ سنکی بہت خوش ہوا اور قبول کیا بعد اسکی نعیم ابن مسعود بنی قریضہ کی پاس گیا اور وہ بہی اسکی اسلام سی مطلع نہ تہی غرض اپنا استحقاق کی بیان کیا کہ ای کعب مینی سنا ہی کہ ابوسفیان کہتا تہا کہ یہود کو رسولخدا سی لڑائین گین اگر فتحیاب ہوئی تو نام ہمارا ہوگا ورنہ یہہ مقدمہ لشکر مین ماری جاینگی ہم حسب قاعدہ قدیم بہاگ جاینگی اب میری رای یہہ ہی کہ تم اونکی لشکر مین داخل نہو جب تک دس آدمی اشراف قریش کی تمہاری قلعہ مین بطور یرغمال کی قید نہون تاکہ اگر قریش بہاگ جائین تو بغیر عذر اسی بحمایت قریش تجدید اوس عہد کی کرا دین کیونکہ بعد فرار قریش کی تم اہل اسلام کی ہاتہہ سی ضرور ماری جاؤگی کعب نی کہا کہ تو نی ہماری خیرخواہی کی اب قلعہ سی ہم باہر نجاینگی جب تک یرغمال قلعہ مین نہ آجاینگی + اور بروایت شیخ طبرسی نعیم ابن مسعود نی ابوسفیان اموی سی کہا کہ بنو قریضہ نقض عہد سی پشیمان ہوی اور جناب رسولخدا سی پیغام کیا ہی کہ ہم دس آدمی قریش کی گرفتار کرکی اونکی پاس حاضر کرتی ہین آپ اونکو قتل کرو اور ہماری قصور سی درگذرین + اور جناب امیر سی منقول ہی کہ جناب رسولخدا نی خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ بنی قریضہ شامل اہل اسلام ہین بلکہ ارادہ اونکا یہہ ہی کہ جب لڑائی قریش سی واقع ہو ہماری اعانت کرین جب ابوسفیان نی اس سی اطلاع پائی مضطرب ہوا اور ایک سبب فرار قریش کا یہہ بہی تہا + اور شیخ طبرسی اور شیخ مفید نی ایک روایت طولانی نقل کی ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ لشکر قریش خندق پر فروکش تہا اور بیس دن تک وہان مقیم رہا اور سوای تیراندازی اور سنگ افگنی کی کوئی جنگ واقع نہوی جب حضرت نی دیکہا کہ قریش بغیر لڑائی کی کسیطرح باز نہین آتی آخر کار اپنی صحابہ کو جمع فرمایا اور وعدہ نصرت کا کیا اور دعوت طرف جہاد کی کی اور اوسی دن ایک گروہ اشقیای قریش متوجہ جدال و قتال ہوا کہ اونمین عمرو بن عبدود و عکرمہ بن ابی جہل و ہبیرہ بن ابی لہب و ضرار بن الخطاب یعنی بڑا بہائی عمر ابن الخطاب کا

اور وہی

اور مردس فہری کی بہی تہی اون خیمہای نبی کنارہ پر گذرنی اور تحریص جدال کرکی اور کہتی تہی کہ آج معلوم ہوگا کہ مرد میدان کون ہی جب لشکر خندق پر پہونچی تو دیکہکی کہا کہ اس مکر کو عرب نہین جانتی تہی یہہ تدبیر فارسی کی ہی جو پیغمبر خدا کی ساتہہ ہی غرض گہوڑا کودا کی اس پار آئی اور عمر ابن عبدود مشہور شجاع عرب کا تہا اوسکو ہزار سوار کی برابر جانتی تہی اور لقب اوسکا فارس بلیل تہا سبب اس لقب کا یہہ تہا کہ بلیل نام ایک جگہہ کا ہی راہ شام مین ایک قافلہ قریش کا شام کو جاتا ہوا وہان پہونچا تو اوسکو ایک ہزار قزاق نی گہیر لیا اہل قافلہ جان بچاکی بہاگ گئی اور عمر ابن الخطاب بہی اون مین تہی مگر عمرو ابن عبدود نہ بہاگا بلکہ بجای سپر کی ایک اونٹ کا بچہ اوسنی اوٹہا لیا اور اوسنی لڑنا شروع کیا یہان تک کہ غالب آیا چور بہاگ گئی اور قافلہ بسلامتی گذرا جملہ [illegible] یہہ دلاوری عمر ابن عبدود کی زبانی خلیفہ صاحب مذکور ہی وقت جنگ خندق یعنی اوسکی سب تاریخون فارسی عربی مین مرقوم ہی جیسی [illegible] روض الانف سہیلی مین ہی کہ بڑی معتمد کتاب اہل سنت کی ہی موجود ہی فقط یہہ عمر ابن عبدود میدان کارزار مین آیا اور موجب قاعدہ عرب کی رجز پڑہکر مبارز طلب کیا اہل اسلام پر اسقدر خوف طاری ہوا کہ حضرت کی پیچہی جا چہپی اوسوقت عمر نی عبد الرحمن بن عوف سی کہا کہ اس شیطان یعنی عمرو ابن عبدود کو تو دیکہتا ہی کوئی شخص اسکی ہاتہہ سی جانبر نہوگا آؤ کہ پیغمبر خدا کو گرفتار کرکی اسکی حوالی کردین کہ قتل کری اور ہم قریش سی بچ جائین پس جناب عالم الغیب والشہادۃ نی یہہ آیت نازل فرمائی قد یعلم اللہ الی قولہ عز ذکرہ ذلک علی اللہ یسیرا تحقیق خداوند عالم جانتا ہی باز رکہنی والونکو نصرت رسولخدا سی جو تمہاری جماعت مین ہین اور خبر جانتا ہی کہنی والونکو جو [illegible] بہائیونکی تئین کہ آؤ طرف ہماری جنگ نکرو اور نہین آتی لڑائی مین مگر تہوڑا عرصہ کہ اوس ہی فایدہ نہین [illegible] مین کہ بخیل و بر تمہاری ای اہل اسلام اور نہین چاہتی کہ تم ظفر پاؤ یا مال راہ خدا مین خرچ نہین کرتی [illegible] دشمن سی خوف انکو معلوم ہوتا ہی تو دیکہتا ہی تو ای محمد انکو کہ نظر کرتی ہین طرف تیری [illegible] آنکہین انکی مانند اوسکی کہ غش طاری ہوا اوسپر سکرات موت سی جب زایل ہوتا ہی خوف اوسکا تو تکلیف دیتی ہین تمکو [illegible] زبانہای تیز سی یعنی فظاظت و غلاظت کو بہت کام مین لاتی ہین بخیل ہین اوپر غنیمت کی یہہ وہ لوگ ہین کہ گویا ایمان نہین لائی ہین پس باطل کردئی ہین خدا نی عز اسمہ نی اعمال انکی اور خدا پر آسان ہی حبط کرنا عملہا انکی کا یا خدا کو پروا انکی اسلام کی نہین ہی خلاصہ عمر ابن عبدود نی اپنا نیزہ میدان مین نصب کردیا اور رجز پڑہا کہ خلاصہ مطلب یہہ تہا کہ میرا مبارز طلب کرتی کرتی گلا بیٹہ گیا اور مرد کیواسطے شجاعت و سخاوت سی کوئی بات بہتر نہین ہی تب حضرت نی ارشاد کیا کہ کون ہی جو اس سی محاربہ کری جب کسی نی جواب نہ دیا تو جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نی عرض کی کہ اگر مجہی اجازت ہو تو مین محاربہ کرون حضرت نی فرمایا کہ یا علی یہہ عمرو ابن عبدود ہی حضرت امیر نی عرض کی کہ یا حضرت مین ابن ابیطالب ہون تب جناب رسولخدا نی حضرت امیر کو رخصت دی

بلوایا اور اپنی دست مبارک سی عمامہ سر اقدس جناب امیر پر باندہا اور ذوالفقار اپنی ہاتہہ سی دی اور فرمایا کہ جلو اب سی قتل کرو پہر دعا کی کہ خداوندا محافظت کر علی ابن ابیطالب کی ہر طرف سی پس حضرت اسد اللہ الغالب مانند شیر ژیان کی میدان مین پہونچی اور رجز پڑہا مضمون یہہ ہی کہ جلدی نکر ای عمرو آیا طرف تیری اجابت کرنی والا تیری آواز کا کہ عاجز نہین تیری مقاومت سی اور صاحب نیت درست و بینا ہی راہ حقین اور راست کو ہی و نجات دینی والا ہی ہر رستگار کا اور تحقیق امید ہی مجہی خدا تعالی سی کہ جلد واسطی تیری بلند ہونگی وہ آوازین جو خیارون پر ہوا کرتی ہین ایک ضربت شگافندہ سی کہ آوازہ اوسکا دایما رہیگا بعد جنگ کی عمرو نی کہا کہ تو کون ہی کہ مجہسی لڑنی کا قصد رکہتا ہی حضرت امیر نی ارشاد کیا کہ مین علی ابن ابیطالب پسر عم رسولخدا و زوج بتول ہون عمرو نی کہا کہ قسم بخدا کہ مجہسی ابوطالب سی ملاقات تہی نہین چاہتا کہ تمکو قتل کرون جناب امیر نے فرمایا کہ رسول محترم میری ابن عم نی فرمایا ہی کہ اگر تو مجہی قتل کری مین بہشت مین جاؤن اور تو داخل نار ہو اگر مین تجہی قتل کرون جب بہی مین بہشت مین جگہہ پاؤن اور پہر بہی تو جہنم مین جائی اوسنی از روی استہزا کی کہا کہ یہہ تقسیم اچہی نہی ہی پہر جناب امیر نی فرمایا کہ مینی سنا ہی کہ تو کعبہ معظمہ کا ستر پکڑی ہوی کہتا تہا کہ جو کوی مجہسی لڑائی مین تین امر کا سوال کری ایک کو اونمین سی قبول کرون پس

اب مین تین باتین بیان کرتا ہون جسکو چاہی قبول کر **اول** یہہ ہی کہ شہادت دی بوحدانیت جناب باری عزاسمہ و برسالت خاتم الانبیا اور اسلام قبول کر اوسنی اس سی انکار کیا **دوسری** یہہ ہی کہ تو اعانت قریش سی دست بردار ہو اگر پیغمبر خدا سچی ہین اور دین اونکا ظاہر و روشن ہوا تو موجب تمہاری شرف و بزرگی کا ہوگا اگر بفرض محال سچی نہین تو گرگان عرب کافی ہین اونکے لیے سعادت نی کہا کہ یہہ بہی نہین ہوسکتا کیونکہ زنان قریش اپنی گہرون مین کہین کی کہ عمرو لڑائی سی ڈر گیا اور شاعر اس نامردی اور کو اشعار مین باندہ کر مشہور کرینگی کہ لڑائی سی ڈرا اور واپس آیا اور نصرت نہ کی اپنی گروہ کی جنہون نی عمرو کو اپنا سردار قرار دیا تہا پہر حضرت نی فرمایا کہ **تیسری** خصلت یہہ ہی کہ مین پیادہ ہون تو بہی گہوڑی سی اتر آ کہ پیادہ لڑائی کرین یہہ سنکی عمرو اپنی گہوڑی سی کود پڑا اور چارون پانو اوسکے کاٹ دی اور کہا کہ مجہی گمان نہ تہا کہ کوئی شخص عرب مین اس سوال پر جرات کری غرض لڑائی شروع ہوی اور اوسنی تلوار حوالہ جناب امیر کی کی کہ حضرت نی سپر پر روکی لاکن سپر دو ٹکڑی ہو گئی اور زخم سر اقدس تک پہونچا بعض روایات معتبرہ سی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا اس زخم کو دیکہہ کر بہت روئی اور فرمایا کہ شقی الاخرین اسی جگہہ تمہاری زخم لگائیگا جس سے تمہاری شہادت ہوگی چنانچہ شقی عاقر ناقہ صالح نی تلوار کا زخم اسی مقام پر لگایا تہا کہ جب حضرت بروز جمعہ ۱۹ شہر رمضان ۴۰ سنہ مسجد کوفہ کی دوسری محراب مین نماز

صبح کی رکعت اولی کی سجدۂ ثانیہ مین مصروف مناجات باقاضی الحاجات جل جلالہ کی تہی (چونکہ دشمن کو فریب دینا معرکہ کارزار مین عین فنون سپاہگری سی ہی اور موافق قواعد شریعت غرای مصطفوی کی بہی درست ہی اور اگرچہ احادیث صحیحہ معصومین سی پایا نہین جاتا لکن علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی لہذا لکہا جاتا ہی کہ حضرت امیر نی عمرو سی فرمایا کہ باوصف اسکی کہ تو اپنی تئین فارس عرب جانتا ہی تجکو کفایت نہین ہی کہ مین اس کم سنی مین تجہسی مقابلہ کرنیکو موجود ہون پہر تو کمک طلب کرتا ہی جب اوسنی پیچہی سر کی دیکہا حضرت نی ایک تلوار ایسی لگائی کہ دونون پانو اوسکی کٹ گئی اور وہ زمین پر گرا اوسوقت گرد بلند ہوئی لوگونکو معلوم نہوا کہ کسنی کسکو گرایا ہی منافقین کو گمان ہوا کہ حضرت امیر مقتول ہوی جب گرد برطرف ہوئی دیکہا لوگون نی کہ جناب امیر عمرو کی سینہ پر سوار ہو داڑہی اوسکی پکڑی ہوئی سر جدا کرتی ہین غرض سر اوسکا روبروی جناب ختم المرسلین کی لائی جس حالت مین ضرب اوس ملعونسی خون سر اوس حضرت سی جاری تہا اور شمشیر ذوالفقار سی خون اوس رئیس اشرار کا ٹپکتا تہا اور فرماتی تہی کہ مین ہون فرزند عبد المطلب کا اور مرنا مرد کی حق مین اچہا ہی فرار سی ایک روایت مین وارد ہی کہ رسولخدا نی زبیر ابن العوام کو واسطی قتل ہبیرہ کی بہیجا اور زبیر نی اوسکو قتل کیا اور عمر ابن الخطاب کو حکم دیا کہ اپنی بڑی بہائی صاحب کی شر کو دفع کیجئی جب عمر قریب ضرار کی پہونچی تو انہون نی قصد کیا کہ دور سی ایک تیر اوسکی ماری وہ بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ فرزند ضحاک یہہ کیا نامردی ہی کہ لڑائی مین تیر مارتا ہی اگر دعوی ہی تو تلوار میان سی لی غرض تاب مقاومت نہ لاکی مراجعت کی اوسوقت اوسنی نوک نیزہ کی آپکی پشت مین ماری اور کہا کہ شکر اس نعمت کا ادا کرتی رہنا کہ مینی تجہی جانسی نہین مارا یہہ صرف ایک نشان ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ مینی قسم کہائی ہی کہ قریش پر ہاتہہ نہ اوٹہاؤن پس عمر ابن الخطاب دایما شکرگذاری اسمقدمہ مین مصروف تہی اور جب مسند خلافت پر جلوس کیا تو اوسکو کسی جگہہ کا عامل مقرر کیا - اگر یہان متعلق اس قصہ کی اور بہی چند روایتین نقل کی جائین تو خالی فایدہ سی نہین پس جاننا چاہی کہ جناب عروۃ الاسلام شیخ صدوق نی کتاب خصال مین بسند معتبر جناب امیر سی روایت کی ہی کہ حضرت نی ایک حدیث ارشاد کی جسمین حال اپنی ابتلا کا بیان کیا کہ مفصل انشاء اللہ المستعان جلد ثانی مین یہہ حال جناب امیر کی لکہی جائیگی فرمایا کہ منجملہ اون ابتلاؤن کی ایک یہہ ہی کہ قریش نی مع قبایل عرب عہد کیا کہ جبتک جناب رسولخدا کو مع تمامی اولاد عبد المطلب کی قتل نکرین اپنی گہر کی جانب ہرگز مراجعت نکرین گی پس مع سازوسامان سلاح و دواب فراوان آئی اور مدینہ کو محاصرہ کر لیا اور کمال اعتماد انکو اپنی کثرت فوج پر تہا پس حضرت جبرئیل پیشگاہ رب جلیل سی وحی لائی کہ مشرکان قریش بارادہ حرب آتی ہین پس بحکم حضرت گرد مہاجر و انصار ایک خندق درست ہوئی اسمین

قریش آئی اور خندق پر اتری اور ہمکو محصور کر لیا اور اپنی تئین نہایت قوت مین اور ہمکو ضعیف مین پا کر اہل اسلام کی تخویف بیا کی اور جب حضرت رسولخداؐ قریش کو بہ ہدایت جناب باری عز اسمہ دعوت کرتی تہی اور سوگند بقرابت رحم دیتی تہی تب وہ اشرار زیادہ طغیانی کرتی تہی اسلام کی قبول اور مکہ معظمہ کی مراجعت سی محض منکر تہی اوسوقت فارس اونکا شجاع عرب عمرو ابن عبدود مانند شیر مست کی میدان مین آیا اور لوگونکو اپنی واسطی مبارزہ کی طلب کیا رجز پڑہکر نیزہ کو ہلکان دئی اور تلوار چمکائی اوسوقت کسیکو جرات اوسکی مبارزہ کی نہوئی اور کسی صحابی کی حمیت جوش مین نہ آئی مانند مردگان بی حس تہی اور سر نیچی ڈالی ہوئی کہڑی تہی نہ کسی کو نصرت دین مبین داعی اس پر ہوئی کہ اوس لعین سی حرب و پیکار کری اور نہ کسی نی اوسوقت ہمت کا شوق ظاہر کیا۔ مترجم کہتا ہی کہ حضرت نی بمقام اتمام حجت مین یہان شیخین پر تعریض کی ہی کیا معنی کہ اب خلاف نص صریح خلافت جناب رسولخداؐ ہوتی ہین اور حالانکہ ایسی کوئی کام کہ موجب فایدہ و نفع اسلام ہو بر روی کار نہین آیا + تاریخین طرفین کی گواہ ہین کہ چوبیس ۲۴ غزوہ اور ستاسی ۸۷ سریہ مین شیخین سی کوئی کام سوا فرار کی ظاہر نہین ہوا کوئی کہہ دی کہ فلان کتاب معتمد مین لکہا ہی کہ فلان لڑائی مین انہون نی کسی کو قتل کیا یا فلان دشمن کی انکی تلوار ماری یا مجروح ہوئی تب ہم ذمہ دار ہین کہ اوسکی تکذیب انہین کے کتابونسی کر دینگی طرفہ یہ ہی کہ مریدان خاص اونکی جو توسیع دایرہ خلافت کی انکی عہد مین قائل ہین وہ بہی مباشرت بالجہاد انکو قرار نہین دیتی بلکہ کہتی ہین کہ انکی فیض باطنی سی یہ کشایش ہوئی [illegible] اور بتفصیل انکی کمالات ظاہری و باطنی کی بشرح و بسط تمام کتاب مستطاب تشیید المطاعن لکشف الضغاین مین جو تصنیف علامہ نحریر سید روشن ضمیر المبرور المغفور مفتی سید محمد قلی علیہ الرحمہ والرضوان کی ہی مذکور ہی من شاء التفصیل فلیراجع ثمہ فوجدہ کما نقول بعون الملک الجلیل اور بیانسی ظاہر و آشکار ہو گیا کہ آیہ وافی ہدایہ الاشداء علی الکفار + واد لکم علی تجارۃ تنجیکم + وفضل اللہ المجاہدین + حسبک اللہ من المؤمنین + وان [illegible] من المؤمنین + وغیرہا من الآیات التی یدل علی فضیلۃ الجہاد والمجاہدین کی مصداق یہ لوگ نہین ہو سکتی ومن ادعی فعلیہ البیان

غرض پہر جناب امیرؑ نی فرمایا کہ جناب رسولخداؐ نی مجکو عمرو ابن عبدود کی مقابلہ کو بہیجا اور عمامہ اپنا بدست مبارک سی میری سر پر باندہا اور اشارہ کیا طرف ذوالفقار کی کہ یہی تلوار مجکو عطا کی اور جب مین میدان مین پہونچا تو زنان مدینہ نی آواز نوحہ و شیون بلند کی کیونکہ عمرو کی شجاعت مشہور آفاق تہی اور اونکو خوف تہا کہ شاید مین مارا جاؤن پس جناب باری عز اسمہ نی اوس پلید کو میری ہاتہہ پر قتل کیا درحالیکہ اہل عرب کی رای مین کوئی ہمسر اوسکا نہ تہا پس اشارہ کیا طرف سر مقدس اپنی کی اور فرمایا کہ یہان تلوار اوسکی

لگی کہ یہہ زخم اوسکا ہی الحمد للہ کہ مشرکان قریش اوسی ضرب کی رعب سی وہان نہ ٹھہر سکی اور بہاگ گئی لعنۃ اللہ علیہم حضرت نی روی مبارک طرف اصحاب کی کیا اور فرمایا کہ آیا اسیطرح سی یہہ امر واقع ہوا سب نی عرض کی درست ہی یا امیر المومنین اسیطرح سی ہوا شیخ مفید اور شیخ طبرسی اور ابن شہر اشوب رضی اللہ عنہم نی باتفاق ابن ابی الحدید معتزلی و سایر مورخان خاصہ و عامہ روایت کی ہی کہ جب عمرو معرکہ مین جولان کرتا ہوا آپہونچا اور مبارز طلب کیا جناب رسولخدا نی فرمایا کہ کون ہی جو اس سی لڑائی کری کسینی جواب ندیا اور حضرت امیر نی عرض کی کہ یا حضرت مین اس سی مقابلہ کرتا ہون حضرت نی فرمایا کہ یہہ عمرو ہی تم توقف کرو شاید کوئی اور اس سے لڑی پس عمرو نی طغیانی کی اور کہا کہ جلد کوئی مجھسی لڑنی کو آئی کہان ہی وہ بہشت جیسی کہتی ہو کہ بعد موت تم وہان پہونچ جاوگی پہر جناب امیر نی عرض کی کہ یا حضرت مجکو اجازت ہو پہر حضرت نی وہی ارشاد کیا غرض مرتبہ سیم مین حضرت مرخص ہوی جناب رسولخدا نی اپنی زرہ جناب امیر کی جسم پر پہنائی اور اپنا عمامہ موسوم بسحاب اپنی ہاتھہ سی حضرت کی سر پر باندہا اور ذو الفقار عنایت کی اور فرمایا جاؤ اور دعا کی بروایت ابن ابی الحدید جب جناب امیر متوجہ ہیجا ہوی تو جناب رسولخدا نی فرمایا کہ کل ایمان مقابلہ مین کل شرک کی جاتا ہی جب برابر اوسکی پہونچی تو عمرو نی جناب امیر کو پہچانا اور کہا کہ آپ پہر جائیی کہ مثل آپکی کریم کو مین قتل نہین کرتا اور آپ کی باپ سی مجھسی ملاقات تہی نہین چاہتا ہون کہ اوسکی بیٹی کو قتل کرون حضرت نی ارشاد کیا کہ مین چاہتا ہون کہ بسبب تیری کفر کی تجکو قتل کرون ابن ابی الحدید کہتا کہ جب یہہ حدیث مینی اپنی شیخ پر پڑہی تو اوسنی کہا کہ عمرو نی جو یہہ کہا مگر سبب یہہ تہا کہ عمرو نی جناب حضرت امیر کو میدان مین دیکہا اور وہ دلاوریان وشجاعتین جو غزوہ ہای احد و بدر مین حضرت سی ظہور مین آئین تہین یاد آئین تو خایف و ترسان ہوا اور اس بہانہ سی چاہتا تہا کہ تیغ بیدریغ جناب امیر سی نجات پائی غرض وہ ملعون یہہ کلمہ سنکی نہایت غضبناک ہوا اور گہوڑی سی کود پڑا اور ایک ضرب شمشیر جناب امیر کی سر مبارک پر ماری کہ اوسکی صدمہ سی سپر شگافتہ ہوی اور سر مبارک مجروح ہوا حضرت نی ایک ایسی تلوار لگائی کہ سر اوسکا دو چار پڑا اور صدای تکبیر بلند کی جناب رسولخدا نی اس سی پہچان لیا کہ عمرو مارا گیا جب سر اوسکا جناب امیر نی خدمت جناب رسولخدا مین حاضر کیا تو فرمایا حضرت نی کہ ای علی شاد ہو کہ اگر عمل آجکا تیرا بجمیع اعمال میری امت کی وزن کیا جائی تو البتہ یہہ عمل تیرا زیادتی کری کیونکہ کوئی گہر مشرکین کی گہرون سی ایسا نہین کہ بسبب قتل عمرو کی اوسمین رنج و ضعف داخل نہوا ہو اور کسی مسلمان کا گہر نہین کہ اوسمین عشرت داخل نہوی ہو اور روایات معتبرہ فریقین مین وارد ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ضربۃ علی یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ کما فی کنز الاعمال وجمع الجوامع للسیوطی وغیرہما من کتب الحدیث منقول ہی کہ عمر بن الخطاب نی جناب

امیر سی کہا کہ آپ نی زرہ اوسکی کیون نہ لی کہ عرب مین اوس سی بہتر کوئی زرہ نہین حضرت نی فرمایا کہ بیجا جانا مینی کہ اوسی برہنہ چہوڑون اور جب عمرو کی بہن نی دیکہا کہ زرہ اوسکی بدن مین ہی تو کہا کہ کفو کریم نی اسکو قتل کیا ہی اور جب سنا اوسنی کہ جناب امیر نی عمرو کو قتل کیا تو راضی ہوئی اور کہا کہ اگر غیر علی کی کوئی شخص عمرو کو قتل کرتا تو تمام عمر مین نوحہ و بکا کرتی اور یہہ امر بہی دلالت کرتا ہی اوس احتمال پر جو استاد ابن ابی الحدید نی بیان کیا ہی یعنی شجاعت جناب امیر کی مشہور ہو چکی تہی اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سی روایت ہی کہ جب عمرو زمین پر گرا اور رفقا اوسکی بہاگ کی خندق سی عبور کر گئی تو نوفل ابن عبد اللہ خندق مین گر پڑا مسلمانون نی اوسکو پتہر مارنی شروع کئی تب اوسنی کہا کہ مجہی اس ذلت سی قتل نکرو بلکہ کوئی مقابلہ کری مجہسی یہہ سنتی ہی جناب امیر المومنین خندق مین کودی اور اوسکو بضرب ذو الفقار ستر ربار قتل کیا جابر کہتا ہی کہ قصہ قتل عمرو کا بہت مشابہ ہی قتل جالوت سی کہ جسکو حضرت داؤد نی قتل کیا تہا شیخ طبرسی وغیرہ علمانی روایت کی ہی کہ جب نوفل قتل ہوا تو مشرکین نی پیغام بہیجا کہ نعش نوفل کی ہمکو بعوض دس ہزار درہم کی حوالہ کرو جناب رسالت مآب نی فرمایا کہ ہم قیمت اموات کی نہین لیتی جیفہ اوسکا جہان جی چاہی لیجائین بطریق عامہ ربیعہ سعدی سی منقول ہی کہ کہا اوسنی گیا مین پاس حذیفہ ابن الیمان کی اور اوس سی کہا کہ ہم جب مناقب جناب امیر کی بیان کرتی ہین تو اہل بصرہ کہتی ہین کہ تم اونکی فضایل مین افراط کرتی ہو آیا تو بہی کوئی حدیث حضرت کی مناقب مین روایت کرتا ہی حذیفہ نی کہا کہ ای ربیعہ کیا سوال کرتا ہی فضایل علی ابن ابیطالب سی قسم ہی خدا تعالے کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر تمامی اعمال جمیع اصحاب ترازو مین رکہین جائین تو عمل اوسکا زیادتی کری سب پر ربیعہ نی کہا کہ میرا جی نہین مانتا حذیفہ نی کہا کہ ای احمق کس لئی تیرا جی نہین مانتا کہان گئی تہی اوسدن وہ دونو اور خود حذیفہ اور باقی اصحاب جس روز عمرو ابن عبد ود نی میدان مین مبارز طلب کیا اور سب نی انکار کیا مقابلہ سی سوا علی ابن ابیطالب کی کہ یہہ میدان مین گئی اور خدا تعالی نی عمرو کو انکی ہاتہ پر قتل کیا قسم ہی مجہی خدا تعالی کی کہ اجر قتل عمرو اعظم ہی اعمال تمامی امت سی اور کتب عامہ مین بطریق متعددہ منقول ہی کہ ابن مسعود اس آیت کو اس طرح سی پڑہتا تہا وکفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا یعنی خدا تعالی نی کفایت کی مومنون سی جہاد کی بسبب علی ابن ابیطالب کے اور خدا تعالی توانا اور غالب ہی **فرد** اس ساری کائنات مین کل دو ولی لڑی + یا فاطمہ کا لال لڑا یا علی لڑی + جو کیفیت عمر ابن الخطاب و ضرار ابن الخطاب دونو بہائیون مین جنگ خندق مین گذری تہی جسکا مختصر ذکر اوپر ہوا بعینہ ایسی ہی کیفیت ان دونو صاحبون مین جنگ احد مین گذر چکی ہی اور واقدی نی کتاب مغازی مین یہہ روایت دونو غزوہ کی بتفصیل لکہی ہی لہذا حوالہ قلم حقایق رقم ہوئی خلاصہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ جب

مدت قیام قریش کو زیادہ ہوئی و رنبی قریظہ شامل نہوی تب ابوسفیان نی حیی ابن اخطب سی کہا کہ اب بنی قریظہ کہان ہین حیی مذکور بنی قریظہ کی پاس آیا اور کہا کہ افسوس ہی تمہاری حال پر باوصف عہد شکنی کی قلعہ مین آرام سی بیٹہی ہو اور اعانت مشرکین کی نہین کرتی کعب نی کہا کہ جب تک دس آدمی کو قریش مین گرو ہمین حوالہ نکرین تب تک ہم اپنا نکلنا مصلحت نہین دیکہتی کہ بصورت فرار قریش کی جناب رسولخدا ہماری عہد شکستہ کو پہر مضبوط کرین کیونکہ ہم امین نہین کہ جب قریش فرار کرین ہم اپنی گہرونمین رہ سکین اسواسطی کہ بعد اسکی رسولخدا ہمسی لڑینگی اور قتل کی جائینگی عورتین اور اطفال اسیر ہونگی اور بصورت جنگ نکرنی کی شاید رسولخدا ہمکو معاف کردین حیی مذکور نی کہا کہ یہہ طمع خام ہی ہرگز ایسا نہوگا کہ قریش دس آدمی تمہاری سپرد کرین اور پیغمبر خدا عہد شکستہ پہر مضبوط کرین اب تم نہ پیغمبر خدا کی ساتہہ ہو نہ قریش کی کعب نی کہا کہ سبب تیری سوئی تدبیر سی ظہور مین آیا اب تو قریش کی ساتہہ بہاگ جائیگا پہر اہل اسلام جو چاہینگی ہماری ساتہہ کرینگی حیی مذکور نی قسم کہائی حضرت موسیٰ کی اور کہا کہ بصورت فرار قریش مین تیری ساتہہ قلعہ مین بند ہونگا کعب نی کہا کہ بات وہی ہی اگر قریش گرو دین تو اعانت قبول ہی ورنہ نہین حیی خایب خاسر واپس آیا اور ابوسفیان ہوئی سی اطلاع کی اوسنی کہا کہ یہہ فریب ہی نعیم ابن مسعود سچ کہتا تہا ہم محتاج اعانت یہود کی نہین غرض جب محاصرہ اہل اسلام پر شدید ہوا سردی اور گرسنگی زور لائی اور خوف یہود کا زیادہ سب سی تہا منافقون نی زبان طعن و تشنیع کی دراز کی اور مسلمانونکو ڈرانا شروع کیا جب بہت کم اصحاب رہینگی کہ جنکو شبہہ نہوا اور حضرت رسولخدا نی پہلی سی اپنی اصحاب کو خبر دی تہی کہ اعراب عرب متفق ہو کی ہمسی لڑنی کو آوینگی اور یہود دوسری طرف عہد شکنی کر کی مستعد فساد ہونگی اور شقاوت عجیب مونہہ دکہلائیگی لیکن آخر کار بدولت عنایت پروردگار ہم اون پر غالب آوینگی جب قریش آئی اور یہود نی عہد و پیمان توڑ ڈالا منافقین نی کہا کہ خدا اور رسولخدا نی ہمسی فریب کیا اور ایک جماعت کہ گہر اونکی نواح مدینہ مین تہی کہتی تہی کہ یا رسول اللہ ہمکو رخصت دیجیی کہ اپنی گہرون کو جائین کیونکہ گہر ہماری قریب مین ایسا نہو کہ یہود غارت کرین اور ایک جماعت کہتی تہی کہ چلو لشکر مین سی بہاگ چلین اور اعراب بادیہ کی طرف پناہ لیجائین کہ وعدہ رسولخدا کی سچی معلوم نہین ہوتی اور جناب رسولخدا نی چند صحابہ مقرر فرمائی کہ راتکو حراست و حفاظت مدینہ منورہ کی بخوبی کیا کرین جناب امیر تمام شب حراست لشکر کی فرماتی تہی اگر کوئی مشرک ملجاتا تہا تو اوس سی مقابلہ بہی کرتی تہی اور باوصف اسکی تمام شب تن تنہا اوس مسجد کہ معروف بعلی ہی مشغول عبادت رہتی تہی جب جناب رسولخدا نی بیقراری صحابہ اور شدت محاصرہ کو ملاحظہ فرمایا تو اوس پہاڑ پر جہان اب مسجد فتح ہی پہنچی تشریف لیگئی اور جناب باری عز و جل سی سوال کیا کہ اب جلد وعدہ کی ایفا ہو اور فرمایا کہ یا صریخ المکروبین

ویا مجیب المضطرین ویا کاشف الکرب العظیم انت مولائی وولیی وولی آبائی الاولین اکشف عنا غمنا وهمنا وکربنا واکشف عنا کرب هولاء القوم بقوتک وحولک وقدرتک پس حضرت جبرئیل امین نازل ہوی اور کہا کہ ای حبیب اللہ خدا تعالی نی ہوای دبور کو مع ملائکہ حکم دیا کہ قریش کو مع احزاب کی بہگا دی اب صدمہ ہوا سی خیمی اونکی اپنی اپنی مقام سی برکندہ ہو گئی اور قریش عازم فرار ہین تب حضرت نی حذیفہ کو کہ قریب سوتا تہا آواز دی اوسنی جواب ندیا پہر دوسری مرتبہ بولایا بعد اوسکی تیسری مرتبہ آواز دی تب حذیفہ نی کہا لبیک یا رسول اللہ ماں باپ میری فدا ہون آپ پر شدت سرما و گرسنگی سی جواب ندی سکا حضرت نی فرمایا کہ جا اور خبر قریش کی لا اور اثناء راہ مین کوی کام نکرنا جب تک کہ مجہسی ملاقات کری کیونکہ جناب باری عز اسمہ نی مجہی خبر دی ہی کہ ہوا اپنی مسلط کی ہی اوپر قریش کی اور وہ عازم فرار ہین حذیفہ کہتا ہی کہ مین شدت سرما سی کانپتا تہا جب خندق سی عبور کیا بمعجزہ حضرت سردی بالکل رفع ہو گئی غرض لشکر قریش مین ایک خیمہ بزرگ نصب تہا جب اوسکی قریب پہونچا تو دیکہا مینی کہ آگ روشن ہی کبہی شعلہ اوسکا بلند ہوتا کبہی خاموش بعد غور معلوم ہوا کہ ابوسفیان ہوی کہ از شدت سرما سی کانپ رہا ہی اور کہتا ہی کہ ای گروہ قریش اگر بگمان محمد ہم اہل آسمان سی جنگ کرین تو ہم مین اسکی طاقت نہین ہی اگر اہل زمین سی مقابلہ ہو البتہ ہم لڑ سکتی ہین قریش مین ایک دوسری سی پوچہتا تہا کہ یہان کوی جاسوس محمد کا نہو حذیفہ کہتا ہی کہ مین مبادرت کرکی پاس عمرو عاص جو کہ معاویہ کا وزیر تہا اور معاویہ کی جو کہ باپ یزید کا تہا داخل ہوا اور جدا جدا دونو سی سوال کیا کہ تم کون ہو بدین خیال کہ کوئی مجہسی سوال کری کہ تو کون ہی لاکن مجہسی کسینی نہ پوچہا غرض ابوسفیان اموی بارادہ فرار اونٹ پر سوار ہوا درحالیکہ دونو پانو اوسکی بندہی تہی اگر حضرت نی نہ منع کیا ہوتا کہ اثناء راہ مین کوی کام کرون تو مین ابوسفیان کو قتل کر سکتا تہا ابوسفیان نی خالد ابن ولید سی کہا کہ مین جاتا ہون تو ضعفاء لشکر کی محافظت کرنا بعد اسکی کہا کہ اسباب بار کرو کہ ہم بار کر چکی ہین غرض یہ کہکی سب بہاگ گئی جب صبح ہوی حضرت نی صحابہ سی ارشاد کیا کہ ابہی اپنی جگہ سی حرکت نکرین کسینی گوش دل سی نسنا طلوع آفتاب تک سب داخل مدینہ منورہ ہوی جناب ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد ابن یعقوب کلینی نی رضی اللہ تعالی عنہ بسند حسن روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا اوس ٹیلی پر تہی جس پر مسجد فتح بنی ہی خلاصہ شب تار تہی اور سردی نہایت شدت سی تہی حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی خبر لشکر قریش کی لای اوسکی واسطی بہشت ہی کسینی جواب ندیا جناب صادق فرماتی ہین کہ لوگ اس سی زیادہ کیا چاہتی تہی پہر حضرت نی ارشاد کیا کہ یہ کون ہی جو یہان سوتا ہی حذیفہ نی کہا مین ہون یا رسول اللہ حضرت نی فرمایا کہ میری آواز سنتا ہی اور جواب نہین دیتا حذیفہ نی کہا کہ سردی نی میرا عجب حال

کر دیا تھی حضرت نی اپنی قریب بولایا اور کہا کہ جا لشکر قریش کی خبر لا جب حذیفہ روانہ ہوا حضرت نی ارشاد کیا اللہمّ
احفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ ومن یمینہ وعن شمالہ حتی تردہ پھر حضرت نی اصحاب کی
اور کہا کہ حدث کسی امر کا مکرنا جب تک میری پاس آتی حذیفہ نی سلاح اپنی اٹھائی اور روانہ ہوا اب حذیفہ کہتا ہے
کہ جب مین خندق سی عابر ہوا بھوک اور سردی کی تکلیف بالکل رفع ہوگئی غرض حضرت مصروف دعا ہوئی کہ ای فریاد
رس مکروبان و ای اجابت کنندہ مضطران یہہ غم و ہم مجھسی رفع کر کہ حال میرا اور میری اصحاب کا تجکو معلوم ہے
جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ دعا تمہاری قبول ہوئی اور ہول دشمن سی کفایت ہوئی تب حضرت دو زانو بیٹھی اور
آنسو جاری تھی فرمایا کہ خداوندا تیرا شکر ہی کہ رحم کیا تو نی مجھپر اور میری اصحاب پر پھر حضرت نی ارشاد کیا کہ خدا نی
لشکر قریش پر ہوا سخت بھیجی ہی جسمین سنگریزی ہین اول آسمان سی اور بعد اسکی آسمان چہارم سی جسمین بڑی بڑی
سنگریزی ہین غرض حذیفہ کہتا ہی جب خندق سی عبور کیا مین تو معلوم ہوا کہ پہلا لشکر جناب باری کا آیا ہی اور
سنگریزی ان پر برتی ہین اور آگ انکی بجھ گئی خیمہ اکھڑ گئی اور نیزی و نشان جو زمین پر منصوب تھی گر پڑی اور سنگریزون
کی بچاؤ کیواسطی سپرین سرون پر رکھین اور مین سنتا تھا کہ سنگریزی اونکی سرون پر پڑتی تھی اور آواز دیتی تھی
پھر حذیفہ دو مشرکون کی بیچ مین جا کی بیٹھا اس عرصہ مین شیطان بصورت ایک مرد مطاع کی نمودار ہوا اور کہا کہ
ایہا الناس تم بری موسم مین لڑنی کو آئی دواب تمہاری ہلاک ہوئی پیغمبر خدا تمہاری ہاتھہ سی ہرگز رہائی
پا وینگی اگر اس سال کچھہ نہو تو سالہای آیندہ پھر محاربہ کرنا حذیفہ کہتا ہی کہ اس اثنا مین بڑی سنگریزون کی اون
پر بارش ہوئی ابوسفیان فوراً اسوار ہوا اور کہا جلد روانہ ہو طلحہ نی کہا کہ پیغمبر خدا نی بلای بد کو اوپر تمہاری مسلط
کیا ہی اور خود سوار ہوا اور قبیلہ اشجع مین آواز دی کہ جلد پھر چلو عتبہ بن حصین حارث ابن عوف مزنی واقرع
بن حابس وغیرہ نی اپنی اپنی قبایل کو اسطرح سی مراجعت پر آمادہ کر کی روانہ کرا دیا اونکی بھاگنی مین معرکہ محشر نظر
سی گذر گیا پس حذیفہ بخدمت رسولخدا حاضر آیا اور کیفیت وقوعہ بیان کی و معجزات جناب رسولخدا اسی مین یہہ ہی کہ
بعد فرار احزاب کی حضرت نی ارشاد کیا کہ اب تمسی لڑنی کو نہ آینگی بلکہ ہم اب لڑنی کو انکی سر پر جاینگی چنانچہ ایسا ہی
ہوا اور علی ابن ابراہیم وغیرہ علمانی روایت کی ہی کہ غزوہ خندق مین حبان بن قیس بن عرفہ نی تیر سعد ابن
معاذ کی طرف پھینکا وہ تیر اونکی کہنی کی پاس لگا جس سی رگ اکحل قطع ہوئی خون بہت ضایع ہوا جب اونکو
ضعف عارض ہوا تب سعد معاذ نی رگ پر ہاتھہ رکھکی کہا کہ خداوندا اگر پھر قریش کا ارادہ پیغمبر خدا سی لڑنی کا
ہو تو یہہ جراحت مندمل ہو والا یہی موجب شہادت ہو لاکن جب تک مقتولی بنی قریظہ کی سی میری آنکھین روشن
نہولی تب تک مین زندہ رہون پس خون بند ہوگیا اور ہاتھہ مین ورم ہوا جناب رسولخدا نی مسجد مین خیمہ برپا
کی سعد کو اوسمین رکھا اور خود متعہد اوسکی احوال کی ہوئی اور حضرت سبحانہ تعالی نی یہہ آیت اس غزوہ کی

عیینہ

نازل فرمائین یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم
ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ بما تعملون بصیرا ای مومنون یاد کرو نعمت خدا کی اوپر اپنی جسوقت
کہ آئی تمکو احزاب قریش پس بہیجا ہمنی اوپر انکو ہوا اور لشکر کہ تم نہین دیکہتی تہی انکو یعنی ملایکہ اور ہی حق سبحانہ وتعالی
دیکہتا ہی تمہاری اعمال کو اذ جاءوکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت
القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا جسوقت کہ آئی لشکر طرف تمہاری اعلا و اسفل سی اور جب پہر
گئی آنکہین خوف سی اور پہونچگیا نفس گردن تک خوف سی اور گمان لیگئی تم ساتہہ خدا کی انواع گمان ناخوش
ہنالک ابتلی المومنون وزلزلوا زلزالا شدیدا واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم
مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا وہان امتحان کئی گئی مومن اور متزلزل ہوئی متزلزل
ہونا سخت اور جسوقت کہ کہتی تہی منافق اور وہ لوگ کہ اونکی دلونمین مرض شک وشبہہ کا ہی کہ وعدہ نہین کیا
دیا ہمکو خداتعالی نی اور اوسکے رسول نی مگر ساتہہ جہوٹ اور فریب کی واذ قالت طایفۃ منہم
یا اہل یثرب لا مقام لکم فارجعوا ویستاذن فریق منہم النبی یقولون ان بیوتنا
عورۃ وما ہی بعورۃ ان یریدون الا فرارا اور یاد کر ای پیغمبر اوسوقت کو کہ کہا ایک گروہ نی منافقین
سی کہ ای اہل مدینہ کہ تمہاری توقف کا محل نہین لشکر محمد مین پس پہر جاو اپنی گہرونکو اور رخصت طلب کرتا تہا ایک گروہ
اونمین سی پیغمبر خدا سی کہ پہر جائین کہتی تہی کہ گہر ہماری مدینہ مین خالی ہین اور صورت حفاظت کی کوئی نہین یا
اطراف شہر مین قریب دشمن کی ہین اور حالانکہ خالی نہ تہی گہر اونکی اور ارادہ نہین کرتی تہی کہتی تہی مگر بہاگنی کا جنگ سی
علی بن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ وہ کہتی تہی کہ گہر ہماری قریب مدینہ کی واقع ہین اور یہودیون سی ہمکو ڈر
ہین ولو دخلت علیہم من اقطارہا ثم سئلوا الفتنۃ لاتوہا وما تلبثوا بہا الا یسیرا
اگر آوی لشکر مشرکین کا منافقین پر اطراف مدینہ سی ایکبار اور خواہش کری لشکر مشرکین منافقین سی کہ کافر
ہو جائین وہ تو البتہ وہ کافر ہو جائین اور وہ زندہ رہین بعد کافر ہو جانی کی مگر تہوڑا عرصہ اور بعد اوسکی عذاب
الہی مین گرفتار ہون بعد اوسکی خداتعالی نی منافقین کی عیوب ظاہر کرنی کی واسطی اور اونکی زجر و ملامت
مین بہت سی آیات بہیجی ہین کہ منجملہ اونکی بعض آیات سابق مین گذر چکی ہین اور پہر فرمایا من المومنین رجال
صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضے الجنۃ ومنہم من ینتظر وما بدلوا
تبدیلا مومنین مین سی ایسی مرد ہین کہ سچا کیا اونہون نی اوسکو کہ عہد کیا ہی اوسکا ساتہہ خداتعالی کی مثل
ثابت قدم رہنی کی اوپر قتال کی اور مجو رہنا مرضیات ذو الجلال کا ہر حال مین پس بعض نی وفا کیا اپنی عہد و نذر
کو تا اینکہ شہید ہوئی اور بعض اونمین سی منتظر ہین اور نہین بدل کیا اونہون نی اپنی عہد کو بدل کرنا باستناد

سعتبرہ حضرت امام محمد باقر و جناب جعفر صادق صلوات اللہ علیہما سی کہ یہہ آیہ شریفہ حضرت حمزہ و حضرت جعفر و جناب امیر المومنین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوی اور مقصود منہم من قضی نحبہ سی حضرت حمزہ و جعفر رضی اللہ عنہما ہین اور منہم من ینتظر سی مقصود جناب امیر المومنین غرض علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ بعد اوسکی یہہ آیت نازل ہوے

ورد اللہ الذین کفروا بغیظہم لم ینالوا خیرا وکفی المومنین القتال بعلی ابن ابیطالب و کان اللہ قویا عزیزا یعنی پھیر دیا خدا تعالی نی اون لوگون کو مدینہ سی جو کافر ہوی ساتھہ غصہ اونکی کی نہ پایا اونہون نی غنیمت اور فتح اور کفایت کی خدا تعالی نی مومنین کی جنگ کرنی سی ہی اس سبب کہ قتل کیا علی ابن ابیطالب نی عمرو کو اور یہی جناب باری عز اسمہ قادر و غالب مخفی نرہی کہ یہہ قرات ابن مسعود کی ہی چنانچہ جلال الدین سیوطی شافعی نی تفسیر در منثور مین کہ جامع تفاسیر مشہورہ اہلسنت ہی اور کوی حدیث اسکی مرتبہ حسن سی کم نہین ہی تفسیر اس آیہ مبارکہ مین لکہا ہی غرض اکثر احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ حفر خندق کا ماہ مبارک رمضان مین ھ؁ اور جنگ شوال مین واقع ہوی اور اہل اسلام بیس دن تک محصور رہی اور ستائیس دن بہی کہتی ہین وہو العالم

بیان غزوہ بنی قریظہ و وفات سعد معاذ و توبہ ابو لبابہ

علی ابن ابراہیم و شیخ طبرسی وغیرہ نی روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا جنگ احزاب سی فارغ ہوکی داخل مدینہ ہوی اور قصد تہا کہ غسل کرین جو غبار راہ دور ہو ابہی علم نصرت نشیم منصوب تہا کہ روح الامین نازل ہوی استر سوار عمامہ سفید سر پر قطیفہ دوش پر ڈالی ہوی کہ استر قطیفہ سی مکلل بدر و یاقوت تہا اور آثار غبار کی سیماسی ظاہر تہی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا تعالی رحمت نازل کری آپ پر آپ نی سلاح اپنی بدن سی جدا کی اور ہنوز اہل آسمان سلاح ہم لشکر قریش کی تعاقب مین گئی تہی حمراء الاسد تک اونکو بہگایا ہی اب جناب باری عز اسمہ نی حکم دیا ہی کہ نماز عصر بنی قریظہ مین جاکی ادا کرو اور مین آگی آگی آپ کی وہان پہنچ کی قلعہ کو ہلا دیتا ہون پس جناب رسولخدا باہر تشریف لائی حارثہ ابن نعیم اوسوقت حاضر تہا عرض کی کہ ماں باپ میری فدا ہوان آپ پر دحیہ کلبی لوگون مین ندا کرتی ہین کہ نماز عصر بنی قریظہ مین پہونچ کی ادا کرین حضرت نی فرمایا کہ وہ دحیہ نہین بلکہ جبرئیل ہی پس جناب امیر کو طلب کیا اور حکم دیا غرض جناب امیر نی لوگون مین ندا کی اور لوگ روانہ ہونی لگی غرض علم بزرگ کو جناب امیر نی اوٹہایا اور حضرت روانہ بنی قریظہ کی ہوئی جناب امام محمد باقر سی منقول ہی کہ روز بنی قریظہ جناب رسولخدا نی جناب امیر کو با رایت سیاہ و لوای سفید روانہ کیا اور ایک روایت مین یہہ بہی ہی کہ جناب امیر تہوڑا پہلی روانگی حضرت رسولخدا کی روانہ بنی قریظہ کی ہوی تہی غرض جب عساکر منصورہ دور قلعہ بنی قریظہ کی پہونچا تو یہودی نی ندا کی کہ ای ابو لبابہ ابن عبد المنذر تو کہان ہی حضرت نی ابو لبابہ سی کہا کہ تجہی طلب کرتی ہین اونکی پاس جا اور امر نیک و بد ظاہر کر جب ابو لبابہ اونکی پاس گیا تو بہت رونی اور کہنی لگی کہ

ہنوز اس لشکر سی طاقت جنگ جدال کی نہین ہی او بعض ابو لبابہ کی ذکر کرنیکی مشغول ہی کہ بعد ہزیمت احزاب کے
حیی ابن اخطب بہی قلعہ بنو قریظہ مین داخل ہوگیا تہا علاوہ اسکی جناب امیر نی علم بہیدن قلعہ مین نصب کیا کعب ابن اسد نے
آنحضرت کی مقابلہ کو نکلا اور اہل اسلام کو ناسزا کہنا شروع کیا جناب صادق سی منقول ہی کہ گرد قلعہ کی درخت خرما بہت تہی
اور خیام لشکر کو جگہہ بہت کم تہی تب جناب رسولخدا نی اون اشجار کی طرف اشارہ کیا سب درخت وہانسی متفرق ہوگئی
عساکر نصرت ماثر نی خیام برپا کئی تین دن تک محاصرہ رہا اس عرصہ مین کوئی پیغام اونکا نہین آیا بعد تین دن کے
عزال ابن شمول آیا اور عرض کی یا حضرت مال ہمارا آپ لیلین اور مانند بنی نضیر کی ہمکو امان دین کہ آپ کی ملک سے
نکل جائین حضرت نی ارشاد کیا کہ جب تک تابعداری تمہارا نکرو گی تب تک کوئی بات منظور نہو گی پس ابن شمول
واپس گیا بروایت شیخ طبرسی پچیس دن محاصرہ رہا بعد اسکی اونہون نی اقرار کیا کہ ہمکو حکم حضرت کا قبول ہی
پس حضرت نی فرمایا کہ عورتین اونسی جدا کرکی مرد دست بستہ محبوس ہین اوسوقت قبیلہ اوس نے حضرت سے
عرض کی کہ یہہ ہماری حلفا ہین اور اعانت ہماری کرتی رہی ہین آپ نی ابن ابی منافق کی کہنی سی بنی نضیر کو چھوڑ
دیا تہا ہم کیا اوس سے کم ہین حضرت نی کہا کہ تم اسپر راضی ہو کہ تمہاری قوم سی کسیکو حکم قرار دون قبیلہ اوس
کی لوگون نی عرض کی وہ کون شخص ہے حضرت نی فرمایا کہ سعد ابن معاذ انصاری سے نی اوسکا فیصلہ کرنا قبول
ومنظور کیا چونکہ سعد ابن معاذ انصاری علیل تہا جیسا پہلی ذکر ہوا تہا اوسکو محافہ مین سوار کرکی لائی قبیلہ
اوس کے لوگ گرد اوسکی جمع تہی اور کہتی تہی کہ ای ابو عمرو تو احسان کر ہماری حلفا کی باب مین کہ بہت سے
مواطن مین انہون نی ہماری مدد کی ہی جب الحاح اونکا بہت ہوا تب سعد نی کہا کہ اب وہ وقت آیا ہی
کہ سعد پروا نکری راہ حق مین ملامت کرنی والون سی اوس لے کہا افسوس ہی کہ بنی قریظہ ہماری ہاتہہ سی گئے
یہود بہی سعد کی پاس الحاح زاری کرتی تہی جب خاموش ہوئی سعد نی کہا کہ آیا میری حکم پر راضی ہو سب
نی کہا کہ ہم راضی ہین اور امید احسان ونیکی وحسن رعایت کی رکہتی ہین تین مرتبہ یہی سوال کیا
بعد اسکی متوجہ جانب حضرت کی ہوا اور از راہ ادب یہہ نہ کہہ سکا کہ آپ میری حکم پر راضی ہین بلکہ عرض کی
یا حضرت آپ کیا فرماتی ہین حضرت نی فرمایا کہ مین راضی ہون تو حکم کر اس قوم مین سعد نی کہا کہ مینی حکم کیا یا رسول اللہ
کہ مرد انکی قتل کی جائین اور عورتین انکی اسیر ہون اور مساکن و مزارع انکی مخصوص بمہاجرین اور اموال و غنایم انکی
انصار مین تقسیم کیا جائی حضرت نی ارشاد کیا کہ حکم سعد کا موافق فرمان جناب باری عز اسمہ کی ہی بعد اسکی جراحت
منفجر ہوئی اور سعد نی انتقال کیا پس محبوسین کو مدینہ مین لاکی قید کیا اور تین دن کی عرصہ انکو قتل کیا جب کوئی کعب
ابن اسید کو قتل کرنی لگی تو جناب رسولخدا نی فرمایا کہ تجہی فایدہ ندیا نصیحت ابن حواش نی کہ عالم اور عقلمند شام
سی آیا تہا اور کہتا تہا کہ مینی لذتین ترک کین اور مکہ مین آیا اور اکتفا او تنگدستی اور اکل خرما پر کیا بسبب مبعوث

ہوئی ایک پیغمبر کی کہ محل بعثت اوسکا مکہ ہی اور محل ہجرت مدینہ منورہ ہی اور اکتفا کریگا ساتھہ نان خشک اور چند دانہ خرما کی اور دراز گوش پر سوار ہوگا اور چشمہای مبارک بسرخی ہونگی اور بین الکتفین نشان مہر نبوت ہوگا اور شمشیر دوش پر رکھیگا اور جہان جائیگا جہاد کریگا اور سلطنت اوسکی اطراف ارض تک پہونچیگی تا کعب نے کہا کہ حقیقت مین سچ ہی جو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ مجھی خوف ملامت یہود کا ہی ورنہ مین مسلمان ہو جاتا لیکن دین یہود پر زندہ ہون اوسی پر مرتا ہون پھر اوسکو گردن مارا جب حیی اخطب کو قتل کو لے چلے لاہی تو حضرت نے کہا کہ دیکھا تونی قدرت پروردگار عالم کو اے حیی اوسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین شمشیر آپ کی اپنی نفس کو ملامت نہین کرتا جو کچھ مجھسی ہوسکا اوسکو عمل مین لایا لاکن حقتعالی جسکی یاری نکری وہ مخذول و مغلوب ہی غرض قتل کیا گیا بعد اوسکی یہہ آیات نازل ہوئین وانزل الذین ظاھروھم من اھل الکتاب من صیاصیھم وقذف فی قلوبھم الرعب فریقا تقتلون وتاسرون فریقا واورثکم ارضھم ودیارھم واموالھم وارضا لم تطؤھا وکان اللہ علی کل شئ قدیرا یعنی خدا تعالی فرود لایا اون لوگون کو کہ نصرت کرتی تہی احزاب کی اہل کتاب سی اونکی قلعون سی اور ڈالا اونکی دلون مین خوف پیغمبر کا اور اوسکی لشکر کا بس ایک گروہ کو اونمین سی قتل کرتی ہو اور قید کرتی ہو یعنی غلام بناتی ہو ایک گروہ کو اور میراث مین دے ہی تمکو زمین اونکی اور گہر اونکی اور مال اونکا اور میراث مین دیگا وہ زمین کہ ہنوز اوسپی چلی نہین کیا اور تمہاری تصرف مین نہین آئی یعنی بادشاہان عجم و روم وغیرہ بلاد کہ اسلام مین مسخر ہونگی اور خدا تعالی ہر چیز پر قادر و توانا ہی عروۃ الاسلام نے جناب صادق سے روایت کی ہی کہ جب خبر وفات سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی حضرت کو پہونچی تو مع اصحاب سعد کی گہر مین تشریف فرما ہوئی اور صحابہ سی کہا کہ اوسی غسل دین اور خود حضرت بنفس نفیس دروازہ کی چوکھٹ مین متوقف رہی تا آنکہ صحابہ نے سعد کو غسل دیا اور حنوط لگا کی کفن پہنایا اور اوسکی نعش کو اوٹھایا جناب رسولخدا عقب جنازہ سعد کی بی نعلین و ردا بصورت اصحاب مصیبت روانہ ہوے اور کبھی جانب راست جنازہ کی اوٹھاتی تہی اور کبھی جانب چپ اوسکی تا آنکہ نعش قبر تک پہونچی اور اپنی دست حق پرست سی سعد کو لحد مین لٹایا اور اینٹین اوسپر رکھین اور خود پتھر اور گل مانگتی تہی اور سوراخ نہین اور روزن نہین رکہتی جاتی تہی جب حضرت فارغ ہوئی تو مٹی قبر مین ڈالی اور قبر درست کی اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ بدن سعد کا بوسیدہ ہوگا اور جدا ہو جائیگا اور خدا تعالی دوست رکھتا ہی اپنی اوس بندہ کو کہ کوئی کام دین با استحکام کری اوسوقت مادر سعد نے کہا گوارا ہو تجکو بہشت اے سعد حضرت نے مراجعت کی اوسوقت لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت سعد کی جنازہ پر آپ نے ایسی کام کئی ہین کہ کسی اور کی جنازہ پر آپنی نہین کرتی تہی حضرت نے فرمایا کہ مین بی کفش و ردا سعد کی جنازہ کی ساتھہ اسواسطے گیا کہ دیکھا مینی ملایکہ کو

صورت صاحبان مصیبت مین اوسی طرح ہمراہ جنازہ کی اوتر راست و چپ جنازہ کی مین اسواسطہ ہوتا تہا کہ ہاتھہ میرا روح الامین کی ہاتھہ مین تہا جہان وہ جاتی تہی وہین مین بہر جاتا تہا سب نی عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اوسکی جنازہ کی نماز پڑہی اور اپنی دست مبارک سی سعد کو دفن کیا اور باوجود ان سب باتون کی بہی اوسکو فشار قبر ہوا حضرت نی فرمایا کہ ہان اوسی فشار قبر ہوا کیونکہ اپنی اہل و عیال سی بد خلقی کرتا تہا اور جب سعد نی انتقال کیا تو جس تختہ پر روح نی جسد سی مفارقت کی تہی وہ کانپ گیا ۔ اور حضرت صادق سے منقول ہی کہ جب جناب رسالتمآب نی جنازہ سعد پر نماز پڑہی تو فرمایا کہ ستر ہزار فرشتے جبرئیل کی شامل نماز جنازہ سعد کی تہا مین نی سوال کیا جبرئیل سی کہ سبب اسکا کیا ہی جبرئیل نی کہا سعد ہر وقت پڑہتا قل ہو اللہ احد کی پڑہتی بیٹہی اور اوٹہی اور چلتی اور پہرتی کی حالت مین علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اونہون نی کہا یا محمد ابو لبابہ کو ہماری پاس بہیجدو ہم لوگ اپنی باب مین اوس سی مشورہ کرین پس آنحضرتؐ نی اوسکو اجازت دی جب ابو لبابہ قلعہ بنی قریظہ مین گیا تو زن و مرد نالہ کنان اوسکی گرد ہوی اور سب نی کہا کہ ای ابو لبابہ ہماری حق مین کیا مصلحت ہی آیا ہم اپنی تئین جناب رسولخدا کی حوالہ کرین اوسنی کہا یہہ ہی مناسب ہی اور بعد اوسکی اپنی گردن کیطرف اشارہ کیا یعنی تم قتل کئے جاوگے بعد اوسکی ابو لبابہ خود اپنی اس تقریر سی پشیمان ہوا اور اپنی دل مین سوچا کہ یہہ مجہسی خیانت خدا و رسولخدا کی ہوئی پہر سونچکی حضرت کی روبرو نہ آیا سیدہا مسجد نبوی کو روانہ ہوا اور اپنی گردن مین ایک رسی باندہ کی اوس رسی کو ایک ستون جو متصل شباک جناب رسولخداؐ ہی باندہا اور وہ ستون اب تک ستون توبہ ابو لبابہ مشہور ہی اور کہتا تہا کہ جب تک خدا تعالی میری توبہ قبول نفرماوی گا تب تک مین اپنی گردن رسی سے نہ کہولونگا جب جناب رسولخدا نی یہہ سنا تو فرمایا کہ میرے پاس آتا تو مین بہی اوسکی واسطے استغفار کرتا لاکن وہ گیا ہی طرف جناب باری عز اسمہ کے اور وہ اولی ہی بمغفرت پس ابو لبابہ دنکو روزہ رکہتا تہا اور بقدر سد رمق کے افطار کرتا تہا اور بیٹی اوسکی شام کیوقت کہانا اوسکی لئی لاتی تہی اور رسی پکڑ کر واسطی رفع حوایج ضروری کی لیجاتی تہی جب کئی دن اسیطرح پرگذری اور جناب رسولخداؐ نی مع الظفر غزوہ بنی قریظہ سے مراجعت فرمائی تو ایک شب حجرہ ام سلمہ مین حضرت تشریف رکہتی تہی کہ قبول ہونی توبہ ابو لبابہ سی جناب غفار الذنوب نے اپنی حبیب کو اعلام فرمایا حضرت نی ام سلمہ کو اطلاع کی حضرت ام سلمہ نی اپنی حجرہ مین بیٹہی بیٹہی کہا کہ بشارت ہو تجہی کہ ای ابو لبابہ خداے کریم نی تیری توبہ کو قبول کیا ابو لبابہ نی کہا کہ الحمد للہ صحابہ نی قصد کیا کہ ستون سی کہول دین ابو لبابہ نی قسم یاد کی کہ جب تک جناب رسولخدا

اپنی ہاتہہ

اپنی ہاتھ رسی کو نہ کھولین گے تب تک مجھی منظور نہین پس حضرت آئی اور فرمایا کہ ای ابولبابہ تیری توبہ اسطرح قبول ہوئی جیسی تواب گویا شکم مادر سی متولد ہوا ہے ابولبابہ نی عرض کی کہ اس شکریہ مین سارا مال اپنا تصدق کرون حضرت نی ارشاد کیا کہ ثلث مال تصدق کر پس حقتعالی نی یہ آیت نازل فرمائی وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا واخر سيئا عسى الله ان يتوب عليهم ان الله غفور رحيم خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم ان صلاتك سكن لهم والله سميع عليم الم يعلموا ان الله هو يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات وان الله هو التواب الرحيم ایک قوم اور کہ اعتراف کیا انہون نی اپنی گناہونکا اور ملا دیا انہون عمل نیک کو عمل بد سی شاید کہ خدا تعالی توبہ اونکی قبول کری تحقیق کہ خدای تعالی بخشنی والا اور مہربان ہی ای محمدا اونکی اموال سے صدقہ تاکہ پاک کری تو اونکی نفسین گناہونسی اور زیادہ کری تو حسنات اونکی یا پاکیزہ کری تو نفوس اونکی بسبب اوس صدقہ کی اور دعا کر اونکی حق مین کہ دعا تیری آرام ہی واسطے اوس قوم کے اور خدا سمیع علیم ہی آیا نہین جانتی وہ کہ خدا تعالی قبول کرتا توبہ اپنی بندون سے اور قبول کرتا ہی تصدق اونکی کیئی نین اور نہین جانتی وہ کہ خدا تعالے بہت قبول کرنے والا ہی توبہ اور مہربان ہی **فایدہ** مخفی نہ رہے کہ جناب باری عز اسمہ نی نسبت اخذ صدقات کی اپنی ذات مقدس کی طرف کی ہی تو اوس سے کمال عظمت اس عمل خیر یعنی صدقہ دینی کے پائی گئی اس سی معلوم ہوا کہ کوئی مصرف واسطی مال کے بہتر صدقہ سے نہین ہی اور نیز عظمت صدقہ کیطرف مشیر ہے قول خدا تعالے کا من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا یعنی کون ہی وہ شخص جو قرض دی جناب باریتعالی کو قرض حسنہ پس یہ تو ظاہر ہی کہ جناب باری قرض لینی سی غنی ہی تو مقصود اس سی صدقہ ہی پس جسنی صدقہ دیا گویا اوسنی جناب باری عز اسمہ کو قرض دیا اور روز قیامت کہ بہت قریب ہی اضعاف مضاعف اصل سی پاویگا علاوہ بران بہت سی احادیث صحیحہ مین وارد ہی چنانچہ جناب رسولخدا سی منقول ہی کہ جو ایک مومن کو کہانا کہلاتی تو جناب باری عز اسمہ پر واجب ہی کہ اوسکو نعمای بہشت سی سیر کری اور جو شخص برادر مومن کو کپڑی اس دار دنیا مین پہناتی کا خدا تعالی اوسکو حلہ ہای بہشت عطا کری گا

فصل

فصل بیچ بیان اون امور کے کہ مابین غزوہ احزاب و غزوہ حدیبیہ پیش آئی اور اوسمین کے امر مین امر اول بیچ بیان غزوہ مریسیع کی کہ اوسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتی ہین شیخ طبرسی و شیخ مفید وغیرہما نی روایت کی ہی کہ قبیلہ بنی مصطلق کا ایک کوئی پر مقیم تہا کہ اوسکو مریسیع کہتی ہین سرگروہ اونکا حارث بن ضرار تہا حارث مذکور نی بقصد محاربہ جناب رسولخدا اپنی قوم کو مع ایک اور گروہ کے

جمع کیا جب یہہ خبر بسمع اقدس جناب رسالت مآب کی پہونچی تو آنحضرت دوسری تاریخ شعبان کو پانچوین برس ہجرت کی مع اصحاب کی متوجہ جاہ مذکور ہوی اور اس سفر سعادت اثر مین جیش سوار ہمرکاب ظفر انتساب تھی اور چند منافق مثل عبد اللہ بن ابی کے بھی ساتھہ ہولئے اور ازواج مین سی عایشہ ساتھہ تھی جب خبر توجہ موکب جاہ وجلال اہل ضلال کی کان تک پہونچی تو اکثر اعراب جو غیر قبیلہ بنی مصطلق تھی پراگندہ ہوگئی غرض جب حضرت اوس کوی پر پہونچی تو دونو طرف بقصد حرب وپیکار صفین آراستہ ہوئین ایک ساعت تک طرفین سے تیر باری ہوتی رہی بعد اوسکی عسکر نصرت اثر نی بحکم جناب سید البشر اون اہل شر پر حملہ کیا اور دس نفر اوس حملہ مین اہل ضلال مین سی مارے گئی اور چند نفر فرزندان عبد المطلب مین سی مرتبہ رفیعہ شہادت فایز ہوی اور جناب امیر المومنین نی مالک اور اوسکی بیٹی کو قتل کیا یہہ امر موجب فتح اہل اسلام کا ہوا زن و مرد و اطفال دو سو گہر کے دست اہل اسلام ہوی دس ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکری غنیمت مین آئی اور جناب رسولخدا نی مال و غنایم واساری کو بعد وضع خمس کے اہل اسلام پر تقسیم کیا اور جویریہ بنت حارث کو جناب امیر نی اسیر کرکے آنحضرت کی خدمت مین حاضر کیا حضرت نی اوسکو اپنی واسطی لی لیا بعد اسکی تمام قبیلہ بنی مصطلق کا اسلام لایا پس حارث بن ابی ضرار خدمت بابرکت آنحضرت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت بیٹی میری جو ہر زن کریمہ ہے مناسب نہین کہ وہ کسی کے ملک مین آئی حضرت نی فرمایا کہ تو اوسکی پاس جا اور اوس سے دریافت کر وہ جس امر کو اختیار کرے گی وہی کیا جاویگا یہہ سنکی وہ کمال ممنون ومشکور ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس آیا اور کہا کہ ای بیٹی اپنی قوم کو رسوا نکر میری ساتھہ چل کیونکہ رسولخدا نے تجکو اختیار دیا ہی کہ چاہی رہی اور چاہی جاوی اوس دختر نیک اختر نے کہا کہ اگر مجھی اختیار دیا ہی تو مین نہین قبول کرونگی مگر خدا اور رسولخدا کو یہہ سنکر باپ اوسکا بہت ناخوش ہوا اور برا بھلا کہتا ہوا چلا گیا اور جناب رسولخدا نی اوس زن نیک اختر کو آزاد کرکی اوس سے نکاح کیا جویریہ بیان کرتی ہین کہ جب لشکر جناب رسولخدا ہماری قبیلہ سی لڑنی کو آیا تھا تو میری باپ نی کہا کہ اسقدر لشکر ہماری مقابلہ کو آیا ہی کہ ہم اس سی تاب مقاومت کی نہین رکھتی ہین اور علاوہ بران یہہ ہے کہ مین نے خود جب عسکر آنحضرت کو دیکھا تو اسقدر کثرت اس لشکر مین معلوم ہوی کہ مین اوسکو ہرگز بیان نہین کرسکتی ہون اور مین جب مسلمان ہو کے جناب رسولخدا کی نکاح مین آئی تو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام مین وہ کثرت نہ تھی جو مین نے مشاہدہ کی تھی اوسوقت مین نی یقین کیا کہ خدا تعالے نی واسطی خوف دلانی مشرکین کہ اس لشکر قلیل کو اس عظمت اور کثرت سی اونکو دکھلایا تھا اور یہہ بہی

جویریہ

جویریہ سے منقول ہے کہ تین روز قبل ورود جناب رسولخدا ایک شب مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا چاند نے مدینہ کیطرف سے حرکت کی جب میری قریب آیا تو میری دامن مین مستقر ہوا جب مین اسیر ہوی تو اوس خواب کی یہہ تعبیر ہوی کہ ماہ درخشان فلک نبوت کی تزویج مین آئی جب صحابہ نے حال تزویج جویریہ کا سنا تو کہا کہ اب اس قبیلہ کو رابطہ مصاہرت کا جناب رسولخدا کی ساتھہ ہوا ہی جتنی عورات اوس قبیلہ کے غنیمت مین آئین تہین سب نے اپنی اپنی مملوکہ آزاد کر دیا لکہا ہی کہ ایسی عورت مبارک اپنی قبیلہ کی واسطی کوی نہین ہوی اور شعار مسلمانونکا اوس جنگ مین یا منصور امت تہا —

اور شیخ مفید اور شیخ طبرسی نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب جناب رسولخدا قبیلہ بنی مصطلق کیطرف جاتی تہی اثنای راہ مین اکیدن ایک وادی خوفناک پر توقف کیا جب آخر شب ہوی تو حضرت جبرئیل امین نازل ہوی اور حضرت کو خبر دی کہ ایک گروہ کافران جن مین سے اس وادی مین پنہان ہی اور ارادہ فساد کا آپکی اصحاب سی رکہتے ہین پس آنحضرت نے جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب کو بلایا اور فرمایا کہ اس وادی مین جاؤ اور رفع کرو شر دشمنان خدا کا کہ جتی جان مین سے ہین ساتھہ اوس قوت خداداد کے جسسی وہ مخصوص ہی اور سو نفر توانا اور قوی ساتھہ حضرت کی بہیجی اور اونسی ارشاد فرمایا کہ جو علی ابن ابیطالب کہی تمہین وہی بجالانا غرض جناب امیر المومنین علیہ السلام قریب اوس وادی کے پہونچی اور اپنی ہمراہیونکو ارشاد کیا کہ اپنی جگہہ متوقف رہین اور خود حضرت تن تنہا داخل وادی ہوی اور استعاذہ بخدا کیا اور اسماء اعظم الٰہی پڑہی اور پہر ہمراہیونسی فرمایا کہ بقدر ایک تیر پرتاب کی متوقف رہین غرض اوسوقت ایک ہوا ایسی تند چلی کہ پہر ہمراہیونکی پاؤن نہ ٹہر سکی جناب امیر نے نعرہ کیا کہ مین ہون علی ابن ابیطالب وصی رسولخدا اور پسر عم اون حضرت کا اگر قصد لڑنے کا ہی تو سامنی آؤ تا کہ مشاہدہ کرو قدرت خداوند قہار کو پس ایک جماعت مثل زنگیونکی آگ کے انگاری اونکی ہاتہہ پر رکہی ہوی تہی قریب آئی تو حضرت نے تلاوت آیات قرآن مجید کے شروع کی اور شمشیر برق فشان کو راست وچپ حرکت دیتی تہی پس اوس گروہ کا دہوان سا ہو کے اوڑ گیا یہہ حال مشاہدہ فرمایا کر جناب امیر نے نعرہ اللّٰہ اکبر کیا اور اوس وادی سے پہری اور اپنی اصحاب سی ملحق ہوی سب نے عرض کیا کہ حضرت ہم تو بسبب خوف کی قریب ہلاکت کی تہی آپنی اونسی کیونکر مقابلہ کیا حضرت نے فرمایا کہ بتاثیر اسماء الٰہی وہ مغلوب ہو گئی پناہ بجناب رسولخدا لیگئی اور اگر تہوڑا عرصہ اور ٹہرتی تو سب ہلاک ہوتی جب اوس مہم سی فارغ ہو گئی جناب امیر حاضر خدمت بابرکت سرور کائنات ہوی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یا علی بقیۃ السیف بہاگ کر یہان آئی اور تمہاری شمشیر کے خوف سے مسلمان ہوی — علی ابن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ سورہ

[illegible]

[illegible]

منافقین غزوہ بنی المصطلق مین نازل ہوی اور سبب نزول اوس سورہ مبارکہ کا یہہ ہوا کہ بعد مراجعت کی اوس غزوہ سی عسکر نصرت اثر ایک ایسی جاہ پر مقیم ہوا کہ اوسمین پانی کم تہا انس بن سیار کہ ہم قسم انصار کا تہا اور جہجاہ بن سعید غفاری کہ اجیر عمر کا تہا پانی نکالنی کے واسطی کوئین پر جمع ہوی اور دونون نے اپنی اپنی ڈول پانی کی واسطی ڈالی رسیان دونون ڈولون کی الجہگئی سیار نی کہا کہ یہہ جو ڈول ہمارا ہو لسے ہے وہ میرا ہی اور جہجاہ کہتا تہا کہ میرا ہی پس جہجاہ نی ایک طمانچہ سیار کی منہہ پر مارا کہ اوس سی خون جاری ہوا سیار نی خزرج کو ندا کی اور جہجاہ نی قریش کو اپنی مدد کی واسطی پکارا اور قریب تہا کہ فتنہ عظیم برپا ہو جب عبداللہ بن ابی نی یہہ خبر سنی تو بہت غضبناک ہوا اور کہا اوس ملعون نے کہ مرا قصد نہ تہا کہ سفر مین آون اور افسوس ہے کہ ہم ذلیل ترین عرب ہوگی اور مجکو یہہ گمان نہ تہا کہ مین اپنی زندگی مین ایسی واقعات سنون اور اوسکا کچہ تدارک نہ کرسکون پہر اپنی رفقا کی طرف خطاب کیا کہ یہہ ثمرہ تمہاری افعال کا ہی کہ قریش کو تمہنی اپنی گہرونمین رکہا اور اپنی مال دی اور اپنی سینی اونکی سپر کی اور اونکی جانین بچائین تا اینکہ عورات تمہاری بیوہ و بچی تمہاری یتیم ہوی ہاین یہہ قریش نی تمسی کیسا سلوک کیا اور اب ہم جب مدینہ کو جاوین گی کہ پیغمبر خدا اسم سب کو نکالدین گے زید ابن ارقم کہ طفل قریب بہ بلوغ تہا اوس مجمع مین بیٹہا تہا اوسنی یہہ سب سنا وہ جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا اوسوقت مع چند صحابہ سایہ مین ایک درخت کی وہ سایہ خدا جسکی جسم اطہر کا سایہ نہ تہا اور جسکی سایہ علم کی نیچی حشر مین جو ہوگا نجات پاویگا اور جسکی ہمسایگی فردوس برین مین انبیا و مرسلین کو موجب فخر و مباہات کا ہوگی تشریف رکہتا تہا کہ زید مذکور نی ساری تقریر ابی کی عرض کی حضرت نی فرمایا کہ ای پسر شاید تو نی غلط سنا ہوگا زید نی کہا کہ واللہ غلط نہین سنا مین نی حضرت نی فرمایا شاید تو نی اوسپر غضبناک ہوکر ایسا بیان کیا اوسنی عرض کی کہ مین غضبناک نہین ہوا حضرت نی فرمایا کہ شاید اوسنی بطور استہزا کی ایسا کہا ہو زید نی کہا ایسا بہی نہین واقع ہوا یہہ سنکر حضرت نی اپنی غلام سی کہ اوسکا نام شقران تہا فرمایا کہ اونٹ پر محمل باندہی غرض آنحضرت سوار ہوی اور کوچ کیا جب صحابہ نی خبر سفر خیر البشر سنی تو متعجب ہوی اور کہا کہ یہہ وقت سوار ہونی کا نہین حضرت دوپہر کو کیون سوار ہوی ہین غرض سب صحابہ بہی ہمراہ ہوی سعد بن عبادہ آگی بہڑکر حضرت تک پہونچا اور تسلیم عرض کے حضرت نی فرمایا علیک السلام سعد نے عرض کے کہ آپ ایسی وقت کبہی سوار نہ ہوتی تہی آج کیون سوار ہوی حضرت نی فرمایا کہ سعد تو نی نہین سنا کہ آج تمہاری صاحب نی کیا کہا اوسنی عرض کے کہ یا حضرت ہمارا بغیر آپکی کوئی صاحب نہین حضرت نی فرمایا کہ ابن ابی نی کہا ہی کہ جب ہم مدینہ مین پہونچین گی تو عزہ مدینہ مردان ذلیل کو

مدینہ سی باہر نکالدینگی سعد نی عرض کی کہ عزیز آپ ہین اور اونکی اصحاب اور عبد اللہ بن ابی اور اصحاب اوسکی ذلیل تر بین مردم ہین پس حضرت تمام روز چلی اور کسی کو جرات کلام نہوی جب قبیلہ خزرج نی حضرت کو غضبناک دیکہا تو ابن ابی کو بہت لعنت و ملامت کی اوس منافق ملعون نی قسمین کہائین کہ مین نی کچہہ نہین کہا سب نے کہا کہ اگر تو نی کچہہ نہین کہا تو ہماری ساتہہ خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین چل اور استغفار اپنی جرایم کا کر اوس بدبخت نی قبول نکیا اور حضرت نی تمام شب توقف نکیا مگر بقدر نماز کی دوسری دن ایک جگہہ نزول اجلال فرمایا اصحاب سب بسبب تکان راہ کی سوگئی عبد اللہ بن ابی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی کہنی سی انکار کیا اور کہا کہ زید نی جہوٹ کہدیا ہی اور پہر از سر نو اقرار شہادتین کا کیا اوسوقت حضرت نی بظاہر عذر اوسکا قبول فرمایا جب یہہ حال قبیلہ خزرج نی سنا تو زید بن ارقم کو بہت ملامت کی اور کہا کہ تو نی عبد اللہ پر افترا کیا حالانکہ وہ بزرگ ہمارا ہی جب اوس منزل سے بہی کوچ کیا تو زید رکاب سعادت مین حاضر ہوا اور کہتا تہا کہ ای پروردگار کریم تو خوب عالم و دانا ہی کہ مین نے عبد اللہ بن ابی پر افترا نہین کیا ہی جب تہوڑی راہ چلی تو حضرت پر نزول وحی ہوا بعد انقطاع وحی کی آنحضرت نی زید سی فرمایا کہ ای پسر تو سچا تہا اور جو کچہہ تو نے سنکی اوسکی زبانی بیان کیا تہا اوسکی تصدیق کے واسطی خدا نی آیات بینات بہیجی ہین جب حضرت نی منزل پر نزول اجلال فرمایا تو سب صحابہ کو جمع کیا اور اونکی سامنی سورہ منافقین کے تلاوت کے پس خدا تعالی نے بنزول اس سورہ مبارکہ کے عبد اللہ مذکور کو ذلیل و رسوا کیا بسند معتبر منقول ہے کہ عبد اللہ منافق کا بیٹا حضرت کے خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کے کہ اگر آپکو میری باپ عبد اللہ ابن ابی کا قتل منظور ہی تو مجہی حکم دیجئی کہ مین سر اوسکا حاضر کرون حضرت نی فرمایا کہ مجہی اوسکا قتل منظور نہین اور تو اوس سے نیک مصاحبت کر جبتک وہ ہمسی دشمنی ظاہر و علانیہ نکری جناب امام محمد باقر ع سی منقول ہے کہ جب بنزول سورہ منافقین کے تفضیح ہوے تو عزیز و قریب اونکی پاس گئی اور کہا کہ ہمارے بہت ذلت ہوئی ہے مناسب یہہ ہی کہ جناب رسولخدا کے خدمت مین چلو کے استغفار کرو منافقین نے انکار کیا حقتعالے نی یہہ آیۃ نازل فرمائی وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ شیخ طبرسی نی روایت کی ہی کہ اس سفر سعادت اثر مین ایکدن جناب رسولخدا نی مع عسکر نصرت اثر متصل بقیع کے ایک سراب پر نزول اجلال فرمایا کہ جسی بقعاع کہتی ہین وہان ہوا ایسی سخت چلی کہ اوس سی اذیت پہونچی اوسی شب کو ناقہ حضرت کا گم ہوگیا حضرت نی فرمایا

کہ سبب تندی ہوا انکا یہہ ہے کہ مدینہ مین ایک بڑا منافق مرگیا ہی لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت وہ کون ہی حضرت نے فرمایا کہ رفاعہ پس ایک منافق نے جو ساتھہ تہا کہا کہ رسولخدا کسطرح دعوے غیب دانی کا کرتی ہین حالانکہ انکو اطلاع نہین کہ ناقہ کہان گیا ہے پس حضرت جبرئیل نازل ہوے اور قول منافق سے اطلاع کی اور مقام ناقہ کا بتلایا یہہ سنکر حضرت نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا کہ مین کب کہا ہی کہ مین عالم الغیب ہون مگر خدا تعالی میری طرف وحی بہیجتا ہی اور اب جبرئیل امین نے مجھسی کہا ہی کہ فلان منافق مرگیا ہی اور ناقہ فلان مقام پر ہی اور مہار اوسکی درخت سی لپٹ کی رہگی ہے اسواسطی وہ آ نہین سکتا جب صحابہ اوس جگہ پر پہونچی تو اوسیطرح سی دیکہا اور اوسکو حضرت کے خدمت مین لائی یہہ امر دیکہکر وہ منافق بدل اسلام لایا جب حضرت مدینہ مین پہونچی تو دیکہا کہ رفاعہ بن زید کو جو عظمای یہودان بنی قینقاع سی تہا تابوت مین ڈالی ہوئی قبر کیطرف لیجاتی ہین اور جسوقت حضرت نے اطلاع دی تہی اوسیوقت اوسکی روح نے مفارقت کی تہی — غرض جسوقت حضرت قریب مدینہ کے آئی تو عبداللہ بن ابی نے چاہا کہ داخل مدینہ ہون عبداللہ اوسکی بیٹی نے ممانعت کی اور کہا کہ قسم خدا کی مین تجکو داخل مدینہ نہونی دون گا جب تک کہ آنحضرت اجازت نہ دینگی اور آج معلوم ہوگا تجکو کہ ذلیل کون ہی اور عزیز کون ہی ابی نے اپنی بیٹی کی حضرت کی پاس شکایت کی حضرت نے اوسکو اجازت دی وہ داخل مدینہ ہوا اور چند روز بیمار رہکی داخل جہنم ہوا ثقۃ الاسلام نے بسند حسن جناب صادق ع سے روایت کی ہی کہ جب ابن ابی مرگیا تو جناب رسولخدا اوسکی بیٹی کے سبب سے اوسکی جنازہ پر تشریف لیگئی پس عمر بن خطاب نے حضرت سی کہا کہ آپ اس منافق کے جنازہ پر کیون آئی ہین حالانکہ خدا نے تمکو منع کیا اسبات سی کہ منافق کے قبر پر استادہ ہو حضرت خاموش رہی دوسری مرتبہ اوسنی بخشونت وہی اعتراض کیا حضرت نے فرمایا کہ وای ہی تجہپر ای ابن خطاب تو کیا جانتا ہی کہ مین نے اس نماز مین کیا پڑہا بلکہ مین نے دعا کی خدا تعالی سی کہ شکم ابن ابی کا آگ سی بہر دی اور قبر اوسکی پر از آتش کرے اور عذاب اوسکا جہنم مین مضاعف کری جناب صادق ع فرماتی ہین کہ جناب رسولخدا کو اوسنی اسقدر مضطر کیا کہ جس بات کا اخفا چاہتی تہی اوسکو ظاہر کرنا پڑا — اور اسی غزوہ مین بعض منافقین نے نسبت افک عایشہ کی طرف کی تہی پس حقسبحانہ وتعالی نے آیات مشعر برائت عایشہ اس امر سے نازل فرمائین اور آیات مشتملبر مذمت و تکفیر منافقین کے جنہون نے کہ یہہ افترا کیا تہا نازل کین اور روایات خاصہ سی معلوم ہوتا ہی یہہ نسبت طرف ماریہ ام ابراہیم کی ہوئی تہی تو تہمت

کرنی والونکو

کرنی والونکی مذمت مین آیات نازل ہوین اور ام ابراہیم کی برات ثابت ہوئی — امر ثانی
بیچ بیان باقی وافعات کی ہے علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا واسطہ
غزوہ بدر صغرے کی تشریف لیجا لی تہی تو قریب بنی اشجع و بنی ضمرہ کی عبور فرمایا اور بنی ضمرہ سی حضرت
نی پہلی صلح کی تہی اوسوقت صحابہ نی عرض کی کہ بنی ضمرہ ہماری قریب ہین اور ہمکو یہہ خوف ہی کہ مدینہ پر
تاخت لی جائین یا مشرکین مکہ کی نصرت کرین مناسب یہہ ہی کہ ہم پہلی انسی جنگ کرین حضرت نی فرمایا
کہ یہہ قبیلہ سب عرب کی نسبت زیادہ احسان والدین سی کرتا ہی اور صلہ رحم بجالاتا ہی اور سب سے
زیادہ وفا لعہد کرتا ہی اور اشجع کہ ایک قبیلہ کنانہ تہا بلاد اونکی قریب بلاد بنی ضمرہ کی تہی اور وہ سب ہم
قسم بنی ضمرہ کے تہی اتفاقاً ایک سال خشک سالی بلاد بنی اشجع مین ہوی اور بلاد بنی ضمرہ مین پانی بہ
کثرت اور گہاس ہی بہت تہی اس سبب سی بنی اشجع نی چاہا کہ بلاد ضمرہ مین جائین ابوہ باین نیت حرکت
کی جب یہہ خبر بسمع اقدس جناب رسولخدا پہونچی پس حضرت نی تہیہ جنگ کا کیا اور حقسبحانہ و تعالے
نی یہہ آیات نازل فرمائین فَاِن تَوَلَّوا فَخُذُوهُم وَاقتُلُوهُم حَيثُ وَجَدتُّمُوهُم وَلَا
تَتَّخِذُوا مِنهُم وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا اِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ اِلٰى قَومٍ بَينَكُم وَبَينَهُم
مِيثَاقٌ اَو جَاءُوكُم حَصِرَت صُدُورُهُم اَن يُقَاتِلُوكُم اَو يُقَاتِلُوا قَومَهُم وَلَو شَاءَ
اللّٰهُ لَسَلَّطَهُم عَلَيكُم فَلَقَاتَلُوكُم فَاِنِ اعتَزَلُوكُم فَلَم يُقَاتِلُوكُم وَاَلقَوا اِلَيكُمُ
السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُم عَلَيهِم سَبِيلًا یعنی اگر اعراض کرین کفار ایمان لانی سے
یا ہجرت کرنی سی پس گرفتار کرو اونکو اور قتل کرو اونکو جہان پاؤ اور نہ قبول کرو اونسی کوی دوست
اور یاور مگر یہہ کہ پیوند کرین ایسی گروہ سی کہ واقع ہوا ہو تم مین اور اونمین عہد و پیمان حالانکہ تنگ تہی
سینہ اونکی اسی کہ تمہاری ساتہہ جنگ کرین یا جنگ کرین اپنی قوم سی اور اگر خدا تعالی خواہش کرتا
تو اونکو تم پر مسلط کرتا پس البتہ وہ تمسی قتال کرتی پس اگر تمسی کنارہ کرین اور محاربہ نکرین تمسی اور
ڈالدین طرف تمہاری انقیاد اور تسلیم پس نہین دی خدا تعالی نی اونکی تئین تمپر راہ علی ابن ابراہیم
نی روایت کی ہی کہ محال بنی اشجع کی بیضا و حل و مستباح وغیرہ تہی اور بہت قریب تہی مدینہ رسول سے
اور ڈرتی تہی بسبب قرب مدینہ کی کہ ایسا نہو پیغمبر انکی فوج بہیجین اور ہمسی لڑائی کرین اور حضرت بہی و
نہی مقابلہ نکرین غرض اسی اندیشی مین ناگاہ خبر ہوی کہ سات سو نفر اشجع مع اپنی رئیس مسعر بن مسعود
رحیلہ کی مع زن و بچہ آئی ہین اور درہ سلع مین متوقف ہین اور یہہ قصہ ربیع الاول سنہ ہجریہ کا ہی جب
یہہ خبر حضرت نی سنی تو اسید بن حضیر کو طلب کیا اور اوسی حکم دیا کہ مع چند نفر اصحاب کی اشجع کی

پاس جا اور دریافت کر کہ اونکی آنیکی کیا وجہ ہی یہہ سنکی اسید مع تین نفر کے اونکی پاس گیا اور
آنیکا سبب پوچھا مسعود بن رحیلہ تعظیم کے واسطے اوٹھا اور سلام میں تقدیم کی اور کہا کہ ہم یہاں قصد اسکا
ہیں کہ رسول خدا سے صلح کریں اور اونسے امان نامہ لکہو الیں یہہ سنکی اسید خدمت حضرت میں حاضر
ہوا اور ماجرا عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ ڈرے ہیں کہ ہم اونسے کہیں جنگ نکریں پس حضرت نے
دس خروار خرما اونکی واسطے بہیجی اور فرمایا کہ ہدیہ بہیجنا نیک چیز ہے قبل بیان حاجت کی پہر حضرت
بنفس نفیس اونکی پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای گروہ اشجع تم لوگ کس کام کیواسطے یہاں آئی ہو انہوں
نے عرض کی کہ گہر ہمارے آپکی قریب ہیں اور عدد ہمارا قلیل ہی قبائل میں کوئی ایسا گروہ نہیں کہ عدد اوسکا ہم
سے کم ہو پس آپکی لڑائی سے ڈرتے ہیں بسبب نزدیکی کے اور اپنی قوم سے ڈرتے ہیں بسبب قلت عدد کے
اس واسطے آپکی خدمت میں حاضر ہوئی ہیں کہ آپ سے صلح کریں آنحضرت نے التماس اونکا قبول فرمایا اور صلحنامہ
لکہا پس وہ ایکدن توقف کر کی اپنی بلاد کو مراجعت کر گئی پس خدا تعالی نے وہ آیات اونکی صلح کی بابت
نازل کیں جو کہ سابق مذکور ہو چکی ہیں اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہی کہ اسی سال یعنی سال پنجم ہجرت میں
ہجرت سے جناب رسول خدا نے زینب بنت جحش سے جو پہلے زوجہ زید کی تہی نکاح کیا اور مشہور یہ ہے کہ نکاح
بہی اسی سال میں واقع ہوا اور شیخ طبرسی نے روایت کی ہی کہ سنہ ۶ ہجری میں جناب رسول خدا
نے عکاشہ بن محصن کو مع چالیس سوار کی طرف غمرہ کی بہیجا عکاشہ وقت صبح کی وہاں پہونچا
وہ پہلے سے یہہ خبر سنکی بہاگ گئی تہی غرض عکاشہ وہانسی دوسو اونٹ مال غنیمت لیکی دوسرے
دن مدینہ میں پہونچا اور اسی سال میں ابی عبیدہ جراح مع چالیس نفر کی قبیلہ ثعلبہ کیطرف روانہ
کیا جب وہاں پہونچا تو وہ لوگ بہاگ گئی ایک شخص اونمیں سے اسیر ہوا وہ اسلام بہی لایا اور اسی سال
میں زید بن حارثہ کو مع ایک لشکر کے جموم کیطرف کہ بلاد بنی سلیم سے تہا بہیجا وہانسی مال بسیار لیکر
واپس آیا اور پہر اسی سال میں زید کو جمادی الاولی میں مع ۱۵ نفر کی واسطے جنگ بنی ثعلبہ کی روانہ
کیا وہ سنتی ہی بہاگ گئی اور چالیس شتر لیکر مراجعت کی اور اسی سال میں جناب رسول خدا کو خبر پہونچی
کہ بنی عبد اللہ بن سعد اہل فدک سے یہودان خیبر کی اعانت کرتی ہیں آنحضرت نے جناب امیر کو اونکے
مخالفت کی واسطے بہیجا اور اسی سال میں عبد الرحمن بن عوف کو شعبان کی مہینے میں طرف دومة
الجندل کے بہیجا۔ اور فرمایا کہ اگر قبول کریں تو اونکی رئیس کے بیٹی سے تو اپنا عقد کرنا چنانچہ
جب عبد الرحمن وہاں پہونچا تو وہ مسلمان ہوگیا تماضر بنت اصبغ سے عبد الرحمن نے اپنا عقد کیا اور اسی
سال میں سریہ عرنیان پیش آیا اور سبب اوسکا یہہ تہا کہ آٹھ نفر عرنیہ سے خدمت میں آنحضرت کی حاضر

ہوی اور

ہوی اور اسلام لائی اور چند روز متوقف ہوی بعد چند روز کی اونہون نی عرض کی کہ ہوای مدینہ ہمکو موافق نہین اسسے ہم بیمار ہوگئی ہین حضرت نی اونکو صحرا مین اپنی شترونکی پاس بہیجا کہ دودہ اونٹونکا پین اور وہین رہین جب تک اونکا مزاج اصلاح پر آئی جب وہ تندرست ہوی تو انہون نی حضرت کی اونٹون کی چرانیوالی کی ہاتہہ پاون کاٹ ڈالی اور کانٹی اونکی مونہہ مین بہر دئی تا اینکہ وہ شخص مر گیا اور [illegible] اونٹ ذبح کر ڈالے جب آنحضرت کو اطلاع ہوی تو حضرت نی کرز بن جابر فہری کو اونکی تعاقب مین مع بیس سوار کی بہیجا کرز اونکو گرفتار کر لایا وہ اپنی سزا کو پہونچی اور اسی سال مین بعض صحابہ آنحضرت نی اموال ابو العاص بن ربیع کو کہ وہ شام کو واسطی تجارت کی جاتا تہا غارت کیا اور صحابہ نی وہ مال خدمت مین جناب رسولخدا کی حاضر کیا حضرت نی اونہین پر تقسیم کر دیا اسی عرصہ مین ابو العاص بہاگ کر زینب اپنی زوجہ کی پاس پناہ لایا حضرت نی اون لوگون کو جو مال لوٹ کر لائی تہی بلوایا اور اونسی کہا کہ جو رشتہ ابو العاص سے مجکو ہی تم خوب جانتی ہو اگر مصلحت جانو تو مال اوسکا پہیر دو سب نی واپس کیا وہ مال لیکی ابو العاص مکہ مین گیا اور جن جن لوگونکا وہ حق تہا سب کو دی دیا اور اونسی کہا کہ میری نزدیک حقیقت اسلام کی ظاہر ہو چکی [illegible] مکہ مین اسواسطی آیا ہون کہ تمہارا مال ادا کرون نہین تم مجہی کہتی کہ یہہ ہمارے مال [illegible] مسلمان ہوا ہی پس شہادتین کہہ کی مسلمان ہوگیا ظاہرا مصلحت مال اوسکا واپس کر لی مین [illegible] اور اسی سال مین آنحضرت نی نماز واسطی استسقا کی پڑہی اور باران رحمت الہی نازل ہوا اور [illegible] استسقا مین آنحضرت سی کئی معجزات ظاہر ہوی

بیان غزوہ حدیبیہ و بیعت رضوان

اکثر مورخین یہہ ہی کہ غزوہ حدیبیہ سنہ ۶ ہجری مین واقع ہوا علی ابن ابراہیم نی بسند صحیح جناب صادق سی تفسیر آیہ کریمہ انا فتحنا لک فتحا مبینا روایت کی ہی کہ سبب نزول اس آیہ کریمہ او فتح عظیم کا یہہ ہوا کہ حق سبحانہ و تعالی نی اپنی حبیب کو خواب مین دکہلایا کہ حضرت مع اصحاب کی داخل مسجد الحرام ہوی اور طواف کعبہ مکرمہ کا کیا اور حلق بہی کیا حضرت نی اس خواب سے اصحاب کو اطلاع کی اور تہیہ سفر کیا اور مع اصحاب مدینہ سی کوچ کر کی ذو الحلیفہ مین پہونچی اور احرام عمرہ کا باندہا چہاسٹہ ۶۶ اونٹ واسطی نحر کی ساتہہ لئی اور سبکو اشعار کیا یعنی ایکطرف کوہان سے شگافتہ کی اور اوسی آلودہ بخون کیا تہا کہ سب جانی کہ ہدی واسطی کعبہ کے ہی پس سب نی احرام وہانسی باندہا اور لبیک گویان روانہ مکہ مشرفہ ہوی اور سب صحابہ نی اپنی اپنی توفیق کی موافق ہدی اپنی ساتہہ لی جب یہہ خبر مشرکین مکہ کو پہونچی تو اونہون نی خالد بن ولید لعین کو دو سو سوار کے ہمراہ واسطی استقبال جناب رسولخدا کی بہیجا کہ کمین گاہ مین مخفی رہی اور جہان

فرصت پاتی حضرت کی لشکر پر شب خون ماری پس خالد بن ولید حضرت کی قریب پہونچا اور ساتھ ساتھ
ہو لیا ایکدن بلال نی اذان کہی اور حضرت مع اصحاب کی متوجہ نماز ہوی خالد نی اپنی دلمین کہا کہ وقت
نماز اگر ان پر حملہ کیا جاوی تو چونکہ یہہ نماز کو دوست رکہتی ہین ہرگز قطع نہین کرینگی ابہی خالد نی
اپنی دلمین قصد کیا تہا کہ جبرئیل نازل ہوی اور جناب رسولخدا پر تلاوت کی آیہ صلوة خوف کی حضرت نی
ظہرین کو جمع کیا اور بطور صلوة الخوف دونو نمازین ادا کین اور مشرک حملہ نکر سکی اور بنی نیل مرام واپس
ہوی اثنای راہ مین جناب رسولخدا نی اہل بادیہ کو دعوت طرف جہاد دی کی سب نی انکار کیا کہ
اہل اسلام کو طمع ہی کہ حرم مین داخل ہون حالانکہ قریش ایسی غالب ہین کہ مدینہ مین جا کے
ایسی لڑی ہین اور ہرگز رسولخدا اور اونکی اصحاب اس سفر مین سی زندہ مراجعت نکرینگی غرض آنحضرت
نی حدیبیہ مین جو متصل بحرم ہی نزول اجلال فرمایا جب یہہ خبر مشرکان مکہ کو پہونچی تو اونہون نے
لات و عزی کی قسمین کہائین کہ رسولخدا کو ہرگز داخل مکہ نہونی دینگی جب تک کہ اونکی سر دلک جسم
متحرک ہین جب حضرت اونکی ارادہ سے مطلع ہوی تو ایک شخص کو پاس اونکی یہہ پیغام دیکر بہیجا کہ ہم
ہرگز بقصد جنگ نہین آئی بلکہ ارادہ عمرہ بجالانی کا ہی اور نحر ہدی کا تاکہ تمہاری استعمال مین آئی
اور پہر مدینہ کیطرف مراجعت کرینگی اور قریش نی عروہ بن مسعود الثقفی کو جو مرد عقلمند تہا بطور سفارت
بہیجا جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا تو اوسنی کہا کہ حضرت اپکا حدیبیہ تک آنا امر عظیم ہی اور
آپکی قوم یعنی قریش نی اپنی خیمہ خارج مکہ نصب کی ہین اور زن و مرد صغیر و کبیر اونمین متوقف ہوی
ہین اور اونہون نی قسمین کہائین ہین کہ اپکو داخل حرم نہونی دین آیا آپ چاہتی ہین کہ اونکا
استیصال فرمائین حضرت نی فرمایا کہ مین بارادہ جنگ نہین آیا بلکہ مقصود مجہی طواف و سعی ہی
عروہ نی عرض کی کہ قسم خدا کی مین نی ہرگز نہین دیکہا کہ منع کرین ایسی صاحب ارادہ نیک کو جو کہ
ارادہ آپ رکہتی ہین یہہ کہکر عروہ مکہ مین آیا اور پیغام حضرت کا قریش کو پہونچایا سب نی کہا کہ اگر
آنحضرت داخل مکہ ہوی اور اعراب کو یہہ خبر پہونچی تو ہم لوگ سب کی نزدیک ذلیل ہونگی اور پہر
سب ہم پر جرات کرینگی بعد اوسکی حفص بن احنف و سہیل بن عمر کو حضرت کی خدمت مین
بہیجا جب وہ پہونچی تو حضرت سی عرض کی کہ یا حضرت اس سال آپ مدینہ کیطرف مراجعت فرمائی
تاکہ ہم دیکہین کہ امر اپکا کہانتک منتہی ہوتا ہی چونکہ عرب سنچکی ہین کہ اب مکہ کی طرف متوجہ
ہوسکی ہین اگر آپ قہرا داخل مکہ ہوی ہم لوگ اعراب کی نظرون مین ذلیل ہو جائینگی [illegible]
اور عرب کو ہمپر جرات ہو جاوی گی ہمیشہ ہمکو تنگ کیا کرینگی تاکہ آپ اپنی مناسک ادا کرین

سال آئنده دسمی مہینی تشریف لاوی ہم تین روز تک خانه کعبه کو اپکی واسطی خالی کردینگی

حضرت نی

حضرت نے یہہ سنکر التماس اونکا قبول کیا اونہون کہا کہ اسمین شروط ہین اول یہہ ہی جو کوئی ہم مین سے بہاگ کے انکی پاس پناہ لیجاوی تو آپ اوسی حوالہ ہمارے کرین اور اسیطرحسی جو انکی طرفسی بہاگ کے آوی گا تو ہم آپکی حوالہ کرین گے حضرت نے یہہ سنکی فرمایا کہ جو کوئی ہماری طرف بہاگ کے تمہارے پاس جاوی ہمکو اوسکی کچہ حاجت نہین البتہ ایک شرط ہی جو کہ مسلمان مکہ مین ہین اونکو کسیطرح اظہار اسلام مین اذیت نہ پہونچانا اور اکراہ کفر پر نہ کرنا اونہون نے اس شرط کو قبول کیا مگر بعض اصحاب کو یہہ صلح ناگوار ہوے خصوصاً انکار عمر کا سب سی زیادہ تہا عمر ابن خطاب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ یا حضرت آیا ہم حق پر نہین ہین یا دشمن ہمارے باطل پر نہین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان ہم حق پر ہین اور دشمن ہمارے باطل پر ہین پہر عمر نے کہا کہ پہر کیون ہم اپنی ذلت اختیار کرین حضرت نے فرمایا کہ جناب باریتعالی نے مجہسی وعدہ نصرت کا کیا ہی اور وہ ہرگز وعدہ خلافی نہین کرتا یہہ سنکر خلیفہ ثانی بہت ناخوش ہوی اور کہا کہ اگر چالیس آدمی بہی میری موافقت کرین تو مین پیغمبر خدا کی مخالفت اختیار کرون گا مترجم کہتا ہی کہ جناب رسولخدا کی حیات مین تو یہہ حسرت خلیفہ صاحب کی جی مین رہی مگر بعد وفات سرور کائنات کی یہہ تمنا بہی پوری کر لی اور وہ وہ مخالفتین کلین کہ جنکو نہ زمین اوٹہا سکی اور نہ آسمان اونہوین کی بدولت امت آجتک اپنی امور مین حیران و پریشان ہے اور تفصیل انکی حالات طلسمات آیات کتب مبسوطہ مین مندرج ہی غرض سہیل و حفص نے قریش کو جا کی انعقاد صلح کا مژدہ دیا جب وہ جا چکی تو عمر سامنی پیغمبر خدا کے آیا اور عرض کے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ہمسی فرمایا تہا کہ داخل مسجد الحرام ہونگی اور حلق راس کرینگی اب وہ وعدہ کہان گیا حضرت نے فرمایا کہ مین نے کب کہا تہا کہ اسی سال یہہ امر ظہور مین آتی گا بلکہ مین اب بہی کہتا ہون کہ خدا تعالی نے مجہسی وعدہ کیا ہی کہ فتح مکہ کرونگا اور طواف و سعی اور حلق راس بہی کرونگا جب منافقین کو بہت سی شکوک ہوی اور بیہودہ تقریرین کہین تو آنحضرت نے فرمایا کہ آیا مین نہین بچانتا تم وہی ہو کہ روز بدر ڈر گئی تہی اور تم وہی ہو جو بروز احد بہاگ کر پہاڑون پر چڑہ گئی تہی اور مین ہر چند تمہین بلاتا تہا تم جواب نہین دیتی تہی اور اسیطرحسی حضرت نے بہت سا حال اونکی جی چیرانی کا مواطن متعددہ مین بیان فرمایا سب نے بظاہر اظہار ندامت کیا اور کہا کہ مصلحت صلح کی خدا اور رسولخدا خوب جانتی ہین مترجم کہتا ہی کہ ابن ابو الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین کتب سیر و تواریخ سی مثل تاریخ واقدی وغیرہ سی تکذیب کرنی عمر کے اس وعدہ کی تئین لیکر عتاب کرنا جناب رسولخدا کا باہمین الفاظ نسبت عمر کی لکہا ہی اور استدلال کیا ہی کہ عمر ابن الخطاب بہی جنگ احد مین

صلحنامہ حدیبیہ

منجملہ مغرورین تہا۔ غرض علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ حفص اور سہیل دوسری مرتبہ خدمت مین آنحضرت کی حاضر ہوی اور عرض کے کہ یا حضرت قریش نی قبول کیا ہی کہ مسلمان اظہار اسلام مکہ مین کرین کوی اوسپر اکراہ نہ کریگا پس آنحضرت نی جناب امیرؑ کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ صلحنامہ لکہو جناب امیرؑ نی لکہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل نی کہا کہ ہمکو رحمن کی معنی معلوم نہین اوسطرح پر لکہو جسطرح ہم ہمیشہ لکہتی ہین بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جناب رسولخداؐ نی فرمایا کہ یہہ بہی ایک اسم ہے اسما حقتعالی سے یہہ ہی لکہو پس فرمایا کہ لکہو کہ یہہ مصالحہ و محاکمہ ہی کہ جسپر اتفاق کیا ہی محمد رسول اللہ اور قریش مکہ نی سہیل نے کہا کہ اگر ہم انکو رسولخدا جانتی تو کیون لڑتے بلکہ آپ لکہوائی محمد بن عبد اللہ پس حضرت نی فرمایا کہ مین رسولخدا بیشک ہون اگرچہ تم اقرار نکرو اور پہر فرمایا کہ یا علی محو کرو لفظ رسول اللہ کا اور لکہو محمد بن عبد اللہ جناب امیر نے عرض کے کہ یا حضرت میری ہاتہہ مین یہہ طاقت نہین کہ لفظ رسول اللہ کا آپکی نام سے جدا کرون آنحضرت نی اپنی دست مبارک سے اوس جگہہ محمد بن عبد اللہ لکہہ دیا اور لفظ رسول اللہ کا محو کر دیا بعد اوسکی جناب امیر المومنینؑ نی لکہا کہ یہہ وہ نامہ ہی کہ صلح کی ہے محمد بن عبد اللہ نی اور قریش اشراف نے سہیل ابن عمرو سے کہ دو سال تک آپسمین لڑائی نہو ایک دوسرے کا مال نہ لوٹی اور کینہ ہای دیرینہ کو دو برس تک بہولا دین اور دوسرے شرط یہہ ہی جو شخص چاہی عہد و پیمان اور امان محمد مین رہے اور جو شخص چاہی امان قریش مین رہے بشرطیکہ جو قریش مین سے بہاگ کے حضرت کی پاس جاوی اوسکو حضرت حوالہ قریش کرین اور جو حضرت کی پاس سے بہاگ کے یہان آوے اوسی قریش حوالہ جناب رسولخداؐ نکرین اور امر اسلام مکہ مین ظاہر ہوا اور قریش سے مسلمانون کو اونکی دین پر اکراہ نکرین اور کسی کو امر دینی مین ایذا اور اذیت نہ پہونچائین اور یہہ کہ جناب رسولخدا اس سال مدینہ کی طرف مراجعت کرین اور سال آیندہ مین مع اصحاب کی تشریف لاوین اور تین روز تک مکہ مین رہین لیکن اسلحہ و حربہ وغیرہ لیکی داخل ہون مگر اسلحہ مسافرانہ اگر ساتہہ ہو تو مضایقہ نہین اور اس صلحنامہ کو لکہا جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے اور گواہ ہوی مہاجر و انصار جبکہ عہدنامہ لکہا جا چکا تو آنحضرت نی حضرت امیر سے کہا کہ یا علی تم اسوقت محو نکرسکی لفظ رسول اللہ کا میری نامسی قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنی مجہکو اپنی مبعوث کیا ہی کہ تمکو ایکدن قبول کرنا پڑیگا قول نہین مشرکین تمہاری اولاد کا ایسی ہی اب مین درحالتیکہ تم غمگین و مقہور و مظلوم ہو گے پس جبکہ صفین مین امر تحکیم پر قرار پایا جناب امیر المومنینؑ نی لکہا کہ صلح کی امیر المومنین علی ابن ابیطالب نی معاویہ

بن ابی سفیان سے ان شرائط پر پس عمرو بن عاص ملعون نے کہا کہ اگر ہم جانتی کہ آپ امیر مومنین ہین تو ایسی کیون جنگ کرتی بلکہ آپ لکہی کہ صلح کی علی ابن ابیطالب نی معاویہ بن ابی سفیان سے پس جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ سچ کہا تہا میرے حبیب حضرت رسولخدا نی کہ مجہی اس واقعہ کی اطلاع کی تہی پس جسطرح عمرعاص ملعون مورد آیہ وافی ہدایہ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ تہا کما فی در المنثور للسیوطی کہتا تہا اوسی طرح حضرت نی لکہدیا **نکتہ** جب علمای شیعہ کثرہم اللہ تعالی طعن قرطاس پیش کرتی ہین کہ کیون خلیفہ ثانی نے سامان کتابت پیش نکیا حالانکہ جناب رسولخدا ہدایت امت کو منوط بکتابت کر چکی تہی وما بعد الحق الا الضلال بلکہ کلمات گستاخی و بی ادبی کہ آج ادنی مسلمان کو نہین کہتی ہین نسبت مورد آیہ وافی ہدایہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کی اپنی زبان پر لا کے دین اور دنیا مین بدنام ہوے کما فی شرح دیوان المتنبی للعکبری تو اوسکی جواب مین بہت کچہہ فرماتی ہین خلاصہ جسکا یہہ ہی کہ جناب رسولخدا سے خطائین ہوتی تہین پس یہہ بہی خطا ہی چنانچہ مولوی عبدالعزیز دہلوی کے جواب کا تحفہ مین ماحصل یہی ہی بلکہ شاہصاحب موصوف نی قران مجید کے دس آیتین لکہی ہین اور اپنی زعم فاسد مین واسطی ترویج روح خلیفہ صاحب کی العیاذ باللہ جناب رسولخدا کے خطائین ثابت کی ہین جواب تمام ہذیانات شاہصاحب موصوف کتاب مستطاب طعن الرماح حضرت سلطان العلماء دام ظلہ العالی ما کرت الایام واللیالی و تشیید المطاعن مین باتم تفصیل موجود ہی علاوہ بران شاہصاحب نی ایسی کلمات کی کہنی کا نسبت بجناب تقدس مآب ؐ کی جواز ثابت کیا ہی وہو کما ترے لرفع الامان عن جمیع اقاویل الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علی نبینا وآلہ وعلیہم اجمعین **از انجملہ** یہہ بہی فرماتے ہین کہ کیا ہوا اگر عمر نے کہنا نہ مانا جناب امیر نے بہی تو غزوہ حدیبیہ مین عرض کیا تہا کہ مین لفظ رسول اللہ کو حضرت کی نام سے نہین مٹا سکتا پس اب جمیع سامعین وناظرین انصاف کرین کہ کسقدر فرق دونو مقام مین ہی کہان تو یہہ کہ حضرت امیر فرمائین مجہمین طاقت نہین کہ لفظ رسول اللہ آپکی نام سے مٹاؤن اور کہان یہہ ہذیان کہ ہرگز اسباب کتابت حاضر نکرو کہ معاذ اللہ یہہ شخص نہ رسول اللہ اور کوئی اور ادب کا کلمہ ہذیان کرتا ہی اوسمین اور اسمین فرق زمین آسمان کا ہی لاکن چونکہ خوف ہی کہ اسکو بہی نمانی لہذا ایک مثال سناتی ہین کہ یہہ ایسی بات ہی کہ ایک بزرگ اپنی خوردسی کہی کہ ہماری برابر بیٹہو اور خورد عرض کری کہ حضرت مجہسی کب ہو سکتا ہی کہ اور مین نہین بیٹہونگا اور کسی طرح بیٹہنا منظور نکری تو وہ بزرگ اوسکا اس امرسی ہرگز ناخوش نہوگا اور جو اوس بزرگ کی اور خورد یا احباب بیٹہی ہونگی اونکو بہی ناگوار نہوگا بخلاف اسکی کہ وہی بزرگ

مرنی لگی اور کچھ وصیت لکھوایا چاہی اور ایسی ایسی جو فروشان گندم نما وہان حاضر ہون وہ کہین کہ یہہ شخص
لکھتا ہی ہرگز اسکی وصیت نہ لکھو بعد اوسکی وہ بزرگ ناخوش ہوا اور بے اسطرح کی وصیت لکھوانی کے
انتقال کر جاتی تو جو ذہن بہت ناخوش ہوگا اور جو جو دوست و احباب حقیقی ہونگی اونکو بھی بہت ناگوار
ہوگا اور اس قصہ کو یاد کر کے بہت رویا کرینگی اور منع کرنی والونکو برائی سی یاد کرینگی تفصیل اس طعن
کی کتب کبار مین ہی من شاء فلیراجع ثمہ جناب صادق ع سی منقول ہی کہ جب صلحنامہ لکھا جا چکا
تو قبیلہ خزاعہ نی کہا کہ ہم امان مین جناب رسولخدا کی ہین اور بنی بکر نی کہا کہ ہم امان مین مشرکین کے
ہین اور واسطی صلح کی دو کاغذ لکھی گئی ایک حضرت نی خود رکھا اور دوسرا سہیل کو دیا پس سہیل
و حفص نے اپنا کاغذ لیا اور قریش کو مکہ مین لیکر گیا جناب رسولخدا نی صحابہ کو حکم دیا کہ اونٹونکو نحر کرین اور حلق راس
کرین بعض منافقین نی کہا کہ ہمنی طواف اور سعی کچھ نہین کیا پھر کیونکر حلق کرین حضرت کو انکار اونکا بہت
ناگوار ہوا لاکن حضرت نی اپنی اونٹ نحر کیئی اور حلق راس بھی کیا یہہ دیکھکر اونہون نی بھی اونٹ نحر کیئی
لاکن شک و کراہت کرانی سی پس حضرت نی فرمایا کہ خدا تعالی رحمت نازل کری اون لوگون پر کہ جنہون نی
حلق کرایا ہی جب یہہ اون لوگون نی سنا کہ ہدی اپنی نہین لائی تھی اونہون بدین خیال کہ جو ہدی
نہین لایا اونکو تقصیر کرنی چاہیئی انحضرت کی خدمت مین عرض کی کہ یا رسول اللہ جن لوگون نی تقصیر
اون لوگون کی واسطی بھی دعا کیجیی حضرت نی فرمایا کہ خدا رحمت نازل کری اون لوگون پر جو ہدی نہین
لائی اور حلق کیا یا تقصیر کیی بعد اوسکی حضرت نی مدینہ کیطرف مراجعت کی اثنای مراجعت مین جب وادی
تنعیم مین پہونچی تو ایک درخت کی نیچی متوقف ہوی پس جن لوگون نی کہ صلح سی انکار کیا تھا وہ حاضر
ہونے اور اظہار ندامت کیا جناب رسولخدا سی طلب مغفرت کی پس خدا تعالی نی سورہ انا فتحنا نازل کی
اور تاکید بوفای عہد فرمای اور فرمایا کہ جو کوی شکست عہد کریگا اوسکا ضرر اوسکو ہوگا — علی بن ابراہیم
روایت کی کہ یہہ صلح محض واسطی فایدہ مسلمین مکہ کے ہوی تو اونہون نی اظہار اسلام کیا اور پہیلانی
لگی اور اگر اہل اسلام مشرکین پر غالب آتی تو اسلام کو اسقدر فایدہ نہ ہوتا جو کہ صلح سی ہوا — ثقۃ الاسلام
نی کافی مین جناب صادق ع سی روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا ماہ ذیقعدہ مین بقصد عمرہ حدیبیہ
مدینہ سے روانہ ہوی جب احرام گاہ پر پہونچی تو احرام باندہا اور سلاح حرب بھی ہمراہ لئی اور جب حضرت
کو خبر پہونچی کہ مشرکین نی خالد بن ولید کو واسطی لڑائی کے بھیجا ہی تو فرمایا کہ ایک دلیل لاؤ
تا کہ دوسری راہ چلین چنانچہ ایک مرد دلیل قبیلہ مزینہ یا جہینہ مین سی حاضر ہوا — حضرت
کیطرف تشریف لیگئی تا اینکہ عقبہ حدیبیہ تک پہونچی صحابہ کو عقبہ سی بہت تکلیف تہی کہ جناب رسولخدا

نی نزول

نی نزول وحی ارشاد فرمایا کہ جو کوی عقبہ سی گذر جاوی خدا گناہ اوسکی بخش دیگا جیساکہ دروازہ اریحا واسطے بنی اسرائیل کے مقرر کیا تہا کہ جو کوی داخل دروازہ ہو اور سجدہ کرے خدا اوسکو بخش دیگا پس گروہ انصار نی کہ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تہا مبادرت کی اور عقبہ سے عبور کر کی جب دوسری طرف پہونچی تو دیکہا کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو لی ہوی ایک چاہ پر استادہ ہی لڑکی نی جب لشکر ظفر پیکر کو دیکہا بہاگنی لگا اوسکی مادر نی جب لشکر دیکہکر بہاگتا پایا تو کہا کہ بیٹا چلی آ یہہ لشکر اسلام ہی اس سے تجکو اذیت نہ پہونچیگی جب آنحضرت قریب اوس عورت کی گئے تو اوس سے پانی طلب فرمایا اور تناول کیا اور روی مبارک کو دہویا باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا حضرت کی برکت سی وہ چاہ تالب پر آب ہوی غرض جب مشرکین کو ورود جناب سید المرسلین سے اطلاع پہونچی تو اونہوں نی ابان بن سعد کو مع ایک لشکر کثیر کے واسطی مقابلہ جناب رسولخدا کی بہیجا جب ابان قریب لشکر کی پہونچا اور شتران ہدی کو ملاحظہ کیا تو قبل اسکی کہ خدمت حضرت میں پہونچی مکہ کو مراجعت کی اور ابوسفیان سے جا کر کہا کہ تمہی تجہسی یہہ عہد نہیں کیا کہ تو ہدی کعبہ کو پہیر دے ابوسفیان نی کہا کہ تو نا آزمودہ کار ہی اور صاحب تدبیر نہیں تو ان تدبیروں کو کیا جانی ابان نی کہا کہ اگر تو جناب رسولخدا کو مکہ میں واسطے نحر ہدی و اداے مناسک کے نہ آنی دیگا تو میں ہمقوموں کو تجہسی برخلاف کر دونگا کہ کسیکو تجہسے نصرت نہ کرنے دونگا ابوسفیان نے کہا کہ تو خاموش رہ جب تک ہم رسولخدا سے عہد نامہ نہ لی لیں بعد اوسکی ابوسفیان نی عروہ بن مسعود کو خدمت میں آنحضرت کی بہیجا جب وہ خدمت میں حضرت کی پہونچا تو اوسنی سبب قدوم کا دریافت کیا حضرت نی فرمایا کہ مجکو مقصود اس حرکت سے ادای مناسک ہے عروہ نے عرض کی کہ ایسا ہرگز نہیں دیکہا کہ آپ سا بزرگ ایسی مقصود سے منع کیا جاوی لاکن اگلی ہم قوم قریش انکو قسم دیتی ہیں خدا کی کہ آپ اونکی بلاد میں داخل نہوں اور اونکی دشمنوں کو اونپر جری نکریں بعد اوسکی عروہ مکہ میں گیا اور جا کی سب حال بیان کیا اونہوں نی پہر سہیل بن عمرو و خویطب بن عبد العزے کی تئیں بہیجا جب اونکو آتی ہوی دیکہا تو حضرت نی صحابہ سی ارشاد کیا کہ شتران ہدی اونکو دکہلاو جب وہ حاضر خدمت ہوی تو وہی جواب و سوال سابقہ ہو کی مکہ کو واپس ہوی بعد اوسکی حضرت نی قصد کیا کہ عمر ابن الخطاب کو پیغام دیکر مکہ میں بہیجیں عمر نی عرض کی کہ یا حضرت میرے قبیلہ کے لوگ بہت کم ہیں اور مجکو کچہ عزت اور اعتبار اون لوگوں میں حاصل نہیں مجکو وہ بہت ذلیل جانتی ہیں اس کام سے معاف رکہی بلکہ عثمان بن عفان کو بہیجی کہ بنی امیہ ہم قوم اوسکی بہت ہیں اوسکو اذیت نہ پہونچیگی پس حضرت نی عثمان کو فرمایا

کہ تو مکہ مین جا اور مومنین کو بشارت دی کہ عنقریب فتح مکہ ہونی والی ہی غرض سہیل خدمت حضرت مین حاضر رہا اور عثمان مکہ کو گیا اور پیغام حضرت کا پہونچا دیا اوسوقت حضرت نی مسلمانون سے بیعت رضوان لی روایت کلینی سے حضرت نی ایک ہاتھہ اپنا دوسرے ہاتھہ پر رکہا اور کہا کہ یہہ بیعت عثمان کیطرف سی ہے تا کہ بعد نکث بیعت و عدم حفظ عہود جناب نبوت دربارہ اہل بیت عذاب و عقاب اوسکا عظیم ہو جب عثمان مکہ کو گیا تو اہل اسلام نی کہا کہ خوشا حال عثمان کا کہ طواف و سعی بجالایا اور محل ہوا جناب رسولخدا نی فرمایا کہ وہ ہرگز طواف و سعی نکریگا جب اوسنی مراجعت کی تو اوس سے پوچھا کہ تو نی طواف بہی کیا تہا اور محل ہوا یا نہین اوسنی عرض کی کہ حضرت جب آپ نی طواف نہین کیا تو مین کیون کرتا تہا تا آخر روایت تک جیسا کہ پہلی گذرا ہے الحدیث جناب صادقؑ فرماتے ہین کہ یہہ صلح باعث ہوی امیزش اہل مکہ و مدینہ کے تا اینکہ ایک دوسرے کو ہدیہ بہیجتی تہی اور یہہ صلح اہل اسلام کو بہت مبارک ہوی اور مشہور ہوگیا کہ قریب ہی کہ اہل اسلام مکہ پر مستولی ہون اور بدولت اس صلح کی بہت سی آدمی مسلمان ہوے غرض جب عہدنامہ لکہا جا چکا تو عمرو نی اپنی بیٹی ابوجندل کا ہاتھہ پکڑ لیا کہ مین موافق صلحنامہ کی اسکو اپنی ساتھہ لیی جاتا ہون حضرت نی فرمایا کہ یہہ قبل تحریر صلحنامہ کی ہمارے پاس آیا ہے لیکن اوسنی نمانا اور اپنی بیٹی کو لیگیا حضرت نی ابوجندل کے واسطے دعا کی اور فرمایا اللّٰہمّ اجعل لہ فرجا ومخرجا شیخ مفید وغیرہ علمای شیعہ نی اور صاحب جامع الاصول وغیرہ علمای اہل سنت و جماعت نی روایت کی ہی کہ روز صلح حدیبیہ سہیل بن عمرو مع ایک جماعت کے خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوا اور عرض کے کہ ایک گروہ ہماری عزیز و اقارب کا بہاگ کی آپکی پاس آیا ہے اور اپنی دین کے اونکو کچہہ خبر نہین اور ہماری اموال و مزارع کی خبرگیری سی بہاگی ہین اونکو ہماری حوالی کر دیجیی حضرت نی ارشاد کیا کہ ایسی باتین بیفایدہ مکرو ورنہ مین مسلط کرونگا تمہارے اوپر ایسی شخص کو کہ قطع کریگا تمہارے گردنون کو راہ دین مین اور جناب باری عزاسمہ نی امتحان کیا ہی اوسکی دلکا ساتھہ قوت ایمان کی لوگون نی عرض کیا کہ وہ کون ہے حضرت نی فرمایا کہ خاصف نعل یعنی علی ابن ابیطالب ہین بروایت جامع الاصول ابوبکر و عمر نے استفسار کیا کہ وہ کون ہین حضرت نی اشارہ کیا طرف جناب امیرؑ کی فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مدینہ سی متوجہ حدیبیہ ہوی اور منزل جحفہ پر کہ میقات اہل شام کا ہی فروکش ہوی تو پانی وہان نہ تہا حضرت نی مشکین سعد ابن مالک کے ساتھہ کین تہوڑی دور جاکی واپس آیا اور عرض کے کہ بسبب خوف کی نجا سکا تہا اور ایک شخص کو بہیجا وہ بہی واپس آیا بعدہ جناب ساقی کوثر و

فتح خیبر

و فاتح خیبر جناب امیرؑ کو مع مشکون کے روانہ کیا تہوڑی عرصہ مین سب مشکین بہر کر لائی کہ لشکر مین جان تازہ آئی حضرت نی جناب امیرؑ کی حق مین دعا کی اور اسی غزوہ مین معجزہ پانی نکلنی کا کٹوری سی اور انگشتان سی ظاہر ہوا اور وہ پہلی اسے ذکر کیا گیا اور ثقۃ الاسلام نی جناب صادقؑ سی تفسیر آیہ کریمہ لیبلونکم اللہ بشیء من الصید تنالہ ایدیکم ورماحکم یعنی امتحان کرتا ہی خدایتعالی تمہارا ساتھہ شکار کی کہ پہونچتی ہین انکو تمہاری ہاتہہ اور نیزہ تمہارے سے جناب صادقؑ نی فرمایا کہ یہہ امتحان عمرہ حدیبیہ مین واقع ہوا تہا کہ امتحان کیا جناب باری نی کہ وحشیان صحرا اندرون خیام اہل اسلام کی آتی تہی جیسا کہ امتحان کیا ہی بنی اسرائیل کا بزیادتی ماہی بروز شنبہ قطب راوندی نے روایت کی ہی کہ بروز غزوہ حدیبیہ گرسنگی اہل اسلام بسبب توقف دس دن کے زور لائی جب اس حالت کی حضرت کی خدمت مین شکایت کی حضرت نی فرمایا کہ جس کے پاس جو کچھ باقی ہے ایک کپڑے پر ڈالدو سب لشکر کی پاس تہوڑا سا آرد اور چند دانہ خرما کے تہی وہ لاکر ایک کپڑی پر ڈالدی حضرت نی دعا کی پس خدایتعالی نی اوسمین اتنی برکت دی کہ سب نی اپنی اپنی ظروف بہر لئی اور پہر آرد باقی تہا ٭

فتح خیبر و قدوم جعفر طیارؑ

شیخ مفید و شیخ طبرسی و قطب راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا آلی غزوہ حدیبیہ سے مراجعت فرمائی مدینہ مین بیس روز توقف فرمایا بعد اوسکی بسوی فتح قلاع یہود کے روانہ ہوئی جب نزدیک قلعہ خیبر کے پہونچی تو لشکر کو حکم دیا کہ توقف کرو اور حضرت نی یہہ دعا پڑہی اللہم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن انا نسئلک خیر ہذہ القریۃ وخیر اہلہا وخیر ما فیہا ونعوذ بک من شر ہذہ القریۃ وشر اہلہا وشر ما فیہا پہر حضرت نی فرمایا کہ چلو بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اسکی حضرت نی قلاع کا محاصرہ کیا اور خود حضرت سایہ مین ایک درخت کی بیٹھی اور دوسرے دن وقت ظہر کی حضرت کی منادی نی ندا کی لوگ حضرت کی خدمت جمع ہوی تو دیکھا کہ ایک شخص حضرت کی پاس بیٹھا ہی حضرت نی فرمایا کہ مین استراحت مین تہا کہ یہہ شخص تلوار میری کہینچ کر کہڑا ہوا اور اوسنی کہا کہ اب کون اپکو بچا سکتا ہی مین نی کہا کہ خدایتعالی حافظ حقیقی ہے یہہ سنتی ہی تلوار اوسکی ہاتہہ سے گر گئی اب یہہ حرکت نہین کر سکتا پس حضرت نی اوسے عفو کرکے چہوڑ دیا اور بیس دن تک یہود کا محاصرہ رہا علم نصرت شیم اس محاربہ مین جناب امیر المومنینؑ کی پاس تہا کہ ناگاہ درد چشم حضرت امیر کو عارض ہوا اور اس عرصہ تنگی مین اہل اسلام بیرون قلعہ یہود یونسی جنگ کرتی تہی اور یہودیون نی گرد قلعہ کے ایک خندق کہودی تہی سطح

[illegible]

جب ایک مہینہ گذرا اتوار کیدن در قلعہ کا کھلا اور مرحب یہودی کہ بہت بڑا شجاع مشہور تھا مع لشکر باہر
آیا اور متعرض جنگ کا ہوا بروایت ازالۃ الخفا حضرت کو اوسوقت درد شقیقہ عارض تھا ابوبکر خود بخود
علم لیکی مع ایک جماعۃ مہاجرین و انصار کے روانہ میدان کارزار ہوا بعد مقابلہ کی شکست کہا کی فرار کیا جان
بچا کی معسکر نصرت اثر مین پہونچا جناب رسولخدا کو مدین خیال کہ یہہ لوگ اہل اسلام کو یہود کی نظرون مین
خفیف کرتی ہین رنج ہوا بعد اوسکی دوسری دن مرد میدان کارزار و سرامد شجاعان روزگار عمر ابن
الخطاب بقصد حرب وپیکار علم لیکی مقابلہ مین کفار سے گئی لڑائی شروع ہوی تین شخص انصار مین سے
جب شہید ہوسے یہود نے حملہ کیا تاب حملات کی نہ لاکی اتباع جناب ابوبکر کا کیا۔ شاہ ولی اللہ دہلوی
والد صاحب تحفہ ازالۃ الخفا مین قصہ خیبر مین نقل کرتا ہی کہ جب عمر بن الخطاب مع اپنی ہمراہیونکی لشکر
مین واپس آئی تو ہمراہ سے   عمر ابن الخطاب کی انکو نامرد بتلاتی تہی اور وہ ہمراہیونکو بزدل
کہتی تہی چنانچہ فقرہ عربی کا کتاب مذکور مین یہہ ہی کہ یجبنہم ویجبنونہ جب ان دونو صاحبون نے
فرار کیا تو جناب رسولخدا نی فرمایا کہ یہہ دونو لیاقت نہین رکہتی کہ اس علم کو اوٹھا کی اسی معرکہ کارزار
مین جائین کل مین علم ایسی شخص کو دونگا کہ خدا اور رسولخدا اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ دوست
رکہتا ہی خدا اور رسولخدا کو کرار یعنی باربار آنی والا ہی میدان کارزار مین   ہرگز نہین بہاگنی والا
میدان سے تا اینکہ خداتعالی اوسکی ہاتہہ پر فتح کری پس ہر ایک شخص صحابہ سے اوس شب کو اس
انتظار مین سویا کہ دیکہی یہہ علم کسکو ملی شاید مجکو ہی ملجاسی جبکہ صبح طالع ہوی تو سب صحابہ بامید علم حاضر
خدمت بابرکت جناب رسالتمآب کے ہوکر سعد بن ابی وقاص تمنای علم سعادت شیم بطرز شجاعان عرب
و تیر سپر رکہکر حاضر ہوا جبکہ سب صحابہ حاضر ہو چکی حضرت نی فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کہان ہین حاضرین
نی عرض کی کہ چشم مبارک اوس جناب کی درد کرتی ہین جناب رسالتمآب نی ارشاد فرمایا کہ بہرحال
علی کو ہمارے پاس لاؤ منقول ہے ہرچند کہ چشم مبارک جناب امیر کی بکمال درد کرتی تہین لاکن سنتی
ہی ارشاد ہدایت بنیاد کی دست مبارک دوش سلمان رضی اللہ عنہ پر رکہکر خدمت رسولخدا مین حاضر ہوی
حضرت نی فرمایا کہ یا علی کیا علیل ہو جناب امیر نی عرض کیا کہ یارسول اللہ انکہین میری اس مرتبہ دکہتی
ہین کہ جگہ تک نہین دیکہہ سکتا ہون اور سر ہی میرا درد کرتا ہی یہہ سنکر جناب رسولخدا نی فرمایا کہ یا علی
بیٹھو اور سر اپنا میری دامن مین رکہو پس حسب الامر اوس حضرت کے جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے سر اپنا
اندرون دامن مبارک رسولخدا کیا اوسوقت آنحضرت نی لعاب دہن اطہر   دیدہ و سر اقدس پر
علی ابن ابیطالب پر ملا اور جناب احدیت مین دعا کی کہ خداوندا امیدوار ہون کہ تو علی کو ضرر حرارت و برودت

سی محفوظ

سے محفوظ رکہہ راوی کہتا ہے کہ ہنوز دعا آنحضرت تمام نہوئی تہی درد چشم جناب امیرؑ کا دفع ہوگیا پس
رسول خدا نے علم سفید اپنا ہاتھ میں علیؑ کے دیا اور فرمایا کہ یا علی تم عازم جہاد ہو اور جبرئیل تمہارے
ہمراہ ہے اور نصرت و فتح تمہاری آگے ہے تم تو قاصد جہاد ہو اور ہیبت و خوف تمہارا دلوں میں کفار کے
بیٹھ گیا ہے اسلئے کہ فرقہ یہود نے اپنی کتب میں پڑھا ہے کہ جو شخص کہ قوم یہود کو ہلاک کریگا نام اوسکا
ایلیا ہوگا پس یا علی جب تم ان کفار کی مقابل ہو کہنا کہ میں ہوں علی انشاء اللہ عنقریب یہود تم سے
سب مخذول و مغلوب ہوسکتے ہو جناب امیر المومنینؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب تک کہ یہ کفار
مثل ہمارے مسلمان ہوجائیں سکے تب تک میں انکی قتل سے دست بردار ہونگا پہر جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ یا علی آہستگی سے انکے پاس جاؤ اور اول انکو دعوت طرف اسلام کی کرو اور مطلع کرو
احکام جناب باری سے عز اسمہ سے جو انپر واجب و لازم ہیں اور قسم بخدا کہ اگر ایک آدمی بسبب
تمہاری ہدایت سے راہ راست اختیار کریگا تو تمہارے حق و واسطے بہتر ہوگا اس سے کہ مالک
شتران سرخ ہو کے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میں حسب ارشاد ہدایت بنیاد قلعہ تک پہونچا تبہی دیکہا
مرحب یہودی قلعہ سے بارادہ لڑائی باہر آیا اور زرہ پہنی ہوئی اور خود سر پر رکہی ہوئی تہا اور ایک
سنگ سوراخ کرکے سر پر رکہہ لیا تہا اور رجز پڑہی میں جواب میں کہا کہ میرا نام حیدر ہے اور مانند
شیر ژیان کے قدم معرکہ جہاد میں رکہتا ہوں بعد اسکی طرفین سے دو دو وار خالی گئی پہر میں ایک تلوار اوسکے
سر پر لگائی کہ پتہر و خود کو کاٹ کی سر کے دو قاش کرکے دانتوں تک پہونچی تب وہ زمین پر
گرا اور ایک روایت میں وارد ہے کہ جب آنحضرت نے فرمایا کہ میں ہوں علی ابن ابیطالب تو ایک حبر نے
کہا کہ اب مغلوب ہوگئے تم اے گروہ یہود بحق اوس کتاب کی جو خدا نے موسیٰ پر نازل کی
ہے یہہ سنکی رعب عظیم اور خوف مستولی ہوا غرض جبکہ جناب امیر المومنینؑ نے مرحب کو قتل کیا تو ہمراہی
اوسکی بہاگ گئے اور دروازہ قلعہ کا بند کرلیا منقول ہے کہ دروازہ اوسکا بہارے تہا کہ بیس آدمی
اور بروایتی چالیس نفر اوسکو کہولتی تہی اور بند کرتی تہی جب جناب امیرؑ اوس دروازہ تک
پہونچی تو بقوت ربانی اوس دروازہ کو ایسی حرکت دی کہ قلعہ کانپ گیا اور تختہ کو اوکہاڑ کر اوسکو
ہاتہہ پر اوٹہا لیا مانند سپر کے یہاں تک کہ قلعہ فتح کیا بعد اوس در کو پہینک دیا ابو رافع کہتا ہے
کہ ہم چہہ آدمیوں نے قصد کیا کہ اوس ایک تختہ کو حرکت دیں لیکن نہ ہل سکا اور عامہ نے جناب
امام محمد باقرؑ سے روایت کیہے جابر انصاری سے کہتا ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے در خیبر کو توڑ کے
خندق قلعہ کا پل بنا دیا تا اینکہ سب اہل اسلام اوس سے عبور کرکے قلعہ میں داخل ہوئے اور ستر

آدمیون لی چاہا کہ اوس تختہ سنگین کو وہان سی اوٹہائین لاکن نہ اوٹہہ سکا اور عبد اللہ جدلی روایت کرتاہی کہ مجہی جناب امیر المومنین لی خود فرمایا کہ درخیبر کو مین توڑ کر بجای سپر کیا اور پہر اوسنی لڑا اور بفضل خدا اونکو بہگا کی اوسی تختہ کا خندق پر پل بنا دیا اوس سے سب اہل اسلام لی عبور کیا بعد اوسکی اوسکو اوٹہا کر دور پہینک دیا ایک شخص لنے عرض کیا کہ یا حضرت اوس تختہ کا بہت بوجہہ ہوگا حضرت لی ارشاد کیا کہ ثقل اوسکا مجکو کچہہ معلوم نہین ہوا مگر جسقدر کہ اس سپر کا بوجہہ ہی شیخ الطائفہ لی روایت کی ہی کہ بروز جنگ خیبر ایک مرد بلند قامت و بزرگ سر قلعہ سی باہر آیا کہ نام اوسکا مرحب تہا اور یہود اوسکو باعتبار شجاعت و مردانگی کی اپنا امیر سمجہتی تہی اور جو شخص صحابہ مین سی اوسکی پاس گیا اور معلوم کیا کہ مرحب وہی ہی جرأت مقابلہ کی نہ لاکی اپنی صف کو مراجعت کی اور مرحب کی ایک دایہ تہی کہ وہ کاہنہ تہی اور مرحب کو بہت دوست رکہتی تہی بسبب اوسکی شجاعت کی اوس سے کہا کرتی تہی کہ جو تجہسی طلب مبارزت کری تو اوس سے بلا خوف لڑائی کر کہ تو اوسپر غالب آئیگا مگر جو شخص کہی کہ نام میرا حیدر ہے اوس سی نہ لڑیو کہ تو مقتول ہوگا پس جناب امیر المومنین مرحب اوسکی مقابلہ مین آئی اوسنی اپنا نام بتایا تو جناب امیر لنے فرمایا کہ میرا نام حیدر ہے یہہ سنتی ہی مرحب خوفناک ہوا اور بہاگ کیا اوسوقت شیطان بصورت ایک عالم یہود کے اوسکی پاس آیا اور کہا کہ تو کیون بہاگتا ہی مرحب لی سبب بیان کیا شیطان لی کہا کہ کیا ضعیف ہی تیرے عقل کیا حیدر جہان مین ایک ہی شخص ہی افسوس ہی کہ تو باین شوکت و عظمت جنگ سے بہاگتا ہی ڈر کے ایسی جو انسی ایک عورت کی کہنی پر اور اکثر اقوال عورتونکی خطا ہوتی ہین پس تو مراجعت کر صف قتال کیطرف شاید کہ یہہ جوان تیرے ہاتہہ سے مارا جائی اور تو اوسکی سبب سی بزرگی پائی تو چل اور مین تیری پیچہی ہون کو تحریص کرتاہون کہ تیرے مدد کرینگی پس وہ مخذول بد براوس تحمیل مزور کی کہنی مین آکی جناب امیر المومنین سی معرکہ آرا ہوا اور بضرب ذوالفقار گہوڑی سے مونہہ کی بل گر کر واصل جہنم ہوا اوسکی مرنی ہی یہود سے بہاگ گئی اور کہتی تہی کہ مرحب مارا گیا عامہ لی بطرق متعددہ سعد ابن ابی وقاص سے بلکہ مسلم لنے بہی اپنی صحیح مین اسکا اخراج کیا ہے کہ جب معاویہ ملعون لی سعد بن ابی وقاص کو امر کیا کہ معاذ اللہ خاک بدہان الملعون نابکار جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو سب کرے اور سعد لی انکار کیا تو معاویہ لی وجہ پوچہی سعد لی بیان کیا کہ علی بن ابیطالب کی واسطے تین خصلتین ایسی ہین کہ اگر میرے واسطے اون تین سی ایک بہی ہوی تو میری نزدیک بہتر ہی شتران

سرح موسی اوّل یہہ ہے کہ جناب رسولخدا ص جب جنگ تبوک کو تشریف لیگئی تو جناب امیر المومنین
کو مدینہ مین چہوڑا علی ابن ابیطالب نی عرض کے کہ یا رسول اللہ مجکو اب زنان و اطفال کے
طرح چہوڑی جاتی ہین جناب رسولخدا نی فرمایا کہ یا علی آیا تم راضی نہین ہو اوپر اسے بات کی کہ تم ہو
میرے تئین بمنزلہ ہارون کے موسے سی یعنی جیسا کہ موسی کے واسطی ہارون تہی اوسیطرح
تم میرے واسطی ہو مگر یہہ ہی کہ میرے بعد کوی نبی نہین جو تم میرے بعد پیغمبر ہوتی دوسری
خصلت یہہ ہے کہ جناب رسولخدا روز خیبر فرماتی تہی علم کل ایسی شخص کو دونگا کہ وہ خدا اور
رسولخدا کو دوست رکہتا ہے اور خدا و رسول اوسکو دوست رکہتی ہین ہم سب لوگ اس امید پر تہی
کہ شاید ہمکو علم ملے پس جناب رسول خدا نی علی ابن ابیطالب کو طلب فرمایا تو چشمہای علی ابن
ابیطالب درد کرتی تہین آبدہان مبارک آنحضرت نی اونکی آنکہون پر ملا اونکو شفا ہوے علم جناب
امیر کے ہاتہہ مین دیا جناب باریتعالی نے اونکی ہاتہہ پر خیبر کو فتح کیا تیسرے یہہ
ہی کہ جب آیہ مباہلہ نازل ہوا تو جناب رسولخدا نی علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اپنی پاس بلایا
اور فرمایا کہ خداوندا یہہ ہی ہین اہلبیت میری اور کتاب احتجاج مین جا وسے فضایل اوایل
جناب امام محمد باقر سی منقول ہے کہ جنگ خیبر مین جناب رسول خدا نی علم انصار سعد بن عبادہ کو
دیا اور یہود کے مقابلہ مین بہیجا سعد خود مجروح ہوا اور لڑائی فتح نہوی پہر علم مہاجرین کا
عمر کو دیا اور یہود کیطرف بہیجا قبل اسکی کہ جنگ واقع ہو عمر نے اپنی اصحاب کو ڈرایا اور خود ڈرا گیا
اوسوقت آنحضرت نی تین مرتبہ فرمایا کہ مہاجر و انصار نی یہہ کیا کیا اور پہر فرمایا کہ کل مین رایت نصرت
آیت ایسی شخص کو دونگا کہ کرار اور غیر فرار ہے اور خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے اور
خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتی ہین ابن شہر آشوب نی روایت کے ہی کہ روز خیبر جناب
رسولخدا نی عمامہ اپنی دست مبارک سے سر اقدس جناب امیر المومنین پر باندہا اور ذو الجناح پر
سوار کیا اور فرمایا کہ یا علی جاؤ کہ جبرئیل تمہاری جانب راست اور میکائیل جانب چپ اور
عزرائیل سامنی اور اسرافیل پشت پر واسطی اعانت کی ہمراہ ہین اور سب سے زیادہ
دعا میرے تمہارے پشت و پناہ ہے پس جناب امیر نی قلعہ کو فتح کیا اور در قلعہ کو
توڑ کے چالیس درعہ کی فاصلہ پر پہینک دیا اور عامہ و خاصہ نی بطرق متعددہ روایت کے
ہی کہ روز شوری جب جناب افضل الوصیین مولانا امیر المومنین نی دلایل اپنی افضلیت کے
گروہ مخالفین پر القا فرمائے تو اونمین فرمایا کہ آیا کوئی تم مین ایسا ہی کہ جب عمر نی معرکہ

خیبر میں فرار کیا اپنی ہمراہیونکو مضعوب بزدلی کرتا تہا اور ہمراہی اوسکی اوسکو نامرد بتلاتی تہی جب آنحضرت نی یہہ حال مشاہدہ فرمایا تو ارشاد کیا کہ کل رایت ایسی شخص کو دونگا جو کرار غیر فرار ہی اور خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتی ہیں اور نہیں پہرے گا جب تک کہ خدا اوسکی ہاتہہ پر اس قلعہ کو فتح نکری گا جب صبح طالع ہوے میری تعین طلب کیا لوگوں نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی ابن ابیطالب بسبب درد چشم کی آنکہہ نہیں کہول سکتی آنحضرت نی فرمایا کہ بہرحال علی کو حاضر کرو جب یہہ ارشاد مجہتک پہونچا میں اوسوقت حاضر خدمت باسعادت ہوا پس آنحضرت نی مجہی دیکہکر لعاب دہن مبارک میرے آنکہہ پر ڈالا اور جناب باری سے دعا کی کہ پروردگار عالم دور کر علی سے گرمی اور سردی جو مضر ہو علی ابن ابیطالب فرماتے ہیں کہ برکت دعاے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے وقت دعا سی اسوقت تک گرمی و سردی سے مجہی ضرر نہیں پہونچا پس علم سعادت شیم میں نی اوٹہایا اور کافروں کو شکست دی کون ہے اصحاب میں سی مثل میری کہ جسکی لی ایسی امور واقع ہوے ہیں سب سامعین نے عرض کیا کہ سچ ارشاد فرمایا ہی کہ سوا آپکی ایسا کوئی نہیں ہے جناب امیر نی فرمایا کہ قسم دیتا ہوں تمکو خدا عزوجل کی کہ کوئی تم میں سوا میرے ایسا ہے کہ بمقابلہ مرحب باہر آیا ہو اور رجز پڑہا ہے ازبسکہ سر مرحب کا بڑا تہا ایک پتہر کہ بزرگی میں مانند پہاڑ کی مرحب نی اپنی سر پر عوض خود کے رکہا تہا میں ایسی تلوار سر پر اوسکی مارے کہ اوس پتہر کو کاٹ کر سر پر پہونچی اور اوسکو دو کیا پس سوا میرے ہیں کوئی ایسا ہے کہ جسنی ایسا کیا ہو بعد اوسکی فرمایا کہ تمکو قسم دیتا ہوں خدا تعالے کی کہ تم میں کوئی سوا میرے ایسا کہ در خیبر کو اوکہیڑ کر ہاتہہ میں اوٹہا لیا ہو اور تشو گز کے فاصلہ تک لے گیا ہو اور بعد اوسکی چالیس آدمیوں سی نہو سکا کہ اوسکو حرکت دیں سب نی کہا کہ سچ فرمایا یا امیر المومنین عروۃ الاسلام علیہ الرحمہ نی بسند معتبر جناب صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ جناب امیر المومنین ؑ نی بیچ نامہ کے جو بنام سہیل بن حنیف انصاری کے لکہا یہہ لکہا تہا کہ بخدا سوگند جب در خیبر کو اوکہاڑا میں نے اور چالیس گز پشت سر اپنی دور پہینکا میں نے یہہ قوت بدن سے اور حرکت غذائی نہ تہی بلکہ موید ہوا میں ساتہہ قوت ملکوتی کی اور منور ہوا میں ساتہہ نور پروردگار اپنی کی اور میں نور احمد سے ہی وہ چراغ ہوں کہ مجہسی روشنی اور نور کا اقتباس کریں بخدا سوگند کہ اگر تمام عرب ایک دوسرے کی مدد کریں اور میرے قتل پر سب جمع ہوں ہرگز ہرگز میں اون سے موہنہ پہیروں ادہر نہ بہاگوں اور اگر مہلت اور فرصت پاؤں تو سر منافقین کے بدن سے

بدا کرون اور جو شخص کہ مرگ سی پروانہ کہتا ہوا اور ہمیشہ آرزومند مرگ ہو وہ جنگ سی کیا پروا رکہی اور بسند معتبر ایضا عروۃ الاسلام سے روایت کی ہی کہ ایک یہودی نے جو مسمی بہ راس جالوت تہا حضرت امیر المومنین سے سوال کیا کہ یا امیر المومنین اوصیای انبیای سلف سی امتحانات ہوے ہین بیچ حیات انبیا کی اور بعد ممات اونکی کے آپ فرماوین کہ آپسی حیات و ممات رسولخدا مین کون کون امتحان ہوا اوسکی جواب مین حضرت امیر نے ارشاد کیا کہ حیات رسولخدا مین مجہسی امتحان ہوی پانچ اونمین جو باکمال تفصیل ارشاد ہوے ہین بس بسبب طول کے چہوڑ دے گی لاکن امتحان ششم جو یہان مقصود ہے بیان کیا جاتا ہے وہ یہہ ہی کہ حضرت نے اوس یہودی کے جواب مین فرمایا کہ چہٹا اونمین سے یہہ ہی کہ ہمرکاب سعادت انتساب جناب رسولخدا آگی طرف خیبر کے واسطی مقابلہ کی یہودان شجاع سے اور عدد اونکا خارج از احصا تہا اور قلعہ اونکا نہایت مستحکم تہا۔ اور اسپ و شتر و سامان و اسلحہ حرب بہی اونکی پاس وافر تہی اور نہایت تکبر و تجبر سے مبارز طلب کرتی تہی اور جو شخص ہمارے اصحاب سی اونکی مقابلہ ہوتا تہا اوسی قتل کرتی تہی تا اینکہ ہمارے ہمراہی خایف و ترسان ہوی اور سبکو اپنی جانکی لالی پر گئی سب کی سب متحیر ہوئین اور کسیکو جرات نہوی کہ مقابل مین یہود کے جاوی اوسوقت سب نی مجہی کہا کہ اے ابو الحسن اگر لڑائی کے واسطی جاوی تو مناسب ہی ورنہ لڑائی بگڑ جاوی گے یہہ سنکی جناب رسولخدا نی مجہی اونکی طرف بہیجا جب مین میدان مین پانو رکہا جو کوئی سامنی آیا اوسی فورًا خاک مذلت پر گرا دیا اور جو سوار مقابل ہوا اوسی زمین پر گرا کے بسم ستور استخوان اوسکی سرمہ کر دئے تا اینکہ یہود سے پہر کسیکو میرے مقابلہ کی جرات نہوے اوسوقت حملہ کیا اور مثل شیر گرسنہ کی اونپر جا پہڑا ایسی تاب حملات کی نلا سکے اونہون نی فرار کیا اور اپنی قلعہ مستحکم مین گہس گئی اور دروازہ اوسکا بند کیا پس مین نے اپنی ہاتہہ سے بقدرت ربانی تختہ کو اوکہاڑا اور داخل قلعہ ہوا جو کوئی مردونمی میرے سامنی آیا اوسی قتل کیا اور عورتونکو اسیر کیا تا اینکہ اوس قلعہ کو مین نے تن تنہا فتح کیا اور سوا اسے جناب احدیت کی کسی متنفس نے میرے نصرت و اعانت نہین کی شیخ طبرسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جنگ خیبر ماہ ذی الحجہ سال ششم ہجرت مین واقع ہوے اور بعض نی اوایل سال ہفتم بہی لکہا ہے اور زیادہ بیس روز سی آنحضرت نی محاصرہ یہود کا کیا اور چودہ ہزار یہود اندرون قلاع خیبر کے تہی آنحضرت ایک ایک قلعہ فتح کرتی تہی اور محکم ترین قلاع قلعہ قموص تہا اوس قلعہ کے فتح کے واسطی پہلی ابوبکر گیا اور پہر عمر گیا جب دونو نی فرار کیا تو جناب رسولخدا نی ارشاد فرمایا کہ کل علم نصرت شیم ایسی شخص کو دونگا الحدیث جب منافقین نے یہہ حدیث

سنی تو اپنی دلونمین کہاکہ مقصود اسی علی سے کسی طرح نہین کیونکہ اونکی آنکھونمین درد ہی اور اپنی زیر پا نہین
دیکھہ سکتی ہین جب یہہ باتین جناب امیر کے سمع اقدس تک پہونچین تو فرمایا اللھم لا معطی لما
منعت ولا مانع لما اعطیت یعنی اے خدا تعالی کوئی دینی والا نہین اوس شخص کو جسکو تو منع کرے
اور نہین مانع واسطی اوسکی جسکو تو عطا فرمائی جب صبح اوس شب کی طالع ہوئی تو جناب رسولخدا
نی اپنی خیمہ سی خارج علم نصرت شیم کو نصب کیا اوسوقت سب آرزوی علم مین تھی حتی خود عمر باوجود
فرار کر کرات و مرات اوسی ظہور مین آچکا تھا خواہش علم کے رکہتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے آرزوئی
امارت لشکر کے نہین کی لاکن اوسدن پس جناب رسولخدا نے ارشاد فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کو بلاؤ
لوگون نی عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ تو بسبب درد چشم کے پشت پا بہی نہین دیکھہ سکتی غرض
جب جناب امیر حاضر ہوئی اور آنکہہ اوس مہر سپہر نبوت پر پڑی تو باعجاز لعاب دہن حضرت شفا حاصل ہوئی اور علم نصرت شیم حوالہ جناب امیر کیا
اور فرمایا کہ یہود کو تین امر کی طرف دعوت کرو اول یہہ ہی کہ اسلام لائین اور احکام اسلام کو قبول
کرین تو مال اونکا اونہین کے پاس رہی اور اگر اسلام نہ لائین تو جزیہ دینا قبول کرین تب
مال اونکی پاس رہیگا اور اگر یہہ بہی منظور نہ ہو تو قلعہ سی باہر نکلین اور لڑائی کرین مترجم
کہتا ہی کہ فرار شیخین کا اور فرمانا جناب رسولخدا کا لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ ویحبہ
اللہ و رسولہ متواترات سے ہی اور بخاری وغیرہ محدثین نی اپنی اپنی صحاح مین اخراج اوسکا کیا ہے
اور اکثر مناقب و مفاخر جناب امیر کی جو لکہی گئی ہین کتب عامہ مین بہی مذکور ہین اور یہہ واقع جسکو کہ اندک
تمیز ہو واسطی دریافت حقیقت خلافت جناب وصی برحق علی ابن ابیطالب کی اور واسطی عدم استحقاق
شیخین کے کافی و وافی ہی کیونکہ ہر عاقل جانتا ہے کہ جسے خدا کو دوست رکہتا ہی اور خدا اوسکو اور
رسول خدا فرمائی کہ کل علم ایسی شخص کو دونگا کہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکہتا ہی اور خدا
اور رسول اوسکو دوست رکہتی ہین اس سی صاف ظاہر ہی کہ جن لوگون نے فرار کیا ہی وہ لوگ صاحب
ان اوصاف کی نہین پس جو شخص خدا اور رسول کو دوست نرکہی وہ کسطرح استحقاق رکہتا ہے
کہ خلیفہ خدا و رسولخدا ہووے اور پیشوا خلایق کا ہو غرض شیخ طبرسی نی جناب امام محمد باقر سی
روایت کی ہی کہ جب جناب امیر نی خیبر کو فتح کیا اور خوشخبری فتح کی بسمع اقدس جناب رسالت
مآب پہونچی تو حضرت متوجہ قلعہ ہوے جناب امیر استقبال کی واسطی آئی جب نظر رسولخدا کی
امیر خیبر گیر پر پڑی تو فرمایا کہ سعی مشکور و ہمت مردانگی مشہور تمہاری مجھہ تک پہونچی خدا تجھسی
راضی ہوا اور مین خوشنود ہوں جناب امیر پر رقت طاری ہوئی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کیون گریہ

کرتی ہو

کرتی ہو حضرت امیر نی عرض کی کہ چونکہ خدا اور رسول مجہسی راضی ہوی ہی بسبب اس خوشی کی مین روتا ہون فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نی کہ منجملہ سبایا کے جناب امیرؑ نے صفیہ بنت الحی کو بلال کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ جناب رسولخداؐ تک اسکو بحفاظت تمام پہونچا پس بلال صفیہ کو مقتل کے راہ سے لیچلا جب نظر صفیہ کے مقتولین پر پڑے تو اوسپر ایسی حالت طاری ہوے کہ قریب تہا کہ مرجاتی غرض جب جناب رسولخداؐ تک پہونچی اور حضرت نی وہ حال اوسکا مشاہدہ کیا تو بلال پر ناخوش ہوے اور فرمایا کہ عورت کو اوسکی عزیزون کے کشتون پرسی لیکی آیا ہے تجکو رحم نہ آیا بعد اوسکی صفیہ کو حضرت نی آزاد کیا اور اوس سے نکاح کیا صفیہ نے چندروز اس سے پہلی خواب دیکہا تہا کہ چاند اوسکی دامن مین آگیا جب خواب سے بیدار ہوی تو کنانہ بن ربیع سے یہہ خواب نقل کیا اوسنی ایک طمانچہ انکی موہنہ پر مارا اور کہا کہ تو آرزو رکہتی ہے کہ پادشاہ حجاز یعنی رسولخداؐ تجہسی نکاح کرین منقول ہے کہ اوس طمانچہ کے ضرب سے نیل پڑگیا جب جناب رسولخداؐ نی وہ اثر اوسکی موہنہ پر ملاحظہ کیا تو سبب اوسکا دریافت کیا اوسنی سب حکایت نقل کی اور کتاب مشارق الانوار مین منقول ہے کہ جب صفیہ خدمت مین آنحضرت کے حاضر ہوے بہت جمیل وحسین تہی جب رسولخداؐ اوسکی چہرہ پر اثر دیکہا تو سبب اوسکا دریافت کیا صفیہ نے عرض کی کہ جب جناب امیرؑ نی در قلعہ کو حرکت دے تمام قلعہ کانپ گیا اور جو لوگ اوپر بیٹہی ہوے تہی گرگی مین بہی تخت پرسی موہنہ کی بل گر پڑی جسسے یہہ صدمہ پہونچا الی آخر الروایت یہہ روایت مشارق الانوار مین سے ہی اور مصنف اوسکا رجب برسی ہے اور وہ علما کے نزدیک معتبر نہین شیخ طبرسی نی روایت کی ہے کہ ابوالحقیق یہودی نے جناب رسولخداؐ سی امان طلب کی کہ قلعہ سے اوتر کی کچہ اپنی عرض معروض کرے جب رخصت پائی تو حاضر ہوا اور بدین شرائط صلح کی کہ ابوالحقیق قتل سی محفوظ رہی اور زنان واطفال یہود سے تعرض نکیا جاے لاکن گہر ومضارع اور اموال قبضہ جناب رسولخداؐ مین آئین جب یہہ صلح واقع ہوی اور اہل فدک نی سنا اونہون نی امان طلب کیا اور انہین شرائط پر اونسی بہی صلح ہوئی پہر اہل خیبر نے عرض کی کہ ہم اور لوگونسی بہتر اس زمین کی زراعت کرسکتی ہین اور اوسکو آباد رکہینگی پس اس زمین کو ہمارے سپرد فرمائی کہ نصف محاصل اوسکا اپنی تصرف مین کرینگی اور نصف حضرت کی خدمتمین پہونچاینگی پس حضرت نی اس معاملہ کو منظور فرمایا بدین شرط کہ جب چاہینگی تو ہم یہاںسی نکالینگی پس مال غنیمت کہ بعد جنگ کی ہاتہہ آیا تہا اہل جمیع مسلمانونکا قرار پایا اور فدک چونکہ بلا محاربہ ہاتہہ آیا تہا لہذا مخصوص بآنحضرتؐ ہوا جناب حضرت

امام محمد باقرؑ سی منقول ہے کہ بعد فتح خیبر کی آنحضرت نی قصد کیا کہ اور قلاع کو فتح کیا جاہی پس رایت ظفر آیت کو عقد کیا اور فرمایا کہ کون ہے ایسا شخص کہ بجمعیت حامل اس لوا کا ہو زبیر نی قصد کیا حضرت نی فرمایا دور ہو پھر سعد ابن ابی وقاص نی قصد کیا اونسی بھی وہی جواب سنا پھر حضرت نی فرمایا یا علی اوٹھو کہ حق تمہارا ہی پس جناب امیرؑ متوجہ فدک ہوی اور اونسی صلح کی کہ خون اونکا محفوظ رہی اور مال اونکا مخصوص بحضرتؐ ہو جب یہہ صلح ہوئے تو قلع اور باغ و مزارع فدک کے متعلق بذات خاص جناب رسولخداؐ ہوے مسلمانونکا کچھہ حق اوسمین نہ تھا اوسوقت حضرت جبرئیل نازل ہوی اور عرض کی کہ خداتعالی نی امر فرمایا ہی کہ دے ای محمدؐ ذوی القربی کو حق اونکا حضرت نی فرمایا کہ قربی سے کون مقصود ہے اور حق سے کیا مراد ہے جبرئیل نی کہا کہ قربی جناب فاطمہؑ ہے اور حق اونکا فدک ہی پس جناب رسولخداؐ نی جناب فاطمہؑ کو طلب کیا اور ہبہ نامہ فدک لکھکر اونکی حوالہ کیا جب جناب رسولخداؐ نی اس دار دنیا سی انتقال فرمایا ابوبکر و عمر نی اسی فدک کو جناب فاطمہ زہراؑ سی چھین لیا ابن شہر آشوب نی روایت کی ہے کہ جب جناب رسولخداؐ متوجہ فتح قلعہاے فدک ہوے یہود ایک قلعہ مین متحصن ہوئے حضرت نی اونکو طلب کیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر تمکو اسی قلعہ مین چھوڑ دین اور تمہارے سب قلعون اور اموال پر متصرف ہون تو تم کیا کر سکتی ہو سب نی کہا کہ ہمنی وہان محافظ مقرر کئیے ہین اور مفاتیح ہماری پاس ہین حضرت نی فرمایا بلکہ مفاتیح خداتعالی نی مجھکو عنایت فرمائین ہین پھر از راہ اعجاز اونکو دکھلائین جن لوگونکو سپرد کی تھین اونکو یہود نی متہم کیا کہ شاید اونہون نی حضرت تک پہونچا دین اونہون نی قسمین کھائین کہ اونکو ہمنی ایک سبد مین رکھا ہی اور سبد کو ایک صندوق مین اور صندوق کو ایک مضبوط گھر مین مخفی کیا ہے اور بعد اوسکی اوس گھر کے دروازہ کو قفل بند کیا ہے غرض جس شخص نی مفاتیح وہان رکھی تھین وہ وہان گیا اور دیکھا کہ سب قفل بحال خود بند ہین لیکن مفاتیح نہین اوسوقت اونہون نی کہا کہ رسولخداؐ برحق ہین کیونکہ ہمنی مفاتیح کو بہت مضبوط کیا تھا اور چونکہ ہم اپنی زعم ناقص سے جانتی تہی کہ جناب رسولخداؐ ساحر ہین اس لئی چند آیتین توریت کی قفلون پر پڑھی تہین اب جانا ہمنی کہ وہ ساحر نہین پھر خدمت جناب رسولخداؐ مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ آپکو مفاتیح کسنی دین حضرت نی فرمایا کہ مجھی مفاتیح وہ دی گیا ہے کہ جسنی الواح موسیؑ کی حوالہ کئین یعنی جبرئیل پس در قلعہ کو اونہون نی کھولدیا اور سب خدمت حضرتؐ مین حاضر ہوی اور بعضی اونمین سے اسلام بہی لائی پس جو لوگ اسلام لائی تہی اونسی حضرت نی خمس لیا اور جو لوگ

مسلمان نہین ہوے تہی اونکی سب مال پر تصرف کیا پس آیہ وآت ذی القربیٰ حقہٗ نازل ہوا حضرت نے فرمایا ذوی القربیٰ کون ہے اور حق کیا ہی کہا جبرئیل نے فدک حق فاطمہؑ کا ہی اوسکی ماں خدیجہ اور بہن ہند بنت ابی ہالہ کیطرف سے پہر حضرت نے مدینہ کیطرف مراجعت کی اور جناب سیدہ کو طلب کرکے سب اموال اونکی حوالہ کیا اور آیت کی اونکی سامنے تلاوت کی جناب سیدہ نے عرض کی کہ یا حضرت جو مال میرا ہی مینے آپکو ہبہ کیا حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ بعد میرے تجہسے فدک کے باب مین منازعت کرینگے یہہ فرما کر جناب رسولخداؐ نے جمیع صحابہ کو طلب کیا اور اونکی سامنے تمام اموال مع املاک فدک جناب سیدہ کی تسلیم کیا جناب سیدہ نے وہ مال مسلمانون پر تقسیم کیا اور ہر سال زندگی مین جناب رسولخداؐ کے جناب سیدہ کا یہی معمول رہا کہ بقدر اپنی قوت کے اوس مال سے لیتی تہین اور باقی محاصل فدک کا بسبب سخاوت وجود بلکہ ایثار کے کہ اظہر من الشمس ہے اور کلام خدا اوسپر ناطق ہے مسلمانون پر تقسیم کر دیتی تہین تا اینکہ بعد وفات جناب رسولخداؐ کی ابوبکر وعمر نے اون حضرت سے فدک کو غصب کیا اور مورد آیہ وافی ہدایہ والذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلماً انما یاکلون نارا وسیصلون سعیرا ہوی کتاب اختصاص مین جناب امامؑ جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ام ایمن نے ابوبکر وعمر کے سامنے گواہی دی کہ مینے ایکدن خدمت مین جناب سیدہ کے حاضر تہی کہ جبرئیل حاضر ہوی اور کہا کہ یا محمدؐ اوٹھو کہ خدا ایتعالے نے مجھے امر کیا ہی کہ ملک فدک کو اپنے پر سے چارون طرف مین خط کہینچون کہ حدود اوسکی معین ہو جاوین پس حضرت تشریف لیگئے اور تہوڑی عرصہ کے بعد مراجعت کی اوسوقت جناب سیدہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کہان تشریف لیگئی تہی آنحضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نے مملکت فدک کی گرد خط کہینچے ہین اور اوسکی حدود کو معین کیا اور فدک کو حوالہ جناب سیدہ کی کرکے مجھے اور علی ابن ابیطالبؑ کو گواہ قرار دیا **مترجم کہتا ہی** اگرچہ منظور تہا کہ طعن غصب فدک اس مقام مین مفصل ذکر کیا جاوے مگر یہہ طعن بہت تفصیل چاہتا ہی اور کئی کیا رجوعاً کتب کلامیہ فریقین سے ناظر منصف کو بخوبی حال اسکا ظاہر ہو سکتا ہی الا سیما کتاب مستطاب طعن الرماح تصنیف جناب امام المتکلمین العظام واسوة المتفقہین الکرام مروج ملت حضرت سید البشر علی رأس مائة ثالث عشر سلطان العلماء والمجتہدین حضرت مولانا السید محمد مد اللہ ظلہ العالی ما دامت الایام واللیالی وتشیید المطاعن لکشف الضغاین وذخیرہ جناب سبحان علیخان رفع اللہ درجتہ کما شرف بمجاورة سیدنا ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام خاتمتہ کی دیکہنی والون پر کالشمس فی رابعة النہار ظاہر و آشکار ہے اور حال خذلان غاصبین وزبونی عجز محبین مشہور آفاق روزگار مگر بمقتضای مالا یدرک

تکملہ لا بیزال گلدستہ مشتی نمونہ خروار سے یہان بھی لکھا جاتا ہے بس مخفی نرہی کہ علمای اہل سنت وجماعت نی ہبہ کرنا جناب رسولخدا کا فدک کو جناب سیدہ کی تئین وادا سے شہادت ہبہ بسبب جناب امیر کہ باجماع اہلسنت صادق و باجماع شیعہ معصوم و ام ایمن کہ باعتراف عامہ محدثین مبشر بدخول جنان و بنا بر بعض روایات شہادت حسنین علیہما السلام ہبہ پر اور رد کرنا ابو بکر کا اس شہادت کو درج کیا ہی چنانچہ + ملل نحل شہرستانی + وجواہر العقدین سمہودی + وفاء الوفا ایضاً + صواعق محرقہ ابن حجر متعصب + وفصل الخطاب پارسا + ومصنفات ابن ابی شیبہ + ومحمد + وابو بکر جوہری + ومعجم البلدان یاقوت حموی + وکتاب موفق ابن سمان + وریاض النضرہ محب طبری + وحاشیہ صلاح الدین روحی بر شرح عقاید تفتازانی + ومقصد اقصی + وکنز العمال + وتفسیر درمنثور سیوطی + ومعارج النبوۃ + ومواقف + وشرح مواقف + ونہایۃ العقول فخر رازی + ومغنی قاضی القضات + مین مذکور ہی لاکن یہان چند عبارتین نقل ہوتی ہین جو کوی سب عبارتون کی تفصیل چاہی تو اصل عبارتین تشئید المطاعن مین ملاحظہ کرے کہ اس رسالہ مین اسقدر عبارتون کی گنجایش نہین فی کنز العمال فی صلۃ الرحم من کتاب الاخلاق عن ابی سعید قال لما نزلت وآت ذا القربی حقہ قال النبی یا فاطمۃ لک فدک رواہ الحاکم فی تاریخہ اور سیوطی شافعی نے درمنثور مین اس آیہ کے تفسیر مین لکھا ہی + واخرج البزار وابو یعلی وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وآت ذا القربی حقہ دعی رسول اللہ فاطمۃ واعطاہا فدک اور معارج النبوۃ ومقصد اقصی مین اسطرح مذکور ہے بعضی گویند کہ حضرت رسول سوی خیبر امیر المومنین علی را فرستاد و مصالحہ بدست حضرت امیر واقع شد بر آن نہج کہ حضرت امیر قصد خون ایشان نکند وفدک خاص ازان رسولخدا باشد پس جبرئیل فرود آمد وگفت کہ حقتعالی میفرماید کہ حق خویشان بدہ رسولخدا استفسار کرد کہ خویشان من کیستند وحق ایشان چیست جبرئیل گفت فاطمہ است حوائط فدک را باو دہ با آنچہ از رسولخدا اوست در فدک ہم باو دہ پیغمبر فاطمہ را بخواند و برا سے وی حجت نوشت و این وثیقہ بود کہ بعد از وفات رسول پیش ابو بکر آورد وگفت کہ این کتاب رسولخدا است برای من وحسن وحسین نوشتہ است انتہی بالفاظہ وسید نور الدین مدنی سمہودی شافعی نے کتاب جواہر العقدین مین لکھا ہی ذکر المجد فی ترجمۃ فدک وما یقتضی ان الذی دفعہ عمر الی علی والعباس رضی اللہ عنہما ووقعت الخصومۃ فیہ فہو فدک فانہ قال فیہا وہی التی کانت فاطمۃ ادعت ان رسول اللہ اعطاہا فقال ابو بکر ارید بذلک شہودا فشہد لہا علی

فطلب

فطلب لها شاهدا آخر فشهدت لها ام ایمن فقال علمت یا بنت رسول اللہ لا یجوز
الا شهادة رجل وامراتین فانصرفت ثم ادی اجتهاد عمر الی ردها لما ولی وفتحت
الفتوح وکان علی یقول ان النبی جعلها فی حیوته لفاطمه انتهی موضع الحاجة بعد
ہکی سید نورالدین نے جو لکھا ہے اما ما ذکره المجد من ان فاطمه ادعت نحلة فدک فروی
ابن ابی شیبه ما نشهد له عن النمیر بن حسان قال قلت لزید بن علی وانا ارید
ان اهجن امر ابی بکر ان ابا بکر انتزع من فاطمه فدک فقال ان ابا بکر کان رجلا رحیما
وکان یکره ان یغیر شیئا ترکه رسول اللہ فاتته فاطمه فقالت ان رسول اللہ اعطانی فدک
فقال لها هل لک علی هذا بینه فجاءت بعلی فشهد لها ثم جاءت بام ایمن فقالت
الیس تشهد انی من اهل الجنة قال بلی قالت فاشهد ان النبی اعطاها فدک فقال ابوبکر
برجل وامراة تستحقینها او تستحقین بها القضیه انتهی بقدر الحاجة ۔ اور اس روایت
میں جو لفظ رجلا رحیما واقع ہوا ہے محض اوسکے ملحق ساز سے ہی ورنہ مقام مقتضی اور الفاظ کا
اور جو خاتمہ میں نسبت زید ابن علی لکھا ہی وہ محض افترا ہے اور ابن ابی الحدید معتزلی نے ابوبکر جوہری کے
سے اس روایت کو بایں الفاظ نقل کیا ہی راوی سے کہتا ہی قلت لزید ابن علی وانا ارید
ان اهجن امر ابی بکر ان ابی بکر انتزع فدک من فاطمة فقال ان ابا بکر کان رجلا
رحیما وکان یکره ان یغیر شیئا فعله رسول اللہ فاتته فاطمة فقالت ان رسول اللہ اعطانی
فدک فقال لها هل لک علی هذا بینه فجاءت بعلی فشهد لها ثم جاءت بام ایمن
فقالت الستما تشهدان انی من اهل الجنة قالا بلی قالت فانا اشهد ان رسول
اللہ اعطا فاطمة فدک فقال ابوبکر فرجل وامراة اخری تستحقیهما القضیه ۔ اور
شیخ محمد پارسا نقشبندی نے کتاب الموافقه ابن سمان سے روایت کی ہے چنانچہ اوسنے کہا ہی
وقال الامام ابن السمان فی کتابه فی ذکر فاطمة وابی بکر جاءت فاطمة الی ابی بکر
فقالت اعطنی فدک فان رسول اللہ وهبها لی قال صدقت یا بنت رسول اللہ ولکنی
رایت رسول اللہ یقسمها فیعطی الفقراء والمساکین وابن السبیل بعد ان یعطیکم
منها قوتکم فما تصنعین بها قالت افعل فیها کما کان یفعل فیها ابی رسول اللہ
۔ اور حاشیہ رومی میں مذکور ہے ومن منع الارث وفدک بالنحلة وقع بین فاطمة
وبین ابی بکر بغض وتشاجر ولم تتکلم معه مدة حیوتها ۔ اور ابن حجر مکی نے

کہ علمای متعصبین سے بھی صواعق میں لکھا ہی ودعواها انه نحلها فدکا لم تات علیها الا بعلی
وام ایمن فلم تکمل نصاب البینة علی ان فی قبول شهادة الزوج لزوجته خلاف بین العلماء
وعدم حکمه بشاهد ویمین اما لعله لکونه ممن لا یراه ولکثیرین من العلماء او انها
لم تطلب الحلف مع من شهد لها وزعمهم ان الحسن والحسین وام کلثوم شهدوا
لها باطل علی ان شهادة الفروع والصغیر غیر مقبولة اور بعد اسکی روایت زید ابن علی
کو نقل کیا ہی اور صاحب مواقف اور اسکی شارح نے لکھا ہی فان قیل ادعت فاطمه انه نحلها
لک اعطیها فدک نحلة وعطیة وشهد علیه علی والحسن والحسین وام کلثوم و
الصحیح ام ایمن فرد ابوبکر شهادتهم فیکون ظالما قلنا اما الحسن والحسین فللفرعیة
لان شهادة الولد لا یقبل لاحد ابویه واجداده عند اکثر اهل العلم وایضا بما
کانا صغیرین فی ذلک الوقت واما علی وام ایمن قصرا عن نصاب البینه
انتهی مختصرا اور کتاب معجم البلدان میں مذکور ہی ان فدک قریة بالحجاز بینها وبین المدینة
یومین وقیل ثلث افاء الله تعالی علی رسوله فی سنة سبع صلحا وذلک ان النبی
صلی الله علیه وآله وسلم لما نزل خیبر وفتح حصونها ولم یبق الا ثلث واشتد بهم
الحصار فارسلوا الی رسول الله یسئلونه ان ینزلهم علی الجلاء وفعل وبلغ
اهل فدک فارسلوا الی رسول الله ان یصالحهم علی النصف من اثمارهم و
اموالهم فاجابهم الی ذلک فهی مما لا یوجف علیه بخیل ولا رکاب وکان خالصة
لرسول الله وفیها عین فوارة کثیرة ونخیل کثیرة وهی التی قالت فاطمه
علیها السلام ان رسول الله نحلنیها فقال ابوبکر ارید بذلک شهودا ولها قصه
و محب الدین طبری نے ریاض النضره میں نقل کیا ہی عن عبد الله ابن ابی بکر بن عمرو بن حزم
عن ابیه قال جاءت فاطمه الی ابی بکر فقالت اعطنی فدک فان رسول الله وهبها لی
قال صدقت یا بنت رسول الله ولکنی رایت رسول الله یقسمها فیعطی الفقراء و
المساکین وابن السبیل بعد ان یعطیکم منها قوتکم فما تصنعین بها — اور نیز
ریاض النضره میں روایت زید ابن علی سے مذکور ہے ترجمہ روایت اول کنز العمال ابی سعید سے
منقول ہی کہ کہا اونسی کہ جب نازل ہوئی آیة وآت ذا القربی حقه فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ای فاطمه
تیری لیئی ہی فدک ترجمہ روایت دوم در منثور سیوطی یعنی روایت کی بزاز وابو یعلی وابن ابی حاتم

وابن مردویہ

وابن مردویہ نی ابی سعید خدری سی کہا اوسنی کہ جب نازل ہوی آیت وآت ذالقربی حقہ طلب
کیا جناب رسولخدا نی جناب سیدہ کو اور عطا کیا فدک — روایت سیوم معارج النبوہ عبارت نقل کرنیکی
ہی حاجت ترجمہ کی نہین ترجمہ روایت چارم وفار الوفا ذکر کیا مجد نی ترجمہ فدک مین اور بیان دفع
عمر ابن الخطاب کی فدک کو طرف جناب امیر اور عباس کے اور واقع ہوی خصومت درمیان اوسکی
اور وہ فدک ہی پس کہا ہی مجد نی کہ فدک وہ جگہہ ہے کہ دعوی کیا تہا جناب سیدہ نے
کہ پیغمبر خدا نی اونکو ہبہ کیا ہے ابوبکر نی اوسکی جواب مین کہا کہ اگر دعوی تمہارا سچ ہی شاہد
حاضر کرو پس گواہی دی عطای فدک کی جناب امیر نی پہر ابوبکر نی ایک اور شاہد طلب کیا پس گواہی
دی ہبہ فدک کے ام ایمن نی پس کہا ابوبکر نی بس نہین ہے جایز گواہی لائق ایک مرد اور دو عورت
کی پہر سنکی جناب سیدہ چلی گہر کو تشریف لائین پہر سودہ کو اوٹہا دیا عمر ابن الخطاب کا طرف رد کرنے
فدک کی اور جناب امیر ہمیشہ فرماتی تہی کہ جناب رسولخدا نی اپنی زندگی مین جناب سیدہ کو فدک ہبہ فرمایا تہا
بعد اوسکی جو سید نور الدین سمہودی شافعی نی کہا ہی کہ وہ جو ذکر کیا ہے مجد نی کہ جناب سیدہ
نی دعوی ہبہ فدک کا کیا ہے پس روایت کی ابن ابی شیبہ نی وہ خبر جو شہادت دیتی اوپر
اوسکی نمیر ابن حسان سی کیا اوسنی کہا مینی زید ابن علی کو درحالیکہ ارادہ کرتا تہا مین تہجین ابی بکر
کی کہ تحقیق ابوبکر نے غصب کیا فدک کو جناب سیدہ سی کہا زید ابن علی نی کہ ابوبکر تہا رجل رحیم اور
مگر وہ رکہتا تہا کہ تغیر دی ترکہ کہ جناب رسولخدا کو پس آئین پاس ابوبکر کے جناب سیدہ پس فرمایا
کہ بتحقیق جناب رسولخدا نی عطا کیا ہی مجھی فدک پس کہا ابوبکر نے آیا اس ہبہ کا کوئی گواہ ہے
پس جناب سیدہ لائین جناب امیر کو پس گواہی دی جناب امیر نی ہبہ فدک و تصدیق دعوی جناب
سیدہ پر اور پہر لائین ام ایمن کو پس کہا ام ایمن نی ابوبکر سے کہ تو گواہی نہین دیتا کہ مین اہل جنت سی
ہون ابوبکر نی کہا بلکہ گواہی دیتا ہون تب کہا ام ایمن نے کہ مین گواہی دیتی ہون کہ جناب رسولخدا
نی فدک ہبہ کیا ہے جناب سیدہ کو تب کہا ابوبکر نی کہ گواہی ایک مرد اور ایک عورت سے
تم فدک کو لینا چاہتی ہو اور ترجمہ روایت پنجم عبارت ابن ابو الحدید قریب اسکی ہی حاجت ترجمہ
کی نہین — ترجمہ روایت ششم عبارت سید محمد پارسا کہا ہی ابن سمان نی کتاب موافقہ مین
بیچ ذکر جناب سیدہ اور ابوبکر کے کہ آئین جناب سیدہ طرف ابوبکر کے پس کہا کہ دی مجکو فدک
بتحقیق جناب رسولخدا نی ہبہ کیا ہی مجہی فدک کہا ابوبکر نی کہ سچ فرماتی ہین آپ یا بنت رسولخدا
لاکن مینی دیکہا ہے کہ جناب رسولخدا اموال فدک کو تقسیم کرتی فقرا و مساکین و ابن سبیل پر بعد اسکے

کہ قوت تم اہلبیت کا نکالنی تمہاری حوالہ کر دیا کرتی تھی اب کیا کرینگی انتی بعد رسولخدا اموال فدک کہ کیونکر
فرمایا جناب سیدہ نے کہ مین اوسیطرح کرونگی جیسی رسولخدا کرتی اموال فدک مین تصرف کرتی
تھی — ترجمہ روایت ہفتم عبارت حاشیہ صحیح الدین رومی یعنی سبب منع کرنے ابوبکر کے ارث
نہین کلام کیا جناب سیدہ نے ساتھ ابوبکر کے عمر بھر بعد اوسکی — روایت ہشتم عبارت
صواعق محرقہ اور ترجمہ اوسکا دعوی فدک کا جو کیا تھا جناب سیدہ نے لائین اوپر اوسکی گواہ مگر علی بن
ابیطالب اور ام ایمن کو پس [illegible] ہوا انصاف شہادت [illegible] ان قبول کرنی شہادت زوج کے
واسطے زوجہ کی [illegible] ایک شاہد اور [illegible] نہین یا تو اوسکی نزدیک ثابت
تھا یا کوئی اور سبب ہوئیگا کہ ادا ہی شہادت کی حسنین اور ام کلثوم نے باطل ہی
بر ان گواہی اولاد و اطفال [illegible] — ترجمہ روایت نہم کیا ہی [illegible] اور [illegible] موقف نے کہ اگر
اعتراض کیا جاوی کہ دعوی کیا جناب سیدہ نے کہ تحقیق پیغمبر خدا نے فدک اونکو بخشدیا ہے اور
گواہی دی اس پر علی ابن ابیطالب اور حسن اور حسین اور ام کلثوم نے اور صحیح یہہ ہی کہ ام ایمن نے پس
رد کیا ابوبکر نے ایسی لوگون کے گواہی کو پس ہوا ابوبکر ظالم کہینگے ہم اوسکی جواب مین کہ شہادت
حسنین کی بسبب فرعیت کے رد کی کیونکہ گواہی اولاد کی نہین مسموع ہوتی حق والدین اور اجداد مین
نزدیک اکثر اہل علم کے اور نیز حسنین کم سن ہی تھی اس وقت مین باقی رہی علی اور ام ایمن شہادت
انکی نصاب سے بھی قاصر تھی — روایت دہم عبارت معجم البلدان تحقیق فدک ایک قریہ ہی
حجاز مین درمیان اوسکی اور مدینہ کی دو دن یا تین دن کا راستہ ہی اور خدا تعالی نے بطور فی کے
دلوایا رسولخدا کو سنہ ہفتم مین بطور صلح کے اور کیفیت اوسکی اسطرح ہی کہ تحقیق جناب رسولخدا
جب تشریف لائی خیبر مین اور فتح کیا قلاع خیبر کو اور باقی رہی مگر ثلث اور شدت لایا یہود
بر محاصرہ پیغام بھجوایا اونہون نے طرف جناب رسولخدا کی کہ اونکو اونکی بلادسی نکالدین پس حضرت نے
ایسا ہی کیا جب یہہ خبر اہل فدک کو پہونچی تو اونہون نے پیغام بھجا کہ جناب رسولخدا ہمسی بھی بشرط
مصالحہ فرمائین کہ نصف اموال و اثمار وہ پیش کش کرین پس حضرت نے قبول کیا پس فدک واسطے
کہ نہین [illegible] سپہ کے طرف اوسکی اسپ و شتر لے یعنی بغیر محاربہ ہاتھ آیا پس تھا فدک خالصہ واسطے جناب
رسولخدا کی اور اوس فدک مین بہت نہرین جاری ہین اور نخل بہت ہین اور وہ ہی فدک ہی جسکی واسطے
جناب سیدہ فرماتی تھین کہ تحقیق جناب رسولخدا نے مجھے یہہ فرمایا ہی ابوبکر نے یہہ اوسکی کہا کہ اسپر گواہ
چاہی اور واسطی اوسکی ایک قصہ ہی — یازدہم ترجمہ عبارت ریاض النضرہ یعنی روایت کے

عبداللہ

عبد اللہ ابن ابی بکر بن عمر بن حزم کی اپنی باپ سے کہ آئین جناب سیدہ پاس ابوبکر کے اور فرمایا کہ فدک
ہمکو دے کیونکہ جناب رسولخدا نے مجھے ہبہ فرمایا ہے یہہ سنکے ابوبکر نے کہا کہ سچ فرماتی ہیں لاکن جناب
رسولخدا تقسیم کرتی تھی ہوال فدک کو فقرا و مساکین و ابن سبیل پر پہلی قوت تم اہلبیت کا دیکے بعد
آپ فدک کو کسکو کیا کیجیگا ۔ بعد اوسکی محب طبری نے ایک روایت متضمن قصہ زید ابن علی ریاض
النضرہ میں تحریر کی ہیں بعد جب یہہ روایات لکھی جاچکیں تو مخفی نرہی کہ اسسے کئی امر ثابت ہوتے
اول یہہ ہی کہ بعد نزول آیہ وآت ذوالقربی حقہ جناب رسالتمآب نی فدک جناب سیدہ
صلوٰۃ اللہ علیہا کو ہبہ فرمایا کہ ملک جناب سیدہ میں آیا اور ہبہ نامہ بھی لکھا گیا چنانچہ وہ خلیفہ صاحب کے
سامنے پیش ہوا **دوم** یہی ہے کہ بعد انتقال جناب رسولخدا کے ابوبکر نے اس فدک کو انتزاع
و غصب کیا چنانچہ فقرہ وانتزع من فاطمہ فدک اسپر دال ہے کہ فدک قبضہ جناب سیدہ
میں تھا اور ابوبکر نے اوسکو غصب کیا **سیوم** یہہ ہے کہ جناب سیدہ نے دعوی فدک کا
کیا اور جنکو احاد مسلمین سے ادنی پاس و لحاظ نبی و آل نبی کا ہوگا وہ اوس معصومہ بضعہ رسول کو
اس دعوی میں کاذب نہ سمجھیگا **چہارم** یہہ ہے کہ ابوبکر نے باوصف قبضہ جناب سیدہ کے
خلاف شریعت ہونے کی جناب سیدہ سے گواہ طلب کی اور لفظ انتزع کا جو اوپر لکھا گیا بنا بر
تصریح ابن حجر متعصب مکی و عمرو ابن ابی شیبہ و سید نور الدین سمہودی مدنی کے دلالت کرتا ہی کہ فدک
کو حضرت فاطمہ سے جبرًا چھین لیا اور بعد الدعوے خلاف حکم خدا و رسول شاہد طلب کئی **پنجم**
یہہ ہے کہ جناب امیر و حسنین علیہم السلام و ام کلثوم اور بنابر روایت صحیح کی ام ایمن نی شہادت
ہبہ فدک کے سامنے ابوبکر کے ادا کی اور فضایل و مناقب و زہد و تقوی و ہدایت ہمت و شجاعت و
امانت و عبادت و ورع و معرفت و یقین و توکل و خوف و رجا و صبر و رضا و مجاہدات فی الدین
و نصرت جناب سید المرسلین و تواضع عبدہ میں خشیت و تفکر و نسک و تدبیر و تہجد وغیرہ ما لتی
لاتحصی عددہا جو جناب امیر و حسنین میں پائی گئی ہیں اظہر من الشمس و ابین من الامس ہیں
اور تفصیل اونکی دفاتر طوال میں گنجایش نہیں رکھتی اور مخالفین باوجودیکہ بیان کرنے
فضایل جناب امیر سے ہمیشہ دم چراتی ہیں لاکن ان سب باتونکا اقرار ہے ناظر کتب فریقین پر مخفی
نہیں ہے جناب امیر کو ابوبکر نے شہادت اس دعوی میں جلب نفع کا متہم کیا اور مناقب حسنین کے
بھی مخالفین سے چھپائی سے نہیں چھپتی باوجودیکہ خزیمہ بن ثابت کو ذوالشہادتین کہتی ہیں
اور دعوی جابر ابن عبد اللہ انصاری کا بلا طلب بینہ قبول کرتی ہیں و نفی کذب بشہادت کتاب

وسنت اوسکی کرتے ہین کما سیاتی تفصیلہ انشاء اللہ تعالی شہادت کو انحضرات کی مردود بارگاہ
باری نے رد کیا **ششم** جناب امیر بروایت سمہودی ہمیشہ فرماتی تھی کہ پیغمبر خدا نے جناب
سیدہ کو اپنی زندگی ہی مین فدک ہبہ کر دیا تہا **ہفتم** ام ایمن نے کہ مبشرہ بالجنۃ تہی گواہی ہبہ فدک کی
دی **ہشتم** ابوبکر نے محض ہوا و حرص نفسانی و خواہش شیطانی فدک کو نہ دیا باوجودیکہ مقام تمام
حجت مین ہر مرتبہ نادم اور ملزم ہوا **نہم** یہہ ہے کہ خلاف سنت رسول حکم ایک شاہد اور یمین پر نکیا
دہم یہہ ہے کہ زبانی کبہی مرتبہ کہا صدقت یا بنت رسول اللہ اور ہرگز بسبب عداوت خاصان
خدا کے اسپر عمل نکیا — جب یہہ دس فائدے بیان ہو چکی تو رد کرنا تقریر شاہ عبد العزیز دہلوی
کا جو تحفہ مسروقہ مین تیرہوین طعن مین لکہی ہے منظور ہوا تاکہ حقیقت جناب سیدہ کی اور تحریر زبونی
خلیفہ اہلسنت کے ناظرین پر ظاہر و آشکار ہو جاوے — پس ظاہر ہو کہ شاہ صاحب نے
بجواب طعن سیزدہم یہہ دعوی کیا ہے کہ دعوی ہبہ جانب جناب سیدہ سے اور ادائے
شہادت ہرگز کتب اہلسنت مین موجود نہین — جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ کذب محض ہے
کیونکہ کہ بارہ عبارتین کتب معتمدہ اہلسنت سے اوپر لکہی گئین اور بہت سے بخوف تطویل کے
چھوڑ دین اور بکمال تعجب یہہ کہ اجتک کسی متکلم نے اہلسنت سے اس دعوی کا انکار
نہین کیا اور اشنع یہہ ہی کہ صواعق مین نصر اللہ کابلی نے جسکا ترجمہ کر کی تحفہ تصنیف
کیا ہی اوسنے بہی دعوے ہبہ فدک سے انکار نہین کیا اس سے معلوم ہوا بیان شاہ صاحب
کا محض جہوٹہہ ہے ایسی جواب سے کیا حاصل ہوگا — شاہ صاحب نے مشکوہ سے ایک حدیث
مشعر عدم عطای فدک بجناب سیدہ عمر ابن العزیز اموی سے نقل کی ہے شیعہ
کی مقابلہ ایسی لغویات پیش کرنا خالی سفاہت سے نہین علاوہ بران جب جناب امیر
کہ محفوظ عن الخطا عند الناصب و احزابہ ہین اونکی شہادت علی الاثبات مقبول نہین تہا مرتو عمر
ابن العزیز کہ بنی امیہ سے ہی اور بنا بر روایات اہلسنت کی انتقال کیا رسولخدا نی اور سب
قبیلہ سے ناخوش تہی کون پوچھتا ہے اور وقاحت اعمال و افعال اس عمر کے او
قبیلہ بنی امیہ کے ناظرین کتب تاریخ پر ہرگز مخفی نہین کہ یہہ بیہودان ہت قابل اسکی نہ
تہی کہ اونکو مسلمین مین شمار کیا جائی سوائے اسکے مخالفین کے کتب موضوعات مفتریات سے
مملو ہین اور شیعہ پر کب حجت ہین معہذا سند اس روایت کی سب ہے ضعیف ہے کما
لا یخفی علی ناظر تشئید المطاعن اور طرفہ تر یہہ ہے کہ اس حدیث مین ایک فقرہ ہے

اقطعها مروان اور ملا علی قاری نے بھی اسکی شرح مین لکھا ہے کہ ای فی زمن عثمان یعنی عثمان کے زمانہ مین مروان نے کہ داماد عثمان کا تہا فدک لے لیا۔ اب ہم سوال کرتے ہین کہ آیا مروان نے فدک کو باجازت عثمان لیا یا بلا اجازت اوسکی اگر باجازت ہبہ امر وقوع ہوا تو بھی دیانتی عثمان کے تہی جو فدک جناب سیدہ کو نہ دیا جاوی اوسکو عثمان طریدہ ابن طرید کو دے دی اور وہ کیونکر مستحق اوسکا قرار پای اور اگر بلا اجازت تصرف ہوا تو اوس نابکار کو اسقدر دخل کیون دیا تہا کہ ایسی امور کرے اور ہم اوسکو نہین مانتی کہ ایسا امر عظیم ہو اور عثمان مطلع نہو مگر یہہ کہ خرف ہو گیا تہا ہرگز حقتر تہی اور ولای بنی امیہ مین بیہوش و حواس تہا اور پہر شاہصاحب لکھتی ہین کہ چون ہبہ در واقع تحقیق نداشتہ باشد صدور دعوے و وقوع شہادت ازین اشخاص کہ نزد شیعہ معصوم ودر نزد ما محفوظ اند امکان وگنجایش ندارد۔ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقوع شہادت امر غیر واقع بر ان حضرات سے محال ہے بس چاہیکہ شاہصاحب اور پیرو انکی اس فقرہ کو ہرگز سہو نکرین اور جب انکی کتب معتمدہ سے ثبوت دعوی ہبہ و ادای شہادت ثابت ہو جای تو غاصب کو نفرین کرین اور احتمال کذب کو ان حضرات کیطرف راہ ندین۔ پہر شاہصاحب فرماتی ہین خلاصہ جسکا یہہ ہے کہ موہوب ملک موہوب لہ نہین ہوتا جب تک قبضہ نہو اور بالاجماع فدک جناب سیدہ کے قبضہ مین نہ تہا جواب اسکا یہہ ہے کہ جب ہمنی بروایات اہلسنت ماسور ہونا جناب رسولخدا کا باعطای فدک بنزول وحی و آیۃ ثابت کر دیا تو قبضہ مین نہونا جناب سیدہ کے فدک کا مستلزم تعطیل حکم خدا ہے ولا یقول بہ مسلم علاوہ برین لفظ انتزع دال ہے کہ جناب سیدہ کی پاس فدک تہا ابوبکر نے چہین لیا۔ ونیز فقرہ نہج البلاغہ کہ باعتراف اکثر علمای اہلسنت مثل تفتازانی و قوشجی و ملا یعقوب لاہوری و کازرونی کلام جناب امیر ہے فقرہ بلی كانت في ايدينا فدك من كل ما اظلته السماء فشحت عليها نفوس قوم وسخت عنها نفوس آخرين ونعم الحكم الله اور یہہ جو لکھا ہے کہ فدک باجماع قبضہ جناب سیدہ مین نہ تہا تو یہہ اجماع نواصب و خوارج یا امثال شاہصاحب کا ہوگا ورنہ اہل اسلام کا تو ہرگز ایسمین اجماع نہین کمامر معہذا بغیر شامل ہونے معصوم کے عترت رسولخدا سے اجماع بین گورکنون اور جولاہون اور دلالون اور دہوبیون کے اجماع کو کون مانتا ہے اور جب دعوے اجماع کا ہوا تو ہم کہتی ہین کہ عترت رسولخدا منحصر جناب سیدہ اور حسنین اور جناب امیر مین تہی اور چارون کا اجماع اسپر تہا کہ فدک مال جناب سیدہ

ہی لا اقل یہہ ہی کہ یہہ حضرات اہل حل وعقد سے تہی پہر اہلسنت کو تسلیم اصل اجماع سے کے کرنی پڑے گی والاخلافت خلیفہ صاحب کے باطل ہوتے ہی — تو معلوم ہوا کہ شاہصاحب کے مخفی فریب تہی ہی پہر شاہصاحب نی لکہا ہی کہ ابوبکر نی مسئلہ شرعیہ بیان کیا — ہم کہتی ہین کہ جو یہہ ہی کسی کتاب سے ثابت نہین محال ہے کہ جناب امیر کہ افضل صحابہ تہی اور بعضے بعد محمدؐ اوس مسئلہ کو نجانتی ہوون پہر شاہصاحب کہتی ہین کہ حاجت طلب شہادت کچہہ نتہی — ہان یہہ شاہصاحب سچ کہتی ہین کہ ابوبکر نی نرا ظلم کیا کہ گواہ خلاف شرع بعد طلب کی کیونکہ کتب معتمدہ مخالفین سے ثابت ہوچکا ہے کہ فدک قبضہ جناب سیدہ مین تہا — پہر شاہصاحب فرماتی ہین کہ ابوبکر نی حکم نہ کیا گواہ سے ایک زن و ایک مرد کے رد شہادت نہین کیا — جواب رد شہادت کمسکو کہتی ہین جس بات کی اونہون نی گواہی دی تہی اوسکی موافق نہ کیا پس یہہ رد شہادت ہے اور شاہصاحب بیجا تاویلین بیعہ خلافت کی بچانی کے واسطی تراشتی ہین خصوص ایسی شخص یعنی جناب امیر کل امیر کہ بقول خود شاہصاحب کی محال ہے کہ جناب امیر امر کذب پر گواہ ہو دین اور نیز اوس حالت مین کہ ام ایمن مشہود بالجنۃ کے گواہ ہے ہی اوسی دعوی پر ہو علاوہ بران قبول نکرنی گواہ ہے ایک شخص خلاف سنت رسول خدا ہے چنانچہ ربیع الابرار مین زمخشری نے لکہے اور نیشاپوری نے مقدمہ خزیمہ ذوالشہادتین کا نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جناب امیر اوسی مدرجہ ہا اہلسنت کے نزدیک بہی افضل ہین اور خود شاہصاحب نی اقرار کیا ہی کہ جز جناب امیر کے مفید یقین کے ہی پس اول خطا ابوبکر سے یہہ ہوئے کہ جناب سیدہ سے شہادت طلب کی کیونکہ جناب سیدہ معصوم متیقن اور عصمت اور طہارت اونکی جمیع معاصی سے اور خصوص دعوے کذب سے ثابت اور متحقق ہے اور خطاے ثانی و ثالث رد شہادت جناب امیرؑ کہ بحکم آیہ تطہیر معصوم و باعتراف خود شاہصاحب باجماع اہلسنت صادق علاوہ بران خود شاہصاحب نی اقرار کیا ہی کہ شہادت علی الباطل انحضرت سی محال ہے پہر شاہصاحب کہتی ہین کہ تکذیب شہادت چیزی دیگر و حکم نکردن موافق شہادت چیزی دیگر جواب یہہ ہے کہ حکم نکرنا گواہ کے پر ایک شخص کے مستلزم اوسکی عدم تصدیق کا ہے اور جو شخص کہ نفی ملازمت کے ان دو مفہوم کی کری بیجا سفیہ ہے پہر شاہصاحب فرماتی ہین کہ چون مسئلہ شرع کہ مخصوص قرمست ہمین است کہ تا وقتیکہ یک مرد و دو زن نباشد حکم کردن نمیسر پس ابوبکر مجبور حکم شرع بود جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ حکم عام نہین اور سند اوسکی یہہ ہے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک شاہد اور یمین پر بہی کہ حکم کرسکتی ہین چنانچہ تلویح شرح تنقیح

مین مذکور ہے روی عن علی ان النبی قضی بشہادۃ شاہد و یمین صاحب الحق و روی عنہ ان النبی و ابا بکر و عمر و عثمان کانو یقضون بشہادۃ الشاہد والیمین یعنی منقول ہے جناب امیر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا نے فیصلہ کیا بگواہی ایک گواہ اور قسم کے صاحب حق کا اور نیز منقول ہے کہ رسول خدا اور ابوبکر اور عمر و عثمان فیصلہ کرتے تھے ساتھہ گواہی ایک شاہد اور قسم کے اور نہایت افسوس یہہ ہے کہ شیخین اور ثالث اونکا اور کئی مقدمات تو بگواہی ایک شاہد اور قسم کی فیصلہ کر دیتے تھے لاکن جناب سیدہ بضعۃ الرسول صلعم مقدمہ مین ایک شاہد اور گواہ ہے پر فیصلہ نکیا کیونکہ ایذا معصومہ کے منظور نظر خلیفہ صاحب سے تھے ورنہ کیا سبب تھا فدک کے غصب کا حسب روایت تاریخ الخلفا سیوطی فدک قبضہ شیخین مین رہا اور ثالث نے مروان کو بخش دیا یہہ ہے وجہ عدم تصدیق دعوے ورد شہادت معصومین کے خلاف شریعت الٰہی اور قیامت یہہ ہے کہ جابر ابن عبد اللہ انصاری نے دعوے کیا کہ جناب رسول خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ جب مال بحرین سے آویگا تو ہم تمکو کچھ اوس مین سے دینگے ابوبکر نے تصدیق جابر کے کی اور ایک ہزار پانسو دینار یا درہم اوسکو دیدئے اور ہرگز گواہ اور بینہ جابر سے طلب نکیا چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین کہ جنکی صحت پر بزعم فاسد اہلسنت وجماعت اجماع نوہ ہزار کا ابتدا مین اور پھر اب تک منعقد ہوا ہے اور جنکی عدم قبول کی سبب سے شیعیان اہلبیت طہارت کو برا جانتے ہین یہہ روایت موجود ہے اور بخاری نے اس حدیث کو کتاب الکفالہ اور کتاب الخمس مین دو جگہ اخراج کیا ہی اور الفاظ روایت کی جیسا بخاری نے ذکر کئے ہین یہہ ہی حدثنا علی ابن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو سمع محمد ابن علی عن جابر ابن عبد اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک ہکذا و ہکذا فلم یجی مال البحرین حتی قبض رسول اللہ فلما جاء مال البحرین امر ابوبکر منادی من کان لہ عند النبی عدۃ او دین فلیاتنا فاتیتہ فقلت ان النبی قال لی کذا وکذا فحثی لی حثیۃ فعددتہا فاذا خمسۃ مائۃ وقال خذ مثلہا اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہے واخرج الشیخان عن جابر قال قال لی رسول اللہ لو قد جاء مال البحرین اعطیتک ہکذا وہکذا فلما جاء مال البحرین بعد وفاۃ رسول اللہ قال ابوبکر من کان لہ عند رسول اللہ دین او عدۃ فلیاتنا فجئتہ فاخبرتہ فقال خذ فاخذت فوجدتہا خمس مائۃ فاعطانی الفا و خمس مائۃ

ترجمہ روایت اولی کا یہہ ہے کہ روایت کی بخاری نے باسناد خود جابر سی کہ کہا اوسنے فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جب آتی کا مال بحرین کا تحقیق دونگا مین تجکو اسقدر بس نہین آیا تہا مال بحرین کہ رسولخدا نے انتقال فرمایا پس جب آیا مال بحرین کا حکم دیا ابوبکر نے تا کہ ندا کی جاوی کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہو رسولخدا نے یا قرض چاہتا ہو رسولخدا سی ہمارے پاس آوی جابر کہتا ہے کہ مینے جب یہہ ندا سنی تو ابوبکر کے پاس گیا اور اوس سے کہا کہ جناب رسولخدا نے مجہی ایسا ایسا فرمایا ہے پس ابوبکر نے ایک جہنی بہر کے دی پس مینے جب اوسکو شمار کیا تو پانسو تہی تب کہا ابوبکر ترجمہ عبارت ثانی کا قریب اسکی ہے — اور کرمانی شارح صحیح بخاری نے اپنی شرح مین لکہا دسے سی کہ بقول شاہ صاحب اعرف اہلسنت ہی باقوال صحابہ نقل کیا ہے اما تحمل ابی بکر عدة النبی صلعم ذلك لان الوعد منہ یلزم فیہ الانجاز لانہ من مکارم الاخلاق فانہ تعالے علی خلق عظیم وان تصدیق ابی بکر جابرًا فی دعواہ فلقولہ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار وهو وعید ولا یظن ان مثلہ یقدم علیہ انتہی ترجمہ یعنی وفا کرنا ابوبکر کا وعدہ جناب رسولخدا کو اسواسطہ تہا کہ آنحضرت کی وعدہ کا انجاز و ایفا لازم ہے کیونکہ ایفای وعدہ مکارم اخلاق سے ہی اور تحقیق جناب رسولخدا البتہ اوپر خلق عظیم کے تہی — اور تصدیق کرنا ابوبکر کا جابر کو اوسکی دعوے مین پس بجہتہ فرمانی آنحضرت کی ہی کہ فرمایا ہے کہ جو کوئی جہوتہہ باندہے میرے اوپر عمدًا پس جگہہ اوسکی جہنم ہے اور یہہ وعید ہی اور گمان نہین کیا جاتا ساتہہ اسکی کہ جابر ایسا شخص جرأت کری جہوتہہ بولنی کے اوپر آنحضرت کے باوصف اس وعید کے — اور شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین بیچ شرح اس حدیث کی لکہا ہے وفیہ قبول خبر الواحد العدل من الصحابہ ولو جر ذلك نفعًا لنفسہ لان ابابکر لم یلتمس من جابر شاہدًا علی صحة دعواہ یعنی اس حدیث سی ثابت ہوتا ہے قبول کرنا خبر واحد عدل کا صحابے سی اگرچہ نفع اوسکا اوسی کو مفید ہو کیونکہ ابوبکر نے نہین طلب کیا کوئی گواہ جابر سے اوسکے صحت دعوی پر — اور ابومحمد احمد ابن عینی نے شرح صحیح بخاری مین اس حدیث کی شرح مین لکہا ہے قال بعضہم وفیہ قبول الخبر الواحد العدل من الصحابہ ولو جر ذلك نفعًا لنفسہ لان ابابکر لم یلتمس من جابر شاہدًا علی صحة دعواہ قلت انما لم یلتمس شاہدًا منہ لانہ عدل بالکتاب والسنة اما الکتاب

کہ مثل اوسکی یعنی ہر بار اور اوٹہا لی

فقولہ تعا

نقولہ تعالی کنتم خیر امۃ وکذلک جعلناکم امۃ وسطا فمثل جابر ان لم یکن
من خیر امۃ فمن یکون واما السنۃ فلقولہ من کذب علی متعمدا الحدیث
لا یظن ذلک بمسلم فضلا عن صحابی انتہی بقدر الحاجۃ عینی نے بعد نقل
عبارت ابن حجر کے کہا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ مین کہتا ہون کہ ابوبکر نے نہ طلب کیا جابر
سے گواہ کیونکہ جابر عادل ہے بشہادت قران شریف و حدیث جناب رسولخداؐ الا کن قران
پس قول خدا تعالی کا کنتم خیر امۃ اور گردانا تمکو امت وسط پس اگر مثل جابر کے نہین
خیر امۃ سے تو کون ہو سکتا ہے اور حدیث قول آنحضرت کا جو کوئی جہوٹہہ بولے میرے اوپر
عمدا جگہ اوسکی جہنم ہے اور نہین گمان کیا جاتا ایسا اوپر مسلمان سے چہ جائیکہ صحابی بہی ہو
— پس افسوس ہے دین و اسلام اہلسنت پر کہ ادنے صحابی بلکہ ادنے مسلمان پر تجویز کذب
نہین کرتے اور اونکی دعوی کو باستدلال کتاب و سنت قابل قبول جانتی ہین العیاذ باللہ
جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا بضعۃ الرسول پر تجویز کذب اور دروغ کی کرتے ہین اور اون حضرت
کی دعوے کو واجب القبول کیا جائز القبول بہی نہین جانتی آیا جناب سیدہ خیر امۃ نہین
کہ ابوبکر کی دعوے انکا باوصف شہادت جناب حضرت امیر کی قبول نکیا اور اگر اہلسنت وجماعت
کی زعم مین جناب سیدہ کی واسطے کوئی شرف اور فضیلت اور ثنا اور مدح جو موجب تصدیق اونحضرت
کی ہو حاصل نہین تہا آخر شرف صحابیت ہی اونکو کیا حاصل نہ تہا مگر یہہ ہے کہ صاف صاف اقرار کرین
کہ اونکی نزدیکمین کچہہ عظمت جناب سیدہ و حضرت رسولخداؐ کے نہی جسقدر متعلق ہبہ کے تہا وہ بطور
مختصر بیان کیا گیا اور جو شاہصاحب نے نسبت غصب اور اغضاب کی کہا ہی وہ محض بیہودہ
سرائی شاہصاحب کی ہے کیونکہ بقول خود شاہصاحب قصد امور قلبیہ سے ہی اور بجز جناب باری
اوسکا علم کسیکو نہین اور ہم کہتے ہین کہ غصب فدک مین ایذا اور اغضاب جناب سیدہ کا منظور تہا
اور یہہ جانتے تہی کہ بسبب غصب فدک کی اہلبیت رسولخداؐ عاجز و محتاج ہو جاینگی اور حوصلہ طلب
حق خلافت کا نرہے گا مخفی نرہے کہ بطور ایجاز و اختصار کے مقدمہ ہبہ فدک کا لکہا گیا اور
مباحث اوسکی طول طویل ہین اور دایما علما سے ملت حقہ اس باب مین گفتگو کرتی رہی ہین بہت
سی گنجایش اسمین ہے اور وجوہ طعن بکثرت نکل سکتی ہین اور مقصود اسمقام مین محض
اثبات ہبہ کا تہا چونکہ جناب سیدہ علیہا السلام کی بعد رد کرنے ابوبکر کے دعوی ہبہ کو دعوی
فدک کا وراثۃ کیا تہا لہذا ضرور ہوا کہ مختصر حال اسکا بہی لکہا جاوی پس ظاہر ہو کہ صحیحین مین محدثین

فدک جناب سیدہ کو بطور ہبہ ملنے کی روایات

وغضب جناب بر ابوبکر
تا زندگی

اسمعیل بخاری نے کتاب المغازی کے باب غزوہ خیبر مین اور دوسری جگہہ کتاب باب فرض خمس مین اور
مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے اور یہان الفاظ بخاری کے لکہی جاتی ہین حدثنا عبد
العزیز بن عبد اللہ ثنا ابراہیم بن سعد عن صالح عن شہاب اخبرنی عروہ
بن الزبیر ان عایشہ ام المومنین اخبرتہ ان فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سالت ابابکر الصدیق بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یقسم لہا میراثہا ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ فقال
لہا ابوبکر ان رسول اللہ قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ فغضبت فاطمہ بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فہجرت ابابکر فلم تزل مہاجرتہ حتی توفیت وعاشت
بعد رسول اللہ ستۃ اشہر اور دوسری جگہہ لکہا ہی فوجدت فاطمہ علی ابی بکر فی ذلک
فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی ستۃ اشہر فلما توفیت
دفنہا زوجہا علی لیلا ولم یوذن بہا ابابکر وصلی علیہا وکان لعلی من الناس
وجہ حیوۃ فاطمہ فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر و
مبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر انتہی موضع الحاجۃ حاصل ترجمہ یہہ ہے
کہ کہتی تہی عایشہ کہ بتحقیق فاطمہ بنت رسولخدا نے سوال کیا ابوبکر صدیق سے بعد وفات رسولخدا کے
یہہ کہ تقسیم کرے واسطے اونکی ورثہ اوس چیز کا کہ چہوڑا تہا پیغمبر خدا نے اوس چیز سے کہ فی
کی تہی خدا تعالی نے اوپر رسولخدا کے پس کہا ابوبکر نے کہ جناب رسولخدا نے کہا ہی العیاذ باللہ
کہ نہین کوئی ہمارے مال سے ورثہ لیتا جس چیز کو چہوڑ جاتے ہین وہ صدقہ ہی پس غضبناک ہوئین
فاطمہ بنت رسولخدا پس چہوڑ دیا ابوبکر کو اور ہمیشہ تہی مہاجرت تا اینکہ وفات پائی اور زندہ رہین بعد
رسولخدا کے چہہ مہینے تک اور دوسرے جگہہ جو لکہا ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہے پس غضبناک
ہوئین جناب فاطمہ اوپر ابوبکر کے اس سبب سے یعنی سبب غصب متروکات کی کبہی نہ کلام کیا
ابوبکر سے جب تک زندہ رہین اور زندگی کی بعد رسولخدا کی چہہ مہینے تک پس جب انتقال ہوا
تو دفن کیا اونکو جناب امیر نے رات اور نہ اذن دیا جنازہ پر حاضر ہونے کا ابوبکر کو اور نماز
پڑہی جناب امیر نے اوس معصومہ کی جنازہ پر اور تہا واسطے جناب امیر کے لوگون کے نزدیک جاہ
زندگی مین جناب معصومہ کے پس بعد انتقال جناب سیدہ کی پہر گئی موہنہ لوگون کی جناب امیر سے پس
بدرجہ لاچار سے طلب مصالحت ابی بکر کے اور نہین بیعت کی تہی اتنی مہینون تک فقط اس عبارت

سی کئے فائدے حاصل ہوئے **اول** یہہ ہی کہ جناب سیدہ نے دعویٰ وراثت کا کیا مقتضائے
آیۂ وافی ہدایہ انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ممکن
نہیں کہ جناب سیدہ نے باوجود شہادت جناب باری عز اسمہ کی انکی عصمت وطہارت پر جمیع ارجاس و
ادناس سے فدک کی باب مین جہوٹا دعوے پیش کیا ہو یا یہہ کہ حدیث جو ابوبکر نے بیان کے
کہ پیغمبر خدا سے سنی ہو اور اوسکو چھپایا ہو **دوم** یہہ کہ جناب سیدہ کو اسقدر اطمینان اپنے
صدق دعوے پر حاصل تہا کہ ابوبکر کو اسمقدمہ مین کاذب اور مفتری جانتی تہی ورنہ
حدیث جناب رسول خدا سنکی اوسپر عمل نکرنے کے کیا معنی ہین **سیوم** ابوبکر سے اسقدر
ناخوش ہوئین کہ تا مرگ پہر رضامند نہوئین **چہارم** بعد انتقال ہی اجازت نہ دی کہ ابوبکر
جنازہ پر حاضر ہو بلکہ عایشہ کو بہی گہر مین نہ آنی دیا چنانچہ جذب القلوب مین شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے تصریح کیفیت اسکی بیچ حال انتقال جناب سیدہ کی بیان کے ہی **پنجم** جناب سیدہ کے
نزدیک ابوبکر کے خلافت تو درکنار اسلام بہی اوسکا ثابت نہ تہا کیونکہ پیغمبر کے نبی روایت
ہی کہ لایحل المسلم ان یهجر اخاہ فوق ثلاث لیال یعنی نہین حلال ہے واسطی مسلمان کے کہ مہاجرت
کرے اپنی بہائی کے زیادہ تین شب سی پس اگر وہ معصومہ ابوبکر کو مسلمان جانتی تو کیونکر اپنی آخر
زندگی تک اوس سے مہاجرت فرماتین **ششم** صحیح مسلم مین جناب رسولخدا سے منقول ہے
من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاهلیۃ یعنی جو شخص مر جاے اور نہ پہچانی اپنے
زمانے کے امام کو وہ مرتا ہی موت جاہلیت کے اور مقصود عرفان سے اطاعت ہی ورنہ کچھ فائدہ نہیں پس اگر
ابوبکر کو خلیفہ برحق نا سمجہین تو اسلام سے ہی ہاتہہ دہونا پڑے گا اور حدیث بغداد اهل بیت اقرار
کرنا ہوگا **ہفتم** ناخوش کرنا جناب سیدہ کا بعینہ ناخوش کرنا جناب رسولخدا کا اور جناب باری
عز اسمہ کا ہی چنانچہ احادیث مفصلہ ذیل اسپر دلالت کرتی ہین **اول** ابن حجر نے صواعق محرقہ
مین لکہا ہے اخرج ابو سعید فی شرف النبوۃ وابن المثنی انہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا فاطمہ ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک **دوم** کنز العمال ملا علی متقی
مین مذکور ہے عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمہ ان اللہ یغضب
لغضبک ویرضی لرضاک وابن النجار ایضا اور حاکم نے مستدرک علی الصحیحین مین بعد ذکر
اس حدیث کی کہا ہے ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ انتہی **سیوم** ابن حجر نے صواعق مین
بیچ ترجمہ جناب سیدہ کی لکہا ہی اخرج ابن ابی عاصم عن عبد اللہ ابن عمر بن سالم المفلوج

غضب جناب سیدہ مستلزم غضب خدا

بسند من اہل البیت عن علی ان النبی قال لفاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک و
یرضی لرضاک چہارم اصابہ مین ہے عن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن علی
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمہ ان یرضی لرضاک و یغضب لغضبک
پنجم کنز العمال مین بیچ فضایل اہل البیت کی مذکور ہے ان اللہ یغضب لغضب فاطمہ
ویرضی لرضاہا عن علی لدیلمی پس جناب باری عز اسمہ سبب غضب جناب
سیدہ کے غضب مین آوی تو غضب جناب سیدہ کا بحکم بشریت محال ہووے کیونکہ اگر غضب جناب
سیدہ کا بحکم بشریت ممکن ہوتا تو جناب رسولخدا علی الاطلاق نفرماتی ان اللہ یغضب لغضبک
اور جب کہ حدیث مطلق واقع ہوی اور مقید کسی حالت اور کسی وقت سی نہین تو معلوم ہوا کہ غضب
جناب فاطمہ مستلزم غضب خداتعالی کو ہے اور غضب خداتعالی بنا بر حکم بشریت کی محال پس غضب
اوس معصومہ کا بھی بموجب حکم بشریت محال بحکم شکل اول کے کہ وہ بدیہی الانتاج ہے اور نہین
انکار کریگا اسکا مگر معاند جناب سیدہ کا ششم ابن حجر عسقلانی فی فتح الباری مین بیچ شرح
قول آنحضرت کی فانما بضعۃ منی یریبنی ما ارابہا ویوذینی ما اذیہا کی کہا ہے
وفی الحدیث تحریم اذی من یتاذی النبی بتاذیہ لان اذی النبی حرام اتفاقا قلیلہ
وکثیرہ وقد جزم بانہ یوذیہ ما اذی فاطمہ فکل من وقع منہ فی حق فاطمہ شی
فتاذت بہ فهو یوذی النبی بشہادۃ ہذا الخبر الصحیح ولا شی اعظم من ادخال الاذی
علیہا ترجمہ یہہ ہے یعنی ثابت ہی حدیث سی حرمت ایذا اوس شخص کے کہ جسکی ایذا سی جناب
رسولخدا کو ایذا پہونچی اسواسطی کہ ایذا دینی جناب رسولخدا کو حرام ہے اتفاقا کم ہو یا زیادہ ہو
اور جناب رسولخدا نی جزم کیا ہے اسپر کہ ایذا پہونچاتی ہے حضرت کو وہ چیز جو چیز ایذا پہونچاتی ہے
جناب سیدہ کو پس کل وہ چیز کہ واقع ہووے اوس سے بیچ حق جناب سیدہ کی اور ایذا پہونچی
اوس سی جناب معصومہ کو پس اوسی ایذا پہونچا ہے جناب رسولخدا کو بشہادت اس خبر صحیح کی
اور نہین کوی شے اعظم اس سی کہ اذیت دی جناب سیدہ کو اب اسمقام مین یاد کرنا چاہیے
آیہ وافی ہدایہ الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم
عذابا مہینا اور نتیجہ جو ان مقدمات سی نکلتا ہی وہ خود ظاہر ہے ہفتم سید علی ہمدانی
نی کتاب مودۃ القربی مین روایت کی ہے عن زاذان عن سلمان قال قال رسول اللہ
یا سلمان من احب فاطمۃ ابنتی فهو فی الجنۃ معی ومن ابغضہا فهو فی النار یا سلمان

حب فاطمہ

حب فاطمه ینفع فی مائة من المواطن ایسر من ذلک المواطن الموت والقبر والمیزان والمحاسبة فمن رضیت عنه ابنتی فاطمه رضیت عنه ومن رضیت عنه رضی الله عنه ومن غضبت علیه ابنتی فاطمة غضبت علیه ومن غضبت علیه غضب الله علیه یا سلمان ویل لمن یظلمها ویظلم بعلها علیًا و ویل لمن یظلم ذریتها وشیعتها انتهی پس اس حدیث سے ظاہر ہوتا کہ جو شخص ظلم کرے جناب سیدہ پر اوسکی واسطے جناب رسولخدا نے دعاے بد فرمائی اور غضب اوس معصومہ کو مستلزم اپنی غضب کا جو مستوجب غضب الٰہی ہے قرار دیا اور حدیث بخارے سے ثابت ہو چکا کہ جناب سیدہ ابوبکر پر غضبناک ہوئین اب مآل اوسکا دیکھنا چاہیے اور جو حدیث خطبہ بنت ابی جہل کے بخارے نے روایت کی ہے یہہ موضوعات و مفتریات نواصب لئام اور خوارج بد انجام سے ہے کہ بحکم معاویہ ابن ابی سفیان وضع کرتی تہی معاویہ نے چند آدمے نوکر رکھی تہی کہ اس طرحکی حدیثین وضع کیا کرین اور انحراف بخارے کا خاندان اہلبیت اطہار سے اظہر من الشمس ہے چنانچہ حضرت محقق ممقام نے ادام اللہ تعالیٰ بقائہ کتاب استقصاء الافحام مین بتفصیل تمام بیان کیا ہے علاوہ بران راوے اس حدیث کا کرابیسی ہے اور وہ بہی مشہور بعداوت و انحراف اہلبیت ہے معہذا جب بقول خود شاہصاحب روایت عایشہ و ابوبکر کا مقدمہ جناب سیدہ و جناب امیر علیہما السلام مین اعتبار نہین تو بخارے کی قول کا کیا اعتبار ہے کیونکہ خاص غلام ابوبکر بلکہ بنی امیہ ہے اور اقوال بخارے شیعہ پر کب حجت ہین کہ شاہصاحب مقابلہ شیعہ ایسی مزخرفات نقل کرتے ہین اور علی ہذا القیاس روایت نکلنے ہونے جناب امیر کے با ابوبکر جسکو شاہصاحب نے نقل کیے ہی نزدیک شیعہ کے معتبر نہین بلکہ وجہ کیفیت یہہ ہے کہ جناب امیر حجت خدا تہی زمین پر **ہشتم** اس حدیث بخارے سے ثابت ہوا کہ چھہ مہینے تک جناب امیر نے بہی صلح ابوبکر سے نہ کی بلکہ بعد انتقال جناب سیدہ معصومہ کے قصد مصالحہ کا کیا **نہم** اس روایت سے ثابت ہوا کہ جناب امیر المومنین نے قصد مصالحہ کا ابوبکر سے اوسکو خلیفہ سمجھکی نہین کیا بلکہ بعد انتقال اوس معصومہ کے نظرین لوگون پہر گئی تہین لہذا بلاچارے صلح کے پس اگر اب بہی کوئی شخص ابوبکر سے تا دم زندگی ناخوش رہی اور اگر گرفتار مصیبت ہوکر بظاہر مصالحہ کرے تو ہرگز اوسکی دین و ایمان مین موافق روایات اہلسنت کی بہی خلل نہو گا اور بنا بر مذہب حق کے مصیب تاسیاً بالمعصومین صلوات اللہ علیہما و علی اولادہما المصطفین **دہم** قطع نظر سب وجوہ کے خلیفہ اول نے غصب حق جناب سیدہ کو نہاتہ

سہل و سرسری سمجھا ورنہ کیا مشکل تہا کہ مسلمین سے استشہاد کرتا اور مسلمان ایسی کیا تہی کہ بپاس خاطر
جناب سیدہ و لحاظ حکومت خلیفہ درخواست اوسکی قبول نکرلی لاکن حقیقت یہہ ہے کہ بعد غصب ابو بکرنے
فدک کو خالصہ کرلیا اور خود اوسکو اپنی صرف مین لاتا رہا پہر اسصورت مین جناب سیدہ کو فدک
کسطرح دیتا چنانچہ عبارت تاریخ الخلفا سیوطی کے اسپر شاہد ہی اور خود واسطی عائشہ و حفصہ کی دس
ہزار درہم سالیانہ مقرر کر دیا تہا جسکی قریب دو ہزار پانسو روپیہ بحساب اسملک ور اسوقت کی ہوے
کما فی صواعق المحرقہ اگر حصہ تقسیم ہو کے ملتا تو نوین حصہ مین سی اٹہوان حصہ ملتا کیونکہ عقار مین ازواج
کو بنا بر مذہب اہل حق کی دخل نہین ہے جب یہہ فایدے بیان ہو چکی تو اب ہم مختصر حال موضوعیت
روایت کو یہہ بیان کرتے ہین اول یہہ ہے کہ ابو بکر اس روایت مین منفرد ہی چنانچہ سیوطے
فی تاریخ الخلفا مین اور صواعق محرقہ ابن حجر مکی و شرح مختصر الاصول ابن حاجب تصنیف علامہ
عضد الدین ایجی مواقف مین و شرح مسلم مولوی عبد العلی نے وغیرہ علماے اصول نے تصریح کی ہے
کہ ابو بکر اس روایت مین منفرد تہا چنانچہ سیوطی نے تاریخ الخلفا مین کہا ہے واختلفوا فی
میراثہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فما وجد و عند احد من ذلک علما فقال ابو بکر سمعت
رسول اللہ یقول انا معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ اور ابن حجر نے لکہا ہے
واختلفوا فی میراثہ فما وجدوا عند احد من ذلک علما فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ ص
انا معاشر الانبیاء الی آخرہ یعنی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ میراث جناب رسولخدا کی پس نہ
پایا اونہون نے کسی کہ پاس علم میراث جناب رسول خدا کا اوسوقت کہا ابو بکر کہ سنا ہی
مینی پیغمبر خدا سے انا معاشر الانبیاء الی آخرہ اور تفرد ابو بکر کا عبارت ازالۃ الخفا ولی اللہ محدث
دہلوی سے بہی مستنبط ہی پس خبر واحد سے تخصیص آیات قران شریف کسطرح جایز ہے اور یہہ جو
شاہصاحب دعوے کرتی ہین کہ گواہی دے ہی اسپر اجلہ صحابہ نے مثل حذیفہ بن الیمان اور
زبیر بن العوام و ابو دردا و ابو ہریرہ و عباس و علی و عثمان و عبد الرحمان ابن عوف و سعد ابن ابی
وقاص اور خود ابو بکر و عائشہ نے پس جواب اسکا یہہ ہے کہ جلالت قدر ابو بکر و عائشہ اور زبیر
بن العوام کہ داماد ابو بکر کا تہا اور عثمان اور عبد الرحمان اور ابو دردا اور ابو ہریرہ اور سعد ابن ابی
وقاص کے کہ بدترین و اشرار صحابہ سے تہی ذکر کرنا انکا عبث محض ہے کیونکہ اہل سنت وجماعت
کی نزدیک خلیفہ کے قول کیواسطے کسی کے شہادت کے حاجت نہین اور شیعہ کے نزدیک قول ان
اشخاص کا اسواسطی کہ جناب امیر سی عناد رکہتی تہی قابل قبول نہین ہے اور حذیفہ کے صدق وجلالت

مین شبہہ نہین لاکن روایت بخاری سے مین حذیفہ کا بہی نام نہین اور بلکہ ابو ہریرہ اور ابو دردا کا نام بہی اس روایت مین نہین یہہ محض حیلا کے شاہصاحب کی ہی کہ مراد تکثیر سواد کے نام لکھتے ہین اور جب روایت خلاف معصوم کے ہووی تو بہی احتمال ہے کہ کسینی اُن پر افترا کیا ہے اور نام عباس اور جناب امیر کا جو لکھا ہے یہہ وہی مثل ہے کہ دروغ گویم بر روی تو کیونکہ مقدمہ مین صحیح مسلم و بخاری مین لفظ راتماہ کاذبا غادرا خائنا ورایتمانی کاذبا غادرا خائنا موجود ہو اور شاہصاحب کہین کہ جناب امیر اور عباس نی اسکی شہادت دی سبحان اللہ کیا بات گوئی علاوہ بران اب ہم کہتے ہین کہ اگر اس روایت کے تصدیق کی تو شیخین کو کس بات مین کاذب غادر خاین جانتی تہی اور خود خلیفہ ثانی کی عہد مین کس چیز کا دعوے کرنی گئی تہی چنانچہ خلیفہ ثانی نے تو روایت صحیحین اعتراف کیا ہے اور جو شاہصاحب فرماتی ہین کہ روایت عایشہ وابو بکر و عمر کا اس مقام مین اعتبار نہین پس یہہ سچ کہا ہے لاکن روایت مردان خالص الاعتقاد اونکی کا بہی اس بات مین اعتبار نہین اور جو شاہصاحب نی روایت بخاری کی نقل کی ہے پس حسب حسب تصریح شاہصاحب ابوبکر اور عایشہ کا اعتبار نہو تو بخاری کہ معاندان اہلبیت سے اور غلامان خاص خلیفہ صاحب سی ہے کب قابل اعتماد کے ہی اگر کوئی کہی کہ حاکم اپنی علم پر حکم کر سکتا ہے اور خلیفہ صاحب نی بہی اپنی علم پر حکم کیا اور یہہ جایز ہے پس جواب اسکا یہہ ہے کہ بخاری نی کتاب الاحکام مین کہا ہے کہ قال اہل الحجاز الحاکم لا یقضی بعلمہ یعنی اہل حجاز نہین جانتی کہ قاضی اپنی علم سے فیصلہ کرے اور نیز بخاری نی اسی کتاب مین لکھا ہے قال القاسم لا ینبغی للحاکم ان یقضی بعلمہ دون علم غیرہ مع ان علمہ اکثر من شہادة غیرہ و لکن فیہ تعرض لتہمة نفسہ عند المسلمین وایقاعا لہم فی الظنون وقد کرہ النبی الظن الا بعض اہل عراق ابو حنیفہ کوفی اور اوسکی اتباع نی اگرچہ تجویز کیا ہے کہ حاکم اپنی علم پر حکم کرے لاکن اونہون نی بہی شرط کیا ہے کہ علم اوس امر کا اور مجلس قضا مین حاصل ہو نہ پہلی اوسکی چنانچہ بخاری نی اوسی کتاب الاحکام مین تصریح کے ہی علاوہ بران جس شخص نے کہ تجویز کیا ہی کہ حاکم اپنی علم پر حکم کرے تو اوسنی شرط کیا ہی کہ خوف تہمت اور بدگمانی کا نہ رکہتا ہو چنانچہ بخاری نی کہا ہے باب من رای القاضی ان یحکم بعلمہ فی امر الناس اذا لم یخف التہمہ اور ابن حجر نی شرح اس مقام مین یعنی فتح الباری کی لکہا ہی اما قولہ اذا لم یخف الظنون فقصد بہ قول من اجاز

للقاضی ان یقضی بعلمہ لان الذین منعوا ذلک مطلقاً اعتلوا بانہ غیر معصوم یجوز ان یلحقہ التہمۃ اذا قضی بعلمہ ان یکون لصدیقہ علی عدوہ اور چونکہ ابو بکر اس روایت مین متہم بجلب نفع تہا کیونکہ بموجب اقرار خلیفہ ثانی کے جناب امیر اور عباس اوسکو کاذب غادر خائن جانتے تہی پس ابو بکر کو ہرگز اپنی علم پر حکم جائز نہ تہا علاوہ برآن بخاری نے اپنی صحیح مین لکہا ہے کہ قال عمر ان اللہ بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بالحق فکان مما انزل علیہ الکتاب آیۃ الرجم فقرأنا وعقلنا ووعیناہا رجم رسول اللہ ورجمنا بعدہ فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل واللہ ما نجد آیۃ الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک فریضۃ انزلہا اللہ فالرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنا اور موطا مالک مین بعد اس روایت کے مذکور ہے والذی نفسی بیدہ لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ لکتبتہا علاوہ برآن یہہ روایت تین جگہ مسند احمد حنبل مین مذکور ہے اور سیوطی نے اتقان مین اور راغب نے محاضرات مین اخراج اسکا کیا ہی اور نیز بخاری نے اپنی صحیح مین اخراج کیا ہے —

قال عکرمۃ قال عمر لعبد الرحمن بن عوف لو رأیت رجلاً علی حد زنا او سرقۃ وانت امیر فقال شہادتک شہادۃ رجل من المسلمین قال صدقت قال عمر لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ لکتبت آیۃ الرجم بیدی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کہا خلیفہ ثانی نے کہ مبعوث کیا خدا تعالی نے جناب رسولخدا کو ساتھہ حق کے اور نازل کیا اوپر قرآن اور منجملہ قرآن آیہ رجم بہی تہی پس ہمنے پڑہا اوس آیت کو اور سمجہا اور رجم کیا خود جناب رسولخدا نے اور ہم بہی رجم کرتے رہے پس مین ڈرتا ہون کہ ایک زمانہ ایسا آئی کہ کوئی کہے کہ یہہ آیہ قرآن شریف مین نہین ہے پس گمراہ ہون بسبب ترک فریضہ کے کہ نازل کیا اوسکو خدا تعالی نے پس رجم بیچ کتاب خدا کے ہی حق اوپر اوس شخص کے جو زنا کرے اور بنا بر روایت موطا کے قسم کہائی خلیفہ ثانی نے اور کہا کہ اگر مجہی یہہ خوف نہو کہ لوگ یہہ کہینگے کہ زیادہ کیا عمر نے کتاب خدا مین تو مین لکہتا آیہ رجم اور حاصل روایت بخاری کا یہہ ہے کہ کہا عمر نے کہ اگر خوف ہو مجہی لوگون کا کہ کہینگے کہ زیادہ کیا عمر نے کتاب پر تو لکہتا مین آیہ رجم اپنی ہاتہہ سے اور شہاب الدین ابن احمد عسقلانی نے شرح حدیث مین لکہا ہے قولہ قال عمر قال المہلب استشہد البخاری لقول عبد الرحمن بن عوف المذکور قبلہ بقول عمر ہذا انہ کانت عندہ شہادۃ فی آیۃ الرجم انہا من القرآن فلم یلحقہا بنص المصحف بشہادتہ

وحده واوضح بالعلة فی ذلک بقوله لولا ان یقال زاد عمر فی کتاب اللہ فاشار الی ذلک من قطع الذرایع لیلا یجد حکام السوء السبیل الی ان یدعوا العلم لمن احبوا الحکم لہ انتہی یعنی کہا ہی مہلب نے استشہاد لایا بخاری واسطی قول عبدالرحمان بن عوف کی جو ذکر ہوا سابق مین ساتھہ اس قول عمر کے کہ نزدیک وسکی تہی آیہ رجم منجملہ قران اور نہ داخل کیا آیہ موصوف کو ساتھہ کیلی اپنی گواہی کے اور بیان کے علت اسکی عمر نے ساتھہ اپنی قول کے کہ اگر نہ کہا جای یہہ کہ زیادہ کیا عمر نے بیچ کتاب خدا کی پس اشارہ کیا طرف اسکی کہ تحقیق یہہ امر موجب قطع ذراع یعنی ہاتہہ کاٹ ڈالی ہین تاکہ نپائین حکام جور رستہ طرف اس بات کے کہ دعوی کرین علم کا واسطی اوس شخص کے کہ جسکو دوست رکہتی ہون حکم ایک شئے کا انتہی پس ابوبکر کو ہرگز خوف رواج ایسی ادعاے باطل کا بیچ نفی حکم میراث انبیاؑ کے کہ منفرد ساتہہ اوسکی تہا اخذ فدک اور غصب حق اہلبیتؑ مین مانع نہوا حالانکہ ترک مین اسکی کوے عیب نہ تہا ولو کان صادقا فی ما عزاہ الی سید المرسلین لامکان الاستیہاب من المسلمین

وجہ ثالث موضوعیت روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ جو ابوبکر نے رد دعوی میراث مین پیش کی یہہ ہے کہ یہہ روایت مکذوبہ موضوعہ مختلفہ مخالف ہے بہت سے آیات قرانی کے آیہ اولی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی وصیت کرتا ہے تمکو خدا تعالی بیچ فرزندون تمہارے کے واسطی مرد کے مانند حصہ دو عورتون کی ہے اور سابق گذر چکا ہے کہ خبر واحد مخصص آیہ شریفہ کے نہین ہو سکتی باجماع فریقین کے آیہ ثانیہ وورث سلیمان داؤد اور ورثہ دیا سلیمان کو داود نے اور تفسیر کشاف و بیضاوی و معالم التنزیل مین کہ بنا بر تصریح ابن تیمیہ کے اوسمین کوے روایت موضوع نہین ان تینون تفسیرون مین موجود ہے واللفظ للآخر وقال الکلبی غزا سلیمان اہل دمشق ونصیبین فاصاب منہا الف فرس وقال مقاتل ورث من ابیہ داود الف فرس اور جو شاہصاحب کہتی ہین کہ حضرت داود کے باجماع اہل تاریخ وسیر انیس بیٹی تہی الی اخر الاقرات پس جواب اسکا یہہ ہے کہ جب تک دلیل وقوع اجماع پر قائم نہو جب تک دعوے لسانی مسموع نہین ۔ اور آجتک کسینی علما سے دعوے اجماع کا نہین کیا بلکہ ابن ابو الحدید وغیرہ نے یہی دعوے کیا ہے کہ یہہ قصہ نقل ہوا ہے کتب یہود وغیرہ سے اور بعضی مسلمین نے بہی ایسا ہی کہا ہے لہذا ایسہ اجماع قابل قبول کے نہین اور یہہ جو شاہصاحب بیان کرتی ہین کہ بدلیل آیہ علمنا

منطق الطیر وراثت علمی مراد ہے پس جواب اسکا یہہ ہے کہ آیہ اولی مین وراثت مالی اور اسمین علم بہی اور اشارہ ہے طرف اوسکی کہ دونو شرف اونکو حاصل تہی اسمین ہرگز کسیطرح کے قباحت نہین بلکہ مفید ہمارے ہے **آیہ ثالثہ** یرثنی ویرث من آل یعقوب یعنی حضرت ذکریا نے فرمایا کہ خداوندا مجہی عطا کر ایک فرزند کہ وارث ہو میرے مال کا اور وارث ہو بعض آل یعقوب سے نبوت کا اور اکابر مفسرین اہل سنت نے اعتراف کیا ہی کہ یہان مراد وراثت سے وراثت مالی ہے اور فخر رازی نے جو بڑا مفسر اونکا کہتا ہی کہ اگر وراثت مالیہ کو بہی اسمین ثابت کرین تو اولے ہے چنانچہ بغوی نے معالم التنزیل مین کہا ہے قال الحسن معناه یرثنی مالی ویرث من آل یعقوب النبوة والحبورة اور تفسیر لباب مین عمر ابن عادل حنبلی نے لکہا ہے واختلفوا فی المراد بالمیراث فقال ابن عباس والحسن والضحاک وراثة المال فی موضعین وقال ابو صالح وراثة النبوة وقال السدی والمجاهد والشعبی یرثنی المال ویرث من آل یعقوب النبوة اور فخر رازی نے تفسیر کبیر مین بعد نقل قول ابن عباس اور حسن اور ضحاک اور نقل سدے و مجاہد و شعبی کہ اونکی نزدیک مقصود وراثت سے وراثت مالیہ ہے اور بقول مجاہد کے وراثت نبوة اور بعد نقل دلایل اونکی لکہا ہے والاولی ان یحمل ذلک علی کل ما فیه نفع او صلاح فی الدین وذلک یتناول النبوة والعلم والسیرة الحسنة و المنصب النافع فی الدین والمال الصالح فان کل هذه الامور مما یجوز توفر الدواعی لی بقائها لیکون ذلک النفع دائما مستمرا پس ان عبارتسے معلوم ہوا کہ سدی اور مجاہد او شعبی اور ابن عباس اور حسن اور ضحاک کہ اکابر مفسرین اہلسنت سی ہین یرثنی سی وراثت مالیہ مراد لیتی ہین اور فخر رازی بہی شمول مال کو اولی جانتا ہے پس بشہادة اس جماعت کی بہی بطلان خبر موضوع ثابت ہوا الحمد لله علی ذلک اب جتنی اعتراض شیعہ پر وارد کیے ہین اوسکا جواب ان لوگون سے طلب کرین علاوہ بران جواب مختصر یہہ ہے کہ حضرت ذکریا بسبب قرابت کی وارث مال بعض آل یعقوب کی تہی چنانچہ حرف من تبعیضیہ کا اوسپر دال ہے اور فایدہ اس صفت وراثت کا یہہ ہے کہ دلالت کری اوپر اس بات کہ حضرت ذکریا ایسا ولی خدا تعالی سے چاہتی تہی کہ بعد وفات کے باقی رہے اگرچہ یہہ درخواست رتبہ پذیرائی کو نہ پہونچی اور سبب خوف کا یہہ تہا کہ بنو عم مال پر قابض ہون اور مواضع غیر مرضیہ مین صرف کرین اور معاصی پر اقدام کی قوت حاصل ہو اگر یہہ معنی محال ہوتے

تو ابن عباس

تو ابن عباس وحسن بصرے وغیرہ جنکا نام پہلی لکھا گیا اس آیت کی یہہ تفسیر نکرتے بلکہ محال عادے ہی کہ وراثت علم اور نبوت سی ڈرین کیونکہ حکیم علی الاطلاق موافق اپنی مصلحت کے جس شخص مین لیاقت نبوت کی دیکہتا ہے اوسکو نبی ورسول مقرر فرماتا ہی اسمین ڈرنے کے کوے وجہ نہین اور تمام مال کو پہلی اس واسطی ندیا کہ خدا تعالی سے ایسی ولی کے درخواست کی تہی کہ وارث مال ہو اور موجب تضاعف اجر کا ہو اور بقا اوسکا مدت دراز تک رہے اور جو شاہصاحب نی اسمقام مین کہا ہے کہ مراد یہان وراثت منصب ہے نہ وراثت مالی کہ اشرار بنی اسرائیل بعد حضرت ذکریا کے منصب نبوت پر مستولی ہو کی تبدیل وتحریف احکام الٰہی کے کرین خوف اس سبب سی تہا جواب اسکا یہہ ہے واہ شاہصاحب سبحان اللہ کیا عقل ودانش ہی کیا کیا محقق پیدا ہوے ہین مقام غور ہے یعنی حضرت ذکریا کو یہہ خوف ہوا کہ بعد انکی جو نبی مقرر ہوگا وہ ایسی ایسی امور منہی عنہ کریگا پس لازم آتا ہی کہ حضرت ذکریا نسبت جناب بارے کی زیادہ خیرخواہ خلایق ہوں اور اگلی بہی کوی ایسا نبی ہوا ہے کہ جسنی تبدیل وتحریف شرایع ربانی کا کیا ہے یہہ ایسی ہے بات ہے کہ ایک گروہ دعا کرے کہ خداوندا ایک ایسا نبی ہمارے اوپر مبعوث کر کہ عقل مند ہو اور نبوت ایسا کیا مرتبہ ہے کہ ہر شخص کو ملجاتی بلکہ حضرت ذکریا کو علم بمصالح وحکم جناب باریتعالی حاصل تہا کہ میراث علم نبوت کی بدون اوسکی امداد و اعانت کی ہرکس وناکس کو نہین پہونچتی پس حضرت ذکریا کے طرف نسبت کرنا ایسی امر کا کہ وہ گمان کرتی تہی طرف حق سبحانہ وتعالی کہ نبوت ایسی شخص کو دیوے کہ تبدیل احکام وشرایع ربانی کا کرے محال ہے چنانچہ حسن بصرے نی کہ اس آیہ سے وراثت مال مراد لی ہی نہین معنی سے استدلال کیا ہے چنانچہ ملا علی قارے نی شرح مشکوہ مین کہا ہے وخالف الحسن البصرے فی المسئلۃ العامۃ قال وہذا الحکم مختص بنبینا لقولہ تعالے یرثنی ویرث من آل یعقوب وقال ہو وراثۃ مال لا نبوۃ والا لم یقل انی خفت الموالی من وراءی اذ لا یخاف علی النبوۃ انتہی اور نیز فرمایا جناب باری عز اسمہ نے والولاارحام بعضہم اولی ببعض

وجہ سیوم موضوعیت روایت نحن معاشر الانبیاء الی آخرہ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی نے کتاب اصابہ فی تمییز الصحابہ حرف ز ترجمہ زید بن حارثہ مجلد ثانی صفحہ ۵۴ مطبوعہ کلکتہ مین لکہا ہے کہ باپ وچچا زید کے حاضر خدمت رسول خدا ہوے اور زید کو حضرت سی طلب کرنی لگی حضرت نے زید کو دو قبول مین مخیر کیا اوسنی اپنی باپ اور چچا سے

کہ مین آنحضرت مین بہت سے اوصاف دیکہی ہین لہذا چہوڑ کر بجاؤ نکالیں ابن حجر کہتا ہے فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلک اخرجہ الی الحجر فقال اشہدوا ان زیدا ابنی یرثنی وارثہ فلما رای ذلک ابوہ وعمہ طابت انفسہما وانصرفا ودعی زید ابن محمد اور پہر لکہا ہی وقد ذکر ابن اسحاق قصتہ مجیء حارثۃ والد زید فی طلبہ پیچہہ اور پہلی روایت ہشام بن محمد بن السایب الکلبی سے نقل کی ہی ترجمہ یہہ ہے کہ ہر گاہ دیکہا جناب رسولخدا نی زید مین یہہ امر یعنی نجابت اوسکا ساتہہ اپنی والدین کے تو لیگئی حضرت اوسکو طرف حجر اسمعیل کے اور فرمایا کہ گواہ رہو کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا یہہ اور وارث ہونگا مین اوسکا جب دیکہا باپ اور چچا زید نے یہہ حال بہت خوش ہوے اور اپنی وطن کو واپس گئے پس مشہور ہوا زید ابن محمد اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے قصہ ابی حارثہ کا طلب مین زید کے اسطرح سے پس ظاہر ہے کہ یہان ورثت علمی مقصود نہین والا زید کو جناب رسولخدا پر بہی ترجیح لازم آتی کہ ورثہ علم کا اوس سے پاتین اور ورثت نبوت بہی مراد نہین کہ حضرت خاتم الانبیا ہین تو لامحالہ ورثت مالی مراد ہوسکے اور یہہ بہی محال ہے کہ جناب رسولخدا کوی کلمہ خلاف شرع اپنی زبان سے ارشاد کرین اگرچہ قبل بعثت ظاہر ہے کی ہووے اس سے صاف موضوعیت روایت کلبی کے عیان و آشکار ہوے کیونکہ حضرت کے زبان سے سنا ہوا ورثہ لینا اور ورثہ دینا اب جو خلیفہ صاحب نی جناب سیدہ کو ورثہ سے محروم کیا محض بسبب بغض و عناد کی تہا وجہ چہارم احمد ابن حنبل نے اپنی مسند مین روایت کی ہے عن ابی الطفیل قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت فاطمہ الی ابی بکر انت ورثت رسول اللہ ام اہلہ قال فقال لا بل اہلہ قالت فاین سہم رسول اللہ قال فقال ابوبکر انی سمعت رسول اللہ یقول ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ ثم قبضہ جعلہا للذی یقوم من بعدہ انتہی موضع الحاجۃ یعنی بہیجا جناب سیدہ نی کسیکو پاس ابوبکر کے اور کہا کہ تو وارث ہے جناب رسولخدا کا یا اہل اونکے کہا ابوبکر نے کہ مین وارث رسولخدا کا نہین ہون بلکہ اہل اونکے وارث ہین پس فرمایا جناب سیدہ نی کہ کہان ہی حصہ رسولخدا کا کہا ابوبکر نے کہ سنا مینی جناب رسولخدا سے کہ کہتی تہی کہ تحقیق خدا تعالی جب دیوی پیغمبر کو طعمہ پس انتقال کری وہ بہی اس جہان سے اوس طعمہ کو کردیتا ہی واسطی اوس شخص کے جو قائم مقام اوسکا ہووی آخرہ اور علما نے بہی اس حدیث کا اخراج کیا ہے چنانچہ ابوداود نی اپنی سنن مین اور ابو یعلی نے

اور ابن جریر

اور ابن جریر نے اور بیہقی نے اور ملا متقی نے کنز العمال مین اور محب طبری نے ریاض النضرہ مین بھی بعینہ یہی روایت کے ہے اور ابن سمان کی کتاب الموافقہ مین قریب اسکی ایک حدیث روایت کی ہے اور خواجہ پارسا کی فصل الخطاب مین اور یہہ سب معتمد عالم اہلسنت کی ہین پس ثابت ہوا اس حدیث سے کہ وارث جناب رسولخدا کی اہلبیت اونکی تھی الحمد للہ کہ اس سے کذب روایت نحن معاشر الانبیاء الی آخرہ کا واضح و آشکار ہوا اور اخیر اس روایت کی خود ابوبکر کی کہا فیہ ان ادده علی المسلمین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اپنی راے و ظن سے فدک کو حق مسلمانونکا ٹھرایا ورنہ حکم صریح اس باب مین جناب رسولخدا سے خود ابوبکر کو معلوم نہین ہوا — اور جناب اخ محترم حاج الحرمین الشریفین مولوی السید شریف حسین زاد مجدہم الشریف نے رسالہ طعن العوالی علی غاصب الفدک والعوالی مقام اثبات موضوعیت روایت نحن معاشر الانبیاء الی آخرہ مین جو ابوبکر کی رد دعوے میراث مین پیش کی تھی لکھا ہے اونمین سے یہان پانچ وجہین واسطے توضیح اور تصریح اسمقام کی بعینہ نقل کے جاتین ہین **وجہ اول** آنکہ اہلسنت باآنکہ خود راوی اند کہ جناب پور ابو قحافہ بادعاے استماع این خبر صیانت خود از شناعہ ایذاے کہ بجناب سیدۃ نساء عالمیان رسانیدہ اند نمودہ اند روایت میکنند کہ حضرت سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ہزار اسپ از میراث پدر رسے یافتند کما فی تفسیری الکشاف والبیضاوی فی تفسیر قولہ تعالی اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد ونیز در تفسیر آیہ ویرثنی ویرث من آل یعقوب از ثقات مفسرین مراد از میراث میراث مالی گرفتہ اند کما یجی بالتفصیل بعون الملک الجمیل الجلیل **وجہ دوم** فاضل المتاخرین شیخ عبد الحق ابن سیف الدین الترک المعروف بمحدث دہلوی در مدارج النبوۃ در قسم چہارم باب سوم در ضمن وصل کہ برای حیات انبیا نوشتہ صفحہ ۵۳۰ میگوید وصاحب تلخیص از شافعیہ گفتہ است کہ مالی کہ ازان حضرت ماندہ ہم در ملک وی باقی است چنانچہ در حالت حیات بود و انتقال نمیکند بملک ورثہ چنانچہ اموات را میباشد و امام الحرمین این قول را تصحیح نمودہ است و فرمودہ کہ این موافق سیرت صدیق است رضی اللہ عنہ در آنچہ آنحضرت از اموال گذاشتہ بود الی آخرہ در جذب القلوب الی دیار المحبوب در باب فضایل زیارت سید المرسلین در فصل از جملہ احادیثی کہ مثبت حیات آنحضرت است بعینہ این روایت را نقل کردہ لاکن اینقدر افزودہ کہ سبیل او آنست کہ بر اہل عیال و انفاق نمودہ شود بی اعتبار معنی کہ میراث را کنند و این را از خصایص آنحضرت شمردہ

انتهی و تنافی منقول با حدیث باب خفائی ندارد لان مایکون ملکا لا یطلق علیه لفظ الصدقة وکذلک مایکون صدقة یخرج من کونه ملکا وهذا ظاهر لا خفا فیه فقط پس هرگاه سبیل متروکات مصطفوی چنین قرار یافت که بر اهل وعیال رسول رب متعال انفاق نموده شود پس لا اقل ثالث شیخین و اول خلفای بنی امیه که فدک را بخویشاوند ارجمند خود مستغنی عن الوصف والبیان اعنی جناب مروان بسبب عنادی که داشتند در عهد دولت خود عطا فرمودند بغصب مال منهی کرده اند وهم خلاف سیرهٔ شیخین که مخالف شرط خلافت شان بود بعمل آورده وهذا افحش علی احد من سنة الراشدین الذین یستغفر لهم النواصب علی الثلاثة اجمعین **وجه سوم** هم ورثه نبی مختار با وجود شدت افتقار ازین حکم مطلع نبودند اما عدم اطلاع ازواج پس باینطور اینکه محمد بن اسمعیل بخاری در صحیح خود در کتاب مغازی باب حدیث بنی نضیر صفحه ۵۰۵ مطبوعه دهلی از عروه ابن زبیر روایت کرده حیث قال انا سمعت عائشة زوج النبی تقول ارسل ازواج النبی عثمان الی ابی بکر یسئلنه ثمنهن مما افاء الله علی رسوله فکنت انا اردهن الا تتقین الله الم تعلمن ان النبی یقول لا نورث ما ترکناه صدقة انتهی و این معنی نص است بر اینکه باقی ازواج و عثمان [illegible] سوی صدیقه از مضمون این حدیث شریفه هرگز مطلع نبودند چنانچه با وصف علم بعدم استحقاق خود چرا طمع در مال ناجایز کرده این شدید الحیا [illegible] بلکه اینها خود سفیر بودند که متروکات انبیاء صدقه میباشد طلب ثمن لایق شان شهامت **باقی** ماند اطلاع عایشه **اولاً** ما قبول نداریم که مخالف تصریحات قوم است که ابوبکر را درین حدیث منفرد و متفرد گفته کما یجیی مفصلاً ان شاء الله تعالی **ثانیاً** اطلاع صدیقه سینا ان بعینه اطلاع صدیق الشان است **ثالثاً** چه عجب که جناب صدیقه با لجاج والد خود بسبب عنادی که با جناب سیدة نساء العالمیان داشته در زبان شان فایده خود دانسته مرتکب این افترای فضیح واکذب صریح شده باشد **رابعاً** بقول شاه صاحب کما مر ایضاً روایت عایشه وغیره را درین باب اعتبار نیست **خامساً** این همه که گفته شد بطریق تنزل است ورنه صدیقه هم ازین حدیث هرگز اطلاع نداشت بلکه دعوی میراث میکرد چنانچه عبد الحق محدث دهلوی در کتاب مدارج النبوة در قسم چارم در باب سوم در ضمن وصل از جمله آنچه که ظاهر شد بعد از موت آنحضرت در صفحه ۲۰۵ مطبوعه دهلی گفته عایشه نیز میگوید که طلبیدیم بعد از وفات رسول الله میراث را از ترکه وی که در خیبر و فدک و صدقه او که در مدینه داشت یعنی اموال بنی نضیر پس نداد ابوبکر بوی چیزی و جواب گفت چنانچه

بفاطمه گفت وهم چنین از ازواج مطهرات دیگر انتهی بقدر الحاجة **پس** بحمد الله که این مجاری کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار گردید که تمامے امهات مومنین و باقی ذریه حبیب رب العالمین از مضمون این حدیث مکذوب و محرومی خود از وراثت جناب رسالت هرگز مطلع نبودند **ایضاً** این عدم اطلاع منافی است با عموم آیه وانذر عشیرتك الاقربین و باخصوص حدیثی که اخراج کرده است آنرا ابوداود سجستانی صاحب صحیح در سنن خود در جلد ثانی کتاب الوصایا باب ما جاء فی کراهیة الاضرار فی الوصایه صفحه ۴۰ مطبوعه دهلی ان رسول الله قال ان الرجل لیعمل والمرأة بطاعة الله ستین سنة ثم یحضرهما الموت فیضاران فی الوصیة فیجب لهما النار انتهی **پس** بسیار مستبعد می نماید که جناب آنحضرت وصیت نکنندگان را بهجو وعید شدید انذار فرماید خود چطور بران عمل نه نماید و وصیت بورثه نکند افسوس که کار شیخین بجائے رسید که بسبب حمایت خلیفه خود نسبت بهجو امور غیر مرضیه بجناب اقدس نبوی میکنند شاید حقوق آنحضرت را بر طاق نسیان گذاشته از خوف باز پرس ایمن اند **بلکه** تمذهبا بمذهبهم ما میگوئیم که سبب وصیت نکردن جناب رسولخدا بورثه خود حدیثی است که آنرا سجستانی مذکور در همان کتاب در باب ما جاء فی الوصیة للوارث در همان صفحه روایت کرده از ابا امامه قال سمعت رسول الله یقول ان الله اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة للوارث انتهی **اما عباس** اگرچه از ورثه آنحضرت نبودند لاکن چون حضرات شیخین حضرت عباس را از ورثه می شمارند لهذا میگوئیم که عباس و جناب امیر هم ازین امر مطلع نبودند بلکه بخصوص این روایت هر دو بزرگوار باعتراف عمر شیخین را کاذب و غادر و خاین و آثم و فاجر میدانستند و این قصه از غایت اشتهار حاجت بشرح و بیان ندارد که کتب کلامیه امامیه اثنا عشریه ایدهم الله تعالی فی الدارین بجاه جد الحسن والحسین و کتب حدیث مخالفین خصوصا صحیحین قوم و شرح آن از روایات این قصه مملو و مشحون است **و نیز** درینباب رساله نفاق الشیخین بحکم الصحیحین بعد کشف تلمیعات فاضل رشید بمعرض تصنیف و تالیف رسیده بقالب طبع درآمده که فی زماننا هذا در تمامی بلدان عراق و عجم و هند متداول و مشهور است کافی و بسند است من شاء التفصیل فلیرجع الیه **اما عدم اطلاع** جناب مقدسه سیده سلام الله علیها و این از اشهر مشهورات بلکه از قبیل متواترات است چه در کتب فریقین از سیر و رجال و تفسیر و حدیث و کلام وغیره کتابی نیست که دران دعوی جناب معصومه فدک را وراثةً یا هبةً مذکور نباشد اگر از صحت این حدیث بکری مطلع باشند پس معاذ الله لازم میآید که بطمع فدک عمداً دعوی باطل و عزم انتحال حق غیر ساختند

باشند و یقین است که چنین معصیت عظیمه از حضرات متسننین لمتعصبین با وجود عداوتی که با ملازمان
شان باقتضای از خلیفه خود دارند بجناب مقدسه معصومه نسبت ندهند و اگر مثل عبد العلی و غیره کسی
نسبت ذنب کند قابل التفات نیست و با اینها سر کلامی نداریم بلکه معامله شان را بفردای قیامت
سپرده ایم سیعلم الذین ظلموا الآیه چون اینهمه دانستی پس محال است که حضرت بشیر نذیر
هیچکس را از ورثه و اقربای خود با مرے که متعلق بذوات شان باشد مطلع نفرمایند و شخص
اجنبی را آگاه کنند بتخصیص که عموم آیه موصوفه مقتضی خصوص انذار این حضرات باشد لاسیما با مرے که
عدم اطلاع آن موجب ترتب مفاسد عظیمه گردد که پاره جگر و دختر بجان برابر آنحضرت بر خلیفه در غضب
شود و هجر ایشان کند و تا دم وفات تکلم با او نکند و بر جنازه خود حاضر شدنش گوارا ندارد کما هو
المذکور فی صحیح البخاری صفحه ۴۳۵ و اسماء بنت عمیس دختر آن خلیفه را نزدیک جنازه
جناب معصومه رفتن ندهد کما فی جذب القلوب لمحدث الدهلوی بلکه عایشه نوبت این شکایت به
پدر خود رساند و پدرش بسبب ندامت خود بداد دختر خود رسیدن نتواند کما هو فیه و بهمین
سبب بعض متعصبین جناب معصومه را منسوب بخطا کنند و بعض مدعیین اسلام این غضب را
بمقتضای بشریت دهند و شیعیان بیچاره که بنای دین خود بر اطاعت عترت طاهرین گذاشته
و رضاے و عدم رضای خود را منوط برضا و عدم رضای آنحضرت طیبین داشته اند بچنین
مغلطه عظیمه مبتلا شده صدیق را کاذب و غادر و غاصب و ظالم و مختلق الحدیث انگارند لا والله
لا والله ثم لا والله چنین اهمال از شان حجت حق بمراحل نا متناہی بعید است که
چارم اینکه این خبر مخالف ثقلین است چرا که در کنز العمال علی متقی که تبویب جمع الجوامع
سیوطی شافعی است که فضایل بوسش زبانی او از اخبار الاخیار باید دید مذکور است عن ابی
جعفر قال جاءت فاطمة الى ابی بکر تطلب میراثها وجاء عباس بن عبد المطلب یطلب
میراثه وجاء معهما علی فقال ابو بکر قال رسول الله لا نورث ما ترکناه صدقة فقال
علی و ورث سلیمان داود وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب قال ابو بکر
هو هکذا وانت والله تعلم مثل ما اعلم فقال علی هذا کتاب الله ینطق فسکتوا
وانصرفوا انتهی و محمد بن عمر واقد الاسلمی الواقدی المدنی القاضی که در حفظ و اتقان لا ثانی
شیخین است و خود شاه صاحب در تحفه و خواجه شان در صواقع بروایاتش احتجاج نمایند و
بعض ائمه قوم آنرا بلقب امیر المومنین فی الحدیث ملقب میدهند و عبد الحق دهلوی در مدارج النبوة

در وقایع سال دهم در ذکر حجة الوداع در وصل مشتمل بر حال منزل غدیر بر صفحه ۹۰ مطبوعه
دهلی همین واقدی را سبب عدم اخراج حدیث غدیر با وصفیکه جمعی کثیر از علمای مخالفین تصحیح
کرده اند وخود عبد الحق هم اعتراف بصحتش نموده بلکه خلاف آنرا در همین مقام مردود دانسته و
این عدم اخراج را مخل در صحت نه پنداشته باین الفاظ ستوده و روایت نکرده اند آنرا از اهل
حفظ و اتقان که در طلب حدیث طواف بلاد و سیر امصار کرده اند مثل بخاری و مسلم و واقدی
انتهی بقدر الحاجة این روایت را که از کنز العمال شنیدی بهمین الفاظ بعینها بطریق عباس
ابن عبد الله در کتاب خود اخراج نموده و مطابقت این مذکور با مدعا ظاهر که جناب امیر احد الثقلین
و قایل سلونی کما قال المسلم فی صحیحه واحمد فی مسنده انه لم یکن احد من اصحاب رسول الله
یقول سلونی الا علی ابن ابیطالب و مصداق انا مدینة العلم و علی بابها و انا دار الحکمة
و علی بابها که آنرا صحیح و حسن دانسته اند قاضی محمد شوکانی و علی متقی شاذلی و ابو عبد الله محمد
المعروف بحاکم نیشاپوری و محمد ابن جریر الطبری فی مهذب الآثار و مورد من اراد ان ینظر
الی آدم فی علمه والی نوح فی تقواه والی ابراهیم فی خلته والی موسی فی هیبته
والی عیسی فی عبادته فلینظر الی علی ابن ابیطالب کما اعترف به التفتازانی فی شرح
المقاصد و مشرف بتشریف حدیثی که روایت کرده است آنرا ابن مسعود ان رسول الله قال
قسمت الحکمة عشرة اجزاء فاعطی علی تسعة اجزاء ولنا منه جزء من جزء واحد
و علی اعلم بالواحد منهم کما اورده میرزا محمد ابن معتمد البدخشی فی فصل الرابع
عشر من الباب الثالث من کتاب مفتاح النجا فی مناقب آل العبا من معجم الحافظ ابو الفتح
محمد ابن الحسین بن علی البروعی و من الحلیة لابی نعیم احمد بن عبد الله الاصفهانی
و من تاریخ حافظ ابو عبد الله محمد ابن محمود ابن النجار البغدادی و کسیکه روایت
متفق علیها نموده لو کسرت لی الوسادة الخ و کسی که پور خطاب در حق او بارها گفته باشد
لولا علی لهلک عمر و معضلة لا ابا الحسن لها و کسی که در باره او جلال سیوطی در اتقان در نوع
ثمانین گفته باشد فقد روی معمر عن وهب بن عبد الله عن ابی طفیل قال شهدت علیا یخطب
و هو یقول سلونی فو الله لا تسئلونی عن شیء الا اخبرتکم و سلونی عن کتاب الله فو الله
ما من آیة الا و انا اعلم ابلیل نزلت ام بنهار و ام فی سهل ام جبل و اخرج ابو نعیم فی
الحلیة عن ابن مسعود قال ان القران انزل علی سبعة احرف ما منها حرف الا و له ظهر و بطن و

ان علی ابن ابیطالب عنده منه الظاهر والباطن وایضاً اخرج عن علی
قال والله مانزلت آیة الا وقد علمت فیم انزلت واین نزلت وان ربی وهب لی قلباً
عقولاً ولساناً مسئولاً وکسیکه مخالف وموالف بفضایل او معترف باشند وکسی که مدایح او
در دفاتر زمین و آسمان گنجایش نداشته باشد اینحدیث را مخالف نص قرآنی میداند وهذا مخالفة
الروایة العلمیة بالثقلین چون اینقدر ذهن نشین شد پس محال عادی و عقلی است که این
مصحف ناطق اینحدیث را نشنیده باشد و اگر شنیده باشد جناب مقدسه معصومه را نهی از منکر
نفرماید و نیز برین تقدیر لازم میآید که جناب امیر در دعوی علم من آیة الخ معاذالله صادق نباشد
حالانکه باجماع اهلسنت صادقست کما اعترف به الناصب فی مبحث الفدک من هذا الکتاب چه نهایت
مزعوم کرسی جاهل باشد از آیات ثلثه آنچه که در عموم و خصوص وراثت وارد اند قال الله تعالی
یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین و یرثنی و یرث من آل یعقوب و ورث
سلیمان داؤد و علاوه برین هرگاه مساوات علم ساقی کوثر و فاتح حنین و خیبر با علم حضرت
ابوالبشر باعتراف مخالفین ثابت شد پس اگر جناب امیر از تفسیر این آیات جاهل باشد و ابوبکر
عالم لازم آید که علم او از علم حضرت آدم علیه السلام هم زیاده باشد و حضرت آدم هم از معنی آیة
و کلاله و سدس جده و غیرها الی ما عدها لا تحصی جاهل باشد درینصورت تفسیر آیه قرآنی
وعلم آدم الاسماء کلها مشکل خواهد افتاد ولا یقوله شقی کافر فضلاً **عجب** اینکه جناب مقدسه
معصومه سلام الله علیها و ابیها که آیه تطهیر بنا بر جمهور [illegible] که اثبات عصمت آنحضرت میکند
و نزول این آیه در شأن اهلبیت از اشهر مشهورات است قال النجمی فی فصل الاول من الباب الثانی
من کتاب مفتاح النجا اخرج احمد عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه فی قوله تعالی انما یرید
الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا قال انها نزلت فی
خمسة النبی و علی و فاطمة و الحسن و الحسین علیهم السلام **و اخرج** مسلم عن عائشة
رضی الله عنها قالت خرج النبی غداة و علیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن
ابن علی فادخله ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله
ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا **اقول**
هذا الحدیث جاء عن عائشة و ام سلمه رضی الله عنهما الطرق کثیره صحاح و حسان **و اخرج** الترمذی
عن انس رض ان رسول الله صلعم کان یمر بباب فاطمة اذا خرج الی الصلوة حین نزلت هذه

الایة قریبا

الآیۃ قریبا من ستۃ اشھر یقول الصلوٰۃ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا انتھی بقدر الحاجۃ و ابو عیسی ترمذی در کتاب جو در کتاب التفسیر تفسیر سورہ احزاب صفحہ ۳۰۵ مطبوعہ دہلی این روایت را الطریق عمر ابن ابی سلمہ ربیب النبی اخراج کردہ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء و علی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر انتھی بقدر الحاجۃ سوا اسکے ازین در بسیاری از کتب حدیث اہل سنت نزول این آیہ مبارکہ در شان خمسہ مطہرہ مصرح و مذکور است ۔ اور اقوی وجوہ موضوعیت روایت بکر یہ بھی ہے کہ کتاب مرات الزمان میں سبط ابن الجوزی کہ معتمدین اہلسنت سے ہے اور توثیق اوسکی بزور بشور تمام کتاب استقصار الافحام میں ثابت کی گئی ہے لکھا ہے قال علی ابن الحسین رضی اللہ عنہا جاءت فاطمۃ بنت رسول اللہ الی ابی بکر وھو علی المنبر فقالت یا ابا بکر افی کتاب اللہ ان ترثک ابنتک ولا ارث ابی فاستعبر ابو بکر باکیا ثم قال بابی انت ثم نزل فکتب لھا بفدک ودخل علیہ عمر فقال ما ھذا فقال کتاب کتبتہ لفاطمۃ میراثھا من ابیھا قال فماذا تنفق علی المسلمین وقد حاربتک العرب کما تری ثم اخذ عمر الکتاب فشقہ یعنی آئیں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ابوبکر کے درحالیکہ وہ منبر پر تھا پس فرمایا جناب سیدہ نے کہ اے ابوبکر آیا کتاب خدا جل جلالہ میں یہہ امر ہے کہ تیرے بیٹی وارث ہو بعد تیرے اور مجھی میرے والد بزرگوار کا ورثہ نملے جواب میں ابوبکر انکھیں بھر لایا اور کہا کہ فدا ہوں آپ میری تم پر اور پھر منبر سے اوتر آیا اور لکھدیا واسطے جناب سیدہ کی فدک کو اس اثنا میں عمر ابن الخطاب آیا اور پوچھا کہ کیا یہہ ہی پس کہا ابوبکر نے کہ یہہ کتاب ہے جو لکھی ہے مینے واسطی فاطمہ کے ہی متروکہ جناب رسولخدا صلعم فدک کا یہہ سنکی عمر نے کہا کہ مسلمین کو کیا دیگا حالانکہ عرب نے فساد کر رکھا ہے جیسا کہ دیکھتا ہی تو پس عمر نے کاغذ لیکے چاک کیا انتہی ترجمتہ اس روایت سے بصراحت تمام ثابت ہے کہ ابوبکر نے اعتراف کیا ہی کہ میراث جناب رسولخدا ؐ کے جناب سیدہ کو پہونچتی ہے اور جناب سیدہ مستحق فدک کے ہیں اور اس سے کذب و افترا روایت

نحن معاشر الانبیاء کالشمس فی رابعة النهار آشکار ہی اگرچہ وجوہ ابطال روایت بکریہ کے بکثرت ہین لاکن یہان اسی پر اکتفا کیا اب کوئی نا فہم یہہ نہ کہی کہ ابوبکر کا اب قصور نہین ہے کہ اوسنی تا ہنوز فدک کا جناب سیدہ کو لکھدیا اور عمر نے اوسکو پہاڑ ڈالا اسواسطی کہ ابوبکر نے عمر کو کیون اسقدر جرٲت دی تھی اور کیون اپنی حکم کو نافذ نکیا جیسی کہ مقدمات مین کما لا یخفی علی ناظرے کتب الکلام بحمد اللہ کہ جب ثبات متانت دعوی ہبہ و میراث سے فارغ ہوا تو مناسب معلوم ہوا کہ بعض تعصبات بعض متعصبین کے جو اہانت کی دست دیا اور بی جواب ہو کے اونہون نی اپنی اپنی کتابون مین تحریر کی ہین لکھی جاوین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جواب اس ظلم صریح کا سوای اخفای صدق و تجاوز عن الحق و نسبت عصیان بساحت علیا جناب معصومہ سلام اللہ علیہا اور کوئی نہین بس اکثر علما نی غضب جناب سیدہ کو بشریت پر محمول کیا ہی اگرچہ جواب اسکا سابقاً تحریر ہوا لاکن ظاہر ہے کہ ابوبکر معصوم نہ تہا پس اوسیکی قول کو محمول خطا پر کیون نہ کر لے اور صاف کیون نہین بیان کرتی کہ بمقتضاے بشریت ابوبکر سے یہہ خطا ہوئی اور فاضل متعصب عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم اہلسنت نی کتاب فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین بیچ بیان ابطال حجیت اجماع اہلبیت علیہم السلام کی منجملہ وجوہ عدم عصمت کی لکہا ہی و کذا یجوز علیهم الزلة وهی وقوعهم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدة النساء من هجرانها خلیفة رسول الله حین منعها فدک من جهة المیراث ترجمہ یعنی اسی طرح جایز ہے اہلبیت پر کہ مرتکب ہون گناہ کی بغیر تعمد کی چنانچہ سیدہ نساسی واقع ہوا کہ ہجران خلیفہ رسول کا کیا جسوقت کہ منع کیا اوس نی فدک سی من جهة المیراث انتهی سبحان اللہ کہ ابوبکر مخالف نصوص قرآنیہ و احکام نبویہ کر کے جناب سیدہ کو وراثت سے محروم کرے اور حق اوس معصومہ کا غصب کری اور ایذا پہونچاوی اور مرتکب کسی صغیرہ اور کبیرہ کا نہو باوجودیکہ فرمایا ہے رسول خدا نی ان اللہ یغضب لغضب فاطمة و یرضی لرضاها و من اذاها فقد اذانی اور حضرت فاطمہ نی بسبب اسکی کہ موافق کتاب و سنت دعوی ہبہ و میراث فرمایا اور اپنا حق طلب کیا بمجرد طلب حق و آرزو کی از غاصب ایسی ہوگئین کہ بزعم اس ناصبی بدگمان کی مرتکب عصیان کے ہوئین ان هذا لشیء عجاب شعر

مر مرا باور نمی آید ز روی اعتقاد ٭ حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن ٭

اور عجب یہہ ہی کہ سہو اور عمد مین اینک اسنی فرق نہین کیا کیونکہ دعوی اپنی حق کا کرنا اور ادلہ کتاب و سنت سی اوسپر نقل کرنا اور خطبہ طویلہ نہایت

فصاحت و بلاغت سی ذم غاصبین مین پڑہنا اور اثبات حق علی رؤس الاشہاد کرنا اور بسبب ظلم صریح اوسکی ناخوش ہونا اور تا آخر زندگی ، وہی حالت پر رہنا اور وصیت بعدم حضوری غاصبین جنازہ پر کرنی یہہ سب امور کیونکر لاعن قصد ہوسکتی ہین و من ادعی فعلیہ البیان اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہ بقول فضل رسول عثمانی بدایونی موجد تعصب اہلبیت دیار ہندیہ مین تہی اور بموجب قول شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ کی آیتی از آیات الہی و معجزہ از معجزات رسالت پناہی یہی بزرگوار ہین عن خلافۃ الخلفا کہ مشاہیر کتب سی ہے ماثر ابوبکر مین کہتا ہے پس ازان صعب ترین اشکالات آن بود کہ حضرت فاطمہ و حضرت عباس بظاہر عموم آیہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین متمسک شدہ میراث آنحضرت طلب کردند مشکل آنکہ اگر میراث دہند مخالف قاعدہ شرع باشد و اگر ندہند ملال خاطر اہلبیت لازم آید حضرت صدیق درین باب حدیثی روایت کردہ کہ میراث بردن را از پیغامبر و بودن این قرے مملوک وی ہر مقدمہ را منع نمود و با حضرت سیدہ و سایر اہلبیت انقدر ملاطفہ فرمود کہ جبر و نقصان آن ارزد کے باشد انتہی بالفاظہ علیہ ما علیہ مقام تاسف یہہ ہے کہ بزعم فاسد اس ناصب کے اہلبیت کو ہرگز پاس شریعت غراے نہووے کہ موافق شریعت کے عمل کرنے سی ناخوش ہون کہ جنکی واسطہ قرآن مین جناب باری عز اسمہ نے فرمایا ہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الایہ اور پیغمبر خدا جنکی واسطی ارشاد کرین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ابدا کما فی صحیح المسلم وغیرہ من کتب الحدیث اون اہلبیت کے ہرگز پاس شریعت نہو اور اور اس باتکو چاہین کہ خلاف قاعدہ شرع ظہور مین آوے اور یہہ خلیفہ صاحب بڑے خیرخواہ اہل اسلام کے ہون اور بڑی نہایت پاسدار شریعت کے کرین فاعتبروا یا اولی الابصار علاوہ بران جب کوئی شخص خلاف شرع ناخوش ہو تو اوسکی ناخوش کرنے سے کیا باک ہے اور یہین سے ثابت ہوا کہ جواب غصب فدک کا بصورت حفظ ابوبکر اس طعن سے سواے اظہار نصب و عداوت اہلبیت علیہم السلام اور ممکن نہین ہی اعاذنا اللہ و سایر المؤمنین عن التفوہ بمثل ہذہ الکلمات فی اہلبیت السید المرسلین تنبیہ مخفی نرہے کہ مال دنیاے ناپایدار نظر اہلبیت رسول مختار مین کچہ وقعت نہین رکہتا محض بیکار و بی اعتبار ہے پس ادعا جناب سیدہ کا ہبۃ و میراثا اور اتمام حجت غاصبین بر مجمع مہاجر و انصار مین اور مکالمہ و شہادت جناب امیر

امیر و حسنین علیہم السلام و ام ایمن اور شدت اہتمام طلب فدک و عوالی مین واسطی طمع مال دنیا سے یہ
مال کے ہرگز و اسطے نتہا بلکہ مقصود اصلی اس سے اظہار فسق و فجور و ظلم و جور و شقاوت و عداوت
غاصبین تہا تاکہ سب پر ظاہر ہو جاسے کو یہہ قوم ہرگز دین سے بہرہ نہین رکہتی اور ایسے لوگ ہین
کو خدا اور رسول سے شرم ہے اور نہ مخلوق سے آزرم کہ بمجرد رحلت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ و آلہ کے اونکے اولاد اور پارہ جگر سے ایسے سلوک کے اور بیمروتی کے اور
کتاب خدا کو پس پشت ڈالدیا اور وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو در بارہ عترت طاہرہ
کہ احد الثقلین ہین اور تا روز محشر [illegible] اونکی قرآن سے محال ہے بہول گئے اور اونکو ایذا
دیکر اپنے محکمہ مین [illegible] اونکی تکذیب کے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی محمد و آلہ الطیبین الطاہرین
المعصومین رجعنا الی القصہ جناب شیخ مفید نے حضرت صادق سے روایت کی
ہے کہ حضرت رسولخدا نے خیبر کو فتح کیا اور اوس کی زمین کو یہود کے سپرد کیا کہ نصف حاصل اوسکا
ادا کرتے رہین جب وقت فصل کا پہونچا تب آنحضرت نے عبد اللہ ابن رواحہ کو بہیجا اوسنی
تخمین زراعت وغیرہ کے کے بعد اوسکی آنحضرت نے یہود سے ارشاد کیا کہ اگر تمہارا جی
چاہے تو اس تخمین کو قبول کرو اور نصف حصہ ہمین دو والا ہم حصہ تمہارا تمہارے حوالے
کرینگے یہودیون نے یہہ سنکے کہا کہ ایسے ہی عدالتون سے زمین و آسمان قایم ہے قطب
راوندی نے لکہا ہے کہ جب رسولخدا نے قصد خیبر کا کیا تو یہودان خیبر نے چار ہزار نفر قبیلہ غطفان
سے کہ حلفا اونکی تہی واسطی اپنے مدد کے طلب کئے جب وہ قریب خیبر کے پہونچی تو کسینی ندا دی
کہ واپس جاو اپنی بلاد کو کہ دشمن تمہارے سر پر آپہونچا سب پہر گئے جب وہان پہونچی تو ظاہر ہوا
کہ کوئی دشمن نہین تب معلوم کیا کہ یہہ آواز خدا کیطرف سے تہی اور وقت مراجعت خیبر سے معجزہ
عجوہ آب ظاہر ہوا جو سابق لکہا گیا ہے اور نیز زینب بنت حارث یہودیہ ایک دست گوسفند بریان
کرکے زہر ملاکے حضرت کے روبرو لائی اور اوسنی کلام کیا چنانچہ سابقاً مذکور ہوا اور اس مین سے
ایک لقمہ کہا کے بشر بن براء شہید ہوا ۔ تفسیر امام مین مذکور ہے کہ بروز فتح خیبر خبر قدوم جعفر ابن ابیطالب
حضرت کو پہونچی حضرت نے ارشاد کیا کہ کس نعمت کی خوشی زیادہ کرون فتح خیبر کے یا قدوم
جعفر کے اس عرصہ مین حضرت جعفر روبرو آئی پس حضرت اونہہ کہڑے ہوئے اور بارہ قدم
پیش واپس کے اور بغل گیر ہوئی اور پیشانی کے بوسی لئے اور فرمایا کہ اے جعفر تو جانتا ہے کہ

حاشیہ
[illegible]

حاشیہ
[illegible]

کہ مجکو

کہ تجھکو کچھ عطا کرون اور حضرت اس فقرہ کو تکرار فرماتی تھی تا اینکہ دنیا طلبون نے گمان کیا کہ مال کثیر یا کوئی ولایت حضرت جعفر کے عطا کرینگی لہذا سب نی گردنین بلند کین تب حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نماز تجھکو تعلیم کرتا ہون جب تو اوس نماز کو ادا کرے تو گناہ تیرے بخشی جائین اور مداومت اوسکی بہتر ہو دنیا و ما فیہا سے اور جو کوئی اوسکو پڑہے تو اوسمین شریک ہو پس نماز جعفر طیار کہ مشہور و معروف ہے تعلیم فرمائے اور بروایت شیخ الطایفہ حضرت جعفر کچھ تحف و ہدایا از قسم ثیاب و عطریات واسطی آنحضرت کے لائی حضرت نی منجملہ اونکی ایک قطیفہ دیکھکی فرمایا کہ یہہ قطیفہ مین ایسے شخص کو عطا کرونگا کہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہو اور خدا و رسول بھی اوسی دوست رکھتی ہون پھر فرمایا کہ علی کہان ہے عمار یاسر نی جناب امیر کو حاضر کیا تو جناب رسول خدا نے وہ قطیفہ عطا کیا جب جناب امیر ہمرکاب حضرت رسولخدا کے داخل مدینہ ہوئی اول جانب بقیع تشریف لیگئے کہ بازار مدینہ کا پہلے وہان تہا قطیفہ کو حوالی زرگر کے کیا کہ تارہاے طلائی جدا کرین ہزار مثقال طلا اوس سے جمع ہوا وہ سونا فروخت کرکے روپیہ اوسکا فقرائے مہاجر و انصار پر تقسیم کیا جب دولتسرا کے طرف مراجعت کے تو پاس کچھ نتہا دوسرے دن جب جناب رسولخدا کے خدمت مین حاضر ہوئے تب حضرت نی فرمایا کہ یا علی کل ہزار مثقال طلا تمکو ملا ہے آج مین مع مقداد و سلمان و ابوذر و عمار و حذیفہ تمہارا مہمان ہونگا جناب امیر جواب مین انکار نکرسکی اور فرمایا کہ مین حاضر ہون تشریف لائیے حذیفہ کہتی ہین کہ حضرت امیر گہر مین تشریف لیگئے اور ایک خوان مشتمل انواع اطعمہ کہ رائحہ مشک و زعفران اوس سے بلند ہوتے تھی اوٹھا کی لائی اور روبرو حضرت کی رکھ دیا ہم سب نے اوسمین سے کھایا ہرگز کم نہوا بعد تناول طعام حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ جناب سیدہ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے فاطمہ یہہ کھانا تمہارے واسطی کہانسے آیا ہے جناب سیدہ نے عرض کی کہ جناب خدا تعالے سے ہے وانہ یرزق من یشاء بغیر حساب پس رسولخدا گریان باہر تشریف لائی اور فرماتے تھے الحمد للہ کہ نہین انتقال کیا مینی اس دنیا سے مگر یہہ کہ دیکھا مینی واسطے اپنے بیٹی کے وہ مرتبہ جیسا دیکھا زکریا نے واسطے مریم کے ابن الاسلام نے روایت کی ہے کہ جناب امیر کو گرمے اور سردے تکلیف نہین دیتے تھے لہذا کبھی گرمے مین جبہ دار کپڑے پہن لیتے تھے اور کبھی سردیون مین باریک راوی کہتا ہے کہ مینے اپنے باپ سی پوچھا سبب اسکا کیا تھا اونسے کہا کہ مینی جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا تھا حضرت نی ارشاد کیا کہ رسولخدا نے روز جنگ خیبر میرے واسطے دعا کے کہ خداوندا بچا علی ابن ابیطالب کو گرمے اور سردے سے

[illegible]

تکلیف سے اوس دن سے مجکو نہ گرمی کی تکلیف ہے نہ سردی سے اذیت ہی مترجم کہتا ہے کہ روایت خیبرہ کنز العمال مین دلایل النبوۃ بیہقی وغیرہ سے منقول ہے **بیان غزوہ عمرۂ قضا** و تحریر نامجات بنام عظمای دیار و امصار وغیرہ وقایع تا غزوہ موتہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسولخدا خیبر سے مراجعت فرما کے رونق بخش مدینہ ہوئے تو اسامہ بن زید کو معہ لشکر قلیل کے جانب بعض بلاد یہود جو نواح فدک مین واقع تھی روانہ کیا تھا کہ اونکو دعوت طرف اسلام کرے شیخ طبرسی نے نقل کیا ہی کہ بعد سال حدیبیہ سال ہفتم ہجری مین جناب رسولخدا ماہ ذیقعدہ مین معہ اصحاب متوجہ مکہ ہوئے اور تین دن وہان مقام کیا اور اعمال عمرہ بجا لائی اور جانب مدینہ مراجعت فرمائی محمد ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے کہ حضرت نے جعفر ابن ابیطالب کو اول روانہ مکہ کیا کہ واسطی حضرت کی میمونہ بنت الحارث کا خطبہ کری پس میمونہ نے عباس ابن عبد المطلب کو کہ شوہر ام الفضل اوسکی بہن کے تھی اپنا وکیل مقرر کیا اور حضرت کا نکاح ہوا منقول ہے کہ جب حضرت داخل مکہ ہوئے تو مشرکان قریش نی شہر کو واسطی حضرت کی چھوڑ دیا اور خود پہاڑون پر چڑھ گئی دورسی دیکھتی تھی تب حضرت نی فرمایا کہ سعی مین دوش برہنہ ہرولہ کرین کہ رعب کفار پر غالب ہو پس ایسا ہی عمل مین لائی عبد اللہ ابن رواحہ روبرو حضرت کی رجز پڑہتا تھا حضرت حمزہ ابن عبد المطلب کے بیٹی نے درخواست کی کہ مجکو اپنی ساتھ مدینہ کو لیچلو چنانچہ حضرت اونکو ساتھ لائی ماہ ذیحجہ سنہ مذکور مین چھ خط مصحوب چھ اصحاب کے طرف سلاطین کے روانہ کئی ✣ یعنی حاطب بن بلتعہ طرف مقوقس کے ✣ اور دحیہ کلبی طرف قیصر روم کی ✣ اور عبد اللہ ابن حذافہ کو طرف کسری کے ✣ اور عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے ✣ اور شجاع بن وہب کو طرف حارث ابن ابی شمر کی ✣ اور سلیط ابن عامری کو طرف ہوذہ بن علی الحنفی کی ✣ عرض کہ جب نامہ مقوقس کے پاس پہونچا تب اوسنی نامی کے بوسی لئے اور جواب لکھا کہ مین جانتا ہون کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونی والا ہی اور مینی آپکی نامہ کا عزت و احترام کیا اور ہدیہ چار کنیزین حضرت کی واسطی بہیجین منجملہ اوسکی ایک ماریہ قبطیہ تھی اور ایک دراز گوش کہ اوسکو عفیر کہتی تھی اور ایک استر بہیجا کہ اوسکو دلدل کہتی ہین مگر اسلام نہ لایا حضرت نی ہدایا کو قبول کیا اور فرمایا کہ اوسنی خست کی واسطی بادشاہی کے جسکو بقا نہین ہے اور دولت اسلام سے محروم رہا پس حال کسری کا اسطرح پر ہے کہ ایکدن صبحکو غمگین اٹھا علما نے سبب اندوہ دریافت کیا اوسنی کہا کہ مینی خواب مین دیکھا ہے کہ بادشاہ مختون نکلا ظاہر ہوا ہے علمانی کہا کہ اگر مظنہ فساد کا نسبت یہود کے ہی تو وہ جماعت تیرے زیر حکم ہے اگر تیرا حکم ہو تو قتل کرین اسی اثنا مین ایک نامہ بر حاکم بصرے کی جانب سے مع ایک شخص عرب کے

پہونچا اور

پہونچا اور وہ [illegible] بہت سے امور عجیبہ سے جو اوسکی بلاد مین ظاہر ہوئے ہین خبر دیتا ہے بادشاہ روم نے معرفت ترجمان کے استفسار کیا کہ کیا امر عجیبہ آجکل پیش آیا ہے عربی نے کہا کہ ہمارے ملک مین ایک شخص ظاہر ہوئے ہین اور دعوے پیغمبری کرتے ہین اور ایک گروہ نے متابعت اونکی اختیار کئے ہے اور ایک جماعت مخالف اونکی ہے باہم اونمین شعلہاے جدال و قتال مشتعل ہین بہر بحکم شاہ سے اوس مرد عرب کا جب تفحص ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مختون ہے ہرقل نے کہا اگر میری خوابکا قائم ہوا بعد اوسکی سرلشکر فوج کو حکم دیا کہ ملک شام مین کوئی ہم قوم جناب رسولخداؐ کا تلاش کرے بعد تلاش وتجسس ابوسفیان کو کہ بضرورت ملک شام مین گیا تہا حاضر کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مینی ابوسفیان سے اس قصہ کو دریافت کیا اوسنی کہا کہ جب مینی پیغمبر خداؐ سے صلح کی تو مین مع ایک جماعت قریش کے ملک شام مین گیا تہا ہی راہ مین شاہ روم کے سوارون نے گرفتار کیا اور ہمکو روبرو اپنی ملک کے حاضر کیا تب شاہ روم نے معرفت ترجمان کے مجہسی پوچہا کہ کون شخص عرب تم مین سے ازروے نسب کے جناب رسولخداؐ سے قریب ہے ابوسفیان نے کہا مین ہون یہہ سنکی مجہی اپنی قریب بلایا اور کہا کہ نسبت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ جو تجہسی پوچہا جاے سچ سچ بیان کر ابوسفیان کہتا ہے کہ اگر مجہی شرم اصحاب کے نہوتے کہ میرا جہوٹ جلد ظاہر ہو جائیگا تو سب باتین جہوٹ جہوٹ بیان کرتا غرض ہرقل نے کہا کہ نسب اوسکا تم لوگون مین کیسا ہے مینی کہا کہ نسب بزرگ رکہتا ہے اور تمام عرب سے نجیب ہے پہر کہا کہ آبا اور اجداد اوسکی سب سے مدعی نبوت کے ہوئے تہی یا نہین مینی کہا نہین پہر ہرقل نے پوچہا کہ آبا اوسکی بزرگون مین کوئی بادشاہ ہوا ہے مینی کہا نہین پہر اوسنی کہا کہ آیا اقویاے قوم اوسکی پیروی کرتی ہین مینی کہا بلکہ ضعفا اوسنی کہا کہ آیا روز بروز اتباع اوسکی زیادہ ہوتے ہین یا کم مینی کہا کہ زیادہ ہوتے ہین اوسنی کہا کہ کوئی اونکی دین مین داخل ہوکے پشیمان ہوتی ہین یا نہین مینی کہا کہ نہین اوسنی کہا کہ آیا قبل دعوی نبوت اونکو لوگ متہم بدروغ کرتی تہی مین نے کہا کہ ہرگز نہین اوسنی کہا کہ کوئی اوسکا مکر تمہاری اوپر ظاہر ہوا ہے یا نہین مین نے کہا کہ آجتک کوئی مکر ظاہر نہین ہوا اب اوس سے صلح کی ہے دیکہئی کیا ظہور مین آتا ہے اوسنی کہا کہ تم مین اور اوسمین جو لڑائیان ہوتی ہین کون غالب آتا ہے مینی کہا کبہی وہ کبہی ہم اوسنی کہا کہ تمکو کس بات پر تکلیف کرتے ہین مینی کہا کہ کہتا ہے کہ خدا کے عبادت کرو اور کسیکو اوسکا شریک نجانو اور آبا کے تقلید سے ہاتہہ اوٹھاو اور ہمکو کہتے ہین کہ نماز پڑہو صدقہ دو عفت اختیار کرو اور صلہ رحم بجالاؤ پہر ہرقل نے کہا کہ مینی حال نسب کا اسواسطہ دریافت کیا کہ پیغمبر اپنی قوم مین صاحب نسب شریف ہوتا ہے اور تقلید آبا سے مدعی نہین

نہین ہوتا اور بادشاہی اپنے آبا کی طلب نہین کرتا اور حال جھوٹ بولنے کا اوس سے بھی دریافت کیا کہ جو شخص
مخلوق کے دروغگوئی نکرے وہ بہ نسبت خالق کسطرح جھوٹ بولےگا اور ضعفا اور فقرا اوسکے مطیع
اخیار کی رہی ہین اور ادنی انصار موجب استقرار امر شریعت ہے اور نہ پشیمان ہونا کسیکا بسبب حقیقت دین
حق کے ہے اور پیغمبر کبھی مکر نہین کرتا اور انبیا امر کرتے ہین نیکیونکا اور منع کرتے ہین بدیون سے
پس اگر تو یہہ سب باتین راست راست بیان کرتا ہے تو عنقریب وہ مالک اس زمین کے
ہونگے جہان مین بیٹھا ہون اور مین جانتا تھا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونے والا ہے لاکن یہہ گمان نتھا
کہ عرب مین ہوگا اور مین اگر اونکی پاس ہوتا اونکی پانو دہوتا پہر اوسنے وہ نامہ طلب کیا جو حضرت نے
حاکم بصرے کی نام لکہا تا اور دحیہ کلبی کے ہاتہہ بہیجا تہا اور اوس خط کو پڑہا اور حضرت نے یہہ
لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط محمد ابن عبد اللہ رسولخدا اور اوسکی بندہ کی
طرف ہے بنام ہرقل بزرگ روم کے اور سلام خدا اوپر اوس شخص کے جو متابعت کرے ہدایت کی
اما بعد پس جان تو کہ مین تجہی دعوت کرتا ہون طرف اسلام کے پس مسلمان ہو تا کہ سالم ہو عذاب
دنیا اور عقبی سے اور انقیاد امر الٰہی کو تا کہ تیرے اجر کو مضاعف کرے اگر قبول نکرےگا تو اسلام
کو تو جو لوگ تیرے رعایا سے اسلام نلاوینگے اوسکا گناہ بھی تیرے ذمہ ہوگا اور خیر مین
یہہ آیہ شریفہ لکھی تھی یَا اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَا نَعْبُدُ
اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُوْلُوا اشْہَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ابو سفیان کہتا ہے کہ جب نامہ اوسنے پڑہا تو حضار مجلس کی آوازین
بلند ہوئین اور نزاع واقع ہوئی تب ہمکو نکال دیا قطب راوندی نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ جب قیصر نے نامہ عنبرین شمامہ جناب رسولخدا کو پڑہا تو اسقف کو کہ عالم مشہور تہا طلب کیا اور خط اوسکو
دکہلایا اسقف نے کہا کہ یہہ وہ پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت حضرت عیسی ابن مریم ہمین دی گئے اور ہم
منتظر اونکی قدوم کی ہین اور مین تصدیق اونکی کرونگا قیصر نے کہا کہ اگر مین اونکی متابعت کرون تو سلطنت
میرے زایل ہو جاےگی بعد اوسکی اوسنے چاہا کہ اظہار اپنی اسلام کا کرے تو رعایا جمع ہوے اور قصد
اوسکے قتل کا کیا اوس وقت اسقف نے دحیہ سے کہا کہ جب تو حضرت کی خدمت مین حاضر ہو میرا اسلام کہیو
اور عرض کیجیو کہ مین گواہی دیتا ہون وحدانیت خدا و نبوت محمد مصطفی اور عوام نے میری نصیحت نہ سنی
پس دحیہ جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسقف درجہ رفیع شہادت فایز ہوا اور ایک شخص غسانی کو
ہرقل نے جانب مدینہ روانہ کیا کہ دریافت کرے کہ حضرت کس فرش پر بیٹھے ہین اور جانب راست اونکی

کون سے

کون ہے اور مہر نبوت اپنی آنکھون سے مشاہدہ کری جب وہ حاضر خدمت ہوا تو حضرت زمین پر بیٹھی تہی اور جانب رسالت اونکی خطاب ہی پر تہی غسانی مہر نبوت کا دیکھنا بہول گیا حضرت نی باعجاز اوسکو آگاہ کیا اور وہ مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہوا اور واپس آکر ہرقل سے کیفیت واقعہ بیان کی ہرقل نے کہا کہ وہی پیغمبر ہے جسکی بشارت حضرت عیسی نی دی ہے اور علامت اونکی یہہ ہے کہ ناقہ پر سوار ہوگا پس متابعت اوسکی کرو و ہجز کار سلطنت نہ چہوڑ سکا اور حال کسرے کا یہہ ہے کہ نامہ حضرت کا اوسکی پاس پہونچا تو اوسنی نامہ کو چاک کیا پس حضرت نی اوسکی حق مین نفرین کی ملک اوسکا جلد ہاتہہ سے نکل گیا تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ جب نامہ حضرت کا کہ مضمون اوسکا قریب نامہ اول کے تہا پڑہا تو بہت ناخوش ہوا اور کہا میرے رعایا ہوکے ایسا نامہ لکہا جسمین اپنا نام میرے نام سے مقدم کیا ہے ایک روایت مین ہے کہ ایک مشت خاک حضرت کے واسطی بہیجی پس حضرت نے ارشاد کیا کہ امت میرے جلد مالک اس زمین کے ہونگے اور ایک خط بنام باذان عامل یمن کے بہیجا اوسمین درج کیا کہ دو شخص جانب حجاز روانہ کرے تاکہ جسنی دعوی نبوت کیا ہے اوسکو گرفتار کرکے میرے پاس لائین پس وہ بہیجی اوس سے کہین کہ دعوے نبوت سے ہاتہہ اوٹہاؤ ورنہ لشکر جرار مامور ہوگا کہ ملک کو خراب کرے کاتب باذان نی بہہ خبر جبک کو دو رستی فیروز کو روانہ کیا کہ پیغام پہونچائین کہ ملک فارس نے تمکو طلب کیا ہے اور نیز سے کہا کہ حالات اونکی بچشم دریافت کرین جب وہ مدینہ مین پہونچی اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور تمام حال بیان کرکے عرض کیا کہ اگر آپ وہان کا جانا منظور کرین تو ہم شفاعت آپکی کرسکتی ہین والا افواج اونکی ملک مین آئینگے جب یہہ دونو حاضر خدمت ہوئی تو بطور مجوسون کے داڑہین اونکی کم اور مونچہین بڑہی ہوے تہین حضرت کو نہایت ناگوار ہوا اور فرمایا کہ کسنی امر کیا ہے تمکو کہ ایسی صورتین بناؤ اونہون نی کہا کہ کسرے نی حضرت نی ارشاد کیا کہ جناب باری عز اسمہ کا حکم ہے کہ ریش زیادہ ہوا اور مونچہین ہون پہر فرمایا حضرت نی کہ کل پہر حاضر ہونا جب دوسرے دن حاضر ہوئی فرمایا جناب رسولخدا نی کہ کل کی رات کسرے مقتول ہوا اور خداوند عالم نے شیرویہ اوسکی بیٹی کو اوسپر مسلط کیا کہ اوسنی شکم کسرے کا چاک کیا اب تم یہانسی جاؤ اور باذان کو خبر کرو کہ شریعت میری منتہائے زمین تک پہونچیگی اور ملک کسرے و قیصر میرے امت کے تصرف مین آئیگا اور یہہ بہی کہا کہ اگر وہ مشرف باسلام ہو تو حکومت مین اوسیکی نام رہیگی جب یمن مین آئی تو باذان سے کیفیت بیان کی اور کہا کہ باوجودیکہ گرد اونکی فقرا و مساکین کا مجمع تہا لاکن ہمپر ایسا رعب غالب ہوا کہ کبہی کسی بادشاہ سے مشاہدہ نہین کیا باذان نے کہا کہ سلطنت اور رسالت مین فرق ہے

اب ہم صبر کرتے ہین تا کہ صدق و سے خبر کا ظاہر ہو بعد چند روز کے نامہ شیرویہ کا بخبر
قتل کسرے کے پہونچا اور اوسمین یہہ بھی لکھا تھا کہ کسرے نے جس شخص کے بارہ مین حکم
کیا تھا اوسکی متعرض نہونا پس باذان معہ گروہ فارسیون کے جو اوسکے پاس تھا مسلمان
ہوا - اور ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ خدا تعالے نے ایک ملک کو حکم کیا کہ خلوت
مین کسرے کو دعوت اسلام کی کرے والا اوسکو ڈرا دے چنانچہ ملک نے کسرے سے کہا کہ اگر تو اسلام
قبول نکرے گا تو مین عصا کو توڑ ڈالونگا کسرے نے کہا بہل بہل تین مرتبہ ایسا اتفاق ہوا آخر فرشتہ نے عصا
توڑ ڈالا اوسی شب کسرے مارا گیا - اور نجاشی کہ غیر اوس نجاشی کا تھا جسکی پاس حضرت جعفر ابن
ابیطالب رضی اللہ عنہما مع بہت سے صحابہ کے متوقف رہی تھی معرفت عمرو ابن امیہ نامہ اوسکی پاس
پہونچا جب خط اوسکی پاس پہونچا تو وہ تخت سے اوتر آیا اور بہت تعظیم کے اور اوس خط کو لیکر پڑھا اور اسلام
اختیار کر کے اپنی بیٹی کو معہ ساٹھہ نفر کے سوار کشتی روانہ مدینہ منورہ کا کیا اثناے راہ مین
وہ کشتی دریا مین غرق ہوگئی اور حارث ابن شمر غسانی نے اسلام نہ لایا جلد اوسکی سلطنت زایل
ہوگئی - اور ہوذہ کے پاس جب نامہ پہونچا تو بہت تعظیم کے اور حضرت سے مشارکت سلطنت
مین چاہے حضرت نے ارشاد کیا کہ ملک اوسکا عنقریب زایل ہوگا چنانچہ فتح مکہ مین ہوذہ واصل نار
ہوا اور بعض روایات سے مستنبط ہے کہ قریب زمان انتقال کے حضرت نے بعض سلاطین عصر کی نام
پھر خطوط مشعر دعوت اسلام روانہ فرمائی تھی چنانچہ قطب راوندی نے نقل کیا ہی کہ جریر بجلی کہتا ہی کہ حضرت نے
مجھی خط دیا اور مین پاس ذی الکلاع حمیری کے لیگیا جب نامہ اوسنی لیا بہت تعظیم سے پیش آیا اور فوراً مشرف
باسلام ہو کر معہ فوج کثیر بقصد زیارت متوجہ مدینہ منورہ کا ہوا اور مین ہمراہ اوسکی تھا ناگاہ اثنای راہ مین
ایک دیر کے قریب پہونچی وہان راہب نے سبب سفر دریافت کیا ذی الکلاع نے بیان کیا کہ بامید اوس
پیغمبر کے جاتا ہون جو مبعوث ہوا ہی اور یہہ نامہ اونہین کا میرے ساتھ ہے راہب نے کہا کہ مین کتاب دانیال پیغمبر
کی مطالعہ کرتا تھا جب حال بعثت حضرت کا دیکھا تو اوسکی حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسولخدا نے اسی
ساعت انتقال کیا ہوگا بستماع اس خبر کے ذی الکلاع اپنی بلاد کو واپس گیا اور مین داخل مدینہ ہوا معلوم
کیا تو قول راہب مطابق واقع پایا گیا - اسی سال مین خولہ بنت ثعلبہ نے شکایت اوس بن ثابت اپنے
شوہر کے کی اسمین آیت ظہار نازل ہوئے - اسی سال مین جناب رسولخدا نے علی ابن حضرمی
کو منذر حاکم بحرین کے پاس بھیجا کہ یا اسلام قبول کرے یا جزیہ دے منذر نے اسلام اختیار کیا بہت سے
لوگ اوس قوم کے مسلمان ہوئی باقی لوگون سے جزیہ دینا اختیار کیا بحرین بے قتال بتصرف اسلام

مین آیا

مین آیا — امین الاسلام نے نقل کیا ہی کہ جب حضرت کی خیبر سے مراجعت کی تو سمع اقدس پر پہونچا کہ قبیلہ غطفان کو بشیر ابن زارم یہودی سے غوا کرتا ہے حضرت نے عبداللہ ابن رواحہ کو سردار تیس نفر کا کرکے اوسکی طرف روانہ کیا اونہون نے مقتضای الحرب خدعۃ کہا کہ ہمارے ساتھہ چل تجھی عامل خیبر کا مقرر کرا دین غرض بشیر بجمعیت تیس نفر کے اونکے ساتھہ ہوا ایک ایک مسلمان ایک ایک یہودی کے ساتھہ ایک ایک اونٹ پر سوار ہوئے اگرچہ اثناے راہ مین بشیر اپنی اس حرکت سے پشیمان ہوا لاکن پشیمانی نے فایدہ نہ دیا چاہتا تھا کہ ہاتھہ با ذو نکالی لاکن عبداللہ نے بشیر کو قتل کیا پھر اہل اسلام اور یہود مین لڑائی ہوئی اونتیس یہودی مارے گئے ایک آدمی بھاگ گیا اور مسلمان سب صحیح و سالم داخل مدینہ ہوئے عبداللہ کے سر پر ایک زخم تھا کہ وہ آب دہان مبارک جناب رسول خدا سے اچھا ہوا — اسی سال مین حضرت نے غالب ابن عبداللہ کلبی کو طرف بنی مرہ کے روانہ کیا اور عقبہ ابن حصین کو طرف بنی عنبر کے بھیجا انہین لڑائی ہوئی بہت سے لوگ جانبین سے مارے گئے اور بہت اسیر ہوکر مدینہ مین آئی — اور اسی سال مین رجعت آفتاب کے واسطے جناب امیر کے ہوئے چنانچہ سابقا معجزات حضرت مین تحریر ہوا — اور اسی سال مسجد نبوی مین منبر بنایا گیا چنانچہ معجزات مین ذکر ہوا

فصل دربیان غزوہ موتہ

امین الاسلام وغیرہ علما نے روایت کی ہے کہ یہہ غزوہ ماہ جمیدالاولے سنہ ہجری مین واقع ہوا سبب اس غزوہ کا علمای تاریخ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ حضرت نے حارث ابن عمیر ازدی کو معہ خط پاس حاکم بصری کے روانہ کیا جب حارث موتہ مین پہونچا تو شرحبیل بن عمر غسانی نے اوس سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کہان جاتا ہی اسنے کہا کہ شام کو جاتا ہون شرحبیل نے کہا کہ شاید تو نامہ بر ان پیغمبر خدا سے ہے حارث نے اقرار کیا اوس ملعون نے حکم دیا کہ انکو قتل کرو جب حضرت نے یہہ واقعہ سنا تو بہت محزون ہوئے اور لشکر کو ترغیب دی کی اوسطرف روانہ کیا جناب صادق سے منقول کہ حضرت نے اول جعفر ابن ابیطالب کو سردار لشکر قرار دیا اور فرمایا کہ یہہ اگر شہید ہو تو زید بن حارثہ امیر لشکر ہو اگر وہ بھی شہید ہووی تو عبداللہ بن رواحہ امارت لشکر اختیار کری اگر وہ بھی راہ خدا مین مقتول ہو پھر جسکو مسلمان اختیار کرین وہ امیر ہو غرض جب لشکر سعادت اثر مقام معان مین پہونچا تو اونکو معلوم ہوا کہ ہرقل ملک روم مقام مآرب مین معہ ایک لاکھہ سپاہ کی مردم روم سے اور ایک لاکھہ آدمی قبایل عرب کے سے مقیم ہے اور بروایت ابان ابن عثمان معلوم ہوا کہ انبوہ کثیر کفار عرب و عجم و قبایل لخم و جذام و قضاعہ وغیرہ سے جمع ہین اور مشرکین زمین مشارف پر مقیم ہین پس اہل اسلام نے دو دن مقام معان مین مقام کیا اور مشورہ کیا کہ آنحضرت کی پاس اطلاع بھیجائین کہ لشکر کثیر مقابلہ پر ہے ہمکو جو ارشاد ہو عمل

کرین عبد اللہ نی کہا کہ ہمنی آجتک کبھی بسبب زیادتی لشکر کی فتح نہین پائی بلکہ بسبب قوت دین حق کے کہ ہمکو جناب باری عز اسمہ نی عطا کی ہے جنگ کرتی رہی ہین پس سب مسلمان مہیای جدال و قتال ہوئی اور مع تین ہزار سوار پیادہ کی وہان سے کوچ کرکے ایک زمین پر قرای بلقا سے کہ اوسکو مشرف کہتی ہین لشکر روم سے ملاقات کی اور وہان سے قریہ موتہ مین آئی اور وہان جنگ واقع ہوئی زہری سے روایت کی ہی کہ پہلی علم زید ابن حارثہ نی اوٹھایا اور بڑی بہادری سے مشغول کارزار ہوکر شہید ہوا بعد اوسکی علم کو جعفر طیار رض نی لیا بڑے مردانگی سی جہاد کیا جب زخمی شدید ہوئی گھوڑی سی نیچی اتری اور گھوڑے کو پی کیا پیادہ ہوکر خوب لڑی تا اینکہ جام شہادت نوش فرمایا بعد اونکی عبد اللہ بہی بڑے شجاعت دکھلا کر شہید ہوئے پہر علم کو خالد نی لے لیا تھوڑا عرصہ جنگ کرکی معرکہ سے فرار کیا اور عبد الرحمن ابن سمرہ کو پہلی روانہ کیا کہ یہہ خبر مدینہ مین پہونچائی پس جب عبد الرحمن داخل مسجد نبوی ہوا حضرت نی ارشاد کیا تو توقف کر تا آنکہ مین خبر معرکہ کے بیان کرون حضرت نی ارشاد کیا کہ اول زید شہید ہوا خدا اوسپر رحمت نازل کرے پہر جعفر شہید ہوا خدا اوسی رحمت کرے یہہ سنکی صحابہ پر رقت طاری ہوئی حضرت نی سبب رقت کا دریافت کیا تو صحابہ نی عرض کیا کہ اشراف و افاضل ہمارے شہید ہوتی جاتی ہین حضرت نی ارشاد کیا کہ مثل امت میرے کی مثل ایک باغ کے ہے کہ صاحب اوسکا اوسی اصلاح دی اور ہر سال اوسکی درختون کو نیک تربیت دی اور وہ درخت ہر سال نیک میوہ لائین اور ہر سال میوہ دیتی رہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میوہ دوسرے سال کا بہتر ہوتا ہی سال اول سے قسم ہے اوس خدا کی کہ اوسنی مجہی بحق مبعوث کیا ہی کہ جب حضرت عیسی ابن مریم نازل ہونگی تو پائینگے میرے امت مین ایسی اشخاص کہ مثل اونکی حواریون کے ہونگی قطب راوندی سے منقول ہے کہ جب حضرت تعین امرای فرماتی تہے اوس وقت ایک یہودی بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ اگر یہہ شخص پیغمبر برحق ہے تو چاہی کہ ایسا ہی ظہور مین آئے اور یہہ تینون شخص مقتول ہون کیونکہ انبیای بنی اسرائیل جب لشکر متعین کرتی تہی اوسمین اگر سو شخص کو ایسے طرح امیر ہوتی تہی تو وہ سو کے سو شہید ہوتی تہی — جابر ابن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ روز جنگ موتہ جناب رسولخدا مدینہ مین منبر پر تشریف لیگئی اور فرمایا کہ اسوقت تمہاری برادران ایمانی نی مشرکین پر حملہ کیا ہی غرض ہر ایک کا حملہ نقل کرتے تہی تا اینکہ فرمایا کہ زید ابن حارثہ شہید ہوا اور علم زمین پر گر پڑا پہر فرمایا کہ اب جعفر متوجہ جنگ ہوا اور ایک ہاتہہ جعفر کا کٹ گیا علم دوسرے ہاتہہ مین لیا پہر فرمایا کہ علم کو اپنی سینے سے لگا لیا تا اینکہ جعفر شہید ہوا پہر علم گر پڑا پہر عبد اللہ نی اٹھایا اور وہ بہی شہید ہوا اور فلان فلان اشخاص اہل اسلام سی شہید ہوئے پہر فرمایا کہ علم کو خالد نے اٹھایا اور فرار کیا پہر منبر سے

اور آئی اور جعفر کے گھر مین گئے عبداللہ ابن جعفر کو اپنی گود مین بٹھا لیا اور دست شفقت اوسکی
سر پر پھرایا اسماء بنت عمیس کہ زوجہ جعفر کے تھی وہ متعجب ہوئی اور کہا کہ یا رسول آپکا آجکا معاملہ اس بچہ
سے ایسا ہی جیسا یتیم سے ہو حضرت نے خبر شہادت جعفر بیان کے اور گریان ہوئی اور فرمایا کہ ہاتھ
جعفر کے کٹ گئی جناب باری نے بعوض اوسکی دو بال یاقوت و زمرد کے عطا کئی کہ ملائکہ کے
ساتھ بہشت مین پرواز کرتا ہے ۔ اور امین الاسلام نے جناب صادق سے روایت کی ہے کہ جب
جعفر طیار شہید ہوئی تو پچاس زخم اونکی بدن پر پہونچی تھی نصف اون مین سے رو کے مبارک
پر تھی اور جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ بروز موتہ جعفر طیار تنہا ہی کارزار مین آپنے گھوڑے
سی اوترے کہ گھوڑا بھاگ نہ جائی کا قصد نکرے اور مصروف جہاد رہے تا اینکہ شہید ہوئے اور اہل اسلام
مین پہلی وہ تہی کہ جنہون نے اپنے گھوڑے کو پی کیا ۔ اور برقی نے تشریف لیجانا آنحضرت کا جعفر طیار کے
گھر مین موافق روایت سابقہ کے لکھہ کے اسقدر زیادہ کیا ہے کہ جب آسمانی خبر شہادت حضرت جعفر کے
[illegible] کے اوسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ اونکو دو پر عطا ہوئے ہین آسمانی غرض
کہ یا حضرت اگر لوگون کو جمع کر کے کچھہ فضایل جعفر کے بیان فرمائی تو البتہ فضایل اونکی اور نام اونکا
ہمیشہ لوگون مین مشہور رہے کا پس حضرت نے اسماکی عقلمندی سے تعجب کیا پھر حضرت نے اپنی اہل کو فرمایا
کہ واسطی اہل جعفر کے کھانا بھیجو اور اوسی دن سے سنت جاری ہوئی کہ واسطی صاحبان مصیبت کے
لوگ کھانا بھیجتے ہین اور جناب صادق سے منقول ہے کہ جناب سیدہ نے کھانا بھجوایا اور خود تشریف لیگئین
اور اسماکو تسلی دی اور ثقۃ الاسلام نے روایت کی ہے کہ بروز جنگ موتہ وہانکی زمین اسقدر
بلند ہو گئی کہ آنحضرت نے ملاحظہ معرکہ قتال کا کیا کتاب جامع الاصول مین منقول ہے عبداللہ ابن عمر سے
وہ کہتا ہے کہ جنگ موتہ مین مین ہمراہ تھا جب کہ جعفر ابن ابیطالب شہید ہوئی اور بعد تجسس کے ہم لوگ اونکی نعش
پر پہونچی تو نوے زخم اونکی بدن پر پائی اور سب اگلی طرف تھی کیونکہ پشت نہ پھرائی تھی طرف دشمن کے
شیخ طبرسی نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے وہ کہتی ہین کہ مجھی یاد ہے وہ دن کہ جناب رسول خدا
ہمارے یہان تشریف لائی تہی اور از راہ شفقت کے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے تہی آنسو بھرے ہوئے
تہی اور فرمایا کہ خداوندا جعفر تیرے راہ رضا مین شہید ہوا پس تو نیک خلاف کر اوسکی اولاد مین حضرت
نے حدیث عطائی بال زمرد میرے والدہ کے سامنی بیان کے اور اونکے درخواست سے
علی الاعلان سب صحابہ مین بیان کے سر منبر پھر مجھی اپنے گھر مین لیگئی اور میرے بھائی کو بلوایا
اور ہمکو کھانا کھلوایا اور تین دن مجھی اپنے پاس رکھا اور جب گھر مین تشریف لیجاتی تہی مین ساتھ

ہوتا تہا بعد تین دن کے ہمکو رخصت کیا پس ایک دن حضرت ہمارے گہر مین تشریف لائے مین اپنی بہائی کے ساتہہ کہیلتا تہا اور اوسدن ہمنے ایک بکرے خرید کی تہی پس فرمایا حضرت نے کہ خداوند برکت دے انکی خرید وفروخت مین پس برکت دعای آنحضرت کی مین جو کچہ خرید کیا یا فروخت کیا آجتک اوس مین سودمند ہوا اور جناب صادق ؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے جناب سیدہ سے فرمایا کہ جعفر کے واسطے بکا کرو اور جو جی چاہے کہو لیکن واثکلاہ نہ کہنا بروایت دیگر فرمایا آنحضرت نے کہ جعفر ایسے شخص پر چاہیے گریہ کرین گریہ کرنیوالے اور عروہ سے منقول ہے کہ جب لشکر موتہ کا پہرا تو آنحضرت مع اصحاب کے اونکی استقبال کے واسطے تشریف لیگئے جب اون تک پہونچے تو دیکہا کہ وہ چلے آتے ہین اور مدینہ کے لوگ اون پر خاک ڈالتے ہین حضرت نے ارشاد کیا کہ اگرچہ اب انہون نے فرار کیا ہے پہر انشاء اللہ تعالی حملہ کرینگے اور ابن ابی الحدید سے منقول ہے کہ جو ذلت واہانت خالد اور اوسکی ہمراہیون نے مدینہ مین پہونچ کی اوٹہائی ہے اسقدر ذلت کسی عسکر کو نہین ہوئی جب اہل لشکر اپنی اپنی گہرون پر پہونچے تو عورتین دروازہ نہ کہولتی تہین اور کہتی تہین کہ کیون اپنی رفقا کی ساتہہ مقتول نہوے اور لوگ اپنی گہرونسے باہر نہ نکلتے تہے تا اینکہ حضرت نے اونکو تسلی دی استیعاب مین روایت ہے کہ عمر شریف حضرت جعفر ابن ابیطالب کی بروز شہادت اکتالیس برس کے تہی ابن ابو الحدید نے جناب صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ مین اور جعفر بہی ایک درخت سے ہین اور ایک دن جعفر سے فرمایا کہ تو مشابہ میرے ہے خلقت اور خلق مین شیخ الطایفۃ المحقہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے جناب سیدہ سے ارشاد کیا کہ شہید ہمارے بہترین شہدا ہین منجملہ اونکے عمو سے تمہارا حمزہ ابن عبدالمطلب ہے اور ہم مین سے ہے وہ شخص جسکو جناب باری عز اسمہ نے دو بال یاقوت ورد بہشت مین عطا کئے ہین کہ ساتہہ ملایکہ کے پرواز کرتا ہے اور وہ پسر عم تیرا ہے جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ جناب شیخ نے امالی مین ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب سید الساجدین ؑ نے نظر کی طرف عبید اللہ ابن عباس ابن علی ابن ابیطالب کی اور فرمایا کوئی دن آنحضرت پر سخت نہ تہا یوم احد سے کہ اوسدن حضرت حمزہ اسد اللہ و اسد رسول اللہ شہید ہوئے بعد اوسکے روز موتہ مشوم ترین ایام تہا کہ اوسمین جعفر ابن ابیطالب شہید ہوئے پہر فرمایا کہ کوئی دن سخت نہین ہے یوم مصیبت حضرت امام حسین ؑ سے جسدن تیس ہزار نامرد متوجہ قتال اوس مظلوم کے ہوکے جمع آور ہوئے اور دعوے کرتے تہے کہ اسی امت سے ہین اور اس امر شنیع کو ثواب بہی جانتے تہے اور میرے پدر مظلوم ہر چند اونکو نصیحت کرتے تہے اور خدا تعالی سے ڈراتے تہے لاکن اونکو کچہ تاثیر کرتا تہا بلکہ

جناب امام

جناب خامس آل عبا کو شہید کیا پھر فرمایا کہ خدا تعالی رحمت کرے عباس کو کہ ایثار کیا اور اپنی جان کو اپنے بھائی پر فدا کیا نصرت میں امام مظلوم کے ہاتھ اوسکے قطع ہوے جناب باری عز اسمہ نے عوض اونکے دو بال عنایت فرمادیے کہ بہشت میں ہمراہ ملائکہ پرواز کرتے ہیں جیسا کہ جعفر ابن ابیطالب انکے عم بزرگوار کو دو بال عطا کئے ہیں اور نزدیک جناب باری کے عباس کے وہ منزلت ہے کہ جمیع شہدا اوس منزلت کی آرزو کرینگے

مترجم کہتا ہے کہ کتب کلامیہ اہلسنت میں مثل شرح مواقف و شرح عقائد وغیرہ کے ثابت ہوچکا ہے کہ ثبوت خلافت تین امر منحصر ہیں یا بیعت اہل حل و عقد کے جیسا کہ واسطے ابوبکر کے بیعت ابو عبیدہ جراح اور عمر ابن خطاب کی روز سقیفہ واقع ہوے یا استخلاف خلیفہ سابق کا واسطے لاحق کے جیسا کہ ابوبکر نے عمر کو اپنے مرنے کیوقت اپنا قایم مقام کر دیا یا قہر و استیلا جیسا کہ عثمان بن عفان کیواسطے روز شوری کے ظہور میں آیا یعنی عثمان بن عفان اور عبد الرحمن ابن عوف و سعد ابن ابی وقاص و طلحہ ابن عبید اللہ ایکطرف ہوگئے اور ملکے عثمان کو خلیفہ کر دیا۔ یہہ وجوہ ثلاثہ کہ اصحاب ثلاثہ میں ایک ایک پائی گئی ہے یزید ابن معاویہ اموی کے واسطے بتحقیق تینوں وجہیں پائی گئیں اول بیعت اہل حل و عقد بس بیعت کے جماہیر اہل مدینہ و شام نے یزید کے اور منجملہ اہل حل و عقد کے افضل و اورع اونمیں سے عبد اللہ ابن عمر ہے کہ اوسنے بسبب کمال ورع و احتیاط کے جناب امیر کی بیعت سے اعراض کیا تھا روز صلح معاویہ ابن ابی سفیان سے بیعت کے بلکہ بسبب کمال احتیاط کے ایک شب بھی بغیر بیعت کے نسویا اور عبد الملک ابن مروان کے بیعت حجاج ابن یوسف کے پانونکی انگھوٹھی پر کے اور جو لوگ نسبت تقیہ کہ بموجب زعم اہل سنت نفاق ہے ایسے پارسا کیطرف کریں وہ خود منافق ہیں غرض حدیث صحیح بخاری سے بھی ثابت ہے کہ عبد اللہ ابن عمر کے گردن میں بیعت یزید کے تھی دوسرا امر مثبت خلافت استخلاف ہے کیونکہ باعتراف و تصریح شیخ عبد القادر جیلانی غنیۃ الطالبین میں و شیخ ابن حجر مکی صواعق میں اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں اور ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں اور قاضی عیاض مالکی شفا میں معاویہ ابن ابی سفیان خلیفہ بحق و امام صدق ہے بلکہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ خلافت اوسکی کتاب سماویہ میں منصوص ہے اور ترمذی میں روایت اللّٰهُمَّ اجعلهُ هادِيًا وَمَهدِيًّا واہد بہ معاویہ کے مروی ہے غرض معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو قابل خلافت سمجھ کے خلیفہ کیا جیسا سیوطی نے تاریخ الخلفا میں لکھا ہے اور حرمین الشریفین میں ساتھ لایا اور سب سے بیعت کرائی اور وقت مرنیکے شام میں اپنا قائم مقام مقرر کیا اور سب اہل شام و مدینہ نے بخوشی قبول کیا کما فیہ

بقہر و استیلا ہوا یہ خود ظاہر ہے کہ ابتدای خلافت سے روز انتقال تک یزید کیو اسطی قہر و استیلا بخوبی ہا۔ چنانچہ شہادت ریحانہ رسول خدا اور قتل مکہ و مدینہ سے تسلط و رفعتی یزید کا ثابت ہی اول زمانہ مین صرف قصد احراق بیت اہلبیت کا ہوا تھا احراق میسر ہوا جیسا ازالۃ الخفا سے آشکار ہی اوسی وہ تمنا ہی کربلا مین پورے کر دی کما لا یخفی جسقدر دعوی اسمقام مین کئی گئی بالاختصار اوسکی دلیلین لکھی جاتی ہی اول دعوی ہمارا یہہ ہے کہ ثبوت خلافت تین امر پر منحصر ہے پس سعد الدین تفتازانی نی شرح مقاصد مین لکہا ہی و تنعقد الامامۃ بطرق احدہا بیعۃ اہل الحل والعقد من العلماء و الرؤساء و وجوہ الناس الذین تیسر حضورہم من غیر اشتراط عدد ولا اتفاق من فی سائر البلاد بل لو تعلق الحل والعقد بواحد مطاع کفت والثانی استخلاف الامام وجعلہ الامر شوری بمنزلۃ الاستخلاف الی ان قال والثالث القہر والاستیلاء فاذا مات الامام وتصدی للامامۃ من یستجمع شرائطہا من غیر بیعۃ واستخلاف وقہر الناس بشوکتہ انعقدت الخلافۃ لہ وکذا ان کان فاسقا او جاہلا علی الاظہر صاحب موقف اور شارح نی تفصیل وجہ اول مین لکہا ہی واذا ثبت حصول الامامۃ بالاختیار والبیعۃ فاعلم ان ذلک الحصول لا یفتقر الی الاجماع من جمیع اہل الحل والعقد اذ لم یقم علیہ ای ہذا الافتقار دلیل من العقل والسمع بل الواحد والاثنان من اہل الحل والعقد کاف فی ثبوت الامامۃ ووجوب اتباع الامام علی اہل الاسلام وذلک لعلمنا ان الصحابۃ مع صلابتہم فی الدین وشدۃ محافظتہم علی امور الشرع کما ہو حقہا اکتفوا علی عقد الامامۃ بذلک المذکور من الواحد والاثنین کعقد عمر لابی بکر وعقد عبد الرحمان بن عوف لعثمان بن عفان ولم یشترطوا فی عقدہا اجتماع من فی المدینۃ من اہل الحل والعقد فضلا عن اجتماع الامۃ من علماء امصار الاسلام ومجتہدی جمیع اقطارہا ہذا کما مضی ولم ینکر علیہم احد وعلیہ ای علی الاکتفاء بالواحد والاثنین فی عقد الامامۃ انطوت الاعصار بعدہم الی وقتنا ہذا اور دوسرا دعوی ہمارا یہہ کہ تینون باتین یزید کیو اسطی ثابت ہین اول بیعت اہل حل وعقد کے پس سیوطی نی تاریخ الخلفا مین لکہا ہی فی سنہ خمسین دعی معاویۃ اہل الشام الی البیعۃ بولایۃ العہد من بعدہ لابنہ یزید فبایعوہ اس سے ثابت ہوا کہ اہل شام نی یزید کی بیعۃ کی بامر معاویہ کہ خلیفہ حق و امام مہدی تھا

[illegible]

[illegible]

بموجب زعم اہلسنت کے اور بیعت کرنی عبد اللہ ابن عمر کے کہ اہل حل عقد سے تہا واسطی یزید کے پس بخاری نے فی کتاب الفتن میں روایت کی ہے عن نافع لما خلع اہل المدینۃ یزید ابن معاویۃ جمع ابن عمر حشمہ و ولدہ فقال انی سمعت النبیؐ یقول ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ وانا بایعنا ہذا الرجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ وانی لا اعلم عذرا اعظم من ان یبایع رجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ ثم ینصب لہ وانی لا اعلم احدا منکم خلعہ ولا تابع فی ہذا الامر الا کانت الفصل بینی وبینہ پس اس عبارت سے کئی فائدے نکلی اول خلع بعد بیعت کی ہوتا ہی پس اہل مدینہ نی مقصد خلع کا کیا تہا اس مقام سی ثابت ہوا کہ اہل مدینہ بیعت یزید سے کر چکی تہی اور یہی تہا مقصود دوئم ابن عمر نی اس خلع کو بہت برا جانا اور منع کیا سیوم ابن عمر نے یہہ تقریر اپنی گہر میں کہ وہ محل تقیہ نہ تہا چہارم ابن عمر نی بیعت کی تہی یزید کے علی بیعۃ اللہ ورسولہ پنجم تمسک کیا حدیث نبوی سے سی کہ حقیت خلافۃ یزید کے ثابت ہو ششم خلع کو ایسا برا جانتا تہا کہ اہل وعیال سے مہاجرت اختیار کرتا تہا بصورت خلع کے اور دلیل زہد وتقوی وورع ابن عمر کے یہہ ہی کہ شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفہ میں توقف بیعۃ جناب امیر کو جو ابن عمر سے واقع ہوا محمول احتیاط پر کیا ہے قیل لنافع ما بال ابن عمر بایع معاویۃ ولم یبایع علیا کرم اللہ وجہہ فقال کان ابن عمر لا یعطی یدا فی فرقۃ ولا یمنعہا من جماعۃ ولم یبایع معاویۃ حتی اجتمع علیہ کما فی الاکمل اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خلافۃ جناب امیر کو بہت سے اہلسنت وجماعت مرتبہ چہارم میں مانتے ہیں گو اوس احکام کو اگرچہ ایام خلافت میں صادر ہوں نہیں مانتی جیسا کہ تراویح سی منع کیا اور باز نہ آئی اور بعض احکام میں قاضی شریح نے انکار کیا جیسا کہ عبد الغنی نے اقرار کیا ہے جیسا کہ جناب امیر ابن ابی سفیان اور لشکر شام کو واجب القتل جانتی تہی اور یہہ لوگ معاویہ کو خلیفہ اور اوسکی لشکر کو مسلمان تصور کرتے ہیں عبد اللہ ابن عمر اوسکو حق نہ سمجھا اور بیعت نہ کی اور معاویہ کی بیعت بطوع ورغبت بجا لایا اس عبد اللہ نی یزید کے بیعت کی باقی سب دعووں کی دلیلیں کتب کلامیہ میں مذکور ہیں جو چاہی تشیید مبانی الایمان و وجیزہ سبحان علیخان اعلی اللہ درجہ فی الجنان کی طرف رجوع کری فقط بموجب ان اصول متحدثہ کے خلافت یزید واجب القبول قرار پائی تہی اور لشکر شام جو مقابل حضرت امام حسینؑ کی تہا بیعت یزید سی کر چکا تہا حیف صد حیف اسو اسطی قتل امام حسینؑ کو ثواب جانتی تہی ہزار افسوس ان اصول موضوعہ پر کہ مخالف ثقلین کے تراشی جاویں فلا مغیث الا اللہ ونعم الحکم اللہ رجعنا الی القصہ

بعضی کتب معتبرہ میں مذکور ہے کہ صدر جنگ میں جب لڑائی قائم ہوئی اور نوبت شہادت حضرت جعفر کے پہونچی حضرت رسولخدا صلعم منبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور رنج سے بیتاب ہوتا تھا حضرت معرکہ قتال کو ملاحظہ فرماتی تھی جب جعفر کو نیزہ پہ اٹھایا اور چاہتے تھے کہ گر پڑیں اوسوقت حضرت نے دعا کی جناب باری تعالی نے دو پر عطا کئے کہ بہشت میں پرواز کرتے ہیں — اور فضائل و مناقب حضرت جعفر کے کتب تراجم و سیرت ہای صحابہ رسولخدا میں بشرح و بسط تمام مذکور ہیں اس رسالہ میں اسقدر گنجایش نہیں کہ وارد کی جائیں ۔۔

غزوۂ ذات السلاسل

فصل پنجم بیان غزوۂ ذات السلاسل کے

علی ابن ابراہیم و شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و قطب راوندی و بہت محدثین و مفسرین نے باسانید معتبرہ حضرت صادق ع سے روایت کی ہے کہ بارہ ہزار نفر اہل وادی یابس جمع ہوئے اور باہم یکدیگر عہد کیا اور قسمین کہائین کہ ایک دوسرے سے جدا نہوں اور ترک یاری نکریں جب تک کہ اہل اسلام کو ضرر عظیم نہ پہونچائیں اور جناب رسولخدا و جناب امیر کو قتل نکریں کہ جبرئیل جانب خداوند جلیل سے نازل ہوئے اور فرمایا کہ جناب باری عزاسمہ نے سلام کہا ہے اور کیفیت اس اجتماع کی بیان کرکے کہا کہ جناب باری عزاسمہ نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر کو معہ چار ہزار مہاجر و انصار کے واسطے دفع اس جمعیت کے مامور کرو پس حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور بعد حمد و ثنائے الٰہی کے فرمایا کہ ای گروہ مہاجر و انصار جبرئیل نے مجھکو خبر دی ہے کہ بارہ ہزار نفر بارادہ قتل میرے اور علی ابن ابیطالب کے جمع ہوے ہیں اور مامور ہوں میں کہ ابوبکر کو معہ چار ہزار مہاجر و انصار کے روانہ کروں اب تم لوگ سعی کرو اور طیار ہو پس مسلمان ساز و سامان درست کرکے حاضر ہوے حضرت نے ابوبکر ابن ابی قحافہ کو اس لشکر پر امیر کرکے فرمایا کہ تو جب دشمن سے ملاقات کرے اول اسلام اونپر عرض کر اگر قبول نکرین تو چاہئے کہ مردان جنگی کو قتل و زن و بچہ کو اسیر و مال کو غارت و مزارع کو خراب کرے غرض ابوبکر معہ عسکر کے روانہ ہوا اور وہاں پہونچا جب وہ مطلع ہوے تو دو سو آدمے اونکے مسلح آگے اور کہا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور مطلب تمہارا کیا ہے امیر لشکر کو کہو کہ صف سے باہر آئے اور ہم سے گفتگو کرے پس ابوبکر بجمعیت اہل اسلام اونکے روبرو ہوا اور کہا کہ میں صحابہ رسولخدا سے ہوں اور بموجب حکم کے آیا ہوں کہ تمپر اسلام عرض کروں اگر تم قبول کرو تو جو شرطیں اہل اسلام کیواسطے مقرر ہیں تمہارے واسطے بھی ہونگی ورنہ ہم اور تم جنگ کرین تب اہل وادی نے کہا کہ قسم ہے لات و عزی کے اگر رشتہ خویشی و قرابت کا جو ہم میں اور تم میں مربوط ہے نہوتا تو ہم تم سے وہ لڑائی کرتے کہ یادگار رہتی اب تمہارے حق میں یہ بہتر ہے کہ واپس جاؤ ہمکو تمسے غرض نہیں غرض ہمارے محمد و علی کے ہی تب ابوبکر نے لشکر سے کہا کہ سامان انکا تمسی زیادہ ہی اور بہائی تمہاری ہیں [illegible] دور ہیں وہ نہیں د

سکتی

سنتی چاہیی کہ مراجعت کرین اور رسولخداؐ سی کیفیت بیان کرین پہر جیسا حکم ہو لشکریون نے کہا کہ تجہی حکم دیا تہا کہ اگر اسلام کو قبول نکرین تو مقاتلہ کرنا پہر حکم کے کیا حاجت ہے ابوبکر نی کہا کہ جو حاضر دیکہتا ہی وہ اوسکو غائب نہین دیکہتا اب یہی مصلحت ہے یہہ کہکی مراجعت کی اور داخل مدینہ ہوئی جب روبرو حضرت کی آئے حضرت نی ارشاد کیا کہ ای ابوبکر مخالفت میری حکم کے جو مینی کہا تہا اور سبب عمل نکیا سو غلطی تو عاصی ہوا یہہ کہکی حضرت منبر پر تشریف لیگئی اور بعد حمد وثنا الہی کے فرمایا کہ ابوبکر کو مینی اہل وادی یابس پر مامور کیا تہا کہ اون پر اسلام کو عرض کرے اگر نہ قبول کرین تو مقاتلہ کرے اونکی دو سو آدمے اسکی مقابل جمع اونکی باتین سنکی یہہ عذر کر واپس آیا میری قول کو ترک کیا اور متابعت نہ کی اب جبرئیلؑ نی جانب خدا سے کہا ہی کہ عمر ابن خطاب کو چار ہزار سوار سے روانہ کرون یہہ کہکی حضرت نی عمر سے کہا کہ ای عمر تو جا مگر ایسا نکرنا جیسا تیرے بہائی ابوبکر نے کیا ہے کہ اوسنی معصیت خدا اور نافرمانی میرے کی ہے اور وہی پیغام عمر کو دے کے غرض عمر آہستہ آہستہ روانہ ہوا جب لشکر مع عمر وادی مین پہونچا ایک شخص اوس گروہ ہی معہ دو سو آدمی کے آیا اور وہی تقریرین آپس مین ہوئین غرض عمر تاب مقابلہ کی نہ لاسکا مراجعت کی ہرچند اہل لشکر نی کہا او ہرگز نہ سنا حضرت جبرئیلؑ نی حضرت کو مطلع کیا اور حضرت نی مراجعت عمر سی صحابہ کو اطلاع دی غرض جب عمر حضرت کی روبرو آیا حضرت منبر پر تشریف لیگئی اور فرمایا کہ تو نی عصیان خداوند رحمان کا کیا اور میرے بہی اطاعت نہ کی اور پیروے اپنی راے کی ہے کے خدا تقبیح کری اس رای کو اب جبرئیلؑ نی مجہی جانب رب جلیل سے حکم پہونچایا ہے کہ علی ابن ابیطالب کو معہ اس جمعیت کی روانہ کرو لشکر اور خدا اوسکو فتحیاب کریگا پہر جناب امیر کو حکم روانگی دیا اور وہی احکام جو پہلی دئی تہی سب بیان کئے کہ اسطرح سی وہان عمل کرین حضرت امیر معہ مہاجر و انصار بعجیل تمام روانہ ہوئی بہت جلد علمہ ایسے مقام پر پہونچی کہ دونو لشکرون نے ایک دوسرے کو دیکہا حضرت سب کے تسلی کرتی تہی کہ جناب بارے عز اسمہ نی مجہی وعدہ فتح کا کیا ہے تم اطمینان رکہو انجام بخیر ہوگا جب حضرت قریب پہونچی دو سو آدمے اوس لشکر سے باہر آئی اور حضرت بہی کچہ قدم آگے گئی اونہون نی پوچہا کہ تم کون ہو اور کہان سی اور کیون آئی ہو حضرت نی کہا کہ مین علی ابن ابیطالب ابن عم رسولخداؐ تمہارے پاس پیغام لایا ہون کہ تمکو دعوت بجانب اسلام کرون اور تم توحید جناب باری عز اسمہ و رسالت جناب رسولخداؐ شہادت دو اور نیک و بد مین شریک اہل اسلام کے ہو جب یہہ پیغام کافرون نے سنا تب کہا کہ مقصود ہمارا تم ہی تہی اب مہیای جنگ ہو تمکو اور تمہارے اصحاب کو ہم قتل کرینگی وعدہ ہمارا تمہارا کل ہے یعنی لڑائی ہوگے حضرت نی ارشاد کیا کہ وای اوپر تمہاری تم مجہی بکثرت اپنی

لشکر سے فریاد کی ہو مین استغاثت چاہتا ہون خدا او ملایکہ و اہل اسلام سے پہر فرمایا لا حول و لا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم وہ دونو لشکر اپنی اپنی جگہ ہٹ گئے رات بسر ہوئی صبح کو اول وقت حضرت
نے نماز فجر ادا کی او سامان جنگ کر کے سوار ہوئے اور فوراً حملہ کیا اتنی جلدی ہوئی کہ ابھی آخر لشکر حضرت
سے ملحق نہوا تہا کہ حضرت نے سرداران جنگی اوس لشکر کو قتل کر کے زن و بچہ اسیر کئے اور مال کو غارت کیا
اور گہر وغیرہ خراب کئے اور سب اموال و اساری کو لیکر جانب مدینہ روانہ ہوئے اوسیوقت حضرت جبرئیل
جانب خدای جلیل سے نازل ہوئے اور خبر فتح کے بیان سے حضرت رسولخدا او سیوقت منبر پر تشریف لیگئے
اور فرمایا کہ خداوند عالم نے مجہے خبر دے ہی کہ علی ابن ابیطالب نے اس لڑائی کو فتح کیا معہ اسیر و
اموال آتا ہی دو آدمے لشکر اسلام سے شہید ہوئے پہر حضرت منبر سے اوترائے اور حضرت معہ تمام اہل
مدینہ کے واسطے استقبال حضرت امیر کے تشریف لیگئے جب چند میل مدینہ سے نکلے تب حضرت امیر سے ملاقات
ہوئی جب حضرت امیر نے حضرت کو دیکہا فوراً گہوڑے پر سے اترے اور حضرت بہی گہوڑے سے اترائے باہم
ملاقات ہوئی جناب رسولخدا نے بوسے پیشانی کے لئے اور مرحمت کی حضرت امیر نے مال غنیمت کو بحضور رسولخدا
حاضر کیا جناب صادقؑ سے منقول ہے کہ اسقدر غنیمت اہل اسلام نے کبہی کافرون سے نہ لی تہی جیسا اس مرتبہ
اتفاق ہوا مگر خیبر مین کہ غنیمت بہت آئی تہی پس حقتعالی نے سورہ والعادیات نازل فرمائی
اور بعض روایات سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہی کہ ایک اعرابی نے خدمت آنحضرت مین حاضر ہو کر عرض کے
کہ وادی رمل مین عرب جمع ہوئے ہین اور قصد رکہتے ہین کہ مدینہ کو غارت کرین آنحضرت نے صحابہ کو جمع
کیا اور خود بر سر منبر حمد و ثنای الہی بجالائے اور پہر ساری خبر سنائی اور لوگون کو ترغیب طرف جہاد اوس
گروہ کی دے اوسوقت ایک جماعت نے اصحاب صفہ سے عرض کی کہ اگر آنحضرت کسی شخص کو ہمارا امیر مقرر
فرما دین تو ہم بجان و دل حاضر ہین آنحضرت نے بہت سے لوگون کے نام پر قرعہ ڈالا آخر ابوبکر کا نام
نکلا آنحضرت نے علم نصرت شیم اوسکے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ بنی سلیم کے اوپر جاؤ چنانچہ ابوبکر براہ راست
اوس طرف روانہ ہوا اتفاقاً جس راہ سے ابوبکر اوسطرف کو گیا اوسی راہ مین کفار نے اپنے جاسوس بٹہلا
رکہے تہے اونہون ابوبکر کو مع لشکر دیکہہ لیا اور فوراً کفار کو اطلاع کی اور چونکہ وہ زمین سنگلاخ تہی
اور درخت بہی بکثرت تہے لہذا وہان تک پہونچتے ہوے دیر ہو گئی اس عرصہ مین کفار جمع ہو گئے اور آتے
ہی لڑنا شروع کیا بہت سے مسلمان شہید ہوئے آخر ابوبکر نے فرار کیا جب وہ بہاگ کے مدینہ مین پہونچا
تو آنحضرت نے علم عمر کو دیا اوسنے بہی وہان پہونچکے فرار اختیار کیا اوسوقت آنحضرت نہایت مغموم
ہوئے تب عمرو عاص نے عرض کی کہ یا حضرت مدار لڑائی کا اوپر مکر و فریب کے ہے اگر آپ مجہے امیر لشکر مقرر

مقام وادی رمل

فرمائین

فرماتین تو تنہا ہین بسبب ابہی لڑکی اون پر غالب آئون لاکن وہ بہی اوسی راہ خطرناک سے گیا او شکست
کہا کر مردود ہوا آنحضرت غمگین ہوئے بعد ازان آنحضرت نی جناب امیر کو بہت نصرت ہیبت حوالہ کی اور دعا کی
کہ خداوندا یہہ شخص کرار ہے اور اسنی کبہی فرار نہین کیا اور خداوندا تو عالم ہے کہ مین بہی برحق ہون
پیغمبر حرمت کی اسکی حق مین رعایت کرنا اور اوسی نصرت دینا۔ اور منقول ہے کہ جناب امیر کے پاس ایک عصابہ
تہا کہ جب کسی سخت لڑائی کے واسطے تشریف لیجاتی تہی تو اوسی زیب کمر کرتی تہی وہ عصابہ جناب سیدہ کے
پاس تہا جب جناب امیرؑ اوسکی لینی کو دولتسرا مین تشریف لیگئی تو جناب سیدہؑ نی عزم دریافت کیا
جناب امیرؑ نی فرمایا کہ وادی رمل کیطرف جاتا ہون جناب سیدہؑ محزون ہوئین جب آنحضرت تشریف
لائی تو یہہ حال دیکہکر فرمایا کہ محزون نہو انشاء اللہ تعالی جناب امیر صحیح وسلامت فتح کرکے مراجعت
کرینگی غرض جناب امیرؑ اوس روز سرخی گہوڑی پہ سوار ہوئی اور نیزہ خطی ہاتہہ مین لیکی اور بردیمانی زیب و تن
فرماکر متوکلاً علی اللہ روانہ ہوئی آنحضرت نی تا مسجد احزاب مشایعت کی غرض جناب وہانسی
روانہ ہوئی تو راہ سابق چہوڑ دی اور متوجہ عراق ہوئی تا اینکہ لوگون نی گمان کیا کہ کسی اور طرف تشریف
لی جاتی ہین اور منجملہ لشکریون کے ابوبکر و عمر و عمرو عاص بہی ہمراہ تہی اور اونکو حکم تہا کہ اطاعت جناب امیرؑ
کی کرین غرض جناب امیرؑ معہ لشکر نصرت اثر دنکو غارون مین مقام کرتی تہی اور شباشب چلتی تہی تا کہ
کوئی مطلع نہو جب عمرو عاص نی دیکہا کہ اس تدبیر سے بی شبہہ نصرت ہوگی تو اوسنی ازروی حسد کے
ابوبکر سے کہا کہ علیؑ کو یہہ راہین معلوم نہین اور ہم لوگ ان راہون کو خوب جانتی ہین اس رستہ مین درندہ
بہت ہین اور اونسی لشکر کو بسقدر ضرر ہوگا کہ اوتنا کفار سے بہی متصور نہین پس جناب امیر کو کہو کہ اس راہ سی
نہ چلین ابوبکر نی سب حال جناب امیرؑ سی عرض کیا حضرت نی جواب مین کہا کہ جسکو اطاعت خدا و رسول منظور
ہو میرے اطاعت کری اور جسکو یہہ منظور نہو وہ جس رستہ سی چاہی چلا جائی خلاصۃ المقال یہہ ہی کہ جناب
امیرؑ اوسی راہ منزلین طی کرتے ہوئی چلی جاتی اور حق سبحانہ و تعالی نی درندونکو اسقدر مطیع و منقاد کیا تہا
کہ کسی کو کچہہ ضرر نہین پہونچاتی تہی تا اینکہ قریب کفار کی پہونچی جناب امیرؑ نی حکم دیا کہ منہہ گہوڑونکی باندہ دو
کہ آواز اونکی کفار تک نہ پہونچی پہر عمرو عاص نے دیکہا کہ اب ظفر قریب ہی اوسوقت کہا کہ ایک درہ
جو باقی ہے اوسمین بہت درندہ ہین علی کو منع کرو کہ اس راہ سی نہ جائی ورنہ ہمکو اجازت دے
کہ ہم براہ وادی سے جائین کے اور مقصود اوس ولد الزنا کا یہہ تہا کہ کفار مطلع ہوجائین اور موافق مرضی
جناب امیر کے جنگ واقع نہو ابوبکر یہہ پیغام لیکی جناب امیر کے خدمت مین حاضر ہوا اور سب حال مفصل
عرض کیا جناب امیر نے اوسکا کچہہ جواب نہ دیا بعد اوسکی عمرو عاص نے عمر بن الخطاب کو بہیجا اوسنی بہی جا کے

کچھ مطلب حضرت کا اور جواب سنتے نا امید ہو کر پھر گیا اوس وقت عمرو عاص نے کہا کہ مجھے علیؑ کی ساتھ جانا منظور نہیں اس واسطے مین ارادہ ہی ہرگز نہین جاؤنگا لوگون نے اوسے سمجھایا کہ جب رسولخداؐ نے تجھے اونکی اطاعت پر مامور کیا ہی تو تجھے کیا انکار ہے غرض اس عرصہ مین صبح طالع ہوئی اور جناب امیرؑ نے کفار بنی سلیم پر حملہ کیا منقول ہے کہ آخر لشکر ابھی مقدمہ لشکر سے ملنے نہین پایا تہا کہ جناب امیر خیبر گیر مردان جنگی اون کفار کے بضرب ذوالفقار طرف دارالبوار کے بہیج چکے اور بقیۃ السیف کو مع نسوان و اطفال کے رسیون اور زنجیرون مین باندہا اسواسطے اس غزوہ کو ذات السلاسل کہتے ہین اور جس مقام پر یہہ لڑائی واقع ہوئی وہ مدینہ سے پانچ منزل پر واقع ہی اور روز جنگ آنحضرت نے مدینہ مین سورہ والعادیات نماز فجر مین قرارت کی اور صحابہ کو فتح جناب امیر سے و حسد عمرو عاص سے اطلاع دی یعنی باریتعالی نے حسد عمرو نسبت جناب امیر کے اپنی ذات مقدس کے طرف منسوب کیا جب لشکر نصرت اثر ظفر دار سے سرفراز ہوا وارد مدینہ طیبہ ہوا تو آنحضرت نے استقبال کیا اور جناب امیر کے پیشانی کے بوسے لئے جناب امیر بسبب فرط مسرت کے گریان ہوئے آنحضرت نے بعض اہل لشکر سے دریافت کیا کہ تمنے اپنے امیر لشکر کو کیسا پایا اونہون نے عرض کیا کہ بہت خوب اور امر عجیب یہہ مشاہدہ کیا کہ نمازہاے واجبی مین جناب امیر قل هو الله ہمیشہ پڑہتے تہے حضرت نے سبب اسکا جناب امیر سے دریافت کیا جناب امیر نے عرض کی کہ مین اس سورہ کو بہت دوست رکہتا ہون آنحضرت نے فرمایا کہ خدا تجہے دوست رکہتا ہی جب تو اس سورت کو دوست رکہتا ہی بعد اوسکے آنحضرت نے فرمایا کہ یا علی مین تیرے تعریف مین کچھہ کہتا لاکن مجہے خوف ہی کہ ایک طایفہ میرے امت سے کہے واسطے تیرے وہی جو کچھہ کہتی ہی امت عیسوی اپنے نبی کے حق مین کہ تو نگذرتا کسی قوم پر مگر تیرے قدمونکی خاک اوٹہاکے وہ اوسے تبرک کرتے فرات بن ابراہیم نے اپنے تفسیر مین سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہم مدور جناب رسولخداؐ مع تمام مہاجر و انصار کے بیٹہے ہوتہے کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مین بنی لخم سے ہون بنی خثعم جمع ہوئے ہین اور قسمین کہائی ہین کہ مدینہ کو غارت کرین حارث ابن مکیدہ خثعمی کو اپنا سردار مقرر کیا ہے پانسو دلیر شجاعان خثعم سے اوسکی ساتھہ ہین اور پانسو مقاتل کے برابر وہ خود شمار کیا جاتا ہی حضرت محزون ہوئے اور فرمایا کہ اے گروہ مہاجر و انصار تمنے سنا کلام اعرابی کا جو کوئی انکا شر مجہسے کفایت کرے مین اوسکی واسطے ضامن ہوتا ہون کہ بارہ قصر بہشت مین اوسکو دلاؤن کسینے جواب ندیا پہر حضرت نے اسکا اعادہ کیا پہر بہی جواب نہ پایا تیسری مرتبہ جب فرمایا تو حضرت امیرؑ داخل مسجد ہوئے اور سبب ندبہ استفسار کیا حضرت نے کیفیت بیان کے اور کہا کہ بارہ قصرون کا مین ضامن ہون کوئی جواب نہین دیتا جناب امیرؑ نے فرمایا کہ پدر و مادر میرے فدا ہون تم پر اے

رسولخداؐ

بسو لیندا ابت لتعریف ۔ بارۂ قصر کے فرماتی مین اون اشقیا کا مقابلہ کرتا ہون حضرت نی حال عمارت و آرایش اون قصرونکا بیان کیا جناب امیر آمادہ کارزار ہوئی تب جناب رسول خدا نی ڈیڑہ سو آدمی مہاجر و انصار سے حضرت کی ساتھہ کئی عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ میری بھتیجی کو اس جمعیت قلیل سے اتنی بڑی لشکر پر بھیجتی ہو حضرت نی کہا کہ علی اکیلا بہی اس ساری لشکر پر غالب ہی اب فتح کرکی اسیرون کو لاتا ہی بعد اسکی حضرت نی تہیہ لشکر کا کیا اور حضرت کو حکم روانگی دیا اور جناب باری عز اسمہ سی عرض کے کہ خداوندا محافظت کر علی کے داہست وچپ و زیر و بالا سی اور فرمایا کہ خدایا خلیفہ میرا ہی اچہے تری غرض حضرت امیر روانہ ہوئی ایک منزل چلکر رستہ گم ہوا جناب امیر نی ہاتھہ آسمان کی طرف بلند کی اور عرض کیا یا ہادی کل ضال و یا منقذ کل غریق یا مفرج کل مہموم لا تقو علینا ظالما و لا تظفر بنا عدوا و اہدنا الی السبیل الرشاد حکم خدا سی بروشنی اوس آگ کی جو سم اسپان لشکر سی اون پتہرون مین نکلی رستہ مل گیا جناب رسول خدا پر سورہ والعادیات ضبحا نازل ہوا غرض جب قریب اوس کے پہونچی اور صبح طالع ہوئی تو حضرت نی اذان کہی جب وہ مطلع ہوئی اول فقرات مین انکو یہہ گمان ہوا کہ شاید کوئی شبان یاد خدا مین مصروف ہی جب حضرت نی فرمایا اشہد ان محمدا رسول اللہ تب کفار نی کہا کہ یہہ شخص اصحاب اوس ساحر سے ہی اور جناب امیر کا دستور یہہ تہا کہ جب تک روز روشن نہوا اور ملایکہ دنکی نازل نہون تب تک لڑائی نہین کرتی تہی غرض جناب امیر نماز فجر سے فارغ ہوئی اور لشکر کو حکم دیا کہ نشان کہولین جب مشرکین نی نشان کو دیکہا تو پہچان لیا کہ یہہ نشان جناب رسول خدا کا ہی فورا ایک جوان کہ بہت شجاع تہا مقابلہ مین آیا اور کہا کہ پیغمبر خدا آئین تو مین لڑائی کرون جناب امیر مقابلہ مین آئی اور فرمایا کہ تو کہتا ہی کہ ساحر ہین جناب باری نے اونکو بحق مبعوث کیا ہی اوسنی کہا کہ تو کون ہے حضرت نے کہا مین علی ابن ابیطالب پسر عم رسول خدا و زوج بتول پارسا ہون اوس مشرک نے کہا کہ اگر تمکو یہہ مناسبت ہی رسول خدا سی تو خواہ تمکو خواہ اونکو قتل کرون یکسان ہے غرض طرفین سے لڑائی شروع ہوئی دو حملی سو ہوئی تیسری حملہ مین حضرت نی اوسکو واصل جہنم کیا پہر حضرت نی مبارز طلب کیا بہائی اوسکا مقابل ہوا ایک ضرب مین وہ بہی اوسکا شریک ہوا پہر حضرت نی مبارز طلب کیا حارث ابن بکیدہ رئیس لشکر میدان مین آیا اور رجز پڑہی فورا جناب امیر نی اسطرف سی حملہ کیا وہ تاب مقاومت نہ لا سکا ایک ضرب شمشیر ذو الفقار سی روح اوسکی راہی ملک عدم ہوئی اور جسد دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پہر ابن عم اوسکا عمر ابن فناک میدان مین آیا اور ملکہ حضرت پر حملہ کیا حضرت نی عین حملہ مین ضرب شمشیر سی اوسکو گرایا اور اوسکی ابن عم پاس پہونچایا پہر ہرچند جناب امیر نے مبارز طلب کیا کہ کوئی سامنی نہ آیا تب جناب امیر نے لشکر مخالف پر حملہ کیا مردان

جنگی قتل ہوی بقیۃ السیف کو اسیر کیا مع غنیمت بیکران متوجہ مدینہ ہوئی جب خبر فتح حضرت رسولخدا کو پہونچی
بہت خوش ہوی اور استقبال کو تشریف لائی ایک فرسخ مدینہ سی باہر ملاقات ہوئی اوسوقت جناب رسولخدا
غبار راہ رخسار جناب امیر سی اپنی ردای مبارک سی پونچھا اور پیشانی انکی بوسہ لیا اور فرمایا کہ یا علی
شکر کرتا ہون مین جناب باری عزاسمہ کا کہ تو سے کیا بازو میرا تجھسی جیسا کہ قوی کیا بازو موسی کا ہارون سے
جب سوال کیا موسی نے جناب احدیت سی کہ قوی کر ہارون سے بازو میرا اور شریک کر رسالت مین
اوسکو مین بہی تیرے واسطی دعا کی جناب حق سبحانہ و تعالی سے اور اوسنی عطا کی پہر متوجہ ہوئے
طرف اصحاب کے اور فرمایا کہ ملامت نکرو مجھکو محبت علی مین کہ بحکم خدا مین علی کو دوست رکھتا ہون خدا نے
مجھی حکم کیا ہی کہ علی کو دوست رکھون اور اپنی نزدیک رکھون پہر فرمایا کہ یا علی تجھی جو دوست رکھی گا وہ
مجھی دوست رکھی گا اور خدا اوسکو دوست رکھی گا اور جناب باری عزاسمہ اپنی لطف سی دوستان
جناب امیر کو داخل بہشت کریگا یا علی جسنی تجھی دشمن رکھا ہی اوسنی مجھی دشمن رکھا ہی اور جو کوئی مجھی
دشمن رکھی اوسنی خدا کو دشمن رکھا اور دشمن خدا سزاوار لعنت ہی لازم ہے کہ جبار جلیل اوسکو روز
قیامت داخل نار کرے اور معاندین علی کا کوئی عمل قیامت مین قبول نکرے اور منقول ہے کہ اس
کارزار مین ایکسو بیس آدمی جناب امیر کے ہاتھ سے مقتول ہوئے فقط — حضرات مومنین
روایات فرار شیخین و نصرت جناب امیر المومنین و نزول سورہ والعادیات و ارشاد حدیث کا یقین کرینگے
لاکن احتیاطاً کتب اہلسنت سی بہی ایک عبارت نقل کی جاتی ہے کہ مخالف و موالف کو مجال انکار
نرہے پس مخفی نرہی کہ ملا معین نے معارج النبوۃ مین لکہا ہی بعد از غزوہ تبوک اعرابی در جناب پیغمبر آمدہ
عرض نمود کہ قومے از اعراب در وادی الرمل مجتمع گشتہ داعیہ شبخون دارند جناب پیغمبر نشان خود را
بابوبکر صدیق دادہ او را با جماعہ فرستاد ابوبکر چون بدانجا رسید یکبار کفار از اطراف و جوانب حملہ آوردہ
سپاہ اسلام انہزام یافتند آنگاہ حضرت رسالت مآب رایتی دیگر بستہ بامیر المومنین عمر بن خطاب ارزانی داشت
و آنجناب را با طایفہ مسلمانان جہۃ تدارک آن مہم ارسال فرمود فاروق اعظم نیز بطریق صدیق اکبر منہزم باز آمد عمرو عاص
متکفل سر انجام آن امر گشت او نیز با آنکہ مہمی پیش برد مدینہ باز گردید بعد ازان حضرت مقدس نبوی جہت جناب
ولایت مآب مرتضوی لوای عقد فرمود آنجناب را سردار طایفہ از سپاہ ظفر پناہ فرمود و فرمان داد کہ شیخین
و عمرو نیز با آن لشکر دران سفر موافقت نمایند و از استصواب شاہ کرامت پناہ تجاوز جایز ندارند و آنحضرت
تا مسجد احزاب امیر المومنین علی را مشایعت فرمود و در شان آنجناب دعاہائیکہ بر لب نارسیدہ فاستجبنا ہا
شنیدہ بر زبان وحی بیان گذرانیدہ بجانب وادی الرمل کوچ سبیل نمودہ و علی مرتضی کرم اللہ وجہہ متوجہ مقصد گشتند

شب بیر

شب بسر بردند و عمرو از آنجا بیکطرف رفته میل استراحت میکرد و چون ثانی شب باگوش مشرکان سید ابرار طریقی که منتهی بعمرو دیگر
بیشه بانتهای شجاعت حرکت داده نفس نفیس خویش بلشکر معرفت عمرو عاص حرکت و شتافت شاه عالم مقام بشتاب تمام شتابید فتح
و فیروزی نمود خواست که ایشان بر پایات آورده و بقتل ایشان پیش گیرد گفت که در این راه از وحش و درندگان بسیار و آنجا
خطرهاست و مصلحت آنست که از جناب علی و وادی در سر اعدای دین شتافتن به تحقیق شعب الشعب با عظیم تنگی در میان شهاد و نیز
اما مسموع قبول او نیافت انتخاب خاطر شان ایشان کرد که از مسلک طریق هم وادی بکام دل از اعادی انتقام میتوان
کشید و از راهی که عمرو عاص از وی نموده دست در گردن مقصود حمایل نتوان کرد و الا هم صدیق اکبر و فاروق اعظم
و دیگر سخن عمرو عاص گوش نکردند و او مضطرب شده زبان بتخویف لشکریان گشود و از متابعت شاه دین
پناه ایشان را نهی نمود لاکن ملتفت مقال او نشدند و امیرالمؤمنین علی مرتضی کرد آنسوی وادی را که نهایی خود طی مسافت
میفرمود و صبحی که مقارن شام خذلان مشرکان بود ناگاه بسر ایشان صمصام انتقام در ارباب کفر و ظلام
نهاد شجاعت تاب و بیدار انوار ذوالفقار حیدر کرار پیدا و رونق خاص از پرتو آفتاب مقرر نموده و خورشید نصرت
و ظفر از افق عنایت ملک داور طالع گشته سوره والعادیات ضبحا در آن واقعه نازل شده و حضرت رسالت مآب اصحاب را
بفتح بشارت داد و چون امیرالمؤمنین علی مهام اعدای دین را بر طبق دلخواه ساخته اعلام مراجعت برافراخت و بحوالی
مدینه طیبه نزدیک رسید سرور پیغامبران یاران را باستقبال شاه مردان مامور گردانیده و خود پیش ایشان روان شدند
و در آن وقت چشم امیرالمؤمنین حیدر بر حضرت پیغمبر افتاد از اسب پیاده گشت آنحضرت فرمود یا علی سوار شو که خدا
و رسول از تو راضی اند امیرالمؤمنین علی از غایت خوشدلی گریان شده رسولخدا فرمود که یا علی لولا انی اشفق
ان یقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر
بملاء من الناس الا اخذوا التراب من تحت قدمیک **بیت** چنین گفت آن فخر خیر الانام + که اندیشه
دارم ز بعضی مهام + وگرنه حدیثی ز قدر علی + همی گفتمی از غایت یکدلی + که بر هر که کردی زرنت گذر
نهادی بجای قدمهاش سر + ز خاک قدمهاش بر داشتی + از آن آبروی دگر داشتی انتهی +

فصل بیچ بیان فتح مکہ معظمہ زادها الله شرفا و تعظیما کی شیخ مفید و شیخ طبرسی و ابن شہر
آشوب رحمہم اللہ نی روایت کی ہے کہ فتح مکہ ماہ مبارک رمضان سنہ ۸ ہجری مین ہوے اور احادیث
معتبرہ بھی اسپر دلالت کرتی ہین اکثر نی کہا کہ ۱۳ ماہ مبارک اور بعض نے ۲۰ تاریخ لکھی ہے اور سبب
اسکا یہہ تہا کہ جب سال حدیبیہ مین حضرت نی قریش سے صلح کی تو قبیلہ خزاعہ ان حضرت مین آگئے
اور بنی کنانہ شامل قریش کے ہوی چنانچہ سابق مذکور ہوا غرض جب دو سال منقضی ہوئی تو ایک دن
ایک ملعون قبیلہ کنانہ سی ایک جگہ بیٹہا ہوا ہجو حضرت کی کر رہا تہا ایک شخص بنی خزاعہ سی وہ سنکر غصہ ہوا اور

اوسکو اس حرکت قبیح سے منع کیا اور کہا کہ اگر بار دیگر مرتکب اس حرکت کا ہوگا تو تیرا منہ توڑ دونگا
وہ نابکار باز نہ آیا خزاعی جسنے اوسکو مارا ہر ایک نے اپنی قبیلہ سے نصرت طلب کی دونوں قبیلہ جمع ہوئے
بنی خزاعہ بسبب نصرت انصار کے غالب آئی اور اونکو حرم محترم تک بہگا دیا کئی کئی آدمی بنی کنانہ کی مارے گئے
قریش نے بہی اونکی اعانت کی بعد اس واقعہ کی عمرو بن سالم خزاعی مدینہ مین بحضور جناب رسولخدا حاضر ہوا اور سرگذشت
اسی بیان کی اور اس قصہ کو نظم کیا اور اوسکی مضمون مین درج کیا کہ آنحضرت نصرت و اعانت اوسکی کرین یہہ سنکی حضرت
نی تغافل کیا اور مکرر کہتی تہی کہ مین اگر اس قبیلہ کی نصرت نکرون تو نصرت نکیا جاؤن غرض حضرت بیت
الشرف سی بعزم مکہ معظمہ باہر تشریف لائی اور جناب باری عز اسمہ سی دعا کی کہ بی اطلاع قریش کے مین داخل
مکہ ہون یعنی قریش کو میری قصد و حرکت سی ہرگز آگاہی نہو علی بن ابراہیم و شیخ مفید و شیخ طبرسی
وغیرہ علمائے امامیہ نے باسانید معتبرہ روایت کی ہی کہ حاطب ابن بلتعہ نی مسلمان ہو کی جانب مدینہ ہجرت کی تہی اور
اہل و عیال اوسکی مکہ مین مقیم تہی چونکہ قریش حضرت سی خائف رہتی تہی لہذا چند نفر قریش سی متفق ہو کر
اوسکی عیال کے پاس آئی اور بنام حاطب خط لکہوایا کہ آیا جناب رسولخدا ارادہ مکہ کا رکہتی ہین یا نہین جب
خط مدینہ مین پہونچا تو اوسنی جواب مین لکہا کہ فی الحقیقت حضرت عازم مکہ ہین اور خط کو مصحوب سارہ معتقہ ابولہب
روانہ کیا اسی اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوئی و اس حال سی حضرت کو مطلع کیا اور حضرت نی جناب امیر اور زبیر
ابن العوام کو بطلب خط و گرفتاری قاصد روانہ فرمایا جب وہ اوس تک پہونچی اوسنی رونا شروع کیا اور قسمین
کہائین کہ نامہ میری پاس نہین اور خط کو اوسکی پاس تلاش بہی کیا لاکن نہ پایا زبیر نی کہا کہ یا علی خط بہی اوسکی
پاس نہین اور یہہ قسمین بہی کہاتی ہی چلو پہر چلین جناب امیر نی ارشاد کیا معاذ اللہ یہہ پیغمبر خدا نی خبر دی
ہی نہ جناب رسولخدا نی وحی پر افترا باندہا ہی اور نہ وحی نے جناب باری عز اسمہ پر ضرور اسکی پاس خط
ہی یہہ فرماکے حضرت نی تلوار میان سی لی اور کہا کہ خط حوالی کر ورنہ ابہی تجکو قتل کرتا ہون تب اوس ضعیفہ
نی اپنی بالون سی خط نکال دیا غرض جناب امیر نے خط کو حضرت کی خدمت مبارک مین پہونچایا حضرت
بہت خوش ہوئی اور منبر پر تشریف لیگئی اور خط حضرت کی پاس تہا بعد حمد و صلوۃ جناب باری عز اسمہ کے
فرمایا کہ مینی جناب احدیت سی سوال کیا تہا کہ میری خبر قریش سے پنہان رکہی ایک شخص نی تم مین سے
حال میری عزم کا جانب مکہ کی لکہا ہے اسوقت صاحب خط اقرار کری ورنہ وحی خدا سی رسوا ہوگا کسینی
کچہ جواب نہ دیا حضرت نی پہر اعادہ اسی کلام کا فرمایا اوسوقت حاطب ابن بلتعہ لرزتا ہوا سامنی آیا اور عرض
کی کہ مین منافق نہین ہوا ہون اور شک اپکی نبوت مین ہرگز مجہکو نہین حضرت نی فرمایا کہ پہر تو نی کیون
یہ خبر لکہی اوسنی کہا کہ اہل میری مدینہ مین تنہا ہین مبادا قریش اونکو تباہ کرین لہذا مینی چاہا کہ اونکے

ذمہ کچہ احسان

دمنہ کچھ احسان کرون تاکہ عوض میری عیال کی نگہبانی کرین اسوجہ سے مجھسی یہہ حرکت ناشایستہ ظہور مین آئی عمر ابن خطاب
نی اوس سے بہی زیادہ منافق تہا عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی تفتیش کرون حضرت نی فرمایا کہ کیونکہ
یہہ بدری ہے شاید یہہ تائب ہوا اور جناب باری عزاسمہ اسکی توبہ قبول فرمائی مگر اسکو مسجد سے نکال دو
لوگ اوسکو مسجد سے ہٹاتی تہی اور وہ بار بار پیچھی پہرکر دیکہتا تہا کہ شاید حضرت معاف کرین غرض حضرت
نی فرمایا کہ اسکو بلاؤ جب حاضر ہوا توبہ اوسکی قبول کی اور استغفار اوسکی واسطی کیا اور فرمایا کہ پہر ایسا کام
نکر اب خداتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر
الآیات اور شیخ طبرسی نے جناب صادق سے روایت کی ہی کہ جب ابن قبیلہ خزاعہ سے کچھ نزاع کیا اور قتل واقع
ہوا تو اوسوقت ابوسفیان شام مین تہا اوسنی وہان یہہ معرکہ سنا وہانسی مراجعت کی
اور مدینہ مین آیا اور آنحضرت سی تجدید عہد کی درخواست کی حضرت
نی ارشاد کیا کہ کوئی مکر جدید کیا ہی جو طالب عہد جدید ہوا ابوسفیان نی کہا کہ نہین حضرت نی ارشاد کیا کہ ہم
اپنی اوسی عہد پر قایم ہون اور اوسکی ہر ایک شخص کہتا پہرا لاکن کسینی قبول نکیا آخرکار جناب امیر کی خدمت
مین حاضر ہوا اور کہا کہ چارہ کار سب بند ہی اب کوئی تجویز ارشاد کیجیی حضرت نی فرمایا کہ تو بزرگ قریش ہے
بر در مسجد باواز بلند کہدی کہ مینی قریش کو امان دی اور اپنی تئین فوراً مکہ مین پہونچا ابوسفیان نے
دروازہ مسجد پر باواز بلند کہا کہ مینی امان دی قریش کو غرض جبکہ مکہ مین پہونچا لوگون استفسار کیا
کہ تو نی مدینہ مین کیا کیا اوسنی کہا کہ مینی جس سے گفتگو کی کسینی جواب ندیا الا علی ابن ابیطالب نے کہ
نزدیک میرے حقیقت یہہ مناسب معلوم ہوا چنانچہ اسیطرح کیا قریش نے یہہ سنکی کہا کہ جناب امیر نے
تجہسی مطایبہ کیا تو قریش کو امان دینی والا کون ہے القصہ جناب رسولخدا بروز جمعہ دوسری تاریخ
ماہ مبارک کے مدینہ سی بعزم مکہ بعد نماز عصر باہر تشریف لائی اور ابولبابہ ابن عبدالمنذر کو مدینہ مین خلیفہ
کیا اور روساء قبایل کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ مکہ مین مع اپنی اپنی جمعیت کی حاضر ہون — اور جناب
امام محمد باقر سی منقول ہے جب حضرت متوجہ مکہ ہوئی تو لوگ صایم تہی جب کراع الغمیم مین پہونچی تو
ارشاد کیا کہ اہل لشکر روزہ افطار کرین بعض نے افطار کیا اور بعض نے افطار نکیا غیر مفطرین کا نام
عاصی رکہا گیا پس اونکی اولاد اور وہ عاصی ہین تا بروز قیامت اور فرمایا کہ ہم خوب پہچانتی ہین
اونکی اولاد کو اور حضرت رسولخدا نی وہانسی کوچ کیا اور مر الظہران مین پہونچی اور قریب دس ہزار
نفر کے خدمت باسعادت مین حاضر تہی اور چارسو سوار لشکر مین تہی باقی پیادہ حق سبحانہ تعالی نے
نی خبر آنحضرت کے قریش سے مخفی رکہی تہی پس اوس شب کو ابوسفیان اور حکیم ابن حزام و بدیل ابن

ورقہ نکو سے واسطی دریافت خبر آنحضرت کی نکلی اور عباس ابن عبد المطلب مع ابو سفیان بن الحارث و
عبد اللہ ابن ابی امیہ بمنزل ثنیہ العقاب خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوے تہی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ جب
عباس قریب خیمہ رسولخدا کی پہونچی تو زیاد ابن اسید کہ رئیس پاسبانونکا تہا اوسنی عباس کو منع نکیا
اجازت جانی کے دی اور ابو سفیان اور عبد اللہ کو حضرت کی خیمہ ﷺ داخل ہونے سی منع کیا عباس جب
داخل ہوئی بعد سلام عرض کیا کہ آپکا ابن عم و ابن عمہ حاضر ہین حضرت نی فرمایا کہ مجہی اونکی کچہ احتیاج
نہین میرا ابن عم وہی ہے جو مکہ مین کہتا تہا کہ ہم تب ایمان لائینگے جب ایک چشمہ جاری ہو اور
گہر سونیکا بن جاوی یا تو آسمان پر چلا جاوی یہہ سنکر عباس خیمہ سے نی سفاعت اونکی کی اور عرض
کی کہ اب وہ توبہ کرتی ہین ایسا ہو کہ آپکی احسان سے محروم رہین ابو سفیان بن الحارث نی آواز دی
کہ یا حضرت ہماری واسطی ایسا کیجئی جیسا یوسف نی اپنی بہائیون کے حق مین کیا حضرت نی اونکو بروبرو
طلب کیا اور توبہ اونکی قبول کی غرض جب حضرت قریب مکہ کے پہونچی تو عباس نی اپنی دلمین سوچا
کہ اگر بغیر دینی امان کی قریش کو حضرت داخل مکہ ہوی تو سب قریش ہلاک ہونگی اسلئی سواری استر سفید لشکر سی
باہر نکلی کہ شاید کوئی باشندہ مکہ کا ملجائی تو اوسی روسا قریش کے پاس بہیجین کہ آنحضرت سے امان طلب
کرو اسی اندیشی مین چلی جاتی تہی کہ قریب ابو سفیان وغیرہ کی جو تجسس نکلی تہی پہونچی ابو سفیان بدیل سی کہتا تہا
کہ یہہ آگ بہت سی جو نظر آتی ہی اسکا کیا سبب ہی بدیل نی کہا کہ شاید قبیلہ خزاعہ ہو ابو سفیان نی کہا کہ آگ
اوس سے زیادہ ہی شاید قبیلہ تمیم مع ربیعہ کے ہو کہ اس عرصہ مین عباس نی کہا کہ ای ابو سفیان اسنی
جواب مین کہا کہ ماں باپ میری فدا ہون تمہارے عباس یہہ آگ کیسی عباس نی کہا کہ یہہ رسولخدا مع جمعیت
دس ہزار اہل اسلام کی بعزم مکہ تشریف لای ہین ابو سفیان نی کہا کہ اب کیا تدبیر ہے عباس نی کہا کہ تدبیر
یہہ ہی کہ میرے ساتہہ چل اور رسولخدا سی امان طلب کر غرض اوسکو اپنی ساتہہ سوار کیا اور متوجہ لشکر سعادت
اثر ہوی اور لشکر مین ہر گروہ و قبیلہ کے لوگ اونکو منع نکرتی تہی بلکہ کہتی تہی مرحبا بعم النبی ﷺ غرض
جب دروازہ خیمہ عمر ابن الخطاب تک پہونچی اوسنی کہا کہ ای دشمن خدا اب تو ہماری ہاتہہ مین آگیا ہے
اب ہرگز تجہکو نچہوڑینگے یہہ کہکی جانب خیمہ جناب رسولخدا جلدی روانہ ہوا اور عباس مع ابو سفیان بہی
جلد پہونچی عمر نی عرض کیا کہ یا رسولخدا ابو سفیان آپکی پاس آیا ہے حکم ہو تو مین قتل کرون حضرت
خاموش رہی عباس سے منقول ہے کہ مین قریب سر مبارک حضرت کی بیٹہا اور عرض کی کہ بابی انت
و امی یہہ ابو سفیان ہے مین اسکو امان دی چکا ہون حضرت نی ارشاد کیا کہ اسکو آج دو صبح ابو سفیان
داخل خیمہ ہو کے نہایت ذلت و خواری سے حضرت کی روبرو کہڑا ہوا حضرت نی ارشاد کیا کہ ای ابن الحرب

باہر نکلی اور ام سلمہ

ودوقت

وہ وقت نہین آیا کہ تو گواہی دی بوحدانیت خدا اور میرے پیغمبرے کے ابوسفیان نے کہا فدا ہون
مین آپ پر آپ بہت حلیم وکریم اور بیجالانی والی صلہ رحم کے ہین اگر خدا کا کوی شریک ہوتا تو بروز جدال
ہماری ضرور اعانت کرتا مگر آپ کے رسالت مین مجھی البتہ شک ہی عباس نے کہا کہ اگر اقرار شہادتین نکریگا
ابہی قتل کیا جائیگا تب ابوسفیان ملعون نے بخوف جان کہا کہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رسُوْلُ اللّٰہ اور آواز
اوسکی کانپتی تہی اور زبان لکنت کرتی تہی اوسوقت ابوسفیان نی عباس سے کہا کہ اب لات وعزی کے ساتھ
کیا معاملہ کرون عباس نے کہا کہ اونسی بیزار ہو ابوسفیان نے کہا کہ ای عباس تو بہت ہرزہ گو ہی پہر آنحضرت
نی عباس سے کہا کہ اوسی لیجاؤ اور اپنی پاس رکھو صبح کو پہر حاضر کرنا منقول ہے کہ وہ شقی خیمہ عباس مین
آیا نہایت پشیمان ہوا اور کہتا تہا کہ مینی اپنی تئین خود بلا مین ڈالا اگر مکہ مین جاتا قبایل عرب کو واسطی قتال
حضرت کے جمع کرتا ممکن تہا کہ مین اہل اسلام پر غالب آتا پس آنحضرت نی باعجاز نبوی اپنی خیمہ سے
باآواز بلند ارشاد کیا کہ اگر ارتکاب اس امر کا کرتا تو مخذول ومنکوب ہوتا اور خدا تعالی ہمارا ناصر ومعین ہے
غرض جب صبح طالع ہوئے اور بلال نے اذان کہی ابوسفیان نے کہا ای ابوالفضل یہہ کیا آواز ہے
عباس نے کہا کہ یہہ موذن جناب رسولخدا کا ہی واسطی نماز کے لوگون کو طلب کرتا ہے چل تو بہی وضو
کرکے شامل جماعت ہو پس اوسنی وضو تعلیم کیا وہ وضو کرکے شامل نماز ہوا جب حضرت کے روبرو
پہونچا تو حضرت مشغول وضو تہی اور مسلمان تبرکا آب وضو لیتی تہی ابوسفیان نی کہا کہ کبہی نہین دیکہا
کو ملوک عجم و قیاصرہ روم کے بہی لوگ ایسی تعظیم کرتے ہون غرض جب نماز سی فارغ ہوی تو عباس نے
ابوسفیان کو حاضر کیا ابوسفیان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ مجھی رخصت مکہ کی عنایت ہو کہ
مین قریش کو ڈراؤن اور دعوت کرون طرف اسلام کی حضرت نی رخص فرمایا تب عباس نے کہا کہ لوگون
کو کیا بتلاون کہ مطیع ہون حضرت نی کہا کہ جو کوئی ادای شہادتین کرے اور جنگ سی باز رہے اوسکو
امان ہے اور جو کوی کعبہ کے پاس بیٹہی اور سلاح اوسکی پاس نہون وہ بہی مامون ہے عباس نے
کہا کہ یا رسول اللہ ابی سفیان اپنی ناموری کو دوست رکہتا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ کسی شرف کی ساتھ
اسکو خاص فرمائی حضرت نی فرمایا کہ جو شخص داخل خانہ ابوسفیان ہوا اوسکو بہی امان ہے اور جو کوئی اپنی گہر
مین دروازہ بند کرکے بیٹہی اوسکو بہی امان ہے غرض ابوسفیان روانہ مکہ ہوا تب عباس نی عرض کے
کہ ابوسفیان مکار عرب ہی اور لشکر کو اوسنی متفرق دیکہا ہی مبادا ابہی تک اوسکی دل مین فریب ہو حضرت نے
فرمایا کہ اسکو ضیق رستہ پر متوقف کرو کہ سب لشکر کو وقت مرور دیکہی تب ابوسفیان سے جا ملی
ابوسفیان نی کہا کہ ای بنی ہاشم آیا مکر کرتی ہو مجھسی عباس نے کہا تجہی معلوم ہوگا کہ مکر کرنا ہمارا شیوہ نہین

لاکن ایک ساعت توقف کرنا کہ فوج کو ملاحظہ کرلے پس گروہ گروہ گذرتی تہی اور وہ دیکہتا جاتا تہا غرض خالد ابن ولید مع بہت سی مسلمانون کے آیا ابوسفیان نے پوچہا کہ یہہ کون ہے عباس نے کہا کہ تمہارے ولید کا بیٹا ہی بعد اوسکی زبیر ابن العوام مع قبیلہ جہنیہ و اشجع داخل آیا اور گذر گیا اونکے پرچم نصرت شمیم جناب رسولخدا پاس سعد بن عبادہ سید الانصار کے نمودار ہوا اور ساتھ اوسکی جماعت مہاجر و وجوہ انصار کہ سب نی دریایی آہن میں غوطہ مارا تہا اور انکہون کی سوا کوئی چیز نظر نہ آتی تہی ابوسفیان نی پوچہا کہ یہہ کون ہین عباس نے کہا کہ یہہ مہاجر و انصار ہین کہ ہمرکاب جناب رسولخدا آتی ہین ابوسفیان بملاحظہ لشکر حواس باختہ تہا اسی اثنا میں جب قریب پہونچی سعد نی ابوسفیان سے کہا کہ ای ابوسفیان آج دن جنگ کا ہی اور قبیلہ اوس و خزرج اپنی کشتون کا انتقام لیںگی ابوسفیان یہہ سنکی سراسیمہ ہوا اور قریب حضرت کی آیا اور بوسہ رکاب سعادت کو دیکر کہا کہ سعد ایسا بیان کرتا ہے حضرت نی فرمایا کہ ایسا نہوگا اور جناب امیر کو حکم دیا کہ علم سعد سے لیکے برفق و مدارا داخل مکہ ہون اور اوسدن حکیم بن حزام و بدیل بن ورقہ مسلمان ہوئی غرض ابوسفیان گہوڑا دوڑا کی داخل مکہ ہوا اور گرد لشکر فیروز اثر بہار دشتی بلند ہوتی تہی اور قریش کو حضرت کی تشریف آوری کی اطلاع نہ تہی ابوسفیان براہ معلی داخل مکہ ہوا قریش اوسکی استقبال کو آئی اور استفسار کیا کہ یہہ غبار کیا ہی ابوسفیان نے کہا کہ رسولخدا مع لشکر بسیار آتی ہین بعد اوسکی باواز بلند کہا کہ ای آل غالب اپنی گہرون کی طرف بہاگو جو کوئی میری گہر مین چہپیگا اوسکو امان ہے جب ہند نے یہہ خبر سنی بہت ناخوش ہوئی اور لوگون کو اشارے بطرف جنگ و جدال کرتی تہی اور کہتی تہی کہ اس پیر خبیث یعنی ابوسفیان کو قتل کرو خدا لعنت کرے اوسی کیا بری خبر لایا ہی ابوسفیان نے کہا کہ افسوس تجہپر ای ہند مینی ایسا سامان دیکہا ہی کہ عنقریب پادشاہان روم و عجم و ملوک کندہ و حمیر اسلام لاوینگے اور خاموش رہ کہ حق غالب ہی اور بلا قریب پہونچی ہے خلاصہ حضرت رسولخدا مع الخیر و الظفر داخل مکہ ہوئی اور حکم دیا کہ کسیکو قتل نکرین بغیر چند آدمیون کے یعنی مقیس ابن صبابہ و عبد اللہ ابن ابی سرح و عبد اللہ ابن خطل اور دو عورتین گانے بجانے والے اور فرمایا کہ ان لوگونکو قتل کرنا اگرچہ استار کعبہ سے چہپے ہون پس سعید ابن حریث نی ابن خطل کو قتل کیا اور مقیس بازار مین مارا گیا اور عبد اللہ ابن ابی سرح عثمان ابن عفان اموی کے پاس بسبب قرابت قریبہ کے جا چہپا ایک عورت مغنیہ روپوش ہوئی اور دوسری عورت مع حویرث ابن نقیل جناب امیر کے ہاتھ سے قتل ہوئی امین الاسلام نی جناب صادق سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسولخدا روز فتح

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ پر تسلط ہوا تو دریافت کیا کہ کلید کعبہ کسکی پاس ہے تو لوگون نی عرض کیے کہ ولد شیبہ کے [illegible] ہے پس
حضرت نی شیبہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ اپنی مادر سی کلید کعبہ لیکی حاضر کرے جب اوسکی ماں نے
یہہ پیغام سنا تو کہا کہ جناب رسولخدا ؐ سی کہدے کہ ہماری مردونکو تمنی قتل کیا اب چاہتی ہو کہ کلید جو
موجب فخر ومباہات ہمارے کا ہی ہمسی لیلو حضرت نی ارشاد کیا کہ کلید دیدی ورنہ قتل کیجائیگی پس
اوسنی مفتاح اپنی بیٹی کے ہاتھہ ارسال کی جب مفتاح حضرت کی پہونچے تو حضرت نے عمر ابن
الخطاب سے کہا کہ تو میرے تکذیب کرتا تہا اور خواب کو جہوٹ جانتا تہا یہہ ہے تعبیر میری خواب کے
کما قال اللہ عز وجل لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام
الی آخر الآیات پس حضرت نی قفل کہولا اور داخل کعبہ ہوئے بعد اوسکی شیبہ کو طلب فرمایا اور مفتاح
اوسکی حوالے کے اور فرمایا کہ اپنی ماں کے سپرد کردے کہ تمہارے پاس رہیگی تاحال کلید دار
کعبہ متعلق باولاد شیبہ کے ہی جب صاحب الامر اپنی وجود مسعود سی تنفیذ اوامر آلہیہ علی الاعلان فرماکے
آثار بدع اور اہوا کو محو کرینگی تو مفتاح کعبہ بنی شیبہ سے انتزاع فرمائینگے اور اونکی ہاتھہ کاٹ کے
لٹکادے جائینگی کہ وہ لوگ دزدان کعبہ ہین اور اوس زمانہ مین حضرت نی جو کلید نہین لے یہہ ایسا ہی ہے
جیسی خانہ کعبہ کو اصل بنای ابراہیمی پر نہ بنا سکی اور وجہ اسکی خود حضرت نی ارشاد کی ہے مولف کہتا ہے
سنہ ۹ ہجریہ تک کلید کعبہ بنی شیبہ کے ہاتھہ مین ہے اور اونکی خاندان مین ایک دو ہوتی چلی آتے
ہین اور یہہ معجزہ ہی کہ حضرت نی جو ارشاد کیا تہا کہ اب تمہارے پاس رہے گے سو اثر اوسکا اب تک موجود ہے
یعنی اونکی خاندان مین ہے ثقۃ الاسلام نی روایت کی ہے کہ جب حضرت داخل کعبہ معظمہ ہوی کچہ تصویرین
خانہ کعبہ مین قریش کے بنائی ہوی ملاحظہ فرمائین حضرت نی حکم دیا کہ وہ محو کی جائین ایسا ہی ہوا تب حضرت
دہلیز کعبہ پر کہڑے ہوئے اور دونو بازو چوکہٹ کی تہام کے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ کیا کہتی ہو اور کیا گمان ہے تمہارا اور اوس وقت
سب صنادید قریش جو ہمیشہ حضرت کو آزار دیا کرتی تہی حاضر تہی اونکو یہہ گمان ہوا کہ سب قتل کی جائینگی
جب اونہون نی آنحضرت سے یہہ سنا تو سب نی کہا کہ گمان آپ سی نیکی کا ہی اور برادر کریم و ابن عم
کریم جانتی ہین حضرت نی فرمایا کہ مین کہتا ہون تمکو وہی قول جو کہا میری بہائی یوسف ؑ نی اپنی بہائیون
کو جسوقت قادر انتقام پر تہی لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وہو ارحم الراحمین پہر فرمایا
کہ جناب باری عز اسمہ نی مکہ کو محترم کیا تہا جسدن کہ زمین و آسمان پیدا ہوی پس وہ محترم ہے بحرمت
خدا تا روز قیامت صید و شکار اسکی حدود مین جائز نہین اوسکی درختون کو قطع نہین کرنا چاہی اور

گھاس کو نہ چھیلنا چاہیے اور لقطہ وہان کا اٹھانا جائز نہین مگر اوس شخص کو جو اوسکو مشہور کرے اور صاحب مال تک پہونچا دے مگر اذخر جو واسطے سقف گھرونکے اور قبرون کے بکار ہو بروایت ثانی حضرت نے ارشاد کیا کہ مکہ حرم خدا ہے حلال نہین کہ اسمین کوئی بارادہ جنگ داخل ہو اور نہ پھر کسی پر داخل ہونا حلال ہوگا اور میرے واسطے بھی صرف اسی ساعت داخل ہونا بعزم حرب حلال ہوتا تھا بطرق متعددہ جناب صادقین سے منقول ہے کہ اسی خطبہ مین فرمایا حضرت نے کہ ایہا الناس حاضرین غائبین کو اطلاع دین کہ خدا تعالی نے تم لوگون سے برطرف کیا نخوت جاہلیہ و تفاخر نسب کو بتحقیق تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم کے غالب اجزائے ارضی ہین جو شخص محرمات شرعیہ سے زیادہ اجتناب کرتا ہے وہ نزدیک خدا تعالے کے گرامی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم اور جو کوئی اطاعت اوامر الٰہیہ کے زیادہ بجالا وہی بہتر ہے جس شخص کے اعمال حسنہ کوتاہی کرینگے نسب اوسکی کام نہ آتیگا جو خون کہ ایام جاہلیہ مین کرایا گیا و یا جو کینہ و عداوت سابقہ ہے اوسکو مینے باطل کیا تا روز قیامت یعنی اب اوسکا عوض نہین اور خدمت کعبہ و سقایت حاجیان جسکی متعلق تھی بدستور رہی گے اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ ہے کہ پھر خطاب کیا بجانب اہل مکہ تم بہت بری ہمسایہ تھے واسطے اپنے پیغمبر کے کیونکہ تمنے تکذیب کی میرے اور مجھے مکہ سے نکال دیا اور ذلیل سمجھا مجکو اور باینہمہ راضی نہوے بلکہ بارادہ حرب پیکار میرے بلاد مین آئے اور مجھسے جنگ کے اور ہر مرتبہ لڑائی سے بھاگ کے آئے پس اب جاؤ کہ مینے تمھین آزاد کیا اوسوقت قریش ایسے تھے جیسے مردہ ہو یہ سنکے سب مین جان آئی گویا زندگی دوبارہ پائی پس مسلمان ہوے اور بیعت آنحضرت سے کی شیخ سعید اور قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ مسجد الحرام مین تین سو ساٹھ بت رکھے ہوے تھے پس حضرت نے ایک کفدست سنگریزون کے اوٹھائے اور اون اصنام کیطرف پھینکے اور فرمایا جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا پس باعجاز آنحضرت سب اصنام زمین پر گر پڑے تب فرمایا کہ بیرون مسجد پھینک دئے جاوین اور جناب امیر المومنینؑ کو اپنے دوش مبارک پر جگہ دی کہ جناب امیر نے بلند ہو کے بعض اصنام کو جو بلند تھے گرا دیا اور یہی معنی ہین شعر کاشی کے

شعر گر دہی بالاتر از عرش برین جای دگر ٭ گفتنی کانجاست جایت یا امیر المومنین ٭

اور بت شکنی جناب امیر کے اور بلند ہونا دوش مبارک پر کتب معتبرہ اہلسنت مین موجود ہے چنانچہ ابن ابی شیبہ و ابو یعلی و احمد ابن حنبل و ابن جریر و حاکم و خطیب بغدادی نے اپنی اپنی تصانیف مین اخراج اس روایت کا کیا ہے اور نسائی نے کتاب خصائص مین اس روایت کو اخراج کیا ہے اور سیوطی نے جمع الجوامع مین اور متقی نے کنز العمال مین ان روایات کو وارد کیا ہے اور ولی اللہ پدر عبد العزیز

نی کہ حال و نکی تعصب کا ناظرین کتب کلام پر مخفی نہین ازالۃ الخفا مین اس قصہ کو نسائی سے نقل کیا ہے
اور خود شاہ عبد العزیز نے تحفہ مسروقہ مین ایک طور سے انکار کیا ہی اور اوسکی حاشیہ مین صحت
اس قصہ کا اقرار کیا ہی اور عبارت اوسکی یہہ ہے و اہلسنت این قصہ را از کتاب خطیب خوارزمی سمعت
و زعفرانی و کتاب الانتقاب سیرازی و ابن مندہ و ابن مردویہ و ثعلبی و جرجانی روایت میکنند الا
و در ان روایات این لفظ وارد نیست کہ تو بار مرا نتوانی بر داشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال انتہی اب یہان
سی ثابت ہوا بطلان مزعوم نصر اللہ کابلی و یوسف واسطی و خود شاہ صاحب کا متن تحفہ مین والحمد
للہ رب العالمین رجعنا الی القصہ خلاصہ جب وقت نماز ظہر کا ہوا تو بلال نے بام کعبہ پر جا کی اذان
کہی عکرمہ ابن ابی جہل نے کہا کہ مجہی اچہا نہین معلوم ہوتا کہ بام کعبہ پر باواز بلند فریاد کی جاتی اور خالد
ابن اسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ ابو عتاب باپ میرا زندہ نہین ورنہ اوسکو بہی بناچارے یہہ آواز سننی
پڑتی اور سہیل بن عمر نے کہا کہ یہہ کعبہ خدا ہی اگر خدا تعالی چاہے گا تو یہہ آوازین ہر طرف ہونگی
ابو سفیان نے کہا کہ مین کچہ نہین کہتا مین ڈرتا ہون کہ دیوارین بہی محمد کو اطلاع کر دینگے
حضرت ان سب اقوال سے باعجاز نبوت آگاہ ہوی اور سب کو طلب فرمایا اور ہر ایک کے تقریر سے
اونکو مطلع کیا خالد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے بیشک کہا ہی لاکن اب استغفار کرتا ہون اور نادم
ہون یہہ کہکر توبہ کے اور مسلمان ہوا پس حضرت نے اس خالد کو مکہ کا عامل قرار دیا۔ منقول ہے
کہ روز فتح بیس آدمی لشکر اسلام سی جو راستہ بہول گی تہی مشرکون کی ہاتہ سی ماری گئی۔ سید رضی الدین علی
ابن طاوس حسنی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت داخل مکہ ہوی حجر اسمعیل مین تین سو ساٹہہ
بت رکہی ہوی تہی حضرت جسکی پاس سے گذرتی تہی اوسکی عصا مارتی تہی اور آیہ جاء الحق الایہ کی تلاوت فرماتی تہی
وہ بت خود بخود زمین پر گر پڑتا تہا اور اہل مکہ پوشیدہ کہتی تہی کہ ہمنی ایسا ساحر نہین دیکہا ہی جناب صادق و جناب
امام محمد باقر سے منقول ہے کہ روز فتح جناب رسولخدا کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور فرمایا کہ ای اولاد ہاشم و عبد المطلب
مین رسولخدا ہون طرف تمہاری یہہ نہ خیال کرو کہ مین تم مین سے ہون اور بدین خیال مرتکب امور غیر مرضیہ کے
ہو قسم ہے خدا کی کہ نہین ہین دوست میرے تم مین سے یا غیر تم مین سے مگر پرہیزگار لوگ ایسا نہو کہ
روز قیامت دنیا تمہارے گردنون پر ہو اور غیر لوگ آئین اور ثواب آخرت اونکی واسطی ہو اب کوئی عذر
واسطی تمہارے باقی نہین اعمال میرے واسطی میرے ہین اور اعمال تمہاری واسطی تمہارے تمہارے
اعمال کا مواخذہ مجہسی نکیا جاوی گا اور علی ابن ابراہیم نے جناب صادق سی روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا
روز فتح مکہ مسجد الحرام مین بیٹہ گئی اور لوگون سے بیعت لی نماز عصر تک بعد اسکی زنان مکہ واسطی بیعت کے

حاضر ہوئین جناب باری عز اسمہ نے یہہ آیات نازل فرمائین یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم یعنی ای رسولخدا جسوقت کہ آئین طرف تیری زنان مومنہ کہ بیعت کرین ساتھہ تیری اوپر اسکی کہ شریک نکرین ساتھہ خدا تعالی کے کسی چیز کو اور چوری نکرین اور زنا نکرین اور قتل نکرین اپنی اولاد کو اور نہ لائین ایسا بہتان کہ افترا کیا ہوا ہوے اپنی ہاتھون سی اور پانون سے یعنی فرزند دوسرے کا اپنی شوہر سی ملحق نکرین اور نافرمانی تیرے نکرین جس امر کا ارشاد کرے تو پس بیعت لی اونسی اور طلب امرزش کی کر واسطی اونکی خدا تعالے سے تحقیق کہ خدا تعالی بخشنی والا ہی اور مہربان ہے جب حضرت نے ان آیات کی تلاوت کی اون عورات پر تو ہند زن ابی سفیان مادر معاویہ نے کہا کہ ہمنی اپنی بیٹی پرورش کر کے بڑی بڑی کئے اور آپ نے اونکو قتل کیا اور ام حکیم بنت الحارث بن ہشام نے کہ زن عکرمہ ابن ابی جہل تہی عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کون معروف ہی کہ خدا تعالی نے ہمکو حکم کیا ہی کہ اوسمین معصیت اپکی نکرین حضرت نی ارشاد کیا کہ مصیبت مین طمانچہ اپنی مونہہ پر نہ مارو اور خراش نہ دو اور بال سر کے نو چو اور گریبان کو چاک نکرو اور کپڑے سیاہ نہ پہنو اور واویلاہ نکہو پس ان شرطون پر زنان مکہ نے بیعت کی عورتون نے عرض کی یا حضرت ہم آپسی کسطرح بیعت کرین حضرت نی فرمایا کہ مین ہاتھہ تمہاری ہاتھہ تک نہین پہونچا سکتا اسواسطے کاسہ آب طلب کیا اور دست مبارک اوسمین ڈال دیا اور نکال لیا بعد اوسکی اوس کاسہ کو عورات مین بہیجا اور ارشاد کیا کہ تم اپنی ہاتھہ اس کاسہ مین ڈالو یہی ہے بیعت تمہاری جناب صادقؑ نی فرمایا ہی کہ دست طاہر جناب رسولخدا اس سے پاکیزہ تر تہا کہ زنان نامحرم کے ہاتھہ تک پہونچی اور امین الاسلام نی نقل کیا ہی کہ جب جناب رسولخدا نی ارشاد کیا کہ شرک نکرنا تو ہند زن ابی سفیان نی کہا کہ ہمسی آپ ایسی شرط مقرر کرتی ہین کہ جسکا مردون نی اب تک اقرار نہین کیا ہی یہہ تعریض ہند کے ابوسفیان پر تہی جب حضرت نی کہا چوری نکرنا ہند نی کہا کہ ابوسفیان مرد بخیل ہے اور مینی بہت سی چیزین اوسکی مال سے لی ہین مین نہین جانتی کہ وہ حلال کرے گا یا نہین ابوسفیان بہی وہان حاضر تہا اوس نے کہا کہ جو کچہ تو نی لیا ہی وہ سب معاف ہی حضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ تو ہند بنت عتبہ ہے اوسنی کہا کہ ہان لیکن اب عفو کیجیے جو گذرا خدا تعالی آپ سے عفو کرے پہر حضرت نی فرمایا کہ زنا نکرو ہند نی کہا کہ آیا زن حرہ کبہی زنا بہی کرتی ہے ایک منافق مشہور جو اوسوقت موجود تہا یہہ سنکر ہنسا بدین اعتبار کہ ایام جاہلیت مین اوسکو ہند سی اتفاق ہوا تہا علاوہ برآن ہند زنان مشہور بالزنا سے تہی اور معاویہ بہی اسیطرح پیدا ہوا تہا کما فی کتاب المثالب الکلبی پہر حضرت نی فرمایا

کہ اپنی اولاد

کہ اپنی اولاد کو قتل نکرو چونکہ حنظلہ پسر ہند جنگ بدر مین جناب امیرؑ کی ہاتھ قتل ہوا تہا ہند نی کہا کہ ہمنی اپنی اولاد
کو جوان کیا تہا آپ نی اونکو قتل کیا پہر حضرت نی ارشاد کیا کہ افترا نکرو ہند نی کہا افترا قبیح ہی اور آپ امر
نہین کرتے ہمکو مگر طرف رشد و صلاح و اخلاق پسندیدہ کی حضرت نی فرمایا کہ عصیان نکرو ہند نی کہا مافعل
زرادہ عصیان کا نہین آپکی خدمت مین حاضر ہین ابن شہر آشوب نی روایت کی ہے کہ روز فتح عثمان ابن
ابی طلحہ عبدری کلید کعبہ لیکی بام پر چلا گیا لوگون نی اوس سے کہا کہ جناب رسولخداؐ تجہسی مفتاح کعبہ طلب کرتے
ہین اوسنی جواب مین کہا کہ اگر مین اونکو رسولخدا جانتا تو ہرگز دریغ نکرتا بلکہ مفتاح دیدیتا پس جناب امیرؑ
مفتاح اوس سے چہین کے لائی جناب رسولخداؐ نی دروازہ کہولا داخل ہوئی اور نماز پڑہی جب باہر تشریف
لائی تو عباس نی عرض کی کہ کلید کعبہ مجہی عنایت فرمائی پس آیہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ
اِلٰی اَهْلِهَا نازل ہوئی حضرت نی عثمان کو طلب کیا اور کنجیان اوسکو عنایت کین جب اوسکو معلوم ہوا کہ خدا [illegible]
عنایت ہوئین ہین مسلمان ہوا

فصل غزوہ حنین وغیرہ واقعات کہ تا غزوہ تبوک پیش آئے

شیخ مفید و شیخ طبرسی وغیرہما نی روایت کی ہے کہ حضرت رسولخداؐ نی بعد فتح مکہ ایک گروہ لشکر
حضرت اوسکی اطراف مکہ مین بہیجا کہ قبائل عرب کو طرف اسلام کے دعوت کرین اور اونکو حکم قتال کا نہ دیا
پس غالب ابن عبد اللہ کو طرف بنی مدلج کی بہیجا اونہون نے عبد اللہ سی کہا کہ نہ ہم لڑین اور نہ رفاقت
تیرے اختیار کرین جب اسکی اطلاع حضرت کو ہوئی لوگون نی عرض کی کہ اونسی جنگ کیجئی آنحضرت نی ارشاد
کیا کہ سردار گروہ اوس قبیلہ کا نہایت عاقل و فہمیدہ ہی تہوڑے عرصہ مین سب قبیلہ ایمان لائیگا اور
لوگ اوسکی شہید براہ خدا ہونگی مین کیونکر اونسی محاربہ کے اجازت دون اور عمر ابن امیہ کو طرف قبیلہ بنی ہذیل
کی بہیجا اونہون نی بہی اسلام سے انکار کیا جب حضرت اس حال سے مطلع ہوئی لوگون نے عرض کی کہ اونسی قتال
کیجئی حضرت نی فرمایا کہ عنقریب بزرگ قبیلہ حاضر ہو کے مع اپنی قوم کے اسلام قبول کریگا اور عبد اللہ ابن
سہیل کو طرف بنی محارب کی روانہ کیا وہ سب اسلام لائی اور ایک جماعت اونمین سی خدمت باسعادت جناب
رسولخداؐ مین حاضر ہوئی اور خالد ابن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی روانہ کیا اس قصہ کو خاصہ و عامہ نی باندک اختلاف
طرق کثیرہ سی روایت کیا ہی کہ جس سی حال بے دیانتی خالد کا ظاہر ہے ابن بابویہ اور شیخ طوسی نے بسند
صحیح و معتبر جناب امام محمد باقرؑ سی روایت کی ہے کہ آنحضرت نی خالد ابن ولید کو طرف قبیلہ مصطلق کے کہ ایک
گروہ قبیلہ بنی جذیمہ سے تہا روانہ کیا اور اجازت لڑنی کے نہین دی تہی اور اوس قبیلہ کو بنی مخزوم سے
کہ خالد اوسمین سے تہا ایام جاہلیت سی عداوت تہی اور بنی مصطلق کچہ عرصہ پہلی جناب رسولخداؐ کی خدمت مین
حاضر ہو کر ایمان لا چکی تہی جب خالد وہان پہونچا تو اونہون نی اظہار اسلام کا کیا خالد نی اذان کہلانے

[illegible]

وہ بگمان امان بی حربہ وسلاح واسطی وادی نماز کی آئی اور نماز پڑہی جب نماز سی فارغ ہوئی تو خالد نی اپنی
لشکر کو حکم کیا کہ اونکو غارت کرو اور کئی آدمی قتل ہوئی بقیۃ السیف بہاگ کر خدمت باسعادت جناب رسولخدا
مین حاضر ہوئی اور کیفیت واقعہ عرض کی حضرت روبقبلہ ہوئی اور فرمایا کہ خداوندا مین پناہ لیجاتا ہون طرف
تیری عمل خالد سے اس اثنا مین اموال و غنایم از قسم طلا و ہتیہ نقد واسطی حضرت کی کہین سے آئی تہی
حضرت نی وہ حوالے جناب امیر کے کئی اور فرمایا کہ یا علی اوس قبیلہ کو راضی کرو اور حکم خدا کو جاری
کرو جب جناب امیر وہان پہونچی تو حکم خدا اونپن جاری کیا اور ساری قبیلہ کو خوش کیا اور پہر حضرت کے
خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ پہلی جو لوگ مقتول ہوئی تہی اونکی دیت حوالی وارثون کی کی اور جو بچہ شکم مین
تلف ہوا تہا اوسکا تاوان دیا اور جو ظروف اونکی ضایع ہوئی حتی کہ جسمین سگ اوس قبیلہ کے پانی پیتی تہی
قیمت اونکی بہی ادا کی اور ساری مال کا عوض دیا تا اینکہ وہ رسیان جنمین اونٹ اور بکریان باندہتی تہی
اونکی بہی قیمت دی بعد اوسکی بعوض خوف کہ زنان و اطفال کو اوسوقت ہوا تہا کچہ مال دیا اور پہر بعد اوسکی عوض
مین اون امور کے جو واقع ہوئی ہون اور وہ اونسی غافل ہون کچہ مال دیا اتنا کچہ مال میری پاس تہا کہ وہ واسطے
دیا کہ لطیف خاطر اونسی خوش ہو جائین آنحضرت نی فرمایا کہ یا علی خدا تجہسی راضی ہوا انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی اور بروایت دیگر فرمایا مجہی راضی کیا تو نی اے علی خدا عزوجل تجہسی راضی
ہو تو ہے ہدایت کرنی والا میرے امت کا سعادتمند وہ شخص ہے کہ تجہی دوست رکہی اور تابع تیری
طریقہ کا ہو اور شقی وہ ہے جو کہ تیرے مخالفت کرنی اور کراہت تیری طریقہ سے رکہتا ہو تا روز قیامت
اسی سال مین عزے و منات و سواع توڑی گئی اور عکرمہ ابن ابوجہل روپوش ہو کر یمن مین گیا اوسکی عورت
نی اوسکی واسطی حضرت سی امان چاہی جب حضرت نی امان دی تب عکرمہ حاضر آکر مسلمان ہوا **فصل در**
بیان غزوہ حنین علی ابن ابراہیم و شیخ مفید و شیخ طبرسی وغیرہ نی روایت کی ہے کہ
سبب اس غزوہ یہہ تہا کہ جب جناب رسولخدا نی بارادہ فتح مدینہ سی عازم مکہ ہوئی تہی تو قوم ہوازن نی سنا کہ ہمسی
لڑائی کرنی کو آتی ہین اسواسطی سامان حرب بہت سا جمع کیا اور روسا ہوازن مالک ابن عوف نصری کے
پاس گئی اور اوسکو اپنا رئیس قرار دیا اور لشکر جمع کر کے معہ زن و فرزند و مواشی و انعام کے وہان سے
کوچ کیا اور وادی اوطاس مین مقام کیا و درید ابن صمۃ جشمی رئیس جشم نی جو بسبب کبر سن کے
ضعف بصارت مین مبتلا تہا اس مقام مین اوسنی زمین پر ہاتہ پہرایا اور پوچہا کہ یہہ کونسی جگہ ہی لوگونے
کہا کہ یہہ اوطاس ہے اوسنی کہا کہ واسطی جولانی اسپان کے یہہ مقام خوب ہے نہ ناہموار ہے
نہ ایسی نرم ہے کہ پانو چہلین پہر اوسنی کہا کہ کیون آواز اسپ و شتر و گاو و گوسفند اور گریہ اطفال میری کان

مین آتی ہے

مین آئی ہے لوگون نے کہا کہ مالک ابن عوف اہل لشکر کو مع اطفال و زن و مواشی و اموال لایا ہی تاکہ واسطی اہل و ناموس کے جنگ کرین اور عار فرار کو اختیار نکرین درید نی کہا کہ مالک ناتجربہ کار ہے امور حرب سی آگاہ نہین اور مالک کو طلب کرکے کہا کہ ای مالک تجھکو لوگون نی اپنا رئیس قرار دیا ہی اور تجھی ایک مرد بزرگ سے جنگ درپیش ہے کبھی پہلی ہی دیکھا ہی کہ مفرور ہین لشکر ملتفت زن و فرزند و مال کے ہون مناسب یہہ ہے کہ ان کو منتہای بلاد اور محفوظ ترین قلاع مین پہونچا دے اور مردان جنگی کو معرکہ مین حاضر رکہہ کہ مفید نہین جنگ مین مگر مرد کارزار و اسپ و شمشیر اگر تو فتحیاب ہوا تو سب تجہسی مل جائینگی اور اگر تو نی فرار کیا تو اہل و عیال پر بہی مصیبت آئیگی مالک نی نصیحت اوسکی قبول نکی پہر درید نے سوال کیا کہ بنی کعب و بنی کلاب بہی شامل لشکر مین ہین لوگون نے کہا کہ وہ دونو قبیلہ ساتہہ نہین درید نے کہا اگر وہ قبایل بہی ہمراہ ہوتے تو سعادت مندی اس لشکر کی تہی پہر اوسنی پوچہا کہ قبایل ہوازن سے کون کون حاضر ہین لوگون نے کہا عمر ابن عامر و عوف ابن عامر درید نے کہا کہ انسی نفع و ضرر مقصود نہین پہر آہ پر درد کہینچی اور کہا کہ اگر مین جوان ہوتا تو داد مردانگی کے دیتا جب جناب رسولخداؐ نی سنا کہ قبایل ہوازن اوطاس مین مجتمع ہین حضرت نی قبایل اسلام کو جمع فرمایا اور تحریص جہاد پر کی اور وعدہ نصرت جانب جناب باری عز اسمہ سے دیا بس لوگ راغب جہاد ہوئی اور علمون کو اوٹہا کی باہر نکلی اور بڑا علم جناب رسولخداؐ نی جناب امیرؑ کی حوالی فرمایا غرض جمعیت بارہ ہزار محارب کے متوجہ اوطاس ہوئی دس ہزار نفر ہمرکاب سعادت مدینہ سے آئی تہی اور دو ہزار نفر مکہ سی آکر ملحق ہوئی تہی جناب امام محمد باقرؑ سی منقول ہے کہ اس لشکر مین ایک ہزار مقاتل بنی سلیم سے حضرت کی ہمراہ تہی کہ رئیس اونکا عباس ابن مرداس سلمی تہا اور ایک ہزار نفر قبیلہ مزینہ سی ہمراہ تہی غرض محاذی لشکر ہوازن کی نزول اجلال فرمایا جب مالک ابن عوف نی دیکہا تو اپنی قوم سی کہا کہ اہل و عیال کو پس پشت رکہو اور غلاف تلوارون کی توڑ ڈالو اور درہ کوہ مین بیٹہو یا درختون کے پیچہے کمین مین ٹہرو اور سب منتظر وقت رہو اول صبح کہ ہنوز روشنی نہوئی ہو یکدفعہ اہل اسلام پر حملہ کرو اور انکو بہگا دو اسواسطی کہ اہل اسلام نی آجتک کسی ایسی فوج سی لڑائی نہین کی کہ قواعد جنگ سے ماہر و آگاہ ہو جب حضرت نی نماز صبح ادا کی اور سوار ہوئی اول وادی حنین مین کہ سراشیب تہی آئی اور بنو سلیم مقدمہ لشکر مین تہی یا بنی سلیم اونکی روبرو ہوئی قوم ہوازن نے فوراً حملہ کیا بمجرد حملہ کے بنی سلیم تاب مقاومت کی نہ لائی اور فرار اختیار کیا جب بنی سلیم بہاگے تو جو لوگ عقب بنی سلیم تہی وہ بہی نہ ٹہر سکی غرض تمام لشکر دفعتاً بہاگ چلا صرف جناب امیرؑ مع چند نفر اصحاب کی جناب رسولخداؐ کی ساتہہ رہگئی اوسوقت [illegible] حضرت کی سامنی سے بہاگی ہوئی جاتی تہی اور جانب

حضرت ملتفت ہوئی تہی عباس ابن عبد المطلب جانب راست حضرت کی لجام استر شہبائی ہوئی تہی اور جانب چپ حضرت کی ابو سفیان ابن الحارث ابن عبد المطلب تہی اور جناب رسولخدا فرماتی تہی کہ اے گروہ مفرورین کہاں جاتی ہو مین ہون رسولخدا یہہ آواز سنکی کوئی متوقف نہین ہوتا تہا نسیبہ دختر کعب مازنیہ خاک اٹہا کے مفرورین کے موہنہ پر ڈالی تہا اور کہتی تہی کہ خدا و رسول سے بہاگ کر کہان جاتی ہو ناگاہ عمر اوسکی پاس سے گذرا اوسکو کہا کہ یہہ کیا کرتے ہو اوسنی کہا کہ حکم خدا یہی ہے پس حضرت متوجہ طرف جناب امیر ہوئی تو دیکہا کہ جناب امیر بکمال دلاوری مشغول جدال و قتال ہین اور علم ہاتہہ مین ہے پہر حضرت نی عباس سی فرمایا کہ تو جہور الصوت یعنی بلند آواز ہی اور معنی عباس کے بہی یہی ہین بلندی پر جاکی اہل اسلام کو بلاؤ پس عباس نے باآواز بلند کہا کہ اے اصحاب سورہ بقرہ وای اصحاب شجرہ کہان جاتی ہو جناب رسولخدا یہان تشریف رکہتی ہین جناب رسولخدا نی دست تضرع بسوی حقتعالی بلند کی اور عرض کیا اللّٰہمّ لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان بفور اس دعا کی روح الامین نازل ہوئی اور عرض کے کہ یا رسول اللہ آپ نی وہ دعا کی ہے کہ جسکی سبب سی حضرت موسی کے لئی دریا شگافتہ ہوا اور فرعون سی نجات پائی پس آنحضرت نی ابو سفیان سی ایک مشت ریگ طلب کی اور اپنی ہاتہہ سے جانب گروہ مشرکین پہینک دی اور فرمایا شاہت الوجوہ اس عرصہ مین انصار باآواز عباس پہری اور غلاف تلواروں کی توڑ ڈالی اس سبب ذلت کی حضرت تک نہ آسکی لاکن بعلم حضرت امیر المومنین ملحق ہوئی جناب رسولخدا نی عباس سے استفسار کیا کہ کون لوگ ہین عباس نے عرض کی کہ یہہ انصار ہین عرض آتش جدال و قتال مشتعل ہوئی اور انصار خوب لڑی اور فوج ملایکہ واسطی نصرت اہل اسلام کے آئی اور قوم ہوازن نی ہزیمت اٹہائی جب بہاگنی کا قصد کرتی تہے تو ملایکہ اونکو قتل کرتے تہی اور لوگ صدای اسلحہ ملایکہ ہوا مین سنتی تہی اور کسی کو نہ دیکہتی تہی پس اہل اسلام مظفر و منصور غانم ہوا اور بہت مال و زن و فرزند مشرکین غنیمت مین آیا لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئا و ضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین یعنی بتحقیق نصرت کی تمہاری خدا تعالی نی بیچ مواطن کثیرہ کے اور موافق حدیث کے اسی مواطن ہین اور نصرت کی تمہاری روز حنین جسوقت تعجب ہوا تمکو تی اپنی لشکر سی اور زیادتی لشکر نی تمکو کچہ فایدہ ندیا اور عرصہ کار تم پر تنگ ہوا یعنی زمین وسیع نی اوپر تمہاری تنگی کے پس فرار اختیار کیا تمسی اسے بہاگتی والو ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المومنین و انزل جنودا لم تروها و عذب الذین کفروا و ذلک جزاء الکافرین بعد اسکی بہیجا خدا تعالی نے آرام اپنا واسطی پیغمبر اپنی اور واسطی مومنین کے اور نازل کیا لشکر ملایکہ کا کہ تم اونکو نہین دیکہتی تہے

اور عذاب کیا کفار کو بقتل و اسیر و نہب اموال اور یہی ہی جزا کافرون کی انتہی بروایت شیخ طبرسی جب جناب رسولخدا متوجہ حنین ہوئی تو لوگون نی عرض کی کہ صفوان بن امیہ کی پاس سو زرہ ہی آنحضرت نی اوس سے طلب کیے اوسنی کہا کہ آیا آپ میرا مال غصب کیا چاہتی ہین آنحضرت نی ارشاد کیا بلکہ بعاریت طلب کرتا ہون کہ جو انمین سے تلف ہو اوسکا مین تاوان دون اور احادیث سے ثابت ہی کہ اوسیدن سی مقرر ہوا کہ اگر شرط ضمانت کی عاریت مین کرین تو لازم ہوتی ہے پس صفوان نی زرہین حاضر کین حضرت صحابہ پر تقسیم فرماکر معہ بارہ ہزار لشکر کے روانہ ہوئی اور تشریف بری سمت حنین اول ماہ شوال سنہ ہجری مین تہی اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی کہ جب حضرت متوجہ حنین ہوئی تو اکثر اہل اسلام کو یہہ گمان ہوا کہ بسبب کثرت ازدحام و زیادتی اسلحہ و بخوبی اہتمام ہم لوگ مغلوب نہونگی اور ابوبکر ابن ابی قحافہ نی کہا کہ عجب لشکر جمع ہوا ہی اسمرتبہ ہم مغلوب نہونگی یہی بنظر لشکر کو کہا گئی جب حضرت ان اقوال سے مطلع ہوئی تو حضرت نی فرمایا کہ ہماری لشکر کو نظر کو لگادی اور جناب باری عزو اسمہ نی چاہا کہ اونپر ظاہر کری کہ نصرت تمہارے زیادتی لشکر و اسلحہ پہ منحصر نہین اور بجز جناب باری عزو اسمہ کی کسی پہ اعتماد نہین چاہی غرض جب دونو لشکر برابر ہوئی تو اہل اسلام نی بری طرح فرار کیا اور بارہ ہزار لشکر مین سی سوا دس آدمیون کی حضرت کی خدمت مین کوئی حاضر نرہا منجملہ دس کے نو نفر ہاشمی تہی اور ایک پسر ام ایمن کہ وہ راہ خدا مین شہید ہوا اور یہہ نو نفر ہاشمی ثابت قدم رہی تا آنکہ لشکر مفرور تدریجا ملحق ہوتا گیا اور حقتعالی نی درباب نظر بد کے فرمایا اذا اعجبتکم کثرتکم اور جن مومنین پر ہمراہ جناب رسولخدا سکینہ نازل ہوا وہ جناب امیر اور عباس اور فضل ابن عباس و سفیان پسر حارث پسر عبد المطلب و ربیعہ بن حارث و عبد اللہ پسر زبیر پسر عبد المطلب و عتبہ بن معتب پسران ابی لہب مین جناب امیر روبرو حضرت کی مصروف جہاد تہی اور کفار کو قریب حضرت سے ہٹاتی تہی اور جانب راست و چپ عباس و ابن عباس تہی اور سفیان بن حارث جلو حضرت کی لئی تہی کہ دلدل نہ گہبرا سکے اور ربیعہ و عبد اللہ و عتبہ بن معتب گرد گرد حضرت کی تہی باقی سب حضرات مہاجر و انصار مصروف فرار تہی اور شیخ طوسی نے بسند معتبر نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے روایت کی ہے موافق اسکی آخر اوسکی یہہ لکہا ہی کہ جناب رسولخدا نی شمشیر غلاف سی نکالی اور حملہ کیا اور رجز پڑہی کہ مضمون اوسکا یہہ ہے منم پیغمبر بی دروغ و کذب و منم پسر عبد المطلب اور نوفل کہتا ہی کہ مینی فضل ابن عباس سے سنا وہ کہتا تہا کہ روز حنین جب میرے باپ نی دیکہا کہ سب بہاگ گئی اور جناب امیر پہی نظر نہ پڑی تو عباس نے کہا کہ ابہی عنقریب فرزند ابوطالب رسولخدا کو چہوڑ دیگا اور حالانکہ معارک سابقہ مین داد شجاعت دی چکا ہے مینی کہا کہ ای پدر خاموش رہو کہ علی ابن ابیطالب لشکر مخالف سے

جنگ کرتا ہے جہاں غبار بلند ہوا ہی وہاں نظر کر جب وہاں دیکھا تو معلوم ہوا کہ بار بار برق شمشیر جناب امیر مشرکین پر گرتی ہے اور شجاعان معرکہ قتال کو تاب سیلاب تیغ دریای خون مین بہا دیا اور بصولت ذوالفقار آتش بار ہوا نخوت کی اونکی سروں سی نکال کے خاک مذلت پر گرا دیا تب عباس نے کہا کہ فرزند نیکو کار ہے چچا اور ماموں او سپر فدا ہوں فضل بن عباس سے منقول ہی کہ اوسدن جناب امیر نی چالیس مشرک کو قتل کیا کہ ہر ایک کے طولا دو ٹکڑی برابر کئی تہی بلکہ معمول یہی تہا کہ ایک ہی ضرب جناب امیر کی دو ٹکڑی برابر کرتی تہی اکثر دوسری ضرب کی ضرورت ہوتی تہی ثقۃ الاسلام نی جناب صادقؑ روایت کی ہے کہ حضرت امیر نے بروز حنین چالیس مشرک اپنی ہاتھ سے قتل کئی اور شیخ طبرسی نے روایت کی ہی کہ جب مشرکین فرار کر چکی تو مالک ابن عوف میدان کارزار مین آیا اور چاہتا تہا کہ جناب رسولخدا پر حملہ کری ایمن ابن ام ایمن روبرو اوسکی ہوا مالک نے ایمن کو شہید کیا تب مالک نی چاہا کہ حضرت پر حملہ آور ہو مگر اوسکی گہوڑی نے اطاعت نکی بروایت شیخ مفید ابو جرول حامل لوای کفار کہ شتر سرخ پر سوار تہا اور کئی مسلمانوں کو اوسنے قتل کیا تہا بضرب ذوالفقار مارا گیا بعد اوسکی قتل کے کفار نی فرار اختیار کیا عسکر اسلام نی تعاقب کیا بہت سی لوگ ہوازن سے مارے گئی اور اسیر ہوئی جب آفتاب بلند ہوا تو حضرت نی حکم دیا کہ اب قوم ہوازن کو قتل نکرو اور اسیروں کو امان دو ابن الاکوع کہ جاسوس قبیلہ ہذیل کا تہا اسیر ہوا ایک انصاری نے بتحریک ایک منافق کے جو اسیروں پر ظلم کرنا شجاعت مین شمار کرتا تہا قتل کیا جب حضرت اس امر سے مطلع ہوئی تو نہایت متالم ہوئی اور فرمایا کہ مینی ہرگز ایسا نہیں کہا پہر حضرت کو اطلاع ہوئی کہ جمیل ابن معمر بہی جو اسیر ہوا تہا مقتول ہوا آنحضرت بہت غضبناک ہوئی اور فرمایا کہ مینی بارہا حکم دیا ہے کہ اساری کو کوئی قتل نکری پہر یہہ حرکت کیوں ہوئی انصار نی جواب مین بیان کیا کہ ہمنی باایمای ثانی قتل کیا ہی آنحضرت نی روی مبارک انصار کے جانب سے پہیر لیا تا اینکہ عمیر ابن وہب حاضر خدمت ہوا اور انصار کے طرف بہت سی معذرت چاہی تب حضرت نی اوسنی عفو کیا ابتدای جنگ مین لشکر کو اول کے نظر لگی اور آخر جنگ مین دوسری سی یہہ اذیت پہونچی شیخ مفید و قطب راوندی و شیخ طبرسی وغیرہ علمانے روایت کی ہی شیبہ ابن عثمان ابن ابی طلحہ عبدی سے کہ وہ کہتا ہی کہ جب سنی جناب رسولخدا نی جنگ احد مین اٹھہ علمدار صرف قبیلہ بنی عبد الدار سی کہ سب میری عزیز و قریب تہی قتل کئی تہی میری دلمین کینہ عظیم حضرت کی جانب سی تہا ہمیشہ منتظر وقت رہتا تہا روز فتح مکہ اپنی آرزو سی مایوس رہا جب سنا کہ جنگ حنین درپیش ہی مین شامل قوم ہوازن کے ہوا جب مقابلہ دونو لشکر ونکا ہوا تو لشکر اسلام آناً فاناً مین بہاگ چلا اوسوقت مینی فرصت کو غنیمت جانا اور متوجہ جانب حضرت کی ہوا تو دیکہا کہ دست راست عباس ابن عبد المطلب اور دست چپ

سفیان ابن الحارث ابن عبدالمطلب ہین اور عقب مین کوئی نہین مین تلوار کہیچ کر اوس طرف سے متوجہ ہوا جب قریب
ہوپہنچا تو قدرت خدا سے شعلہ آتش مابین میری او حضرت کی حایل ہوگیا قریب تہا کہ مجہی جلا دی پس مین
وہا نسے اولٹا پہرا اسی اثنا مین حضرت نے مجہی آواز دی اور فرمایا کہ قریب آ جب مین قریب گیا تب دست
مبارک میرے سینہ پر کینہ پر رکہکی کہا کہ خداوندا شیطان کو اسکی دلسے نکالدی شیبہ کہتا ہی کہ بعفور
اسکی دل مرا نور ایمان سے منور ہوگیا اور پہر جو نظر میری روی مبارک پر پڑی تو میری نزدیک کوئی
حضرت سے زیادہ دوست نہتا پہر مجہی حضرت نے فرمایا کہ کفار سے جنگ کر غرض مین کفار سے خوب لڑا پہر حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوا تو ارشاد ہوا کہ جو کچہ خدا تعالی نے واسطی تیری چاہا تہا وہ چاہا تہا اوسکی کہ تو چاہتا تہا
اور نیت مافی الضمیر میرے کہ سوای خدا تعالی کے کوی اوس سے آگاہ نہتا حضرت نے جانلی اسی سبب سے
مین اسلام لایا **ایضاً** سعید ابن المسیب سے نقل کیا ہی کہ ایک مشرک جو جنگ حنین مین حاضر تہا اوسنے میرے
پاس بیان کیا کہ روز جنگ حنین بعد انکشاف مسلمین کے جب ہم حملہ کنان حضرت کی ہوپہنچی تو مردان سفید
رو حمایت حضرت مین ہماری متوجہ ہوی اور ہم خوف سے بہاگی جناب صادق سے منقول ہے کہ بروز
حنین چار ہزار نفر بندی مین آئی اور بارہ ہزار شتر بغیر سایر اموال کے کہ مقدار اوسکا جناب باری کو معلوم
ہی غنیمت مین سے آنحضرت نے اسبابا و اموال کو بسرکردگی ہذیل ابن ورقہ کے جعرانہ مین بہجدیا
اور خود تعاقب مشرکین مین گئی قریب سو مشرک کے اس میدان مین کام آئی بروایت شیخ مفید جمعیت مشرکون
کو روز حنین جب جناب باری عز اسمہ نے متفرق و پریشان کیا بقیۃ السیف دو گروہ ہوئی اعراب و تابعین
اوطاس کو گئی اور بنی ثقیف مع اتباع بسرکردگی مالک ابن عوف قلعہ طایف مین متحصن ہوی پس جناب رسول
خدا نے ابو عامر اشعری کو مع ابی موسی اشعری کے طرف اوطاس کے اور ابوسفیان ابن حرب اموی کو بہیجا تا
طرف طایف کی روانہ کیا پس ابو عامر نے اونسے جہاد کیا اور جان اپنی نثار کی تب ابو موسی اشعری علم اٹہا کر
مصروف کارزار ہوا اور بعد لڑائی سخت کے فتح و نصرت نصیب اولیای اسلام ہوئی اور ابوسفیان
نے طایف مین ہوپہنچکی تہوڑا عرصہ لڑائی کے اور ہزیمت کہا کی حاضر خدمت آنحضرت ہوا اور عرض کی کہ آپ
نے مجہی ایسی قوم پر امیر کیا کہ جنکو ڈول پانی کا کنوئی سے نکالنا دشوار ہے ایسی لوگون سے حمایت بنی
ثقیف سے کیونکر لڑتا حضرت نے جواب ندیا اور خود ماہ شوال مین مع لشکر نصرت اثر متوجہ طایف کے
ہوئی اور دس دن تک محاصرہ کیا اور جناب امیر کو مع ایک جماعت اطراف مین بہیجا کہ اشجار کو پامال کرین اور
اصنام کو توڑ ڈالین جب حضرت متوجہ ہوئے تو بنی خثعم مع جمعیت کثیر کے بارادہ حرب پیش آئی
ابہی تیرگی شب کے باقی تہی کہ دونو فوجین مقابل ہوئین ایک شخص دلیران بنی خثعم سے کلاو

شہاب کہینچے ہوئی صف سی باہر آیا اور مبارز طلب کیا کسینی اسطرف سی جواب ندیا جناب امیر نی قصد کیا کہ خود مشتغل حرب کی ہون ابو العباس ابن ربیع شوہر حضرت زینب نی عرض کیا کہ مین اسکو کافی ہون حضرت نی ارشاد کیا کہ مین ابہی مرتا ہون اگر مین مارا جاؤن تو تو امیر لشکر ہی جب شہاب ابعد ثاقب نزدیک اوس شہاب خائب کی پہونچا تو ایک ضرب مین کام اوسکا تمام کیا اور متوجہ لشکر عدو کی ہوئی بعد قتل شہاب کی لشکر نی فرار اختیار کیا جناب امیر نی سب بت اونکی توڑ ڈالی اور تہوڑی عرصہ مین کہ ابہی فراغت محاصرہ سی ہوئی تہی خدمت مبارک جناب رسولخدا مین حاضر ہوئی جب آنحضرت نی جناب امیر کو دور سی دیکہا تو تکبیر کہی اور بعد اوسکی حضرت کو جدا خیمہ مین لیگئی اور ایک عرصہ تک گفتگو کرتی رہی خاصہ اور عامہ نی بطرق کثیرہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب جناب سید انبیا نے اشرف اوصیا سے خلوت مین مکالمہ کیا اور ایک عرصہ دراز خلوت کو گذرا تو عمر ابن الخطاب قریب خیمہ کے گیا اور باواز بلند بیرون خیمہ سے کہا یا رسول اللہ اپنی ابن عم سے راز بیان کرتی ہو اور ہمکو دور بٹہا دیا ہی اور بہت عرصہ ہوا کہ آپ اسسی راز کہی جاتی ہین آنحضرت نی فرمایا ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ یعنی مینی اپنی طرف سی اسکو واسطی بیان کرنی راز الٰہی کے خاص نہین کیا بلکہ جناب باری عز اسمہ کے حکم سے تم سب مین سے اسکو انتخاب کیا ہی فقط مترجم کہتا ہی کہ یہہ روایت بہت سی کتب معتمدۂ اہل سنت مین موجود ہے جسطرح اس حدیث سے فضیلت جناب امیر جمیع صحابہ پر ثابت ہوتی ہی اسیطرح اس روایت سی نفاق ولی اعتقادی ثانی کے جناب رسولخدا سی اور حسد جناب امیر سی ظاہر ہی اور تفصیل اسکی رسالہ نفاق الشیخین اور کشف النفاق مین باتم وجوہ مبین ہے من شاء فلیرجع الیہما پس قلعہ طایف سے نافع ابن غیلان مع ایک جماعت بعزم محاربہ نکلا جناب رسولخدا نی جناب امیر کو اونکی سرکوبی کے لئے مامور فرمایا پس جناب امیر لئے وادی وج مین اوسنی مقابلہ کیا نافع قتل ہوا مشرکین بہاگ گئے بسبب قتل نافع سے رعب عظیم اہل قلعہ کے دل پر مستولی ہوا اور کچھ لوگ قلعہ سے نکلکے حاضر خدمت باسعادت جناب رسولخدا ہوئی اور اسلام لائی جناب امام محمد باقرؑ سی منقول ہے کہ جب محاصرہ کو طول کہنچا تو چند آدمی اہل قلعہ سے حاضر ہوئی اور عرض کی کہ آپ مکہ کو تشریف لیجائین ہم وہان حاضر ہوکر شروط صلح عرض کرینگی جب حضرت مکہ مین تشریف لائی ایلچی اہل قلعہ کے آئی اور بیان کیا کہ اسلام ہمکا منظور ہے لیکن ادای صلوۃ و زکوۃ ہمکو منظور نہین حضرت نی فرمایا کہ ارکان دین سے رکوع و سجود ہے یہہ کسطرح ہوسکتا ہی کہ بغیر اسکی تمہارا اسلام قبول ہو قسم ہے اوس خدای بزرگ کی کہ جان میری اوسکی قبضہ اقتدار مین ہے تم برپا رکہو نماز اور زکوۃ کو ورنہ مین ایسی شخص کو تمہارے

طرف بہیجونگا

طرف بھیجونگا جو بمنزلہ جان کے مجھکو ہی تاکہ قتل کری تمہاری جوانونکو اور اسیر کری صبیانکو یہہ فرما کی جانب جناب امیر کی اشارہ کیا کہ وہ یہہ ہی جسکی تعریف مینی بیان کی وہ لوگ طایف مین گئی اور حضرت کی حکم سی اہل قلعہ کو مطلع کیا سب نی نماز روزہ زکوۃ قبول کی تب جناب رسولخدا نی فرمایا کہ جو لوگ میرا عصیان کرتی ہین اونپر مسلط کرتا ہون تیر خدا کو لوگون نی عرض کیا کہ وہ کون ہی حضرت نی ارشاد کیا علی ابن ابیطالب وہ نہین بھیجا اوسکو مینی کسی لشکر پر مگر دیکھا مینی کہ جبرئیل بجانب راست و میکائیل بجانب چپ اوسکی ہین اور ایک فرشتہ آگی اور ایک ابر اوسکو سایہ کرتا ہی تا آنکہ جناب باری عز اسمہ میرے اس دوست کو فتح و نصرت دیتا ہی **معجزہ** قطب راوندی نی روایت کی ہے کہ ایام محاصرہ طایف مین عتبہ ابن حصین نی جناب رسولخدا سی اجازت قلعہ مین جانی کی حاصل کی کہ اونکو نصیحت کرونگا حضرت نی ارشاد کیا بہتر ہے جب وہان پہونچا تو ابومحجن نے اوسکو پہچان کے داخل قلعہ کیا عتبہ نے اہل قلعہ سے کہا کہ ماں باپ میری فدا ہون تمہی اس جنگ سے مجھکو بہت خورسند کیا اب عرب مین مثل تمہارے کوئی نہین اور اصحاب رسولخدا کے پاس آب و طعام وافر نہین تم صبر کرو قلعہ اپنی ہاتھہ سے نہ دینا مین تمکو نصیحت کرنی آیا ہون یہہ کہکی رخصت ہوا بنی ثقیف نی ابومحجن سے کہا کہ یہہ جاسوس تھا ابومحجن نے کہا کہ مین اوسکو خوب جانتا ہون یہہ بڑا معاند جناب رسولخدا کا ہی اگرچہ ظاہر مین لشکر رسولخدا مین ہے لاکن باطن مین شریک اہل قلعہ ہی پس جب عتبہ واپس آیا تو کہا کہ یا رسول اللہ مینی اہل قلعہ کو بہت ڈرایا اور دعوت طرف اسلام کے کئے حضرت نی فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہی تو نی ایسی ایسی باتین کہین ہین سب تقریر اوسکی بیان کردی تب عتبہ نادم اور پشیمان ہوا اور اپنی خبث باطن سے توبہ کی بسندہای معتبر منقول ہے کہ جناب امیر نے روز شوری ان دو فضیلتونسی حاضرین پر احتجاج کیا سب نی جواب مین کہا کہ فی الواقع یہہ دونو فضیلتین سبھی آپکی ساتھہ مخصوص ہین **اول** یہہ کہ جناب امیر نے فرمایا غزوہ طایف مین جب جناب رسولخدا نی مجھسی راز کہا تب شیخین نے کہا کہ آپ علی سے اپنی راز بیان کرتے ہو اور ہمسی مخفی رکھتی ہو حضرت نے جواب مین کہا ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ **دوم** یہہ کہ جناب امیر نے فرمایا کہ آیا کوئی تم مین ایسا ہے کہ جناب رسولخدا نی اوسکی حق مین کہا ہو کہ بنو ولیعہ اگر میری مخالفت سی باز نہ رہین گے تو بھیجونگا مین طرف اونکی ایسی شخص کو کہ بمنزلہ میری جان کے ہی اور اطاعت اوسکی میری اطاعت اور معصیت اوسکی میری معصیت ہی کہ وہ اونکو قتل کریگا انتہی شیخ طبرسی وغیرہ علمانی روایت کی ہے کہ جب جناب رسولخدا محاصرہ طایف سے مراجعت فرمائی تو مقام جعرانہ مین نزول اجلال کیا اور وہان اموال و غنایم حنین کو اہل لشکر پر قسمت کیا سب مال قریش کو دیا خصوص جن لوگونکی تالیف قلوب منظور تھی اونکو بہت بہت حصہ ملا جن لوگون نے بلا جاری اسلام قبول کیا تھا اور

کینہ دیرینہ ابہی اونکی دلونسی نہین نکلا تہا اونکی تالیف زیادہ منظور ہتی اس سبب سے انصار کو اموال وغنایم سے کچھ نہین ملا اکثر مال نو مسلمون کو ملا کہ جنکی دلونمین مرض شرک باقی تہا چنانچہ منقول ہے کہ ابوسفیان ابن الحارث اموی کو سو شتر اور معاویہ اوسکی بیٹی کو سو شتر اور حکیم بن حزام اسدی کو سو شتر اور نضر ابن الحارث کو سو شتر اور علا ابن حارثہ ثقفی کو سو شتر اور ہشام کو سو شتر اور جبیر ابن مطعم اور مالک ابن عوف کو سو سو شتر اور سہیل کو سو شتر ملی اور بعض روایات مین ہے کہ علقمہ ابن علاثہ واقرع ابن حابس وعقبہ ابن حصین کو سو سو شتر حضرت نے عطا کیے اور عباس ابن مرداس شاعر کو چار شتر دی تب عباس مذکور ناخوش ہوا اور چند شعر مشعر شکایت جناب رسولخدا کی کہی جب جناب رسولخدا اس حال سے مطلع ہوئی تو جناب امیر کو فرمایا کہ یا علی اسکو لیجاؤ اور اسکی زبان قطع کرو عباس کہتا ہے کہ جب جناب امیر مجکو لیچلی تب مینی کہا کہ فی الحقیقہ میری زبان قطع ہو گی حضرت نی فرمایا کہ جو جناب رسولخدا نی تیری باب مین فرمایا ہی وہ عمل مین آئیگا پس حضرت اوسکو گلہ شتران غنیمت مین لیگئے اور فرمایا کہ چار اونٹ سی سو اونٹ تک تجکو اختیار ہی جسقدر چاہی اختیار کر اوسنی کہا کہ مان باپ میرے تجپر فدا ہون کیا کریم اور متحمل ومحسن ہو تم پس جناب امیر نے فرمایا کہ جناب رسولخدا نی چار شتر تجکو عنایت کرکی تجہی مثل مہاجرین کے قرار دیا تہا پس اگر تو چاہتا ہی تو چار شتر لیکر فضیلت مین شریک مہاجرین ہو والا سو شتر لیکر داخل منافقین کے ہو اوسوقت عباس ابن مرداس بہت پشیمان ہوا اور کہا کہ مجہی چار شتر منظور ہین منقول ہے کہ اس تقسیم سے بعض انصار ناخوش ہوئی اور بعض جوانون سے سخنان قبیح سرزد ہوئی تا اینکہ بعض نے کہا کہ بروز احتیاج جناب رسولخدا ہماری ساتھ تہی آج جو اپنی بنی اعمام کو حضرت نی دیکہا ہمکو بہول گئے اور وہ توجہ نرہی جب حضرت نی یہہ حال انصار کا مشاہدہ کیا تو حکم دیا کہ انصار ایک جگہ جمع ہون پس آنحضرت غضبناک مجمع انصار مین تشریف لائی اور کوئی سوا جناب امیر کی ساتھ نہ تہا تا اینکہ مجلس انصار مین بیٹھ گئی اور فرمایا کہ میرے سبب سے تمکو نجات ہوئی حالانکہ تم کنارہ آتش جہنم پر ایستادہ تہی سب نی عرض کی کہ حقیقت مین خدا ورسول کا ہمپر احسان ہے پہر فرمایا کہ آیا مین نہین ایسا کہ آیا مین طرف تمہارے درحالیکہ تم دشمن ایک دوسرے کی تہی اور تلوار ایک دوسرے کی مونہہ پر کہینچتی تہی اور خدایتعالی نے میرے برکت سے الفت تمہاری دلونمین ڈالے سب نی عرض کی کہ بجا ہے یا رسول اللہ پہر فرمایا کہ قبل میرے ہجرت کے تم لوگ ذلیل اور قلیل تہے اور حقتعالی نے میرے برکت سی تمکو کثیر اور عزیز کیا اور اسیطرح حضرت نی بہت سی احسان اپنی بیان کئی اور خاموش ہوئی پہر حضرت نی فرمایا کہ کیون جواب نہین دیتی ہو سب نی عرض کی کہ اسکا کیا جواب دین آپکو یا رسول اللہ مان باپ ہم سب کی آپ پر فدا ہون آپکا فضل واحسان ہمپر اور جمیع مخلوقات پر ہے حضرت نی فرمایا کہ اگر چاہو

حارث ابن

تو جواب دین

تو جواب مین یہہ کہہ سکتی ہو کہ یا رسول اللہ ص آپکو مکہ مین رہنی نہ دیا اور آپکی تکذیب کی اور ہمنی آپکی تصدیق کی اور آپکو اپنی گہر مین جگہ دی اور آپ خایف تہی ہمنی امن دیا یہہ سنکر صدا گریہ انصار سی بلند ہوی جو لوگ سن رسیدہ تہی وہ اوٹہی اور دست و پا و زانوی مبارک پر آنحضرت کی بوسہ لئی اور عرض کی کہ راضی ہوی خدا و رسولخدا سے اور مال ہمارے آپکی سامنی ہین جسکو چاہیے عنایت کیجئی پہر فرمایا حضرت نی کہ ای گروہ انصار تم مجہسی ناخوش ہوے صرف اتنی بات پر کہ مین نے تقسیم کیا اموال و غنایم کو ایسی قوم پر کہ تازہ مسلمان ہوئی ہی اسواسطی کہ اونکی دلونکو اپنی طرف مایل کرون مین اور اعتماد کیا مین نی تمہاری قوت ایمان و حسن اعتقاد پر آیا راضی نہین ہو کہ وہ لوگ شتر و گوسفند لیکی مکہ کو جائین اور رسولخدا ص تمہاری حصہ ہو اور اونکو لیکی تم مدینہ کو جاؤ پہر فرمایا حضرت نی کہ انصار خاص ساتہہ میری ہین اور صندوق ہین میرے راز کے اگر سب لوگ ایک رستہ پر چلین اور انصار دوسری راہ سی چلین تو مین ساتہہ انصار کے ہون اور اسنی جدا نہ ہونگا خداوندا مغفرت کر انصار کے اور فرزندان انصار کے اور فرزندان فرزندان انصار کے اور ثقۃ الاسلام نی بسند حسن زرارہ سی روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر ع سے پوچہا مینے یعنی مولفۃ قلوبہم کے حضرت نی فرمایا کہ وہ ایسا گروہ تہا کہ جناب باری کو وحدہ لاشریک لہ جانتی تہی اور عبادۃ بتونکی نہین کرتی تہی اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہی پڑہتی تہی با این ہمہ شک کرتی تہی اس امر مین کہ جو کچہ جناب رسولخدا ص احکام الٰہی بیان کرتی ہین آیا وہ احکام الٰہی ہین یا نہین پس خدا تعالی نی حکم کیا اپنی رسول کو کہ الفت دی اونکی دلونکو ساتہہ اموال و غنایم کے شاید کہ اسلام اونکا استحکام پائے اور جناب رسولخدا نی تالیف کی اونکی دلونکی جو سرگروہ تہی عرب کی اور اکابر قریش و مضر کی تہی مثل ابو سفیان و ابو عتبہ بن حصین وغیرہا کی پس ناخوش ہوی انصار اور سعد عبادہ کی پاس آئی جب آنحضرت نی سنا تو جعرانہ مین اونکو لائی پس سعد ابن عبادہ نی عرض کی یا رسول اللہ ص اگر اجازت ہو مین کچہ عرض کرون حضرت نے اجازت دی سعد نی عرض کی کہ یہہ تقسیم جو آپ نی فرمائی ہی اگر بحکم خدا ہے تو ہم راضی ہین والا ہمکو منظور نہین حضرت نی روی مبارک طرف انصار کے کیا اور فرمایا کہ تم سب کا یہی مقولہ ہے جو تمہارا سید کہتا ہی سب نی عرض کی کہ سید ہمارا خدا اور رسولخدا ہے لاکن مقصود ہمارا بہی یہی ہی جیسا سعد نے کہا ہے جناب امام محمد باقر ع فرماتے کہ جب یہہ حرکت انصار سے سرزد ہوئی نور ایمان اونکا کم ہوا اور حقتعالی نے اسلئی ایک سہم واسطی مولفۃ القلوب کے مقرر فرمایا تاکہ ظاہر ہو جائی کہ وہ تقسیم موافق مرضی جناب رب العزت کی ہوی تہی اور دوسرے سال مین مال غنیمت بہت آیا بسبب تالیف قلوب اوس جماعت کی اور بہت سی لوگ مسلمان ہوئی پس جناب رسولخدا ص نی ایک خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ای گروہ مردم جو مین نی کیا وہ بہتر تہا اوس سے جبکہ تم اپنی واسطی خیال کرتی تہی قسم ہی اوس خدا کی کہ میری جان اوسکی قبضہ مین ہے مین دوست

رکھتا ہون اس بات کو کہ لوگ ہدایت قبول کرین اور مسلمان ہون شیخ مفید و شیخ طبرسی وغیرہ محدثان خاصہ و
عامہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ روز حنین جب جناب رسولخداؐ مال غنیمت تقسیم فرماتی تھی ایک شخص
بنی تمیم سے کہ نام اوسکا ذوالخویصرہ تھا حاضر ہوا اور عرض کے یا رسول اللہ تقسیم مین عدالت کیجیی حضرت
نے فرمایا کہ افسوس تجہپر اگر مین عدالت نکرون توکون عدالت کریگا پس عمر ابن الخطاب نے عرض کیا کہ اگر
حکم ہو تو مین اسکو قتل کرون آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا کہ اسکی اصحاب ایسی ہونگی کہ تم اپنی نمازون کو اونکی
نمازونسی کم سمجھوگی اور اپنی روزنکو اونکی روزونسی کم شمار کروگے اور قران پڑہینگی لاکن حلق سی نیچی نہ اتریگا
یعنی دلمین اثر نہوگا اور اسلام سے باہر ہو جاوینگی جیسی تیر نشانہ سی باہر ہو جاوی اور علامت انکی یہہ ہے
کہ انمین ایک شخص سیاہ فام ہوگا کہ اوسکی ایک بازو پر گوشت مانند پستان زنان ہوگا اور وہ خروج کرینگی
بہترین خلق و خلیقہ پر اور قتل کریگا اوسکو بہترین خلق و خلیقہ ابوسعید کہتی ہین کہ گواہی دیتا ہون مین
اس امر کے کہ جناب رسولخداؐ سے سنا مینی اسکو اور گواہی دیتا ہون کہ خدمت جناب امیرؑ مین حاضر تھا کہ بعد فتح
نہروان جناب امیر ندا کرتی تھی کہ کشتون مین تلاش کرو ایسی شخص کو چنانچہ پایا گیا وہ ملعون موافق علامات کے
جو ارشاد کین تھی جناب رسولخدا نے ابن الاسلام نے روایت کی ہے کہ روز حنین جناب رسولخداؐ مصروف
تقسیم غنایم تھی تا آنکہ مال غنیمت تمام ہوا اور جناب رسالت مآب بسواری اسپ روانہ جعرانہ کی ہوئی اور
لوگ گرد پیش حضرت کی مجتمع تھی اور کہتی تھی کہ یا رسول اللہ ہمارا حصہ دیجئی تا اینکہ حضرت کو لاچار کیا اور
ردای مبارک دوش اقدس سے کھینچ لے حتی کہ حضرت سایہ درخت مین رونق افروز ہوئی اور فرمایا کہ ردا
میرے مجھی دیدو قسم ہی خدا کی کہ جان میری اوسیکی قبضہ قدرت مین ہے کہ اگر بعدد درختان زمین
شتر و گاو و گوسفند میرے پاس ہون تو مین سب کو تقسیم کرون پس چند بال کوہان شتر سی لئے
اور فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مال غنیمت سی مین بقدر ان بالون کے متصرف نہین ہوا سوای خمس کے
پس مال غنیمت مین خیانت نکرو غرض جناب رسولخداؐ ماہ ذیقعدہ مین جعرانہ سی متوجہ مکہ کے ہوئی اور مناسک
عمرہ کے بجا لائی اور عتاب ابن اسید کو مکہ مین والی قرار دیا اور معاذ ابن جبل کو واسطی تعلیم مسائل دینیہ
کی اوسکی پاس چھوڑا اور خود قصد مدینہ کا کیا ابن الاسلام وغیرہ نے روایت کی ہے کہ منجملہ سبایای
حنین دختر حلیمہ دایہ جناب رسولخدا کی تھی جب سامنی حضرت کی آئی تو اوسنی کہا کہ مین ہون خواہر تمہاری
مجھی قید کیا ہے حضرت نے اپنی ردای مبارک زمین پر فرش کر کے اوسکی اوپر اوسکو بٹھایا اور حال
اوسکا دریافت کیا اور نیز ایک گروہ قوم ہوازن سے جعرانہ مین حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا اور عرض
کی یا رسول اللہ اگر ہم مین نشو و نما پاتے حارث ابن شمر یا نعمان ابن منذر اور وہ ہم پر غالب آتی

جسطرح آپ غالب ہوتی ہین تو ہمپر احسان کرتی آپ اولی بالاحسان ہین اور ہم مال و منال طلب نہین کرتی بلکہ ہم چاہتی ہین کہ زنان و فرزند ہمارے جو اسیر ہین آئی ہین ہمکو واپس ملین چونکہ قبل از استغاثہ قوم ہوازن سبایا اہل اسلام پر تقسیم ہو چکی تہی لہذا آنحضرت نی فرمایا کہ حصہ اپنا اور اولاد عبد المطلب کا بخش دیا سبایا اونکی مسترد کر لو باقی اہل اسلام سی بواسطی میری حق کے درخواست کرو شاید بخش دین حضرت نی نماز ظہر کے ادا کی دختر حلیمہ نے کیفیت بیان کی اہل اسلام نی برعایت جناب رسولخدا سب سبایا کو رہا کر دیا پہر دختر حلیمہ نی مالک ابن عوف کی شفاعت کی حضرت نی فرمایا قبول ہی اگر ہماری پاس آویگا تو امان ہی اسمین ابن عوف حاضر ہوا اسباب و سامان اوسکا واپس دیا اور سو شتر اوسکو علاوہ بران عنایت کی۔ اور اسی سال مین حضرت ابراہیم فرزند رسولخدا ماہ ذی الحجہ مین بطن ماریہ قبطیہ سی متولد ہوئی زوجہ ابورافع قابلہ تہی اوسنی اپنی شوہر کو خبر دی وہ خبر جناب رسولخدا کے پاس لایا حضرت نی عوض اس خوش خبری کی ایک غلام اوسکو بخشا اور مولود مسعود کا نام ابراہیم رکہا ساتوین دن عقیقہ ذبح کیا برابر موی سر کے نقرہ مساکین پر تصدق کیا اور بالون کو زیر زمین دفن کیا زنان انصار نے بخصوص رضاعت نزاع کی کہ ہر ایک واسطی حصول فضیلت کے درخواست رضاعت کرتی تہی غرض حضرت نی ام بردہ بنت المنذر ابن زید کے سپرد فرمایا رضاعت متعلق اوسکی ہوئی ـــ اسی سال مین زینب بنت رسولخدا نے وفات پائی انکی اولاد مین امامہ اور علی باقی تہے امامہ سے جناب امیر المومنین نے حسب وصیت جناب سیدہ نساء عالمیان نکاح کیا اور اونکی بطن مبارک سی تین فرزند متولد ہوئی کہ تینون طفل مین بمعیت خلاصہ کبد رسول الثقلین مولانا و سیدنا ابی عبداللہ الحسین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات مرتبہ رفیعہ شہادت فایز ہوئی روحی لہ الفدا وفی نفسی لنفوسہم الوقا یالیتنا کنا معہم فنفوز فوزا عظیما اور فرزند اونکا علی کہ یوم الفتح ردیف جناب رسولخدا کا تہا اونہون نے قریب بلوغ کی انتقال کیا۔ اسی سال مین کعب بن عمیر کو طرف شام کے بہیجا اور وہ مع اصحاب کے شہید راہ خدا ہوئی اور عتبہ ابن حصین کو طرف بنی العنبر کے بہیجا وہ مظفر و منصور بجانب مدینہ واپس آیا

غزوہ تبوک علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہے کہ ایک قافلہ موسم تابستان مین شام سی مدینہ مین طعام یعنی گندم فروش و ثیاب لایا اونکی زبانی مشہور ہوا کہ ہرقل ملک روم معہ لشکر گران خود متوجہ مدینہ ہے اور قصد یہہ ہی کہ جناب رسولخدا سی لڑائی کری اور قبایل غسان و جذام و بہرہ و عاملہ وغیرہا شامل اوسکی ہین اور لشکر اوسکا بلقا مین پہونچ گیا ہے پس جناب رسولخدا نی اپنی اصحاب سی فرمایا کہ مہیای غزوہ تبوک کہ بلاد بلقا سے ہے ہون اور جو قبایل کہ حوالی مدینہ مین تہی اونکی طرف پیغام بہیجا اور مکہ مین بہی اطلاع بہیجی بلکہ جمیع اہل اسلام کو آگاہ کیا کہ شامل جہاد کے ہون اور اپنی لشکر کو حکم کیا کہ مقام ثنیۃ الوداع مین خیمی نصب کرین اور وہان جا کے متوقف ہون چونکہ اون ایام مین قحط و غلا کے شدت تہی لہذا اغنیا کو حکم دیا

[illegible]

کو ضعفا و مساکین کے اعانت کرین غرض ہر شخص موافق اپنی حوصلہ کے کچھ نقد و جنس جناب رسولخداؐ کی سامنی لایا کہ تہیہ سفر مین صرف کرین اسی کو جیش العسرہ کہتی ہین اور جو اغنیا اپنا مال چھپا سکی اونکو بھی کچھ دینا پڑا کیونکہ جب مساکین و فقرائی کد یمین و عرق جبین ایک ایک صاع خرما تمام تمام رات پانی کہینچ کے دیتی تو مالدار اگر نہ دیتی تو اونکو ظاہر سے ذلت بہت ہوتی ثنیۃ الوداع مین حضرت مقدس نبوی نے خطبہ پڑہا اور بعد حمد و ثنای الٰہی کے بیان کیا کہ ایہا الناس تحقیق راست ترین باتون کے کتاب خدا ہی اور بہترین گفتار کلمہ تقوے اور خوبترین ملتون کے ملت ابراہیم اور نیک ترین سنن سنت محمدؐ اور شریف ترین اذکار ذکر جناب باری عز اسمہ اور افضل ترین قصص قرآن اور اعلی ترین امور کا طریقہ اقتصاد ہے کہ مابین افراط و تفریط کے ہی اور بدترین امور بدعتہای اصوب ہدایات ہدایت انبیا ہی اور اولی ترین وجوہ مرگ شہادت فی سبیل اللہ اور قبیح ترین ضلالتون کے ضلالت ہے بعد ہدایت اور نافع ترین اعمال وہ ہین کہ فایدہ اونکا آخرت مین پہونچی اور بڑے گمراہی ہے عمی قلب ہے اور دست معطی بہتر ہے قبول کرنی والی سے او کم و کافی بہتر ہے اوس مال سے جو زیادہ ہو اور یاد خدا سے غافل کری اور فضیح ترین اعذار کا عذر چاہنا ہے وقت مرگ کی اور مضر ترین پشیمانیون کے پشیمانی روز قیامت ہے اور بہت لوگ ایسی ہین کہ جمعہ مین حاضر نہین ہوتی مگر گاہ گاہ اور یاد خدا نہین کرتی مگر کبھی کبھی اور اشقی خطا کارون کے دروغگو ہین اور احسن غنا غنای نفس ہے اور فاضلترین زاد زہد ہے اور سردار عقل خوف خدا ہے محمود ترین اشیا یقین ہے شک کرنا دین مین کفر ہے اعمال جاہلیۃ دور کرتے ہین خدا تعالی سے اور سرقہ مال غنیمت جہنم مین لیجاتا ہے اور بلند کرتا ہے زبانہ آتش جہنم کو اور شعر تعریف خط و خال وغیرہ مہملات مین شیطان سے ہی اور شراب جامع جمیع ذنوب ہے اور نسوان دام شیطان ہین اور جوانی شعبہ ہے جنون کا مذموم ترین مکاسب زنا ہے بدترین ماکولات اکل مال یتیم ہے اور سعادت مند وہ شخص ہے کہ غیرون کے حال پر عبرت پذیر ہو اور بدبخت وہ ہے کہ توفیق الٰہی بسبب بداعمالی اوسکی سلب ہوجائی تم سب لوگ ایسی جگہ جاؤ گے کہ طول جسکا چار ہاتھ ہے اور مدار عمل کا خاتمہ پر ہے اور بدترین تفکرات تفکر ہے جو شہد من موت و قیامت جلد آنے والے ہین عداوت مومنین فسق ہے قتال کرنا اونسی کفر ہے غیبت مومن کے معصیت خدا ہے اور حرمت مال مومن ایسی ہے جیسی حرمت اوسکی خون کے جو کوئی توکل کرے خدا عز و جل پر حقتعالی اوسکی امور کے کفایت کرتا ہے جو کوئی صبر کرے خدا اوسکو مقصود تک پہونچاتا ہے جو کوئی عفو کری لوگون سے خدا تعالے گناہ اوسکی بخش دیتا ہے جو کظم غیظ کرے یعنی اپنی غصہ کو بغیر انتقام کے فرو کرے جناب رب العزت اوسکو اجر عظیم دیتا ہے جو مصائب پر صبر کرے اوسکو عوض نیک عطا ہوتا ہے چنانچہ حدیث

قدسی ہے من لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیخرج من ارضی و سمائی ولیطلب ربا سوائی یعنی جو شخص راضی بقضا نہو اور بلا پر صبر نکری اور نعماء آلہی کا شکر بجا نہ لاوی تو چاہیی کہ اس زمین و آسمان سے نکل جاوی کوی رب سوا میری تلاش کری اور یہہ محال ہے کہ بندہ اس زمین و آسمان سے نکل سکی اور سوای وس واحد حقیقی کے کوی اور خدا پاوی لہذا چاہیی کہ دایما صابر و شاکر جادۂ تسلیم و رضا پر قایم رہی غرض آنحضرت نی فرمایا کہ جو کوئی چاہیی کہ اعمال نیک وسکی اور شخص بہی سنکی خوش ہوویں تو جناب باری عز اسمہ اوسکو لوگون مین ذلیل کرتا ہی اور اجر صابر کا مضاعف ہوتا ہی جو معصیت کری مستوجب عذاب ہی بس شکر فرمایا یا اللہ یا رحمن یا رحیم مجہی اور میرے امت کو بخشدی بہہ بمقتضای آیہ وافی ہدایہ یا ایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال ترغیب دی بعد سماعت اس خطبہ کے لوگ بہت راغب ہوئی اور قبایل عرب جو واسطی جہاد کے طلب ہوی تہی حاضر ہو کر ساتھہ چلنی پر آمادہ ہوی اور ایک جماعت منافقین نی جانی سے انکار کیا مترجم کہتا ہے کہ ابتدای غزوۂ بدر سے یہان تک بتفاوت یسیرہ مع از دیاد بعض مقامین کہ سر دست خیال مین آئی حیات القلوب جناب مولانا مجلسی علیہ الرحمہ سی نقل ہوا بعد اسکی بسبب کجروی فلک ناہنجار کوئی نسخہ کتاب موصوف کا میسر ہوا ہر چند اطراف و جوانب مین تلاش کیا لیکن احباب مین سے ندیا ناچار سے کتب اہل سنت و جماعت سے نقل کیا جاتا ہی حتی الامکان مخالف طریقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ کے نہوگا بس مخفی نرہی کہ کتاب حبیب السیر مین مسطور ہے کہ معظمات وقایع سال نہم سے غزوۂ تبوک ہے اور سبب وسکا یہہ ہوا کہ ایک کاروان شام سے آیا اوسنی کہا کہ حاکم روم مع فوج کثیر کے قصد مدینہ کا رکہتا ہی بنابران حضرت مقدس نبوی نے قصد اوسطرف کا کیا مہاجر و انصار کو تہیہ اسباب سفر حکم دیا اور قبایل عرب سے کہ مشرف باسلام ہوتہی استمداد کی چونکہ اوس زمانی مین قحط و عسرت بدرجۂ نہایت تہی موسم تابستان تہا ہوا بہت گرم تہی اصحاب نی معیت سی اکراہ کیا آیہ وافی ہدایہ یا ایہا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انصروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض اسباب مین نازل ہوا اور حکم مقدس نبوی سے نفاذ پایا کہ متمولان صحابہ فقراء و مساکین کے مایحتاج مین اعانت کرین اصحاب نی اسباب مین طریق سخاوت و جوانمردی کو مسلوک رکہا تا کہ تیس ۳۰ ہزار شمشیر گذار مرتب و مکمل ہوئی سید عالم نے ماہ رجب مین ثنیۃ الوداع مین نزول اجلال فرمایا اور نشان افواج کے منعقد کیی لوای ظفر قرین مہاجرین زبیر ابن العوام کو تفویض فرمایا اور لوای اوس اسید ابن حضیر کو رایت خزرج ابو دجانہ کو اور خالد ابن ولید کو مقدمہ الجیش قرار دیا اور طلحہ کو میمنہ پر اور عبد الرحمان کو میسرہ پر مقرر کیا غرض اوس لشکر مین دس ہزار سوار اور دو ہزار شتر تہی منقول ہے کہ وقت عزیمت غزوۂ تبوک کے ضمیر انور حضرت مقدس نبوی پر ظاہر ہوا کہ اس سفر مین اعدای دین سے مقاتلہ سیف و سنان کا واقع نہوگا بنابران حضرت حیدر کرار و صمصام آتش بیکار علی ابن ابیطالب کو مدینہ

مین خلیفہ مقرر فرمائین چنانچہ آنحضرت نے ایسا ہی کیا اور نیز حبیب السیر وغیرہ کتب معتبرہ مین منقول ہے کہ جب حضرت سمت تبوک مرحلہ پیما ہوے تو اہل نفاق نے جو بعض دشمن سے مدینہ مین رہے تھے یہہ مشہور کیا کہ جناب رسولخدا نے حضرت امیر کو واسطے تعظیم و اکرام کے مدینہ مین خلیفہ نہین کیا بلکہ حضرت کا ساتھہ لیجانا ناگوار ہوا ۔ بیت

چو آنسرور شنید این داستان را * فضیحت خواستند ان ناکسان را +

باستماع اسکی جناب امیر نے اسلحہ اٹھائی اور عقب جناب رسولخدا کے روانہ ہوئے مقام جرف مین شرف ملازمت حاصل کی اور کلمات مزخرفہ منافقین کے عرض کئے آنحضرت نے فرمایا کہ ای برادر مدینہ کو مراجعت کرو کہ تم خلیفہ میرے ہو اہل مین اور مدینہ مین اور میرے قبیلہ مین اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی منظومہ

علی را چنین گفت خیر الانام * کہ ای کردہ برکار دین اہتمام * ترا از من آن منزلت شد پدید * کہ نسبت بہارون ز موسی رسید * مگر آنکہ بود بس از من نبی * نبوت ز مردم شود منتہی *

یعنی ای یار راضی نہین تو ای علی کہ ہو تو نزدیک میرے بمنزلہ ہارون کے موسے سے مگر یہہ کہ نبوت مجہپر ختم ہوئے کتاب کشف الغمہ مین مذکور ہے کہ حضرت شفیع امت نے اس حدیث مین نبوت کا اسواسطے استثنا کیا تا کہ لوگون پر ظاہر ہو جائے کہ بغیر مرتبہ پیغمبری کے جو مرتبہ کہ ہارون کو موسی سے حاصل تھا وہی جناب امیر کو آنحضرت سے حاصل ہے اور یہہ فضیلت ہی کہ کوئی شخص اسمین جناب امیر کا سہیم و شریک نہین مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث کو روایت کیا ہی بخاری نے و مسلم و ترمذی و احمد ابن حنبل و ابن ماجہ و نسائی نے کہ اصحاب صحاح سے اور سوا اسکے بہت سے کتب معتمدہ معتمدہ اہل سنت مین مذکور ہے اور یہہ دلیل صحیح قاطع و برہان ساطعہ ہے اوپر خلافت بلافصل وصی برحق علی ابن ابیطالب کی اور دست و پا زنی اہلسنت کے اسمین محض بیکار ہے جواب خرافات شاہ صاحب کا بوارق جناب سلطان العلما دام ظلہ و برہان سعادت جناب مفتی صاحب مرحوم و حجج باہرہ حکیم سید باقر علیخان مبرور و جزیرہ سبحان زمان و حدیقہ علیین مکان و جواہر عبقریہ جناب مفتی سید محمد عباس صاحب دام ظلہ و عبقات الانوار فی امامۃ ائمۃ الاطہار تالیف جناب مستقصی الافحام و مستوفی الانتقام قاسم ظہور المعاندین و دافع شبہات المسولین کاشف الغموض عن فضائل النصوص جناب السید المحقق آیۃ اللہ فی العالمین مولانا السید حامد حسین الموسوی الحسینی دام اللہ ظلال معالیہ و بارک فے ایامہ و لیالیہ وغیرہ کتب کلامیہ متقدمین و متاخرین امامیہ ادامہم اللہ تعالی بفی الدارین مین ما بین وجوہ مذکور و مسطور ہے اور تاویلات سخیفہ و تسویلات رکیکہ و اکذوبات فضیحہ و عثرات قبیحہ شاہ صاحب کو ہباء منثورا کیا ہے من شاء فلیراجع تتمہ القصہ بعد سماعت اس حدیث کے حضرت امیر نے مراجعت فرمائی اور جناب رسولخدا عازم مقصد ہوئے لاکن بسبب قلت زاد و کثرت حرارت ہوا سپاہ نصرت

۴ و جانشین قرار دیا امہات مومنین و تمامی اہل و عیال و اہل مدینہ کو تاکید شدید سمجھایا کہ جواب دیا امام المسلمین سے اصلا و مطلقاً بہرہ تھا اور ذکر ین انتہی تفسیر امام ہمین منقول ہے کہ جب غزوہ تبوک پیش آیا تو جناب رسولخدا پر وحی آئی جناب رسولخدا حکم آیا کہ اگر خود مدینہ مین تشریف رکھین تو علی ابن ابیطالب کو اس غزوہ پر مامور فرمائین و اگر آپ تشریف لیجائین تو علی ابن ابیطالب کو مدینہ مین خلیفہ ۴

نباہ نہایت محنت ومشقت سی طی مرحل کرتی تہی اور پانی بہی اس سفر مین کم یاب تہا اس واسطی یہہ لشکر موسوم بجیش العسرہ ہوا ایک گروہ منافقین جو محض بطمع غنایم ساتہہ ہوئی تہی اہل اسلام کو کفار سی تخویف کرتی تہی اور اس سبب سے پریشانی لوگون کے زیادہ ہوتی تہی اور اسی سفر مین جناب اقدس نبوی سے سی بہت سی معجزات وخوارق عادات ظاہر ہوی منجملہ اونکی غائب ہونا ناقہ خاصہ کا چنانچہ سابقاً تحریر ہوا دوسرے یہہ کہ ایک دن حضرت نی ارشاد کیا کہ کل چشمہ تبوک پر پہونچین گے چاہی کہ جو اول وہان پہونچے اوسکو ہاتہہ نہ لگاوی معاذ ابن جبل کہتا ہی کہ جب جناب رسولخدا وہان پہونچی تو دیکہا ہمنی کہ دو شخص پہلی وہان موجود تہی اور تہوڑا سا پانی اوس چشمہ مین سے آنحضرت نی پوچہا کہ تمنی اسکو لگایا ہی جواب مین اونہون نی کہا کہ ہان پس حضرت نی تہوڑا سا پانی طلب کیا اور روی مبارک کو دہویا اور غسالہ چشمہ مین ڈالدیا تو وہ چشمہ بقدرت کاملہ جناب نبوی سے لبریز ہوگیا کہ سب فوج کو کافی ہوا منقول ہے کہ جناب رسولخدا تبوک مین پہونچی تو چند روز وہان بسعادت واقبال بسر کے آخر معلوم ہوا کہ خبر توجہ قیصر روم کی بے اصل ہے اصل مین اوسنی قصد مدینہ کا کیا تہا جب خبر توجہ حضرت مقدس نبوی کے اوسکو معلوم ہوئی وہ متوقف ہوا چنانچہ حضرت نی ارشاد کیا ہے کہ نصرت بالرعب ملک روم پر رعب غالب ہوا مقابلہ مین نہ آسکا تب حضرت نے جانب مدینہ مراجعت فرمائی اس سفر نے دو مہینے طول کہینچا مترجم کہتا ہی کہ جب علمای امامیہ اعتراض کر کہ شیخین مین کسیکو جناب رسولخدا نی کسی غزوہ مین امیر لشکر قرار نہین دیا اور کبہی مختار کسی کار کے دیا مدد کسی امر کے نہین ہوی ہین اوسکی جواب مین شاہصاحب نی بہت حرکتین مذبوحی کے ہین چنانچہ لکہا ہی کہ خیبر مین انکو علم دی کر لڑائی پر بہیجا پس جواب اسکی کئی ہین **اول** یہہ کہ وہان انسی کون سے بہادری ظاہر ہوئی اور مبطل انکی شجاعت وبہادری کا فقرہ کرّاً غیر فرّار کا ہے اگرچہ شاہصاحب منکر فقرہ فرا کے ہین کہ اسمین شیخین پر تعریض ہوتی ہے مگر احمد حنبل اور ابن ماجہ نی اپنی اپنی کتابون مین اس فقرہ کو لکہا ہے **دوسرے** یہہ ہے کہ شاہ ولی اللہ نی ازالۃ الخفا مین لکہا ہے کہ اوسدن جناب رسولخدا بسبب عروض درد شقیقہ خیمہ سے باہر تشریف نہین لائی خود ہی ابوبکر علم لیکر قلعہ خیبر پر چلا گیا اور وہان سی منہزم عود کیا **تیسرے** یہہ کہ ابن تیمیہ نے کہ بزبان حیدر علی مصنف منتہی الکلام ومسمی بشیرے شیخ الاسلام ہے انکار کیا ہی اور لکہا ہے کہ قبل از جناب امیر کسیکو حضرت رسولخدا نی علم عنایت نہین کیا تہا کہ نقص فرار شیخین پر لازم نہ آوے اگرچہ موافق راے بعض علما کی خلاف صریح حدیث کے ہوا اور پہر شاہصاحب نی شیخین کا وادی الرمل مین جانا بیان کیا ہے چنانچہ عبارت معارج النبوۃ کے گذرے اور کچہ تفصیل آگے بہی آتی ہے اور نیز شاہصاحب نی ایک اور سریہ مین سرکردگی دس

سوادون پر نسبت ابوبکر کے لکھی ہے وہان بہی حسب روایت بلوغ المرام مختصر سیرت شامیہ کے انکی سرکردگی قطعی نہین و ایک مقام مین شاہصاحب نے محض موافق عادت جبلی کے صرف دروغگوئے پر کمر باندہی ہے اور اسکا جواب بجائی خود مرقوم ہے اور نیز شاہصاحب نے تحریر کیا ہی کہ روز غزوہ تبوک علم بدست ابوبکر تہا اول تو اس مقام مین لڑائی نہین ہوئی بلکہ فوج مخالف بہی روبرو نہین آئی دوسرے اختلاف ہی اسمین بعض روایات سی پایا جاتا ہے کہ علم مہاجرین زبیر ابن العوام کے پاس تہا من شاء تفصیل المقام فلیرجع الی التشئید للسید العلامہ سلمہ اللہ دار السلام منقول ہے کہ جب جناب حبیب خدا نے غزوہ تبوک سے جانب مدینہ مراجعت فرمائے تو موافق وحی الٰہی کے انہدام مسجد ضرار کا جو منافقان مدینہ نے باشارت ابو عامر راہب خزرجی کے واسطے اضرار اہل اسلام کے بنائی تہی حکم دیا چنانچہ حسب الارشاد سعد ابن عدی و عامر ابن عدی نے اساس نفاق کا منہدم کیا اور اسی سال مین اطراف و دیار عرب سے اشراف و اعیان قبائل مدینہ مین آئے اور بشرف ملازمت حضرت مقدس نبوی مستسعد و مشرف ہوئی اور تحف و ہدایا اپنی اپنی دیار سے لاکر پیش کئے اور احکام اسلام کے دریافت کرکے اپنی مساکن کو مراجعت کی بلکہ اس قسم کے لوگ اس سال مین باین کثرت آئی کہ اس سال کو سنۃ الوفود کہنے لگے معارج النبوۃ وغیرہ کتب تواریخ مین منقول ہی کہ جب آنحضرت نے غزوہ تبوک سے مراجعت کی تو ایک اعرابی حاضر خدمت بابرکت جناب حبیب ایزد منان ہوکر عرض پرداز ہوا کہ ایک قوم عرب وادی رمل مین باراده شبخون مدینہ جمع ہوئی ہین حضرت نے ابوبکر کو مع گروہ اصحاب صفہ کے واسطے مقابلہ کے نامزد کیا غرض بعد طی منازل وہان پہونچی اور فوراً شکست تمام فرار کرکے جانب مدینہ مراجعت کی پہر خلیفہ ثانی نامزد ہوئی اونسی بہی کچہ نہوسکا حسب عادت رجوع کیا پہر آنحضرت نے عمرو عاص کو اس مہم پر نامزد فرمایا اور اوسکی تحت مین بہت سی صحابہ تہی از انجملہ ابو عبیدہ جراح اور ابو عبیدہ کے تحت مین بہت سے اشخاص تہی منجملہ اونکی شیخین پہر کیف عمرو عاص سے بہی کچہ نہوسکا بعد ازان جناب امیر المومنین نے موافق حکم حضرت مقدس نبوی اس مہم کو فتح کیا اور چونکہ راستہ کوہستان کا تہا اور سم اسپان سے آگ نکلتی تہی لہذا سورہ والعادیات جناب رب العزت نے نازل فرمائی کہ قدر و منزلت جناب حضرت امیر پر دلالت کرے جیسا کہ یہہ سب مضامین سابق مین گذرے ہین اور اس سریہ مین جب عمرو عاص سرکردہ لشکر تہا تو شیخین کو برابر نمازین پڑہاتا تہا اس سے باطل ہوگئی حدیث ترمذی کی لا ینبغی لقوم ان یومہم احد وفیہم ابوبکر یعنی نہین لائق ہے کسی قوم کو پیش نماز ہے جب ابوبکر اونمین ہو گو فی نفسہ یہہ روایت موضوع ہوا اور ابن الجوزی نے علل متناہیہ مین اعتراف کذب و افترا اس حدیث کے کیا ہو اور یہین سے باطل ہوئی فضیلت پیش نماز ہونے کی

کہ جسکو اشارۃ

کہ جسکو اشارتاً دلیل خلافت جانتی ہین دوسرا یہہ کہ عمرو عاص کو اپنی پیش نمازی پر اتنا اصرار تہا کہ ایک شب اوسکو احتلام ہوا اور بجہالت مسئلہ تیمم کے اونی بابت نہین تو اوسکی سرکردگی مین کیا قدح کری گے غرض اوسکو بہی مسئلہ تیمم کا مثل خلیفہ ثانی کے معلوم نہ تہا تو عمرو عاص نے اوس حالت مین بہی شیخین کو باوجود اونکی اکراہ کی نماز پڑہائی چنانچہ مدارج النبوۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی نے اس مقام مین لکہا ہے من شاء فلیرجع الیہ والمفصل فی الوجیزہ رجعنا الی القصہ اسی سال مین نجاشی بادشاہ حبشہ نے انتقال کیا اور حضرت نے غائبانہ اوسکی نماز پڑہی اور دعاے مغفرت کی اور اسی سال مین جناب امیر المومنین ؑ نے حالت رکوع مین خاتم سائل کو عطا کی اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون شان مین حضرت کی نازل ہوی اور یہہ آیہ شریفہ نص صریح ہے اوپر خلافت بلافصل وصی برحق کے جناب میر ببر علی صاحب زاد مجدہ متخلص بانیس کہ فن شعر مین خصوص مرثیہ گوئی حضرات معصومین مین وحید ہین اور اپنا عدیل وسہیم نہین رکہتی فرماتی ہین

؎ قیمت نہ دی سکی کوی جسکی حجاز مین * سایل کو بخشدی وہ انگہوٹہی نماز مین *

ظاہر ہو کہ نزول اس آیت کا بشان جناب امیر باعتراف اہلسنت ثابت ہی چنانچہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین ذیل اس آیہ مبارکہ مین بہت سی روایتین متضمن اس مطلب کے لکہی ہین عبارات کو چہوڑ کے تفصیل اسماء محدثین لکہی جاتی ہے یعنی اخراج کیا ہے اس روایت کو خطیب نے کتاب المتفق والمفترق مین ابن عباس سی اور عبد الرزاق عبد بن حمید وابن جریر وابو الشیخ وابن مردویہ نی بہی ابن عباس سے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نی عمار ابن یاسر سی اور ابو الشیخ و ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے خود جناب امیر سے اور ابن حاتم اور ابو الشیخ اور ابن عساکر نے سلمہ ابن کہیل اور ابن جریر نے مجاہد سے اور نیز سدے سی اور عتبہ ابن ابی حکیم نے سدی سی اور ابن مردویہ نی ابن عباس سے بطریق کلبی اور طبرانی اور ابن مردویہ نی اور ابو نعیم نی کتاب معرفہ مین ابی رافع سی اور نیز ابن مردویہ نے ابن عباس سے پس مجموع ان روایات سی ثابت ہوا کہ دس محدثین نی سات صحابہ سے نزول آیت کا شان جناب امیر مین روایت کیا ہے جب یہہ معلوم ہوگیا تو اب سنا جاتا ہے کہ حیدر علی مصنف منتہی الکلام اپنی کتابون مین نزول اس آیہ سے بشان جناب امیر انکار کرتا ہے اب خیال فرمائیے اور ارشاد کیجیے کہ یہہ اسقدر محدثین اہل سنت کی متفق ہین اور ان پر مدار حدیث و تفسیر کا ہے کتب علمی انکی نام سے مزین ہین جہوٹ بولتے ہین یا حیدر علی نے جہوٹ کہا ہے یہہ ادنی بی دیانتی حیدر علی کے نہی کہ کتنی علماء اہل سنت کے تکذیب کرتا ہی اسی پر اور اقوال اونکی خیال

حب تاوح خلافت نہین

حاشیہ [illegible] خلیفہ ثانی کا مسئلہ تیمم [illegible]

[illegible]

کرنی چاہیئی قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ۞ اور تفصیل حیدر علی کے افترارات و کذوبات سے کے ناظر استقصار الافحام و استیفاء الانتقام پر اچھی طرح ظاہر ہو سکتی ہے اور جواب ہفوات شاہصاحب کا کتب امامت مین موجود ہے رجعنا الی القصہ اور اسی سال مین موافق روایت عامہ محدثین اہل سنت کی جناب رسالتمآب نے قصد کیا کہ مناسک حج بجا لائین مگر چونکہ بسامع علیہ پہونچا کہ مشرکین عریان برسم جاہلیت طواف کرتی ہین لہذا یہہ ارادہ ملتوی رہا لاکن ابوبکر کو اول سورہ برات دیکی امیر موسم کیا تا کہ مشرکین کو مضامین آیات سے آگاہ کری بعد روانگی ابوبکر جبرئیل امین جانب رب العالمین سے سید المرسلین پر نازل ہوئی اور کہا کہ فرمان اقدس آلہی یہہ ہے کہ ادا سے رسالت نکرے مگر خود آپ یا کوئی شخص جو آپ سے ہو بنابران جناب امیر کو طلب کیا اور حکم آلہی سے مطلع فرمایا اور ارشاد کیا کہ سوار سے ناقہ خاصہ عقب ابوبکر مین جاؤ اور اول سورہ برات اوس سے لیکی اہل موسم پر موقف حج مین سناؤ اور یہہ چار حدیثین بہی بسمع خلایق پہنچاؤ **اول** یہہ ہے کہ بہشت مین نہ جائیگا مگر نفس مومن **دوم** یہہ کہ بعد اس سال کے کوئی شخص عریان طواف بجا نہ لاسے **سیوم** یہہ کوئی مشرک حج نکرے **چہارم** جن لوگون سے عہد موقت ہو چکا ہی جبتک نقض عہد نکرین تب تک وہ عہد بدستور قایم ہے اور جنسی عہد نہین اونکو چار چار مہینی تک امان ہے بعد انقضا سے اس مدت کے اگر شرف اسلام حاصل نکرینگی تو مال اور جان اونکے ہدر ہے جناب امیر ناقہ پر سوار ہو کے بجانب حریم حرم روانہ ہوئی منزل عرج مین ابوبکر سے ملاقات کی جب ابوبکر نی حضرت کو دیکہا تو پوچہا کہ یا علی آپ امیر ہین یا مامور ہین جناب امیر نی فرمایا کہ فرمان جناب رسولخدا یہہ ہے کہ آیات اول سورہ میرے تسلیم کر کے مین لوگون پر عرض کرون موافق روایات شیعہ کے ابوبکر وہان سے مدینہ کو واپس ہو گیا اور بعض روایات اہل سنت سے بہی یہہ مضمون ثابت ہوتا ہے کما سیاتی انشاءاللہ تعالی اور جناب امیر امیر موسم حج ہوئی اور مکہ معظمہ مین تشریف لیگئی اور لوگون کو مناسک حج تعلیم فرمائی اور اول سورہ برات اور کلمات اربع ہر موقف مین لوگونکو سنائی اعلام الوری مین کہ کتب معتمدہ اہل سنت سے ہی مذکور ہے کہ جب ابوبکر خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوا تو عرض کیا کہ مجہسی کیا قصور ہوا کہ قرأت سورہ برات سے مجکو منع کیا گیا بجواب اسکی حضرت نی ارشاد کیا کہ خاص اسمقدمہ مین تجہسی کوئی قصور نہین ہوا لاکن جبرئیل امین جانب جناب دیان دین سے وحی لائی کہ نہ ادا کرے اس سورہ کو مگر مین یا جو شخص مجہسی ہو اور علی ابن ابیطالب مجہسی ہے اور وہ بہائی میرا ہے اور وصی و وارث میرا ہے اور خلیفہ میرا ہے میرے اہل بیت اور امت مین بعد میرے اور قضا کریگا قرض میرا اور ایفا کرے کا میرے وعدون کے اور نہین ادا کر سکتا مجہسی مگر علی ابن ابیطالب مترجم کہتا ہی مخفی نرہے کہ یہہ عزل و نصب جسطرح سے مثبت خلافت بلا فاصلہ واسطی جناب امیر کے ہے ایسا ہی نص ہے اوپر عدم قابلیت ابوبکر کے واسطی

خلافت کے

خلافت کی اگرچہ تفصیل کتب کلام میں ہے لاکن بعض احباب کرام سلمہ اللہ تعالی کی فرمایش رسالہ عدۃ الکذابات شاہصاحب مین
بعد مسودہ برات کتاب مستطاب تشیید المطاعن سے جو منتخب کیا ہی وہ یہان بجنسہ وارد کیا جاتا ہی اور فائدہ
عمدہ نقل اس عبارت مین یہہ ہے کہ حال دروغگوئی شاہصاحب کا بھی بخوبی ظاہر ہوجائیگا ـــــ ٥

ص ۴۹ ۵ ط ۱۱ **قال** درین روایت خبط وخبط وغلط واقع شدہ تفصیل آنکہ روایات اہلسنت درین قصہ
مختلف اند انتہی **اقول** پس درین کلام خود خبط وخلط واقع شد کہ روایت عزل ابوبکر را علمای ثقات ومحدثین
اثبات اہل سنت روایت کردہ اند مثل ترمذی[1] وامام احمد حنبل[2] وابو عبد الرحمن نسائی[3] وابو القاسم سہیلی[4]
وثعلبی[5] وحاکم[6] وابن مردویہ[7] وابن ابی شیبہ[8] وابن حبان[9] وعبد الرزاق[10] وابن منذر[11] وابن ابی حاتم[12]
وابن خزیمہ[13] وابو عوانہ[14] وطبرانی[15] ودارقطنی[16] وبیہقی[17] وسبط ابن الجوزی[18] وسعید ابن منصور[19]
گازرونی وجمال الدین محدث[20] وشہاب الدین ابن حجر عسقلانی[21] وعبد الحق دہلوی[22] وولی اللہ[23] وغیر ایشان
کہ احصای ہمہ ایشان مشکل است پس جماعت کثیر وجم غفیر علمای کبار خود را اصحاب خلط وخبط نامیدن وحال
ایشان را مماثل شعر مذکور ومستفتی استغفای مسطور نمودن در پردہ بنای مذہب سنیان از بیخ برکندن است و
خود را رسوای ہفت شہر نمودن فقد برلماسیبانی تفصلہ ص ۴۹ ۵ ط ۱۱ **قال** اکثر روایات باین مضمون
آمدہ اند کہ ابوبکر را برای امارت حج منصوب کردہ روانہ کردہ بودند نہ برای رسانیدن برات وحضرت امیر را بعد از
روانہ شدن ابوبکر چون سورہ برات نازل شد ونقض عہد مشرکان دران سورہ فرود آمد از عقب فرستادند تا
تبلیغ این احکام تازہ نماید پس درینصورت عزل ابوبکر اصلا واقع نشد بلکہ این دو کس برای دو امر مختلف
منصوب شدند پس درین روایات خود جای تمسک شیعہ نماند کہ مدار آن بر عزل ابوبکر است وچون نصب نبود
عزل چرا واقع شد ودر بیضاوی ومدارک وزاہدی وتفسیر نظام نیشاپوری وجذب القلوب وشرح مشکوۃ
ہمین روایت را اختیار نمودہ اند وہمین است ارجح نزد اہل حدیث انتہی عبارتہ بقدر الحاجۃ **اقول**
کذب محض است تفصیل این اجمال آنکہ آنچہ گفتہ کہ اکثر روایات الی قولہ منصوب شدند حاصلش اینست کہ ہرگز
اکثر روایات باین مضمون نیامدہ اند بلکہ از روایاتیکہ منقول میشود ظاہر است کہ نصب ابوبکر را برای تلاوت سورہ
برات وعزل او را ازان جماعتی از صحابہ روایت کردہ اند اول وافضل ایشان جناب امیر است وابن عباس
وابو سعید خدری وابوبکر وابن عمر وابو ہریرہ وابن ابی وقاص وابو رافع وانس ابن مالک اند پس
بر ذمہ شاہصاحب واجب آمد کہ این دعوی را کہ ابوبکر را برای امارت حج منصوب کردہ بودند نہ برای رسانیدن
سورہ برات وسورہ موصوفہ بعد روانگی ابوبکر نازل شد (بروایت ہمین اصحاب یا مثل اینہا کہ اعتبار و اقتدار
شان مماثل اینہا باشد ودر عدد ہم برابر باشند ودر روایت ہم در قوت وضعف مساوی این روایات باشند

۳۲ [illegible]

حاشیہ

[illegible]

ثابت سازند ورنه دعوی بلا دلیل غیر مسموع است اما آنچه گفته پس درین روایات الی قوله جبرا واقع شد از روایت نیشاپوری اگر چه عزل ابوبکر ثابت نمیشود لاکن اینقدر از ان خود ثابت است که ابوبکر صلاحیت تبلیغ چند آیه سوره برات که بقول خود شاهصاحب هر حافظ و قاری آنرا خود سر انجام دادن می توانست نداشت چنانچه در تفسیر نیشاپوری در ذیل تفسیر سوره برات مذکور است نزلت هذه الایة سنة تسع وکان قد امر فیها ابابکر على الموسم فلما نزلت السورة اتبعه علیا راکب العضباء لیقرءها على اهل الموسم وقیل له لو بعثت بها الى ابی بکر فقال لا یودی عنی الا رجل منی **و متمسک شیعه** در باب عزل ابوبکر روایات کثیره است که ثقات متسننین آنرا نقل کرده اند سندی از ان درینمقام ثبت میشود پس بدانکه در منثور سیوطی در تفسیر سوره توبه مذکور است اخرج عبد الله ابن احمد بن حنبل فی زوائد المسند وابو الشیخ و ابن مردویه عن علی قال لما نزلت عشر آیات من البرائة على النبی دعا ابابکر لیقرءها على اهل مکة ثم دعانی فقال لی ادرک ابابکر فحیثما لقیته فخذ الکتاب منه فاقرءه على اهل مکة فلحقته فاخذت الکتاب منه ورجع ابوبکر فقال یا رسول الله نزل فی شیء قال لا ولکن جبرئیل جاءنی فقال لن یؤدی عنک الا انت او رجل منک واخرج ابن ابی شیبة واحمد والترمذی وحسنه وابو الشیخ وابن مردویه عن ابی وقاص ان رسول الله بعث ابابکر براءة الى اهل مکة ثم بعث علیا على اثره فاخذ منه فکان ابوبکر وجد فی نفسه فقال النبی یا ابابکر انه لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی **و نیز در منثور مذکور است** اخرج عبد الرزاق وابن منذر وابن ابی حاتم من طریق سعید ابن المسیب عن ابی هریرة ان ابابکر امره ان یؤذن ببراءة فی حجة ابی بکر بمکة قال ابو هریرة ثم اتبعنا النبی علیا وامره ان یؤذن ببراءة وابوبکر على الموسم کما هو او قال على هیئته و نیز در منثور مذکور است اخرج ابن مردویه عن ابن عباس ان النبی بعث ابابکر بسورة التوبة وبعث علیا على اثره فقال ابوبکر یا علی لعل الله ونبیه سخطا علی فقال علی لا ولکن نبی الله قال لا ینبغی ان یبلغ عنی الا رجل منی و نیز دران مذکور است اخرج ابن حبان وابن مردویه عن ابی سعید الخدری قال بعث رسول الله ابابکر یؤدی عنه براءة فلما ارسله بعث الى علی فقال یا علی انه لا یؤدی عنی الا انا وانت فحمله على ناقته العضباء فسار حتى لحق ابابکر فاخذ منه براءة فاتى ابوبکر النبی وقد دخله من ذلک مخافة ان یکون قد انزل فیه شیء فلما اتاه قال ما لی یا رسول الله قال خیر انت اخی وصاحبی فی الغار وانت معی على

توانست داد

الحوض غیر انہ لا یبلغ غیری او رجل منی واخرج ابن مردویہ عن ابی رافع قال بعث رسول اللہ ابا بکر براۃ علی الموسم فاتی جبرئیل فقال انہ لن یودیہا عنک الا انت او رجل منک فبعث علیا فی اثرہ حتی لحقہ بین مکۃ والمدینۃ فاخذہا وقرءہا علی الناس فی الموسم انتہی وقسطلانی در شرح خود در تفسیر سورہ برات من کتاب التفسیر بروایت احمد و ترمذی عزل ابی بکر را از ادای سورہ براۃ نقل کردہ و ابن حجر عسقلانی در شرح صحیح بخاری فی تفسیر سورہ برات من کتاب التفسیر گفتہ قولہ قال حمید ہو ابن عبد الرحمن ابن عوف ثم اردف النبی بعلی یامرہ ان یوذن ببراۃ ہذا القدر من الحدیث مرسل لان حمیدا لم یدرک ذلک ولا صرح بسماعہ لہ من ابی ہریرۃ لکن ثبت ارسال علی من عدۃ طرق فروی الطبری من طریق ابی صالح عن علی قال بعث رسول اللہ ابا بکر ببراۃ الی اہل مکۃ ثم بعثہ علی الموسم ثم بعثنی فی اثرہ فادرکتہ فاخذتہا منہ فقال ما لی قال خیر انت صاحبی فی الغار و صاحبی فی الحوض وغیر انہ لا یبلغ عنی الا انا او رجل منی ومن طریق عمرو بن عطیۃ عن ابیہ عن ابی سعید مثلہ ومن طریق العمری عن نافع عن ابن عمر کذلک وروی الترمذی من حدیث مقسم عن ابن عباس مثلہ مطولا وعند الطبرانی من حدیث ابی رافع نحوہ ولکن قال فاتاہ جبرئیل فقال انہ لن یودیہا عنک الا انت او رجل منک وروی الترمذی وحسنہ واحمد من حدیث انس قال بعث النبی ببراۃ مع ابی بکر ثم دعی علیا فاتاہ ایاہ وقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ ہذا الا رجل من اہلہ انتہی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی در رسالہ فضایل جناب امیر کہ مشہور بخصایص است فی ذکر توجیہ النبی براۃ مع علی باسنادہ عن زید بن یثیع از علی ابن ابیطالب روایت کردہ وگفتہ عن علی ان رسول اللہ بعث براۃ الی اہل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ بعلی فقال لہ خذ الکتاب فامض بہ الی اہل مکۃ فقال فلحقتہ فاخذت الکتاب منہ فانصرف ابو بکر وہو کئیب فقال یا رسول اللہ انزل فی شئ قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اہل بیتی وعن سعد مثلہ بتغیر یسیر فی الالفاظ انتہی وشاہ ولی اللہ والد ماجد جناب شاہ صاحب در ازالۃ الخلفا در فصل ششم از مقصد اول گفتہ اصل قصہ آنست کہ ابو بکر را ازاع امیر الحج بود و سورہ برات اول بدست ابو بکر صدیق دادہ بودند بعد ازان جبرئیل فرود آمد و امر کرد کہ آنرا بدست حضرت مرتضی باید فرستاد و بعد این عبارت ہر دو روایت انس و سعد ابن ابی وقاص را نقل کردہ و در تاریخ سعید ابن منصور گازرونی کہ عجب کتاب عنقی است روایت ابی سعید خدری درین قصہ نقل شدہ و عینی در عمدۃ القاری در باب لا یطوف بالبیت عریان من کتاب الحج آوردہ قال السہیلی ثم اردف بعلی

فرجع ابوبکر الی النبی فقال هل انزل فی قرآن قال لا ولکن اردت ان یبلغ عنی من هو من اهل بیتی انتهی بقدر الحاجة ، و در تفسیر تلخیص تصنیف شیخ موفق الدین ابی العباس احمد بن یوسف بن الحسن الکواشی که فضایل بی‌هوش بیابی او و اخبار با تعیب از بغیة الوعاة جلال سیوطی توان یافت ، اولاً نصب ابوبکر برای ادای سوره برات و ثانیاً عزل او از آنحضرت مذکور است ، و در نزل الابرار بما صح من مناقب اهل البیت الاطهار مرزا محمد بدخشانی که مخصوص است بذکر احادیث صحیحه (در قسم اول از باب اول که این قسم مخصوص است بذکر احادیثی که علمای اعلام سنیه در آن اختلافی ندارند) مسطور است که از آن بقدر ضرورت نوشته میشود ، و اخرج احمد عن عمرو بن میمون فی حدیث طویل فجاء ابن عباس ینفض ثوبه وهو یقول اف و تف وقعوا فی رجل قال له النبی کذا وکذا قال ثم بعث ابابکر بسورة التوبة فبعث علیا خلفه فاخذها منه قال لا یذهب بها الا رجل منی و انا منه الحدیث و محب الدین طبری نیز در ریاض النضره و ذخایر العقبی این حدیث را از احمد و ابی القاسم دمشقی نقل کرده ، و ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراهیم الثعلبی النیشابوری که فضایل و مناقب او از تاریخ وفیات الاعیان ملتقطا بعین تحریر المفسر المشهور کان اوحد زمانه فی علم التفسیر و صنف التفسیر الکبیر الذی فاق غیره من التفاسیر وله کتاب العرایس فی قصص الانبیاء و قال ابو القاسم القشیری رأیت رب العزة عز و جل فی المنام وهو یخاطبنی واخاطبه وکان فی ذلک ان قال الرب اقبل الرجل الصالح فالتفت فاذا احمد الثعلبی مقبل فذکره عبد الغافر بن اسمعیل الفارسی فی کتاب سیاق تاریخ نیشابور واثنی علیه وقال هو صحیح النقل موثوق به حدث عن ابی طاهر بن خزیمة والامام ابی بکر بن مهران المقری وکان کثیر الحدیث کثیر الشیوخ انتهی بقدر الحاجة ، هرگاه رب العزة باعتراف مثل ابو القاسم قشیری توثیق ثعلبی فرماید و بلفظ رجل صالح در حق او ارشاد کند و عبد الغافر بن اسمعیل الفارسی و امام ابوبکر مستقری باین جلالت شان مدح و ثنای او کنند پس اگر کسی از ناتمامان جو فروش گندم نما که هزار جا کذبش لایح خاطر منصفین شده و جاهل از اقوال علمای اعلام خود تضعیف چنین امام کند ثعلبی را از آن چه باک است و قول الجاهل یجیب چنین اقوال بجوی نمی ارزد ، در تفسیر خود گفته فلما سار ابوبکر دعی رسول الله علیا فقال اخرج بهذه القصة من صدر برات و اذن بذلک فی الناس اذا اجتمعوا فخرج علی ناقة رسول الله العضباء حتی ادرک ابابکر بذی الحلیفة واخذها منه فرجع ابوبکر الی النبی فقال یا رسول الله بابی انت وامی انزل فی شأنی شیء قال لا ولا یبلغ عنی غیری او رجل منی انتهی ملتقطا و سبط ابن الجوزی در تذکره خواص الامه در فضایل جناب امیر در اول کتاب همین روایت را نقل کرده ، و جمیل الدین محدث در

کتاب درج الدرر در ذکر سال نهم این قصه را بتفصیل بیان کرده که ذکر آن در کتب بتفصیل خارج از شرط این رساله است و ابن کثیر هم با وصف تعصب کثیر روایت عزل ابی بکر را از ائمه خویش نقل کرده کتاب التاریخ ذکر بعث رسول الله ابابکر فی وقایع سنة التاسعة انتهی واما آنچه گفته در بیضاوی وغیره الی اختیار نموده اند پس اختیار نمودن بیضاوی وغیره این روایت را انکارے نمی کناید در جنب اقوال دیگر مفسرین ومحدثین ومورخین که جماعة کثیر اند کما مرت الاشارة الیه قول بیضاوی وغیره را اعتبارے نیست با آنکه عبارت زاهدی وجذب القلوب وشرح مشکوة عبد الحق دهلوی بر عدم نصب ابوبکر (که مطلوب شاهصاحب است) صریح نیست بلکه عبد الحق در مدارج النبوة عزل ابی بکر را ذکر کرده است وخصوصاً هرگاه شهادت علی النفی باشد واما آنچه گفته همین است ارجح نزد اهل حدیث پس کذب بحت است بتفصیل این اجمال آنکه افسوس که نزد اهلسنت در مقابله شیعه ارجح همان است که موجب منقصت ثلاثه نباشد گو بطریق ضعفا ومجروحین مروے باشد ومرجوح آنست که باعث منقصت ثلاثه وفضل اهلبیت باشد گو بطریق صحیحه حسنه نزد ایشان مروے باشد بالجمله ادعاے ارجحیت سفاهتی وکذبی بیش نیست اولاً اگر یک عالم سنی معتمد علیه بامری اعتراف کند یا روایت نماید شیعه را احتجاج بآن میرسد گو دیگران بانکار آن پردازند ثانیاً اسمعیلی وکواشی نصب وعزل ابی بکر را بالقطع ذکر کرده واصیل الدین محدث آنرا موافق نص گفته ومخالف آنرا ناهنجار دانسته وابن حجر روایات عزل ابی بکر اثبات ارسال جناب امیر در حقیقت ان روایات را بروایت صحیح بخاری ترجیح داده وثعلبی که فضایل او از ازالة الخفا هم ثوابت دریافت همین روایت را اختیار کرده وجمال الدین محدث وشیخ عبد الحق هم آنرا حتماً ذکر ساخته اند واشعارے هم بر ورود خلاف آن نکرده اند وقسطلانی هم بمصروف بودن آن بسوی جناب امیر معترف گردیده پس معلوم شد که شاهصاحب این همه ائمه واعاظم حدیث خود را از اهل حدیث خارج کرده میگویند که خلاف آن ارجح نزد اهل حدیث است حال آنکه نزد ایشان خلاف قول شاهصاحب متعین ومتحتم است ثالثاً مرزا محمد بدخشی روایت نصب ابی بکر را وعزل ورد او وانصراف آن بسوی جناب امیر از جمله احادیثی شمرده که علماء بر صحت آن اجماع دارند واختلافی در آن نکرده اند الحمد لله که متانت استدلال اهل حق باجماع اهل سنت واضح گردید وسخافت اقوال شاهصاحب آشکار شد رابعاً نصب وعزل ابوبکر را ولی الله که جناب مشهور والد ماجد شاهصاحب است وتحفه از مدح وثنای او مملو اعتراف بآن کرده وآنرا اصل قصه دانسته لهذا این مقام مقام فراوان حیرت است که اگر از اینقدر علماء خود شرمے وآزرمے نمی دارند پس چرا از روح پر فتوح جناب شاه ولی الله صاحب که حق استادی وابوت بر ذمه شاهصاحب واجب است استحیا نکرده از زمره محدثین اخراج کرده وخاک شان در جهلا روا دارند بارخدایا مگر گفته اند که آنها را ولی الله مینهند خامساً این

روایت نموده احمد بن حنبل در مسند خویش آورده و احادیث مسند بتصریح سبکی در طبقات همه صحیح است و ولی الله

و حجیت مانند مسند مثل اصل صحیح ترمذی و سنن ابو داود وغیره شمرده شاه ابن روزبهان در کتاب باطل خود

نصب و عزل ابی بکر را در جزو سادس از اخبار داله بر امامت جناب امیر علیه السلام حقیقت خبر دانسته سابقا اینکه

این روایت در صحیح ترمذی در تفسیر سوره توبه من ابواب التفاسیر موجود است و احادیث صحاح اهلسنت جلالتی که دارد از

مخفی نیست چنانچه ابن روزبهان در کتاب باطل خود) فی جواب المطلب الرابع من القسم الثالث فی فضائل الخارجة

گفته اما صحاحنا فقد اتفق العلماء علی ان کلما عد من الصحاح سوی التعلیقات فی الصحاح الستة

لو حلف بالطلاق انه من قول رسول الله او من فعله او تقریره لم یقع الطلاق ولم یحنث

انتهی پس احتجاج باین روایات عین تحقیق و صواب و قبول و قال معاندین و جاحدین بنقش بر آب لله الحمد

علی ذلک ثالثا از حیثیت اصل حدیث که گفته اند که این مضمون را شاه صاحب ادعا فرموده اند در کدام کتاب است

و بکدام دلیل ارشاد میشود دونه خرط القتاد ۱۲ ص ۵۴۹ ط ۱۱ قال از معالم و حسینی و معارج

نبوت و روضة الاحباب و حبیب السیر و مدارج چنان ظاهر میشود که اولا آنحضرت ابوبکر را بقرائت این سوره امر

نموده بودند و بعد ازین علی مرتضی را درین کار مامور فرموده اند و این دو احتمال دارد یکی آنکه ابوبکر صدیق را

ازین خدمت عزل کرده علی مرتضی را منصوب فرمودند بجای او دویم آنکه علی مرتضی را شریک ابوبکر کردند

تا این هر دو درین خدمت قیام فرمایند انتهی اقول کذب عجب است چرا که عبارات این کتب بکمال وضوح

منصوص صریحه است در عزل ابوبکر از ادای سوره براة و اصلا احتمال دویم را در ان گنجایش نیست و صدور

احتمال ثانی از پیشگاه شاه صاحب درین عبارات یا رجما بالغیب است یا اضلال عوام مقصود خاطر دریا مقاطر

دارند و سوای آن سببی بنظر نمیآید من شاء الاطلاع فلیرجع الی هذه الکتب السنیة المشهورة و عبارت این شش

کتاب محض برای اظهار صدق بیانی شاه صاحب نوشته میشود در تفسیر معالم التنزیل مسطور است

فلما کان سنة تسع اراد رسول الله ان یحج ثم قال انه یحضر المشرکون فیطوفون عراة

فبعث ابابکر تلک السنة امیرا علی الموسم لیقیم للناس الحج و بعث معه اربعین آیة

من صدر براءة لیقرءها علی اهل الموسم ثم بعث بعده علیا علی ناقة العضباء لیقرء علی

الناس صدر براءة و امره ان یوذن بمکة و منی و عرفة ان قد برئت ذمة رسوله من کل مشرک

ولا یطوف بالبیت عریان فرجع ابوبکر فقال یا رسول الله نزل فی شانی شیء فقال لا

ولکن لا ینبغی لاحد ان یبلغ هذا الا رجل من اهلی الخ و در معارج النبوة الا مصین چنین است که جبرئیل

فرود آمده پیغام بحضرت رسانید که باید هیچکس تبلیغ رسالت نکند الا تو یا علی و در وحی مگر تو یا مردی که

از تو باشد

از تو باشد چون امیر المومنین علی از میان قوم و عشیره بمزید قربت رسول اختصاص داشت آنحضرت خطاب ولایت مآب را از کیفیت آگاه گردانید و فرمود که از عقب ابوبکر برو و اول سوره براة را از وی بستان الخ و در تفسیر حسینی مسطور است و بچند روز بعد از رفتن ابوبکر صدیق مرتضی علی بن ابی طالب فرمود و بر ناقه عضبا سوار ساخته از عقب ابوبکر فرستاد امر کرد که آیات را از وی گرفته خود قرائت کن و چون این حال برسید جواب داد که جبرئیل بمن آمد و گفت که ادای این پیغام نکند مگر تو یا کسی که از تو باشد الخ و در روضة الاحباب مذکور است ابوبکر از مسجد ذو الحلیفه جامه احرام بسته روان شد جبرئیل بر حضرت نازل شد و گفت ادای رسالت و پیغام نکند الا تو یا کسی که از تو باشد پس سرور علیه السلام مرتضی را بطلبید و او را از کیفیت واقعه خبردار گردانید و گفت برو از عقب ابوبکر و اوایل سوره برات از و بگیر و ناقه خاصه خود عضبا بعلی داد تا بر او سوار شود و بجهة تقیید امور مذکوره از عقب ابوبکر روانشد در راه در منزل ضجنان یا عرج بوی رسید و ابوبکر پرسید یا علی امیر آمدی یا مامور گفت مامورم ولکن سوره را بمن ده که حکم چنین است که من بر مردم خوانم صدیق استحال آیات را تسلیم کرد و بعد از آن چون از مهمات فارغ گشتند بمدینه مراجعت نمودند ابوبکر نزد حضرت رفت و گفت یا رسول الله چه صورت از من واقع شد که سوره را از من گرفتی و در روایتی آنکه از راه برگشت و این سخن را بعرض رسانید انتهی ملتقطاً و در حبیب السیر گفته بعد از توجه امیر المومنین ابی بکر صدیق جبرئیل امین بر سید المرسلین نازل شده گفت فرمان رب العالمین چنانست که ادای رسالت نکند الا تو یا شخصی که از تو باشد لاجرم حضرت خاتم علی کرم الله وجهه را طلبیده و بر حکم الهی مطلع گردانیده فرمود که از عقب صدیق اکبر بشتاب و اوایل سوره برات را از و بستان الخ و در معارج النبوة مسطور است که چون ابوبکر از مسجد ذو الحلیفه احرام بسته روانشد جبرئیل بر آنحضرت نازل شد که ادای رسالت و پیغام نکند مگر تو یا علی و در روایتی که یا مردی که از تو باشد زیرا که ثبوت عهد و نقض آن کار مردی است که صاحب معامله است یا کسی که خویش و قریب او باشد پس آنحضرت بعلی مرتضی فرمود که عقب ابوبکر برو و این آیات از و بستان و در موسم حج بر مردم حج بخوان انتهی اینست روایات تبلیغ [illegible] و در آن احتمال ثانی پیدا کرده اند فواعجباه ثم وافضیحتاه ثم قلة حیاه ثم واکرباه وقاحتاه [illegible] عبایر احتمال ثانی را گنجایش داده ای متشرعین شما را سوگند بفقهای اربعه که قلاده تقلید آنها را بی حکم کتاب و سنت در گردن خود انداخته آید و ای اهلسنت شما را قسم بجان خلفای راشدین مصطفی و بغزارت علم عتیقی و فاروقی که هر مسئله را علی رؤس الاشهاد بی استفسار احدی جواب گفته اند و هرگز در کدام مسئله عاجز نشده اند و بجوابی که در مسئله تیمم بحضور عمار یاسر فرموده اند و بتفسیری که در معنی ابا ارشاد فرموده اند و بتحقیقاتی که در مسئله کلاله فرموده اند و بقطع یسار سارق و باحراق خانه فجاءه سلمی و بارشاد در رجم حبلی و شک حامله و بارشاد اقیلونی اقیلونی و کل الناس افقه وان الرجل لیهجر و زورت کلامی و کانت فلتة وقی الله شرها

اجتناب[۱۸] لسان وایمای بیان هذا اورد فی الموارد و بقضایا حتمی[۱۹] که از خالد نگرفته اند و بزناهی[۲۰] که با زن مالک روا داشته
اند و بجدی[۲۱] که از و درء فرموده اند و باجتهادی[۲۲] که در باب ممانعت اهلبیت از خمس فرموده اند و بجدی[۲۳]
که بضرورت غصب فدک از کیسه خود برآورده اند و بقصدی[۲۴] که برای احراق بیت نبوی فرموده اند و بحکمی[۲۵] که
برای مقاتله با نفس رسول بصورت عدم قبول بیعت خودشان که باجماع اشاعره بی ورود نص ثابت کرده اند
و سقیفه[۲۶] که در ان طرح خلافت انداخته اند و بتحیری[۲۷] که در امروز بسید الانصار گفته اند و بمانعتی[۲۸] که در آوردن
قرطاس کرده اند و ایذایی[۲۹] که بجناب سیده رسانیده اند و بتعلیلی[۳۰] که بحدیث ثقلین کرده اند و باستخلافی[۳۱]
که خلاف سنت پیغمبر بزعم خود احداث کرده اند و بشوری[۳۲] که در باب خلافت ثالث تجویز کرده اند و بافسوسی[۳۳]
که بعدم علم حق انصار داشته اند و بگریه[۳۴] که بعد سماعت حدیث لا تخونوا اعدی فرموده اند و بمروانی[۳۵]
که او وزرای وزارت طلب کرده اند و بفتوایی[۳۶] که برای قتل محمد ابن ابی بکر صدیق تجویز کرده اند و بجاگیری[۳۷]
که بر وثیقت کرده اند و ببخششی[۳۸] که هنگام هم منصبان قرطاس رو داده و ببخششی[۳۹] که بمروان عطا کرده اند و بجالی[۴۰]
که بدیوش عنایت کرده اند و باجرائی[۴۱] که بجهت طعن حکم طبیعی خود مروان بن الحکم داشته اند و بدینی[۴۲]
که بی طلب برادر مالک با وجود اعتراف و ... بیت المال بورثه او داده اند و بتشاهی[۴۳] که امارت او برادر
خود معاویه ابن ابی سفیان مسلم داشته اند و بغلطی[۴۴] و بغلطی که بان منسوب بوده اند و صحابه وقت استخلاف
آنرا ذکر کرده اند و بستمهایی[۴۵] که بر جان عامه رعایا خصوصا بر بصریان و مصریان و کوفیان روا داشته اند و بتظلمهایی[۴۶]
که آنها تا دار الخلافه رسانیده غایب و حاضر شده اند و باحتجاجی[۴۷] که برای رعایت شان مذبیان بسبب کمال
اسلامداری منعقد کرده اند و بلشکری[۴۸] و زبیری که چه ساعی جمیله که در اطفای نائره فساد واقع دار بکار برده اند
و بکاغذی[۴۹] که عتیق سنیان مشعر اعطای فدک وراثة بجناب سیده نوشته داده اند و بنور خطاب آنرا
چاک کرده اند و بشجاعتهایی[۵۰] که در غزوات خصوصا در احد و خیبر و حنین و خندق و وادی الرمل بروی کار آورده
اند و بزجری[۵۱] که برای ابن عبده خوانده اند و ببهتین[۵۲] سوره برائت که از دست او در عین راه معزول شده
اند و امارتی[۵۳] که از ان هم بازگردانیده شده اند و بمبغضی[۵۴] که برای اهلبیت رسول مختار علیه الصلوة من الله الغفار
تا چهل و یک سال نصب کرده اند و بحجم تحقیری[۵۵] که در مدح و ستایش این حضرات چه اکذوبات ساخته اند و در فقره
بر معصوم باک نداشته اند و بتجدیدیکه[۵۶] توثیق خوارج و نواصب مثل عمرو عاص و معاویه و عکرمه و عمران بن حطان
و عمر بن سعد وغیره لا یحصی عدد و بسم کرده اند و بجا الفقهای[۵۷] که فیما بینهم علمای سنیه را الی یومنا هذا رو داده
و با غلاطی[۵۸] که شاه صاحب را خصوصا و علمای اشاعره را عموما واقع شده و تاویلی[۵۹] که برای جهاد جناب صدیقه
و معاویه با نفس رسول مصداق یا علی حربک حربی و انت منی بمنزلة هارون من موسی و علی منی

و انا منه

حاشیه متعلق صفحات

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله فاطر السموات والارضین والصلوة علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد وعترته المعصومین اما بعد مخفی نماند که صاحب رسالهٔ جامع بعض الکذوبات صاحب تحفه تعریضی چند درین مقام یاد کرده و دلایل را بنظر شهرت [illegible] از کتب حضرات اهلسنت وجماعت ترک نموده پس عاصی را برای رفع اوهام قاصرین که بهره از علوم رسمیه هم ندارند و بلا تدبر وتفکر بر انکار بدیهات بر خیزند بعض دلایل از کتب معتمده قوم بایجاز واختصار تمام می نگارم وتفصیل را دفاتر طوال هم متحمل نیست چرا که بسبب همین طعنها حضرات شیعه شیخین را لایق خلافت جناب رسول الثقلین نمیدانند ومنه الاعانة والیه الضراعة والاستکانة **قوله** بفقهای اربعه آلخ مولوی عبد العلی که بحر العلوم ایشانست در فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت درمیان وجوب تقلید گفته هذا هوس من هوساتهم لم یاتوا علیه بسلطان مبین **ق** بجان خلفای راشدین آلخ پس با وجودیکه خود معترف اند که جناب رسول الثقلین صلوات الله علیه بر احدی نص نفرموده باز انهارا خلفا میگویند وبا وصفیکه ازین حضرات امور منکره سرزده وتفصیل محول بر کتب تفسیر وحدیث وکلام وتاریخ است وادنی شاهد آن غصب فدک وصرف خمس از ذوالقربی وغیره انهارا راشدین می نگارند پس اگر این اصطلاح نیست دگر چه گفته شود **ق** بغزارت علم حقیقی آلخ تفصیل ان در وجیزه سبحان علیخان رفع الله درجته وتشیید المطاعن باید دید این عجاله گنجایش آن ندارد علاوه بران مجهولات جناب ایشان زاید از معلومات بوده حتی که معنی سبحان الله والحمد لله را ادراک نکرده بودند چنانچه از تفسیر در منثور سیوطی تفسیر سوره فاتحه و بعد ظاهر میشود وسوای این بسیار است لاکن لا یحتمله المقام وداب انها بود که هرگاه کسی مسئله پرسیده جوابش باعانت کسی که حاضر بود دادند جواب بدیهات هم از انها بسرانجام نشده چنانچه شخصی شراب خورد چون انها برو ناخوش شدند او از آیه استدلال عدم اثم خود نمود وانها در جواب آن عاجز شدند کما یظهر من در المنثور للسیوطی **ق** بجوابیکه در مسند تجسیم آلخ کما لا یخفی علی ناظر سنن ابی داود وابن ماجه و الصحیح الترمذی والمستدرک للحاکم **ق** وتفسیر که در معنی ابّا آلخ در تفسیر معالم التنزیل للبغوی ودر منثور سیوطی ونهایه ابن اثیر جزری مسطور است که میفرمودند که فاکهة دانستیم لاکن ابّا چه چیز است وطرفه اینکه هر دو صاحبان از معنی ابّا آگاه نبودند چنانچه سیوطی در تفسیر

حاشیه

٢

در کنز العمال مسطور است [illegible]

در تفسیر این آیه مبارکه سفر باید واخرج عبد بن حمید عن ابراهیم التیمی قال قرأ ابو بکر
الصدیق وفاکهة وابا فقال ما الاب فقیل کذا وکذا فقال ابو بکر ان هذا لهو التکلف
واخرج ابو عبید فی فضائله وعبد بن حمید عن ابراهیم التیمی سئل ابو بکر الصدیق
عن الاب ما هو فقال ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب الله ما لا
اعلم انتهی واخرج عبد بن حمید عن عبد الرحمن بن یزید ان رجلا سأل عمر
ابن الخطاب عن قوله تعالی وابا فلما راهم یقولون اقبل علیهم بالدرة واخرج
عبد بن حمید وابن الانباری فی المصاحف عن انس قال قرأ عمر وفاکهة وابا
فقال هذه الفاکهة قد عرفناها فما الاب ثم قال مه نهینا عن التکلف واخرج
ابن سعد بن سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر والحاکم
وصححه وابن مردویه والخطیب والبیهقی فی شعب الایمان عن انس ان عمر قرأ علی المنبر
فانبتنا فیها حبا وعنبا الی قوله تعالی وفاکهة وابا قال کل هذا قد عرفناه فما الاب
ثم رفض عصا کانت فی یده فقال هذا لعمر الله هو التکلف فما علیک ان لا
تدری ما الاب اتبعوا ما بین لکم من هذا الکتاب فاعملوا به وما لم تعرفوه فکلوه
الی ربه واخرج ابن مردویه عن ابی وائل ان عمر سال عن قوله وابا ما الاب ثم
قال ما کلفنا بهذا او ما امرنا بهذا انتهی بقدر الحاجة مخفی نماند که ازین شش روایت کالنور علی
شاهق الطور لمعان ظهور دارد که حضرت شیخین از معنی ابا مطلقا علمی نداشتند بلکه اول ایشان وقت
سوال فقره ای سماء بر زبان راند که دلالت بر استعجاب سوال دارد وثانی ایشان بمجرد سوال دره خود
بر سائل بلند کرد وگاهی بالای منبر اعتراف نادانی کرد وگاهی عصای خود را انداخت که دلالت بر کمال اضطراب
دارد وصاحب رساله ذکر دره در قسم ما فراموش کرده پس عاصی میگویم که بدره که حین سوال از لفظ ابا
برداشتند وبعصای که او را انداختند قوله وتحقیقاتی که در مسئله کلاله الخ در کنز الاعمال متقی [illegible]
که کلاله بر ایشان شاق آمده ویک رساله درین مسئله نوشتند وحین وفات او را [illegible]
جناب رسول خدا صلی الله علیه وآله فرموده اند که مسئله کلاله را شما ادراک نخواهید کرد وتفصیل این مقدمه
در درمنثور باید دید که بسیار روایات عدم معرفت جناب شیخین این مسئله را وارد کرده بسبب غایت
شهرت حاجت باستشهاد ندارد حتی که در مدارج وشرح بیهقی هم وارد است قوله بقطع ید سارق
الخ اگرچه ابن حجر مکی وخود شاه صاحب تاویلات بارده رکیکه پیش کرده اند اما فاضل قره کمال

که مناقب

که مناقب او از اعلام الاخیار کفوی بعنوان یافت در حاشیه خود بر حاشیه خیالی در بیان عدم عصمت ابوبکر گفته واما عدم عصمته فلما روی انه احرق المازنی بالنار وکان یقول انا مسلم وقد قطع یسار السارق وهو خلاف الشارع وظاهر ان القضا بغیر العلم ذنب لاکن امثال ذلک لا ینافی الامامة ولا العدالة انتهی قوله احراق فجاءه الخ ابن حجر مکی در صواعق محرقه جواب این طعن گفته که هرگاه ثابت شد که ابوبکر مجتهد است عیبی نیست در احراق چرا که آن شخص زندیق بود و منهی از احراق شاید نرسیده باشد ابوبکر را یا بر غیر زندیق حمل کرده انتهی و ابن حجر عسقلانی در فتح الباری از مهلب نقل کرده که احراق کرد ابوبکر فجاءه را بحضور صحابه انتهی و علامه قوشجی گفته که در احراق فجاءه لوطی از ابوبکر غلط در اجتهاد واقع شده و ابن عبد البر در استیعاب در ترجمه طریفه بن حاجز گفته که این طریفه همانست که ابوبکر بنام او نوشته در جنگ فجاءه سلمی که آنرا ابوبکر باتش سوخته بود انتهی و تحریر اشتهار فقره کمال سابقاً گذشت علاوه بران خود ابوبکر اعتراف باحراق او کرده و بران تاسف نموده چنانچه ابو عبیده و خیثمه ابن سلیمان و طبرانی و ابن عساکر و ضیاء مقدسی وغیره روایت کرده اند و سیأتی عنقریب ان شاء الله تعالی قوله و ارشاد رجم حبلی الخ ملا حسین میبدی در فواتح شرح دیوان جناب امیر گوید که امام احمد ابن حنبل گوید که عمر ابن الخطاب حکم کرد برجم زن مجنونه زانیه علی بن ابیطالب فرمود اما سمعت قول النبی صلی الله علیه وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتی یستیقظ وعن الطفل حتی یحتلم وعن المجنون حتی یبرأ و نیز حکم کرد برجم زن حامله بسبب اعتراف او بزنا علی گفت هذا سلطانک علیها فما سلطانک علی ما فی بطنها عمر گفت عجزت النساء ان تلدن مثل علی ابن ابیطالب لولا علی لهلک عمر انتهی در کنز العمال در ترجمه معاذ ابن جبل و در رجال مشکوة تالیف عبد الحق نیز در ترجمه او مسطور است روی ان امرأة غاب عنها زوجها سنتین ثم جاء وهی حامل فرفع الی عمر فامر برجمها فقال له معاذ ان یکن لک علیها سبیل فلا سبیل لک علی ما فی بطنها و نیز این روایت در شرح فرائض سراجی مذکور است و ولی الله در ازالة الخفا باین اعتراف نموده و اما رجم کردن عثمان ابن عفان زن حبلی را پس در موطای مالک کتاب الحدود ما جاء فی الرجم مسطور است ان عثمان بن عفان اتی بامرأة قد ولدت فی ستة اشهر فامر بها ان یرجم فقال له علی ابن ابیطالب لیس لک علیها ان الله یقول فی کتابه وحمله وفصاله ثلثون شهرا وقال الوالدات یرضعن اولادهن حولین کاملین

ص ۵

ص ص

ص ۴

ص ص

ص ۴

ص ۴

۹

ونیز حکم کرد برجم زنی که [illegible] شش ماهه بود

[illegible] حمل او [illegible] البیهقی

[illegible] ابن ابی [illegible] ان عمر ابن الخطاب

[illegible] وضعت لستة

اشهر فهم برجمها فبلغ ذلک

علیا فقال لیس علیها رجم

قال الله [illegible]

اولادهن حولین کاملین

[illegible] ثلثون شهرا

[illegible]

لمن اراد ان یتم الرضاعة فالحمل یکون ستة اشهر فلا رجم علیها فبعث عثمان فی اثرها فوجدها قد رجمت افسوس که ثانی مخصص حکم کرده بود و ثالث توهم حد جاری نموده شوکه و شک حدیبیه الخ در معارج النبوة و روضة الاحباب و روضة الصفا مذکور است و اللفظ للاخیر در خاطر بعضی از اهل اسلام شیطان رجیم شبهات انداخت که مناسب صدق و ایقان ایشان نبود چنانچه از فاروق مروی است که گفت دران روز امر عظیم در خاطر من خطور کرد و نیز در رسول خدا صلی الله علیه و آله رفتم و گفتم نه تو پیغمبر بر حقی گفت بلی گفتم نه ما بر حقیم و دشمنان ما بر باطل فرمود بلی پس گفتم چرا زبون و حقارت و منقصت و ذلت قبول میکنیم و صلحی برین نهج نموده مراجعت می نمائیم فرمود که من رسول خدایم و او مرا ضایع نخواهد گذاشت عمر گوید گفتم یا رسول الله نه مرا وعده فرمودی که روزی باشد که بمکه رویم فرمود آری و لاکن هیچ نگفتم که امسال واقع شود گفت نه فرمودی عمر عنقریب محرم نموده بطواف خواهی نمود فاروق گفت بهمان حزین و اندوهناک بیرون آمده نزد ابوبکر رفته حکایت گذشته با وی در میان نهادم و از وی همان جواب شنیدم و بقولی صدیق با فاروق اعظم گفت که او فرستاده خدا است هرچه میکند بوحی میکند و مصلحت دران بود دست از رکاب او باز مدار و ترک کرده و گفته او اعتراض مکن انتهی — و شیخ شمس الدین ابن قیم تلمیذ ابن تیمیه که در تعصب و عناد استاد اوست در کتاب زاد المعاد که از کتب معتمده مشهوره است گفته قال عمر ابن الخطاب والله ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ الحدیث و نیز ثعلبی در تفسیر سوره فتح از عمر ابن الخطاب روایت کرده ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ انتهی و عینی در شرح صحیح بخاری گفته حاصلش اینست که اگر سوال نمایند که وقوع این قسم شکوک و شبهات از عمر دلالت دارد بر عدم ایمان او در جواب گوییم یحتمل که عمر دران وقت از مولفة القلوب باشد و بعد از ان بحسن اسلام و رسوخ ایمان متصف شده باشد و اگر کسی گوید که مولفة القلوب محصور اند گوییم که علما که متصدی حصر مولفة القلوب شده اند مراد ایشان حصر کسانی است که از مولفة القلوب در فتح مکه مسلمان شده اند نه حصر جمیع مولفه یعنی منافقین و حضرت سلطان العلماء والمجتهدین دام ظلهم العالی بعد این روایات افاده فرموده مخفی نماند که چون بیعت رضوان که مدار افتخار سنیان بر آنست مقدم برین ماجری است پس عمر ابن الخطاب در وقت بیعت رضوان از مولفة القلوب خواهد بود و از فضل بیعت محروم که چنین کسان را بهره ثواب و طاعت نیست انتهی و نیز در مفتاح الفتوح مقدمه تشکیک در نبوت با تمام تفصیل مذکور است شوکه و ارشاد اقیلونی الخ بسیارے از علما مثل ابن روزبهان و ابن حجر مکی و شمس الدین ابو مظفر سبط ابن الجوزی و ابو حامد غزالی

و محمد طبرے

و محب طبری در کتاب باطل و صواعق محرقه و تذکره خواص الامه و سر العالمین که بتصریح ذهبی امام اهلسنت
از تصنیفات غزالی است و ریاض النضره فی فضائل العشره آورده و بر فضیلت خلیفه محمول کرده اند
و اما انکار شاه صاحب در تحفه پس قابل التفات نیست چرا که عادت شاه صاحب همین است که در اکثر
اوقات بر انکار بدیهیات بر میخیزند و بسبب عدم البصره و البصیره نظر بر اقوال اکابر خود نمی کنند
و این امر بر ناظر اجوبه تحفه مخفی نیست **قوله** و کل الناس افقه من عمر الخ در در منثور سیوطی
و کنز العمال متقی مذکور است بلکه شاه صاحب در کتاب تحفه صفحه ۵۹۲ نسخه مطبوعه دهلی معترف اند
پس حاجت شاهد دیگر چیست و آنچه تاویل بارد رکیک پیش کرده اند قابل لحاظ نیست چرا که اقرار
جهالت درین روز روشن کار اوصیاے انبیا نیست و من ادعی فعلیه البیان **قوله**
وان الرجل الخ شهاب الدین احمد خفاجی مصری در نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض در شرح قوله
ماتن) انا امان لاصحابی گفته و اما الاختلاف الذی وقع عنده کما ورد فی الاحادیث
الصحیحة من ان النبی قال فی مرضه ائتونی بدوات اکتب لکم کتابا لا تضلون بعدی
فقال عمر ان الرجل لیهجر حسبنا کتاب الله فغلط الناس فقالوا اخرجوا عنی لا ینبغی
التنازع لدی فقال ابن عباس الرزیة ما حال بیننا و بین کتاب رسول الله وهذا
مما طعن به الروافض علی عمر وقال صاحب الملل والنحل هو اول اختلاف وقع فی
الاسلام انتهی بقدر الحاجة و عکبری در تبیان شرح دیوان متنبی صفحه ، نسخه مطبوعه کلکته
در شرح شعر انطق فیک هجرا بعد علمی ✤ بانک خیر من تحت السماء ✤ گفته
الهجر القبیح من الکلام والفحش وهجر اذا هذی وهو ما یقوله المحموم عند الحمی ومنه
قول عمر ابن الخطاب عند مرض رسول الله ان الرجل لیهجر علی عادة العرب
انتهی **قوله** و زورت کلامی و کانت فلتة الخ کما فی البخاری فی احوال السقیفة عن
عمر ابن الخطاب فی حدیث طویل **قوله** و جبذ اب لسان الخ سیوطی در در منثور در
تفسیر آیه لا خیر فی کثیر من نجواهم اخرج احمد فی الزهد والنسائی والبیهقی عن زید بن
اسلم عن ابیه ان عمر ابن الخطاب اطلع علی ابی بکر وهو یمد لسانه قال ما تصنع
یا ابن ابی قحافة قال ان هذا الذی اوردنی الموارد انتهی **قوله** بقصاصی که از
خالد نگرفته اند الخ قتل خالد مالک ابن نویره را بدیهی است و از اشهر مشهورات و نیز نگرفتن
قصاص از خالد ضروری است اما اثبات اینکه مالک مسلمان بود پس بچند وجه ثابت است اول

آنکه در تاریخ طبری و ملل و نحل و انسان العیون مذکور است که عمر ابن الخطاب در عهد خلافت خود سبایا و محبوسان و اموال قوم مالک را رد کرد ازین ثابت است که مالک نزد خلیفهٔ ثانی مسلمان بود و الا اطلاق سبایا چه معنی داشت ثانیاً شاه صاحب در تحفه ارشاد فرموده اند خصوص ابوبکر دیت مالک هم از بیت المال دهانیده اند پس اگر معاذ الله مالک مرتد بود اعطای دیت یعنی چه پس بحمد الله که باعتراف مثل شاه صاحب و بفعل مثل ابوبکر اسلام مالک ثابت گردید فاعتبروا [illegible] و نیز شاه صاحب در کتاب تحفه درین مقام افاده فرموده اند که استیفای قصاص مالک ابن نویره از خالد وقتی بر ذمه ابوبکر واجب میشد که ورثه مالک طلب قصاص میکردند الی آخره ثم الحمد لله که ازین هم اسلام مالک پیداست چراکه ازین عبارت بصراحت ظاهر است که ابوبکر را مانعی نبوده در قصاص مگر عدم طلب ورثه مالک ثم الحمد لله که اینهم بروایت روضة الاحباب ثابت و محقق است چنانچه دران کتاب مذکور است و هذه عبارته مختصراً گویند برادر مالک متمم ابن نویره در مدینه آمد و صورت واقعه را بعرض صدیق رسانید و طلب خون برادر و التماس رد سبایای خویش نمود انتهی **قوله** و بزنائے که بازن مالک روا داشته اند و بجدی **الخ** اما زنای خالد بازن مالک ابن حجر مکی در صواعق گفته که انکار عمر بر ابوبکر بسبب قتل خالد مالک را و تزویج خالد زن مالک را در همان شب و دخول بآن زن پس مستلزم ذم نیست بالتنقیص بر ابوبکر لازم نمیشود چراکه آن از قبیل انکار بعض مجتهدین است بر بعض دیگر در فروع اجتهادی و جرجانی در شرح مواقف گفته اما تزویج خالد زن مالک را پس شاید که آن زن مطلقه باشد و عده او منقضی شده باشد و نزد مالک محبوس باشد **قوله** و باجتهادی که در باب ممانعت اهل البیت از خمس فرموده اند **الخ** در هدایه گفته واما الخمس فیقسم علی ثلاثة اسهم وکذا ان الخلفاء الاربعة قسموه علی ثلاثة اسهم وکفی بهم قدوة و این تقسیم خلاف آیت قرآنی است و ملا جیون صاحب تفسیر احمدی گفته و ذکر الامام الزاهد ان مبنی الاختلاف بیننا و بین الشافعی علی ان نسخ القرآن بالخبر المتواتر جائز عندنا لا عنده فان سهم ذوی القربی منصوص فی الکتاب و لم یعمل به الخلفاء الراشدون فصار منسوخا به عندنا لا عنده انتهی وکفی به شناعة والتفصیل فی آیات المقدس **قوله** و بحدیثی که بصورت غصب فدک از کیسه خود برآورده اند **الخ** قال محدثهم الناقد جلال الدین السیوطی فی تاریخ الخلفاء اختلفوا فی میراثه فما وجدوا عند احد من ذلک علما فقال ابوبکر سمعت رسول الله انا معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناه صدقة و مر الکلام فی متن الکتاب

و از سوانح

واز سوانح وقت است آنچه بخاطر فاتر خطور کرده که در صحیحین واکثر کتب واو حرف عاطفه مابین ترکناه وصدقة یافته میشود پس معنی حدیث چنین خواهد بود که ما گروه انبیا وارث نمیشود وکسی در آنچه گذاریم از روی صدقه یعنی در صدقه میراث جاری نمیشود واگر سائل عود کند که درین صورت تخصیص انبیا چیست بلکه احد من الناس از صدقه میراث نمی برد گوئیم که اینکلم بطور خبر برای امر واتباع انبیا بسایر ناس صادر شده چنانچه ایزد سبحان در قران مجید میفرماید یا ایها النبی اذا طلقتم النساء یعنی هرگاه تو وجمیع مومنان طلاق دهند زنان را یعنی مومنان هم اتباع تو در طلاق کنند فاحفظ فانه من خواص هذا التعلیق وبالقبول حقیق قوله بعضی که برای احراق بیت نبوی فرموده اند الخ اما اینکه بیت جناب سیده سلام الله علیها بیت جناب نبوت بوده پس آن بجند وجه ثابت ومتحقق است اولا بدیهی است وانکار ان مکابره واما ثانیا فلما قال السیوطی فی در المنثور فی تفسیر سورة النور اخرج ابن مردویه عن انس بن مالک وبریدة قال قرء رسول الله هذه الایة فی بیوت اذن الله ان ترفع فقام الیه ابوبکر فقال یا رسول الله هذا البیت منها بیت علی وفاطمة قال من افاضلها انتهی ازین روایت ثابت گردید که خانه جناب سیده از افاضل بیوت انبیاست چراکه آیه در شان بیوت انبیا نازل شده واما اینکه ابوبکر وعمر قصد احراق آن بیت نموده اند پس در ازالة الخلفا شاه ولی الله محدث دهلوی در مآثر خلیفه اول گفته عن زید بن اسلم عن ابیه انه حین بویع لابی بکر بعد رسول الله کان علی والزبیر یدخلان علی فاطمة بنت رسول الله فیشاورانها ویرتجعون فی امرهم فلما بلغ ذلک عمر ابن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمة فقال یا بنت رسول الله ما من الخلق احد احب الینا من ابیک وما من احد احب الینا بعد ابیک منک وایم الله ما ذاک بمانعی ان اجتمع هؤلاء النفر عندک ان آمر بهم ان یحرق علیهم البیت قال فلما خرج عمر جاؤها فقالت تعلمون ان عمر قد جاءنی وقد حلف بالله لان عدتم لیحرقن علیکم البیت وایم الله لیمضین لما حلف علیه فانصرفوا راشدین فروا رأیکم ولا ترجعوا الی فانصرفوا عنها فلم یرجعوا الیها حتی بایعوا لابی بکر اخرجه ابن ابی شیبة علی شرط الشیخین وابن قتیبه در کتاب الامامة والسیاسة در ترجمه کیف کانت بیعة علی در اوایل کتاب گفته ان ابابکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعته عند علی فبعث علیهم عمر ابن الخطاب فجاء فناداهم وهم فی دار علی فابوا ان یخرجوا

فدعا عمر بالحطب فقال والذی نفس عمر بیده لیخرجن او لاحرقنها علیکم علی ما
فیها فقیل له یا اباحفص ان فیها فاطمه فقال وان کانت فخرجوا و بایعوا الا علیا
پس از عبارت اولی ثابت ست که پسر خطاب کمال ایذا بجناب امیر رسانیده و برای احراق بیت قسم یاد
کرده و از عبارت ثانی همراه بردن حطب و قسم یاد کردن و گفتن و ان کانت کمال جرئت وجسارت
وخسارت و قصد سوختن آنخانه ملایک آشیانه بخوبی ظاهر ست و همین ست ادعاء اهل الحق و
التفصیل فی التشیید فی الطعن الباقی من مطاعن الثانی وعلیک بمطالعته فان
المصنف رحمه الله لقد اجاد وافاد واطنب فی الرد علی اهل اللداد ولعمری
ما رأینا مثله فی الوهاد والانجاد فجزاه الله رب العباد قوله مجلسی که آنچه ابو الفدا
اسمعیل ابن علی بن محمود بن محمد بن عمر بن شهنشاه ابن ایوب در تاریخ خود مسمی بمختصر فی اخبار
البشر در ذکر بیعت سقیفه گفته بادروا الی سقیفه بنی ساعده فبایع عمر ابابکر و ع ص ص
انثال الناس علیه یبایعونه فی العشر الاوسط من ربیع الاول سنه احدی عشر
خلا جماعة من بنی هاشم الی ان قال ان ابابکر بعث عمر ابن الخطاب الی علی و من معه
وقال لیخرجهم من بیت فاطمة الزهراء رضی الله عنها فقال ان ابوا علیک
فقاتلهم فاقبل عمر بشیء من نار ان یضرم الدار انتهی بقدر الحاجة
وقال کذا نقله القاضی جمال الدین بن واصل واسنده الی ابن عبد ربه المغربی
انتهی والتفصیل فی رسالتنا المسماة برمح المصقول علی قاصد الاحراق لبیت الرسول
قوله وسقیفه آنچه الطبری فی التاریخ والمبرد فی الکامل واحمد بن عبد العزیز
الجوهری فی کتاب السقیفه وابن ابی الحدید فی شرح نهج البلاغة ناقلا عن المبرد و
ابن قتیبه فی کتاب السیاسه والامامه وابو عبیده فی کتاب الاموال وخیثمه
بن سلیمان الطرابلسی فی فضائل الصحابه والطبرانی فی معجم الکبیر وابن عساکر
فی التاریخ وضیاء المقدسی فی المختار وجلال الدین السیوطی فی جمع الجوامع وعلی المتقی
فی کنز العمال ومنتخب کنز العمال افسوس وپشیمانی ابوبکر از یوم سقیفه عند الموت ذکر کرده اند ع ص ۸
چنانچه در کنز العمال مسطور ست خلافت ابوبکر از کتاب الاماره لحرف الهمزه عن عبد الرحمن ابن
عوف ان ابابکر الصدیق قال فی مرض موته انی لا آسی علی شیء الا علی ثلاث
فعلتهن وددت انی لم افعلهن وثلاث لم افعلهن وددت انی فعلتهن و

وثلاث وددت انی سالت رسول الله عنهن واما الالا انی فعلتها ووددت انی لم افعلها وددت انی لم اکن اکشف بیت فاطمه وترکته وان اغلق علی الحرب ووددت انی یوم سقیفه بنی ساعده کنت قذفت الامر فی عنق احد الرجلین ابی عبیده ابن الجراح او عمر فکان امیرا فکنت وزیرا ووددت انی حیث وجهت خالدا الی اهل الردة الی ان قال واما الثلث التی ترکتها ووددت انی فعلتها فوددت انی یوما اتیت بالاشعث اسیرا ضربت عنقه فانه یخیل علی انه لا یری شرا الا اعان علیه ووددت انی یوم اتیت بالفجاءة لم اکن احرقته وقتلته صریحا او اطلقته نجیحا الی ان قال واما الثلاث التی وددت انی سالت عنهن رسول الله فوددت انی سالته فی هذا الامر فلا ینازع اهله ووددت انی کنت سالته هل للانصار فی هذا الامر شیء ووددت انی کنت سالته عن میراث العمه وابنه الاخ فان فی نفسی منهما حاجه ابو عبید فی کتاب الاموال عق وخیثمه بن سلیمان فی فضائل الصحابه طب کر ض وقال انه حدیث حسن الا انه لیس فیه شیء عن النبی وقد اخرج ة فی غیر شیء من کلام الصحابه وخلاصه ترجمه اش اینکه ابوبکر در مرض که انتقال کرد بگفت که من بر چیزے افسوس نمیکنم مگر بر سه چیز که کردم آنرا و دوست داشتمی اگر نه کردمے آنها را و بر سه چیز که نه کردم آنرا و دوست میداشتم اگر کردمی و سه چیز دوست داشتم اگر سوال کردمی از جناب رسول خدا صلعم اما آن سه چیز که کردم آنرا و کاش نکردمی پس دوست داشتم اینکه بتحقیق من نبودمے که کشف کردمے خانه جناب سیده را بلکه ترک کردمی آنرا اگرچه با من جنگ با من حرب میکردند و دوست داشتم اینکه تحقیق روز سقیفه بنی ساعده بودم من که انداختمی امر خلافت در گردن یکی از دو کسان یعنی ابو عبیده جراح یا عمر ابن الخطاب پس او امیر می بود و من وزیر بودمے وثالثا هرگاه فرستادم خالد را بسوے قتل اهل رده تا اینکه گفت اما سه چیز که نکردم آنرا و دوست داشتم اگر میکردم پس دوست داشتم من که روزیکه اشعث اسیر شده نزد من آمده بود میکشتم او را پس بتحقیق که او گمان کرد سوی من که بتحقیق او نخواهد دید شرے را مگر اینکه اعانت کرده شود بمان و دوست داشتم اینکه روزیکه فجاءه نزد من آمده بود نمی سوختم او را بلکه قتل میکردم یا رها مینمودم تا اینکه گفت اما آن سه چیز را که از جناب رسول خدا صلعم سوال نکردم و دوست داشتم که سوال میکردم پس اول آنکه مے پرسیدم آنرا از آنحضرت از امر خلافت پس نزاع کرده نمی شد با مستحقانش

خلافت در دست داشتم اگر سوال میکردم از آنحضرت که آیا میراث عمه و دختر خواهر که مابه احتیاج
دارم روایت کرده است آنرا ابو عبیده در اموال و خیثمه ابن سلیمان در فضایل صحابه
طبرانی در کبیر و ابن عساکر و ضیا در مختاره و گفته است که این حدیث حسن است مگر اینکه در ان چیزے از
جناب رسول خدا منقول نیست و این امر قادح حدیث نیست چرا که بخاری در صحیح خود بسیاری
از کلام صحابه اخراج میکند و از همین جا ثابت شد که خلیفه اول هم معتقد احراق بیت شامل ثانی است
و آنچه شاه صاحب در تحفه در مکاید رجما بالغیب انکار این روایت کرده اند قابل التفات نیست زیرا که
اینقدر علما و محدثین معتمد علیه سنیه این روایت را در کتب خود نقل کرده اند و همه مسند الیه اهل سنت
و جماعت بوده اند بلکه اینها این را در فضایل صحابه اخراج کرده اند این جماعه کثیره را رافضی گفتن
داد سفاهت دادن است و شیوع این دعوے بجز شاه صاحب به بکری زیبا نیست **قوله**
بجیری که لسید الانصار گفته اند الخ کما فی البخاری فی حدیث سقیفه حیث قال عمر ابن
الخطاب مخاطبا لسعد ابن عباده الانصاری قاتلک الله انتهی و فی القاموس قاتله صح
الله ای لعنه الله انتهی مقام حیرت که خلیفه صاحب لصحابی جلیل القدر عظیم المرتبه استعمال چنین بزعم خود هم
الفاظ که بتکفیر بر وجه خاص بهمین سبب میکنند کنند و کسی از مدعیان ولای صحابه سر رحمت نکند مگر باید
هذا با این لفظ هم حکم کلی مشکک باشد که از بعض جایز و از بعض نا جایز فانه حظ العباد
قوله و بما نعتی که در آوردن قرطاس الخ کما مر سابقا من نسیم الریاض و ظهر من صح صح
الصحیحین لا حاجة لذکر الروایة لکثرة شهرتها بین الناس **قوله** و ابنه ای که
الخ کما مر فی المتن نقلا عن البخاری **قوله** بعلی که بحدیث ثقلین کرده اند الخ اما صح صح
ثقل اول یعنی مصحف مجید و عدم تمسک آن اما ظاهر پس عمل ثالث با آن هر چه بوده ظاهر است
کما فی البخاری و مسلم و اما معنا پس اکثر آیات را پس پشت انداختند مثل آیه مسح علی الرجلین و صح صح صح
تقسیم خمس بذوی القربی و آیات وراثت عموما و وراثه انبیا خصوصا و غیرها من الآیات البینات
و اما ثقل ثانی یعنی اهلبیت و عترت پس جناب سیده را ناخوش کردند و بعد انتقال المعصومه
اعراض از جناب امیر نمودند و قصد احراق بیت کردند و در خصوص خمس و فدک بسیار آزار دادند
و اما حسنین پس یکی را بزهر و دیگرے را جهارا و علانیة شهید نمودند و از اولاد آنحضرت
انحراف ورزیده اقتدا به ابو حنیفه و شافعی و غیرهما کردند و در کتب فقه خود اقوال زید و عمرو
بر غیبت نقل کنند و نوبت باستحسان و قیاس رسانند لاکن کلامے از سید الساجدین و زین العابدین

باقر علوم الاولین و صادق آل طه و یس سلام الله علیهم اجمعین روایتی هم نقل نکنند بلکه محدثین اینها از خدا و رسول شرم نکرده قدح در بعض این حضرات می نمایند وللتفصیل فی الاستقصار و تفصیل مخالفت اینها با اهل بیت کرام علیهم السلام در صمصام قاطع تصنیف حضرت سلطان العلما دام ظله العالی بشرح و بسط تمام مسطور بلکه موضوع رساله همین است **قوله** و باستخلافی که خلاف سنت پیغمبر احداث کرده اند الخ دلیلش ظاهر است که خلیفه اول خلیفه ثانی را بجای خود خلیفه مقرر کرد حالانکه رسول خدا صلعم کسی را خلیفه نکرده بود و حاجت استشهاد ندارد و شناعته لا یخفی علی ناظری کتب الکلام **قوله** بشوائبے که الخ ظاهر است که جناب رسول خدا صلعم بآن امر نه فرموده و من ادعا فعلیه البیان **قوله** و به افسوسی که الخ کما مر آنفا من حدیث کنز العمال **قوله** بگریه الخ کما فی الموطا لامامهم مالک و من فی المتن و **قوله** بروایتیکه الی **قوله** رو داده الخ بر ناظران کتب تاریخ ظاهر و آشکار است **قوله** خود کے الخ کما فی المرقاة شرح مشکوة و در متن عبارت آن مندرج است **قوله** مالیکه الخ چنانچه در روضة الاحباب مسطور است که خمس مال افریقیه عثمان بحکم داد و صحابه بر آن تغیر کردند **قوله** باصرارے که الخ بر ناظران کتب تاریخ مخفی نیست **قوله** و به تبلیه الخ شاه صاحب در تحفه مسروقه اعتراف بآن کرده اند **قوله** و بنا بیکه الخ در عهد ابو بکر هرگاه ابو سفیان نزد جناب امیر المومنین علیه السلام تردد نمود یزید پسرش را عامل شام کردند و وقت عمر هرگاه یزید انتقال کرد امارت شام برای معاویه مسلم داشتند حتی که تا وقت قتل عثمان معاویه امیر شام بود و بسبب همین طول مدت اوضاع خود درست کرده اینقدر جرأت بهم رسانید که با نفس رسول محاربه کرد و از جناب سبط اکبر خلافت انتزاع نمود و زهر داد و پسرش یزید بجناب امام حسین علیه السلام هر چه کرد اظهر من الشمس است پس این بلا بر اسلام خصوصاً بر ارکان دین بسبب طول مدت امارت معاویه بود و از همین جاست که گفته اند **شعر** بد کرد و ستم هم ز بد کردن اوست ✢ خون شهدا تمام بر گردن اوست ✢ **قوله** بفظاظتی و غلاظتی الخ ولی الله محدث دهلوی در رساله تفضیل الشیخین و نیز در ازالة الخفا در فصل چهارم مقصد اول و در آخر مآثر صدیق دو جا از صحیح ترمذی و مستدرک از زید بن حارث نقل کرده که او گفته ان ابا بکر حین حضره الموت ارسل الی عمر یستخلفه فقال الناس تستخلف علینا فظا غلیظا و لو قد ولینا کان افظ و اغلظ و ما یقول لربک اذا لقیته وقد استخلف علینا عمر الحدیث و اما اثبات اینکه فظاظت و غلاظت خلاف خلافت و امامت است پس ابن روزبهان در کتاب باطل خود تصریح کرده چنانچه گفته صریح العقل یحکم بان مدار الامامة علی حفظ

الجوهرة والعالم بالرياسته وطريق التعيش مع الرعية بحيث لا يكون فظا غليظا متنفرا
انتهى بقدر الحاجة **قوله** وسماحته وتظلماتیکه الخ کما لا یخفی علی ناظر فی کتب التواریخ
قوله واجماعیکه الخ مقصود اینست که در عین مدینه خلیفه ثالث کشته افتادند واحدی قصد نصرت
ایشان نکرد وگویا اجماع کرده بودند بر عدم نصرت ونزد مالک اجماع اهل مدینه حجت ست **قوله**
وطلحه الخ مخفی نماند که طلحه مرتکب قتل عثمان بود مثل عمرو عاص ومردم را تحریص وترغیب بر
قتل خلیفه ثالث میکرد چنانچه در تاریخ الکوفی وغیره کتب مندرج ست وحاجت بیان ندارد واما از
زبیر ابن العوام پس امرے که موجب انطفاے نائره فساد باشد بظهور نرسیده **قوله** لکانحکه
الخ ابو المظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی که باعتراف فاضل رشید از قدماے اهلسنت است
در کتاب مرآة الزمان میفرماید قال علی ابن الحسین رضی الله عنهما جاءت فاطمة بنت
رسول الله الی ابی بکر وهو علی المنبر فقالت یا ابا بکر افی کتاب الله ان ترثک ابنتک
ولا ارث ابی فاستعبر ابو بکر باکیا ثم قال بابی انت ثم نزل فکتب لها بفدک
ودخل علیه عمر فقال ما هذا فقال کتاب کتبته لفاطمة بمیراثها من ابیها
قال فماذا تنفق علی المسلمین وقد حاربتك العرب کما ترى ثم اخذ عمر
الکتاب فشقه انتهى بالفاظه **قوله** وشجاعتهاییکه الخ اکثر شجاعتهای شیخین و[illegible]
در نفحات الریاحین نوشته ام مفصل از وجیزه سحبان زمان اعلی الله مقامه فی الجنان باید دریافت
قوله برجزے الخ از روض الانف ابو القاسم سهیلی در متن کتاب گذشت **قوله** همین سوره
برائے که از ادائے او در عین راه معزول شده اند الی قوله بازگردانیده الخ [illegible]
فی متن الکتاب لا یخفی لطافته علی اولی الالباب **قوله** بمنبرے الخ اما آنکه معاویه
ابن ابی سفیان احداث سب بر اهلبیت خصوص بر جناب امیر علیه السلام کرده پس در صحیح مسلم
موجود ست حیث قال علیه ما علیه یا ابا سعد فامنعك ان تسب ابا تراب
انتهى بقدر الحاجة واما منصوب بودن این منبر ناجل وکمال پس از تاریخ ابو الفدا وغیره
کتب تواریخ اظهر من الشمس است حاجت استشهاد نیست **قوله** بجم غفیرے الخ پس تفصیل آن
بر ناظر کتب ذهبی دمشقی مثل تهذیب ومغنی وکتب یحیی ابن معین ویحیی بن قطان وعقیلی و
تصانیف ابن جوزے ودارقطنی وتاریخ ابن عساکر وابن نجار وابن خشاب وغیرهم
مخفی ومحتجب نیست که کسی را از منحرفین از اهلبیت یافته اند که برائے حدیثی وضع نکرده اند

ص

ص ع ص ع

ملاحظه در کنز العمال عن [illegible] سیوطی [illegible] من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله [illegible]

ص

قوله

قوله مجتهدینکه **الخ** پس تفصیل آن بر ناظر باب چارم نزهه و اکثر مصنفات جناب محقق علامه
آیة الله فی العالمین مولانا السید حامد حسین الحسینی الموسوی لازال ینبوع افاداته جاریة و شآبیب
برکاته ماطرة پوشیده نیست **قوله** منجا الفقهائیکه و اعلاطیکه الی قوله واقع شده **الخ** تفصیل این موکول
بر مطالعه استقصاء الافحام و عبقات الانوار و این طرز جدید را موجد همین علامه نحریر است دامت برکاته
و عمت فیوضاته **قوله** و تاویلیکه برای اجتهاد **الخ** مقصود ازین سخافت این تاویلات است
چنانچه بر ناظر اجوبه تحفه مخفی نیست **قوله** رشوتی **الخ** در تاریخ روضة الصفا و الفی عہ مسطور است که ده
دینار رشوت خالد ابن ولید بعد مراجعت از قبیله مالک ابن نویره بحاجب خلیفه اول داد که مرا وقتی
در قتل کن که عمر ابن الخطاب نزد خلیفه نباشد و گویند این اول رشوتی بود که در اسلام داده شد

صح صح

ف و همین خالد را سیف الله میدانند گویا این روایت موضوع باشد کما فی فیض القدیر شرح
الجامع الصغیر انتهی **الحمد لله** که بعض ازاله باختصار تام بعجالت تمام معرض تسطیر درآمد و تفصیل
آن طولی میخواهد و بر ناظرین کتب کلامیه خصوص عبقات الانوار فی امامة ائمة الاطهار و استقصاء الافحام
فی نقض منتهی الکلام و تشئید المطاعن لکشف الضغاین مخفی نیست ثم الحمد لله که بسعیهای جمیله
علمای کرام شکر الله مساعیهم القدر این مضامین رواج یافته که در یک روز این تعلیق در السلک
تالیف کشیده شد و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوة

صح

علی محمد و آله الغر المیامین کتبه العبد الذلیل مقرب علی
النقوی الحسینی عفا الله عنه فی النهار
الخامس عشر من شهر شعبان سنه ۱۳۰۸
هجری نبوی صلی الله علیه و آله

فی بلدة جگرانو بید الحقیر
سید علی نقی آکرهوی
تمام شد

در مطبع مجمع البحرین لودیانه باهتمام سید اصغر حسین نقوی حلیه طبع
پوشید ۱۲

ف محاذی عباراتیکه ص است آن عبارت را در اصول کتب فقیر بچشم خود دیده ام و جائیکه ص ع نوشته است
آن عبارت را جناب سید محقق علامه مصنف استقصاء الافحام در اصله بچشم دیده اند یعنی یا بر کتاب
مستطاب تشئید ص نوشته اند یا در هر دو کتاب خود یعنی استقصا و عبقات الانوار اشتهرهما الله
فی الامصار وارد فرموده اند و داب آنجناب ست که عبارتی را که بچشم خود ملاحظه نفرمایند بران علیحده ما نقل عنه
تحریر می کنند و عباراتیکه بران ص ص است آنرا فقیر از مصنفات یا منتخبات جناب محقق علامه بعد
تصحیح نقل از اصول کتب بسبب وجدان آن درین رساله وارد کردم و عباراتیکه بران علامت هیچ
تحریر نشده مبین آن را نه فقیر بچشم سر دیده و نه دیدن جناب علامه محقق بنظر من رسیده گو در واقع
بنظر اشرف اوشان گذشته باشد بلکه باعتبار دیگر علمای شکر الله مساعیهم بمعرض ادراج
رساله نمودم ۱۲

ولا یبغضه الا منافق و غیره من الاحادیث تراشیده اند و بشوخی که در اول اسلام بجانب شخصی داده احتمالیکه
ازین عبارات پیدا کرده اند که هم قاعده عربیه و فارسیه ظاهر میشود و گفته میشود که شاه صاحب باین درجه
استعداد فهم عبارت فارسی هم نداشتند شاید باعتبار حافظه و اطمینان از معتقدین خود توجه بعبارات این
کتب نکرده بلی با کامه نوشتند آنچه نوشتند لاکن حیرانم که تشیید شان و مصنف منتهی الکلام و باقی تلامذه
و منصفان نسخه صحیحه بوجهی که باظهار بعضی علمای کابلی اند و باعتراف بعض علمای شاهجهان آباد خود شاه صاحب
نیز اصلاح این نسخه غیر صحیحه کوشش نکرده اند و چرا اصل مطبع که هر بار بتحریف و تصحیف و نظر اصلاح
نموده اند و حاشیش مثل نسخهای صحیح نگارسی که هر شارح را نسخه علاحده ثابت نموده اند درین مقام هم اصلاح
نکرده اند اللهم الا ان یقال که بسیار اصلاح کرده اند و از تصحیحش عاجز آمده عبارت تحریف یا که بکار برده اند و این قدر
اغلاط و عثرات و اکذوبات و افتراآت و تحکمات و تدلیسات و تلبیسات که می بینی و احصای آن نتوان
اصلاح که صلاحیت اصلاح ندارد باقیمانده است فقط ص ۴۹ ۵ ط **قال** ازین روایت بصراحت معلوم
میشود که ابوبکر صدیق ازین خدمت معزول نشده و نه در خدمت غیر دخل میکرد و منادیان را منصب منیر بود پس
هم چون عزل واقع نشده جای تمسک [illegible] الحاجة **اقول** مخفی نماند که منقول مستهم تمثل قول
سابق نص صریحیست بر عدم صحیح کتب خود چرا که علمای اهلسنت این دخل ابی بکر را منافی عزل او نمی دهند بلکه آنچه
گفته اند اهلسنت که حضرت امیر آن را خود چندان بلند منقولیست فرمود که تمام مردم برسد لهذا ابوبکر ابوهریره را
مقرر کرده بود که آنچه آنحضرت تبلیغ میکرد آن را گفته تا مردم دیگر که بعید باشند بشنوند چنانچه ابن حجر در فتح
الباری در کتاب التفسیر در شرح حدیث اعدینا ذنین ابی هریره با امر ابی بکر گفته **قال الطحاوی**
فی مشکل الآثار هذا مشکل لان الاخبار فی هذه القصة تدل علی ان النبی صلی بعث ابابکر
بذلك ثم اتبعه علیا فامره ان یؤذن فکیف یبعث ابوبکر اباهریرة ومن معه بالتاذین
مع صرف الامر عنه فی ذلك الی علی ثم اجاب بما حاصله ان ابابکر کان الامیر علی الناس
فی تلك الحجة وکان علی هو المامور بالتاذین بذلك وکان علیا لم یطق التاذین بذلك
وحده واحتاج الی من یعینه علی ذلك فارسل معه ابوبکر ابا هریرة وغیره انتهی
بقدر الحاجة افسوس که شاه صاحب چه میفرمایند و علمای متقدمین شان چه می سرایند عاقل منصف اگر
که غور کند بیچاره طحاوی جوابها در باب تقرر ابوهریره برای تاذین میدهد و ابتدا توجه بآن مشکل که
طحاوی را افاده نفرموده تقرر ابوهریره را موجب شراکت ابوبکر در آن خدمت می پندارند و اشکالی که طحاوی
بصدد مشکل در مشکل الآثار رفع میکند آنرا از خود وارد ساختند ۱۲ + ص ۴۹ ۵ ط

قال آنچه مدیم بر احتمال اول که ظاهر لا یؤدی عنی الا رجل منی آنرا تقویت میکند اقول کذب بحت است و دلیل کمال تشابه صاحب
که چیزیکه نص است آنرا احتمال میفرماید چرا که لا یؤدی عنی هرگز معنای دیگر جز این ندارد بلکه نص است بر عزل ابوبکر و
از لفظ ظاهر که در کلام شاهصاحب واقع شده فهمیده میشود که این فقره معنای دیگر هم دارد و حال آنکه ندارد و این
تلبیساتش را عاقلان خوب میدانند ۱۲ ص ۵۴۹ ط قال و نیز حکم استرداد سوره را از ابی بکر ف ۳۷
بکبیر و آنرا بخوان بر تقدیر صحت این جمله موید میشود اقول تشکیک در صحت این جمله ناشی نیست مگر یا از غایت جهل
و لداد یا بسبب تعصب و عناد که با اهلبیت خیر العباد دارند کما ظهر لک آنفا و سیظهر عنقریب که علمای مخالفین اعتراف
این جمله کرده اند ۱۲ ص ۵۴۹ ط قال این عزل بسبب عدم لیاقت و قصور قابلیت ابوبکر نبود ف ۳۷
اقول اولا کذب بحت است که عبارت تفسیر نظام نیشاپوری مشعر بلیاقتی ابی بکر گذشت ثانیاً باطل است بجهه بطلان
دلیلش که بعد ازین گفته و آن اینست ص ۵۴۹ زیرا که باجماع ثابت است که ابوبکر از امارت حاج معزول نشد انتهی اجماع
انته یکسو سنیان هم برین دعوی اتفاق ندارند و وجه بطلانش اینکه از روایات اهلسنت عزل ابی بکر از حج ثابت میشود
چنانچه افضل المتاخرین محققین جلال سیوطی در جمع الجوامع بروایت ابن جریر آورده عن الحارث ابن مالک قال
خرجت الی مکة فلقیت سعد بن مالک فقلت له هل سمعت لعلی منقبة قال قد شهدت له
اربعا لان یکون لی احدهن احب الی من الدنیا اعمر فیها عمر نوح ان رسول الله بعث ابابکر ببراءة
الی مشرکی قریش فسار بها یوماً و لیلة ثم قال لعلی الحق ابابکر فخذها منه فبلغهم ورد
علی ابابکر الحدیث و در کنز العمال مذکور است عن ابی بکر بعثه ببراءة الی اهل مکة الی ان قال فرجع ابوبکر
فسار بها ثلاثا ثم قال لعلی الحقه فرد علی ابابکر و بلغها انت ففعل فلما قدم ابوبکر
فقال یا رسول الله حدث فیّ شیء قال ما حدث فیک الا خیر لکن امرت ان لا یبلغه الا انا او رجل منی
حم لی احمد بن حنبل فی مسنده و ابن خزیمة و ابو عوانة قط فی الافراد ای دارقطنی انتهی و جناب السید
السند مرجع العلماء فی المعالم الدینیة و العلوم الالهیة السید الاجل الانور العالم المقدس الازهر الحکیم الالهی و الفقیه الربانی
سید عصره و صفوة دهره الامیر الکبیر و البدر المنیر علامة الزمان و اعجوبة الدوران المسمی بمحمد الملقب بباقر الداماد الحسینی نور الله
ضریحه و عطر الله مضجعه در حاشیه تقویم الایمان فرموده فی کتاب در السمطین لمحدثهم الناقد الحموی باسناده
عن زید ابن یثیع عن ابی بکر ان النبی بعثه ببراءة الی اهل مکة الی ان قال فسار
بها ثلاثا ثم قال لعلی الحقه فرد علی ابابکر و بلغها انت ففعل فلما قدم ابوبکر علی النبی
بکی الحدیث و در روضة الصفا فی سیرة الانبیاء و الملوک و الخلفاء از اعلام الوری آورده جلد ۳
ص ۲۱۲ که چون علی در راه به ابوبکر رسید ابوبکر پرسید که ای علی چه واقع شده مگر در شان من چیزی نازل

گشته علی

گشته علی گفت نه و لکن رسول خدا برا فرموده که سوره برائت از تو بستانم و من بر مشرکان خوانم عهد ایشان را باطل گردانم ابوبکر هم از راه برگشته نزد رسول الله آمد و بعرض رسانید که انک اهلتنی لامر طالت فیه الاعناق فلما توجهت له رددتنی عنه مالی انزل فی قرآن فقال النبی لا ولکن الامین هبط الی عن الله عزوجل لانه لا یودی عنک الا انت او رجل منک و علی منی و هو اخی و وصیی و وارثی و خلیفتی فی اهلی و امتی من بعدی یقضی دینی و ینجز وعدی و لا یودی عنی الا علی انتهی بقدر الحاجة و ازین روایات بصراحت معلوم شد که جناب رسول خدا امیر مومنان حکم فرموده که ابوبکر را از راه برگردانند و جناب امیر او را از راه برگردانیدند و ابوبکر گریان و نالان بخدمت حضرت رسالت رسید پس ثابت شد که از امارۀ حاج هم معزول شد و اگر معزول نشدی چطور آنحضرت حکم برد او میدادے بلکه میفرمودے که ابوبکر امارت حج نماید و جناب امیر سوره برائت رساند ۱۲ و ازینجاست که ابن روزبهان رد ابوبکر را که (علامه حلی علیه الرحمه نقل کرده و نقله لاداء سورة البرائة ثم رده انتهی (یعنی عزل او از امارۀ حج و السنة چنانچه بجواب علامه علیه الرحمه از دلیل عاجز آمده زبان بسب و شتم کشاده و در پی تجهیل ایمه خود افتاده و گفته من غایة جهلک بالاخبار انک تدعی انه لما لحقه علی رجع قبل الحج فیا ایها الجاهل من حج تلک السنة تخالف الخبر المتواتر ام تدعی انه لم یحج فی سنة تسع احد و کل هذا من جهلک و بغضک للحق انتهی هذیاناته پس اینجا باید دید که در حق ایمه خود مثل ابن جریر و احمد ابن حنبل و ابن خزیمه و ابوعوانه و دارقطنی که رد ابوبکر را روایت کرده اند چه میگویند و آیا ایشان جاهل و مبغض و منکر متواتر بوده اند بالجمله هرگاه نزد ابن روزبهان رجع ابوبکر همین عزل او از امارۀ حج است مطلوب بلا کلفت حاصل شد و معهذا چون روایت معتمده اهلسنت ثابت شد که ابوبکر از راه بازگشت پس تا وقتیکه بدلیلی که مفید یقین باشد ثابت نمایند که ابوبکر باز بامارت حج مقرر شد بر اثبات تمام نمیشود و آنچه ابن روزبهان گفته ام تدعی انه لم یحج فی هذه السنة احد انتهی وجه ملازمت نمی فهمید آیا امارۀ حج منحصر در ابوبکر بود و درین سالها که رجوع ابی بکر امیر حج نباشد بلکه بروایات شیعه اثنا عشریه ایدهم الله تعالی فی الدارین صحیح و ثابت است که در انسال بعد مراجعت ابی بکر جناب امیر کل امیر امیر حاج بود فافهم ۱۲ ص ۵۵ ط ۳۹

قال لیاقت قرارت چند آیه قرآنی باواز بلند که هر حافظ و قاری میتوانند سر انجام داد پیدا است و اثبات نخواهد بود واسطه ابوبکر را **اقول** کذب بحت است اولاً مخالف است با آنچه که خود شاه صاحب در ص ۵۱ افاده فرموده اند) و چون اینکار هم از مهمات عظیمه بود پس لابد شخص هم عظیم القدر بزرگ مرتبه باشد مثل ابوبکر لهذا جناب پیغمبر علی را باینکار امیر ساخت ثانیاً اگر این امر بغایت عظیم المرتبه نمی بود ابوبکر چرا بخدمت جناب مقدس نبوی عرض مینمود اهلتنی لامر طالت فیه الاعناق و چرا ابوبکر

بخدمت حضرت رسیده گریه وزاری وجزع وبیقراری آغاز نهاد که مرا الغا قصدی بود و حالی لیاقت ابوبکر از جناب
باری و جناب رسالت ثابت گردید که لیاقت نداشتند ۵ ص ۵۵ قال باجماع اهل سیر ثابت و مقرر است
که علی مرتضی درین سفر اقتدای ابوبکر میکرد الی قوله متابعت او مینمود اقول کذب بحت است چراکه هرگز اجماع
اهل سیر بران ثابت نیست واگر بالفرض بعض اتباع و اشیاع ابوبکر گفته باشند اهل حق آنرا کجی باور میکنند
تتمیم نفعه عمیم چون از اثبات نصب و عزل ابی بکر از ادای سوره براة که رسالتی عظیم بوده جناب خاتم در باب آن
گفته که لیؤدی عنی الا رجل منی (فارغ شدیم عدم لیاقت ابوبکر از ادای آن که مورث عار و ننگ فراوان برای
وپیروانش است خود ثابت گردید پس خیانت بعض متسننین که بهره از دین و دیانت ندارند باید شنید بدانکه بعضی سفهای متعصبان
مثل مشهور هرچه خواهی کن وجهی برای عزل ابوبکر از ادای سوره براة تراشیده اند و آن اینکه چون برات متضمن بفضیلت ابی بکر
بود و لهذا مناسب نبود که ابوبکر مدح خود بزبان خود بیان سازد پس حضرت رسول خواست که مدح او را کسی دیگر بکفار رساند
و این کذب بحت است تفصیلش اینکه ابن حجر در فتح الباری درباب واذان من الله ورسوله من کتاب التفسیر
گفته قیل انما لم یقتصر النبی علی تبلیغ ابی بکر عنه براءة لانها تضمنت مدح ابی بکر فاراد ان
یسمعوها من غیر ابی بکر وهذه غفلة من قائله حمله علیها ظنه ان المراد بتبلیغ براءة کلها
ولیس الامر کذلک لما قدمناه وانما امر بتبلیغه منها اوائلها فقط انتهی و بعضی گفته اند
النداء امر صغیر لا یلیق بالامراء مثله فصرف النبی عن ابی بکر لکونه الامیر رفعاً لدرجته
عن مثله وهو فضیلة له انتهی سبحان الله جای عبرت است که تبلیغ آیات قرآنی را امر حقیر میگوید
گو این ناصبی بزعم باطل خود کمال فضیلت ابی بکر ثابت کرده لاکن بنظر روایات سابقه در تحقیق وتشنیع او کوشیده
ونهایت نقصان عقلش ثابت کرده که ابوبکر این امر را نهایت عظیم میدانست و در معزولی خود دلتنگ گردیده
وناخوش شده و بجهه کئیب بخدمت پیغمبر حاضر شده و گمان نزول چیزی در حق خود کرده وانزل فی شیء
گفته وبکا و زاری بجهه فقدان آن کرده و گفته اهلتنی لشیء طالت فیه الاعناق فلما توجهت له
رددتنی و جناب شاه صاحب سرآمد متکلمین هندوستان بزعم خود برای اثبات شراکت ابوبکر با جناب امیر
کوشش ها کرده که بسبب تصریحات سابقین بمقصود خود نرسیده با این همه این ناصب بعداوت اهلبیت علیهم السلام
چگونه میگوید که شان ابوبکر ازان ارفع بود این نفهمیده که رسانیدن آیات قرآنی کار انبیا و اوصیاست لاغیر
این ناصبی چنین امر را حقیر میگوید کبرت کلمة تخرج من افواههم ۱۲ ص ۵۱ ط
قال ابوبکر که مظهر رحمت الهی بود اقول آری کاش معنی اش بذهن نمیرسد که بکدام مذاق فرموده اند ثانیا تا
وقتیکه دلیل آن از کتاب وسنت نیارند کاذب اند ثالثا جناب باری عز اسمه صحابه پیغمبر را بلفظ اشداء

علی الکفار

على الكفار تعريف كرده است و بصورت ابوبكر را بيد كه ازين تعريف خارج باشد ١٢ ص ٥٥١ ط سطر ٨
قال در حق او ارشاد فرمودند ارحم امتی بامتی ابوبکر **اقول** هذا موضوع لیس بحدیث کما
اعترف المناوی فی فیض القدیر شرح جامع صغیر ارؤف امتی بامتی ابوبکر الخ ع ای
ابو یعلی من طریق ابن السلمانی عن ابیه عن ابن عمر بن الخطاب وابن السلمانی حاله معروف
لکن فی الباب ایضا عن انس وجابر وغیرهما عند الترمذی وابن ماجه والحاکم وغیرهم
لکن قالوا فی روایتهم بدل الرؤف ارحم وقال ت ای الترمذی قال ک ای
الحاکم علی شرطهما وتعقبه ابن الهادی فی تذکرته بان فی متنه نکارة وبان شیخه ضعیف
بل رمی وضعه انتهی پس حدیثی که نزد خود اهلسنت هم موضوع باشد بمقابله اهل حق بان استدلال
کردن دلیل سفه وجهل است ١٢ ص ٥٥٢ ط ١١ **قال** زیرا که حضرت امیر عمر ابن ابی سلمه را الی آخر
قال بکار موجها دانموده **اقول** خیانتی علیحده عجیب و تدلیسی تقلیدی نصر الله کابلی غریب بکار برده اند حال
آنکه جناب امیر ابن ابی سلمه را معزول بسبب نالیاقتی او نفرموده اند بلکه بسبب پیش آمدن حرب معاویه ابن ابی
سفیان خلیفه پنجم سنیان برای اعانت و استظهار طلب فرمودند چنانچه عبارت نامه جناب امیر اینست اما بعد
فانی قد ولیت النعمان ابن العجلان علی البحرین ونزعت یدک بلا ذم لك ولا تثریب علیك
فلقد احسنت الولایة وادیت الامانة فاقبل غیر ظنین ولا ملوم ولا متهم ولا ماثوم فلقد
اردت المسیر الی ظلمة الشام احببت ان تشهد معی فانك ممن استظهر به علی جهاد العدو
واقامة عمود الدین ان شاء الله تعالی انتهی کلامه صلوات الله علیه وسلامه در بین عزل و عزل جناب
عتیق بون بعید است **اول** اینکه بسبب ضرورت جهاد با ظلمه شام عزل ابن ابی سلمه و طلب او واقع گردیده
بخلاف عزل ابوبکر که احادیث کثیره بر همین معنی دلالت دارد که او لیاقت ادای سوره برات نداشت چنانچه
جناب آنحضرت فرموده لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی **دوم** آنکه جناب امیر ابن ابی سلمه را از امارت بحرین
معزول فرموده بکاری عمده ازان نامزد فرمود و نصب ابی بکر بر امارة حج بعد ازین عزل غیر ثابت کما مر آنفا
سوم اینکه عزل ابی بکر قبل از مباشرت امر مامور به واقع شده بخلاف عزل ابن ابی سلمه که بعد مباشرت امر
مامور به با انقطاع مصلحت و ضرورت طلب او واقع شده والفرق بین العزلین بین انتهی ١٢ مقام حیرت است
که شاه صاحب ناقص مضمون نامه را نوشتند وتضلیل عوام مد نظر فرمودند ١٢ ص ٥٥٢ ط ١١ **قال**
اگر ابوبکر صدیق لیاقت و قابلیت الی آخر الطعن **اقول** کذب محض است چرا که از روایات اهلسنت معلوم گردید
که وقتیکه ابوبکر بخدمت رسول خدا حاضر شد گریست تعجب که آنچه شاه صاحب فهمیدند ابوبکر نفهمید که امری که از من معزول

شده بجناب امیر حواله شده امری سهل و آسان است و وجه صرف هم ظاهر که عادت عرب است که معامله عهد و پیغام را اقارب سرانجام میدهند نه اباعد گو در فضل اقدم باشند و نیز برابر با امیر بود بچند مرتبه ازین اعظم است گر لیتن چه معنی دارد اگر بذهن خلک فرسای عتیقی نگذشته بود جناب پیغمبر خدا آنرا وقت گریه او بقینه تقریر نمود که چنان گمان میبری که این عزل در قدر تو نقصان کرده حال آنکه ترا بر امرے که ازین عظیم است امیر کردم و روجه صرف این امر نه عدم لیاقت تست بلکه بسبب عادت عرب این صرف واقع شده نه آنکه علی از تو افضل باشد فانظروا یا اولی الابصار **لطیفه** بعض فجار گفته اند که چون درین ماده نقض عهدی که با کفار بسته بود منظور بود و حسب عادت کفار عرب شکست و بست عهد تعلق با شخص داشت که بسته باشد یا آقارب آن شخص لهذا جناب رسولخدا جناب امیر را که با آنحضرت قرابت قریبه داشتند فرستادند چون عزل ابوبکر باین وجه باشد کسر شانش متحقق نخواهد بود و ابی علی از مشایخ معتزله برین موقفه **اقول** معاذ الله که جناب خاتم المرسلین احیای رسمی از رسوم کفار کرده باشند بعثت آنحضرت برای رفع رسوم جاهلیت بوده نه عکس آن و بالفرض اگر چنین میبود تا پیغمبر خدا اولا ابوبکر را چرا میفرستاد و ثانیا آن تسلیه ابوبکر باینحرف چرا میفرمود ۱۲ **چونکه** غزوات و اکثر سرایا بحمد الله اتمام کو پهونچے اور شیخین بلکه خلفاے ثلثه سے کوئی امر ایسا ظاهر نهین هوا که اونکے معتقدین اوسکو دیکهه کر خوش هون لاچار شاهصاحب نے تحفه مین چند دعوے بی سروپا اس باب مین کئے هین که خبط کو بهتان و افترا و کذب سے جمع کیا هی اور جواب اوسکا کتب کلامیه فرقه ناجیه کثرهم الله تعالی فی البریة مین خصوص تشیید المطاعن مین بخوبی موجود هے لاکن رساله بعض احبائی سلمه الله تعالی سے که سابق جسکا ذکر سوره برات مین هو چکا هے بعض اکذوبات شاهصاحب کے بمقتضاے مصرعه **مشهور** چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار ٭ یهان وارد کئے جاتی هین که جسطرح مبطل اوهام اهلسنت هین اوسیطرح مثبت کذب شاهصاحب موصوف مین

(۱۲) کذب ص ۵۳۹ ط **قال** باجماع اهل سیر و تواریخ از شیعه و سنی ثابت و صحیح است که ابوبکر را بعد شکست احد چون خبر رسید که ابوسفیان بعد مراجعت نادم شده میخواهد که بر سر مدینه تازد آنجناب در مقابله حضرت فرمود و ابوبکر بمقابله آنها پرداخت **اقول** دعوے اجماع کذب بحت است خصوص آنچه نسبت بشیعه ارشاد شد پس حاشا و کلا که در کتب اهل حق اثری از امارت جناب عتیق درین سریه باشد ۱۲ من اراد التفصیل فلیرجع الی تشیید المطاعن صفحه ۴۵۵ لانه لایثبت بطریق اهل السنه ایضاً ۱۲

(۱۳) ص ۵۴۰ ط **قال** در سال ششم چون بغزوه بنی لحیان برآمدند و آن قبیله خبر توجه آنحضرت شنیده بر سر کوهها تحصن نمودند آنحضرت یک دو روز در منزل ایشان اقامت فرموده سرایا باطراف فرستاد ازانجمله سریه عمده که سرکرده آن ابوبکر بود که بسمت کراع الغمیم رخصت یافت **اقول** کذب بحت چرا که در کتب معتبره سیر از سرکردگی ابوبکر درین سریه حرفی

یافته نمیشود

یافته نمیشود چنانچه در کتاب درج الدرر مذکورست و در ماه ربیع الاول سال ششم از هجرة غزوه بنی لحیان واقع شد ارباب
سیر آورده اند که سید رسل میخواست که از اصحاب رجیع که عاصم و خبیب و بعضی دیگر را اسیر کرده و کشتن داده بودند انتقام کشد
پس ابن ام مکتوم را در مدینه خلیفه ساخت و با دویست مرد و بیست اسپ به بهانه توجه بجانب شام روان شد میخواست که ناگاه
ایشان را دریابد غالباً بانجماعت خبر رسیده یا خود حزم و رعایت کرده بودند و در کوه متحصن گشتند و وقتیکه آنحضرت بآنجا
رسید دشمنان را ندید و عده سوار را بجانب عسفان فرستاد و سوار از ایشان تا کراع الغمیم رفتند و غرض آن بود که قریش را
تخویفی واقع شود و در روایتی آنست که دران سفر خود بعسفان رسید انتهی اما آنچه مصنف روضة الاحباب گفته که ابوبکر
صدیق را با ده سوار تا غمیم فرستاد تا آوازه لشکر اسلام بقریش رسد و خوف در دل ایشان پیدا گردد ایشان با موضع رفتند
و با هیچ دشمن اتفاق نیفتاد و نزد حضرت باز آمدند انتهی پس چون ماخذ این روایت مذکور نکرده قابل اعتماد نباشد
و چگونه معتمد باشد حالانکه قسطلانی و ابن حجر و عینی اعتراف کرده اند که امارت ابوبکر در سوای سه مقام ثابت نیست
و بر فرض صحت پس دعوی شاهصاحب که این سریه عمده بوده بلاشبه کذب و بهتان و تزویر و تلبیس است چه
سریه عمده درین مقدمه سریه محمد ابن مسلمه بود که دران سریه بتصریح مصنف روضة الاحباب سی سوار بودند و بر سر دشمنان
تاختن آوردند چند نفر را کشتند و صد و پنجاه شتر و سه هزار گوسفند بغنیمت گرفتند و درین سریه همگی ده سوار بودند
و با هیچ دشمن اتفاق ملاقات نیفتاد و نه غنیمتی بدست آمد و نیز از فرستادن ابوبکر و ده نفر دیگر برای کاری
لازم نمی آید که ابوبکر را امارت شان هم حاصل باشد و از همین جاست که قسطلانی با وجود اقرار باین معنی
که امارت ابی بکر در سوای سه سریه مذکور ثابت نیست در مواهب لدنیه در بیان این غزوه گفته و بعث ابابکر
فی عشرة فوارس لتسمع بهم فیذعرهم فاتوا کراع الغمیم ثم رجعوا و لم یلقوا احدا انتهی
پس معلوم شد که قسطلانی هم فرستادن ابوبکر با این ده سوار موجب امارة ابوبکر نمیداند و الا مناقضت بکلام
یا کلامی که در شرح بخاری گفته لازم میآید و رفتن ابوبکر هم درین سریه مختلف فیه است چنانچه در بلوغ المرام
مختصر سیرت شامیه مسطورست ثم بعث فارسین و قیل ابابکر فی عشرة فوارس لتسمع به قریش انتهی
بقدر الحاجة و این عبارت صریح است در آنکه ارسال ابوبکر درین سریه مختلف فیه است بلکه ظاهر عبارت دلالت دارد
بر آنکه ارجح همین است که آنحضرت فقط دو کس را فرستاده و لفظ قیل بنابر افاده تلمیذ رشید شاهصاحب دلالت
بر ضعف و تمریض دارد ۱۲ ص ۲۵ ط ۴ **قال** در غزوه خیبر چون جناب پیغمبر را درد شقیقه عارض شد ف ۱۴
و هنگام محاصره قلعه بود ابوبکر را نائب خود کرده برای فتح قلعه فرستادند آنروز از ابوبکر جنگ سخت بظهور
آمد **اقول** الکذب و تلبیسی بیش نیست تفصیل این اجمال آنکه شاه ولی الله والد ماجد شاهصاحب در رساله
تفضیل الشیخین در مآثر ابی بکر آورده فلما نزل برسول الله بخیبر اخذته الشقیقة فلم یخرج الی الناس

وان ابابکر اخذ رایة رسول الله ثم نهض وقاتل انتهی ازین ظاهر است که پیغمبر خدا ابوبکر را نایب خود
نکرده حتی که حضرت از خیمه بسم بیرون نیامد بلکه جناب صدیق خود بخود رایت را گرفته برای قتال رفتند و درین
امارت از ابوبکر سوای جبن امری دیگر بروی کار نیامد که منهزماً مراجعت فرمودند بالاتر ازین همه اینکه شیخ تقی الدین
احمد ابن تیمیه حنبلی که از اکابر علمای اهلسنت است و پاره از فضایل هوشش ربای او از زبان مصنف منتهی الکلام
باید شنید (در کتاب منهاج السنة در منهج ثانی در جواب دلیل سابع) گفته ولم یکن الرایة قبل ذلک ای
قبل ورود علی لا لابی بکر ولا لعمر ولا قربها واحد منهما بل هذا من الاکاذیب انتهی بعبارته
بلفظه پس شاهصاحب چرا از امرے که نزد امام شان از اکاذیب است استدلال میفرمایند و از اینجا ظاهر شد که حضرات
متسننین امر واحد را در مقام منقصت خلفا از اکاذیب میشمارند و همان امر را در مقام اثبات فضیلت شان نادم
ک ١٥ خاشده می نگارند فتدبر فانه دقیق ١٢ ص ٣٠٥ ط ٢ قال در سال هفتم ابوبکر را بر سر جمعی از بنی
کلاب فرستادند وسلمه ابن الاکوع با رساله خود متعینه ابوبکر شد و با بنو کلاب محاربه نموده جمعی را بقتل رسانید
و گروهے را اسیر کرده و بر بنی فزاره نیز امیر لشکر ابوبکر صدیق بود **اقول** جناب شاهصاحب بعد جد و کد
بسیار امارت یک سریه برای ابوبکر برآمد کردند وافضیحتاه که آنهم چنانچه باید از کتب خود شان ثابت
و صحیح نمیشود مقوی این مقال آنکه از ادعای قسطلانی و ابن حجر عسقلانی و عینی شراح صحیح بخاری امارت ابوبکر در همین
دو سریه ظاهر میشود لاکن عبارات کتب معتبره دلالت بران دارد که این هر سه بزرگ را اشتباهی رو داده که سریه
بنی کلاب و سریه بنی فزاره را دو سریه گرفته اند حالانکه در نفس الامر یک سریه بود در روایات اختلاف واقع شده
که آیا این سریه ابوبکر بسوی بنی کلاب بود یا بسوی بنی فزاره و ثانی را صحیح پنداشته اند که مسلم آنرا روایت کرده
چنانچه خود قسطلانی در مواهب لدنیه وحسین ابن الحسن الدیار بکری در تاریخ خمیس و محمد ابن
احمد ابن علی ابن محمد ابن محمد ابن عبد الرحمن ملقب بتقی الدین فاسی مکی مالکی در
عقد ثمین فی تاریخ بلد الله الامین باین تصریح کرده اند واللفظ للاول ثم سریة ابی بکر الصدیق
الی بنی کلاب ناحیة ضریة فی شعبان سنة سبع ویقال الی فزارة وفی صحیح مسلم فزارة وهو الصواب
باقی هر دو عبارت متقارب باین است پس بنابرین امارت ابی بکر باین تطاول زمان وامتداد دوران و کثرت
مفترات والکذوبات مناقب او فقط در یک سریه منحصر شد **وهو ایضا مما اختلف فیه** چنانچه در بلوغ المرام مختصر
سیرت شامیه مذکور است قال فیه الباب الرابع والعشرون فی سریة ابی بکر الصدیق قیل زید ابن حارثة
الی فزارة بوادی القری انتهی پس امارت ابی بکر در یک سریه هم ثابت نشد ١٢ پس ازینجا بکمال شاهصاحب باید
پی برد که امرے که نزد محققین خود شان محقق نیست بتزویر تقریر خود که از ثنا از نور دیده خطاب یافته آمد باین جسارت

بجا یا کانه

بی باکانه بمقابله اهل حق ارشاد فرمایند وازین میندیشند که هرگاه خصم رجوع بکتب فن خواهد نمود جای که در حق شان
ک ۴۶ نخواهد گفت ۱۲ ص ۳۵ ط **قال** در معارج وحبیب السیر موجود است که بعد از غزوه تبوک اعرابی در خدمت جناب پیغمبر
آمده عرض نمود که قومی از اعراب در وادی الرمل مجتمع گشته داعیه شبخون دارند جناب پیغمبر نشان خود را به ابوبکر صدیق
داد و او را امیر لشکر ساخته بجماعتی فرستادند **اقول** کذبی و خیانتی بیش نیست بلکه از قبیل استدلال
بآیه لاتقربوا الصلوة بر عدم وجوب صلوة است زیرا که بعد این عبارت در معارج وحبیب السیر آنچه مذکور است
صریحست در انهزام شیخین تا آنکه جز جناب رسولخدا جناب امیر را برای کفایت این مهم فرستاد و شیخین را محکوم
آنحضرت ساخت و آنجناب فتح این مهم نمود چنانچه در حبیب السیر بعد از آنچه شاهصاحب نقل کرده اند مذکور است
که ابوبکر چون بدانجا رسید یکبار کفار از اطراف و جوانب حمله آوردند سپاه اسلام انهزام یافت آنگاه حضرت رسالت
پناه رایتی دیگر با امیر المؤمنین عمر ارزانی داشت و آنجناب را با طایفه مسلمانان جهة تدارک آنمهم ارسال فرمود
فاروق اعظم نیز بطریق صدیق اکبر منهزم باز آمد عمرو عاص متکفل مهم انجام آن امر گشت او نیز بی آنکه مهمی پیش برد
بمدینه باز گردید بعد از ان حضرت مقدس نبوی بجهة ولایت مآب مرتضوی لوای عقد فرمود آنجناب را امیر دار طایفه از
سپاه ظفر پناه فرمود و فرمان داد که شیخین و عمرو نیز با آن لشکر دران سفر موافقت نمایند و از استصواب شاه گردون
پناه تجاوز جایز ندارند و آنحضرت تا مسجد احزاب امیر المؤمنین علی را مشایعت فرمود و در شان آنجناب ع معانیکه بر لب
ما رسیده بود فاستجلنا ما شنیده بر زبان وحی بیان گذرانیده بجانب وادی الرمل سبیل فرمود حیدر مرتضی
کرم الله متوجه مقصد گشته شب سیر مینمود و روز از راه بیکطرف رفته میل استراحت میکرد چون نزدیک بمکان
مشرکان رسید از طریقی که منتهی بمعظم وادی میشد باهستگی در حرکت آمده بنفس نفیس پیش لشکر میرفت و عمرو عاص
از حرکات و سکنات شاه عالی مقام استشمام شمایم فتح و فیروزی نموده خواست که آنمهم را بزیان آورد و
بنابران با شیخین گفت که درین راه از وحوش و ذیاب این وادی خطرهاست مصلحت آنست که از جانب اعلی
وادی بر سر اعدای دین شبخون زنیم شیخین این سخن با علی مرتضی در میان نهادند اما بسمع قبول راه نیافت
خاطر نشان ایشان کرد که از سلوک طریق فم وادی بکام دل از اعادی انتقام میتوان کشید و از راهی که عمرو عاص
روی نمود دست در گردن مقصود حمایل نمیتوان کرد لاجرم شیخین دیگر سخن عمرو عاص گوش نکردند و او
مضطرب شده زبان بتخویف لشکریان بگشود و از متابعت شاه ولایت پناه ایشانرا نهی فرمود لاکن ملتفت
بمقال او نشدند و امیر المؤمنین علی بمقتضای رای صواب نمای خود طی مسافت مینمود صبحی که مقارن شام خذلان
مشرکان بود ناگاه بسر ایشان صمصام انتقام در ارباب کفر و ظلام نهاد و آنجماعت تاب دیدار انوار ذو الفقار حیدر
کرار نیاورده مانند خفاش از پرتو آفتاب فرار نمودند و خورشید نصرت و ظفر از افق عنایت ملک داد گر طالع گشته

سوره والعادیات دران واقع نازل شده حضرت رسالت نباه اصحاب را بفتح بشارت داد وچون امیرالمومنین علیه
مهام اعدای دین را طبق دلخواه ساخته اعلام مراجعت برافراخت وبحوالی مدینه طیبه نزدیک رسید سرور انبیا همراهان
یاران را باستقبال شاهمردان مامور گردانید وخود پیش ایشان روانشد و دران وقت چشم امیرالمومنین حیدر بر
حضرت پیغمبر افتاد از اسب پیاده گشت آنحضرت فرمود یا علی سوار شو که خدا ورسول از تو راضی اند امیرالمومنین از
خوشدلی گریان شده رسول فرمود یا علی لولا انی اشفق ان یقول فیک طوایف من امتی ما قالت
النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر بملاء من الناس الا اخذوا التراب
من تحت قدمیک انتهی این روایت دلالت تامه بر منقصت شیخین دارد واز هر فقره اش فضلیت و
نهایت جلالت قدر جناب امیر بکمال ظاهر وعلاوه بران بر بیدینی ونفاق وخدع وتدلیس عمرو عاص شاهد است
ویا قضیه کلیه مشهوره الصحابة کلهم عدول که در واقع بهزار جزئیه منقوض است برهم می خورد ونیز خفت عقل
شیخین یا مشارکت شان در نفاق وقصد برهم زدن نصرت اسلام واضح میگردد که کلام او را که غرضش
زیان مسلمانان بود بسمع رضا شنیده بخدمت مرتضوی عرض نموده خفیف شدند وبعضی از اعلام مذهب
مقام افاده فرموده هرگاه در زمان جناب سرور کائنات علیه افضل التحیات شیوخ ثلثه گاهی مامور غلام زاده
مثل اسامه بودند وگاهی اقتدا بحرامزاده مثل ابن عاص مینمودند وگاهی مطیع ومنقاد ابوعبیده جراح که گورکن بود
چنانچه دانستی اگر جایا بامارت طایفه سرفراز گشتند بنوعی منکوب ومخذول برگشتند که سبب اذیه حضرت مقدس نبوی
وفضیحت ایشان شد چنانچه در غزوه خیبر وذات السلاسل واقع شد پس چگونه بمجرد وفات آنسرور افضل جمیع صحابه
واحق بامامت کبری وامارت عظمی گشتند ۱۲ زیاده من خیانت حبیب ۱۲ ص ۴۰۵ ط قال لا — ل ۱۷
فرمود که اگر وقت نماز برسد ومن نیایم ابوبکر را بگو که با مردم نماز گذارد انتهی **اقول** کذب محض است که مخالف است
بروایت بخاری که متضمن این قصه است کران دلالت صریحه دارد برانکه امامت ابوبکر درین نماز باجازت جناب رسالت
مآب واقع نشد عبارت بخاری اینست عن سهل بن سعد ان ناسا من بنی عمرو بن عوف کان بینهم
شیء فخرج الیهم فی اناس من اصحابه یصلح بینهم فحضرت الصلوة ولم یات النبی فاذن
بلال بالصلوة ولم یات النبی فجاء الی ابی بکر فقال ان النبی حبس فقد حضرت الصلوة
فهل لک ان تؤم الناس فقال نعم ان شئت فاقام الصلوة فتقدم ابوبکر انتهی بقدر
الحاجة وازین ظاهرست که امامت ابوبکر بگفته وخواهش بلال بود نه باذن جناب رسولخدا چنانچه حرف استفهام
دلالت بران دارد ۱۲ ص ۴۰۵ ط **قال** قبول کردیم که گاهی پیغمبر ابوبکر را بر امری والی ساخته لاکن — ل ۱۸
بار چنین که او را امیر ووزیر خود میدانست ولی حضور او هیچ کاری از کارهای دین سرانجام نمی یافت انتهی

مراد از جناب سبحان
زمان سبحان علی الملک الله
فی فردوس الجنان ۱۲

اقول

[illegible]

اقول پس کذب بحت است چراکه جناب پیغمبر خدا ہرگز محتاج مشوره احدی از صحابه خود نبود و باحکام جناب باری عز
اسمه که بواسطه روح الامین نازل میشد عمل میکرد و ورنه برین تقدیر لازم میآید که هرگاه ابوبکر معه جناب عمر ابن خطاب
در سریه ذات السلاسل زیر حکم ابوعبیده جراح و عمرو عاص متعین شده رفت معاذ الله درین مدت
از رسولخدا امری از امور دین سرانجام نشده باشد ۱۲ و نیز در سرایای مختلفه که شاه صاحب رفتن ابوبکر در ص ۲۹۴ و ۲۹۵
کتاب تحفه تصریح فرموده اند کما مرت ذکره هم درین صورت هیچ کاری از امور دین از جناب رسالت سرانجام نشده باشد
فنعوذ بالله من هذه العقیدة الفاسدة ۱۲ ص ۵ ط ۴ **قال** حاضران عرض کردند ک ۱۹
که یا رسول الله انقسم مردم خود موجودند یعنی قابل فرستادن در ملکهای بعیده برای تعلیم مردم مثل
ابوبکر و عمر جناب پیغمبر فرموده اند لا غنی لی عنهما انتهی بقدر الحاجة **اقول** کذب است چه این حدیث موضوعست
چنانچه در کنز العمال ملا علی متقی تبویب جمع الجوامع جلال سیوطی بعد این حدیث گفته ای رواه الحاکم فی المستدرک
و تعقب عن حذیفه افسوس هزار افسوس که روایات موضوعه فضایل شیخین که بتصریح اهل سنت غیر صحیح باشند
و تعقب آن کرده باشند بمقابله اهل حق نمودن داد سفاهت دادن است و سوای این بهمان اعتراض که در
ضرب ۸ گذشت وارد میشود ۱۲ ضرب ص ۱۴ ۵ ط **قال** نیز جناب پیغمبر فرموده که مرا حق تعالی ک ۲۰
چهار وزیر عطا فرموده است دو وزیر از اهل زمین ابوبکر و عمر و دو وزیر از اهل آسمان جبرئیل و میکائیل انتهی
بقدر الحاجة **اقول** کذب محض و افترای معصوم است چراکه شمس الدین محمد المدعو بعبد الرؤف مناوی در شرح جامع
صغیر موضوعیت این حدیث را از مشایخ خود نقل کرده و مناقب و فضایل را از کشف الظنون نا بید و دیده و هو هکذا
متن ان الله ایدنی باربعة وزراء اثنین من اهل السماء جبرئیل و میکائیل و اثنین
من اهل الارض ابی بکر و عمر طب حل شع و کذا الخطیب کلهم عن ابن عباس و فیه
عندهم محمد ابن مجیب الثقفی قال الخطیب سئل عنه ابن معین فقال کان کذابا عدو الله
انتهی **اقول** قال ابن حجر العسقلانی فی تقریب التهذیب ص ۳۳۶ فی حرف المیم محمد ابن مجیب وزن مطیع
الثقفی الکوفی الصائغ نزیل بغداد متروک من الثامنة انتهی و نیز برین محمد ابن مجیب لفظ تمییز اشاره است
بشخصی که ازو در صحاح سته روایتی اخراج نکرده باشند برای تمییز آنکس از غیر او کما صرح به فی صدر الکتاب ۶
ص ۴ انتهی دروجه برای اغوای عوام مخصوص
تقدیم و تاخیر هم تدلیسی عجیب بکار برده اند کما لا یخفی علی من له ادنی مسکة ۱۲ ص ۱۴۱ ۵ ط **قال** زیراکه ۲۱
حضرت امیر در هیچ جنگ و هیچ کارے این هر دو را نفرستادم یعنی حسنین علیهما السلام **اقول**
کذب است زیراکه در تاریخ ابوعبدالله یافعی در وقایع سال سی و ششم در بیان حرب جمل فرستادن حضرت

نزول سورہ ہل اتی

امام حسنؑ نسبوی کو نہ موجود ہست وایضاً فی صحیح البخاری فی کتاب الفتن و فرستادن جناب امام حسینؑ برای آب گرفتن در جنگ صفین کہ معاویہ آنرا حبس کردہ بود و فتح نمودن موضع آب از اشہر مشہورات اور اسی حال مین سورہ مبارکہ ہل اتی اہلبیت رسولخداؐ کی شان مین نازل ہوئی اور تفصیل اسکی تفسیر صافی مین اسطرح ہی کہ علماے خاصہ وعامہ روایت کرتی ہین کہ آیہ ان الابرار یشربون سی لے قولہ تعالی وکان سعیکم مشکورا تک جناب امیر المومنین وجناب سیدۃ نساء العالمین اور جناب حسنین علیہم السلام و فضہ کنیز جناب مقدسہ معصومہ علیہا السلام کی شان مین ہین خلاصہ اس قصہ کا یون ہے کہ ایکمرتبہ حسنینؑ مریض ہوئی اور حضرت مقدس نبویؐ مع روساء عرب کی واسطی عیادت کی گہر مین جناب امیر المومنینؑ کے تشریف لائی اور سب نی کہا کہ یا علی درگاہ الہی مین نذر مانو کہ جب حسنینؑ کو جناب احدیت عزوجل اپنی فضل وکرم سی شفاء عاجل عطا کری تو تین دن روزہ رکہو پس جناب امیر وجناب سیدہ و فضہ نی روزہ نذر کی بتفضل شافی مطلق حسنینؑ نی شفا پائی اور واسطے ادای نذر کی سب نی روزی رکہی اتفاقاً اوسدن اون خاصان خدا کی گہر مین کچہ کہانی کو نہ تہا پس جناب امیرؑ ایک یہودی سے تین صاع جو قرض لائی اور بعض روایات مین اسطرح سی ہی کہ جو اس شرط پر قرض لیگئے کہ کچہ مقدار صوف مدی کی جو جناب سیدہؑ کاتین غرض کہ وہ جو لاکر جناب سیدہؑ کو دئی جناب معصومہ نی اوسمین سے ایک صاع جو پیسی اور پانچ روٹیان پکائین جب کہ جنابؑ افطار روزہ و نماز مغرب سے فارغ تو وہ نان جوین حضرت کے سامہنی رکہی جناب امیر چاہتی تہی کہ اوسمین سی نوش فرمائین کہ اتفاقاً اوسیوقت ایک سایل نی آکر سوال کیا حضرت نی فوراً وہ روٹیان اوسی اوٹہا کر دی دین اور سب اسیطرح پانی پیکر شکر الہی بجالائی جب دوسرا دن ہوا تو پہر ایسا ہی اتفاق ہوا یعنی قریب شام ایک یتیم در دولت پر سایل ہوا حضرت نی وہ روٹیان اوسکو عنایت کین اور تیسرے دن ایک اسیر کو روٹیان دین اور اثنا مین سوای پانی کے کچہ نوش نہین کیا جب چوتہا دن ہوا اور نذر ادا ہو چکی تو جناب امیرؑ مع حسنینؑ کے جناب رسولخداؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور اوسوقت بسبب ضعف فاقہ کی حال جناب حسنینؑ کا غیر تہا جناب مقدس نبویؐ کو اس عسرت اہلبیت پر رقت طاری ہوئی اوسوقت حضرت جبرئیلؑ جانب رب جلیل کے سی سورہ ہل اتی فضل وشرف اہلبیت مین لائی مخفی نرہے کہ نزول اس سورہ مبارکہ کا بشان جناب امیرؑ وحسنین وجناب سیدہ علیہم السلام بروایت وتصریح تفاسیر زمخشری وبغوی وبیضاوی ونسفی وکاشفی وسیوطی وابن مردویہ بروایت ابن عباس صحیح وثابت ہی بلکہ شاہ عبدالعزیز نی بہی تفسیر عزیزی مین اعتراف کیا ہی بلکہ یہہ بہی لکہا ہی کہ اس سورہ کا نام سورہ اہلبیت ہے پس انکار بعض منکرین وجاحدین محض بی اصل ہے اور حیدر علی نے منتہی الکلام مین جو بعض روایات بطرق شیعہ جمع کرکے اونمین اختلاف نکالے ہین پس جواب اوسکا حلی یہہ ہی کہ ایسی مقامات مین مجموع روایات سی قدر مشترک لیا کرتی ہین پس قدر مشترک یعنی

یعنی نزول سورہ مبارکہ شان اہلبیت مین متواتر ہے گو بعض تفصیلین بروایات احاد منقول ہون والا مجموع روایات معجزہ شق قمر سے بھی قریب دس اختلافات کی نکل سکتی ہین جو تفسیر در منثور مین وارد ہین گو بعض اہل سنت نے اصل معجزہ کا انکار کیا کالحلیمی وغ گو مولوی حیدر علی من حیث لا یشعر اس انکار کو برا جانتی ہون اور شیعہ نے ذمہ لگائی ہون لاکن مذہب مشہور یہی ہی کہ معجزہ شق قمر واقع ہوا اس ثبوت بعض اختلافات کا موجب کذب اصل معجزہ کے نہین ہوسکتا ورنہ معجزہ شق قمر مین مشکل ہو گا ولا یقول بہ مسلم اور ابو محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی نے تفسیر اس سورہ مبارکہ مسمی بزین الفتی بشرح بسط تمام لکھی ہے اور اوسمین نزول سورہ مبارکہ بشان اہلبیت بخوبی ثابت کیا ہی اور نیز جناب مقدس الالقاب حاج الحرمین الشریفین عمدۃ الاعیان زبدۃ الاماثل والاقران کہف الحجیج والزوار مروج آثار عترت نبی المختار حضرت مولانا ارسطو جاہ السید رجب علیخان بہادر دام اللہ اقبالہم وضاعف جلالہم نے تفسیر اس سورہ مبارکہ کی موسوم بکشف الغطا تصنیف کی ہے اور اوسمین اقوال سخیفہ فخر الاشاعرہ کو ہباء منثورا کیا ہے من شاء فلیراجع اور نیز اسی سال مین عمرو ابن معدیکرب زبیدی حاضر ہوکر اسلام لایا اونہین دنون مین حالت ابن ابی اشعث جعفی کو کہ قاتل معدیکرب کا مدینہ مین وارد تھا عمرو اوسکو گرفتار کرکے روبرو حضرت کی لایا اور حضرت قصاص کی طلب کی جناب رسولخدا نی ارشاد کیا کہ اسلام نی جاہلیۃ کی خون کو باطل کیا ہے عمرو اس سبب سی مرتد ہوا اور اپنی وطن کو گیا اثنای راہ طایفہ بنی حارث ابن کعب کو غارت کرتا ہوا اپنی قوم سی ملحق ہوا جب یہہ خبر بسمع ہمایون حضرت خیر البشر پہونچی تو حضرت امیر المومنین کو ایک جماعت مہاجرین پر امیر کرکے واسطی تدارک عمرو اور اوسکی قوم کے بھیجا اور خالد ابن ولید کو مع کچھ سپاہ کی طرف اعراب جعفی کی روانہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ جب یہہ لشکر فوج جناب امیر سے شامل ہو تو جناب امیر اس لشکر کے بھی امارت کرین جناب امیر نی خالد ابن سعید کو مقدمہ لشکر مقرر کیا اور خالد ابن ولید نی یہہ منصب اپنی گروہ مین ابو موسی اشعری کو دیا جب چند منازل طی ہوئین تو اعراب جعفی دو گروہ ہوئی ایک گروہ یمن کو گیا اور ایک جماعت زبید سی ملحق ہوئی جناب امیر نے جب اسحال سے اطلاع پائی تو ایک شخص خالد کیطرف بھیجا کہ جس مقام مین یہہ پیغام تمکو پہونچی وہین توقف کرنا اوس بد گمان نی حکم جناب امیر کا لحاظ نکیا جب حضرت امیر کو معلوم ہوا خالد ابن سعید کو بھیجا کہ ہرگز خالد ابن ولید کو جانی نہ دی چنانچہ ابن سعید نی خالد ابن ولید کو فوراً وہان متوقف کیا جب حضرت امیر وہان پہونچی تو خالد ابن ولید کو بہت سرزنش کی اور متوجہ قوم عمرو ہوئی منقول ہی کہ جب قوم عمرو توجہ جناب امیر سی آگاہ ہوئی تو عمرو سی کہا کہ ابو ثور یہہ جوان قریشی جو متوجہ اسطرف کا ہوا ہی تجھپر غالب آئیگا عمرو نی کہا کہ مین جواب تمہین نہین دی سکتا عند المقابلہ معلوم ہوجائیگا جب جناب امیر وہان پہونچی اور صف جنگ آراستہ ہوئی عمرو میدان کارزار مین آیا اور مبارز طلب کیا جناب امیر بنفس نفیس مقابلہ

کو تشریف لیگئی اور اس روز بہی نعرہ کیا کہ عمرو تاب استقامت نہ لایا اور بہاگ گیا اہل اسلام نی مفرورون پر حملہ کیا بہائی اور بہتیجی عمرو کی قتل کیا اور فتح نصیب اہالی اسلام ہوئی تب جناب پیمبر نی خالد ابن سعید کو واسطی اخذ صدقات کی وہان مامور کیا اور ارشاد کیا کہ مفرورین سے جو مراجعت کرین اور اسلام قبول کرین اونکو امان دے اور عمرو ابن معدیکرب نی روبرو خالد ابن ولید کی پہر اسلام قبول کیا اور زنان و اطفال اوسکی قید و قتل سی خلاص ہوئے

بیان وقایع سال دہم ۱۰ از ہجرت جناب حبیب ارذمنان علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام من الملک المنان

بیان ہلاکت بتخانہ ذی الخلصہ

اور اس مین مذکور ہوگا حال مباہلہ کا اور حال حجۃ الوداع کا — پس مخفی نرہے کہ اس سال مین بہی وفود اعراب بملازمت جناب رسالت مآب آتی تہی اور بشرف اسلام سے مشرف ہوکی اپنی اپنی مساکن کو گئی از انجملہ وفد جریر ابن عبداللہ بجلی کا تہا جسمین ایکسو پچاس آدمی تہی جب وہ مشرف پابوس حضرت نبوی ہوئی تو حضرت نی ارشاد فرمایا کہ بتخانہ ذی الخلصا کو خراب کرو جریر نی عرض کی کہ یہان سی وہان تک مسافت بعید ہی مین گہوڑے پر سوار نہین ہوسکتا اگر بسوار سے شتر قصد کرون تو عرصہ دراز مین یہہ مسافت قطع ہو حضرت نی اوسکی سینہ کو دست مبارک سے مس کیا اور فرمایا اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا ومھدیا جریر سے منقول ہے کہ مین اوس وقت رخصت ہو کی اسپ سرکش پر سوار ہوا برکت دعای آنحضرت کی وہ گہوڑا مثل گوسفند کی اطاعت کرتا تہا غرض شب و روز چلکر بتخانہ تک پہونچا اور اوسکو خراب کیا از انجملہ وفد بنی حنیفہ کا تہا جب یہہ لوگ داخل مدینہ ہوئی تو بایماے حضرت خانہ رملہ بنت الحارث مین فروکش ہوئی بتقبیل بساط نبوت مشرف ہوکی اسلام لائی روضۃ الاحباب مین منقول ہے کہ مسیلمہ کذاب اسی وفد مین تہا اور واسطی ملازمت جناب رسولخدا کی حاضر نہین ہوا بلکہ اوسی گہر مین بیٹہا رہا اور کہتا تہا کہ اگر رسولخدا امر حکومت بعد اپنی میرے متعلق فرماوین تو البتہ مطیع ہوون والا فلا حضرت خود واسطے اتمام حجت کی اوسکی پاس تشریف لیگئی اور ایک شاخ خرما کو اوٹہا کی فرمایا کہ اگر مجہسی یہہ بہی طلب کرین تو مین بسبب تیرے فساد عقیدہ کے تجہی نہ دون اور تو اوس سے تجاوز نہین کرسکتا کہ جناب رب العزت نی تیری واسطی مقرر کیا ہے اور بعد میرے انتقال کے خداتعالی تجہکو ہلاک کریگا غالبا تو وہی شخص ہے جسکی واسطی جناب رب العزت نی مجہی خواب مین دکہلایا ہے اور حال یہہ ہے کہ آنحضرت نی عالم رویا مین مشاہدہ کیا کہ گویا کہ حضرت کے دونو ہاتہون مین سونے کڑے ہین آنحضرت اس حال سے محزون ہوئی اور حالت خواب مین وحی ہوئی کہ ان پر دم کرو چنانچہ بمجرد دم کے وہ دونو مفقود ہوئی پس جناب رسولخدا نی ان دونو کڑون سے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کو تعبیر کیا تہا

نامہ مسیلمہ بنام حضرتؐ

القصہ جب مسیلمہ اپنی بلاد مین پہونچا تو مدعی نبوت ہوا اور بعض اہل ضلال نے اوسکی تقلید کی تب مسیلمہ نی بنام جناب حبیب ارذمنان خط لکہا کہ حاصل اوسکا یہہ ہے + یہہ خط ہے مسیلمہ رسول خدا کی طرف سے طرف محمد کے جو پیغمبر خدا ہے اما بعد تحقیق کہ

خداتعالی نے مجکو امر نبوت مین تمہارا شریک کیا ہی نصف زمین میرے ہی اور نصف قریش کے مدد میری حصہ بھیجی اور بر آنکی حصہ مین سے ہے لاکن قریش گروہ غدار مین ہن خط کو دو شخص لیکر حاضر خدمت جناب رسولخدا ہوئے جب اوس خط کو ملاحظہ فرمایا تو اون دونو سے استفسار فرمایا کہ عقیدہ تمہارا دربارہ مسیلمہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ آپکا شریک ہے نبوت مین حضرت بسماعت اسکی متبسم ہوئی اور فرمایا کہ اگر سفیر کا قتل جایز ہوتا تو تم بھی قتل کئی جاتی اور حسب الحکم جواب خط مسیلمہ یہ عبارت لکہا گیا من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الہدی قد بلغنی کتابک کتاب الکذب والافک والافتراء علی اللہ فان الارض یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین باقی حال مسیلمہ کذاب کا انشاءاللہ کتاب الفتن مین درج ہوگا — اور اسی سال مین فیروز دیلمی کہ خواہرزادہ نجاشی ملک حبشہ کا تہا بشرف اسلام مشرف ہو گئے بحلیہ ایمان محلی ہوا — اور اسی سال مین باذان حاکم یمن نی کہ حال اوسکی اسلام کا سابقاً مرقوم ہوا ہی انتقال کیا جب جناب رسولخدا نی یہ خبر سنی بعض بلاد یمن کی حکومت اوسکی بیٹی کیو عطی مسلم کہی اور سوای بلاد عامر ابن شمر ہمدانی کے اور ایک ناحیہ پر ابو موسی اشعری کے اور ایک ناحیہ پر یعلی ابن امیہ اور ایک طرف معاذ ابن جبل انصاری کو مقرر فرمایا اور معظمات وقایع سال دہم سی مصالحہ ترسایان نجران سے اور نزول آیہ مباہلہ کا ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ جناب رسولخدا نی اہل نجران کو دعوت طرف اسلام کے کی اہل نجران نے باہم مشورہ کرکے چودہ نفر جو سب مین دانا و عقیل تہی منتخب کئی کہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوکر بخوبی حال دریافت کرکے صفات سید کائنات سے آگاہ کرین منقول ہے کہ اونمین تین شخص کہ سب قوم مین من کل الوجوہ معتمد و ممتاز تہی یعنی عبدالمسیح امیر و صاحب مشورت وہم رئیس قوم ابو الحارث اسقف ابن علقمہ مدرس و عالم اوس جماعت کا غرض انکی عقل و دانش پر سبکو اعتماد تہا روانہ کئی خلاصہ جب مدینہ طیبہ مین پہونچی تو ملبس بلباس ابریشم و محلی بحلیہ ہای طلا سے مجلس ہمایون جناب رسولخدا مین آئی حضرت اونکی طرف ملتفت نہوئی اونہون نی مسجد نبوی مین مشرق کی جانب مونہہ کرکے نماز ادا کی اصحاب نی چاہا کہ ممانعت کرین حضرت نی منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ انسی کچہ تعرض نکرو اہل نجران بسبب نہ ہم کلام ہونی جناب رسولخدا کی محزون و مغموم ہوکر چلی گئی اسمین عثمان ابن عفان و عبدالرحمن بن عوف سے ملاقات کرکے کیفیت بی التفاتی جناب سید کائنات کی بیان کی اور کہا کہ ہمارے حق مین مصلحت کیا ہے اون دونون نے اشارہ طرف جناب امیرؑ کی کیا کہ انسی دریافت کرو جب جناب امیرؑ سے پوچہا تو حضرت نی فرمایا کہ چونکہ تم لوگ لباس نامشروع پہنی تہی لہذا حضرت نی تم سے کلام نہین کیا تم لباس سفر کے پہن کے انگشتر طلا اوتار کے حاضر ہو اہل نجران اوسی طرح سی حاضر ہوئی اور سلام کیا حضرت نے

جواب خط مسیلمہ

نزول آیہ مباہلہ

جواب سلام کا دیا اور فرمایا کہ پہلی جو تم ایسی تہی تو شیطان تمہارے ساتھہ تہا اب وہ نہیں پہر حضرت نبی اونکو طرف اسلام کی دعوت کی اونہوں نے انکار کیا اسقف نے کہا کہ حضرت عیسی کے حق میں آپ کیا کہتی ہیں آنحضرت نی ارشاد کیا کہ وہ بندہ برگزیدہ و رسولخدا تہی اسقف نی کہا کہ آپ جانتی ہیں کہ حضرت مسیح کی باپ تہا آنحضرت نی فرمایا کہ ہرگز نہ تہا اسقف نی کہا کہ آپ نی پہر کسطرح کہا کہ وہ بندہ مخلوق ہے حالانکہ ہر مخلوق کا باپ ہے اسمین حضرت جبرئیل امین یہہ آیتین جناب رب العزت کی طرف سی لائے اِنَّ مَثَلَ عِیسیٰ عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَہُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہُ کُن فَیَکُونُ اَلحَقُّ مِن رَّبِّکَ فَلَا تَکُن مِّنَ المُمتَرِینَ فَمَن حَاجَّکَ فِیہِ مِن بَعدِ مَا جَاءَکَ مِنَ العِلمِ فَقُل تَعَالَوا نَدعُ اَبنَاءَنَا وَاَبنَاءَکُم وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُم وَاَنفُسَنَا وَاَنفُسَکُم ثُمَّ نَبتَہِل فَنَجعَل لَّعنَتَ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِینَ آنحضرت نی یہہ آیتین اونکو سنائین وہ بدستور اپنی اوسی اعتقاد پر مصر رہے آنحضرت نی فرمایا کہ ہم اور تم مباہلہ کرین یعنی ایک دوسرے پر دعا کرین اور کہین کہ اہل کذب و افترا پر غضب نازل ہو اونہوں نے کہا کہ ہم کل بعد مشورہ مباہلہ کو آئینگی جناب رسولخدا نے اونکو اجازت دے غرض جب وہ لوگ اپنی مکان میں گئے اور مشورہ شروع کیا تو اسقف نے کہا کہ اگر کل کو محمد مع اہل بیت کی واسطی مباہلہ کی آئین تو ہرگز مباہلہ نکرنا ایسا نہو کہ بلاے عظیم تم پر نازل ہو غرض جب صبح ہوئی تو جناب رسولخدا جناب امیر المومنین و جناب سیدہ و حسنین علیہم السلام کو اپنی ساتھہ لیکر متوجہ بمقام مباہلہ ہوئے اور عائشہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا بارادہ مباہلہ باہر تشریف لیگئی اور حضرت پر چادر سیاہ صوف کی تہی پس جناب نبوت نے جناب امیر المومنین و حسنین و جناب سیدہ کو اوس چادر کے نیچے داخل کیا اور فرمایا اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذہِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَہلَ البَیتِ وَیُطَہِّرَکُم تَطہِیرًا غرض جب مقام معہود پر پہونچے اور اہل نجران نی اون خاصان خدا کو دیکھا تو اسقف نے پوچھا کہ یہہ کون لوگ ہیں جو آنحضرت کے ساتھہ آتی ہین کسی نی کہا کہ یہہ جوان پسر عم و داماد و دوسترین خلق خدا ہی طرف رسول اللہ کے یعنی علی ابن ابیطالب اور یہہ دونون صاحبزادے نواسی آنحضرت کی اور بیٹی علی ابن ابیطالب کے ہین اور یہہ معصومہ بنت رسول اللہ ہے کہ گرامی ترین خلق نزدیک رسولخدا کی ہے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ جناب رسولخدا جناب امام حسین کو گود مین اوٹھائی ہوئی اور جناب امام حسن کا ہاتھہ ہاتھہ مین لئی ہوئے تہی اور پیچہے پیچہے جناب رسولخدا کے جناب سیدہ تہین اور اونکی پیچہے جناب امیر تہی جب اسقف کو یہہ معلوم ہوا تو اوسنی کہا کہ قسم ہے خدا تعالی کے کہ جان میری اوسکی قبضۂ قدرت مین ہے کہ مین ایسی نفوس قدسیہ کو دیکہتا ہون کہ اگر دعا کرین پہاڑ کے واسطی تو وہ اپنی جاگہہ سے ہل جائیگا تم ہرگز مباہلہ نکرو اور اگر مباہلہ کروگے تو زمانہ ہستی پہر جائیگا اور بلا نازل ہوگی اور مین بسبب جانب آرے

قیصر روم کے مسلمان نہین ہوتا ورنہ مجھکو حقیقت دین اسلام کے ظاہر و آشکار ہو گئے ہیں لیکن اب مناسب یہ ہے

کہ اپنی مصالحہ کرو شعر بچشم بد اندیش اہل عناد بران پنج عالی گہر او فتاد چنین گفت اسقف کہ این پنج تن
کہ ہمتاشان نیست در غرب و شرق چہ خواہند از کردگار جہان ہمہ این کوہ را برکنند از مکان شود آنچہ خواہند دعا در زمان مستجاب
ز نفرین ایشان کنید اجتناب شنیدم کہ در گرد آن پنج شمع کہ در سایہ پرورده بود جمع چو پروانہ میگشت روح الامین
کہ ای پادشاہان دنیا و دین درین مباہلہ گر جای باشد مرا نہم سر براہی بہر دو سرا القصہ جب اہل نجران

نے کلمات نصیحت آمیز ابو الحارث اسقف سے سنی تو آنحضرت سے عرض کی کہ یا ابا القاسم ہم آپ سے مباہلہ نہیں کرتے ہیں پس مصالحہ اس شرط پر قرار پایا کہ اہل نجران ہر سال دو ہزار حلہ کہ قیمت ہر ایک کی چالیس درہم ہوں اہل اسلام کو دیا کریں ہزار ماہ صفر میں اور ہزار ماہ رجب میں اور کوئی متعرض اونکا نہوا اور اسی مضمون کا صلح نامہ لکھا گیا اور وہ عہد نامہ تا خلافت عمر ابن خطاب معمول رہا اور بعد تاکید اوس صلح کے اہل نجران اپنی بلاد کو واپس ہوئے اور ایک شخص کو واسطے سپرد اون حلون کی جو اونھون نے اپنے قبول کئے تھے ساتھ لیگئے — اور روضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ عبد المسیح و ایہم دوسرے مرتبہ ملازمت حضرت خیر البشر فایز ہوئے اور اسلام اختیار کیا مخفی نرہے کہ اس آیہ شریفہ میں انفسنا سے مراد جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی ابن ابیطالب ؑ اور نسانا سے مقصود جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا ؑ اور ابناءنا سے مطلوب سیدان شباب اہل الجنۃ یعنی حسنین ؑ ہیں اور روایت کیا ہے اس تفسیر کو بہت سے علماے معتبرین اہل سنت نے چنانچہ در منثور میں سیوطی نے لکھا ہے کہ اخراج کیا ہے بیہقی نے بطریق سلمہ بن یشوع اور حاکم نے اور تصحیح بھی اس روایت کی کئے ہیں اور ابن مردویہ اور ابو نعیم نے جابر سے اخراج کیا اور تصحیح بھی کئے ہیں اور اخراج کیا ابو نعیم نے دلایل میں ابن عباس سے اور اخراج کیا ہے ابن ابی شیبہ اور سعید ابن منصور اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابو نعیم نے شعبی سے اور اخراج کیا مسلم اور ترمذی و ابن منذر و حاکم و بیہقی نے سعد ابن ابی وقاص سے اور اخراج کیا ابن جریر نے علی بن احمد یشکری سے پس مجموع ان روایات سے معلوم ہوا کہ بارہ محدثین نے کہ دو اونمین سے مسلم و ترمذی اصحاب صحاح میں چند صحابہ سے روایت کی ہے علاوہ بران جمیع مفسرین بلکہ جمیع امت نبوی کا اسپر اتفاق ہے کہ جناب رسولخدا وقت مباہلہ کے ان حضرات کو اپنے ساتھ لیگئے تھے پس یہ آیہ جسطرح سے کہ مثبت نبوت جناب رسالتمآب ہے اوسیطرح سے مثبت شرف علم و فضل جمیع جناب وصی مطلق و امام برحق علی ابن ابیطالب و اہلبیت علیہم السلام کی ہے کیونکہ جناب باری تعالی نے قران میں جناب امیر ؑ کو نفس رسولخدا تعبیر کیا ہے اور یہ بڑا مرتبہ

اور نیز حاکم نے

ہی کہ اسکو امت نبوی مین حاصل نہین پس نہایت افسوس ہے کہ بعض نامنصف ایسی نفس رسول سے ایسی اشخاص کو بہتر جانتی ہین کہ اونکی واسطی کسیطرح کا مرتبہ و فضل و شرف دین مین حاصل نہین ہوتا ہے عقل دیکھو کہ حاسد ؎ سمجھتی ہین بخیرون کو حیدر سے بہتر ؎ نبی اور کسکو وصی بنایا کرتی ؎ بھلا کوئی شئے ہی برادر سے بہتر ؎ فلا مغیث الا اللہ اور یہہ آیت مثبت خلافت بلافصل جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کے ہی اور وجوہ استدلال کتب کلامیہ امامیہ کثرہم اللہ فی البریۃ لاسیما عبقات الانوار مین بتفصیل تمام موجود ہین فلا نطول الرسالۃ بذکرها واللہ الهادی اور اسی سال مین حضرت ابراہیم فرزند رسول کریم نے ریاض رضوان کو انتقال فرمایا جناب رسولخدا اس مصیبت سے محزون اور قطرات اشک رخسار ہمایون پر جاری ہوتی تفصیل اسکی کتاب بحر المصائب تالیف سید الذاکرین و نخبۃ الزائرین جناب مولوی سید امداد علی الحسینی الواسطی دام مجدہ الشریف مین اسطرح سے ہی کہ ابن عباس سے نقل ہے کہ کہا اونہی کہ ایک روز ہم سب خدمت باسعادت جناب رسالتمآب مین حاضر تھی اور جناب امام حسین تو زانوی راست پر اور ابراہیم فرزند آنحضرت کی زانوی چپ پر بیٹھی تھی اور رسولخدا کبھی بوسہ کو اور کبھی اپنی فرزند ابراہیم کو پیار کرتی تھی اس اثنا مین جبرئیل امین آسمان سے نازل ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ خداوند جلیل نے بعد تحفہ سلام کے ارشاد فرمایا ہے کہ مین ان دونون فرزندونکو تمہارے پاس جمع نہین کرونگا لہذا ایک کو دوسرے پر فدا کرو پس یہہ حکم رب جلیل سن کر حضرت نے پہلی طرف اپنی فرزند ابراہیم دیکھا اور رو دیا اور بعد اوسکی جانب خامس آل عبا نگاہ کرکے رو دیئی اور بعد تامل کے ارشاد کیا کہ اے جبرئیل مجھے گوارا ہی کہ میرا فرزند ابراہیم فدیہ ہو میرے نور نظر حسین کا ابن عباس کہتے ہین کہ بعد تین دن کے حضرت ابراہیم نے رحلت فرمائی پس اوس روز سے جب نظر جناب رسولخدا کی امام حسین پر پڑتی تھی ہاتھ پہیلا کر امام حسین کو اپنی چھاتی سے لگاتی تھی اور لب و دندان کی بوسہ لیتی تھی اور فرماتی تھی کہ فدا ہون مین اوس پر جسپر مینی اپنی فرزند ابراہیم کو فدا کیا انتہی غرض حضرت ابراہیم کو جنت البقیع مین دفن کیا اور فرمایا چونکہ مدت رضاع میری فرزند کی دنیا مین ناتمام رہی تھی اسواسطی خداتعالی نے دو دائیان بہشت مین واسطی تکمیل رضاعت کے معین فرمائین اوسی دن کسوف آفتاب واقع ہوا جناب رسولخدا نے نماز آیات جماعت سے ادا کی اور خطبہ بلیغہ پڑھکر سنایا کہ بعض فقرات کا ماحصل یہہ ہے کہ آفتاب و ماہتاب دو آیتین ہین آیات قدرت الہی سی واسطی منافع مخلوقات کے جب اونکو کسوف و خسوف ہوا کرے چاہیئے کہ نماز ادا کرو اور صدقہ دو اور دعا کرو اور کیفیت نماز کے کتب فقہ مین موجود ہے خلاصہ یہہ ہے کہ نماز آیات واجب ہوتی ہی

وقت کسوف وخسوف و زلزلہ اور وقت مخوفات کے مثلا جب سیاہ یا سرخ آندہی آتی نماز آیات دو رکعت ہین کہ ان دونون مین دس رکوع اور پانچ قنوت ہین - اسی سال مین جناب رسولخدا نے خالد کو جانب یمن بہیجا خالد نے شکست کہائی تب حضرت نے جناب امیر المومنین ع کو روانہ یمن کا کیا کہ یمن کا کام بہت انجام اور ضرب حسام جو ہام انتقام سے سکان یمن کو بادیہ ضلالت سے طرف شاہراہ اسلام کی لائین مقصد اقصی مین مذکور ہے کہ جناب امیر کو تین سو صحاب پر امیر مقرر فرمایا اور لوائے سفید حوالہ جناب امیر کے کی اور خود دست مبارک سے عمامہ فرق مبارک پر باندہا اور اوسکی دو شملی رکھے اور اجازت روانگی یمن کے عطا کی جب جناب امیر وار دیمن ہوئے تو جماعت مشرکین نے ارادہ مقابلہ کا کیا جناب امیر نے ہر چند دعوت طرف اسلام کے کی لاکن وہ اپنی کفر سے باز نہ آئی لاچار جناب امیر نے بہی صف قتال کو آراستہ کیا جانبین سے لڑائی شروع ہوئی قریب بیس نفر کے مشرکین سے قتل ہوئی باقیون نے فرار کیا جب جناب امیر نے پہر اونکو طرف اسلام کے دعوت کی سب نی تصدیق شہادتین کیے اور اپنی اموال سے حقوق الہی نکالی اور حوالے جناب امیر کے کئی روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ جب صفین طرفین کے آراستہ ہوئین تو جناب امیر دونو صفون کے بیچ تشریف لیگئی اور کتاب رسولخدا اونکو پڑھ کر سنائی قبیلہ ہمدان اوسیوقت مسلمان ہوا جناب امیر نے عریضہ اس مضمون کا جناب رسول خدا کے نام لکہا آنحضرت بعد ملاحظہ عریضہ کی بہت خورسند ہوئی اور سجدہ شکر الہی بجا لائے اور فرمایا کہ السلام علی اهل همدان کتب تواریخ وحدیث خصوص مسند احمد حنبل مین منقول ہے کہ اس سفر سعادت اثر مین بعد وقوع فتح و ظفر جناب امیر نے ایک جاریہ کو جواری خمس سے اپنی واسطے اختیار کیا جب خالد ابن ولید اس واقعہ سے مطلع ہوا تو اوسنے ایک عرضی مصحوب بریدہ ابن حصیب خدمت بابرکت جناب رسولخدا مین روانہ کے اور بریدہ کہتا ہے کہ اون ایام مین مجہکو جناب امیر سے بدرجہ نہایت دشمنی تہی مینی کہا کہ مین مضمون عرضی کو تصدیق بہی کرونگا پس بریدہ مین سے روانہ ہو کی جلد جلد طی منازل قبل سکی کہ اور اہل لشکر آوین خدمت حضرت مین حاضر ہوا جب وہ عرضی جناب رسولخدا کی پڑہتے تہی تو رنگ رخسار غصہ سے متغیر ہوتا تہا بریدہ نی کہا یا رسول اللہ اگر لوگ اسیطرح بلا اجازت تصرف کرنگی تو غنیمت مین سے حق مسلمانونکا تلف ہوگا جناب مقدس نبوی نی فرمایا ویحک یا بریدہ احداث نفاق کیا تونی نسبت علی کے تحقیق کہ علی ابن ابیطالب کو حلال ہے غنیمت سے جو کچھی حلال ہے اور حق اوسکا زیادہ اس سے ہے علی ابن ابیطالب بہترین سب لوگونکا ہی جو اب موجود ہین اور جو بعد میرے آئینگے ای بریدہ پرہیز کر اس سے کہ دشمن رکہی تو علی کو بریدہ کہتا ہے کہ اوسوقت مجہی آرزو ہوئی کہ زمین شگافتہ ہوا اور مین غرق ہوون اور مینی کہا کہ اعوذ باللہ من سخط اللہ و سخط رسولہ یا رسول اللہ واسطے طلب آمرزش کی کہی کہ بعد اسکی مین ہرگز جناب

امیر سے دشمنی نکریگا اور اوسکی شان مین نکہونگا مگر خیر پس جناب رسولخدا آلی میرے لئی استغفار کیا بعد اسکی
جناب امیر میرے نزدیک محبوب ترین خلایق تہی اور مین ہمیشہ دوست رکہتا تہا اور کتاب مستقصی مین بہی یہہ روایت
موجود ہے اگرچہ بخاری نے بہی اس روایت کا اخراج کیا ہے لاکن بسبب بغض جناب امیر کے جو موافق انکے
علامہ ابو الخطاب المعروف بذی النسبین کے عادت بخاری کے ہی کہ جناب امیر کے فضایل مین کمی کرتا ہے
اور اصل الفاظ حدیث کو نہین لکہتا ہو اسطی اس حدیث مین سے بہت سی الفاظ کو کم کردیا ہے انتہی تفصیل اسکی
استقصاء الافحام مین قابل لاحظہ کے ہے + حجۃ الوداع ابہی جناب امیر یمن سے مراجعت نہین
فرماتی تہی کہ جناب رسولخدا نے بحکم الہی عزم حج بیت الحرام کا کیا اور قبایل عرب مین پیغام بہیجا کہ جو شخص
ارادہ حج کا اس سال مین رکہتا ہو وہ مدینہ مین آئے جب اس حال سے لوگون نے اطلاع پائی اطراف و
جوانب سے ہزارون آدمی بعزم حج مدینہ مین جمع ہوئی کہ آداب حج کے حضرت سے دریافت کرین اور
ہمراہ حضرت کے حج بجالائین غرض جناب رسولخدا نے روز شنبہ بچیسوین ذیقعدہ بعد غسل کے نماز ظہر مسجد مدینہ مین
ادا کرکے اور لباس احرام پہن کے جانب مکہ معظمہ کوچ کیا نماز عصر ذو الحلیفہ مین پڑہی اور نماز کو قصر کیا اور
وہین سے احرام حج تمتع کا باندہا اور ہدی ساتہ لی اس سفر مین جناب سیدۃ النساء اور جمیع امہات المومنین
ہمراہ تہین بروایتی ایک کہ چودہ ہزار نفر ہمراہ تہی و بقولی ایک لاکہ چوبیس ہزار نفر بموجب کتاب سعادت تہی
الغرض بعد قطع منازل و طی مراحل شب یکشنبہ چہارم ذالحجہ مقام ذی طوی مین نزول فرمایا صبح یکشنبہ بعد ادا
صلوۃ فجر اعلائے مکہ سے داخل مسجد الحرام ہوئی اور مناسک عمرہ متمتع بہا کے بجالائی اور حکم دیا
کہ سب لوگ محل ہون اور واسطی ادائے فریضہ حج کے احرام جدید باندہین سب نے بحکم بجالائی الا شیخین
و طلحہ و زبیر و بعض دیگر اصحاب وسی احرام پر باقی رہے اور محل نہوے اور یہی قصد کیا کہ حج قران
بجالائین اور جناب رسول خدا اور جناب سیدۃ النساء اور تمامی امہات المومنین محل ہوئی بعض کتب معتبرہ
مین منقول ہے کہ خلیفہ ثانی کو یہہ محل ہونا بہت ناگوار گذرا اسیواسطی انکو دائما اس بات مین اصرار تہا
چنانچہ جب مسند خلافت صدیقی کو گرم کیا تو منبر پر بیٹہ کے ارشاد کیا متعتان کانتا علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا احرمہما واعاقب علیہما یعنی متعۃ الحج و متعۃ النساء اور یہہ دونون
متعہ آیات قران و احادیث حبیب ایزد منان و اقوال صحابہ سے ثابت و محقق ہین اور کافی ہی انکی
حلت کے لئی کہ صدر اسلام مین یعنی عہد جناب رسولخدا مین مروج اور معمول بہ تہی پہر کوئی ناسخ ان دونونکا
پایا نہین گیا اب حضرات اہلسنت و جماعت متعۃ النسا کو حرام بتلاتی ہین گو امام مالک احد الائمہ کے نزدیک
جائز ہو اور متعۃ الحج کو جائز کہتی ہین لاکن بجا نہین لاتی ہین بمقتضای آیہ و افی ہدایہ انہم یقولون

ذکر حجۃ الوداع

ما لا یفعلون عمل کرتے ہین حتی کہ حج افراد تمک کرتی ہین اور حج تمتع سے منکر ہین اور قول خلیفہ صاحب کو قال
رجل برایہ ماشاء کما فی البحار کتاب الحج اور یہہ بحث بہت طول و طویل ہے تفصیل اسکی کتاب سلطان
ضربت حیدریہ جناب سلطان العلماء دام ظلہم العالی و شعلہ ظفریہ جناب مفتی سید محمد قلی مین باتم تفصیل و اینجا
مسطور ہے من شاء فلیراجع ثمہ اور جناب امیر کہ یمن مین تشریف لیگئی تہی باستماع خبر تشریف آوری
جناب رسولخدا اسمت مکہ بعزم حج متوجہ مکہ کے ہوئی مقام سعدیہ مین احرام باندہا اور ہمراہ اپنی ایک سو شتر
بنیت ہدی از جانب رسولخدا لائی جب مکہ مین پہونچی اور شرف اندوز زیارت باسعادت خاتم الانبیا ہوئے
تو آنحضرت نی پوچہا کہ یا علی احرام تمنی کس نیت سے باندہا ہے حضرت امیر نے جواب مین عرض کیا کہ
مینی نیت کی تہی کہ مین وہی نیت احرام کے کرتا ہون جو نیت حضرت نی فرمائی ہے موافق روایت بخاری
و مسلم و نسائی و ابو داود و ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ کتب اہلسنت کے جناب امیر وارد مکہ شامل جناب
رسولخدا ہوئے اور بروایت مسلم و ابن ماجہ و نسائی و ابو داود جناب سیدہ نساء عالمیان لباس سرخ
پہنی ہوئی تہین جناب امیر نی سبب دریافت کیا تو جناب سیدہ نی فرمایا کہ باجازت جناب رسولخدا ابین عمرہ
محل ہوئی ہون آنحضرت نے تصدیق اس امر کے فرمائی اسمقام مین ایک امر قابل بیان کے ہے
بجواب حدیث غدیر کے جو نص صریح ہے واسطی ثبوت خلافت بلا فصل جناب علی ابن ابیطالب کے
فخر رازی نی کہ مشہور بامام اہل سنت ہے کتاب نہایۃ العقول مین دو اعتراض کئی ہین اول
حدیث مین قدح کیا ہے حالانکہ اس حدیث کو صدہا صحابہ سے ہزارہا اسناد محدثین نے روایت
کیا ہے کچہ تفصیل اسکی انشاء اللہ المستعان آگی آتی ہے فانتظر دوم وهذا عبارتہ والثانی
ان الشیعۃ یزعمون انہ علیہ السلام انما قال هذا الکلام بغدیر خم فی منصرفہ من الحج ولم یکن
علی مع النبی فی ذلک الوقت فانہ کان بالیمن انتہی یعنی شیعہ گمان کرتی ہین کہ جناب رسولخدا
نی یہہ حدیث جناب امیر کے شان مین فرمائی غدیر خم مین جب حج سی مدینہ کو مراجعت فرمائی حالانکہ نہ تہی
جناب امیر ساتہہ رسولخدا کے اوسوقت مین پس تحقیق کہ تہی جناب حضرت امیر یمن مین انتہی جواب اسکا یہہ ہے
کہ کمال افسوس اور ہزار حیف ہے اوس جماعت پر جو اسکو امام جانتی ہین اور اسکی تحقیقات پر نازان و فرحان
ہین تعجب یہہ ہی کہ دروغگوئی سے تو اسکو کچہ باک نہ تہا مگر اتنا تو خیال کرنا کہ محمد ابن اسمعیل بخاری
اور مسلم قشیری اور ابو عیسی ترمذی و یزید ابن ماجہ القزوینی و احمد ابن عبد الرحمان نسائی
و ابو داود سجستانی نی اپنی اپنی صحاح مین مراجعت جناب امیر کے یمن سے مکہ مین اور شامل ہونا جناب رسولخدا
سی حجۃ الوداع مین نقل کرتی ہی ہین اسکا کسطرح انکار کر سکتا ہون اور اصل وجہ اس انکار کے

کہتی ہین

[illegible]

منکشف نہین ہوئی کہ آیا رجعًا بالغیب لکھدیا و یا کوسئے کتاب حدیث و تفسیر کے حاضر نہتھی و یا صحاح ستہ کو
ہندوستان مین ہر ابجدخوان کو میسر ہین اس فخر الاشاعرہ کو میسر نہ تہین و یا مدت العمر اسکو مطالعہ کتب حدیث
کا اتفاق نہوا و یا فلسفیات مین کہ بقول بعضی اہل سنت استنجا اونکی اوراق سے جایز ہے تمام
عمر مصروف رہا یا عمدًا قصدًا بعناد مصداق اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الذی
لا یبغضہ الا منافق مرتکب اس کذب صریح کا ہوا یا بطمع زخارف دنیاے ناپایدار کسی دشمن جناب حیدر کرار
سے کچہ نقد و جنس لیکے قدح حدیث پر متوجہ ہوا اور رجعًا بالغیب مرجعت مین و شمول حج سے انکار کیا
اور یہہ احتمال بعید نہین ولہ شواہد اب عبارات کو ترک کر کے نشان اونکی لکھے جاتے ہین اور تفصیل اسکی ماخذ
عبقات الانوار پر بخوبے ظاہر ہے پس مخفی نرہے کہ بخاری نے اپنی صحیح مین تین جگہ مرجعت جناب
امیر کے یمن سے لکہی ہے اوّل کتاب المناسک باب من اہل فی زمن النبی کاہلال النبی مین صفحہ ۲۱۱
نسخہ مطبوعہ دہلی دوم باب عمرۃ التنعیم من ابواب العمرہ صفحہ ۲۳۹ سیوم باب بعث علی ابن ابی
طالب و خالد ابن ولید الی الیمن قبل حجۃ الوداع من کتاب المغازی سے — اور صحیح مسلم مین باب صفت حج رسول
اللہ من کتاب المناسک اور صحیح ترمذی مین باب باب ما جاء فی الرخص للرعاۃ ان یرمو یومًا
و یدعو یومًا من ابواب الحج صفحہ ۱۶۲ نسخہ مطبوعہ دہلی اور سنن ابن ماجہ باب حجۃ الرسول مین باب المناسک
اور یہی روایت صحیح نسائی مین موجود ہے اور صحیح ابوداود مین باب صفۃ حجۃ النبی من کتاب المناسک
انتہی باقی عضد الدین صاحب مواقف و شمس الدین محمود ابن عبدالرحمن اصفہانی صاحب مطالع الانظار شرح طوالع
الانوار بیضاوی سے اور سعد بن عمر تفتازانی نے شارح و ماتن مقاصد اور قوشجی شارح تجرید نے جو مرجعت جناب
امیر سے انکار کیا ہے انہون نے محض تقلید فخر الاشاعرہ و عدم مراجعت کتب حدیث انکار کیا ہے کہ ہر
ایک دوسرے پے اعتماد کرتی ہوئی چلی آتے اور ہرگز متوجہ طرف روایات صحاح ستہ کی نہوئی ان سب پر کچہ افسوس
نہین کیونکہ جب یہہ لوگ اپنی کتابون مین اس مقام پر پہونچے اور حقیقت مین جواب اسکا نہ بن سکا متحیر و سراسیمہ ہوکے
بمقتضاے الغریق یتشبث بکل حشیش نہایت العقول کو دیکہکے لکہنا شروع کر دیا اصل مطالب کی طرف
غور نہ کے اب یہانسے خیال کرین ناظران باانصاف و تارکان طریقہ غی و اعتساف کہ عقاید علماے اہلسنت و
جماعت کا یہہ حال ہے اور یہان تک نوبت پہونچی ہے کہ جب بر سر انکار فضایل اہلبیت اطہار آتی ہین تو
صحاح ستہ سے بہی کہ ہر شخص اونکا وصاف و مداح ہے اور دین و ایمان انکا منحصر انہی چہہ کتابون پر ہے
ہاتہہ اوٹہاتی ہین اور چونکہ اپنی عوام مقلدین پر اطمینان کلی حاصل ہے اسواسطے جو جی مین آتا ہے وہ کہتی
ہین اور خیال اسکا نہین کرتے کہ جب شیعان اہلبیت ہماری کتابون کو دیکھین گے تو کذب صریح دیکہکے کیا

کہین گے

نہین گے اور کیا پڑہین گے اور حقیقت مین یہہ سزا ہے اوس شخص کے جو قصد اخفای حق کا کری الحمد للہ کہ انکا کوی جواب نہین علاوہ بران جب ہم لوگ بخارے و مسلم کے احادیث سی مقدمات درست کرکے نتیجہ نکالیں تو حضرات اہلسنت ہرگز قبول نکرین اور جب فخر رازے امام المتکلمین خلاف صحیحین بلکہ صحاح ستہ کی مرحمت جناب امیر کا مین سے انکار کرے اور منشا اوسکا یہہ ہو کہ اپنی زعم فاسد مین ایک فضیلت و شرف اہلبیت ثابت ہونے دی اوسپر کوبہی انکار نکرے بلکہ اوسکی تقلید کرین فهل هذا الا محض التعصب وصرف العناد عصمنا اللہ عن ذلک بحق محمد وآلہ الامجاد قطع نظر اسکی فخر رازے نی جہان اس حدیث مین قدح کیا تو لکہا ہے کہ بخارے و مسلم و واقدے و ابن اسحاق بلکہ جاحظ نی کہ وہ ناصبی ہے اور ابن ابی داود سجستانی نے اس حدیث ولایت کو اپنی اپنی کتابون مین نقل نہین کیا یعنی اسی ظاہر ہے کہ نہ نقل ان لوگونکا موجب قدح حدیث ہے بس افسوس ہے کہ بخارے کی عدم نقل موجب قدح ہوا اور نقل بخارے سے مرحمت امیر مین سے موجب ثبوت نہو فلیس هذا الا المراء والجدال اور فرض کیا کہ بخارے نی اس حدیث کو نقل نہین کیا اور یہہ امر موجب قدح ہے اچہا غضب جناب سیدہ کو اور قصہ قرطاس کو بخارے اور مسلم نے نقل کیا ہی پہر اوسکا کب اقرار کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ صحیح بخارے و صحیح مسلم بلکہ صحاح ستہ کو دہوکے کی ٹٹی بنا رکہا ہے اور حقیقت مین اعتقاد اون پر بہی نہین اور مقصود یہہ ہے کہ بیچارے عوام کو ضلالت اور گمراہی سی باہر نہ آنی دین پس اب حضرات مومنین کے خدمت مین التماس ہے کہ فخر رازے نی ایسی بات کا انکار کیا ہے کہ اونکی صحاح ستہ مین موجود ہے اب جو یہہ حضرات کسی بات کا انکار کیا کرین تو سچ نہ سمجہنا چاہیے کہ بسبب عداوت اہلبیت کے بدیہات کا انکار کر دیتی اور ہرگز استحیا کو کام نہین فرمائی پس ایسی حضرات سے ہوشیار و خبردار رہنا چاہیئی اور طرفہ یہہ ہے کہ حدیث منزلت یعنی یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی حالانکہ یہہ حدیث صحیح بخارے اور صحیح مسلم مین موجود ہے مگر بسبب کمال عناد اہلبیت کے ابن حجر مکی و عضد صاحب موقف و اصفہانی شارح طوالع و قوشجی و تفتازانی نی صحت اس حدیث مین کلام کیا ہے باوصف اسکی کہ یہہ روایت صحیحین مین موجود ہے حدیث غدیر مین فخر رازے نی لکہا ہے کہ اسکو صحیحین مین وارد نہین کیا اب ہم کہتی ہین کہ حدیث منزلت کو صحیحین مین وارد کیا ہے آپ اسکی داد دیجئی اور اون علما سے پوچہا ئے مگر اب کیا ہوسکتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ محض سخن سازے ہے کہ اسکو شیخین نے نقل نہین کیا اسکو نقل کیا ہے خلاصہ انکار فضایل اہلبیت جسطرح ہوسکی کرتی ہے اور یہی انکا شیوہ ہے القصہ اخبارات صحیحہ مین وارد ہے کہ سید ابرار نی روز یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ و چہارشنبہ و شب پنجشنبہ مکہ مین توقف فرمایا روز پنجشنبہ کہ یوم الترویہ

وہان پہونچکی بعد زوال آفتاب نیت وقوف کرکے خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت مشتمل بعض احکام شریعت
اور دعاوسے اوپر اضاف موعظت و نصیحت کے زبان وحی تبیان پر جاری فرمایا بعد اوسکی ظہرین کو جمع کیا
اور پہر تا غروب آفتاب مصروف دعا و بکار رہے جب آفتاب غروب ہوا تو اوس مہر سپہر نبوت سے نے
جانب مشعر الحرام کوچ فرمایا مغربین وہان ادا کرکے تمام شب مصروف عبادت معبود حقیقی کے ہوئی بعد
طلوع ہونے آفتاب کے وہان سے منی مین تشریف لائی اور رمی جمرہ عقبہ کے کی اور مسلخ مین تشریف لائے
اور تریسٹھ شتر اون شترونمین سے جو جناب یمن سے لائی تہی بدست مبارک نحر کرکے اور بقیہ کو جناب امیر نے
فرمانے کیا تب جناب رسولخدا نے حلق کیا اور بالون کو اصحاب مین تقسیم فرمایا پہر واسطی طواف زیارت کے بیت
الحرام کو تشریف فرما ہوئی اور سب شترون کے گوشت سے ایک ایک قطعہ لیکر پکایا اور صحابہ کے ساتھ تناول
فرمایا اور جب مکہ مین تشریف لائی تو سوار ہوکے طواف کیا اور پہر چاہ زمزم پر تشریف لیجاکی پانی پیا پہر سعی اور
طواف النساء کرکے منی کے جانب مراجعت کی باستے روز شنبہ و یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ منی مین مقیم رہے آخر
روز سہ شنبہ کو آخر ایام تشریق ہے منی سے کوچ کرکے محصب مین کہ اوسی ابطح بہی کہتی ہین شب بسر کرکے
کتاب مسند احمد ابن حنبل مین بروایت عبد اللہ ابن مسعود مروی ہے و ہذہ لفاظہا روی احمد عن عبد
الرزاق عن ابیہ عن میناء عن عبد اللہ ابن مسعود قال کنت مع النبیؐ لیلۃ وفد الجن فتنفس قلت
ما لک یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی یا بن مسعود قلت استخلف قال من قلت ابو بکر قال
فسکت ثم مضی ساعۃ ثم تنفس فقلت ما شانک بابی وامی یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی یا
بن مسعود قلت استخلف قال من قلت عمر فسکت ثم مضی ساعۃ ثم تنفس قلت ما شانک
قال نعیت الی نفسی یا بن مسعود قلت فاستخلف قال من قلت علی قال اما والذی نفسی بیدہ
لئن اطاعوہ لیدخلون الجنۃ اکتعین اور اسی سبکے حلیۃ مین ابو نعیم فی فضائل صحابہ مین ابن مسعود سے ایک روایت
طویل نقل کی ہی آخر اوسکا یہ ہے ثم شبک اصابعہ فی اصابعی وقال انی وعدت ان تومن الجن والانس
فاما الانس فقد امنت بی واما الجن فقد رایت وما اظن اجلی الا وقد اقترب قلت یا رسول اللہ
الا تستخلف ابا بکر فاعرض عنی فرایت انہ لم یوافقہ قلت یا رسول اللہ الا تستخلف عمر
فاعرض عنی فرایت انہ لم یوافقہ قلت یا رسول اللہ الا تستخلف علیا قال ذلک والذی لا الہ غیرہ
لو بایعتموہ واطعتموہ ادخلکم الجنۃ اکتعین یعنی ابن مسعود کہتا ہے کہ تہا مین ساتھ رسولخدا کے
جس رات جن آئی پس حضرت نی آہ سرد کہینچی مینی عرض کی کہ کیا سبب ہے فرمایا حضرت نی کہ ایام انتقال
میرے قریب آئی ہے ابن مسعود مینی کہا کہ آپ خلیفہ مقرر کرین فرمایا کہ کسکو مینی کہا کہ ابو بکر کو حضرت خاموش

حاشیہ
[illegible]

ہوئی بعد

ہوئی بعد ایک ساعت کی پہر حضرت نی ایک آہ سرد کہینچی مینے کہا کہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ فرمایا کہ وقت انتقال قریب ہے مینے کہا خلیفہ کیجئے فرمایا کسکو مینے کہا عمر کو حضرت خاموش رہے تیسرے مرتبہ پہر آہ سرد کہینچی مینے پوچہا کیا سبب یا رسول اللہ حضرت نی ارشاد کیا اجل میرے قریب ہے مینے کہا خلیفہ مقرر فرمائیے حضرت نی پوچہا کسکو مینے کہا علی ابن ابیطالب کو حضرت نی ارشاد کیا کہ قسم خدا کی جسکی قبضہ مین میرے جان ہے اگر اطاعت کرو تم علی کے تو داخل ہو جنت مین تمام و کمال انتہی ترجمہ روایت ابونعیم کا یہہ ہے کہ پہر حضرت نی اپنا ہاتہہ میرے ہاتہہ مین ڈالدیا اور فرمایا کہ مجہسے جناب رب العزت نی وعدہ کیا تہا کہ ایمان لاوین مجہپر جن و انس انسان تو ایمان لاچکی اور جنات کو تو نی دیکہا ہے مین نہین گمان کرتا مگر یہہ کہ اجل میرے قریب ہے مینے عرض کیا کہ آپ ابوبکر کو خلیفہ مقرر فرمائی پس حضرت نی مجہسے روی مبارک کو پہرا لیا مین سمجہا کہ یہہ امر مزاج اقدس پر گران گذرا مینے عرض کیا کہ عمر کو خلیفہ مقرر فرمائیے پہر حضرت نے روی مقدس مجہسے پہر لیا پہر مین یہہ سمجہا کہ حضرت کو یہہ بات بہی گران گذرے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی ابن ابیطالب کو خلیفہ مقرر فرمائیے حضرت نی فرمایا ذلک یعنی بجا و درست ہے اور قسم ہے اوس خدا کی کہ نہین ہے غیر اوسکی اگر بیعت کرو تم علی کے اور اطاعت بہی اوسکی کرو تو لیجائی جنت مین تم سبکو بس ان دونو حدیثون سے صاف ظاہر و آشکار ہی کہ استخلاف شیخین سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی اعراض فرمایا اور جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ مقرر کرنے سے خورسند ہے ظاہر کی تا اینکہ ابن مسعود کو بہی معلوم ہوا کہ استخلاف اول و ثانی موافق مرضی مبارک کی نہین جب ابن مسعود نی ذکر استخلاف جناب امیر علیہ السلام کا کیا تو آنحضرت نی قسم یاد فرمائی اور ارشاد کیا کہ وہ ہے اگر بیعت اوسکی کرو اور اطاعت بہی کرو تو تم سب کو داخل جنت کرے اور اس ارشاد مین اشعار صریح و تعریض ظاہر ہے کہ آنجناب امیر علیہ السلام اگر کسی اور کے بیعت کرینگے تو حق تعالے داخل جنت نکریگا اور اس سے یہہ ہی ظاہر ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام ہین جو بہشت مین لیجائین گے مومنین کو یعنی قاسم نار و جنان غرض جب صبح طالع ہوئی تو پہر مکہ مین تشریف لائی اور طواف وداع بجا لا کے اسفل مکہ سے یعنی علی کے جانب سے راہی مدینہ کے ہوئی اور طی مسافت فرماتی تہی تا اینکہ بمنزل غدیر خم کہ نواحی جحفہ سے ہی پہونچی **بیان منزل غدیر خم بایجاز و اختصار** کتاب مستطاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار مین جو پانچ مجلد ضخیم مین جواب باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ عزیز دہلوی تالیف جناب عالم جلیل و متبحر نبیل المحامی عن ذمار الائمۃ المعصومین الذاب عن حریم الساحۃ الطاہرین آیۃ اللہ فی العالمین قاسم ظہور الملحدین و خافض رؤس المعاندین الحالی بکل زین المبرا عن کل شین جناب العلام السید حامد حسین الموسوی الحبندی لا زالت ثمار افاداتہ طالعۃ و ینابیع فیوضہ جاریۃ اعنی

حاشیہ
[illegible]

بیان غدیر خم

ف استقصاء الافحام و ناقض منتہی الکلام ہے بجواب قول عبد العزیز کہ حاصل اوسکا یہہ
کہ اگر مولے بمعنی اولے ہی تو صلہ اوسکا تصرف قرار دینا کسی لغت سے منقول ہوگا مذکور ہے کہ ترجمہ اوسکا
یہہ ہے / مجمل واقعہ غدیر کہ روایات و احادیث حضرات اہلسنت سے ملخص ہو سکتا ہے یہہ ہے کہ اول
حقسبحانہ نے وحی کی طرف جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہ مولائیت جناب امیر المومنین علیہ السلام امت
کو پہونچاوین آنحضرت نے اوس تبلیغ سے خوف کیا کہ مبادا لوگ فساد و فتنہ برپا کرین اور نیز اپنی تنہائی سے اور بسبب
کم ہونے خالص الاعتقاد لوگون کے تنگدل ہوئے اور آنحضرت کو یقین ہوا کہ لوگ بیشک تکذیب کرینگی پس جناب باری
مین عرض کیا کہ مین کسطرح تبلیغ اس امر کے کرون حالانکہ مین تنہا ہون پس حقتعالے کی طرف سے اسکی جواب
مین ارشاد ہوا کہ یہہ پیغام لوگونکو پہونچاؤ خدا تعالے لوگونکی شر سے تمہارے حفاظت کرے گا اور اگر یہہ پیغام
نہ پہونچایا تو گویا تم نے کوئے پیغام نہین پہونچایا جب یہہ ارشاد دہشت بنیاد کہ غرض اوس سے نہایت عظمت
و جلالت اس پیغام کے تہی نازل ہوا اور مقام خم غدیر قابل نزول جلال و توقف کے نہ تہا کیونکہ لو چلتی تہی اور نہایت
گرمی تہی اور لوگون نے اسپ و شتر کے سایہ مین پناہ لی تہی اور وہان خس و خاشاک بہت تہی پس جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حکم دیا کہ میدان کو صاف کرین پس جگہ صاف ہوئی اور منبر کجاوہ ہای شتر سے
مترتب کیا اور صحابہ اوسوقت مین ایک لاکہ تیس ہزار حاضر تہی اور ایسا اجتماع پہلی کبہی نہ ہوا تہا اور نہ امید
تہی کہ بعد اسکی پہر ایسا اتفاق ہو کیونکہ یہہ حج آخر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا تہا اور وہ زمانہ زمانہ قرب
ارتحال جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ تہا دار دنیا سے طرف ریاض قدس کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نے حکم دیا کہ سب لوگ مجتمع ہون تا اینکہ جو لوگ پیچھے رہے تہی وہ آگئی اور جو آگے بڑہ گئے تہی وہ واپس طلب
ہوے اور جسوقت جمع ہوئے اوسی منبر پر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف لیگئی اور جناب امیر علیہ السلام
کو اپنی برابر جگہ دی اور پہر جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اسقدر بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل جناب
مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کے ظاہر ہوئے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو سب لوگون نے دیکھا
پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ایہا الناس تحقیق کہ خدا تعالی نے مجکو خبر دے ہی کہ زندہ نہین رہتا
کوئی نبی مگر نصف عمر اوس نبی کی جو قبل اوسکے ہوا ہو اور مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب بلایا جاؤن پس
قبول کرون مین دعوت خدا تعالی کو یعنی انتقال کرون مین طرف دار آخرت کے اور مجہسے سوال کری گا
جناب رب العزت اور تم بہی سوال کیجاؤ گے پس تم کیا کہتی ہو اور کیا کہو گے پس لوگون نے عرض کیا کہ
گواہی دیتی ہین ہم کہ آپ نے تبلیغ رسالت کی اور کوشش فرمائی اور نصیحت کے پس حقتعالی جزا دے
خیر دے آپ کو جب لوگون نے اعتراف امور سابقہ کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد کیا کہ آیا گواہی

نہین

نہین دیتی ہو کہ کوئی خدا نہین سوای خدای برحق یکتا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بندہ ہے اوسکا اور جنت حق ہے
اور نار حق ہے اور موت حق ہے اور قیامت آنی والی ہے اور بتحقیق کہ خدا تعالی اوٹہاوی گا مردون کو اونکی قبور سے
سب نی کہا بجا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک ہم گواہ ان امور کا کہ مشتمل ہین اوپر سب اصول دین کے سوای امامت کے
اعتراف اور اقرار لوگونسی لیا پس خطاب کیا طرف حق سبحانہ وتعالی کے کہ بار الہا تو انکی اقرار و اعتراف پر گواہ رہنا
پہر لوگون کیطرف خطاب کیا فرمایا کہ ایہا الناس مین اولے ہون ساتہ تمہاری تمہارے نفسون سے سبہون نی کہا بجا ہے
پہر آنحضرت نی ارشاد کیا کہ بتحقیق کہ خدا تعالی مولے میرا ہی اور مین مولی مومنین کا ہون اور مین اولی ہون اونکے
بنفسہای مومنین یعنی اولی ہون نفوس مومنین سے پس جو شخص لیا ہی کہ مین اوسکا مولی ہون پس یہہ علی ابن ابیطالب
مولی ہے اوسکا اور پہر فرمایا کہ بار خدایا دوست رکہہ تو اوسکو جو علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہہ اوسکو جو
دشمن علی کا ہو پہر حضرت نی فرمایا کہ مین چہوڑنی والا ہون درمیان تمہارے ثقلین کو یعنی قرآن شریف اور اہلبیت
میری کو اور ارشاد کیا کہ یہہ بحکم الہی جدا نہ ہونگی تا روز قیامت اور جسوقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ یہہ پیغام
پہونچا چکی تو آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا نازل ہوئے
یعنی بسبب ابلاغ اس رسالت کی حقتعالی نی فرمایا کہ آج مین نی کامل کیا دین تمہارا اور تمام کیا اوپر تمہاری اپنی نعمت
کو اور پسند کیا واسطی تمہارے دین اسلام کو پس ولایت جناب امیر کل امیر موجب کمال دین و تمام نعمت و رضای
خدا دین اسلام قرار دے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بعد نزول اس آیہ کے شادان و فرحان ہوئے
اور فرمایا اللہ اکبر اوپر اکمال دین و اتمام نعمت کے اور رسالت میرے خدا کی پسند کی اور بولایت علی ابن ابیطالب
بعد میرے حقسبحانہ وتعالی راضی ہوا اور بعد اوسکی جب حسان بن ثابت نی کہ شاعر اور مداح جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ کا تہا یہہ حال فرح مآل و واقع جدید مسرت انتما ملاحظہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سی اجازت چاہی کہ درباب
جناب امیر المومنین علیہ السلام ابیات تصنیف کرے اور تعریف اون حضرت کی اشعار آبدار مین ترتیب دی پس بحسب
اجازت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ چند اشعار متضمن واقع غدیر خم منظوم کئے اور تصریح بامامت جناب امیر
زبان وحی ترجمان جناب مقدس نبوی سی اسمین درج کے اور مولے کو معنی امام و خلیفہ پر حمل کیا اور نیز
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حکم فرمایا کہ جناب امیر خیمہ علاحدہ مین تشریف رکہین اور عامہ اصحاب وازواج
اون حضرت کو مبارکباد کہین اور حضرت شیخین نے کرہا وجبرا جناب امیر کو اس سرور و فرحت پر تہنیت و مبارکباد
کہی اور کہا کہ هَنِیْئًا لَکَ یَا ابْنَ اَبِیْطَالِبْ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ اور حقسبحانہ وتعالی کو بمقدار تاکید
و توثیق اس عہد و پیمان کے خصوص عمر بن الخطاب کی واسطی منظور ہوئی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بصورت
آدمی کے متمثل کرکے بہیجا اور حضرت جبرئیل نے عمر بن الخطاب سے خطاب کیا اور کہا کہ جناب رسولخدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسا عقد باندھا ہے کہ نہیں توڑے گا اوسکو مگر منافق پس خوف کر ای عمر اور ڈر [illegible] کہ تو اس عہد کو توڑ ڈالی اور عمر نے یہہ حکایت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے عرض کی حضرت نی فرمایا کہ وہ جبرئیل تھی جنہون نے کہ واسطی تاکید عہد کے تمسے مشافہۃً اس باب مین کلام کیا اور حقتعالی نے تعظیم و تبجیل روز غدیر کی کہ اوس دن نصب جناب امیر کا واقع ہوا ایسی کہ صوم اوسکا ثواب مین برابر ثواب روزہ شصت ماہ کے قرار دیا اور جب بلاد و قرے مین دور و نزدیک یہہ خبر شایع ہو گئے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین بعد اپنی مقرر فرمایا ہے تو حارث بن نعمان فہری نے جب اس خبر کو سنا تو اوس ملعون نابکار کو ناگوار ہوا اور نہایت کبر و غرور سے اوسکی انکار کے واسطی اوٹھا اور رفعت مرتبہ نصب جناب امیر علیہ السلام کو اوس مردود ازلی نے مکروہ جانا اور بخدمت جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جو آپ نے احکام بیان کئی مثل توحید و اعتراف رسالت و بجاآوری صلوۃ و زکوۃ و حج سب ہمنی قبول کئی لاکن آپ ان سب پر راضی نہ ہوئی تا اینکہ دونو پہلوون سے اپنی ابن عم کو بلند کیا اور اوسکو ہمپر تفضیل دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ اوسکی حق مین کہا آیا یہہ آپ نے اپنی طرف سی کہا ہی یا خدا تعالے کا ہی یہی حکم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے قسم یاد فرمائی یعنی کہا کہ قسم ہے اوس خدا عز و جل کے کہ نہیں کوئی خدا سوا اوس معبود حقیقی کے کہ یہہ امر خدا کی حکم سے ہے پس وہ بدبخت معاند یہہ بات سنکے خدمت آنحضرت سے پھر گیا اور کہنی لگا کہ یا اللہ جو کچھ کہ جناب رسالتمآب نی ارشاد کیا ہے اگر سچ ہے تو مجھپر آسمان سے پتھر برسا یا عذاب سخت مجھپر نازل کر ابھی اپنی ناقہ تک پہونچا تھا کہ آسمان سے ایک سنگ اوسکی سر پر گرا اور اوسکی دبر سے نکلا اور وہ شقی واصل جہنم ہوا پس خدا تعالی نے آیہ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع کہ مشعر اس واقعہ کے ہی نازل فرمائی پس خیال نہیں کیا جاتا کہ ہرگز کوئی عاقل عقلای عالم سے اور کوئی فرد افراد بنی آدم سے سوای حضرات سنیہ کے اس واقعہ عظیمہ کو کہ خدا و رسول نے اوسمین اہتمام فرمای ہون اور ایسی ایسی تاکیدات و توثیقات ہوئی ہون سوای جناب امیر علیہ السلام کے امامت پر کوئی اور معنی اوسکی تجویز کرے انتہی چونکہ تقریر شاہ عبد العزیز دہلوی سے مستنبط ہی کہ صرف بریدہ اسلمی نے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور بعض متعصبین نے تصریح بھی اسکی کی ہے اور بعض یہہ کہتی ہین کہ بخاری وغیرہ نے اس حدیث کو اخراج نہیں کیا لہذا اسامی بعض ان محدثین کے جنہون نی اس حدیث کو روایت کیا ہے باختصار تحریر ہوتے ہین ابن ابی عاصم نسائی فی الخصائص والسنن والطبرانی فی المعجم الکبیر والوسیط والصغیر وابن راہویہ والمحاملی فی الامالی ابن عقدہ فی کتاب الموالات والطحاوی فی شرح مشکلات الاثار وسعید ابن منصور وابن ماجہ فی سننہا والترمذی فی صحیحہ وحاکم فی مستدرکہ وعثمان ابن شیبہ فی سننہ

وابوبکر ابن شیبہ

وابوبکر ابن شیبہ فی مصنفہ وابن حبان فی صحیحہ والضیاء المقدسی فی مختارہ وابونعیم فی فضایل الصحابہ والمحاملی ابو بشر المشہور بسمویہ الخطیب فی تاریخ بغداد وابن جریر الطبری فی تہذیب الآثار والبزاز فی المسند والخلعی فی الخلعیات وعبداللہ ابن احمد فی زوائد المسند وابویعلی الموصلی فی مسندہ وابوالفتح العجلی فی کتاب الموجز فی فضایل الخلفا وابن مردویہ وابن سمان فی کتاب الموافقہ والمخلص الذہبی وابوحاتم وبغوی فی معجمہ والدارقطنی والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والثعلبی فی تفسیرہ والنطنزی فی الخصایص ومسعود السجستانی فی کتاب مستقل والذہبی فی کتاب مفرد واخطب خطباء خوارزم فی مناقبہ والواحدی فی التفسیر والبیہقی والکواشی فی التفسیر والدیلمی فی الفردوس وابوموسی المدینی فی فضایل الصحابہ واحمد ابن حنبل فی مسندہ غرض ان بیالیس محدث معتمد علیہ نے اپنی اپنی کتابون مین حدیث غدیر کو روایت کیا ہی اور عبارات ان کتابو کی کتاب عبقات الانوار مین موجود ہین اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی تاریخ جناب امیر علیہ السلام مین مندرج ہوگی عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ کتاب المناقب تیسری فصل فضایل جناب امیر مین بیچ شرح اس حدیث کی لکہا ہے اور یہہ حدیث صحیح ہے بیشک روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے محدثین ثقات سے اور طرق اوسکی بہت ہین سولہ نفر صحابی نے جناب رسول الثقلین سے اسکو سنا ہی اور بروایت امام احمد ابن حنبل سنا ہے اس حدیث کو پیغمبر خدا سے تیس صحابی نے اور گواہی دی اونہوں نے واسطی جناب حضرت امیر علیہ السلام کے جسوقت نزاع و خلاف واقع ہوا تہا اون حضرت کی ایام خلافت مین اور بہت سے طرق و اسناد اسکی صحیح حسن ہین اور التفات نکرنا چاہیے طرف اوس شخص کے جسنی کلام کیا ہے صحت اس حدیث مین انتہی ترجمہ اور باوصف اس اقرار و اعتراف کے خود عبدالحق نے محض بغاوت جناب امیر علیہ السلام تواتر کا اس حدیث کے انکار کیا ہے وہ بی اصل ہے کہ جب سولہ یا تیس صحابہ روایت کرین پہر انکار تواتر مین کب ہوسکتا ہے اور یہہ محض ہوس ہے اور باقی جو معانی حدیث مین کلام کرتے ہین پس اگرچہ اوسکی جواب بیچ بیان وجوہ دلالت اس حدیث کی اوپر خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام کی بتفصیل تمام کتب کلامیہ خصوص وجیزہ و عبقات الانوار مین مذکور ہین لاکن صرف ایک دلیل پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابت انصاری شاعر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی باجازت جناب رسول الثقلین جو اشعار مدح جناب حیدر کرار مین تصنیف کی اور بوقت پڑہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ مراد اس حدیث سے امامت بلافصل جناب امیر علیہ السلام کی ہے پس اب جو کوئی معنی اس حدیث کی مخالف اون معنوں کے جو کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اوپر عرض ہوچکی ہین بیان کرے تو بجز تعصب و عناد اور اوسکو کیا کہنا چاہی پس مخفی نرہے کہ اشعار حسان ابن ثابت خصایص نطنزی سے اور اربعین سید جمال الدین الحسینی صاحب روضۃ الاحباب مین اور نیز ابن مردویہ

نے اپنی کتاب مین ابو سعید خدری سے اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی رسالہ مسماۃ بالازدہار فی ما عقدہ الشعراء من الآثار مین تذکرہ شیخ تاج الدین ابن مکتوم سے نقل کئے ہین حیث قال فی تذکرۃ الشیخ تاج الدین بن مکتوم لحسان بن ثابت الانصاری اشعار

ینادیہم یوم الغدیر نبیہم
بخم فاسمع بالرسول منادیا   وقال فمن مولاکم و ولیکم
فقالوا ولم یبدوا هناک تعامیا   الٰهک مولانا وانت ولینا
ولم تلف منا فی الولایۃ عاصیا   فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماما وهادیا   فمن کنت مولاہ فهذا ولیہ
فکونوا لہ انصار صدق موالیا   هناک دعا اللهم وال ولیہ
وکن للذی عادا علیا معادیا

پس شعر فقال لہ قم الی آخرہ نص صریح ہے اوپر اسکی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے بروز غدیر خم نص اوپر خلافت و امامت جناب امیر علیہ السلام کے فرمائی کیونکہ معنی اس شعر کے یہہ ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جناب امیر علیہ السلام کو کہ اے علی استادہ ہو کہ مینے پسند کیا تجکو درحالیکہ تو امام وہادے ہے بعد میرے پس معلوم نہین کہ اس کلام حسان بن ثابت مین حضرات موصوفین کونسی توجیہ وتاویل کو راہ دینگے آیا لفظ امام وہادے کو بہی معنی محب وناصر قرار دینگے یا حسان کو پایہ اعتبار سے ساقط کرینگے جب پابند اغراض نفسانی ہون اور یہہ بہی اُنسے کچہ دور نہین من شاء التفصیل فی هذا المقام فلیرجع الی الکتب المبسوطۃ اور چونکہ یہہ حدیث غدیر بطرق مین جناب رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ سے متواتر ہے لہذا اعتقاد شیعہ اثنا عشریہ کا یہہ ہے کہ یہہ نص خلافۃ بلا فصل جناب امیر علیہ السلام پر کیونکہ ہمکو ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے متواتر یہہ بات ثابت ہوئی ہے اور منکر اسکا دایرہ تشیع سے خارج ہے۔ اور جو شاہ صاحب و مصنف منتہی الخرافہ نے بعدیت مطلقہ نکالی ہے وہ خلاف بداہت ہے کیونکہ کوئی عاقل نہین تجویز کرتا کہ ایک شخص اپنی انتقال کے خبر بیان کرکے اور حقوق اپنی لوگون پر جتا کے ایک شخص کو وصی اور جانشین مقرر کرے اور بعد مرور پچیس سال کے اسکی جانشینی کا اقرار کرین اور وصیت کو اوسوقت نافذ جانین کیون نہین مشاہدہ کرتی طرف حال ملوک وسلاطین کے کہ جسکو ولیعہد قرار دیتے ہین وہ شخص بعد انتقال سلطان سابق کے فورا جانشین اوسکا ہوتا ہے جب بعض روایات علماء ثقات اہلسنت وجماعت کی تحریر ہو چکین تو ضرور ہوا کہ ایک روایت بطریق خاصہ واسطے زیادتی توضیح کے درج ہو پس مخفی نرہے کہ کتاب احتجاج مین طبرسی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا اون حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق حج کے واسطے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ سے تشریف لیگئے درحالیکہ ابلاغ جمیع احکام الٰہی فرما چکے تھے سوا حج و ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام کے پس جبرئیل مین نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حقتعالی نے بعد تحفہ سلام کے آپکو فرمایا ہے

کہ ہین

که همین حکم قبض روح نبی یا رسول نهین دیا الا بعد اکمال دین و تاکید حجت کی اور باقی هین اوپر تمهاری دو فریضه که ضرور هے ابلاغ اونکا طرف امت کی ایک اونمین سے فریضه حج هے اور دوسرا فریضه ولایت و خلافت هے بعد تمهارے اور نهین خالی رهی زمین حجت خدا سے قبل تمهارے اور نه بعد تمهارے سے خالی رهے گی تا ابد پس امر کیا خدا تعالے نی که پهونچاؤ احکام حج کی اور آپ خود بهی حج کرو اور حج کرین اپکی ساتهه وه لوگ جو استطاعت رکهتی هین حج کے اہل شہر اور بادیه سے اور دریافت کرین وه سب لوگ آپسے مسایل حج جسطرحسے جانتی تهی مسایل صلوة و صوم وغیره کو اور پهچانلین حج کو بهی اوسطرحسے جسطرح که آپنے اونکو سکهلائی هین اور شرایع پس ندا کی منادے جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله نی امت مین یهه که جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله اراده کرتی هین حج کا اور اراده هے که جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله تم سبکو تعلیم کرین مسایل حج پس جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله مع هجوم کثیر کی مکه کو واسطی حج کے روانه هوئی اور قصد کیا سب نی که جسطرحسے حضرت حج کرین اوسیطرح هم بهی مناسک بجالاوین گی پس انحضرت نی مع اون لوگون کے حج کیا اور جنهون نے حضرت کی ساتهه حج کیا وه قریب ستر هزار کی تهی مثل عدد اصحاب موسی علیه السلام کی که جنهنی حضرت موسی علیه السلام نی واسطی هارون علیه السلام کی بیعت لی تهی اور اونهون نے نکث کیا تها اور اتباع سامری او عجل کا اختیار کیا تها پس ایسطرح جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله نی بیعت لی واسطی جناب علی ابن ابیطالب علیه السلام کی پس وه بهی پهر گئے بیعت سی غرض یهه هی که جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله جب مکه کیطرف متوجه هوئے تو صدای لبیک بسبب ازدحام خلایق کے مابین مکه و مدینه کے ملبند هوئی پس جسوقت آنحضرت عرفات مین تشریف لیگئی تو حضرت جبرئیل علیه السلام جانب رب جلیل سے نازل هوئی اور کها که خدا تعالی نے بعد تحفه سلام کے ارشاد کیا هی که قریب هوئی اجل آپکی اور وه چیز که اوس سے چاره نهین یعنی موت پس عهد باندهو اور نصیحت کرو اور سپرد کرو جو کچه که آپکی پاس هے علم اور علوم انبیا اور سلاح و تابوت و جمیع آیات انبیا سے وصی اور خلیفه اپنی علی ابن ابیطالب علیه السلام کو که وه حجت بالغه هے اوپر مخلوقات کی پس قایم کرو علی ابن ابیطالب کو نشان هدایت تا هدایت پاوئی اوس سے امت آپکی اور تجدید کرو لوگونسی عهد و میثاق و بیعت علی سے دلواو اونکو جو که تمنی اونسی میری بیعت لی هے اور میثاق و عهد میرا و ولایت سی میرے ولی کے اور اونکی مولی کے که وه مولے هر مومن و مومنه کا هے علی ابن ابیطالب علیه السلام اور تحقیق که مین نے نهین قبض کیا روح کو کسی نبی و یا رسول کے مگر بعد اکمال دین و اتمام نعمت کے اور یهه اکمال توحید میرے کا هی اور اکمال هے دین و نعمت کا اوپر مخلوقات کی ساتهه میرے ولی کے اور اوسکی اطاعت کی اور یهه اسواسطی که به تحقیق مین نهین چهوڑا زمین کو بغیر حجت کی تا که غالب هو حجت میری اوپر مخلوقات میرے کی پس آجکی دن کامل کیا مین نے

دین تمہارا اور تمام کیا مین نی اوپر تمہارے نعمت کو ساتھہ اپنی وسلے کی کہ مولی ہے ہر مومن و مومنہ کا علی بندہ میرا ہے اور وصی میرے نبی کا اور خلیفہ ہے بعد اوسکی اور حجت بالغہ اوپر خلقت کی مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھہ طاعت رسول کے اور مقرون طاعت اوسکی مع طاعت رسول کے ساتھہ طاعت میرے کے جو شخص اطاعت کرے اوسکی پس وسنی اطاعت کی میرے اور جسنی عصیان کیا اوسکا پس وسنی عصیان کیا میرا مقرر کیا مینی اوسکو علم ہدایت کا درمیان اپنی اور مخلوقات کے عارف حقوق علی مومن ہے اور منکر اوسکا کافر ہے جو شریک کرے غیر کو علی سے اس بیعت مین وہ مشرک ہے جو انتقال کرے محبت جناب امیر مین وہ داخل جنان ہوگا اور دشمن جناب امیر کا داخل نار ہے پس نصب کر ای رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ علی کو واسطی خلافت کے اور لوگونسی لے بیعت علی کے اور تجدید کر میرے عهود و میثاق کے انسی قریب ہی کہ انتقال کرے تو جانب روضہ رضوان کے پس خایف ہوئی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اپنی قوم اور اہل نفاق و شقاق سے یہہ کہ رجوع کرین طرف جاہلیۃ کے کیونکہ جانا جناب رسول الثقلین نے کہ بہت لوگ دشمنی رکہتی ہین جناب امیر کو اور قلوب اونکی مملو ہین عداوت جناب امیر سے) اور وجہ عناد کے یہہ تہی کہ کوئی قبیلہ قبایل عرب سے نہ تہا کہ جسکی آدمی غزوات بدر و احد وغیرہ مین جناب امیر علیہ السلام قتل نہ کئی تہی (کہا حضرت نبی جبرئیل سے کہ سوال کرے خدا تعالی سے عصمت و کفایت کا شر اعدا سے اور منتظر ہوئی حضرت وحی کے تا اینکہ تاخیر ہوئی نزول وحی مین اور پہونچی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ مسجد خیف مین پہر حضرت جبرئیل وحی لائی کہ نصب کرین جناب امیر کو خلافت پر اور نہ لائی آیہ حفاظت و حراست عن الناس کو تا اینکہ نزول اجلال فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی کراع الغمیم مین جو واقع ہے مابین مکہ و المدینہ تب حضرت جبرئیل نازل ہوئے اوسوقت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد کیا کہ مین خایف ہون قوم سے کہ تکذیب کرین میری اور نہ قبول کرین قول میرا باب علی ابن ابیطالب مین تا اینکہ کوچ کیا حضرت نی وہانسی پس جب پہونچی غدیر خم مین کہ جحفہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے جانب مکہ کے ابہی حضرت منزل پر نہ پہونچی تہی کہ ۱۸ر تاریخ ذیحجہ سنہ ہجرت روز جمعہ پانچ ساعت دنکی گذرے تہین کہ جبرئیل نازل ہوئی اور فرمایا کہ جناب رب العزت بعد تحیہ سلام کے ارشاد کرتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس بعض ہمراہیان رکاب سعادت قریب جحفہ کے پہونچی تہی اور بعض ابہی عقب مین تہی کہ فرمایا حضرت نی کہ سبکو یہان جمع کرو تا کہ منادی نی ندا کی کہ نماز جامعہ ادا ہو پس میل کیا حضرت نی جانب یمین راہ سی کہ وہان خار و خسک بہت تہی قریب غدیر کے اور حکم دیا حضرت نی کہ زمین صاف ہو اور کجاوہ ہاے شتر سے ایک بلند سے بصورت منبر بنائی جائی جب سب لوگ

مجمع ہوچکی تو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بالای منبر تشریف لیگئی اور خطبہ بکمال فصاحت و بلاغت در باب خلافت و وصایت جناب امیر المومنین بہت طولانی ادا کیا اور وہ خطبہ کتب حدیث و تفسیر مثل احتجاج طبرسی وصافی وغیرہ کتب معتمدہ اہل حق میں موجود ہے بلکہ میرزا رفیع باذل مرحوم نے کتاب حملہ حیدری میں اوسکو مع ترجمہ کے وارد کیا ہے اور اطراف اکناف میں مشہور ہوچکا ہے اسواسطی یہان وارد نکیا گیا غرض جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ خطبہ سے فارغ ہوئی اوسوقت ندا کی قوم نی اور کہا سمعاً وطاعۃً قبول کیا ہمنی حکم خدا اور امر رسول بدل وجان وگوش اور ازدحام کیا اوپر جناب رسولخدا اور جناب امیر علیہما السلام کے اور بیعت کی سب نی حتی کہ اول وثانی وثالث وطلحہ وزبیر نی اور باقی مہاجرین وانصار موافق اپنی اپنی قدر ومنزلت کی سب بیعت سی مشرف ہوئی یہانتک کہ صلوۃ مغرب وغیرہ ادا ہوئے اور جو شخص بیعت کرتا تہا تو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے تہی الحمد للہ الذی فضلنا علی جمیع العالمین اور اوسی دن سے مصافحہ سنت در رسم ہوا ہی تا اینکہ استعمال کرنی لگی اسکو اہل ضلال بہی اور روایت کی گئی ہی جناب صادق علیہ السلام سے کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ قرات اس خطبہ سے فارغ ہوئی تو دیکہا حضرت نی ایک شخص خوشرو اور خوشبو کو کہ وہ کہتا ہے کہ نہیں دیکہا ہے مینی آجتک جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہ اسقدر تاکید کی ہو واسطی اپنی ابن عم علی ابن ابیطالب کے اور اسوقت جناب رسولخدا نی وہ عقد باندہا ہے کہ نہیں شکست کرے گا مگر کافر باللہ العظیم وبرسولہ افسوس ہے واسطی اوس شخص کے جو توڑے اس عہد کو فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ملتفت ہوا طرف اونکی عمر ابن الخطاب جب سنا کلام اونکا اور بعد تعجب کے عرض کی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ سنا آپ نی یا حضرت جو یہہ شخص بیان کرتا ہے حضرت نی فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہی یہہ کون ہے عمر ابن الخطاب نی عرض کیا کہ میں نہیں جانتا فرمایا حضرت نی یہہ روح الامین ہے خبردار اس عہد کو نہ توڑنا قسم ہے خدا عز وجل کی کہ اگر تو نی اس عہد کو توڑا تو خدا و رسول و ملائکہ اور مومنین تجہسی بیزار ہونگی انتہی ایسا نہو کہ کوئی شخص بعد ملاحظہ اس روایت کا کچہ ذکر نہیں ہے لہذا کتب اہل سنت سے لکہا جاتا ہے چنانچہ در عبقات الانوار مذکور است چارم ائمہ فاضل ربانی سید علی ہمدانی کہ مناقب ومحامدش مجملاً از نفحات جامی واعلام الاخیار کفوی و مفصلاً از خلاصۃ المناقب نور الدین جعفر بدخشی ووثوق وعظمت واعتمادش از ایضاح مولوی رشید الدین تلمیذ صاحب تحفہ میتوان دریافت در کتاب مودۃ القربی در مودۃ خامسہ آوردہ عن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول اللہ علیاً علماً فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ

۳ کی یہہ کہی کہ شیعہ نی یہہ روایت جھوٹ بنالی ہی اور اہلسنت و جماعت کی کتابوں میں اس روایت ۴

واخذل من خذله وانصر من نصره اللهم انت شهیدی علیهم قال وکان فی جنبی شاب حسن الوجه طیب الریح فقال یا عمر لقد عقد رسول الله عقداً لا یحله الا منافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت یا رسول الله انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجه طیب الریح قال کذا وکذا فقال نعم یا عمر انه لیس من ولد آدم لکنه جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما قلته فی علی انتهی اس عبارت سی بالاجمال وہی حاصل ہے جسکی تفصیل و روایت احتجاج طبرسی میں لکہی ہے کہ جب یہہ خبر شایع و ذایع ہوی تو حارث ابن نعمان فہری کو نظاہر ہی یہہ امر ناگوار گذرا لہذا حضرت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہو کے عرض کی کہ یا رسولخدا صلوات اللہ علیہ آپ نے حکم دیا شہادتین کا ہمنی اوسکو قبول کیا اور امر کیا آپ نی صلوۃ و زکوۃ و صیام و حج کا اوسکو بہی ہمنی قبول کیا مگر آپ راضی نہوئی تا اینکہ آپ نی بلند کیا اپنی ابن عم کو او تفضیل دی اوسکو ہمارے اوپر پس یہہ امر آپکی طرف سے ہی یا جانب رب جلیل سے پس فرمایا کہ قسم ہے خدا تعالے کی کہ غیر اوسکا نہیں نصب جناب امیر جانب خدای عز وجل سے ہی پس حارث پہرا اور کہتا تہا کہ بار خدایا اگر رسولخدا راست کہتی ہین تو حارث پر آسمان سے پتہر برسی یا عذاب الیم مین گرفتار ہو ابہی اپنی ناقہ تک نہیں پہونچا تہا کہ سنگ آسمانی اوسکی سر پر گرا اور مقعد سے باہر آیا اور حارث داخل جہنم ہوا اور آیہ سأل سائل بعذاب واقع نازل ہوا انتہی اور اس روایت کو ثعلبی وکواشی نی اپنی اپنی تفسیرون مین اور نور الدین سمہودی مدنی شافعی نے جواہر العقدین مین اور عبد الرؤف مناوی نی کہ عمدہ محدثین اہلسنت سے ہی فیض القدیر شرح جامع صغیر مین اور جمال الدین محدث نی اربعین مین اور سبط ابن الجوزی نی تذکرہ خواص الائمہ مین اور محمد ابن طلحہ شافعی نے مطالب السئول مین اور ابن صباغ مالکی نی فصول المہمہ مین اور علی ابن برہان الدین حلبی شافعی نے انسان العیون مین وارد کیا ہی اب ناظرین سے جسکو یہہ امر ناگوار گذرے تو بغیر مراجعت ان کتابون کے دلایل عقلی سے رد کرنا شروع نکرین بلکہ منصف کو چاہئے کہ ان کتابون کو ملاحظہ فرمائی اور خیال کرے کہ کیسی کیسی علما اور محدثین ثقات اس روایت کو اپنی کتب مین درج کر چکی ہین تو اس سے عظمت و عزت اس امر کے اوسکی دلمین حاصل ہو گے اور یقین ہو جائیگا کہ منکر اس وصایت و خلافت جناب امیر علیہ السلام کا مستحق ایسی ہے امور کا ہے اور اس عبارت سی دو امر حاصل ہوئی اول یہہ ہے کہ اگر مولی سے محض محبت و نصرت مقصود ہوتی تو حارث ابن نعمان فہری ایسا متعصب کیون اسکو برابر شہادتین و صوم و صلوۃ و زکوۃ و حج و ارکان دین کے جانتا بلکہ جو معنی اس حدیث کی ان حضرات نی قرار دی ہین وہی تصور کرتا کیونکہ

وجوب محبت موجب تفضیل محبوب کے نہین اسواسطی کہ محبت مومنین کے رسولخدا کو لازم ہی اور موجب تفضیل مومنین کے العیاذ باللہ جناب خاتم النبیین پر نہین پس حارث مذکور کیون کہتا فضلتہ علینا اور نیز جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کیون نہ فرماتی کہ یہہ امر موجب تفضیل کا نہین کیونکہ مینی علی ابن ابیطالب کو محب و ناصر تمہارا اقرار دیا ہے اور منصور و محبوب کو فضیلت نہین بالفرض والتقدیر اگر یہہ امر موجب فضیلت ہے تو تمکو کچہ ضرر نہین کرتا بلکہ نافع ہے تا وہ شخص عذاب الہی سے محفوظ رہتا بلکہ حضرت نی قسم یاد فرمائی اور کہا کہ یہہ امر من اللہ ہے اور یہین سے باطل ہوا مزعوم بعض متعصبین کا کہ گمان کرتے ہین کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی یہہ تاکید محبت واسطی جناب امیر کے بسبب شکایت خالد وغیرہ منافقین کے فرمائی ہے کیونکہ حضرت نی ارشاد کیا کہ یہہ امر من اللہ ہے نہ بسبب شکایت بعض معاندین جناب امیر کے دوسرے یہہ ہے کہ باوجودیکہ جناب باری عز اسمہ حلیم و غفور و دیر گیر ہے لاکن بفور انکار حارث کی عذاب اوسپر نازل ہوا اور جلدی نزول عذاب مین دلیل دو امر کے ہی اول یہہ ہی کہ حضرت کبریا جل وعلا مین یہہ امر نہایت جلیل اور متحتمات و مکملات دین سے تہا کہ منکر اوسکا فوراً ابتلاے عذاب الہی ہوا دوسرا یہہ ہے کہ بقیہ منکرین گو اب محفوظ ہین لاکن اونکی حق مین بہی اچہا نہین خلاصۃ المقال یہہ ہے کہ خلافت و وصایت بلافصل جناب سید الانبیاء والمرسلین وافضل الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین کی واسطی جناب امیر المومنین یعسوب الدین قاید الغر المحجلین امام المتقین و سید الوصیین سیدنا و مولانا و امامنا و ہادینا ابو الائمۃ الطاہرین الطیبین علی ابن ابیطالب سلام اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اولاد معصومین اون حضرت کی اس حدیث سنی سے روایات کثیرہ و احادیث متواترہ سی کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار اور انکار اوسکا مثل انکار بعض ضروریات دین کے ہی اور مقام تعجب ہے کہ منکرین حدیث غدیر منکرین معجزات جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ پر تواتر کسطرح ثابت کرینگی چونکہ یہہ مقام بہت تفصیل چاہتا ہے اور یہہ ہیچمدان کچہ بیان بوجہ قلت استعداد بیان نہین کرسکتا لہذا اسی پر اکتفا ہوا تو بر

اور بعض نے جو کہا ہے کہ نام جناب امیر علیہ السلام و اہلبیت کا قران مجید مین ذکر نہین ہوا پس جواب اسکا یہہ ہے اولاً پس شیخ جلال الدین سیوطی نی تفسیر در منثور مین کہ احادیث اوسکی باعتراف شاہصاحب وغیرہ علما صحیح و حسن ہین لکہا ہی اخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرء علے عہد رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولے المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور نیز مرزا محمد ابن معتمد خان بدخشی نے کتاب مفتاح النجا مین اسے روایت کو لکہا ہے علاوہ بران سابقاً تفسیر در منثور سے غزوہ احزاب مین مذکور ہوچکا ہی کہ عبد اللہ

ابن مسعود و سطیح پڑہتا تہا وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویاً عزیزاً اور نیز تفسیر ثعلبی مین
کہ ثعلبی مصنف اوسکا بتصریح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ثقات و معتمدین سے ہی اور منجملہ اون لوگون کے
ہی کہ احسان اونکا تمام امت پر ہے اور نیز بتصریح ابن خلکان حقتعالی نے اوسکی حق مین لفظ رجل صالح
فرمایا ہے (مذکور ہے عن ابی وایل قال قرءت فی مصحف عبد اللہ ابن مسعود ان اللہ اصطفی
آدم ونوحاً وآل ابراہیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین اور یہی سبب ہی کہ خلیفہ ثالث کو حراق
مصحف عبد اللہ ابن مسعود مین بہت اصرار تہا مگر بحمد اللہ کہ اب بہی ایسی روایتین موجود ہین گو خفای حق مین
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہوا ولکن ابی اللہ الا ان یزداد شرفہم فی ظہورہ وسفورہ یریدون
لیطفؤا نور اللہ واللہ متم نورہ لیکن فرض کیا کہ نام جناب امیر اور اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم کا قرآن
شریف مین نہین پس جواب اسکا وہ ہے جو جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جواب ابی
بصیر مین چنانچہ کافی مین منقول ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ روایت کی ہے ابی بصیر سے کہ سوال کیا اونے
جناب صادق علیہ السلام سے قول خدا تعالی کا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فرمایا
حضرت نے کہ نازل ہوئی یہہ آیت شان مین جناب امیر و حسنین علیہم السلام کے پس کہا مین نے کہ لوگ کہتے ہین
کہ کسواسطے خدا نے عز وجل نے نہین ذکر کیا نام جناب امیر اور اہلبیت کا فرمایا حضرت نے کہ کہو تم اونکی جواب
مین کہ نازل ہوئی نماز پنجگانہ قرآن شریف مین اور نہین بیان کیا جناب باری عز اسمہ نے کہ تین ہین یا چار تا آنکہ
تفسیر کی اوسکی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اور نازل ہوئی زکوٰۃ قرآن مین اور نہین بیان کیا خدا تعالی نے
کہ چالیس درہمون مین ایک درہم ہی تا آنکہ تفسیر کی اوسکی جناب خاتم الانبیا نے اور نازل ہوا حج قرآن
شریف مین اور نہ تفصیل کی کہ طواف کے سات شوط ہین تا آنکہ تفسیر کی جناب سید المرسلین نے اور نازل
ہوئی آیہ اطیعوا اللہ الی آخرہ شان علی و اہلبیت علیہم السلام مین اور تفسیر کی اوسکی جناب رسول خدا نے واسطی
جناب امیر کے اور فرمایا من کنت مولاہ الی آخرہ الحدیث پس مراد آنحضرت کی اس سے یہہ ہی کہ اگر عدم ذکر
قرآن مین موجب عدم وجوب خلافت ہو اور لوگون کو اختیار ہو کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ مقرر کرین لازم
ہی کہ مسایل صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و حج وغیرہ مین بہی لوگون کو اختیار ہو کہ خلاف احادیث نبوی سے
محض اشتہای نفس سے قیاس و استحسان اپنی اپنی بنائین وذلک مما تضحک علیہ الثکالی القصہ
خم غدیر سے حضرت نے جانب مدینہ منورہ کوچ فرمایا اور ذو الحلیفہ مین بہی ایک رات بسر کی اور صبح کو جانب
مدینہ روانہ ہوئے اور جانب معرس سے مدینہ مین تشریف لائے جب چشم مبارک سواد مدینہ پر پڑی تو فرمایا
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وہو حی لا یموت

[illegible]
وقیل ان عثمان احرق مصحف ابن مسعود
وان ابن مسعود کان یقول لو ملکت
کما فعلوا بمصحفی لفعلت بمصحفهم مثل الذی صنعوا
بمصحفی انتهی
[illegible]

واما ثانیاً

[illegible]

۱۴۹ نمبر

بیان وفات پیغمبر صلعم

بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر تائبون عابدون ساجدون ولربنا حامدون صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ اور داخل مدینہ ہوئے **فصل چوتھی بیچ احوال انتقال جناب رسول رب المتعال کے** دار دنیا سی طرف روضہ رضوان کے مع بعض وصایای آنحضرت کے جو اسی مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی طعن تخلف عن الجیش ومنع قرطاس علی سبیل الایجاز والاختصار پس مخفی نرہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پھر مدینہ سے ماہ ذیحجہ مین کسی طرف کو سفر نہین کیا **ذکر وقایع سال یازدہم ہجرت نبوی** سے ظاہر و آشکار ہے کہ مصیبت انتقال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ دنیا سے اعظم مصایب سے ہی عروۃ الاسلام نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ سفر نکرو روزہ نرکھو بروز دوشنبہ کہ اسی دن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے دار دنیا سے رحلت فرمائی ہے اور نیز بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے راوے سی کہ جب تجھی کوئی مصیبت پہونچی تو یاد کر مصیبت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہ تمام امت کو ایسی مصیبت کبھی نہین پہونچی اور نہ پہونچے گے ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ خود جناب رسولخدا نے فرمایا جناب امیر سے کہ یا علی جو مصیبت تمکو پہونچی یاد کرو مجھی کہ اعظم ترین مصایب ہی مصیبت میری انتقال کے یعنی وسطی تم اہلبیت و جمیع مومنین کے عبد اللہ ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب جبرئیل امین نے خبر انتقال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک مہینا پہلی بسمع اقدس جناب نبوی کے پہونچائی تو حضرت نے ہم سب کو اپنی گھر مین جمع کیا اور ہمکو بنظر حسرت دیکھا اور بنہایت شفقت وحسرت سی اشک چشم مبارک سے جاری کئی اور فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ حفظکم اللہ نصرکم اللہ جمعکم اللہ نفعکم اللہ رفعکم اللہ ھداکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم اللہ قبلکم اللہ رزقکم اللہ وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھہ پرہیزگاری اور تقوی کے محارم خدا سی اور وصیت کرتا ہون تمکو اور ڈراتا ہون اس سے کہ طلب رفعت کرو اور تکبر کرو بندگان خدا سی کیونکہ خدا تعالی نے فرمایا ہے تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین اور نیز فرمایا ہے جناب رب العزت نے الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین عبد اللہ ابن مسعود کہتا ہے کہ عرض کیا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک ان کلمات سے معلوم ہوا کہ آپ ہمکو اپنی درد فراق مین مبتلا فرمائین گے لاکن یہہ واقع ناگزیر کب تک پیش آئی گا فرمایا حضرت نے کہ اجل میری قریب ہے اور قریب ہی وہ وقت کہ پہونچون مین نزدیک خدا تعالی کے اور سدرۃ المنتہی وجنۃ الماوی وعرش اعلی وکاس اوفی وعیش گوار کے عرض کیا مینی کہ یا حضرت آپکو غسل کون دی فرمایا کہ بہائی میرا علی ابن ابیطالب اور اہلبیت میری ثقۃ الاسلام نے جناب صادق

علیہ السلام سے نقل کیا ہے انہین دنونمین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر اور عباس بن
عبد المطلب کو طلب فرمایا اور عباس سے کہا کہ ای عم آیا میرے میراث تم لیتے ہو بشرطیکہ میرے وعدون کا
ایفا کرو اور قرض میرا ادا کرو عباس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کثیر العیال وقلیل المال وکبیر السن
ہون متحمل آپکی وعدون کا نہین کرسکتا کیونکہ آپ سخی تر ناس سے ہین تب حضرت نے ارشاد کیا کہ یہہ مال
مین اوسکو دونگا جو لایق اوسکی ہو بعد اسکی حضرت متوجہ جناب امیر علیہ السلام کی ہوی اور فرمایا کہ ایے
علی ای برادر آیا میرے میراث اس شرط سے لیتی ہو کہ میرے وعدون کو ایفا کرو اور قرض میرا ادا کرو جناب امیر
نے عرض کیا کہ بابی انت وامی بجا لاونگا مین آپکی احکام کو یعنی میراث آپکی میرے لئے ہے اور وعدے آپکی
میرے ذمہ ہین پس فرمایا جناب امیر نے کہ مینے دیکھا کہ حضرت نے انگشتر مبارک کو اتارا اور فرمایا کہ پہن لے اس
اس انگشترے کو میرے سامنے پس پہن لیا مینے اوسکو اور پہر دیکھا مینے اوس انگشترے کو تو میرے نزدیک عوض
جمیع دیون وعدات کے وہ انگشترے تہی یعنی جناب امیر کے نزدیک باعتبار ثمن ویا شرف وعزت وہ انگشترے
سب چیز سے بہتر تہے بعد اسکی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ متوجہ ہوئے طرف بلال کے اور فرمایا کہ حاضر کر
خود وزرہ وپیراہن زرد وذو الفقار وسحاب اور سحاب وہ عمامہ تہا کہ روز فتح مکہ سر اقدس پر باندہا تہا اور
رنگ اوسکا سیاہ تہا اور بُرد یمانی اور دوسرا عمامہ مسمی بہ ابرقہ اور ایک عصا اور رنگ اس عمامہ کا کالا
تہا اور یہہ عمامہ چمکتا ہوا تہا اور اوسی کو جناب خامس آل عبا سید الشہدا علیہ من الصلوۃ اکملہا نے روز عاشورا
دوسرے حملے مین زیب سر کیا تہا جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے لشکر
عمر بن سعد بن ابی وقاص سے مقام احتجاج مین فرمایا انشدکم باللہ ھل تعلمون ھذہ عمامۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وانا متعممہا قالوا اللھم نعم فرمایا ہے جناب امیر علیہ السلام نے
قسم ہے خدا عز وجل کی کہ نہین دیکھا تہا مینے اوسوقت تک ابرقہ کو پہر لائے ایک کپڑا کہ درخشانی سے
اوسکی آنکھون کو خیرہ کرتے تہی اور وہ پارچہ پارچہاے جنت سے تہا فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے یہہ کپڑا دیا تہا مجھکو روح الامین نے اور وہ کرتہ حضرت کا تہا پہر طلب کیا دو جفت نعلین عربی
ایک مخصوف دوسرا غیر مخصوف پہر دو قمیصین ایک وہ تہی جسکو شب معراج مین پہنا تہا دوسرے یوم احد
پہنتی تہی اور تین کلاہ مبارک ایک سفری ایک حضری تیسرے واسطے جمع واعیاد کے تہی پہر فرمایا
کہ اے بلال حاضر کر دونو بغلی شہبا اور دلدل اور دونو ناقہ یعنی عضبا وقصوے اور دونو
اسپ یعنی ذو الجناح ومرتجز وعفیر پہر فرمایا حضرت نے کہ ای علی ان اشیا کو اپنی قبضہ مین لاؤ میرے
زندگی کے مین منقول ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ منجملہ دواب سے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاشیہ
[illegible]

اول عفیر

اول عفیر مرگیا یعنی جسوقت انتقال کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نی تو عفیر نے اپنی رسی کہینچکی توڑ ڈالے اور جانب مسجد قبا بہاگتا ہوا گیا بنی خطمہ کے کوئی مین اپنی تئین گرا دیا اور وہی قبر اوسکی ہے اُنہی اور حال ناقہ عضبا کا سابق مین لکہا گیا ہے اور ذو الجناح باب مسجد پر بندہا رہتا تہا جس شخص کو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کسی کام کیواسطی بہیجتے تہے وہ اوسپر سوار ہو جاتا تہا بعد انتقال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے یہہ ذو الجناح اور مرتجز جناب امیر کے پاس رہے جمل و صفین و نہروان کے سب لڑائیون مین حضرت امیر علیہ السلام انہی پر سوار ہوتی تہی حتی کہ یہہ دونو گہوڑے اور ناقہ قصوی معرکہ طف مین پاس حضرت امام حسین فرزند رسول الثقلین کے موجود تہی نیز در باب ذو الجناح روایتین مختلف مین اور بعض روایات سے مستنبط ہی کہ جناب صاحب الامر عجل اللہ ظہورہ و قرب حضورہ بہی اسپر سوار ہونگی القصہ ۱۱ صفر کو سنہ ہجری حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ بعارضہ درد شقیقہ علیل ہوئی اور مرض نے طول کہینچا حضرت روح الامین جناب دیان دین سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ پر وحی لائی کہ اہل بقیع و شہدا سے احد کے لئی استغفار کرین چنانچہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اول بقیع مین تشریف لیگئی اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ خوشا بحال شما کہ دنیا سے سفر کیا تمنی اور بار آخرت بہلی لیبو مانون سی باندہا اور ان فتنہ و فساد سے جو بعد میرے ظاہر ہونگی رہائی پائی او عنقریب فتنی ظاہر ہونگے مانند قطعہا سے شب تاریک کے کہ دوسرا متابعت اول کے کریگا یعنی پی ہم فتنی واقع ہونگی پہر حضرت نے اہل بقیع کے لئے طلب آمرزش کی راوی کہتا ہے کہ حضرت رحمۃ للعالمین نی اسقدر استغفار اونکی لئی کی کہ مجہی رشک ہوا اور مینی کہا کہ اگر مین مرجاتا تو اس استغفار مین مین بہی داخل ہوتا اور پہر حضرت احد کو تشریف لیگئی اور بہت سی استغفار اونکی لئی بہی کی اور فرمایا کہ ھٰؤُلَاءِ اَشْھَدُ عَلَیْھِمْ یہہ لوگ ہین کہ گواہی دیتا ہون انپر چنانچہ امام اہلسنت و جماعت مالک ابن انس نی موطا مین کہ باعتراف شاہ صاحب موطا بہتر اور اوثق صحیحین سے ہی اور بخاری و مسلم نی مالک سے طریق روایت احادیث و تمیز رجال و راہ اعتبار سیکہا ہے اور ہزار عالم نے جو وقت امام مالک مین موجود تہی موطا کو اوس سے روایت کیا ہے اور عدالت و ضبط رجال اوسکا مجمع علیہ ہے اور علماء نی اسقدر سعی و کوشش اسکی شرح و تصحیح مین کی کہ زیادہ اوس سے ممکن نہین کما فی بستان المحدثین لعبد العزیز الدہلوی والتفصیل فی استقصاء الافحام موطا صفحہ ۱۳ نسخہ مطبوعہ دہلی الشہداء فی سبیل اللہ مین) مذکور ہی مالک عن ابی نضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال لشہداء احد ھٰؤلاء اشہد علیہم فقال ابوبکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا

[illegible]

فقال رسول اللہ بلی ولا ادری ماتحدثون بعدی فقال فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک انتہی ترجمہ تحقیق جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا واسطی شہداے احد کی یہہ وہ لوگ ہین کہ گواہی دیتا ہون اوپر انکی پس کہا ابوبکر نے کہ ای رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پس نہین ہم بہائی اونکی اسلام لائی ہم جیسی اسلام لائی ہیہ اور جہاد کیا ہمنی جیساکہ جہاد کیا انہون نے پس فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ نے ہان مگر نہین جانتا مین کہ کیا کیا احداث کروگی تم بعد میری پس رویا ابوبکر اور پہر رویا اور عرض کیا کہ آپ کی جو نسبت احداث ہماری طرف کی اس سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ ہم بعد آپکی زندہ رہین گے مترجم کہتا ہی کہ جب اس حدیث کو حدیث اصحابی اصحابی سے جو بخاری مین وارد ہے ضم کرین تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگون کی دنیا مین بعد جناب رسولخدا کی احداث کرنے سے جس سے ضرر کثیر اسلام کو عاید ہوا اور روز قیامت یہہ لوگ حوض سی ہٹہا دیئی جاینگی جیساکہ شتر کو پانی سے ہٹہا دیتی ہین تب یہہ لوگ مثل شتران بی مہار کے صحراے قیامت مین خایب وخاسر پہرین گے پہر اپنی مقر اصلی مین پہونچ جاینگی اور یہہ دو معجزے جناب مخبر صادق کے ہین اول یعنی احداث تو واقع ہوا دوسرا یعنی طرد عن الحوض یہہ قریب واقع ہونی والا ہی اور فقرہ لا اعلم ماتحدثون بعدی سی کئی فایدہ حاصل ہوئی اول یہی کہ اجماع اہلسنت ہی کہ نفس شہید ہونا بہتر ہی اور اس فقرہ سی معلوم ہوا کہ ابوبکر شہداء احد سی بسبب کثیرہ مفضول تہا دوم یہہ کہ اشہد علیہم سے مقصود شہادت جنت ہی یا شہادت خیریت خاتمہ پس آنحضرت کی شہادت بالجنت یا بالخیریت کہ مال دونونکا واحد ہی ابوبکر کی واسطی نہ ہوئی

بعض شراح کی تاویل سے کہی ہی کہ رونا خلیفہ اول کا بسبب مفارقت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے تہا نہ بخوف احداث نہتی پس یہہ تاویل مخدوش ہے کیونکہ اگر خلیفہ اول بجواب اس فقرہ کے عرض کرتا کہ حضرت ہمسی احداث نہوگا تب اس تاویل کو گنجایش تہی ولٰکن لیس فلیس اور مقام تعجب ہے کہ خلیفہ صاحب کو اسقدر اپنے احداث پر یقین تہا کہ ہرگز زبان سے بہی انکار کیا تعجب یہہ ہے کہ کسی راوی نے کذبا بہی انکار نقل نہین کیا قیامت تو یہہ ہے کہ یہہ اپنی مساوات شہداے احد سے کس کار نمایان کے صلہ مین جاہتی تہی قطع نظر اور معاذ سے کی کاش مغرور بن احد سی نہوتی کہان وہ لوگ جنہون نے اپنی جانین راہ خدا ونصرت شافع یوم جزا مین فدا کین اور تا زندگی سینہ سپر رہے اور مشرکین کو قتل کرکے شہید راہ خدا ہوئی اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولٰئک ہم المہتدون الغرض فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یا علی جبرئیل ہر سال مین ایکمرتبہ قران شریف مجہپر عرض کرتے تہی اسکی سال دو مرتبہ عرض کیا یہہ علامت میرے انتقال کی ہی اس دار ناپایدار سے ای علی مجہی مخیر کیا خدا تعالے نے بیچ اسکی کہ دنیا مین ہمیشہ رہون اور مالک ہون خزاین زمین کا اور جو میرے لئی مراتب جنت الماوی مین مقرر ہین اونمین کسیطرح کی کمی نہو

۶ اور بعض سی
بعض نے کہا ہے کہ اوبہت عشرہ مبشرہ کی
معلوم ہوئی ابوبکر کا کمال ایمان
و استحقاق بہشت کی ازدیاد حضرت عمر
شکوک تہا جو ہر طرف وصال حضرت تہا اور
احتمال حضرت کا اعتقاد ادراک
پر مایلنطق عن الہوی فافہم
نصیب لطیف

اور پہچ اسکی کہ مین ملاقات کرون خدای تبارک وتعالی سے اور ہوبجون بہشت مین اور انبیای سابقین سے ملحق ہون یا علی مینی ملاقات جناب اقدس الہی کو اختیار کیا پس جب میرا انتقال ہو تو مجھی اپنی ہاتھہ سے غسل دیکے جس مقام پر میرے روح مفارقت کرے وہین دفن کر دینا بعد اس تقریر کے احدسی مرجعت جناب مدینہ فرمائی تین دن سرفہ کے شدت رہے چوتھی دن بخار شدید عارض ہوا عروۃ الاسلام نے ابن عباس سے روایت کے ہی کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بسبب مرض کے صاحب فراش ہوئی تو اصحاب کو اپنی روبرو طلب فرمایا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اٹھی اور عرض کیا کہ بابی أنت وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب آپ بجوار رحمت پروردکار انتقال فرماین تو کون شخص آپکو غسل دی حضرت نی فرمایا کہ مجھی غسل دینی والا علی ابن ابیطالب ہے اور ملایکہ رحمت اوسکی شریک ہین عمار نی عرض کیا کہ کون شخص آپ پر نماز پڑھے حضرت نی فرمایا کہ خاموش رہ رحمک اللہ پھر متوجہ جناب امیر کے ہوئی اور فرمایا کہ اے پسر ابوطالب جب روح میرے بدن سے مفارقت کرے تب مجھکو اچھی طرح غسل دینا اور انہین دوکپڑون کا جو پہنی ہوئی ہون کفن دینا یا جامہ سفید مصری یا بردیمانی مین اور کفن میرا قیمت مین غالی نہو اور بعد غسل کنار قبر پر جنازہ رکھہ دینا اول جو نماز میرے جنازہ کے پڑھے گا وہ خداے غفار ہے کہ عرش عظمت وجلال سے میرے واسطی تحفہ وصلواۃ نازل کریگا بعد اسکی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل مع افواج ملایکہ کے کہ عدد انکا سواے خداے باری عزاسمہ کے[۳] ملایکہ عرش بعد اسکی ملایکہ آسمان کے پھر اہلبیت میرے پھر ازواج پھر فرمایا حضرت نی کہ ای بلال لوگون کو مسجد مین جمع کر جب لوگ جمع ہوئی تو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی سر مبارک پر رومال باندہا فضل ابن عباس اور علی ابن ابیطالب کی دوش پر ہاتھہ رکھی مسجد مین تشریف لائی اور نماز خفیف ادا کی اور منبر پر تشریف لیگئی اور کمان پر تکیہ کیا اور بعد حمد وثنای الٰہی کے فرمایا کہ ایہا الناس مین کیسا پیغمبر تہا تم مین آیا مینی خود جہاد نہین کیا آیا میرے دانتون پر ضرب نہین آئی آیا میرے جبین خاک وخون سے رنگین نہین ہوئی آیا متحمل تعب وشدت نہین ہوا مین نادانان قوم سے آیا سنگ گرسنگی اپنی شکم پر نہین باندہا واسطی ایثار کافہ امت کے صحابہ نی عرض کیا کہ بجا ہے حقیقت مین آپ صبر کرنے والے تہے واسطی ہمارے اور منع کرنے والی برے کامونسی پس خدا جزای خیر دے آپکو حضرت نی فرمایا کہ خدا عزوجل تمکو بہی جزای خیر دے اور فرمایا حضرت نی ایہا الناس عنقریب مین اس دار فانی سی عالم بقا کو انتقال کرونگا لاکن مین درمیان تمہارے دو امر عظیم چہوڑ جاتا ہون ایک اونمین سے کتاب خدا ہے دوسرے عترت اور اولاد میری یہہ دونو چیزین بزرگ وہ ہین کہ اگر تم ان دونو کا تمسک کروگے تو ہرگز گمراہ نہوگے اس لئے کہ یہہ دونو اپس مین ایسی متحد ہین کہ ہرگز جدا نہونگے یہان تک کہ یہہ دونو

[۳] کوئی نہین جانتا بعد اسکی

روز قیامت حوض کوثر پر مجھسی ملاقات کرینگی پس لازم ہے تمکو کہ ہرگز ان دونو کا خلاف نکرنا راہ افراط وتفریط کو ترک کرو ورنہ ہلاک ہوسگے اور ایہا الناس وفا کرو تم اوس عہد پر کہ جو تمنی عہد کیا ہی اور نہ توڑو اوس بیعت کو جو تمنی مجھسی کیے ہی ای گروہ مردم اب بعد میرے کوئی نبی نہین ہوگا اور نہ کوئی دین بہتر ہے میرے دین سے اور جو شخص بعد میرے دعوے نبوت کا کرین پس وہ داخل دوزخ ہوگا اور ای گروہ مردم یقین جانو کہ اوسی قصاص مین اجر و ثواب ہے اور حق صاحب حق ادا کرنا ہر شخص کو ضرور ہے اور ایہا الناس حق کو کسیکی غصب نکرو اسلئی کہ حقسبحانہ تعالی نی قسم یاد فرمائی کہ ہرگز نہ بخشونگا اوسکو کہ جسنی کسی پر ظلم کیا ہوگا یا کسیکی حق دوسرے کا چھین لیا ہوگا اور ہرگز نہ بخشونگا قصاص لیکا اور حقسبحانہ وتعالی کو کسیکے سبب سے قرابت نہین ہے کہ بسبب اوسکی تمپر اعانت کری بلکہ سب بندی ہو اوسکی اور ایہا الناس کوئی وسیلہ مابین خدا تعالی کی اور بندو نکی بہتر عمل سے نہین کہ اوسنی شروع سی کرتا ہے اور بسعادت ابدی پہونچاتا ہی قسم ہی حقتعالے کی سکے کہ جسنی مجھی مبعوث کیا کہ کوئی چیز نجات نہین دیتی انسان کو مگر عمل نیک بارحمت الٰہی اور اگر مین بھی معصیت حقتعالے کے کرتا تو ہلاک ہوتا خداوندا گواہ رہنا کہ مین نے تبلیغ رسالت کے بعد اس تقریر کے منبر سے نزول فرمایا اور داخل بیت الشرف کی ہوئی کافی مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ کہ قبل وفات حضرت کی جبرئیل امین نازل ہوئی معہ ایک کتاب کے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یہ وصیت ہی آپکی طرف علی ابن ابیطالب اور اونکی اولاد کے اور وہ وصیت سربمہر تھی حضرت نی حوالہ جناب امیر کے کی اور حکم دیا جو اسمین مندرج ہے اسپر عمل کرنا جناب امیر نے موافق اوسکی عمل کیا اور بوقت انتقال جناب امام حسن علیہ السلام کے سپرد کی پس سید مجتبی نے بھی موافق اوسکی عمل کیا اور حین وفات سپرد خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے کی تا اینکہ صاحب الامر علیہ السلام تک وہ وصیت پہونچی اور نیز کافی مین وارد ہے کہ منجملہ وصایا کے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی بحضور جبرئیل امین موافق حکم جناب باری عزاسمہ کے جناب امیر کو کیین تھین یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ یا علی موالات کرو اوس شخص سے جو کوئی خدا اور رسول کو دوست رکھی اور محترز رہو دشمن خدا و رسول سے اور صبر کرنا اور کظم غیظ کرنا ذہاب حق و غصب خمس و ہتک حرمت پر عرض کیا جناب امیر نے کہ ایسا ہی کرونگا اور فرمایا جناب امیر نے کہ قسم خدا عزوعلا کے کہ مینی سنا کہ جبرئیل جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ السلام سے کہتی تھی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تبلاو علی کو کہ ہتک ہوگی حرمت انکی اور وہ حرمت خدا اور رسول کی ہے اور رنگین ہونگے ریش انکی خون سر سے فرمایا جناب امیر نے کہ مین خائف ہوا جب سنا مینی اسکو جبرئیل سے اور کہا مینی البتہ قبول ہے مجھی اور راضی ہوا مین اگرچہ ہتک حرمت ہو اور معطل ہون احکام و سنن اور استخفاف کتاب خدا کیا جاوی اور گرایا جاوی خانہ کعبہ اور رنگین ہو

ریش میرے خون سے بہر گئی صائم اصحابؓ تا اینکہ وارد ہوون مین اور آنکی حضرت پہر بلایا جناب رسولخدا نے جناب سیدہ و حسنین علیہم السلام کو پہر اونسے کہا جو کچھ جناب امیر سے کہا تہا اور اونہون سے نے عرض کیا جو جناب امیر نے عرض کہا تہا بس اوس وصیت کو سربمہر کرکے حوالہ جناب امیر کے کیا بعد اسکی حضرت پر مرض کے شدت ہوے حتی کہ مسجد مین بہی تشریف لانا کم ہوگیا ان روزون مین معمول یہہ تہا کہ اوقات نماز مین بلال موذن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ در دولت پر حاضر ہوکے کہتا تہا الصّلوۃ یا رسول اللہ اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مشغول نماز ہوتے تہی ایکدن بلال نے حسب معمول صدا کے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ غش مین تہی جب آواز بلال سنی تو فرمایا بلّغت رحمک اللہ پہر حضرت بیہوش ہو گئی تہوڑی عرصہ کے بعد بلال نے کہا الصّلوۃ یا رسول اللہ پہر حضرت ہوش مین آئی اور فرمایا بلغت رحمک اللہ تا اینکہ تین مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا بس بلال نے یہہ سمجہا کہ حضرت محراب تک آئی پر تا در نہین عمامہ اپنا زمین پر پہینک دیا گریان و نالان کہتا تہا واغوثاہ وامصیبتاہ انکسر ظہری وانقطع رجائی قد خربت المدینۃ ویرید ان یخرج منہا صاحب السکینۃ غرض ایک دو دن اسیطرح گذری کہ حضرت حبیب رب العالمین مسجد مین تشریف نہ لائی تو اہل شہر نہایت مضطرب و سراسیمہ ہوئی اور گرد مسجد نبوی کوچون مین رونی پہرنے لگی جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہوش مین آتی تہی تو اہلبیت سے حال ہر دم شہر دریافت کرتی تہی اور اہلبیت کیفیت اسکی اضطراب کے خصوص انصار کے بیان کرتی تہی ایکمرتبہ حضرت نے حکم دیا تو تہوڑے سے لوگ حاضر ہوئی تب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے عصابہ سر پر باندہا اور جناب امیر پر تکیہ کرکے بیٹہی اور فرمایا ایہا الناس تم میرے انتقال سے مضطرب ہو کہ اگر مجہسی پہلی کوئی پیغمبر زندہ رہتا تو یقین جانو کہ مین بہی زندہ رہتا لاکن جناب باری عز اسمہ نے فرمایا ہے کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت اور تمہارے واسطے بہی خبر موت دی ہے چنانچہ فرمایا ہے اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروجٍ مُشیّدۃ اور نیز فرمایا ہے وما محمّد الا رسول قد خلت من قبلہ الرّسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم پس معلوم کرو کہ مین جلد دار دنیا کو ترک کرتا ہون اور چہوڑتا ہون تم مین دو چیزین کتاب خدا کہ صبح و شام تلاوت اوسکی کرتے ہو پس ایک دوسرے پر حسد نکرنا عداوت ایک دوسرے سے نہ رکہنا بلکہ ایک دوسرے کی بہائی بنی رہنا ایک عترت و اہلبیت میرے اور وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ اونکے باب مین کبہی آزار نہ دینا اور اونکے دل کو درد مین نہ لانا جو زحمت مینی اونہائی ہے تمہارے لیے اور جو حقوق میرے تمپر ہین میرے اہلبیت ہین ان سب کی رعایت کرنا اور سفارش کرتا ہون دربارہ انصار کے کہ اونہون نے تمہارے پیغمبر کو رخصت دی ایسی حال مین کہ اپنی قوم کے ہاتہ سی اذیت اوٹہاتی تہی

اور خواب و آرام منقطع ہو گیا تہا پس انصار نے پناہ دی جان و مال عرض سے اور کوتاہی نہ کی اونہون نے در
بارہ رسولخدا اور کسی امر کا مضایقہ نکیا اور تم سب فقیر تہی تمکو اپنا مال دیا در انحالیکہ یہہ بہی تنگدست تہی پس چاہیے
کہ رعایت کرو حقوق انصار کے یہہ تقریرین سنکی حاضرین رو پڑی تب حضرت نی اونکو رخصت کیا غرض مرض
روز بروز بڑہتا گیا اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اوسی طرح صاحب فراش رہے اور نقاہت روز بروز زیادہ
ہوتی گئی تا اینکہ چبیسوین صفر کے ہوئی موافق روایت روضۃ الاحباب کی جو تصنیف سید جمال الدین محدث
کہ مشایخ اجارہ شاہصاحب سے ہی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے امر فرمایا کہ صحابہ ساختگی لشکر کے کرین
واسطی روم کے دوسرے دن اسامہ بن زید حارثہ کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ مینی تجکو امیر اس لشکر کا
قرار دیا مع لشکر وہان جا جہان تیرا باپ قتل ہوا ہے یعنی مقام موتا کو اور سرعت سی جا تاکہ انکو خبر نہو اگر خدا
ظفر دے تو تہوڑا عرصہ وہان توقف کرنا جاسوسونکو پہلی روانہ کر دے ستائیسوین صفر کو مرض نے
جب حضرت پر شدت کی تو اوس مین شدت مرض مین اپنی دست حق پرست سی لوا کو عقد فرمایا اور حوالے
اسامہ کے کیا اور اسامہ لوا لیکی روانہ ہوا اور علم کو بریدہ بن حصیب اسلمی کے سپرد کیا اور بیرون مدینہ طیبہ اسامہ
نی مقام کیا تاکہ لشکر جمع ہو اعیان مہاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذو النورین و سعد ابن
ابی وقاص و ابو عبیدہ ابن الجراح و سعد ابن زید وغیرہ کو حکم دیا کہ اوس لشکر مین اسامہ کے تابعدار رہے
مین جائین یہہ امر بعض لوگون پر ناگوار گذرا اور بسبیل طعن صحابہ نی کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی
غلام کے بیٹے کو مہاجرین اولین پر امیر کیا ہے جب یہہ خبر بسمع اقدس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ پہونچی
تو کمال غضبناک و ناخوش ہوئی اور باوصف شدت درد سر اقدس پر عصابہ باندہی ہوئی گہر سی باہر مسجد
مین تشریف لائی اور منبر پر گئی اور بعد حمد و ثناء الہی کے فرمایا کہ ایہا الناس یہہ کیا باتین ہین کہ مجکو تم سے
پہونچتی ہین درباب امیر کرنے اسامہ کے البتہ باپ اسکا قابل امارت کے تہا تم اوسکی امارت مین بہی طعن کرتے
تہی اور یہہ بہی سزاوار امارت ہے بعد اپنی باپ اب تم اسکی امارت مین طعن کرتی ہو یہہ فرما کے حضرت منبر سے
اتر آئی اور گہر مین تشریف لیگئی انتہی بقدر الحاجۃ **مترجم** کہتا ہے کہ اس مقام مین کئی امر قابل بیان ہین
اول یہہ ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی شیخین و ثالث و ابو عبیدہ جراح کو مدینہ سے طرف موتہ
کی کہ مسافت بعیدہ ہے قریب انتقال کے حکم روانگی کا دیا حالانکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ تو جانتے الہی
جانتی تہی کہ اس مرض مین عنقریب طرف روضہ رضوان کے انتقال فرمائنگی تو اس سے معلوم ہوا کہ جناب
رسول الثقلین کو منظور تہا کہ یہہ لوگ ایسی وقت مین مدینہ مین نہون کہ وجود انکا مخل انتظام ہے اور
معجزہ نبوت کو خیال کرنا چاہیے کہ خود خلیفہ صاحب کو معہ دونو صاحبون یعنی عمر ابن الخطاب و ابو عبیدہ ابن الجراح

کس طرح جناب

کسطرح خلافت صدیقی کی بانی مبانی یہی ہین کیا مدینہ سے نکلنی کا حکم دیا ہے اب اگر یہہ مخالفت ہر جناب شیخین کرنے اور موتہ کو چلے جاتے تو بعد انتقال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ مدینہ مین تو یہہ نہو سکتے کیونکہ محال کہ یہہ موتہ بہی ہو سکتے اور مدینہ مین بہی ہوتے پہر کسطرح خلیفہ بن جاتے جز این نیست کہ ادعا کرین کہ جب لشکر اسامہ مین خبر پہونچتی وہان ہی خلیفہ ہو جاتے تب ہم کہین گی کہ وہان یہہ مامور تہی نہ امیر باقی رہا مامور ہونا انکا بالصلوۃ جو مایہ مختار شاہصاحب ہے پس یہہ روایت عایشہ کے ہی اور روایت عایشہ و ابوبکر کا بقول شاہصاحب کے جیسا فدک مین اعتبار نہین اسیطرح یہان ہی اعتبار نہین کہ طلب نفع اسمین متصور ہے کیونکہ جب شہادت حسنین علیہما السلام و اسطے جناب سیدہ کی معتبر نہو تو روایت عایشہ و اسطے ابوبکر کب معتبر ہو سکتی ہی علاوہ بران جب ہمنی کتب معتبرہ اہلسنت سی مامور ہونا ابوبکر کا تحت اسامہ ثابت کر دیا پس تاوقتیکہ بروایت اہلحق مامور ہے ابوبکر و اسطے جماعت نماز کے ثابت نکرین تب تک سند نہین دوم جب چہبیسوین صفر تک انہین لیاقت امارت ایک سریہ کے بہی نہ تہی تو بعد انتقال جناب رسولخدا متولی زعامت کبری و خلافت عظمی کے کسطرح ہو سکتی تہی بلکہ بصورت فقدان نص کے حسب مزعوم انکی اسامہ ہی احق بخلافت ہے کیونکہ بعد اسامہ کے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کسیکو امیر مقرر نہین کیا سوم موافق روایت ملل نحل شہرستانی و رسالہ عقاید ملا یعقوب تبانی و شرح مواقف جرجانی مین نقلا عن اصحابہ فقرہ لعن اللہ من تخلف عنہا موجود ہی پس متخلفین کب لیاقت امامت کے رکہتی ہین چنانچہ ملل نحل مین مذکور ہے الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ واسامۃ قد برز من المدینۃ وقال قوم قد اشتد مرض النبی فلا تسع قلوبنا بمفارقتہ والحالۃ ہذہ فنصبر حتی نبصر ای شیء یکون من امرہ انتہی یعنی خلاف دوسرا وہ تہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے امر فرمایا کہ تجہیز کرو لشکر اسامہ کے خدا لعنت کرے اوس شخص کو جو تخلف کرے لشکر اسامہ سے پس ایک گروہ نے کہا کہ واجب ہی ہمپر امتثال امر آنحضرت کا اور اسامہ بامر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ مدینہ سے باہر گیا اور بعض نے کہا مرض شدید ہے دل ہمارے تاب نہین لاتی کہ حضرت کو اس حال مین چھوڑین پس صبر کرتے ہین تاکہ دیکہین کہ انجام امر کیا ہوتا ہے اور نیز ابن ابی الحدید معتزلی نی ابوبکر جوہری سی کہ ثقات علماء اہلسنت سے ہی نقل کیا ہے کہ اوسنی باسناد خود روایت کی ہے کہ ان رسول اللہ امر فی مرض موتہ اسامۃ بن زید بن حارثۃ علی جیش فیہ اجلۃ المہاجرین والانصار منہم ابوبکر وعمر وابو عبیدۃ بن الجراح وعبد الرحمن

بن عوف وطلحه و زبیر وامره ان یغزو علی موته حیث قتل ابوه زید وان یغزو
وادی فلسطین فتثاقل اسامة وتثاقل الجیش بتثاقله وجعل رسول الله فی
مرضه یثقل ویخف ویوکد القول فی تنفیذ ذلک البعث حتی قال له اسامة
بابی انت وامی اتاذن لی ان امکث ایاما حتی یشفیک الله فقال اخرج علی
برکة الله فقال یا رسول الله انی اخرجت وانت علی هذه الحال خرجت وفی قلبی قرحة
منک فقال سر علی النصر والعافیة فقال یا رسول الله انی اکره ان اسأل عنک
الرکبان فقال انفذ لما امرتک به ثم اغمی علی رسول الله وقام اسامة فتجهز للخروج
فلما افاق رسول الله سال عن اسامة والبعث فاخبر انهم یتجهزون فجعل یقول
انفذ وبعث اسامة لعن الله من تخلف عنه ویکرر ذلک فخرج اسامة واللواء
علی راسه والصحابة بین یدیه حتی اذا کان بالجرف نزل ومعه ابوبکر وعمر
واکثر المهاجرین ومن الانصار اسید بن حضیر وبشیر بن سعد وغیرهما من الوجوه
فجاءه رسول ام ایمن یقول له ادخل فان رسول الله یموت فقام من فوره فدخل
المدینة واللواء علی راسه فجاء به حتی رکضه فی باب رسول الله وقد مات فی تلک
الساعة فما کان ابوبکر وعمر یخاطبان اسامة الی ان ماتا الا بالامیر انتهی
موضع محل استدلال یہہ ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ تجہیز کرو لشکر اسامہ کے خدا لعنت کرے اوس شخص
پر جو تخلف کرے اوس سے پس اب جو معنی اس عبارت کے شاہصاحب فرماتی ہین کہ تنہا چھوڑنا
اسامہ کا جیش روم سے واسطے انتقام زید کے پہلو تہی کرنے حرام ہے پس یہہ تاویل خفیف بلکہ
تحریف ہے خود شاہصاحب تحفہ مین فرماتی ہین کہ نصوص پیغمبر را بر ظاہر حمل مودن مذہب اہل
سنت است انتہی باوجود اس اعتراف کی بہر صریح لفظ تخلف کے معنون سے تخلف کرتے ہین
اور یہہ جو شاہصاحب نے فرمایا کہ تسلیہ ملہوف تہا کہ اکابر مہاجرین و انصار اسامہ کی تحت مین مامور
ہوتی پس جواب اوسکی کئی ہین **اول** خلاف منطوق کلام جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ
ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا وانہ لخلیق بالامارۃ یعنی اسامہ سزاوار امارت ایسی صاحبون کے ہے
اور اگر کہنا شاہصاحب راست ہوتا کہ خود حضرت ارشاد فرماتی کہ تم ناخوش نہو یعنی صرف واسطے تسلیہ
ملہوف کے اسکو امیر قرار دیا ہے **دوم** تسلیہ ملہوف مقام مین تہا نہ کہ امارت مین **سوم** بعد گذرنے
عرصہ چار برس کے شہادت زید ابن حارثہ سے اسامہ کو جانب موتہ کے مامور فرمانا [illegible]

حاشیہ صفحہ ۱۲۳ تحفہ نسخہ مطبوعہ ۱۲

محض

صاف ظاہر ہے کہ مقصود وصلی اخراج مفسدین کا مدینہ سے منظور تہا نہ تسلیہ ملہوف چارم بقول سحبان زبان تا تذلیل اعزہ نکار نرود خاطر ملہوف تسلی نہ پذیرد **پنجم** حضرت ارشاد فرماتی ہین کہ اسامہ قابل امارت ہے اور شاہصاحب بتلاتی ہین کہ تسلیہ ملہوف تہا پس شاہصاحب کو کیا اختیار کہ اقوال و افعال آنحضرتکو مصروف عن الظاہر کرین اور بیجا تاویلین تراشین اور جو شاہصاحب ماموری خلیفہ اول کی بصلوۃ فرماتی ہین اور کہتی ہین کہ موجب نسخ اس حکم کے ہے پس اولاً ماموری بصلوۃ مفتریات بخاری وحضرت عائشہ سے ہی شیعہ کے مقابلی مین اپنی کتابون کے روایتین پیش کرنا بعید از دانشمند سے بخلف وعدہ ہے **وثانیاً** نسخ حکم قبل العمل جایز نہین چنانچہ اصولیین فریقین کے اسپر متفق ہین **وثالثاً** حضرت نی امر فرمایا کہ فلان فلان اشخاص تحت اسامہ رہین اور تخلف متخلفین کو بوعید یاد کیا پس اس سے صاف ظاہر وہویدا ہوا کہ یہہ امر وسطی حرب کی تہا **رابعاً** ماموری شیخین تحت اسامہ بروایت فریقین ثابت ومتحقق ہے اور امر بصلوۃ بروایت عائشہ پس یہہ روایت مقابل اوسکی نہین ہوسکتی **خامساً** افسوس یہہ ہی کہ قول جناب امیر وحسنین یعنی شہادت ہبہ فدک بر جب وسطی جناب سیدہ کی ہو تو جلب نفع پر محمول کرکے رد کیا جاتی تہا اور قول حضرت عائشہ کا وسطی ابوبکر اونکی والد کے جلب نفع پر محمول نکرکے اور دلیل خلافت گردانکر شیعہ کی مقابلہ مین پیش کیا جاتی فلا مغیث الا اللہ اور حال حضرت عائشہ کا یہہ ہے کہ ماموریت صلوۃ کے حدیث مین جہان نام جناب امیر کا آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ دو شخصون پر تکیہ دیکی مسجد مین تشریف لیگئی ایک فضل ابن عباس دوسرے جناب امیر تہی وہان عائشہ نی کہا ہے کہ ایک اور شخص تہا اور نام جناب امیر کا بسبب عناد کی ذکر نہین کیا چنانچہ ابن حجر عسقلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے اصل عبارت تشئید المطاعن مین ہی خلاصہ ترجمہ اوسکا یہہ ہے قول بخاری کا یعنی کہا ابن عباس نے کہ وہ شخص دوسرا کہ عائشہ جسکا نام زبان پر نہ لائی وہ علی ابن ابیطالب ہے اسکی شرح مین ابن حجر کہتا ہی کہ اسمعیلی نے بروایت عبد الرزاق ومعمر سے یہہ عبارت زیادہ کی ہے لاکن عائشہ دل اوسکا خوش نہین ہوتا تہا وسطی علی ابن ابیطالب کی بذکر خیر اور ابن اسحاق نے مغازی مین زہری سے روایت کی ہی کہ لاکن عائشہ قادر نہ تہی کہ علی کو ساتھہ خیر کے ذکر کرے اور کرمانی اس زیادتی پر واقف نہین ہوا پس تغییر کیا اوسنی لعبارت شنیعہ اور اس زیادتی مین رد ہے اوپر اوسکی کہ جسنی یقین کرکے کہا ہی کہ جائز نہین کہ گمان کیا جاوی اسکا کہ عائشہ ناخوش ہوتی تہی ساتھہ ذکر جناب امیر علیہ السلام کی

اور نیز وہ ہی ادعا اوس شخص کے کو گمان کرتا ہے کہ عایشہ نے ذکر کیا دوسرے شخص کا بطریق ابہام اسواسطی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آتے مین اور تکیہ کرتے مین گھرسی مسجد تک ایک شخص متعین نہ تھا حالانکہ واقع مین خلاف اسکی ہے کیونکہ ابن عباس عامی روایات صحیحہ مین یقین کرتا ہے اسپر کہ مبہم قول عایشہ مین علی ہے پس وہ معتقد ہے اور دعوی موجود ہونے عباس کا ہر مرتبہ مردود ہی بدلیل روایت عاصم کہ مقدم ہوا ذکر اوسکا ابہی مفصل ترجمہ ہرگاہ عداوت عایشہ کی ساتھہ امیرالمومنین علیہ السلام کے یہان تک ہو کہ نام مبارک اونحضرت کا زبان پر لاسی اور بغض بغیض اوسکا بذکر خیر حضرت کی خوش نہو اور قدرت نہو اونکو کہ جناب امیر کو نیکی سے یاد کری پس جو روایتین حضرات اہلسنت وجماعت نے بی بی عایشہ اور اونکی باپ کی فضیلت مین نقل کرتے ہین حالانکہ اون روایتون مین اختلاف واضطراب شدید ہی جیساکہ ثابت ہوا ہی تشئید المطاعن مین پس وہ روایتین شیعہ پر کسطرح حجت ہین حالانکہ مذہب شیعہ کا یہہ ہی کہ جسکی دل مین جناب امیر سی ذرا ہی غبار ہو اوسکی روایت معتبر نہین اور جو شاہصاحب نے روایت امامت ابوبکر کو کتب شیعہ کے طرف منسوب کیا ہی یہہ کذب محض اور بہتان صرف ہی ہرگز کسی کتاب حدیث وتفسیر وتاریخ وکلام مین شیعہ کے مامور ہے ابوبکر کی واسطی نماز کے بحکم حضرت موجود نہین وَمَنْ ادّعیٰ فعلیہ البیان اور وہ جو شاہصاحب نے لکھا ہی کہ جانا ابوبکر کا واجب کفائی تہا پس جواب یہہ کہ جب جناب رسولخدا نے بالخصوص ابوبکر کو تحت اسامہ کے مقرر کیا تو اب اوسپر واجب عینی ہو گیا اور مامور ہونا خلیفہ صاحب کا تحت اسامہ مین کتب معتبرہ سی ثابت ہی مثل روضۃ الاحباب وفتح الباری ومدارج النبوۃ عبدالحق دہلوی ومعارج النبوۃ ملامعین وقسطلانی وغیرہا من الکتب المعتمدۃ اور جو شاہصاحب نے فرمایا کہ دفع فتنہ کفار فرض عین تہا پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اون لوگون پر فرض عین تہا جنکو جناب رسولخدا نے مدینہ مین رکھا تہا نہ شیخین کہ جو مامور بروانگی ہوتے تہی اور بکرر مرض مین حضرت تاکید اونکی اخراج کی فرماتے تہی اور علاوہ بران اگر شیخین پر حفظ مدینہ واجب عینی ہوتا تو حضرت ہرگز نفرماتی کہ تم موتہ کو جاؤ اور جو شاہصاحب فرماتی ہین کہ اوامر سے شیخین کے احکام منزل من اللہ سی نہین پس شاہصاحب کو کیا اختیار کہ بار بار احکام جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر قدح کرتے ہین اسکی کوئی دلیل چاہیے بلکہ ہم کہتی ہین کہ حکم الہی یہہ تہا کہ انکو مدینہ سی دور رکہے ورنہ مستحق خلافت سی نزاع کرینگی [illegible] جو یہہ لوگ مدینہ سی باہر نگئی تو کافہ امت پر صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر خدا کو انکا خلیفہ کرنا منظور نہ تہا بلکہ یہہ خود خلیفہ ہوگئی ہی کیونکہ اگر حضرت کو انکی خلافت منظور ہوتی تو ایسی نازک وقت مین کہ

کل چار یا پانچ دن ور روایت فتح الباری دو دن انتقال مین باقی تھی انکو کیون اتنی دور
بھیجنی کا حکم فرماتی معہذا فخر رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین بتفسیر سورہ یونس بتفسیر آیہ ان اتبع الا ما
یوحی الی کہا ہی معناہ لا اتبع الا ما یوحی الی فہذا یدل علی انہ ما حکم الا بالوحی و هذا
یدل انہ لم یحکم قط بالاجتہاد اور نیز تفسیر سورہ انعام مین کہا ہی یدل علی انہ لا یعمل
الا بالوحی وهو یدل علی حکمین الحکم الاول ان هذا النص یدل علی انہ لم یکن یحکم
من تلقاء نفسہ فی شیء من الاحکام وانہ ما کان مجتہد بل جمیع الاحکام صادرۃ
عن الوحی ویتاکد هذا بقولہ تعالی وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی
اور یہہ جو شاہصاحب فرماتی ہین کہ جب حضرت نی انتقال کیا تو سیاست مدنی متعلق ابوبکر کے ہوئی
پس یہہ مصادرہ علی المطلوب ہی کیونکہ تعلق سیاست مدنی ابوبکر سے یہہ عین دعوی اہلسنت کا ہی
اور جو شاہصاحب فرماتی ہین کہ جسکو چاہی اسامہ کی ساتھہ متعین کری جسکو چاہی اپنی پاس رکھی
پس شاہصاحب نی پہلی کہا ہے کہ ابوبکر نی واسطی عمر کے اسامہ سی اجازت توقف کی چاہی پس اگر
اسکو اختیار ہوتا تو کیون اجازت طلب کرتا اور نیز یہہ روایت کنز العمال مین موجود ہے اور یہہ
جو شاہصاحب فرماتی ہین قال الشہرستانی فی الملل والنحل ان هذا الجملۃ موضوعۃ مفتراۃ
پس بڑے افسوس کی بات ہی کہ اپنی علما پر کذب بحت تجویز کرتی ہین اور اپنی کتابون حوالی جھوٹ
لکھتی ہین چند نسخہ اس کتاب کی قاضی کی نظر سی بہی گذری ہین کسی نسخہ مین یہہ فقرہ موجود نہین شاہصاحب
نی اپنی نسخہ مین خود لکھلیا ہوگا اور یہہ جو شاہصاحب فرماتی ہین کہ لفظ من عام ہے سارے امت
اسمین شامل ہے تو جناب امیر بہی اسمین داخل ہونگی پس حقیقت مین یہہ لفظ عام ہے لاکن اوس
قبیل سے ہے کہ مثلا کوئی کہی کہ من دخل فی داری من بنی هاشم فاکرمہ پس اگر کوئی شخص بنی امیہ
یا بنی عدی سی داخل ہو تو قابل اکرام کے نہوگا پس جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مامورین
اسامہ کو خاص کر دیا تو باقی امت شامل نہین ہو سکتی جیسا کہ سابقا گذرا کہ فلان فلان حضرات کو تحت
اسامہ مقرر کرکے شہر سی باہر نکال دیا اور جو شاہصاحب نی کہا ہی کہ جہز و جیش اسامہ خطاب اون
لوگون سی نہین ہو سکتا جو تحت اسامہ مامور تھی پس ہم کہتی ہین کہ دوسرا فقرہ اس حدیث کا تو خاص
اونہی کی واسطی ہے جو تحت اسامہ مامور تھی اور نیز تجہیز لغت مین مہیا کرنی اسباب مسافر کو کہتی ہین
پس اسمین کیا قباحت ہی کہ مسافر اپنا اسباب خود درست کری اور جو شاہصاحب نی کہا ہی کہ جملہ لعن اللہ
اسی کلام کے ساتھ ہے پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سی لازم آتا ہی کہ وعید متعلق ہو اون لوگون

کہ مامور نہ تھی ایسا کلام حضرت سے بعید ہی پس حملہ ثانیہ متعلق نہیں ہے مگر اون اشخاص سے جو متابعت اسامہ مین مامور تھی اور جو شاہصاحب نے خطا انبیا علیہم السلام کی تحریر کئی ہین پس جواب اسکا یہہ ہے کہ قیاس متخلفین جیش اسامہ کا کہ تخلف اونکا سبب وارد ہونی وعید کی قطعاً حرام ہے اوپر فعل حضرت آدمؑ کی کہ ترک اولی ہے محض بیجا اور قیاس مع الفارق ہی اور نسبت حضرت یونس علیہ السلام کی جو لکھا ہی کتب شیعہ سی ثابت نہین والتفصیل فی حسام الاسلام لاٰیۃ اللہ فی العالمین حشرہ اللہ مع اجدادہ الطاہرین اور یہہ تاویلین شاہصاحب کی دال ہین اوپر کمال عجز و زبونی کے بلکہ عادت شاہصاحب کی اسپر جاری ہوئی ہی کہ ایسی مقامات مین نسبت انبیا علیہم السلام اس قسم کی باتین تحریر کیا کرتی ہین وسیظہر بتوضیح فی طعن القرطاس انشاء اللہ تعالی والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سیدنا ونبینا محمد وآلہ الطاہرین ما دارت السموت حول الارضین جب حال ماموری شیخین کا جیش اسامہ مین لکھا گیا تو اصل کیفیت اونکی بجا نہ لانیکی ہی لکھی جاتی ہی مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے جناب شیخ مفید وشیخ طبرسی سے روایت کی ہی کہ جب جناب سید المرسلین نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی تو حضرت کو معلوم ہوا کہ عالم قدس کے طرف جلد انتقال ہے پس حضرت ہمیشہ منبر پر تشریف لیجا کر وعظ ونصایح لوگون کو کرتے تھی اور اونکو فرماتی تھی کہ بعد میرے فتنی جو واقع ہون اوسمین ثابت قدم رہین اور مخالفت آنحضرت کی اختیار نکرین اور وصیت کرتی تھی کہ ہاتھہ میرے طریق سے نہ اٹھائین اور احداث بدع واہوا کا نکرین اور اہلبیت سی تمسک کرکے اعانت ونصرت وحرمت ومتابعت اونکی اپنی اوپر واجب لازم جانین اور مکرر فرماتی تھی کہ ایہا الناس مین پہلی تم سے جاتا ہون اور تم حوض کوثر پر میری پاس اوگے مین اوسوقت تمسی سوال کرونگا کہ درباب قران وعترت تمنی کیا سلوک کیا پس نیک خلافت کرنا میری ان دونو چیزون مین اور تحقیق خدای لطیف نی مجھی خبر دے ہی کہ یہہ دو چیزین جدا نہونگے اور مین چھوڑتا ہون ان دونو چیزونکو امت مین اور جاتا ہون طرف خدا ے تبارک وتعالی کے پیش قدمی میرے اہلبیت پر نکرنا اور پراگندہ نہونا اونسی اور اونکی بابت کوئی تقصیر نکرنا تحقیق کہ وہ زیادہ جانتی ہین تمسی کتاب خداکو اور مجھی معلوم ہوتا ہی کہ بعد میرے کچھ لوگ تم مین سے دین سی بیگانہ ہون اور ایک دوسرے کے قتل کا قصد کرین اور قریب ہی کہ تم ملاقات کرو علی ابن ابیطالب سی بقصد مقاتلہ درانحالیکہ تم ایسی لشکر مین ہوگے کہ مثل دریا کے فراوانی اور سرعت وشدت مین پس جانو کہ علی ابن ابیطالب پسر عم میرا ہی اور بھائی میرا ہی اور وصی میرا ہی مقاتلہ کریگا لوگونسے

[illegible]

تاویل

تاویل قرآن پر جیسا کہ مقاتلہ کیا مین تنزیل قرآن پہ اور اس قسم کے باتین مجالس متعدد مین فرمائی تھی پس اسامہ بن زید کو امیر کیا اور ایک لشکر منافقین اور اہل فتنہ سے ترتیب دیا اور حکم دیا کہ مع اکثر صحابہ کے طرف بلاد روم کے جس مقام مین کہ باپ اوسکا شہید ہوا تھا روانہ ہو اور غرض اس سے یہہ تھی کہ مدینہ اہل فتنہ سے خالی ہوجاوی اور کوئی جناب امیر سے منازعت نکری تا اینکہ امر خلافت جناب امیر پر مستقر ہو اور حضرت نے بہت مبالغہ فرمایا کہ لوگ اسامہ کے ساتھ جائین اور پہر اسامہ کو حکم دیا کہ جرف مین مقام کرے تاکہ لشکر جمع ہو اور ایک جماعت کو مقرر کیا کہ لوگون کو مدینہ سے باہر نکالین اور اونکو ڈرائین کہ ہرگز توقف نکرین اس اثنا مین حضرت پر مرض کے شدت ہوئے پس طرف بقیع کے تشریف لیگئی جیسا کہ سابقاً مرقوم ہوا پھر جب بیت الشرف مین تشریف لائی تو تین دن تک ہر روز مسجد مین تشریف لیجاتی رہے اور کلمات وعظ و نصیحت فرماتے رہے اور آخر ارشاد کیا کہ معاشر الناس قریب ہے کہ مین تم مین سے غائب ہو جاؤن یعنی جس سے وعدہ کیا ہو یا کوئی مجھسے قرض چاہتا ہو وہ حاضر ہو اور نیز ایسی کلمات فرماتے جو سابق گذر چکی ہین پھر حضرت منبر سے اترے اور نماز خفیف ادا کی اور ام سلمہ کے گھر مین تشریف لیگئی ایک یا دو دن وہان توقف فرمایا اس عرصہ مین عائشہ نے سب امہات المومنین کو راضی کیا اور حضرت سے عرض کی کہ میرے گھر مین تشریف لیچلئی جب حضرت وہان تشریف لیگئی تو مرض نے زیادتی کی پس بلال حاضر ہوا اور صدا الصلوٰۃ بلند کے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوسوقت طرف عالم قدس کے متوجہ تھی مطلع ہوسے پس عائشہ نے کہا کہ ابوبکر کو کہو کہ لوگون کو نماز پڑہا دی اور حفصہ نے کہا کہ عمر کو کہو کہ وہ نماز پڑہاسی اس عرصہ مین حضرت کو کچھ افاقہ ہوا جب حضرت نے اونکی آوازین سنی تو فرمایا کہ تم یہہ باتین نکرو تم مثل اون عورات کی ہو جو چاہتی تہین کہ یوسف کو فریب دین اور چونکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ شیخین کو مامور باطاعت اسامہ بن زید کر چکی تھی ان تقریرون سے معلوم ہوا کہ وہ واسطی فتنہ و فساد کے لشکر سے واپس آگئے ہین تب حضرت بہت غمگین ہوئے اور اوسی شدت مرض مین قصد باہر تشریف لانی کا کیا کہ مانع ہوے شیخین نماز پڑہائین اور لوگون کو شبہہ ہو پس حضرت دست مبارک امیرالمومنین اور فضل بن عباس کے دوش پر رکھکی مسجد مین تشریف لائے اس حالت مین کہ پاہای مبارک کو بسبب نقاہت کی زمین پر کھینچتے تہے جب قریب محراب کے پہونچی تو دیکھا کہ ابوبکر نماز پڑہاتا ہے پس حضرت نے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ پیچھے ہٹ جا اور محراب مین بیٹھ گئی اور لوگون کو بیٹھی نماز پڑہائی

اور اعتبار نکیا اوسقدر نماز کا جو ابوبکر نی پڑہائی تہی بلکہ از سر نو شروع کی اور بعد ادائی نماز کی گہر مین
تشریف لائی اور شیخین کو مع ایک جماعت کی طلب کیا اور فرمایا کہ مینی تمسے نہین کہا کہ اسامہ
ساتہہ جاو سب نی کہا کہ سچ ہے حضرت نی فرمایا کسلئی میری حکم کی اطاعت نکی ابوبکر نے
کہا کہ مین لشکر مین گیا تہا صرف واسطی تجدید عہد کے آیا ہون عمر نے کہا کہ مین بہی گیا تہا اور مین
اسواسطی پہرا ہون کہ نچاہا مینی کہ آپکی مرض کا حال لوگون سے زبانی سنون تب حضرت نے
فرمایا کہ روانہ کرو لشکر اسامہ کو اور تم خود بہی جاو خدا لعنت کرے اوس شخص پر کہ تخلف کرے
لشکر اسامہ سے اور تین مرتبہ یہی ارشاد ہوا پہر بسبب تعب تشریف لیجانے کے مسجد مین اور بسبب
حزن واندوہ کی جو عارض ہوا تہا حضرت بیہوش ہو گئی اور حضرت نی جان لیا کہ ان لوگون کے دل
کینہ وفساد سے مملو ہین اوسوقت مسلمان رونی وصدای نوحہ وگریہ اہل وعیال حضرت
بیت بلند ہوئی اور زن ومرد اہل اسلام کے مضطرب ہوئی تب حضرت نی چشم مبارک کو وا کیا
اور اونکی طرف نظر کی اور فرمایا کہ حاضر کرو دوات وکتف یا کاغذ تا لکہون ایک نامہ کہ گمراہ نہو
ہرگز پس ایک شخص صحابہ سی اوٹہا کہ دوات وکاغذ حاضر کرے عمر نے کہا کہ صبر کر یہہ شخص معاذ اللہ
ہذیان کہتا ہی اور درد اوسپر غالب ہے ہمکو کتاب خدا بس ہے پس اختلاف کیا اون لوگون نے
جو حاضر تہی بعض نے کہا کہ قول قول عمر ہے بعض نے کہا کہ قول قول رسولخدا ہے بعض
نی کہا کہ مخالفت امر حضرت کے اسوقت کیون کر روا ہے پہر عرض کی کہ اگر حکم ہو تو حاضر
کرین دوات وکاغذ حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکی کہ مینی تمسی ایسی باتین سنین اور یہہ حرکتین بیجا
تمہاری دیکہین اب کچہ حاجت نہین لیکن وصیت کرتا ہون کہ میری اہلبیت سی نیک سلوک
کرنا پہر حضرت نی روی مبارک اونسی پہیر لیا اور وہ لوگ چلے گئی مولانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی
ہین کہ حدیث طلب دوات وقلم کی صحیح بخاری وصحیح مسلم وسایر کتب معتمدہ اہلسنت مین موجود
ہی اور بطرق متعددہ روایت کی ہے ابن عباس سے کہ وہ اسقدر روتی تہی کہ اشک چشم
اونکی سنگ ریزہ ہای مسجد کو تر کرتی تہی اور کہتی تہی کہ روز پنجشنبہ کیا روز پنجشنبہ کہ مرض نے
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زیادتی کی اور فرمایا اون حضرت نے کہ لاو دوات وکتف
کو سفید تاکہ تحریر کرون تمہاری لئی ایسی کتاب کہ گمراہ نہوگی بعد اوسکی ہرگز پس نزاع کی حاضرین نے
اور مناسب نہین کہ نزاع کی جای حضور پیغمبر خدا مین پس عمر نے کہا کہ درد اوسپر غالب ہوا ہے
اور قران ہمکو بس ہے پس اختلاف کیا حاضرین نے بعض نے کہا کہ حاضر کرو قلم دوات کہ

لکھین حضرت تاکہ بعد اسکی آنحضرت گمراہ نہو اور بعض نے کہا کہ قول قول عمر ہے جب آوازین بہت بلند ہوئین اور اختلاف کثیر ہوا آنحضرت دلتنگ غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ چلی جاؤ میرے پاس سے نہین مناسب میری پاس نزاع ابن عباس کہتی ہین کہ مصیبت و بدترین مصیبت یہ ہے کہ منع کیا جناب رسولخدا آنکو کتابت سے بسبب اوس اختلاف کے کیا اونہون نے اور آوازین بلند کین اے عزیز اب بہی کوئی مقام شبہہ کا باقی ہے کیونکہ اگر احاد من الناس قصد وصیت کری اور کوئی اوسکو مانع ہو لوگ مانع کو مطعون کرینگی اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ قصد فرمائین کہ وصیت کرین اور اصلاح امت بہی اوسوقت مین مقصود ہو اوسوقت ایک شخص منع کرے اور حضرت کو ناخوش کرے اور نسبت ہذیان کے اونحضرت کو دی پس کیا حال ہوگا اوس شخص کا حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی نہین فرماتے حضرت خواہش نفس سے اور نہین ہے کلام آنحضرت مگر وحی کہ اوسکو حکم خدا سے بہیجی جاتے ہی اور نیز فرمایا ہے خدا تعالی نے کہ جو کوئی آزار دے رسولخدا کو خدا لعنت کرتا ہے اوسکو دنیا و آخرت مین اور زیادہ اس سے اذیت اور کیا ہوگے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو باین عظمت و شفقت جب دیکھین کہ قریب ہی کہ دنیا سی انتقال کرین اور کوئی فائدہ متصور نہین تو اپنی کینہاے دیرینہ کو ظاہر کرین اور ہاتھ اطاعت سی اٹھائین اور ہرچند جناب رسولخدا ارشاد کرین کہ لشکر اسامہ کے ساتھ جاؤ ہرگز نجائین اور نیز آنحضرت ارشاد کرین کہ قلم و دوات حاضر کرو کہ وصیت نامہ لکھون اسباب کتابت حاضر کرنی مین انکار کرین کہ امر خلافت جناب امیر پر قرار نپاسی اب حضرات خیال کرین کہ جناب باری عز اسمہ کے نزدیک ایسی لوگونکا کیا حال ہوگا

نہی مترجم کہتا ہے کہ طعن قرطاس مجملہ مطاعن خلیفہ ثانی سی ہے اور علمای ملت حقہ دامہم اپنی کتابون مین لکہتی چلی آئی ہین لاکن طعن الرماح و تشیید المطاعن سے بہتر تفصیل اس طعن کے ملاحظہ سی نہین گذری چونکہ طعن الرماح بہت مفصل ہے اور بعنایت الٰہی جل جلالہ مشہور بہی ہو چکی ہے اور منظور اس مقام مین اختصار تہا مگر شاہ عبد العزیز دہلوی کو جواب طعن قرطاس مین بہت ناز ہے اور تقلید نصر اللہ کابلی ترک کرکے مدعی تحقیق ہوئی ہین اور بغرض صیانت خلیفہ ثانی معاذ اللہ منہا بحضرت مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ساحت علیا اون حضرت کی نقایص خطا سی مبرا ہی نسبت خطا کی کی ہی لہذا ضرور ہوا کہ واسطی ابطال تمام شبہات واردہ رکیکہ شاہصاحب کے یہہ مقام تشیید المطاعن سے مع عبارت تحفہ کی لکہا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ مین طول ہوتا ہے اور اختصار مین مطلب فوت ہوتا ہی ہو ہذا

[illegible]

قال اول عمده طعنهای شیعه است قصه قرطاس است بروایت بخاری و مسلم از ابن عباس آمده که آنحضرت در مرض موت خود در روز پنجشنبه قبل از وفات بچهار روز صحابه را که در حجره مبارک حاضر بودند خطاب فرمود که نزد من بیارید کاغذی و دواتی و قلمی بیارید تا من برای شما کتابی بنویسم که بعد از وفات من گمراه نشوید پس اختلاف کردند حاضران در آوردن و نه آوردن و عمر گفت که کفایت میکند ما را قران مجید که نزد ما هست و هر آئینه آنحضرت را درین وقت درد شدت دارد پس بعضی تائید قول عمر کردند و بعضی گفتند که هان بیارید آنچه حضرت میخواهند از کاغذ و دوات و شور و شغب بسیار شد درین اثنا کسی هم گفت که آیا آنحضرت را هذیان و اختلاط کلام رو داده است باز از آن حضرت پرسید که چه اراده میفرمایند پس بعضی از ایشان باز این کلام را از آنحضرت اعاده خواستند آنحضرت فرمود که این وقت از پیش من برخیزید که نزد پیغمبران تنازع و شور و شغب لایق نیست و تعلق کتابت باین قضیه و برخاستن موقوف ماند اینست قضیه قرطاس که خاطرخواه شیعه موافق روایات صحیحه اهل سنت و درین قصه بچند وجه طعن متوجه بعمر میشود **اول** آنکه رد کرد قول آنحضرت را و قول آنحضرت همه وحی است **قوله تعالی** وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی و رد وحی کفر است قوله تعالی ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون **دوم** آنکه گفت که آیا آنحضرت را هذیان و اختلاط کلام رو داده و حالانکه انبیا ازین امور معصوم اند و جنون بالاجماع بر انبیا جایز نیست و الا اعتماد از قول و فعل شان برخیزد پس در همه حالات قول و فعل انبیا معتبر و قابل اتباع است **سوم** آنکه رفع صوت و تنازع کرد در حضور پیغمبر حالانکه رفع صوت بحضور آنجناب کبیره است بدلیل قران که یا ایها الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون **چهارم** حق تلفی امت نمود زیرا که اگر کتاب مذکور نوشته میشد از گمراهی محفوظ میماندند و حالا در هر وادی سرگشته و حیران اند و اختلاف بسیار در اصول و فروع پیدا کرده اند پس وزر و وبال همه اختلافات بر گردن عمر است اینست تقریر طعن باز ور و شوری که دارد و در هیچ کتاب باین طمطراق پیدا نمیشود و جواب این مطاعن چهارگانه اولا بطریق اجمال آنست که این کار را عمر تنها نکرده است تمام حاضران حجره درین قضیه دو گروه شده بودند و حضرت عباس و حضرت علی نیز دران وقت حاضر بودند پس اگر در گروه مانعین بودند شریک عمر شدند در همه مطاعن و اگر در گروه مجوزین بودند لابد بعض مطاعن با ایشان هم عاید گشت مثل رفع صوت بحضور پیغمبر خصوصا درین وقت نازک و مثل حق تلفی امت که بسبب منع مانعین از احضار قرطاس و دوات ممتنع شدند و نه دران وقت و نه بعد از آن که فرصت دراز بود آورده آن کتاب را نویسانیدند پس این وجوه طعن مشترک گشت در عمر و غیر او که بعضی از آنها باجماع شیعه و سنی مطعون نمیتوانند شد و چون طعن مشترک شد در مطعون و غیر مطعون ساقط گشت محتاج جواب نماند بلکه اگر تامل بکار برده شود وجه اول از طعن نیز مشترک گشت زیرا که امر آنحضرت بلفظ ایتونی بقرطاس خطاب بجمیع حاضرین بود نه بعمر بالخصوص پس اگر این امر برای وجوب و فرضیت بود در همه گناهگار و مخالف فرمان شرع شدند نهایت کار آنکه عمر دیگران را باعث

متضمن قصه قرطاس

بر این نافرمانی گردید و دیگران قبول حکم عمر کرده مخالفت حکم رسول بجا آوردند و در وعید من لم یحکم بما انزل الله الآیه
داخل شدند پس نسبت شیطان شد که کافران را باعث بر کفر میشود و نسبت دیگران حاشا هم چون کافران و بر روشن است که
المحق فقط شیطان متوجه مغویان گردد و الا کافران معذور بلکه ماجور باشند و هو خلاف القرآن بل
الشریعة کلها و اگر این امر بنابر وجوب و فرضیت نبود بلکه بنابر صلاح و ارشاد باشد مخالفت آن باجماع جایز است چنانچه باید
انشاء الله تعالی و اگر جواب تفصیلی از همه مطاعن مرغوب باشد تفصیل باید شنید و جواب اول از طعن مبنی بر آنست که عمر رد وحی کرد و جمیع
اقوال پیغمبر وحی است بقوله تعالی و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی و در هر مقدمه خلل مبین است اما اول پس از
آن جهت که عمر رد قول آنحضرت نمود بلکه ترفیه و آرام و راحت دادن پیغمبر و رنج نکشیدن آنجناب در حالت شدت بیماری
منظور داشت و معامله را بالعکس در حکم پیغمبر فهمیدن بکمال تعصب و عناد است هر کسی بیمار عزیز خود را از محنت کشیدن
رنج بردن حمایت میکنند و اگر احیانا آن بیمار در حالت شدت درد و مرض بنابر مصلحت حاضرین و فایده آنها میخواهد که خود
مشقتی نماید آنرا از تعلل و مدافعت بالغ می آیند و استغنا از آن مشقت و عدم احتیاج بآن و ضرور نبودن آن بیان میکنند و این
معامله سنت بزرگان و عزیزان زیاده تر مروج و معمول است پس چون عمر دید که آنحضرت برای فایده صحابه و امت میخواهند که در همچو وقت تنگ
شدت مرض باتمیز تمام خود املا کتاب فرمایند یا بدست خود نویسند در این حرکت قولی و فعلی در این حالت موجب کمال حرج
و مشقت خواهد بود بتجویز بعضی گوارا نکرده و بآنحضرت خطاب نمود از راه کمال ادب بلکه مردم دیگر از آیه کریمه ثابت کرد که
استغنا ازین حرج دادن حاصل است که بگوش آنحضرت برسد و آنحضرت بدانند که این مشقت بر خود کشیدن در این حالت چندان
ضرور نیست و فی الواقع در همچو مقام عقلا صد آفرین و هزار تحسین بر دقت نظر عمر است زیرا که قبل ازین واقعه بسه ماه آیه کریمه
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا نازل شده بود و ابواب
نسخ و تبدیل و زیاده و نقصان را درین مطلقا مسدود ساخته مهر ختم بران نموده گذاشت
و بهمین آیه اشاره کرده عمر در غیبات که حسبنا کتاب الله پس اگر آنحضرت در این حالت چیزی جدید که سابق در کتاب
شریعت نباشد نوشته میبودند موجب تکذیب این خبر بود و محالست پس مقصد آنحضرت در این وقت نیست مگر تاکید احکامی که
سابق قرار یافته و تاکید آنحضرت را اینقدر چندان ترا از تاکید حقتعالی در وحی منزل خود نخواهد بود پس در این وقت چه ضرور
که آنحضرت این مشقت نمایند که چندان در کار نیست بر ذات پاک خود گوارا نمایند بهتر که در راحت و آرام بگذارند و این
لفظ که ان رسول الله قد غلبه الوجع و عندنا کتاب الله حسبنا صریح باین قصد گواه است پس معلوم شد
که رد حکم پیغمبر را درین ماجرا نسبت بعمر کردن بکمال غلط فهمی و نادانی یا بکمال عداوت و بغض و عناد است و این
قسم عرض مصالح و مشاورات همیشه معمول پیغمبر با صحابه و معمول صحابه با پیغمبر بود علی الخصوص عمر را در این باب خصوصیتی
و جرأتی بهم رسیده بود که در قصه نماز بر منافق و پرده نشین کردن ازواج مطهرات و قتل شدن اسیران غزوه بدر و مصلی

عمر حاشاه چون نسبت م

عه
پس عمر و غیر عمر را در بحال
این امر مطعون نیستند و طاعت
صحیح و هم با ایشان عاید نیکردد و اگر
با ایشان عاید نیکرد و هم به پیغمبر
کرده ای صلاح و ارشاد باشد
مخالف آن

عه
لفظ زیرا که در نسخه مطبوعه
کلکته نیست

گر فضل مقام ابراهیم و امثال ذلک وحی الهی موافق عرض او آمده بود پیغمبر مشید و اگر این قسم عرض مصلحت را
رد وحی و رد قول پیغمبر گفته آید حضرت امیر هم شریک عمر در چند جا خواهد بود اول آنکه در بخاری که اصح الکتب
اهلسنت است بطریق متعدده مرویست که آنحضرت هنگام شب بخانه امیر و زهرا تشریف برده و ایشان را از خوابگاه برداشت
و برای ادای نماز تهجد تقید بسیار فرمود و گفت قوما فصلیا حضرت امیر گفت والله لا نصلی الا ما
کتب الله لنا یعنی قسم بخدا که ما هرگز نماز نخواهیم خواند الا آنچه مقدر کرده است خداتعالی برای ما وانما انفسنا
بید الله یعنی دلهای ما در دست خداست اگر توفیق نماز تهجد میداد میخواندیم پس آنحضرت از خانه ایشان برگشت و رانهای
خود میکوفت و میفرمود و کان الانسان اکثر شیء جدلا پس درین قصه مجادله با رسول الله در مقدمه شرعی
و تمسک بشبه جبریه که اصلا در شرع مسموع نیست از حضرت امیر واقع شد لاکن چون قرینه حالیه گواه صدق و راستی
و قصد نیک بود آنحضرت ملامت نفرمود و هم ایضا در صحیح بخاری موجود است که در غزوه حدیبیه چون صلحنامه
در میان پیغمبر و کفار نوشته میشد حضرت امیر لفظ رسول الله در القاب آنحضرت رقم فرموده بود و رئیسان کفار
از رقم این لقب مانع آمدند و گفتند که اگر ما این لقب را مسلم میداشتیم با او چرا جنگ میکردیم آنحضرت هر چند
امیر را فرمود که این لفظ را محو کن حضرت امیر بنابر کمال ایمان محو نفرمود و مخالفت امر رسول نمود تا آنکه
حضرت صلحنامه از دست امیر گرفته بدست مبارک محو فرمود پس نزد اهلسنت این قسم امور را مخالفت پیغمبر نمیگویند
و نمیدانند و حضرت امیر را برین مخالفت طعن نمیکنند عمر را چرا طعن خواهند کرد و اگر شیعه بتقسیم امور را هم رد قول پیغمبر
بگویند تیشه بپای خود خواهند زد و دایره قیل و قال را بر خود تنگ خواهند ساخت زیرا که در کتب این فرقه
مخالفت با و عرض مصلحت و مشورت در حق حضرت امیر مرویست روی الشریف المرتضی علم الهدی عند الامامیه
فی کتاب الدرر والغرر عن محمد بن الحنفیة عن ابیه امیر المؤمنین علی انه قال قد اکثر الناس علی ماریة
القبطیة ام ابراهیم بن النبی فی ابن عم لها قبطی کان یزورها ویختلف الیها فقال النبی
خذ هذا السیف الطاق فان وجدته عندها فاقتله فلما اقبلت نحوه علم انی اریده فاتی
نخلة فرقی الیها ثم رمی نفسه علی قفاه وشغر برجلیه فاذا به اجب امسح لیس له ما للرجال
لا قلیل ولا کثیر قال فغمدت السیف فرجعت الی النبی فاخبرته فقال الحمد لله الذی یصرف
عنا الرجس اهل البیت انتهی و درین روایت دلیل صریحست که ماریه قبطیه نیز از اهلبیت بوده و در آیه تطهیر
داخل والحمد لله علی شمول الرحمة وعموم النعمة وروی محمد بن بابویه فی الامالی والدیلمی
فی ارشاد القلوب ان رسول الله اعطی فاطمة سبعة دراهم وقال اعطیها علیا ومریه ان
یشتری لاهل بیته طعاما فقد غلبهم الجوع فاعطتها علیا وقال ان رسول الله امرک ان

[illegible]

ع
در نسخه مطبوعه کلکته
مجادلت

ص
در نسخه مطبوعه کلکته
کفر

ع
در نسخه مطبوعه کلکته
الغرر والدرر

ص
در نسخه مطبوعه کلکته
مریه است و هو غلط
صح ۱۲

بتداع

یبتاع لنا طعاما فاخذ علی وخرج من بیته لیبتاع طعاما لاهل بیته فسمع رجلا یقول من یقرض الملی الوفی فاعطاه الدراهم و درین قصه هم مخالفت رسول الله است و هم تصرف در مال غیر بغیر اذن او و هم اتلاف حقوق عیال و قطع رحم اقرب که بهیچ وجه باشد در رنج دادن رسول مشاهده گرسنگی اولاد و فرزندان خود لاکن چون این همه لله و فی الله و ایثار الطاعة الله بود مقبول افتاد و محل مدح و منقبت گردید چه جای آنکه جای عتاب و شکایت باشد و تقرر این معلوم حضرت امیر بود که اصحاب حقوق یعنی حضرت زهرا و حسنین باین ایثار رضا خواهند داد و جناب پیغمبر هم تجویز خواهند فرمود اما مقدمه دوم یعنی جمیع اقوال پیغمبر وحی است پس باطل است هم بدلیل عقلی و هم بدلیل نقلی اما عقلی نزد هر عاقل ظاهر است که معنی رسول رساننده پیغام و چون اضافت بخدا کردیم رساننده پیغام خدا معنی این لفظ شد پس در ضمن رسالت همین قدر داخل است که بسوی او وحی آمده باشد و بواسطه او پیغامی از جانب خدا بما برسد نه آنکه هر قول و پیغام خدا باشد و آیه ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی بوجه صریح خاص بقرآنست بدلیل علمه شدید القوی نه عام در جمیع اقوال پیغمبر و بر روشن است که هر کسی را بادشاهی یا امیری رسول خود کرده بجانب ملکی بفرستد هرگز مردم آن ملک جمیع اقوال آن رسول را از جانب آن بادشاه و آن امیر نخواهند دانست و اما نقلی پس برای آنکه اگر اقوال آنحضرت تمام وحی منزل من الله میشد در قرآن مجید چرا بر بعضی اقوال آنحضرت عتاب میفرمود حالانکه در جابجا عتاب شدید نازل شده عفا الله عنک لم اذنت لهم و قوله تعالی ولا تکن للخائنین خصیما واستغفر الله ان الله کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسهم الی آخر الآیة و اذن دادن بگرفتن فدیه از بندیان بدر هنقدر تند و چرا واقع میشد لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب الیم و نیز اگر چنین میشد امر بقتل قبطی و خریدن طعام و محو رسول الله و امر به تهجد همه وحی منزل من الله میشد و در این وحی از جناب امیر لازم میآید و نیز در بعضی امور بمشوره صحابه که در آیه وشاورهم فی الامر وارد است چه معنی داشت و اطاعت در بعض امور صحابه را که از آیه لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم مستفاد میشود بر چه چیز محمول تواند بود و نیز جناب امیر در غزوه تبوک چون بودن آنجناب در مدینه نزد عیال امر رسول خدا شده چه قسم گفت اتخلفنی فی النساء والصبیان در مقابله وحی این اعتراض نمودن کی جایز است و نیز در اصول امامیه باید دید جمیع اقوال آنحضرت را وحی نمیدانند و جمیع افعال آنجناب را واجب الاتباع نمی انگارند پس در اینجا این مقدمه فاسده باطله را که نه مطابق واقع است و نه مذهب خود و نه مذهب خصم برای تکمیل و ترویج طعن خود آوردن چه قدر داد تعصب و عناد دادن است حالا این آهنگ را بلندتر نمائیم و از اقوال پیغمبر بالاتر آئیم و گوئیم نزد شیعه و سنی غرض مصلحت و رفع

مشقت بوده‌اند در خلاف حکم الهی بلا واسطه که بالقطع وحی منزل من الله باشد چند مرتبه اصرار کردن و رد وحی نیست جناب پیغمبر خاتم المرسلین در شب معراج بمشوره پیغمبر دیگر که از عمده اولوالعزم است یعنی حضرت موسی علی نبینا وعلیه السلام نه بار مراجعت فرموده و عرض کرد که این حکم را امت من تحمل نمیتوانند کرد ذکر ذلک ابن بابویه فی کتاب المعراج اگر معاذ الله این امر رد وحی باشد از پیغمبران چه قسم صادر شود این را رد و تخلف بغیر از ملحدی و زندیقی نمیاید و نیز مراجعت حضرت موسی با پروردگار خود بعد از آنکه بلا واسطه باو حکم شد در قرآن مجید صریح منصوص است قوله تعالی واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظالمین قوم فرعون الا یتقون قال رب انی اخاف ان یکذبون ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی هارون ولهم علی ذنب فاخاف ان یقتلون قال کلا فاذهبا بآیاتنا انا معکم مستمعون و نیز از مقررات شیعه است در علم اصول خود که امر رسول بلکه امر خدا بلا واسطه نیز محتمل ندب است و مقتضی وجوب نیست بالیقین پس مراجعت توان کرد تا واضح شود که مراد ازین امر وجوب است یا ندب ذکره الشریف المرتضی فی الدرر والغرر چون چنین باشد عمر را درین مراجعت با وجود تمسک بآیه قرآنی در باب استغنا از تحمل مشقت که صریح دلالت بر ندب این امر میکند چه تقصیر و کدام گناه **و وجه ثانی** از طعن یعنی آنکه عمر اختلاط کلام را به پیغمبر نسبت کرد نیز بیجاست زیرا که اول از کجا ثابت شود که گوینده این لفظ اهجر استفهموه عمر بود در اکثر روایات قالوا واقع است محتمل است مجوزین آوردن قرطاس و دوات تقویت قول خود کرده باشند ما نکلمه و استفهام انکاری بود یعنی هجر و هذیان بر زبان پیغمبر خود مقرر است که جاری نمیشود پس آنچه فرموده است بآن اهتمام نمایید و آنچه نوشتن آن ارشاد میشود بپرسید که چه منظور دارند و محتمل است که مانعین نیز بطریق استفهام انکاری گفته باشند که آخر پیغمبر هذیان نمیگوید و ظاهر این کلمه بفهم ما نمیاید پس باز بپرسید که آیا نوشتن کتاب حقیقة مراد است یا چیز دیگر و وجه نفهمیدن این کلمه صریح و ظاهر بود زیرا که عادت شریف آنحضرت بود که احکام الهی را بخدا نسبت میفرمود و درینجا نفرمود که ان الله امرنی ان اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی مانعین را توهم پیدا شد که خلاف عادت البته نفرموده باشند ما نفهمیدیم تحقیق باید کرد و نیز قطعا معلوم داشتند که آنجناب نمی نوشت و مشق این صنعت نداشت بلکه این صنعت اصلا از وی بصدور نمی آمد و معالنتیجه موافق نص قرآن وما کنت تتلو من قبله من کتاب ولا تخطه بیمینک درین عبارت نسبت آن بخود فرمود اکتب لکم کتابا این چه معنی دارد این را استفهام باید کرد که آخر کلام پیغمبر بزبان خود بخواهد بود و نیز عادت آنجناب بود که غیر از قرآن چیزی دیگر نمی نویسانید بلکه یکبار عمر ابن الخطاب نسخه از توریه آورده میخواند آنجناب او را منع فرمود پس درینوقت که خلاف این عادت معروفه سوای قرآن بدست خود نوشتن فرمود کمال تعجب حاضرین را رو داد و هیچ نفهمیدند ازین راه ذکر هذیان بطریق استفهام انکاری یا استفهام تعجبی بزبان بعضی از ایشان گذشت و اگر

در نسخه چهاپه کلکته لفظ [illegible] بعض از روشان با صلاح نوشته شد

غرض

غرض ایشان اثبات هذیان بر پیغمبر نبود این میگفتند که آیا بپرسید گفتند که کلام هذیان را اعتبار نیست و تفصیل کلام درین مقام آنست که هجر در لغت عرب بمعنی اختلاط کلام است بوجهی که فهمیده نشود و این اختلاط دو قسم میباشد در حصول یک قسم انبیا را هیچکس را نزاعی نیست و آن آنست که بسبب بحة الصوت و غلبه خشکی بر زبان و ضعف آلات نطق و تکلم مخارج حروف کما ینبغی مبین نشود و الفاظ بوجه نیک مسموع نگردد و در لحوق این حالت بانبیا نقصانی نیست زیرا که از اعراض و توابع مرض است و پیغمبر ما را نیز باجماع اهل سیر بحة الصوت در مرض موت عارض شده بود چنانچه در کتب صحیحه احادیث نیز موجود است قسم دویم از اختلاط کلام آنست که بسبب غشی و صعود بخارات بدماغ که در تبهای محرقه اکثر میباشد کلام غیر منتظم با خلاف مقصود بر زبان جاری گردد و این امر هرچند ناشی از امور بدنی است لاکن اثر آن بروح مدرکه میرسد علما را در تجویز این امر بر انبیا اختلاف است بعضی آنرا قیاس بر جنون کنند و ممتنع دانند و بعضی قیاس بر نوم کنند و جایز شمارند و در لحوق سبب این عارضه بانبیا شبهه نیست زیرا که لحوق غشی بحضرت موسی علی نبینا و علیه السلام در قرآن مجید منصوص است **قوله تعالی وخر موسی صعقا** و لحوق بیهوشی در وقت نفخ صور بجمیع پیغمبران سوای حضرت موسی نیز ثابت و صحیح **قوله تعالی و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض الا من شاء الله** و در حدیث صحیح وارد است فاکون اول من یفیق فاذا موسی اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادری اصعق فافاق قبلی ام جوزی بصعقة الطور آری اینقدر هست که حقتعالی انبیا را بجهت کرامت و بزرگی ایشان در حالت غشی و بیهوشی نیز از آنچه خلاف رضای او تعالی میباشد معصوم میدارد قولاً و فعلاً هرچه در غشی حق است از ایشان صادر میشود در هر حالت و بر ظاهر است که این حالت را قیاس بر جنون نتوان کرد که در جنون اول اختلال در قوای مدرکه روح بهم میرسد و راسخ و مستمر میباشد بخلاف این حالت که در روح اصلا اختلال نمیباشد بلکه آلات بدنی بسبب استیلای مخالف و توجه روح بدفع آن در حکم روح نمی ماند و لهذا این حالت استمرار و رسوخ ندارد و پس این حالت مثل نوم است که انبیا را نیز لاحق میگردد و از حالت یقظه تفاوت بسیار دارد نهایت آنکه در خواب نیز دل این بزرگان آگاه و خبردار میباشد و بعضی احکام نوم در امور یکه متعلق بجوارح و چشم و گوش میباشد تأثیر میکند و فوت نماز و تأخیر از خروج وقت آن طاری میگردد چنانچه در **کافی کلینی** در خبر لیلة التعریس مذکور است و همچنین سهو و نسیان در نماز ایشان را لاحق میشود چنانچه امامیه در کتب صحیحه خود از انبیا و ائمه وقوع سهو را روایت کرده اند و چون درین قصه بوجوه بسیار از جناب پیغمبر خلاف عادت بظهور رسیده چنانچه سابق مفصل نوشته شد اگر بعضی حاضرین را توهم پیدا شده باشد که مبادا از جنس اختلاط کلام است که درین امر احتمال رو میدهد بعید نیست و محل طعن و تشنیع نمیتواند شد علی الخصوص که شدت درد سر و التهاب حمی در آنوقت بر آنجناب و کرده بود از روایت دیگر صریح این معنی و این استبعاد معلوم میشود که گفتند ما شانه اهجر استفهموه و بعضی ازاد

مراعات ادب این گوینده هیچ جزم نکرد و بر سبیل تردد گفت که آیا اختلاط کلام است یا ما معنی نفهمیم بار دیگر استفهام کنید تا واضح فرماید و بتیقظ و هوشیاری ارشاد کنند تا دوات و کاغذ بیاریم والا درگذریم که چندان حاجت مشقت کشیدنش نیست اینهمه بر تقدیریست که قسم چهارم اختلاط کلام مراد باشد و اگر قسم اولش مراد باشد یعنی همین مضمون را خلاف عادت پیغمبر می‌بینیم مبادا بسبب ضعف ناطقه الفاظ آنجناب را بخوبی در نیافته باشیم الفاظ دیگر است و ما چیز دیگر میشنویم بار دیگر استفهام کنید تا واضح فرماید و بیقین معلوم کنیم که همین الفاظ است آنگاه دوات و کاغذ بیاریم پس اصلا اشکال نمی‌آید **وجه سیوم** از طعن سراسر غلط فهمی یا از حق چشم پوشی است زیرا که رفع صوت بر صوت پیغمبر ممنوع است و از کسی درین قصه صادر نشده نه از عمر و نه از غیر عمر و رفع صوت باهم در حضور آنحضرت بتقریب مناظرات و مشاجرات همیشه جاری بود و اصلا آنرا منع نفرموده اند بلکه اشاره قرآن بتجویز آن میفرماید بدو وجه **اول** باین لفظ که لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و این نفرموده که لا ترفعوا اصواتکم بینکم عند النبی **دویم** کجهر بعضکم لبعض پس صریح معلوم شد که جهر بعض بر بعض جایز است و معهذا از اینجا ثابت نشود که اول عمر رفع صوت کرده باعث تنازع گردید این را بدلیلی ثابت باید کرد بعد ازان زبان طعن باید کشاد دران حجره جمعی کثیر بودند و مقالات جمع کثیر را از رفع صوت لابدیست و ارشاد پیغمبر که لا ینبغی عندی تنازع نیز برهمین مدعا گواه است زیرا که لا ینبغی ترک اولی را گویند نه حرام و کبیره را اگر کسی گوید که زنا کردن مناسب نیست نزد اهل شرع مضحکه میگردد و لفظ هجر بمعنی از باب تنگ مزاجی مریض است که بگفت و شنید بسیار تنگدل میشود و آنچه در حالت مرض از راه تنگ مزاجی بوقوع میآید در حق کسی محل طعن نیست علی الخصوص که این خطاب بهمه حاضرین است خواه مجوزین خواه مانعین و در روایت صحیحه وارد است که آنحضرت ؑ در همین مرض لدود خورانیده بودند بعد افاقت فرمودند لا یبقی احد فی البیت الا لد الا العباس فانه لم یشهدکم و این تنگ مزاجی که بسبب مرض لاحق میگردد اصلا نقصان ندارد که انبیا را ازان معصوم اعتقاد باید کرد که مثل ضعف بدن است که در امراض لاحق میشود **وجه چهارم** از طعن مبنی بر خیال باطل است زیرا که حق تلفی است وقتی میشد که چیزی جدید را که از جانب خدا آمده باشد و در حق امت نافع باشد ممانعت میکرد و مضمون آیهٔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی قطعا معلوم است که امر جدید نبود بلکه امر و نهی دینی هم نبود محض مشوره نیک و مصالح ملکی ارشاد میشد که زمان همین وصیت بود و کدام عاقل تجویز میکند که جناب پیغمبر در مدت بست و سه سال که زمان نبوت آن افضل البشر بود با وصف جمعیت در وقتی که بر عموم خلق الله و بالخصوص در حق امت خود داشت و با وجود تبلیغ قرآن و ارشاد احادیث بی شمار در وقت تنگ چیزیکه هرگز نگفته بود و آنچیز تریاق مجرب بود برای رفع اختلاف میخواست نگوید یا ننویسد و منع کردن عمر ممتنع شده و تا پنج روز در حیات بود و اصلا عمر در آنخانه حاضر نبود و توهم آنکه مبادا ناخوش شود و از بیرون تهدید

واقع

نماید

نماید بر زبان بیارد و با وصف آنکه در وقت جمیع اهلبیت هم بودند تا بهانه نظر باید که این کلمات را نوشته نگذارد بدین سبب که منافقان
عظیم **دلیل عقلی** بر بطلان این خیال باطل آنست که اگر پیغمبر بنوشتن این کتاب بالحتم والقطع از جناب باری
تعالی مامور میبود با وصف یافتن فرصت که بقیه روز پنجشنبه و تمام روز جمعه و شنبه و یکشنبه بخیریت گذشت متعرض کتابت
آن نشد لازم میآید تساهل در تبلیغ که منافی عصمت آنجناب ست حاشاه من ذلک **قوله تعالی** یا ایها الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس هیچ ترسیدن از
عمر درین وقت که موت غالب بر حیات شده بود چقدر بوعده آلهی که بعصمت و محافظت وارد است نا مطمئن بودن است
معاذ الله من ذلک واگر باجتهاد خود میخواستند که چیزی بنویسند پس بگفته عمر از ان اجتهاد رجوع فرمود بنا بر علی الشق
الاول طعن بالکلیه زایل گشت بلکه در رنگ سایر موافقات عمری منقلب شد منقبت بغیر عزیز او ذل دلیل و علی الشق
الثانی در ترک آنچه نافعت فهمیده بود مصداق رحمت آلهی نشد حاشا جنابه من ذلک **قوله تعالی** لقد
جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم **دلیل دیگر** آنکه
آنچه منظور داشت در نوشتن کتاب یا امر جدید بود و زاید بر تبلیغ سابق یا ناسخ و مخالف آن یا تاکید آن علی الشق
الاول والثانی تکذیب آیه الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی لازم میآید و علی الشق الثالث
هیچ حق تلفی امت نمیشود زیرا که تاکید پیغمبر بالاتر از تاکید خدا نبود اگر از تاکید او حسابی برنداشتند از تاکید پیغمبر
در حق شان چه خواهد گشود **دلیل نقلی** بر بطلان این خیال آنکه در روایت سعید بن جبیر از ابن عباس در
همین خبر قرطاس وارد است و در صحیحین موجود که اشتد برسول الله وجعه فقال ائتونی بکتف اکتب
لکم کتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا فقالوا ما شانه اهجر استفهموه فذهبوا یردون علیه
فقال دعونی فالذی انا فیه خیر مما تدعوننی الیه واوصاهم بثلث قال اخرجوا المشرکین من جزیرة
العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم وسکت عن الثالثة او قال فنسیتها وفی روایة
وفی البیت رجال منهم عمر بن الخطاب قال قد غلبه الوجع وعندکم القران حسبکم کتاب الله
ازین روایت صریح مستفاد شد که قبل از تکلم عمر حاضرین تنازع کردند و آنچه گفتنی بود گفتند و بار بار از جناب پیغمبر پرسیدند
و آنجناب بعد از مراجعت سکوت فرمود از طلب دوات کتابت و اگر امر جزمی یا موافق وحی می بود سکوت آنحضرت
در امضای آن منافی عصمت می بود و آنحضرت بعد ازین قصه باقرار شیعه تا پنج روز زنده ماندند و روز دوشنبه رفیق بالا
اعلی گشت و فرصت تبلیغ وحی در مدت بسیار یافت و نیز معلوم شد که از امور دین چیزی نوشتن منظور نداشت بلکه
در سیاست مدنیه و مصالح ملکی و تدبیرات دنیوی چنانچه زبانی تا آن چیزها وصیت فرمود و چیز سیوم که درین روایت
فراموش شده تجهیز جیش اسامه است که در روایت دیگر ثابت است و ادل دلیل برین مدعا آنست که چون بار دیگر صحابه

متضمن قصه قرطاس

از آوردن دوات و شانه نرسیدند در جواب فرمود که فالذی انا فیه خیر مما تدعونی الیه یعنی شما میخواهید که وصیت نامه بنویسیم و من مشغول الباطن ام بمشاهده حقتعالی و قرب و مناجات او جل شانه و اگر منظور نوشتن امور دینیه یا تبلیغ وحی باشد معنی خیریت درست نمی گشت زیرا که باجماع در حق انبیا بهتر از تبلیغ وحی و ترویج احکام دین عبادتی نیست و نیز ازین روایت ظاهر شد که چون آنحضرت بار دیگر جواب بی تعلقی و وارستگی از عالم باصحاب ارشاد فرمود حاضران را یاسی و حسرتی دامنگیر حال شد عمر ابن الخطاب برای تسلی آنها بعبارت گفت که این جواب ترش پیغمبر نسبت شما نه از راه عتاب و غضب است بر شما بلکه بسبب شدت درد و مرض است که موجب تنگ مزاجی گشته و از وارستگی پیغمبر مایوس نشوید که کتاب الله کافی و شافی برای تربیت شما و پاس دین و ایمان شما از اینجا معلوم شد که این کلام عمر بن الخطاب بعد از این گفت و شنید و در مقام تسلیه اصحاب واقع شده نه در مقام ممانعت از کتابت و مقطع الکلام درین مقام آنست که حضرت امیر نیز درین قصه حاضر بود باجماع اهل سیر از طرفین و اصلا انکار او بر عمر یا دیگر حاضران آن مجلس که ممانعت از کتابت کرده بودند نه در حیات ایشان و نه بعد از وفات ایشان که زمان خلافت حضرت امیر بود بروایت شیعه و سنی منقول نشده پس اگر عمر درین کار خطاوار است حضرت امیر نیز مجوز کار اوست و غیر از ابن عباس که دران زمان صغیر السن بود هرگز برین قصه افسوس و تحسر از کسی منقول نشده اگر فوت امر مهمی درین ماجرا رو میداد کبرای صحابه و لا اقل حضرت امیر خود آنرا مذکور میفرمود و حسرت میخورد و شکایت این ممانعت بر زبان می آورد و اگر درینجا کسی را بطریق شبهه بخاطر رسد که اگر مهمی از مهمات دین منظور نظر پیغمبر درین باب نوشتن نبود پس چرا فرمود که لن تضلوا بعدی زیرا که این لفظ صریح دلالت میکند که بسبب نوشتن این کتاب شما را گمراهی نخواهد شد و معنی گمراهی همین است که در دین خللی افتد جواب این شبهه آنست که لفظ ضلالت در لغت عرب چنانچه بمعنی گمراهی در دین می آید بمعنی سوء تدبیر در مقدمات دنیوی نیز بسیار مستعمل میشود مثالش از کلام الهی قول برادران حضرت یوسف است در حق حضرت یعقوب که در سوره یوسف مذکور است قالوا لیوسف و اخوه احب الی ابینا منا و نحن عصبة ان ابانا لفی ضلال مبین و نیز در جای دیگر است انک لفی ضلالک القدیم و پیداست که برادران حضرت یوسف کافر نبودند که پدر بزرگوار خود را که پیغمبر عالیمرتبه بود گمراه در دین اعتقاد کنند معاذ الله من هذا الظن الفاسد مراد ایشان بی تدبیری دنیوی بود که پسران کار آمدنی را که بخدمات قیام داوند چندان دوست نمیدارد و پسران خردسال کم محنت قاصر الخدمت را نوبت بعشق رسانیده پس درینجا هم مراد از تضلوا خطا در تدبیر ملکی است نه گمراهی دین و دلیل قطعی برین اراده آنست که در مدت بست و سه سال نزول وحی و قرآن و تبلیغ احادیث اگر کفایت در هدایت ایشان و دفع گمراهی ایشان نشده بود درین دو سه سطر کتاب چه قسم کفایت اینکار متصور است شد و نیز درینجا بخاطر بعضی میرسد که نهایة المنظور آنجناب نوشتن امر خلافت باشد و بسبب ممانعت عمر این امر مهم در حیز توقف افتاد گوییم اگر منظور نوشتن خلافت باشد از دو حال بیرون نخواهد بود یا خلافت ابوبکر خواهد بود

تسلیه

یا خلافت

یا خلافت حضرت امیر بر تقدیر اول آنحضرت بار دیگر در همین مرض این وصیه بخاطر مبارک آورده خود بخود موقوف ساخت
بی آنکه عمر یا دیگری ممانعت نماید بلکه حواله بخدا و اجماع مومنین فرموده دانست که این مقدمه واقع شدنیست حاجت نوشتن
نیست در صحیح مسلم موجود است که بجناب عائشه صدیقه را در همین مرض فرموده ادعی لی اباك واخاك اکتب لهما
کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قایل وانا ولا ویابی الله والمؤمنون الا ابابکر یعنی
بطلب نزد من پدر و برادر خود را تا من بنویسم وصیت نامه زیرا که میترسم که آرزو کند آرزو کننده و یا گوید گوینده
که منم و دیگری نیست و قبول نخواهد کرد خدا و مردم باایمان مگر ابوبکر را در اینجا عمر کی حاضر بود که از نویسانیدن وصیت
نامه ممانعت کرده باشد و بر تقدیر ثانی نیز حاجت نوشتن نبود زیرا که قبل ازین واقعه بحضور هزاران کس در میدان
غدیر خم خطبه ولایت امیر المومنین علیه السلام فرموده بود و حضرت امیر را مولای هر مومن و مومنه ساخته و این قصه
مشهور آفاق و زبان خلق گشته بود اگر با وصف آن تقید و تاکید و شهرت و تواتر موافق آن عمل نکنند این
نوشتن خانگی که چند کس پیش در انجا بودند چه می کشود بالجمله هیچ صورت در ممانعت ازین کتاب حقی
تلف نشده و مهمات دینی در پرده خفا نمانده و این خیال باطل بعینه مثال خیال غیبت امام مهدی است خدا و انجد
که وسواسی بیش نیست و مرض وسواس را علاجی نیست وانا آنچه گفته اول عمده طعنهای شیعه است قصه قرطاس
روایت بخاری و مسلم الی قوله این است قصه قرطاس که خاطرخواه شیعه موافق روایات صحیحه اهل سنت است
پس اختلال منقول بچند وجه واضح و لایح است اول آنکه لفظ قبل از وفات بچهار روز در روایات قصه قرطاس مذکور
نیست دوم آنکه تقدیم اختلاف دیگر حاضران بر قول عمر از تحریفات مخاطب در روایات این قصه اختلاف حاضران
بعد قول عمر مذکور است سوم آنکه قوله درین اثنا کسی مبهم گفته که آیا آنحضرت را هذیان و اختلاط کلام رو داد
ترجمه الفاظ روایات نیست و ما در اینجا بنا بر اثبات امور مذکوره الفاظ متضمنه این قصه را از صحیح بخاری و صحیح مسلم و مشکوة
نقل نمائیم پس بدانکه بخاری این روایت را در هفت موضع باسانید مختلفه و عبارات متنوعه ذکر نموده اول در کتاب
العلم باب کتابة العلم الفاظش اینست حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وهب قال اخبرنی یونس
عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبی وجعه قال ائتونی
بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده قال عمر ان النبی غلبه الوجع وعندنا کتاب الله حسبنا
فاختلفوا وکثر اللغط قال قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع فخرج ابن عباس یقول ان
الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله وبین کتابه دوم در کتاب الجهاد در باب هل
یستشفع الی اهل الذمة ومعاملتهم وجوائز الوفد والفاظش اینست حدثنا قبیصة
قال حدثنا ابن عیینة عن سلیمان الاحول عن سعید بن جبیر عن ابن عباس انه قال یوم

درجای ه
ولا ویا لی الله
است

از رقعه شیب
عبارت

ص ٥
قد قابلنا هذه التوقيعات
بالأصل الصحيح
السبع على
وصححناها
باعانة بعض الشروح

الخميس ثم بكى حتى خضب دمعه الحصباء فقال اشتد برسول الله وجعه يوم الخميس فقال ائتوني
بكتاب اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا
اهجر رسول الله قال دعوني فالذي انا فيه خير مما تدعوني اليه واوصى عند موته
بثلاث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم ونسيت الثالثة
سوم در کتاب الخمس در باب اخراج اليهود من جزيرة العرب حدثنا محمد قال حدثنا ابن
عيينة عن سليمان بن ابي مسلم سمع سعيد بن جبير سمع ابن عباس يقول يوم الخميس
ثم بكى حتى بل دمعه الحصى قلت يا ابن عباس وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله وجعه
فقال ائتوني بكتف اكتب لكم كتابا لن تضلوا ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي
تنازع فقالوا ما له اهجر استفهموه فقال ذروني فالذي انا فيه خير مما تدعوني اليه فامرهم
بثلث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم والثالثة اما
ان سكت عنها واما ان قالها فنسيتها قال سفيان هذا من قول سليمان **چهارم** در باب
مرض النبي ﷺ ووفاته والفاظ اين است عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن
عباس يوم الخميس اشتد برسول الله وجعه فقال ائتوني اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا
فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه فذهبوا يردون عنه فقال دعوني فالذي
انا فيه خير مما تدعوني اليه واوصاهم بثلث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد
بنحو ما كنت اجيزهم وسكت عن الثالثة او قال فنسيتها **پنجم** در همين باب بعد ذكر اسناد ديگر والفاظ
اين است عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله وفي البيت رجال فقال النبي ﷺ هلموا اكتب لكم
كتابا لا تضلوا بعده فقال بعضهم ان رسول الله قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله
فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ومنهم من
قال غير ذلك فلما اكثروا اللغو والاختلاف قال رسول الله قوموا عني قال عبيد الله فكان يقول
ابن عباس ان الرزية ما حال بين رسول الله وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب لاختلافهم
ولغطهم انتهى **ششم** در كتاب المرضى در باب قول المريض قوموا عني والفاظ اين است عن عبيد الله
بن عبد الله عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال
النبي هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان النبي قد غلب عليه الوجع وعندكم
القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت فاختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم

سطر اين روايت از كتاب مخرجه و نسخه ... موجود نيست ... معتبر

در آخر كتاب المغازى

وما يوم الخميس

كل الرزية

النبي

النبی کتابا لن تضلوا بعده ومنهم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند النبی
قال رسول الله قوموا عنی قال عبید الله فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال
بین رسول الله وبین ان یکتب لهم ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم مفتم در کتاب الاعتصام
بالکتاب والسنة در باب کراهیة الخلاف و الفاظ ان اینست عن ابن عباس قال لما حضر النبی و فی البیت رجال
فیهم عمر بن الخطاب فقال هلم اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده فقال عمر ان النبی غلبه الوجع وعندکم
القرآن فحسبنا کتاب الله واختلف اهل البیت واختصموا فمنهم من یقول قربوا یکتب لکم رسول الله
کتابا لن تضلوا بعده ومنهم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف عند النبی قال قوموا عنی قال عبید الله
فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله وبین ان یکتب لهم
ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم و مسلم نیز در صحیح خود این حدیث را بطریق متعدده آورده و الفاظ ان اینست
حدثنا سعید بن منصور وقتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واللفظ
لسعید قالوا حدثنا سفیان عن سلیمان الاحول عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس یوم الخمیس
وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعه الحصی فقلت یا ابا عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول الله وجعه
فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدی فتنازعوا وما ینبغی عند نبی تنازع وقالوا ما شانه اهجر
استفهموه قال دعونی فالذی انا فیه [illegible] قال ابو اسحق ابراهیم حدثنا الحسن بن بشر قال حدثنا سفیان بهذا الحدیث
حدثنا اسحق بن ابراهیم قال اخبرنا وکیع عن مالک بن مغول عن طلحة بن مصرف عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس انه قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم جعل تسیل دموعه حتی رایت علی خدیه کانها نظام
اللؤلؤ قال قال رسول الله ائتونی بالکتف والدواة او اللوح والدواة اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعده ابدا فقالوا ان رسول الله یهجر قال حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد اخبرنا
قال ابن رافع حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن
عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب فقال النبی
هلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول الله قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن
حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت فاختصموا فمنهم من یقول قربوا یکتب لکم رسول الله
کتابا لن تضلوا بعده ومنهم من یقول ما قال عمر کل الرزیة ما حال بین رسول الله وبین ان یکتب لهم
ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم و در مشکوٰة مذکور است عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله و
فی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب قال النبی هلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده فقال عمر قد

ص [illegible]

ص ۵
فیصل تلک الاحادیث علی
نسخین من صحیح مسلم
۱۲

ع
من یقول

[illegible]

ص ۵ ص
این عبارت نصیب باب الکراهیت
و قبل باب مناقب الصحابه واقع
بل در ... مسطور است
۱۲

غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب الله فاختلف اهل البیت واختصموا فمنهم من یقول
قربوا یکتب لکم رسول الله ومنهم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله
قوموا عنی قال عبید الله فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله و
بین ان یکتب لهم ذلک الکتاب لاختلافهم ولغطهم وفی روایة سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال
ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعه الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس
قال اشتد برسول الله وجعه فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا
ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شأنه اهجر استفهموه فذهبوا یردون علیه فقال دعونی فالذی
انا فیه خیر مما تدعونی الیه فامرهم بثلاث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا
الوفد بنحو ما کنت اجیزهم وسکت عن الثالثة او قالها فنسیتها قال سفیان هذا من قول سلیمان متفق علیه

انتهی وخلاصه حدیث مشکوة که متفق علیه بخاری ومسلم است آنست که می نگاریم روایت است از ابن عباس که هرگاه احتضار
شد رسولخدا را در حالیکه درخانه مردانی چند بودند که درمیان ایشان عمر بود گفت پیغمبر خدا بیائید تا بنویسیم برای شما کتابی
که هرگز هرگز گمراه نشوید بعد از آن پس گفت عمر که غلبه کرده است بر وی درد ونزد شماست قرآن بس است ما را کتاب خدا
پس اختلاف کردند آنهائیکه در آنخانه بودند از زمره صحابه وباهم خصومت کردند بعضی از ایشان کسانی بودند که می گفتند
نزدیک گردانید اسباب کتابت را که کتابت فرماید رسولخدا وبعضی از ایشان کسانی بودند که می گفتند آنچه گفته بود عمر
پس چون بسیار کردند بانگ وخروش واختلاف گفت آنحضرت برخیزید ودور شوید از من گفت عبید الله که راوی
حدیث است از ابن عباس پس بود ابن عباس که میگفت که بدرستیکه مصیبت همه مصیبت چیزیست که حایل شد
درمیان پیغمبر خدا ودرمیان آنکه بنویسد برای ایشان کتاب از اختلاف ایشان وآواز وخروش ایشان ودر روایت سلیمان
احول که یکی از ثقات روات اهل سنت است واقع است که گفت ابن عباس که روز پنجشنبه وچه عظیم است روز پنجشنبه
اشارت میکند بآن روز پنجشنبه که قصه مذکوره دران واقع شد پس گریست بر یاد این قصه تا آنکه تر کرد اشک وی سنگریزه
ها را که در آنجا افتاده بودند گفتم من ای ابن عباس چیست روز پنجشنبه وچه حال دارد وچه واقع شد در وی گفت سخت
شد به پیغمبر خدا درد پس گفت آنحضرت بیارید برای من شانه شتر یا گوسفند تا بنویسم برای شما کتابی زیرا که هرگز گمراه نشوید
بعد از آن همیشه پس نزاع کردند ونمی شاید نزد هیچ پیغمبر تنازع پس گفتند چه شانست او را آیا هذیان میگوید استفهام
کنید پس شروع کردند که کلام را بر آنحضرت باز میگردانیدند پس آنحضرت گفت بگذارید مرا آنچه من دران هم بهترست از آنچه شما
مرا میخواهید بسوی آن ووصیت کرد ایشان را بسه چیز یکی اخراج مشرکین از جزیره عرب دوم جایزه دادن وفد را
وسکوت کرد راوی از ذکر وصیت سوم یا گفت من فراموش کردم اما آنچه گفتنی درین قصه بخید وجه طعن توجه بعمر میشود پس کلام

دلالت

دلالت میکند که اینها را از طرف شیعیان گفته و حالانکه وجه دویم را شیعه چنین گفته اند که عمر اسناد هذیان العیاذ بالله
بآنجناب کرده و گفته ان الرجل لیهجر گفت و همچنین وجه چهارم بلفظی که او ذکر کرده در کتب مشهوره شیعه یافته نمیشود و از
ذکر دیگر وجوهی که علامه مجلسی علیه الرحمه و دیگر علما در این طعن نوشته اند اعراض ساخته اما آنچه گفته اینست تقریر طعن بآن زور و
شوری که دارد در هیچ کتاب پیدا نیست پس راست است و اگر مرادش اینست که تقریر طعن بهر مضمونی و بهر لفظیکه باشد
مانند این زور و شوریکه بزعم او در تقریرش یافته میشود در هیچ کتاب پیدا نیست پس دلیل جهل یا تجاهل اوست و
از کتب شیعه و مخاطب را می بایست که اول در اینمقام کلام یکی از علمای اعلام فرقه شیعه را که متضمن تقریر و بیان
این طعن است بلفظه و بعینه نقل میکرد و بعد از آن از طرف اهل سنت بجواب آن می پرداخت لاکن چون بمقتضای عادت شنیعه
خود تقریر این طعن را از طرف خود ابتداع و اختراع نموده در اینجا ثبت کرده و در آخر گفته اینست تقریر طعن با زور و شوریکه دارد
و در هیچ کتاب باین طمطراق پیدا نیست بنابر آن ما خواستیم که کلام بعضی از علمای شیعه را در اینجا نقل نمائیم پس آنکه
مولانا محمد باقر مجلسی در کتاب حق الیقین عه در تقریر این طعن فرموده و بر ناقد بصیر مخفی نیست که امریکه حضرت رسول خواهد
درین حالت تنگ و وقت قلیل بکتفی بنویسد جمیع شرایع دین نخواهد بود پس باید امر کلی باشد که مشتمل بر مصالح جمیع امت باشد
تا روز قیامت و آن نیست مگر آنکه خلیفه و جانشین عالم و عادل معصومی تعیین فرماید که عالم باشد بجمیع مصالح امت
و عموم مسائل دین و خطا و سهو بر او روا نباشد و همه امت را بر یک طریقه بدارد و قرآن را چنانچه نازل شده لفظاً و معنی
برای ایشان بیان کند تا طریق ضلالت و جهالت بالکلیه از ایشان مسدود گردد چنانکه در حدیث ثقلین فرموده که کتاب خدا
و اهلبیت را در میان شما میگذارم و هرگز از یکدیگر جدا نخواهند شد و در روز غدیر تعیین خلیفه نمود و چون حضرت میدانست که آنها را با وجود
اتمام حجت نشنیده خواهند انگاشت خواست تا تاکید حجت در این وقت بفرماید و نوشته صریحی در میان ایشان بگذارد که انکار نتوانند
کرد و عمر این معنی را یافت و منافی آن تمهیدی بود که او با منافقان دیگر در غیاب کرده بود و این شبهه را در میان انداخت که مرض
آنحضرت غالب شده و هذیان میگوید و حضرت دید که اینجا در حیات آنحضرت انکار قول او میکنند و منافقان با او موافقت
میکنند دانست که اگر در این کار اهتمام بفرماید و چیزی نوشته شود آن ملعون خواهد گفت هذیان گفته اعتبار ندارد و
اکتفا بنصوص سابقه که اتمام حجت بر ایشان کرده بود نموده ایشانرا از حجره طاهره بیرون کرد ایضاً چون مشاجره آن منافقان را
در حضور خود مشاهده کرد ترسید از آنکه مبادا از نوشتن نامه منازعت شدید شود و بکارزار منتهی شود و منافقان اسمی نمانند
و اسلام بالکلیه از میان برود چنانچه حضرت امیرالمؤمنین را باین سبب نهی از مقاتله و امر بمباهله یا عدم اعوان نمود ایضاً مستبعد است
که وصیت و عهدی که مناسب آن وقت و آن حال بود تعیین وصی و وصیت باحوال بازماندگان است و جمیع امت بازماندگان
آنحضرت بود چون تواند بود که احوال ایشانرا مهمل بگذارد و وصی از برای ایشان تعیین نکند و حالانکه همه امت را
امر بوصیت نموده باشد چنانچه در صحیح ترمذی و ابو داود از رسول خدا صلی الله علیه و آله روایت کرده اند که گاه هست که زنی یا مردی

عه [illegible]

متضمن مضمون حدیث قرطاس

شصت سال طاعت میکند و در وقت مرگ تقصیر در وصیت میکند آتش برای ایشان واجب میشود و در جمیع صحاح
خود روایت کرده اند آدمی نباید که یک شب یا دو شب بر او بگذرد مگر آنکه وصیت او در زیر سرش باشد و مؤید آنچه مذکور
شد آنست که ابن ابی الحدید از ابن عباس روایت کرده است که گفت من در راه شام با عمر بودم روزی دیدم که بر شتر
خود سوار است و تنها میرود من در پی او رفتم گفت ای پسر عباس من شکایت میکنم بتو از پسر عمت یعنی علی علیه السلام
سوال کردم از او که با من بیاید قبول نکرد و همیشه او را با خود غضبناک می یابم تو چه گمان داری غضب و خشم او از چه جهت است
گفتم تو هم سببش را میدانی گمان میکنم که غضب او برای فوت خلافت است از او گفتم سببش همین است او چنین میداند
که رسول خدا صلی الله علیه و آله خلافت را از برای او میخواسته است عمر گفت هرگاه خدا نخواسته است که باو برسد خواسته پیغمبر صلی الله علیه
چه فایده کرد رسول امری را خواسته است و خدا غیر آنرا خواسته مگر هرچه پیغمبر میخواسته است میشد رسول خدا خواست که عم او ابوطالب
مسلمان شود و چون خدا نخواسته نشد پس **ابن ابی الحدید** گفته است که در روایت دیگر چنین است که عمر گفت که رسول خدا
خواست که در مرض موت خود از برای خلافت او ذکر کند پس من مانع شدم او را از ترس فتنه و از خوف آنکه امر اسلام پراگنده شود
پس رسول خدا دانست آنچه در نفس من بود و نگفت و خدا آنچه مقدر کرده بود شد **و ایضاً** روایت کرده است از ابن عباس
که گفت من داخل شدم بر عمر در اول خلافتش و از برای او یک صاع خرما بر روی حصیری ریخته بودند و میخورد مرا تکلیف کرد یکدانه
برداشتم و همه را خورد و سبوی آبی که پیش او گذاشته بود برداشت و بیاشامید و تکیه کرد بر بالشش و حمد خدا بجا آورد پس گفت
از کجا می آئی ای عبد الله گفتم از مسجد گفت پسر عمت را بر چه حال گذاشتی گمان کردم که عبد الله بن جعفر را میگوید گفتم با هم
سالان خود بازی میکرد گفت او را نمیگویم بزرگ شما اهل بیت را میگویم گفتم در بستان مشغول بآب کشیدن بود و تلاوت قرآن
می نمود گفت ای عبد الله ترا سوگند میدهم که خونهای شتران بر تو لازم باشد اگر کتمان کنی که آیا در نفس او از ادعای خلافت
چیزی مانده است گفتم بلی گفت آیا گمان میکند که رسول خدا صلی الله علیه و آله نص بر خلافت او کرده است گفتم بلی و زیاده
ازین بگویم از پدرم پرسیدم از آنچه او دعوی میکند پدرم گفت راست میگوید عمر گفت از رسول خدا در امر او گاهی
سخنی چند صادر میشد که اثبات نمیکرد و قطع عذری نمی نمود یعنی صریح نبود و گاهی از جهت محبتیکه با او داشت میخواست
که میل از حق بسوی باطل در باب او بکند و در مرض موت خواست که تصریح باسم او بکند من منع کردم او را ازین از
برای شفقت بر امت و محبت اهل اسلام بحق خانه کعبه سوگند که قریش هرگز بر او اتفاق نخواهند کرد اگر او خلافت را
بگیرد قریش بر او در هر طرف رعیت شورش خواهند کرد پس رسول خدا دانست که من یافتم که او چه در خاطر دارد
ساکت شد و تصریح باسم او نکرد و خدا جاری کرد آنچه مقدر شده بود تا اینجا ترجمه روایات ابن ابی الحدید بود و ناقل
این عبارت میگوید که ابن ابی الحدید بعد نقل الفاظ این روایت گفته ذکر هذا الخبر احمد بن ابی طاهر صاحب کتاب
تاریخ بغداد فی کتابه مسنداً انتهی و ازین روایات معلوم شد که از اول تا آخر رسول خدا تعیین حضرت امیر المؤمنین میخواست

و مستبر نمود

تسخیر نموده و این منافق مانع و ساعی در ابطال آن بوده و معلوم شد که او خود را از خدا و رسول اعلم میدانسته بمصالح امت و اگر گفته است که عرب بر او خواهند شورید و مریدان او دین را از کرامات او حساب کرده اند بشومی تدبیرات او بود که بعد از فوت حضرت رسالت نگذاشت که حق بامیر المؤمنین علیه السلام برگردد که موافق طریق رسول خدا در میان ایشان سلوک کند و عادت داد مردم را در عرض بست و پنجاه تا آنکه روسا و سرکرده ها را اموال بسیار بدهند و ضعفا و زیر دستان را ذلیل گردانند و هرچه مصلحت دنیای ایشان دانند بکنند و دست از حکم خدا بردارند لهذا چون حق بحضرت امیر برگشت و خواست که موافق فرموده خدا و سنت رسول خدا عمل کند و قسمت بالسویه بکند و با شریف و وضیع بیک نحو سلوک کند مردم تاب نیاوردند و طلحه و زبیر مرتد شدند و فتنه بصره برپا شد و معاویه را دانسته در شام تعین کرد و با او تمهید کرد که اگر حق بامیر المؤمنین برگردد او اطاعت نکند و میدانست که او کافر و منافق و دشمن اهلبیت است و فتنه صفین و خوارج و شهادت آنحضرت بر این مرتب شد و از عناد تدبیر خدا و رسول را باد نمود ه خون شهدا تمام بر گردن اوست * چون بر کیفیت این قصه مطلع شدی و اخبار متفق علیه بین الفریقین را شنیدی اکنون بیان کنیم که از این مقدمه کفر و نفاق و خطاهای او بچندین جهت لازم میآید **اول** نسبت هجر و هذیان بحضرت رسول خدا داد و حالانکه باتفاق عامه و خاصه آنحضرت معصوم است از آنکه در کلامش تخلفی و ضعفی و خلاف واقعی صادر شود نه بعمد و نه بسهو نه در صحت و نه در مرض و نه بعنوان جدل و مزاح و نه در حال رضا و نه در حال غضب چنانچه **قاضی عیاض** در کتاب شفا و **کرمانی** در شرح صحیح بخاری و **نووی** در شرح صحیح مسلم تصریح باین نموده اند و حقتعالی در قرآن مجید میفرماید که ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی یعنی حضرت رسول سخن نمیگوید از روی خواهش نفس خود و نیست سخن او مگر وحی که از جانب خدا باو رسیده است * **دوم** آنکه سخن را باین نحو ادا کردن متضمن نهایت بی ادبی و بیحیائی است که دلیل کفر و نفاق است زیرا که این مرد هذیان میگوید یا واگذارید او را که هذیان میگوید یا چه شده است او را که هذیان میگوید هرکس که اندک حیا و ادبی داشته باشد نسبت بادنی کسی نمیگوید چه جای جناب خاتم الانبیا که حقتعالی در قرآن مجید در همه جا بالقاب شریفه نام مبارک آنحضرت را برده مثل یا ایها الرسول و یا ایها النبی **و ایضا** فرموده است لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی مگردانید خواندن آنحضرت را در میان خود مثل خواندن و ندا کردن بعضی از شما بعضی را و فرموده صدای خود را بلندتر از صدای او مکنید **و ایضا** بر هر عاقلی ظاهر است که این نوع سخن دلالت بر نهایت بی ادبی و بی پروائی او و عدم محبت او نسبت بآنحضرت میکند که در چنین حال محزون و متاثر نباشد و از برای اغراض باطله خود چنین نزاعی و صحبتی در میان خانه آنحضرت که محل نزول ملائکه مقربین است برپا کند بلکه دلالت بر شعف و شادی و شماتت او میکند که در اینحال فرصت بدست او افتاده و آنچه خواهد میکند **سیوم** آنکه رد حکم الهی کرد که

در چندین موضع فرموده اطیعوا الله واطیعوا الرسول یعنی اطاعت کنید خدا را و اطاعت کنید رسول او را و فرموده
ما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا یعنی آنچه بیاورد رسول الله از برای شما پس بگیرید و قبول کنید
و آنچه نهی کند شما را از آن پس ترک کنید و باز فرموده است ما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله
امراً ان تکون لهم الخیرة من امرهم یعنی هیچ مرد مؤمن و زن مؤمنه را نمی رسد که هرگاه خدا و رسول حکم کنند
در امری اینکه بوده باشد ایشان را اختیاری در کار خود و هیچ جا نفرموده که فرقی میان صحت و بیماری آنحضرت هست یا آنکه
در بیماری از رسالت معزولست و نگفته که در هنگام مرض اطاعت او نکنید و حرف ورا نشنوید و در جایی دیگر فرموده که کسیکه
حکم نکند بانچه خدا فرستاده است پس ایشان فاسقانند و ظالمانند و کافرانند **چهارم** آنکه در روایت ابن ابی الحدید که
گذشت عمر خود اعتراف کرد که حضرت در انوقت خواست تصریح بنام علی کند من مانع شدم و این عین مشاقه و معارضه
با آنحضرت است و حقتعالی میفرماید من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لهم الهدی تا آخر آیه یعنی هر که مشاقه او
معارضه کند با رسول خدا بعد از آنکه بر او ظاهر شده باشد راه هدایت و متابعت کند غیر راه مؤمنان را که اطاعت رسول است
او را بکردار خویش واگذاریم و در آریم بجهنم و بستیم و بد جائیست جهنم از برای ایشان **پنجم** آنکه آنحضرت را آزرده کرد
و بغضب آورد بحدیکه با آن وسعت خلق که خداتعالی او را بخلق عظیم وصف کرده و او را رحمة عالمیان گفته روانه ایشان
کرد و غضب فرمود ایشان را راند از پیش خود دور کرد و در احادیث متواتره وارد شده است که آزار آنحضرت آزار خدا است
حقتعالی فرموده است والذین یؤذون رسول الله لهم عذاب الیم یعنی آنها که آزار میکنند رسول خدا را از برای
ایشانست عذابی دردناک و باز فرموده ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخرة
واعدّ لهم عذاباً مهیناً یعنی بدرستی آنهائیکه ایذا میکنند خدا و رسول ورا لعنت کرده است خدا ایشان را در دنیا و
آخرة و مهیا کرده است از برای ایشان عذابی خوار کننده را **ششم** آنکه در قول حسبنا کتاب الله چندین خطا
کرده **اول** اظهار جهل حضرت رسالت یا خطای او کرد زیرا که اگر حضرت نمیدانست که کتاب خدا بس است پس اظهار جهل
آنحضرت کرد و اگر میدانست و باز خواست وصیت کند خطا و فعل لغو کرده **دویم** آنکه آیاتی که استنباط احکام از آن کرده اند پانصد
آیه است تقریباً و معلوم است که اکثر احکام از قرآن مستنبط نمیشود و آنچه مستنبط میشود در غایت اجمال و اشکال و تشابه است
اختلاف عظیم در فهم احکام از آنها شده و بعضی گفته اند محکمترین آیات کریمه آیه وضو است و قریب بصد تشابه در آنست و در قرآن
مجید ناسخ و منسوخ و محکم و متشابه و ظاهر و مأول و عام و خاص و مطلق و مقید و غیر اینها است پس چگونه کتاب خدا از برای
رفع اختلاف کافی باشد **وایضاً** اگر کافی بود چرا خود در مسایل حیران میشد و رجوع بدیگران میکرد و میگفت لولا علی
لهلک عمر و مکرر اقرار بجهل میکرد و میگفت همه کس از عمر اعلم است حتی زنها در حجلها و در پس پرده ها **سیوم**
آنکه اگر کتاب خدا کافی بود حضرت رسول الله کتاب خدا را مقرون باهل بیت میکرد چنانچه گذشت در حدیث ثقلین

منتشر میشود که از یکدیگر جدا نمیشوند تا در حوض کوثر بر من وارد شوند پس کتاب با امامی که مفسر کتاب است کافی است نه کتاب به تنهایی لهذا امیرالمؤمنین فرموده که منم کلام الله ناطق **و قطب محیی شیرازی** که از علمای مشهور شافعیه و اهل کمال صوفیه است گفته است در مکاتیب خود که راه بی راهنما نمیتوان رفتن و گفتن و چون کتاب الله و سنت رسول الله در میان هست بمرشد چه حاجت است این بآن ماند که مریض گوید که چون کتب طب هست که اطبا نوشته اند ما را باطبا مرجعت نباید کرد وجه این سخن خطاست برای اینکه نه هر کس را فهم کتب میسر است و استنباط از آن میتواند کرد و مرجعت باهل استنباط باید کرد و لو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم کتاب حقیقی صدور اهل علم است بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم نه بطون دفاتر چنانچه امیرالمؤمنین فرموده انا کلام الله الناطق و هذا کلام الله الصامت تا اینجا کلام قطب بود که حقتعالی بر قلمش جاری کرده است و آن قبیح روی برای امام جاهل باطل خود کرده است **چهارم** آنکه خود مخالفت این سخن کرده است در چند موضع **اول** در روز سقیفه که پیش از آنکه از تجهیز و تغسیل و دفن و صلوة بر حضرت رسول فارغ شوند او و برادرش با چندین منافق دیگر دویدند بسوی سقیفه و مشغول غصب خلافت شدند و مریدان ایشان عذری که میگویند برای ایشان آنست که از حدوث فتنه ترسیدند اگر کتاب خدا از برای رفع اختلاف کافی بود فتنه نخواهد شد و چه جست و وقتیکه حضرت رسول میخواهد که نصب خلیفه کند و او را نسبت بهذیان میدهند و چون خود تعیین خلیفه ناحق میکنند صلاح امت است و ضرور است **و ایضا** وقتیکه ابوبکر در سکرات مرگ عثمان را طلبید که نص خلافت عمر بکند پیش از آنکه نام بنویسد او را ابرد غش کرد و بی شعور شد عثمان از پیش خود نام عمر را نوشت و بعد از آنکه بشعور آمد او را دعا کرد و چرا او را نسبت بهذیان نداد با آنکه هذیان نسبت از جهات شتی با او اقرب بود و چرا حسبنا کتاب الله را در اینجا نگفت و در وقتیکه شوری قرار داد چرا این را نگفت پس عاقل خبیر از این حال و اقوال مختلفه علم بهم میرساند که از اول و آخر ایشان مراد از این اقوال تنها قصد مطلبی بغیر محروم کردن اهلبیت رسالت از خلافت نبود و این اول قارورهٔ بود که در اسلام شکست این شقی پیوسته در مواطن متعدده معارضات میکرد و سخنی بگفته و کرده آنحضرت نبود الخ **و قاضی نورالله شوشتری** در مجالس المؤمنین فرموده اول شبهه که در عالم پیدا شد شبهه ابلیس بود و منشای صدور آن استبداد بود برای خود در مقابله نص الهی و استکبار او بمادهٔ آفرینش خود که آتش بود بر مادهٔ آفرینش آدم که گل بود حیث قال انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین و از آن استبداد و استکبار صفت شبهه او را ناشی و بعد از وی در سایر خلایق این شبهات سرایت کرد تا آنکه بعد از غروب آفتاب نبوت هر نبی بعضی از آن شبهه‌ها در نفوس خلایق و علمای آن پیغمبر پدید آمده هر کدام از ایشان آنچه مناسب استعداد ایشان بود و بر آن میلی و محبتی تمام داشتند فرا گرفتند و دلیل گفتن بر آن آغاز کردند و کتب خانها از ادلهٔ عقلی و نقلی پرساختند و از کلام پیغمبر خود آنچه موافق اعتقاد ایشان نبود تاویل کرده باعتقاد خود درست

صص

قد قوبل علی الاصل
المجالس ۱۲

کردند و هرچه تاویل نشود استند کرد متشابه نام نهادند و این اختلاف و افتراق بحکم حدیث ستفترق امتی در امت عیسی
زیاده گردید عدد متفرقان امت آنحضرت بهفتاد و سه فرقه رسید چه منتسبان ملت احمدی نیز چون آفتاب رسالت بحجاب
غیب متواری و محتجب گشت و ظلمت هوا اندک اندک از مقر استتار بیرون آمد و مزاج قلوب ایشان از اعتدال رو
بانحراف نهاد مخالفت و اختلاف ظاهر میشد و بحسب بعد از عهد حضرت رسالت و احتجاب نور وحی و عصمت هر روز ظلمات حب جاه
و پیشوایی و آرزوی امامت و فرمانروایی در درون علما و عظما زیاده میگشت و در میان ایشان اختلاف پدید میآمد و از متقدم
بمتاخر منتقل میشد و ظلمات آن قرنا بعد قرن متراکم میگشت تا بحد بغی و ضلال و خصومت و جدال و حسد و تکفیر و قتال انجامید و
بدع و ضلال از جبریه و قدریه و معتزله و اشعریه و ماتریدیه و حشویه و ارباب حدیث و غیرهم ظاهر گردید و تفصیل انشعابها
که منشأ مشتبهات اهل بدع و ضلالت است با دفع آن در کتب اهل کتاب مذکور و در مصنفات علمای ملت احمدی مسطور
و مخفی نماند که همچنانکه اول شبهه که در عالم پیدا شد شبهه ابلیس بود و منشأ آن استبداد و استکبار بود
در مقابله نص الهی همچنین اول شبهه که در ملت محمدی بظهور رسید شبهه ثانی بود که او نیز در مقابله نص حضرت رسالت
پناهی که ایتونی بدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی گفت ان الرجل لیهجر و فی بعض
الروایات لیهجر حسبنا کتاب الله و مآل هر دو روایت آنست که پیغمبر از تاب تپ و شدت درد مرض هذیان و پریشان
میگوید سخنی که درینوقت بر زبان میآید اعتماد را نشاید و بس است مارا کتاب خدای تعالی و احتیاج بنوشته او نیست و
متفطن خبیر واضح است که غرض او از القای این عبارت تزویر و تلبیسی بود که این کتاب برقم در نیاید مبادا آنحضرت
امری که روز غدیر بر صدد و در یافته بود تکریر و تاکید فرماید زیرا که بر وجهی که مولای ایشان فاضل عارف قطب الدین
انصاری شافعی در کتاب خود که مکاتیب باشد تحریر نموده که راه بی راه نمایی نمیتوان یافت و گفتن آنکه چون کتاب خدا
و سنت رسول الله در میان است بمرشد چه حاجت است با آن ماند که مریض گوید که چون کتب طب هست که اطبا نوشته‌اند
چرا مرا باطبا مراجعت باید کرد عاقل داند که این سخن خطاست زیرا که نه هرکس را فهم کتب طب میسر است و استخراج
از آن میتواند کرد بلکه مراجعت باهل استنباط میباید کرد و لو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الذین
یستنبطونه منهم کتاب حقیقی صدور اهل علم است که بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم
نه بطون دفاتر چنانچه امیر المومنین علی فرموده انا کلام الله الناطق و هذا کلام الله الصامت انتهی و بر
اهل انصاف ظاهر و لایح است که قطع نظر از رکاکت این عبارت و نسبت هذیان به پیغمبر با وجود آنکه جمیع انبیا و رسل
خصوصا حضرت رسالت ختمی پناه بموجب کریمه و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی در هیچ حکمی از احکام
شرعیه الهیه که نصب امام از آنجمله است بی وحی حکمی نفرموده اند اگر او مرد فتنه و اختلاف در کلمه امت نبود بایستی
از طلب آنحضرت کاغذ و دوات از برای آنکه کتابی بنویسد که بعد از وی امت ابتر و گمراه نشود خوشحال گشته با سایر اصحاب در آن

باب موافقت

باب موافقت مسبور ر بید بلکه اکثر جمعی دیگر از اهل اتفاق درین امر شهادت جانب میداشتند او درین باب سعی و اهتمام تمام مبذول داشتند آن نوشته را از حضرت میگرفت تا فاروق میان حق و باطل بودی از روی حقیقت صادق میآمد بهرجا آنکه بادی منع آن باشد با آن غلظت و رکاکت عبارت که موافق و مخالف آنرا در کتب خود روایت نموده اند چه در جمیع صحاح سته شیعیان با اهل سنت و جماعت که فی الحقیقه اهل سنه و جماعت اند مسطور است که چون پیغمبر دوات و کاغذ طلبید عمر در برابر العبارت رکیکه گفت و میان اصحابی که در مجلس حاضر بودند نزاع و خصومت بهم رسید پس بعضی از اصحاب که غرض ایشان عدم اختلاف و انشعاب امت بود و بعضی را غنیمت دانسته دران مقام شدند که دوات و کاغذ را حاضر باید ساخت بعضی دیگر بمتابعت عمر [illegible] از آوردن دوات و کاغذ مانع شدند تا آنکه نزاع میان ایشان بجایی رسید که در مجلس شریف آنحضرت آواز ها بلند گردید و چون حضرت او وقت سفر آخرت و محل توجه بدرگاه احدیت بود از شنیدن این الفاظ رکیکه که ایشان در اثنای نزاع با یکدیگر میگفتند تنگ آمده از روی غضب اعراض فرمود فقوموا عنی فانه لاینبغی التنازع نقل است که ابن عباس هرگاه ذکر آن حکایت و شکایت می نمود چندان سیل اشک از دیده میبارید که خاک و سنگریزه که نزد او بود از ان تر میگردید و میگفت که مصیبت بزرگتر آن بود که نگذاشتند که رسول وصیت نامه [illegible] از عوارض ضلالت و غوائل غوایت مستخلص [illegible] و قاضی عیاض در کتاب شفا گفته فان قلت لقد تقررت عصمته فی اقواله وانه لا یصح منه فیها خلف ولا اضطراب فی عمد ولا سهو ولا صحة ولا مرض ولا جد ولا مزاح ولا رضی ولا غضب فما معنی الحدیث فی وصیته الذی حدثنا به القاضی الشهید ابو علی رح قال حدثنا القاضی ابو الولید قال حدثنا ابو ذر قال حدثنا ابو محمد وابو الهیثم وابو اسحق قالوا حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا محمد بن اسمعیل قال حدثنا علی بن عبد الله قال حدثنا عبد الرزاق بن همام عن معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما احتضر رسول الله وفی البیت رجال فقال النبی هلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده فقال بعضهم ان رسول الله قد غلبه الوجع و خفاجی شارح شفا لفظ بعضهم را بلفظ عمر تفسیر کرده و بعد قوله ان رسول الله قد غلبه الوجع گفته ام مرضه و هذا هو محل الشبهة والسؤال لانه یقتضی انه فی حال مرضه قد یصدر عنه ما یخالف الواقع وقد تقدم انه معصوم فی مرضه وصحته و سایر احوال الرسل و امام محمد بن عبد الکریم شهرستانی در کتاب ملل و نحل که مولانا محمد باقر مجلسی رح و قاضی نور الله شوستری اشاره بآن کرده اند حیث المقدمة الثالثة فی بیان اول شبهة وقعت فی الخلیقة ومن مصدرها فی الاخر اعلم ان اول شبهة وقعت فی البریة شبهة ابلیس اللعین و مصدرها استبداده بالرأی فی مقابلة النص و اختیاره الهوی فی معارضة الامر و استکباره بالمادة التی خلق منها و هی النار علی مادة آدم و هی الطین وانشعبت عن هذه الشبهة سبع شبهات

سارت في الخليقة وسرت في اذهان الناس حتى صارت مذاهب بدعة وضلال وتلك الشبهات مسطورة
في شرح الاناجيل الاربعة انجيل لوقا ومارقوس ويوحنا ومتى ومذكورة في التورية متفرقة
على شكل المناظرة بينه وبين الملائكة بعد الامر بالسجود والامتناع منه حاصل کلام آنکه
اول شبهه که درمیان خلق واقع شد شبهه ابلیس لعین بود و مصدر این شبهه استبداد او برای خود بود در مقابله نص واختیار
او هوای خود را در معارضه امر باری و استکبار او بماده خود که ازان خلق شد وآن آتش است بر ماده آدم وآن
خاک است و منشعب گردید ازین شبهه هفت شبهه و ساری شد در مخلوقات و در اوهام مردم تا اینکه این شبهات سبب مذاهب
بدعت و ضلالت گشت و این شبهات مسطور است در اناجیل اربعه انجیل لوقا و مارقس و یوحنا و متی و مذکور است در توریت
متفرق بر شکل مناظره درمیان او و درمیان ملائکه بعد امر الهی او را بسجده آدم و امتناع او ازان و شبهات مذکوره
در فصل باب ثانی این کتاب مواجه بان طریق ارباب عدل جید مفصل نقل شده بعد ذکر شبهات گفته و کتب
من الزمان فتفكروا اقول من المعلوم الذي لا مرية فيه ان كل شبهة وقعت لبني آدم فانما وقعت من
اضلال الشيطان الرجيم ووساوسه ونشأت من شبهاته واذا كانت الشبهات محصورة في سبع
عادت كبار البدع والضلال الى سبع ولا يجوز ان تجاوز تعدو شبهات فرق الزيغ والكفر
هذه الشبهات وان اختلفت العبارات وتباينت الطرق فانها بالنسبة الى سائر الشبهات و
انواع الضلالات كالبذور ويرجع جملتها الى انكار الامر بعد الاعتراف بالحق والى الجنوح
الى الهوى في مقابلة النص در تحت این مقدمه حدیث رسول خدا نقل کرده لتسلكن سبيل الامم قبلكم
حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل حتى لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه و بعد از آن گفته المقدمة الرابعة
في بيان اول شبهة وقعت في الملة الاسلامية وكيفية انشعابها ومن مصدرها ومن
مظهرها وكما قررنا ان الشبهات التي قد وقعت في آخر الزمان هي بعينها تلك الشبهات التي وقعت
في اول الزمان كذلك يمكن ان نقرر في زمان كل نبي ودور كل صاحب ملة وشريعة ان
شبهات امة في آخر زمانه ناشئة من خصماء اول زمانه من الكفار والمنافقين اكثرها من
المنافقين وان خفي علينا ذلك في الامم السابقة لتمادي الزمان فلم يخف في هذه الامة ان
كلها انشأت من شبهات منافقي زمن النبي اذ لم يرضوا بحكمه فيما كان يامر وينهى وشرعوا فيما
لا مسرح فيه للفكر ولا مسرى وسألوا عما منعوا من الخوض فيه والسؤال عنه وجادلوا بالباطل
فيما لا يجوز الجدال فيه اعتبر حديث ذي الخويصرة التميمي اذ قال اعدل يا محمد فانك لم تعدل حتى
قال عليه السلام ان لم اعدل فمن يعدل فعاود اللعين وقال هذه قسمة ما اريد بها وجه الله تعالى

وذلك

وذلك خروج صريح على النبي ولو صار من اعترض على الامام الحق خارجياً فمن اعترض على الرسول الحق اولى بان يصير خارجياً اوليس ذلك قولاً بتحسين العقل وتقبيحه وحكماً بالهوى في مقابلة النص واستكبار على الامر بقياس العقل حتى قال سيخرج من ضئضئ هذا الرجل قوم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية الخبر بتمامه واعتبر حال طائفة من المنافقين يوم احد اذ قالوا هل لنا من الامر من شيء وقولهم لو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا ههنا وقولهم لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا فهل ذلك الا تصريح بالقدر وقول طائفة من المشركين لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء وقول طائفة انطعم من لو يشاء الله اطعمه تصريح بالجبر واعتبر حال الذين جادلوا في ذات الله تفكراً في جلاله وتصرفاً في افعاله حتى منعهم وخوفهم بقوله ويرسل الصواعق فيصيب بها من يشاء وهم يجادلون في الله وهو شديد المحال فهذا ما كان في زمانه وهو على شوكته وقوته وصحة بدنه والمنافقون يخادعون فيظهرون الاسلام ويبطنون النفاق وانما يظهر نفاقهم في كل وقت بالاعتراض على حركات النبي وسكناته فصارت الاعتراضات كالبذور وظهرت منها الشبهات كالزروع اما الاختلافات الواقعة في حال مرضه وبعد وفاته بين الصحابة عليه السلام فهي اختلافات اجتهادية كما قيل كان غرضهم فيها اقامة مراسم الشرع وادامة مناهج الدين فاول تنازع وقع في مرضه فيما رواه الامام ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري باسناده عن عبد الله بن عباس قال لما اشتد بالنبي مرضه الذي توفي فيه قال ائتوني بدوات وقرطاس اكتب لكم كتاباً لن تضلوا بعدي فقال عمر ان رسول الله قد غلبه الوجع حسبنا كتاب الله وكثر اللغط والاختلاف فقال قوموا عني لا ينبغي عندي التنازع قال ابن عباس الرزية كل الرزية ما حال بيننا وبين كتاب رسول الله انتهى كلامه بالفاظه مد ظله الرحمن شهرستاني الطريق

دفع دخل مقدر و تابعین او را از زمره منافقین بقول خود اما الاختلافات الواقعه فی مرضه فهی اختلافات اجتهادیه برآورده لکن الجواب صحیح دو وجه است یا اینکه اختلافات اجتهادیه در مقابله آنحضرت باتفاق جایز نیست اما آنچه گفته بنیکار یا فقط عمر نکرده است پس ممنوع است یا اینکه شک نیست در اینکه باوجود انکار تنها عمر بوده است زیرا که آنچه از احادیث صحیح بخاری صحیح مسلم و دیگر صحاح و شروح آن کتب معتبره اهل سنت مفهوم و مستفاد میشود دانست که ابتدای انکار امر حضرت رسول که متضمن اتیان دوات و قلم بود از عمر بظهور آمده و بعد از آن بعضی از حاضران حجره شریفه خواستند که اطاعت و متابعت قول حضرت رسول خدا نمایند لکن اعوان و انصار عمر که متابعت و موافقت او را اهم و اقدم از اطاعت و متابعت قول پیغمبر میدانستند آنها نگذاشتند که دوات و قلم بیارند تا اینکه حضرت رسول خدا فرمود که قوموا عنی یعنی برخیزید

[illegible]

بودور شوید از من اما آنچه گفته که حضرت علی و حضرت عباس نیز در آنوقت حاضر بودند پس یک روایات منقوله
از صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر روایات مذکوره در صحاح اهل سنت حاضر بودن حضرت علی و حضرت عباس
وقت بتصریح یا بکنایه مذکور نیست و در روایت پنجم و ششم و هفتم صحیح بخاری بین الرجال مذکور است و فی البیت رجال
فیهم عمر بن الخطاب و در شرح قسطلانی بعد از لفظ رجال من الصحابة مذکور است یعنی در خانه بودند مردی چند از صحابه
و بعد لفظ فاختلف اهل البیت گفته الذین کانوا فیه من الصحابة لا اهل بیته علیه السلام یعنی نزاع کردند اهل بیت
مراد از اهلبیت کسانی هستند که در آن بیت یعنی خانه از زمره صحابه حاضر بودند نه اهلبیت آنحضرت و ابن حجر عسقلانی
در فتح الباری در شرح حدیث چهارم گفته قوله فی الروایة الثانیة واختلف اهل البیت من الصحابة
لا اهل بیته النبی صلعم و هر گاه که اهلبیت آنحضرت در آنخانه موجود باشند حضرت علی و حضرت عباس در آنخانه بوده
باشند زیرا که حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب باتفاق فریقین و حضرت عباس باعتقاد اهل سنت و جماعت از جمله
اهلبیت آنحضرت بودند اما آنچه گفته پس اگر در گروه مانعین بودند شریک عمر شدند در همه مطاعن پس معاذ الله که
جناب امیر از مانعین باشند و سهو لهذا از ابر فضل و امامت خود دست بشسته مبالی آن باز دارد اما آنچه گفته اگر در گروه مجوزین
بودند لابد بعض مطاعن با ایشان هم عاید گشت مثل رفع صوت بحضور پیغمبر الخ پس ثبت العرش ثم انقش اولا بودن
جناب امیر و حضرت عباس بروایات شیعه در آنجا می بایست که ثابت کند و ثانیا رفع کردن ایشان اصوات را بروایات
صحیحه شیعه اثبات نماید بعد از آن هوس توجه طعن بجناب امیر در سر نماید معهذا اگر این امر بروایات صحیحه شیعه ثابت
شود پس آن ممنوع و حرام نخواهد شد زیرا که چون این رفع صوت بجهت امتثال امر رسالت مآب بود بلاشک جائز باشد
چنانچه رفع صوت در اذان و معارک جهاد و امثال آن که موجب تاذی رسول خدا نباشد جائز است جار الله زمخشری
در کشاف گفته و لم یتناول النهی ایضا رفع الصوت الذی لا یتاذی به رسول الله و هو ما کان منهم فی
حرب و مجادلة معاند او ارهاب عدو و ما اشبه ذلک انتهی بخلاف رفع صوت مانعین
امتثال امر آنحضرت که آن از قبیل رفع صوت در اذان و امثال آن نبود بلکه خود علمای اهلسنت تصریح کرده اند که از
حضرت رسول خدا اولی همین بود که کتاب واقع شود و امر آنحضرت ممتثل گردد چنانچه ابن حجر در فتح الباری شرح بخاری
گفته قوله و لا ینبغی عندی التنازع فیه اشعار بان الاولی کان المبادرة الی امتثال الامر و نیز
کلمه ان الرجل لیهجر که از زبان عمر برآمده بلاشک موجب تاذی آنحضرت بود اما آنچه گفته پس اگر این امر برای
وجوب فرضیت بود هر چه گناهکار و مخالف فرمان شرع شدند پس ما مقدم این شرطیه را ثابت و محقق میداریم
بچند وجه اول آنکه اگر آن امر برای وجوب فرضیت نمی بود مقرون بوعید لن تضلوا بعدی و نفی ضلال
در کتاب معلق نمیگردید دوم آنکه بعد وقوع اختلاف کلمه قوموا عنی که صریح دلالت بر بعید ممکن مشکفت و آثار غضب

[illegible]

بر آنحضرت ظاهر نشد سیوم آنکه صحابه مخلصین که دانا و آگاه بمقصود و مراد بودند چرا وقوع کتابت ضرور ندیده استند و
علی الحتم نگفتند القول ما قاله رسول الله چهارم آنکه ابن عباس نگفت ان الرزیة ما حال بین رسول الله
وبین ان یکتب کتابه پنجم آنکه در اصل امر للوجوب نیست تا وقتیکه قرینه صارفه پیدا نشود و در اینجا قرینه
مفقود است پس امر آنحضرت برای وجوب و فرضیت خواهد بود و ملامت را که در میان متقدم و تالی زعم کرده است
باطل میدانیم زیراکه عصیان و نافرمانی جمیع حاضران حجره شریفه وقتی لازم میآید که همه شریک عمر در منع اتیان
دوات و قرطاس میشدند و حالانکه در روایات صحیح بخاری موجود است که بعضی از ایشان گفتند که قربوا یکتب
لکم النبی کتابا لن تضلوا بعده فلما اکثروا اللغط و الاختلاف قال رسول الله قوموا عنی یعنی نزدیک کنید
آنچه میطلبد پیغمبر خدا که بنویسد کتابی که گمراه نشوید بعد از آن پس هرگاه که بسیار شد شور و شغب و خلاف پیغمبر خدا
برخیزید و دور شوید از من و سبب نوشته نشدن کتاب همین اختلاف عمر و تابعان او بود و قصور کسانیکه میگفتند
که منع عمر از اتیان دوات و قلم باز نباید یافت ظاهر نیست و باعث این اختلاف عمر بود و این اختلاف موجب
هلاک مخالفان پیغمبر خدا بود چنانچه در صحیح بخاری از ابو هریره آورده که پیغمبر خدا فرمود انما هلک من کان قبلکم بسؤالهم
و خلافهم علی انبیائهم فاذا نهیتکم عن شیء فاجتنبوا و اذا امرتکم بامر فأتوا منه ما استطعتم
یعنی هلاک نشدند کسانیکه پیش از شما بودند مگر بسبب سؤال کردن و اختلاف نمودن بر پیغمبران خویش پس هرگاه نهی کنم شما را
از چیزی اجتناب کنید از آن و هرگاه که امر کنم شما را بچیزی پس بجا آرید آنرا بحسب استطاعت خود پس طعن بر عمر که باعث اختلاف
و بر متابعان عمر که خلاف پیغمبر خدا در منع از دوات و قلم و قرطاس نمودند متوجه باشد نه بر کسانیکه میگفتند که اتیان دوات
و قلم و قرطاس مانع نباشند اما نیاوردن ادوات کتابت پس و لا شهادة علی النفی بلا دلیل است و علی التسلیم مجوز است
حاجت کتابت نبود کتابت برای همان کسان که اراده های غصب خلافت داشتند و اتباع ضالین شان و بنا بر آن ایشان
مانع آمدند و کلمات کفر بر زبان راندند و قول رسولخدا را هجو و هذیان فهمیدند و عمر کلمه ان الرجل لیهجر بر زبان ناپاک خود آورد
و اتباع او قولش را تقدیم بر قول رسولخدا نمودند و از این حالات شناعت سمات شان ظاهر شد که بکمال وقاحت
عزم بالجزم منع کتاب داشتند و خوف بود که کار بقتال و جدال رسانند از جهت اگر ادوات کتابت نیاورده باشند هیچ
بر ایشان لازم نمی آید اما آنچه گفته نهایت کار آنکه عمر دیگران را باعث بر این نافرمانی گردید و دیگران قبول حکم عمر کرده
حکم رسولخدا بجا نیاوردند و در وعید و من لم یحکم بما انزل الله داخل شدند پس نسبت عمر حاشاه چون نسبت شیطان شد
که کافر را باعث بر کفر میشود و نسبت دیگران حاشا هم چون کافران الخ پس کلام بغیر از لفظ حاشاه و حاشا هم راست
و درست است و طعن و منقصه بر عمر در منع اتیان دوات و قرطاس و قلم با جمعهم متوجه میشود لهذا جناب علامه حلی رحمه الله
قصه را هم در مطاعن عمر ذکر فرموده و هم در مطاعن صحابه اما آنچه گفته اگر این امر برای وجوب و فرضیت بود الخ پس بطلانش

منه [illegible]

[illegible]

متضمن قصهٔ قرطاس

این قول از قول سابق واضح شد زیرا که هر گاه که ثابت کردیم که امر بنابر وجوب و فرضیت بود و این شق که نقیض است باطل
باشد لاستحالة اجتماع النقیضین اما آنچه گفته در هر دو مقدمه خللی مبین است اما اول پس از آن جهت که عمر رد قول آنحضرت نمود
بجهت ترفیه و آرام و راحت دادن پیغمبر و رنج نکشیدن آنجناب در حالت شدت بیماری منظور داشت این مقدمه صحت با اینکه بنابر بیان
سوء فهم پیغمبر عذر از اول تا آخر لازم میآید زیرا که اگر آنحضرت را ترفیه و آرام و راحت خود و رنج نکشیدن در حالت شدت
بیماری منظور میبود چه بایست که اولاً امر باتیان دوات کتابت نمیفرمود و ثانیاً نمیگفت اکتب لکم کتاباً لن تضلوا بعده
و ثالثاً بعد وقوع اختلاف و تنازع مخالفان از نزد خود دور میکرد و میبود العیاذ کما اینکه گفته بود بدهید دوات کتابت را
نزدیک باید کرد تا برای شما کتابی نویسد لامت و سرزنش میکرد و عمر را بر امتناع و مدح و ستایش میفرمود و حال
رسول خدا صریح کسانی که گفتند که دوات و قرطاس بیارید و امر پیغمبر را امتثال کنید فرمود و بر عمر ایشان را تفضیل داد در کنز العمال
مذکور است عن عمر قال لما مرض النبی قال ادعوا لی الصحیفة و الدواة اکتب کتاباً لا تضلوا بعده
ابداً فقال النسوة من وراء الستر الا تسمعون ما یقول رسول الله فقلت انکن صواحبات یوسف اذا
مرض رسول الله عصرتن اعینکن و اذا صح رکبتن عنقه فقال رسول الله دعوهن فانهن خیر منکم
طس و نیز در کنز العمال مذکور است عن عمر بن الخطاب قال کنا عند النبی و بیننا و بین النساء حجاب فقال
رسول الله اغسلونی بسبع قرب و ائتونی بصحیفة و دواة اکتب لکم کتاباً لن تضلوا بعده ابداً فقال
النسوة ائتوا رسول الله بحاجته فقلت اسکتن فانکن صواحبه اذا مرض عصرتن اعینکن و اذا
صح اخذتن بعنقه فقال رسول الله هن خیر منکم ابن سعد پس از این حدیث صریح معلوم شد که رسول خدا کتابت
این کتاب را بهتر و احق است خود میدانست و مانعین کتابت را بد میدانست و از اینجا بطلان آنچه اهل سنت بشبهه
بآنکه منع عمر از کتابت گناه بود بجا رسول خدا در انکار پیغمبر معمود ظاهر شد زیرا که از آنچه مرقوم شد انکار صریح بر عمر ظاهر میشود
و نیز در روایات صحیح بخاری است که آنحضرت گفت دعونی فالذی انا فیه خیر مما تدعونی الیه معنی اینکه آنچه
من در آن هستم از کتابت بهتر است از مبالغت شما چنانچه ابن حجر در فتح الباری شرح صحیح بخاری در شرح منقول آورده قال ابن
الجوزی و غیره یحتمل ان یکون المعنی دعونی فالذی اعطانیه من کرامة الله التی اعدها لی بعد فراق الدنیا
خیر مما انا فیه من الحیاة و التاهب للقاء الله تعالی و التفکر فی ذلک و نحوه افضل من الذی تسالونی
فیه من المسالة عن المصلحة فی الکتابة او عدمها و یحتمل ان یکون المعنی فان امتناعی من ان اکتب
لکم خیر لکم مما تدعوننی الیه فانه و یحتمل عکسه ای الذی اشرت علیکم به من الکتابة خیر مما تدعوننی
الیه من عدمها بل هذا هو الظاهر و علی الذی قبله کان ذلک الامر اختباراً و امتحاناً فهدی الله
عمر لمراده و خفی ذلک علی غیره و هر گاه که آنحضرت ترفیه و آرام و راحت خود منظور داشت و خواهست که چنانکه از ابتدا

بشت

٥ ص ل
قوبل علی منتخب کنز العمال
فی کتاب الامارة حرف الهمزة
خلافة ابی بکر

٦ ص
کتاب الشمائل فی ترجمه وفات
آنحضرت

ص
صواحبات یوسف

ص
باب مرض النبی من کتاب المغازی
١٢ ص

بعثت تا آخر حیات خود انواع و اصناف رنج و الم برای هدایت امت کشیده بود در حال احتضار نیز امری را که مانع از ضلالت و گمراهی امت و موجب بقاء و استمرار ایشان بر هدایت باشد بعمل آرد و اگر چه در عمل آوردن آن نوعی از رنج و الم بآنحضرت رسد عمر که بود که مخالفت آنحضرت کند و در غضب آرد **اما آنچه** گفته هر کسی بیمار عزیز خود را از محنت کشیدن و رنج بردن حمایت میکند الی قوله مروج معمول است **پس** حال عموم الناس را بحال پیغمبر خدا قیاس کردن و باین قیاس فاسد تجویز عدم امتثال امر آنجناب و جواز منع از اطاعت آنجناب ثابت کردن خرافتی بیش نیست و معهذا این مقدمه هم کذب محض و افترای صرف است زیرا که ما در هیچ کتابی از کتب سیر و تواریخ صحابه و تابعین و اتباع تابعین و احوال صلحا و اتقیا و اولیا که بعد از ایشان پیدا شدند ندیدیم و از هیچکس نشنیدیم که کسی در وقت احتضار هیچیک از صحابه و غیرهم ایشان منع از وصیت و اخلال در بجا آوردن آن افکنده باشد بلکه اگر ایشان برای رعایت اخلاف و اولاد خود یا برای امر دیگر از امور دینی یا دنیوی وصیت فرموده اند و میفرمایند اتباع ایشان از یگانه و بیگانه بمجرد شنیدن نام وصیت سمعا و طاعتا گویان در شنیدن و بجا آوردن احکام وصیت بدل و جان کوشش مینمایند **اما آنچه** گفته چون عمر دید که برای فایده اصحاب و امت میخواهند که درین وقت تنگ شدت مرض باین مرتبه است خود املای کتاب فرمایند یا بدست خود نویسند و این حرکت قولی و فعلی درین حالت موجب کمال حرج و مشقت خواهد بود تجویز این معنی گوارا نکرد **پس** درین مقول چند خلل است **اول** آنکه خدای تعالی شأنه آنحضرت را برای فایده تمام امت مخلوق و مبعوث فرموده بود و همیشه از دست کفار و منافقین امت چه در حال صلح چه در حال حرب حرج و مشقت میکشید و این حرج و مشقت را بجهت عظمت فایده عین لذت میدانست و بفراخ حوصلگی آنرا بر خود گوارا میکرد و شک نیست در آنکه

آن فایده که تمامی اصحاب و امت آنحضرت را تا قیامت از ضلال و گمراهی باز دارد فایده **بس** عظیمه و جلیله خواهد بود و حرج و مشقت آنحضرت اگر متصور بود و نهایت اندک **پس** گناه مانع و حائل شدن عمر در میان تمامی اصحاب و امت رسولخدا البته از بس کبیره بلکه اکبر کبایر خواهد بود چنانچه ابن عباس از قول خود ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله بدان اشاره کرده **دوم** آنکه عمر را اگر ترفیه و آرام رسولخدا منظور میبود می بایست که در روز صلح حدیبیه بر قول و فعل آنحضرت اعتراض نمی نمود و قتیکه آنحضرت صلی الله علیه و آله در مکه بزیارت مادر خود تشریف برده نمی گفت **نهیتنا عن زیارة القبور والبکاء ثم زرت و بکیت** یعنی نهی کردی ما را از زیارت قبور و گریستن و بعد آن خود زیارت کردی و گریستی و مثال این اعتراضات بر قول و فعل آنحضرت ازو مکرر صادر میشد چنانچه در محل خود تمام مذکور است **سوم** آنکه اگر عمر آنحضرت صلی الله علیه و آله را از حرج و مشقت املای کتاب که چند حرفی بیش نبود باز داشت درین باره از دخل شتاب او آنحضرت را القدر حرج و مشقت رسید

آن فایده عظیمه جلیله و در میان صح

که در غضب آمده با کمال شفقت و وسعت اخلاق ایشانرا از خود دور فرموده و گفت قوموا عنی چهارم آنکه
احتمال است خود نوشتن را این مخاطب خود بعد ازین ابطال کرده چنانچه گفته قطعاً معلوم است که آنحضرت
نمی نوشت و مشق مضعف بدنست تصحیح نیست انچه در حاشیه منقول از احقاق الحق نقل کرده مشقتان
لا ثالث لهما مشی الاقدام و مشق الاقلام [illegible] صحیح مطلوب نباشد در احقاق الحق مذکور است حاصله ما اراد
من تعلیل امتناع عمر عن کتابة ذلک باشفاقه علی النبی ان یتکلف فی تلک الحال املاء الکتاب
فمدفوع بانه لم یکن یکتب تلک الوصیة مع قلتها بحسب الکتابة بیده حتی [illegible] و قلمه حتی یعلل
لزوم المشقة بما اشتهر من قولهم مشقتان لا ثالث لهما مشی الاقدام و مشق الاقلام
لانه کان امیّا لا یکتب و لا یقرء من الکتاب شیئاً و انما کان املاؤه بان یلقی عبارة
الوصیة الی کاتبه و لا مشقة فی ذلک مع قلتها کما لا یخفی [illegible] صحیح و مشقت
بر آنحضرت گوارا نمیداشتند می بایست که در روز احد و حنین [illegible] فرار نمیکردند و [illegible] حضرت امیر
علی ابن ابیطالب خود را سپر آنحضرت میکردند چنانچه او میکرد اما انچه گفته فی الواقع در مقدمه نزد عقلاء [illegible]
اقرب و بهر تخمین بر وقت نظر عمر است پس از طرف [illegible] عمر [illegible] فرزند عمر بهر و صد اقرب و بهر تخمین
بر اذکیای ذوی الابصار مخفی نیست که بدلالات قرینه مقام از لفظ اقرب در اینجا [illegible]
اما انچه گفته قبل ازین واقعه بسه ماه آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم الاسلام دیناً نازل شده و ابواب نسخ و تبدیل و زیاده و نقصان را در دین مسدود
ساخته پس منقوض و مردود است بانکه در صحیح بخاری در تفسیر آیات سوره بقره مذکور است عن ابن عباس
قال آخر آیة نزلت علی النبی آیة الربا و در ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مسطور است اخرج
الطبری عن طریق ابن عباس آخر آیة نزلت علی النبی واتقوا الله یوماً ترجعون فیه الی الله
قیل فلعل المصنف اراد ان یجمع بین قولی ابن عباس قال العینی یعنی بالاشارة و عن
ابن جبیر انه عاش بعدها تسع لیال و باز بخاری در تفسیر آیات سوره نساء آورده عن ابی اسحاق
سمعت البراء آخر سورة نزلت براءة و آخر آیة نزلت یستفتونک قل الله یفتیکم
فی الکلالة و این آیه در آخر سوره نساء است و فخر الدین رازی در تفسیر کبیر تصریح کرده بانکه آخر سوره
که نازل شده سوره برائت است و آیه الیوم اکملت لکم دینکم در سوره مائده واقع است و نزد امامیه چنان
ثابت است که هرگاه که رسول خدا صلی الله علیه و آله حضرت امیر المؤمنین علیه السلام را در غدیر خم بعد از مراجعت
از حجة الوداع بامامت منصوب کرد این آیه نازل شد چنانچه شیخ طبرسی رحمه الله در تفسیر مجمع البیان فرموده و فخر رازی

ص

عه عه ص
قوله علی صلعم فی کتاب التفسیر ۱۲

عه ص
سوره مائده
۱۲

[illegible]

عن الامامين ابي جعفر و ابي عبد الله انها انما نزلت بعد ان نصب النبي عليا علما للانام
يوم غدير خم بعد منصرفه عن حجة الوداع قالا و هو آخر فريضة انزلها الله تعالى
ثم لم ينزل بعدها فريضة يعني ديگر كدام فريضه از فرايض ايمان نازل نشد و همچنين از نزول بعضي احكام
دين منع نميكند و اما آنچه گفته پس مقصد آنحضرت در هر وقت نيست مگر تاكيد احكامي كه سابق قرار يافته پس اگر
چه درست است ليكن مراد از حكم سابق اطاعت حضرت امير المومنين علي ابن ابيطالب است در جميع اوامر و نواهي و
خليفه بلا فصل دانستن آنجناب و اما آنچه گفته و تاكيد آنحضرت مارا بيشتر و جيبانتر از تاكيد حقتعالي در روح
منزل خود نخواهد بود الخ پس اگر بمقوله منافقين صحيح است باشد جميع تاكيدات حضرت رسالت پناهي و نصب
امام بيفائده و لغو بوده باشد اما آنچه گفته و اين لفظ كه ان رسول الله قد غلب عليه الوجع و عندنا
كتاب الله حسبنا صريح برين مقصد گواه است پس غلط محض است بلكه مدلول صريح اين لفظ همانست كه شيعيان
گفته اند كه مقصود عمر ازين قول آن بود كه مارا بوصيت پيغمبر حاجتي نيست و حالانكه در آيات كثيره امر باطاعت و فرمان
برداري پيغمبر خدا وارد شده اما آنچه گفته با آنحضرت خطاب از راه كمال ادب الخ سبحان الله كمال ادب از
لفظ ان الرجل قد غلب عليه الوجع و ان الرجل ليهجر ظاهر است و اما آنچه گفته على الخصوص عمر را
درين باب خصوصيتي و جراتي زايد بهم رسيده بود كه در قصه نماز بر منافق الخ پس كمال خوش فهمي است كه مطاعن را
مناقب ميشمارد و عمر خود اعتراف كرده كه ازو در باب قصه نماز بر منافق هفوه صادر شده كه گاهي مثل آن
ازو واقع نشده در كنز العمال مذكور است عن الشعبي عن عمر بن الخطاب قال لقد اصبت في الاسلام
هفوة ما اصبت مثلها قط اراد رسول الله ان يصلي على عبد الله بن ابي فاخذت بثوبه فقلت والله
ما امرك الله بهذا لقد قال الله تعالى استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم
سبعين مرة فلن يغفر الله لهم فقال رسول الله قد خيرني ربي فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم
فقعد رسول الله على شفير القبر فجعل الناس يقولون لابنه يا حباب فعل كذا فقال رسول الله
الحباب اسم الشيطان انت عبد الله ابن ابي حاتم پس امركه باقرار عمر هفوه عظيم و لغزش فخيم بود و آنرا از مناقب
شمردن و دليل صواب رايي او قرار دادن نهايت غريب است و عمر بارها مثل اين اعتراضات و ايرادات بر
حضرت رسول خدا ميكرد چنانچه خواهد آمد ان شاء الله تعالى و جواب از سكوت حضرت رسول خدا ازين جرئتهاي عمر
كه موجب تاذي آنحضرت ميشد اينست كه آنحضرت بجهت مدارات از اينها چشم پوشي ميكرد چنانچه قاضي عياض
در كتاب شفا گفته فان قلت فلم لم يقتل النبي اليهودي الذي قال له السام عليكم و هذا دعا
عليه و لا قتل الاخر الذي قال له ان هذه الغنيمة ما اريد بها وجه الله وقد تاذى من

عہ صفحہ
در تفسير سوره توبه
حرف الالف

عہ صفحہ
مره باب اول
از قسم
عہ
قول وصحيح مره

ذلك وقد قال قد اوذي موسى باكثر من هذا فصبر ولا قتل المنافقين الذين يؤذونه وفي
اكثر الاخبار فاعلم وفقنا الله تعالى واياك ان النبي كان في اول الاسلام يتالف عليه الناس
ويميل قلوبهم اليه ويحبب اليهم الايمان ويزينه ويقول لاصحابه انما بعثتم ميسرين
ولم تبعثوا منفرين ويقول يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا ويقول لا يتحدث الناس ان
محمدا يقتل اصحابه وكان يداري الكفار والمنافقين ويجمل صحبتهم ويغض عنهم ويحتمل من اذاهم
ويصبر على جفائهم ما لا يجوز لنا اليوم الصبر عليه وكان يرفقهم بالعطاء والاحسان
وبذلك امره الله تعالى فقال فلا تزال تطلع على خائنة منهم فاعف عنهم واصفح ان الله
يحب المحسنين وقال ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم
وذلك لحاجة الناس للتاليف في الاسلام وجمع الكلمة انتهى ما میگوییم که اغماض و چشم پوشی و تحمل
ایذای عمر از همین قبیل است و نزول وحی موافق رای عمر از موضوعات و مفتریات اهل سنت است و در مقابله شیعیان
صلاحیت و قابلیت احتجاج ندارد **و اما آنچه گفته** و اگر بغضب عمر غرض مصلحت در دعوی و رد قول پیغمبر گفته اند الخ
پس منقوض است باینکه در ما نحن فیه از اتیان ادوات کتابت هیچ مصلحت منظور داشتن از نوشتن امری که منافی
هوا و هوس او بوده باشد ظاهر نیست و منع کردن از امتثال امر ممدوحی آنجناب را بکلمه کفر ان الرجل لیهجر گفته بغضب آوردن
آنجناب را نزد خود و از اتباعش دور کردن عرض مصلحت است یا رد قول پیغمبر **اما آنچه گفته** اول آنکه در بخاری
که اصح الکتب اهل سنت است بطرق متعدده مروی است که آنحضرت هنگام شب بخانه امیر و زهرا تشریف برده ایشان را از خواب
بر داشت و برای ادای نماز تقید بسیار فرمود و گفت قوما فصليا و حضرت امیر گفت والله لا نصلي الا ما كتب الله
لنا الخ پس مقدوح است بچند وجه **وجه اول** آنکه در صحیح بخاری این روایت در چند جا مسطور است لاکن بالفاظیکه
مخاطب ذکر کرده هیچ جا بنظر نرسیده لهذا جمیع طرق این روایت که در صحیح بخاری دیده شد منقول میشود پس
این روایت در صحیح بخاری در باب تحریض النبي على صلوة الليل والنوافل من غير ايجاب وطرق النبي
فاطمة وعليا ليلة للصلوة باین الفاظ مذکور است عن الزهري اخبرني علي بن الحسين ان حسين بن علي
اخبره ان علي بن ابي طالب اخبره ان رسول الله طرقه وفاطمة بنت النبي ليلة فقال الا تصليان
فقلت يا رسول الله انفسنا بيد الله فاذا شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله حين
قلت له ذلك ولم يرجع الي شيئا ثم سمعته وهو مول يضرب فخذه ويقول وكان الانسان
اكثر شيء جدلا انتهى و در باب قوله وكان الانسان اكثر شيء جدلا از كتاب التفسير حديث باین الفاظ
آورده عن علي ان رسول الله طرقه وفاطمة وقال الا تصليان و در كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة

ص منصوب على الظرفية اى ابتداء ١٢

ص

درباب وایضا

متضمن وصیع قرطاس

در باب وكان الانسان اكثر شئ جدلا و قوله لا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتی هی احسن باین الفاظ اورده عن الزهری قال اخبرنی علی بن الحسین ان حسین بن علی اخبره ان علی بن ابیطالب قال ان رسول الله طرقه وفاطمة بنت رسول الله فقال لهم الا تصلون قال علی فقلت یا رسول الله انما انفسنا بید الله فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله حین قلت له ذلك ولم یرجع الیه شیئا ثم سمعته وهو مدبر یضرب فخذه ویقول وكان الانسان اكثر شئ جدلا انتهی آری ولی الله والد فاضل اصب در تفضیل الشیخین در مقام ایراد معایب جناب امیر جزاه الله عما اختیر علیه روایت موضوعه از احمد آورده دران این الفاظ یعنی قوما فصلیا و والله ما نصلی الا ما كتب لنا مذكور ست و نیز ذكر بیدار كردن و تاكید نمودن دران منقری شده و از ملاحظه این روایات كه از صحیح بخاری منقول شد واضح است كه آنچه مخاطب بخاری نسبت داده تهجد وجه مخالفت آنست اول آنكه درین روایات بر خاستن حضرت امیر و حضرت فاطمه از خوابگاه مذكور نیست دوم آنكه بسیار تاكید جز مسطور ایرادی مخاطب دران یافته نمیشود سوم آنكه لفظ قوما فصلیا دران مذكور نیست چهارم آنكه آنچه مخاطب ذكر كرده كه جناب امیر بجواب حضرت رسول خدا گفت كه والله لا نصلی الا ما كتب الله لنا درین روایات مذكور نیست وجه دوم آنكه اگر بالفرض این روایت باین الفاظ كه مخاطب ذكر كرده در صحیح بخاری موجود باشد لیاقت تمسك و احتجاج ندارد و بلكه از موضوعات خوارج و نواصب است كه قدح جناب امیر بان خواسته اند وظاهر است كه صدور انكار از ادای نماز تهجد با تاكید شده و مد و نهم در جواب ارشاد رسول خدا از ادنی اهل ایمان بعید است پس چگونه چنین انكار از جناب امیر كه زهد و عبادت آنجناب بغایت قصوی رسیده بود واقع شود و نیز تمسك بشبهه جبریه بلاشبهه ممتنع الصدور از آنجناب است وجه سوم آنكه نماز تهجد فرض و واجب نبود بلكه بلاشبهه مستحب است پس امر آن برای وجوب نباشد چنانچه بخاری خود باب تصریح كرده و گفته باب تحریض النبی علی صلوة اللیل والنوافل من غیر ایجاب پس اگر بالفرض جناب امیر انكار از ادای نماز كرده باشد منافی آن بر عدم امتثال امر جناب رسالت پناه درباره احضار دوات و قرطاس صحیح نباشد زیرا كه اولا امر كه مدینت آن قطعا ثابت باشد آنرا بر مجرد امر كه محمول بر وجوب میشود كما فی فتح الباری قیاس نتوان كرد و ثانیا قرائن دالة وجوب امر جناب رسالت پناه باحضار دوات و قرطاس متحقق است وجه چهارم آنكه بعض محققین اهل سنت این روایت بخاری را دلیل انكار جناب امیر از امر جناب رسالت مآب نمیدانند و كسیكه ادعای آن كرده رد او نمایند چنانچه ابن حجر در فتح الباری گفته نقل ابن بطال عن المهلب ما ملخصه ان علیا لم یكن له ان یدفع ما دعاه النبی الیه من الصلوة بقوله هذا بل كان علیه الاعتصام بقوله فلا حجة لاحد فی ترك المامور و ابن حجر بعد این گفته و من این له ان علیا لم یمتثل ما دعاه

من الامتثال

[illegible]

الیه فلیس فی القصه تصریح بذلک وانما اجاب علی بما ذکرا عتذارا عن ترکه القیام
بغلبة النوم ولا یمتنع انه صلی عقیب هذه المراجعة ولیس فی الخبر ما ینفیه یعنی آنچه بیان
شد مطلب را که علی امتثال نکرد چیزی را که آنحضرت دعوت کرد بسوی آن زیرا که نیست در الفاظ این قصه تصریح
باین معنی جواب نداد علی بآنچه ذکر کرد مگر بجهت اعتذار ترک قیام بسبب غلبه نوم و ممتنع نیست که آنحضرت بعد از این
جواب نماز گزارده باشد زیرا که در خبر چیزی نیست که نفی این معنی کند اما آنچه گفته پس در مقدمه جهاد
با رسول الله در مقدمه شرح الخ پس عجب عجب است که معاذ الله بجناب امیر المومنین افضل الوصیین
سید الزهاد سرور عباد و امام الابرار الذی کان یدور معه الحق حیث ما دار نسبت بازی نماز تهجد با پیغمبر
و ستیزه و مجادله نمودن با پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله لاشک از اکبر کبائر است و تمسک نمودن بشبهه جبریه که اصلا در شرع مسموع
نیست نمیاید و باز بجهت رسم خط از سوانحی میگوید چون قرینه حالیه گواه بر صدق و راستی و قصد نیک بود آنحضرت
ملامت نفرمود سبحان الله در مجادله با پیغمبر و تمسک بشبهه جبریه که حرام محض است صدق و راستی را
چه دخل و قصد نیک چه مصرف دارد اما آنچه گفته دوم آنکه در صحیح بخاری موجود است که در غزوه حدیبیه
چون صلحنامه درمیان پیغمبر و کفار نوشته میشد حضرت امیر لفظ رسول الله الخ پس چون قراین قویه
دلالت داشت که این امر آنحضرت برای محو لفظ رسول الله از صحیفه عهد برای ایجاب نبود اما و انکار حضرت
امیر المومنین از محو لفظ رسول الله دلیل کمال رسوخ در اعتقاد باشد چنانچه نووی در شرح صحیح مسلم
گفته وهذا الذی فعله علی رضی الله عنه من باب الادب المستحب لانه لم یفهم من النبی
تحتیم محو علی نفسه ولهذا لم ینکر علیه ولو حتم محوه لنفسه لم یجز لعلی ترکه ولما اقره
النبی علی المخالفة انتهی و در مواهب لدنیه مذکور است قال العلماء وهذا الذی
فعله علی من باب الادب المستحب لانه لم یفهم من النبی تحتیم محو علی نفسه ولهذا لم
ینکر علیه ولو حتم محوه لنفسه لم یجز لعلی ترکه و شیخ عبد الحق در مدارج النبوة گفته و این امتناع
علی از محو لفظ رسول الله نه از باب بی ادبی بلکه از باب ترک امتثال است که مستلزم ترک ادب است و ناشی از غایت
عشق و محبت است انتهی و فرق در هر دو موضع بر مستبصر خبیر و عارف بصیر واضح و لایح است
حاجت بزیادتی توضیح و تشریح ندارد کجا عدم محو لفظ رسول الله که باعتراف عبد الحق از غایت عشق و محبت
و عین امتثال آنحضرت بود و کجا منع کردن از امتثال امر رسول خدا و قول ملعون خود را در مقابله قول جناب
نمودن و بکلمه مشومه ملعونه ان الرجل لیهجر و ان الرجل قد غلب علیه الوجع متفوه شدن
و اما آنچه گفته سوم آنکه شریف المرتضی الملقب بعلم الهدی عند الامامیة فی کتاب الغرر والدرر

عــہ ص
در کتاب الجهاد باب صلح الحدیبیه ۱۲

ص

ععـہ ص
(در ذکر غزوه حدیبیه ۱۲)

قوله علی اصل الخراج نسخه صحیحا عبد الحق و کتب علیها حواشی بیده فاعلمه ۱۲

بلکه عین امتثال و ادب است ۱۲

الخ

الخ پس حواشی آنکه مخاطب در نقل روایت درر و غرر خیانت کرده و سؤال حضرت امیر المؤمنین و جواب
حضرت رسول خدا را از میان روایت ساقط کرده بنا بر آن عبارت درر و غرر اینجا نقل کرده میشود و هی هذه روی محمد بن
الحنیفة عن أبیه أمیر المؤمنین قال کان قد کثر علی ماریة القبطیة أم إبراهیم فی ابن عم لها قبطی
کان یزورها و یختلف إلیها فقال لی النبی خذ هذا السیف و انطلق فإن وجدته عندها
فاقتله قلت یا رسول الله أکون فی أمرک إذا أرسلتنی کالسکة المحماة أمضی لما أمرتنی أم
الشاهد یری ما لا یری الغائب فقال لی النبی بل الشاهد یری ما لا یری الغائب فأقبلت
متوشحا بالسیف فوجدته عندها فاخترطت السیف فلما أقبلت نحوه عرف أنی أریده
فأتی نخلة فرقی إلیها ثم رمی بنفسه علی قفاه و شغر برجله فإذا أنه أجب أمسح ما له مما للرجال
قلیل و لا کثیر قال فغمدت السیف و رجعت إلی النبی فأخبرته فقال الحمد لله الذی یصرف
عنا الرجس أهل البیت انتهی و از این عبارت صریح معلوم شد که حضرت رسول خدا امر حتمی نفرموده بودند که عدم
قتل آن قبطی موجب مخالفت نشود و لهذا او بجناب امیر تفویض کرده که هر چه مصلحت دانند آن بعمل آرند چنانچه
سید مرتضی در شرح این حدیث فرموده فأما قوله بل الشاهد یری ما لا یری الغائب فإنما عنی به
رؤیة القلب و العلم لا رؤیة البصر فإنه لا معنی فی هذا الموضع لرؤیة البصر و کأنه صلی الله علیه و آله
قال بل الشاهد یعلم و یصح له من وجه الرأی و التدبیر ما لا یصح للغائب و لو لم یقل ذلک
لوجب قتل القبطی علی کل حال و نیز محتمل است که مراد از قول آنحضرت فإن وجدته عندها
فاقتله وجدان آنکس بحالت زنا بوده باشد و جناب امیر چون آنکس را مجبوب یافت و شبه و ریبه از و ساقط
گردید رجعت از قتل او نمودند و رجعت آنحضرت از قتل قبطی بجهت فقدان شرط قتل بود و مشهور و معروف است إذا
فات الشرط فات المشروط **و ابن عبد البر** در کتاب استیعاب گفته عن أنس أن رجلا کان یتهم
بأم إبراهیم ولد رسول الله فقال رسول الله لعلی اذهب فاضرب عنقه فأتاه علی فإذا
هو فی رکی یتبرد فیها فقال له اخرج فناوله یده فأخرجه فإذا هو مجبوب لیس له ذکر
فکف علی عنه ثم أتی النبی فقال یا رسول الله إنه لمجبوب و روی الأعمش هذا
الحدیث فقال فیه قال علی یا رسول الله أکون کالسکة المحماة أو الشاهد یری ما لا یری
الغائب قال بل الشاهد یری ما لا یری الغائب یعنی اعمش در این حدیث این زیادتی
روایت کرده که گفت علی آیا بوده باشم من مانند آهن تافته که بمجرد رسیدن بچیزی میسوزد و بکشتم آنکس
که بقتل او امر فرموده یا عمل کنم بآنچه بمشاهده ببینم زیرا که در مشاهده و غیبت فرق بسیار میباشد و شاهد

صح در اوایل کتاب

تا مر نسخه

صح
در ترجمهٔ ماریه مذکور
نسخه ۱۲

ببیند چیزی را که غائب نمی بیند فرمود که عمل کنی بانچه بمشاهده می بینی و راست است که شاهد می بیند چیزی که غائب نمی بیند انتهی محصلا **اما آنچه گفته** و ازین روایت دلیل صریحست که ماریه قبطیه از اهلبیت بود و در آیهٔ تطهیر داخل **پس** سابق ازین بمبحث امامت معلوم شد که مراد از اهلبیت درین آیه کریمه خمسه آل عبا هستند و علاوه برآن ماریه از ازواج هم نبود بلکه کنیز بود پس داخل شدن ماریه قبطیه در مصداق آیه تطهیر نزد اهل سنت هم درست نمی تواند شد و این روایت هرگز دلیل دخول ماریه قبطیه در آیه تطهیر نمیتواند شد محتمل است که مراد از اهلبیت معنای لغوی باشد و یا مراد آنکه از ما اهل بیت عصمت و طهارت حسب گمان ایشان قتل بیگناهی باز داشته **اما آنچه گفته** درین قصه هم مخالفت رسول الله و هم تصرف در مال غیر بغیر اذن او و هم اتلاف حقوق عیال و قطع رحم اقرب که پسر و زوجه باشد الخ **پس** گمان مخالفت نمودن جناب امیر با حضرت رسولخدا ص از اوهام فاسده و مزعومات کاسده است اگر مخالفت حضرت رسولخدا ص از حضرت امیر صادر میشد جای مدح و اعطای صله سنیه اعنی ناقه بهشت و صد درهم از خزانه قدس در مقابله آن که در آخر این قصه مسطور است و مخاطب نقل نکرده نبود و همچنین تصرف در مال غیر بغیر اذن نیز ممنوعست زیرا که قوله اعطها علیا دلالت صریح بر هبه و بخشش میکند چنانچه در شرح **وقایه** لفظ اعطیت را از الفاظ داله بر هبه و بخشش شمرده پس تصرف در مال غیر بغیر اذن و اتلاف حقوق لازم نیاید و قطع نظر ازان رضای حضرت فاطمه و حسنین ع و حضرت رسولخدا ص بانقطاع جناب امیر ازین ایثار و اعطا معلوم بود **چنانچه** مخاطب بمقتضای آنکه دروغگو را حافظه نباشد متصل همین قول تصریح باین معنی کرده حیث قال و بقرائن معلوم حضرت امیر بود الخ و همینقدر نفهمیده که هرگاه جناب امیر را رضای اهلبیت و رسولخدا ص باین ایثار معلوم و محقق بود مخالفت رسولخدا ص و رنج دادن آنجناب و تصرف در مال غیر و اتلاف حقوق و قطع رحم اقرب بچه طور لازم میآید و نیز ناصبیت و وقاحت ناصبی ملاحظه باید کرد که اولا اسناد این کبایر بجناب امیر بکمال وقاحت نموده و باز در اعتذار ازان گفته لاکن چون این همه لله فی الله و ایثار الطاعة الله بود مقبول افتاد حالانکه در ارتکاب کبائر لله فی الله معنی ندارد و فعل حرام عظیمه بنیت تقرب الی الله هرگز در مذهبی جایز نمیشود و قیاس این فعل جناب امیر که موجب رضا و خوشنودی رسولخدا ص شده چنانچه آنجناب تبسم فرمود و بجناب امیر المؤمنین ع بشارت داده خدای تعالی آنرا پسندیده و در عوض آن بدست ملائکه مقربین درهم از خزانه قدس خود و ناقه بهشت بآنجناب فرستاده بر رد کردن عمر قول رسول خدا را و گفتن ان الرجل لیهجر که موجب دلتنگی آنجناب شده تا آنکه حضرت قوموا عنی فرموده قیاس فاسد است و از صاحب عقلی چنین قیاس واهی نمی آید **و اما آنچه گفته** اما مقدمه دوم یعنی جمیع اقوال پیغمبر وحی است پس باطلست الخ **پس** ممنوع است بانکه **فخر الدین** رازی در تفسیر قوله تعالی و ما ینطق

عـ ص
(در سوره عرف ربع اول
سپاره نهم ۱۲

متضمن قصهء قرطاس

يا فرعون اني رسول من رب العالمين حقيق على ان لا اقول على الله الا الحق كفته والمعنى
ان الرسول لا يقول الا الحق فصار نظم الكلام كانه قال انا رسول الله ورسول الله
لا يقول الا الحق ينتج اني لا اقول الا الحق ولما كانت المقدمة الثانية جلية ظاهرة ذكر
ما يدل على صحة المقدمة الاولى وهو قوله وقد جئتكم ببينة من ربكم وهي المعجزة
الظاهرة القاهرة وقوله تعالى من يطع الرسول فقد اطاع الله صريح دلالت ميكند كه اطاعت
رسول خدا در جميع اقوال وافعال او بعينه اطاعت خدا است بالاتفاق فى ذلك چنانچه **فخر الدين رازی** در تفسير كبير
گفته قوله تعالى من يطع الرسول فقد اطاع الله من اقوى الدلائل على ان الرسول معصوم في جميع الاوامر
والنواهي وفي كل ما يبلغه عن الله لانه لو اخطأ في شيء منها لم يكن طاعته طاعة الله
وايضا وجب ان يكون معصوما في جميع اقواله وافعاله واحواله لانه تعالى امر بمتابعته
في قوله فاتبعوه والمتابعة عبارة عن الاتيان بمثل فعل الغير لاجل انه فعل ذلك الغير
فكان الآتي بمثل ذلك الفعل مطيعا لله في قوله فاتبعوه فثبت ان الانقياد له في جميع
افعاله الا ما خصه الدليل طاعة لله وانقياد لحكم الله انتهى يعني اين آيه از اقوى ترين ادله است بر آنكه رسول خدا
معصوم است در جميع اوامر ونواهي ودر آنچه تبليغ ميكند آنرا از خداتعالى زيرا كه اگر آنحضرت خطا كند در چيزى از انها طاعت آنحضرت
خدا نباشد ونيز واجب است كه رسول معصوم باشد در جميع اقوال وافعال واحوال خود زيرا كه خداتعالى شانه امر كرده است بمتابعت
رسول در قول خود اتبعوه ومتابعت عبارتست از اتيان مانند فعل غير بجهت آنكه اين فعل فعل اين غير است پس ثابت شد
كه انقياد رسول در جميع اقوال وافعال طاعت خدا وانقياد حكم خداست مگر آنچه تخصيص كند آنرا دليل وهمين كلام رازى بعينه در
مواهب لدنيه مذكور است ودر **صحيح بخاری** در كتاب الاحكام مذكور است عن الزهري قال اخبرني
ابو سلمة بن عبد الرحمن انه سمع ابا هريرة ان رسول الله قال من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني
فقد عصى الله ومن اطاع اميري فقد اطاعني ومن عصى اميري فقد عصاني وهمچنين **قوله** اطيعوا الله واطيعوا
الرسول صريح دلالت ميكند بر آنكه اطاعت آنحضرت در جميع اقوال وافعال واجب است چنانچه **فخر رازی** در تفسير كبير گفته
اعلم ان المنقول عن الرسول اما القول واما الفعل اما القول فيجب طاعته لقوله تعالى واطيعوا
الرسول واما الفعل فيجب على الامة الاقتداء به الا ما خصه الدليل وذلك لانا بينا ان قوله
تعالى اطيعوا يدل على ان اوامره للوجوب ثم انه تعالى قال في آية اخرى في صفة محمد فاتبعوه وهذا
امر فوجب ان يكون للوجوب فثبت ان متابعته واجبة والمتابعة عبارة عن الاتيان بمثل فعل الغير
لاجل ان ذلك الغير فعله فثبت ان قوله اطيعوا الله يوجب الاقتداء بالرسول في كل افعاله واقواله

عـ٥ص
در سوره نسا سپاره پنجم
در تفسير قوله تعالى ومن
يطع الرسول فقد اطاع
الله ۱۲

رسول طاعت

ص

ص٥ص
در سوره نسا سپاره پنجم بعد
ربع اول در مسئله ثانيه

[illegible]

حامد بن محمد
عفی عنهما ۱۲

متضمن قصهٔ قرطاس

اطیعوا الرسول یوجب الاقتداء به فی جمیع اقواله فلاشک انهما اصلان معتبران فی الشریعة
و سیوطی در **جامع صغیر** روایت کرده که حضرت رسول خدا فرموده اطیعونی ما کنت بین اظهرکم و علیکم
بکتاب الله احلوا حلاله و حرموا حرامه فان الکتاب علی نزل و انا اعلم الخلق به و نور الدین عزیزی
در شرح این حدیث گفته ای مادمت بینکم حیا لا امر الا بما امر الله و لا انهی الا عما نهی الله عنه انتهی
و نیز حق تعالی فرموده من یعص الله و رسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ابدا و در تفسیر کبیر در ذیل تفسیر
قوله تعالی یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت مذکورست المسئلة الثالثة مقصود الکلام ان بعض
الناس اراد ان یتحاکم الی بعض اهل الطغیان و لم یرد التحاکم الی محمد علیه السلام قال القفال
و یجب ان یکون التحاکم الی هذا الطاغوت کالکفر و عدم الرضا بحکم محمد کفرا و یدل علیه وجوه
الاول انه تعالی قال یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا به فجعل التحاکم
الی الطاغوت مقابلا للکفر به فهذا یقتضی ان التحاکم الی الطاغوت یکون ایمانا به و لاشک ان الایمان
بالطاغوت کفر بالله کما ان الکفر بالطاغوت ایمان بالله **الثانی** قوله تعالی فلا و ربک لا یؤمنون
حتی یحکموک فیما شجر بینهم الی قوله و یسلموا تسلیما و هذا نص فی تکفیر من لم یرض
بحکم الرسول **الثالث** قوله فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة او یصیبهم
عذاب الیم و هذا یدل علی ان مخالفته معصیة و فی هذه الآیات دلائل علی ان من رد شیئا
من اوامر الله او امر الرسول فهو خارج عن الاسلام سواء رده من جهة الشک او من
جهة التمرد و نیز حق تعالی فرموده قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله یعنی بگو اگر هستید شما
دوست میدارید خدای تعالی شانه را پس متابعت کنید مرا دوست خواهد داشت شما را خدای تعالی **زمخشری**
در کشاف در تفسیر آیه گفته عن الحسن زعم اقوام علی عهد رسول الله انهم یحبون الله فاراد ان
یجعل لقولهم تصدیقا من عمل فمن ادعی محبته و خالف سنة رسوله فهو کذاب
و کتاب الله یکذبه انتهی و در **مواهب لدنیه** در ذیل این آیه مذکورست اشارة الی دلیل
المحبة و ثمرتها و فائدتها فدلیلها و علامتها اتباع الرسول و فائدتها و ثمرتها محبة
المرسل لکم فما لم تحصل المتابعة فلا محبة حاصلة لکم و محبته لکم منتفیة فجعل سبحانه
اتباع رسوله شرط المحبتهم لله و شرط المحبة الله لهم و وجود المشروط ممتنع بدون
وجود تحقق شرطه فعلم انتفاء المحبة عند انتفاء المتابعة فانتفاء محبتهم الله لازم لانتفاء
المتابعة للرسول و انتفاء المتابعة ملزوم لانتفاء محبة الله لهم فیستحیل حینئذ ثبوت

سه ص
قوله علیکم الخ الجامع
الصغیر ۱۲

بیت ص ۵
سوره آل عمران سیپاره
سیم بعد نصف ۱۲

مه ص
فی النوع السابع من المقصد
السادس ۱۲

محبتهم لله وثبوت محبة الله لهم بدون المتابعة لرسول الله ودل علی ان متابعته
هی حب الله ورسوله وطاعة امره یعنی این آیه کریمه اشارة است بسوی دلیل محبت خدا وثمره وفائده
آن پس دلیل آن وعلامت آن متابعت رسول خداست وفایده آن وثمره آن محبت فرستنده او مرشما راست پس
هرگاه که متابعت رسول خدا حاصل نخواهد شد پس محبت او مرشما را منتفی است پس گردانید خدای تعالی اتباع رسول
خود را شرط برای محبت ایشان مرخدای تعالی را وشرط برای محبت خدای تعالی مرایشان را ووجود مشروط بدون تحقق شرط
ممتنع است پس معلوم شد انتفای محبت خدا نزد انتفاء متابعت رسول وپس انتفای محبت ایشان مرخدای تعالی
لازم است انتفاء متابعت رسول اورا وانتفاء متابعت رسول خدا ملزوم انتفای محبت خدای تعالی مرایشان راست پس محال
ثبوت محبت ایشان مرخدای تعالی را وثبوت محبت خدای تعالی مرایشان را بدون متابعت رسول خدای تعالی ودلالت
کرد این کلام حقتعالی بر اینکه متابعت رسول خدا همین محبت خدا ورسول او واطاعت اوست ونیز حق سبحانه وتعالی
فرموده فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم در مواهب لدنیه گفته اقسم
تعالی بنفسه الکریمة المقدسة انه لا یؤمن احد حتی یحکم الرسول فی جمیع اموره ویرضی بحکمه فی جمیع
ما حکم به ظاهرا وباطنا سواء کان الحکم بما یوافق اهواءهم ویخالفها ونیز فرموده که
یا ایها الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی الله ورسوله یعنی ای مردمان که ایمان آورده اید تقدم مکنید مر
روی خدای تعالی ورسول او ودر مواهب لدنیه مذکور است فمن الادب ان لا یتقدم علیه بامر
ولا نهی ولا اذن ولا تصرف حتی یامر هو وینهی ویاذن کما امر الله تعالی بذلک فی
هذه الآیة وهذا باق الی یوم القیمة لم ینسخ وافضل علماء ماوراء النهر که در زمان
عبد الله خان اوزبک که محط طلب ومراد ارباب دول امجاد ومرجع اهل سنت شمرده حاضر بودند در نامه که در جواب علمای
مشهد مقدس نوشته بودند باین مقدمه که جمیع اقوال پیغمبر وحی است بر کفر شیعه استدلال نموده اند چنانچه
گفته اند بمقتضای وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی جمیع اقوال افعال آنحضرت موجب
وحی است وآنحضرت بکمال توقیر وتعظیم ایشان یعنی صحابه میداشت ودر توصیف هریک احادیث کثیره وارد گشته
پس منکر کمال ایشان بر گمراهی وخذلان وفی الحقیقه منکر قرآن ونسبت کننده نقص بسرور انس وجان بوده باشد
انتهی وملا محمد مکی رح که از علمای مشهد مقدس بود در جواب این قول ایشان فرموده اند که حضرت پیغمبر خدا
در باب نوشتن وصیت فرموده اند بمقتضای آیه کریمه مذکور وحی است ومنعی که عمر کرد منع ورد وحی کفرست
علی ما اعترفتم وعلی ما دل علیه قوله تعالی ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون
وکافر قابل خلافت حضرت پیغمبر نباشد وهرگاه که کفر وسلب قابلیت خلافت از عمر ثابت شد وبنابر دلیل شما

ص ص
[illegible]

د ص ص
منع آیه تقدم

ص ص

د منع ورد وحی

لازم است که ابوبکر و عثمان نیز خلیفه نباشند و ابوبکر و عثمان باشند موافق رای مخاطب پس از اهل اسلام نیست انتهی
اما آنچه گفته اما عقلی پس نزد هر عاقل ظاهر است که معنی رسول رساننده پیغام است الخ **پس** زیاده
تر ازین کلامے باطل ولغو و واهی نخواهد شد میخواهد بر معصوم نبودن انبیا دلیلی آرد و در بیانش خیلی
هفوات می سراید که از ان جز این معنی که در مفهوم لفظ رسول عصمت داخل نیست لازم نمی آید بر صبیان هم
پوشیده نیست فضلا عن العقلا که از اثبات این معنی که در مفهوم رسول عصمت داخل نیست نفی عصمت رسول
لازم نمی آید والا لازم آید که معاذ الله بهمین دلیل مزخرف و واهی نفی اسلام و ایمان انبیا هم کرده آید که معنی رسول
رساننده پیغام است وچون اضافت بخدا کردیم رساننده پیغام خدا معنی این لفظ شد پس در ضمن رسالت
همین قدر داخل است که بسوی او وحی آمده باشد و بواسطه او پیغامی از جانب خدا بما برسد نه آنکه او مومن و
مسلم است العیاذ بالله من مثل هذه الکفریات الشنیعة والهفوات الفظیعة **اما آنچه گفته** و آیه ما ینطق
عن الهوی ان هو الا وحی یوحی صریح خاص بقرآن است بدلیل علمه شدید القوی نه عام در جمیع اقوال پیغمبر
پس مقدوح است بآنچه در کتاب مواهب لدنیه مذکور است ثم نزه نطقه [illegible] ان یصدر عن هوی فقال
تعالی وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی ولم یقل وما ینطق بالهوی لان نفی نطقه عن الهوی
ابلغ فانه یتضمن ان نطقه لا یصدر عن هوی واذا لم یصدر عن هوی فکیف ینطق به فیتضمن نفی
الامرین نفی الهوی عن مصدر النطق ونفیه عن النطق نفسه فنطقه بالحق ومصدره الهدی والرشاد
لا الغی والضلال ثم قال ان هو الا وحی یوحی فاعاد الضمیر الی المصدر والمفهوم من الفعل ای ما نطقه
الا وحی یوحی وهذا احسن من جعل الضمیر عائدا الی القرآن فان نطقه بالقرآن والسنة وکلاهما
وحی یوحی **وبیضاوی** در تفسیر سوره والنجم در تفسیر آیه مذکوره گفته واحتج به من لم یر الاجتهاد له واجیب عنه
بانه اذا اوحی الیه بان یجتهد کان اجتهاده وما یستند الیه وحیا وفیه نظر لان ذلک حینئذ یکون
بالوحی لا الوحی وپدر مخاطب در ازالة الخفا گفته حقتعالی آنحضرت را مبعوث فرمود و بهترین کتب الهی بروی نازل
فرمود با نواع احکام و حکم انطاق نموده وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی **وفخر الدین** رازی در تفسیر
سوره یونس گفته **قوله** تعالی ان اتبع الا ما یوحی الی معناه لا اتبع الا ما یوحی فهذا یدل علی انه علیه السلام
ما حکم الا بالوحی وهذا یدل علی انه لم یحکم قط بالاجتهاد یعنی معنای قول خدا تعالی آنست که متابعت
نمیکنم من مگر چیزی که وحی کرده میشود بسوی من پس این قول خدا تعالی دلالت میکند بر این معنی که هرگز آنحضرت حکم نکرده
باجتهاد **و نیز** فخر الدین رازی در تفسیر سوره انعام گفته **قوله** ان اتبع الا ما یوحی الی ظاهره یدل انه لا یعمل الا
بالوحی وهو یدل علی حکمین الحکم **الاول** ان هذا النص یدل انه لم یکن من تلقاء نفسه

لف ص ل
القسم الثالث من الفصل الاول
من النوع الرابع من المقصد
السادس

شیء من الاحکام انه ما کان یجتهد بل جمیع احکامه صادرة عن الوحی و یؤیده هذا قوله تعالی وما ینطق
عن الهوی ان هو الا وحی یوحی و الحکم الثانی ان نفاة القیاس قالوا لو ثبت هذا النص لزم ان لا یکون العمل
الا بالوحی النازل فوجب ان لا یجوز لاحد من امته ان یعمل الا بالوحی النازل و بخاری
در کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة گفته باب ما کان النبی یسئل مما لم ینزل علیه الوحی فیقول لا ادری
او لم یجب حتی ینزل علیه الوحی و لم یقل برای و لا بقیاس بقوله تعالی بما اریک الله و شیخ الاسلام در شرح حضرت
رسول خدا گفته ما الحق الا ما قاله او عمل به و اشار الیه و تفکر فیه او خطر بباله و هجس فی خاطره من کان
لا ینطق عن الهوی ولا یأمر ولا ینهی الا بما ینزل علیه و یوحی الیه و قول حق تعالی علمه شدید القوی
دلیل این معنی هرگز نمیتواند شد که هو ضمیر عاید بقرآنست و هرگز دلیل دعوی ربطی و مناسبتی ندارد کما لا یخفی و دیگر قول
تسلیم بمعنی که آنحضرت در بیان امر تکلم العقل و رای خود فرموده باشد پس عقل و رای آنحضرت بالاتفاق از رای عمر راجح تر بود چنانچه قاضی
عیاض در کتاب شفا گفته و قد تواتر بالنقل عنه من المعرفة بامور الدنیا و دقائق مصالحها و سیاسة
فرق اهلها ما هو معجز فی البشر مما قد نبهنا علیه فی باب معجزاته و نیز قاضی عیاض در شفا گفته قال وهب
بن منبه قرأت احد و سبعین کتابا فوجدت فی جمیعها ان النبی ارجح الناس عقلا و افضلهم رأیا
و فی روایة اخری فوجدت فی جمیعها ان الله تعالی لم یعط جمیع الناس من بدء الدنیا الی انقضائها
من العقل فی جنب عقله الا کحبة رمل من بین رمال الدنیا و لهذا **قاضی القضاة** در کتاب مغنی
گفته اجتهاده فی الحیاة اولی من اجتهاد غیره یعنی اجتهاد آنحضرت در حیات اولی از اجتهاد غیر آنحضرتست پس مخالفت
اجتهاد آنحضرت در حال حیات جایز نباشد **اما آنچه** گفته و بر روشن است که اگر کسی را پادشاهی یا امیری رسول خود کرده
الخ پس در اعتقادات حقه ثابته باحادیث و اعتراف علمای موثقین قدح نمودن بامثال این توهمات و تمثیلات
واهیه مزخرفه دلیل کمال دانشمندیست و چنین امثال واهیه بجز تلبیس عوام و تخدیع معتقدین فائده ندارد و حالات آحاد
الناس را بر حالات حضرت رسول خدا و احکام سلاطین را بر احکام الهی قیاس کردن و حالات خدا و رسول را تابع
حالات دیگر مخلوقین ساختن کار ملحدانست و بس **اما آنچه** گفته اگر اقوال آنحضرت تمام وحی منزل من الله
میشد در قرآن مجید چرا بر بعضی اقوال آنحضرت عتاب میفرمودند حالانکه در جاها عتاب شدید نازل شده الخ پس
جواب این اعتراض آنکه ما هرگز تسلیم نمیکنیم که در قرآن مجید بر پیغمبر خدا عتاب نازل شده اما **قوله تعالی** عفا الله
عنک لم اذنت لهم پس **قاضی عیاض** در کتاب شفا گفته و اما **قوله** عفا الله عنک لم اذنت لهم
فامر لم یتقدم للنبی فیه من الله تعالی نهی فیعد معصیة ولا عده الله تعالی علیه معصیة
بل لم یعدها اهل العلم معاتبة و غلطوا من ذهب الی ذلک قال نفطویه و قد حاشاه الله

من الباب الاول من القسم الثالث ١٢

متضمن [illegible]

من ذلك بل كان مخيرا في امرين فلو اوقد كان له ان يفعل ما يشاء فيما لم ينزل عليه فيه
وحي فكيف وقد قال الله تعالى له فأذن لمن شئت منهم فلما اذن لهم اعلمه الله بما لم
يطلع عليه من سرهم انه لو لم يأذن لهم لقعدوا وانه لا حرج عليه فيما فعل وليس عفا هنا بمعنى
غفر بل كما قال النبي عفا الله عن صدقة الخيل والرقيق ولم تجب عليهم قط اي لم يلزمكم
ذلك ونحوه للقشيري قال وانما يقول العفو لا يكون الا عن ذنب من لا يعرف كلام العرب وقال
معنى عفا الله لم يلزمك ذنبا قال الداودي وروي انها كانت تكرمة قال مكي هو استفتاح
كلام مثل اصلحك الله واعزك وحكى السمرقندي ان معناه عافاك الله ، در كتاب **مواهب**
لدنيه سوم مذکورست واما قول بعضهم ان هذه الاية تدل على انه وقع من الرسول ذنب لانه تعالى
قال عفا الله عنك والعفو يستدعي سابقة ذنب وقول الاخر لم اذنت لهم استفهام بمعنى الانكار
فالجواب انا لا نسلم ان قوله تعالى عفا الله عنك يوجب ذنبا ولم لا يقال ان ذلك يدل على مبالغة الله
تعالى في توقيره وتعظيمه كما يقول الرجل لغيره اذا كان عظيما عنده عفا الله عنك ما صنعت في
امري ورضي عنك ما جوابك عن كلامي وعافاك الله لا عرفت حقي فلا يكون غرضه من هذا الكلام
الا زيادة التبجيل والتعظيم قال وليس عفا الله هنا بمعنى غفر بل كما قال عفا الله لكم عن صدقة
الخيل والرقيق ولم تجب عليهم قط اي لم يلزمكم ذلك ونحوه للقشيري قال وانما يقول العفو لا
يكون الا عن ذنب من لم يعرف كلام العرب قال ومعنى عفا الله عنك اي لم يلزمك
ذنبا و تفسیر [illegible] قوله تعالی لم اذنت لهم چنین کرده واما الجواب عن الثاني فيقال اما ان يكون
صدر من الرسول ذنب ام لا فان قلنا لا امتنع على هذا التقدير ان يكون قوله تعالى
لم اذنت لهم انكارا عليه وان قلنا انه صدر منه ذنب حاشا الله من ذلك فقوله عفا الله
عنك يدل على حصول العفو وبعد حصول العفو يستحيل ان يتوجه الانكار عليه فثبت انه
على جميع التقادير يمتنع ان يقال ان قوله تعالى لم اذنت لهم يدل على كون الرسول
مذنبا وهذا جواب كاف شاف قاطع وعلى هذا يحمل قوله لم اذنت على ترك الاولى والاكمل
بل لم يعد هذا اهل العلم معاتبة وغلطوا من ذهب الى ذلك **وفخر الدين** رازی در تفسیر کبیر
گفته احتج بعضهم بهذه الاية على صدور الذنب عن الرسول من وجهين **الاول** انه تعالى
قال عفا الله عنك والعفو يستدعي سابقة للذنب **والثاني** انه تعالى قال لم اذنت
لهم وهذا استفهام بمعنى الانكار فدل هذا على ان ذلك الاذن كان معصية وذنبا

قال قتادة وعمرو بن ميمون اثنان فعلهما الرسول ولم يؤمر فيهما بشيء اذنه للمنافقين واخذه الفداء من الاسارى فعاتبه الله كما تسمعون والجواب عن الاول لا نسلم ان قوله عفا الله عنك يوجب الذنب لم لا يجوز ان يقال ان ذلك يدل على مبالغة الله في تعظيمه وتوقيره كما يقول الرجل لغيره اذا كان معظما عنده عفا الله عنك ما صنعت في امري ورضي الله عنك ما جوابك عن كلامي وعافاك الله ما عرفت حقي فلا يكون غرضه من هذا الكلام الا مزيد التبجيل والتعظيم قال علي بن الجهم فيما يخاطب به المتوكل وقد امر بنفيه ســه عفا الله عنك الا حرمة * تجود افضالك ابن العلا * الم تر عبدا عدا طوره * ومولى عفا ورشيدا هدى * اقلني اقالك من لم يزل * يقيل و يصرف عنك الردى * والجواب عن الثاني ان نقول لا يجوز ان يكون المراد بقوله لم اذنت لهم الانكار لانا نقول اما ان يكون صدر عن الرسول ذنب في هذه الواقعة او لم يصدر عنه ذنب فان قلنا انه ما صدر عنه ذنب امتنع على هذا التقدير ان يكون قوله لم اذنت لهم انكارا عليه وان قلنا انه كان قد صدر عنه ذنب فقوله عفا الله عنك يدل على حصول العفو وبعد حصول العفو يستحيل ان يتوجه الانكار عليه فثبت ان على جميع التقادير يمتنع ان يقال ان قوله لم اذنت لهم يدل على كون الرسول مذنبا وهذا جواب شاف قاطع **اما الحجة لقصة** قوله تعالى ولا تكن للخائنين خصيما واستغفر الله ان الله كان غفورا رحيما ولا تجادل عن الذين يختانون انفسهم الى آخر الآية پس **فخر الدين رازی** در تفسیر کبیر در ذیل تفسیر این آیه کریمه گفته قال الطاعنون في عصمة الانبياء دلت هذه الاية على صدور الذنب عن الرسول فانه لولا ان الرسول اراد ان يخاصم لاجل الخائن ويذب عنه والا لما ورد النهي والجواب ان النهي لا يدل على كون المنهي فاعلا للمنهي عنه بل ثبت في الروايات ان قوم طعمة لما التمسوا من الرسول ان يذب عن طعمة وان يلحق السرقة باليهودي توقف وانتظر الوحي فنزلت هذه الاية فكان الغرض من هذا النهي تنبيه النبي على ان طعمة كذاب وان اليهودي بريء من ذلك الجرم فان قيل الدليل على ان ذلك الجرم قد وقع من النبي قوله بعد هذه الاية واستغفر الله ان الله كان غفورا رحيما فلما امره الله بالاستغفار دل على سبق الذنب والجواب من وجوه **الاول** لعله مال طبعه الى نصرة طعمة بسبب انه كان في الظاهر من المسلمين فامر بالاستغفار لهذا القدر وحسنات الابرار سيئات المقربين **الثاني** لعل القوم لما شهدوا على سرقة اليهودي وعلى براءة طعمة من تلك السرقة ولم يظهر للرسول ما يوجب القدح في شهادتهم هم بان يقضي بالسرقة على اليهودي ثم لما اطلعه الله على كذب اولئك الشهود عرف ان ذلك القضاء

سه ص
آخر سوره نساء سیپاره

لو وقع لكان خطاء فكان استغفار الانبياء منهم بذلك الحاكم الذي لو وقع لكان خطاء
في نفسه وان كان معذورا فيه عند الله **الثالث** قوله واستغفر الله يحتمل ان يكون المراد
واستغفر لاولئك الذين يذبون عن طعمة ويريدون ان يظهروا براءته عن السرقة ثم قال الله
تعالى ولا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من كان خوانا اثيما والمراد بالذين يختانون
انفسهم طعمة ومن عاونه من قومه ممن علم كونه سارقا والاختيان كالخيانة يقال خانه واختانه
وذكرنا ذلك عند قوله تعالى علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم وانما قال لطعمة ولمن ذب عنه
انهم يختانون انفسهم لان من اقدم على المعصية فقد حرم نفسه الثواب واوصلها الى
العقاب فكان ذلك منه خيانة مع نفسه ولهذا المعنى يقال لمن ظلم غيره انه ظلم نفسه واعلم ان
في الآية تهديدا شديدا وذلك لان النبي لما مال قليلا الى جانب طعمة وكان في علم الله ان طعمة
كان فاسقا فالله تعالى عاتب رسوله على ذلك القدر من اعانة المذنب فكيف حال من يعلم من الظالم
كونه ظالما ثم يعينه على ذلك الظلم بل يحمله عليه ويرغبه فيه اشد الترغيب انتهى بدانكه قول فخر
الدين رازى فكيف حال من يعلم من الظالم كونه ظالما ثم يعينه بر عمر و ابوبكر و اعوان و انصار ايشان صادق
است كما لا يخفى و ما ميگوييم كه در حقيقت اين خطاب بكسانى هست كه از طرف طعمه مخاصمت ميكردند نه بطرف رسول خدا
قوله تعالى ها انتم هؤلاء جادلتم عنهم في الحيوة الدنيا فمن يجادل الله عنهم يوم القيمة معلوم ميشود
كه اين خطاب بطرف همين كسانست چنانچه فخر الدين رازى در تفسير منقول گفته هذا خطاب مع قوم من المؤمنين كانوا
يذبون عن طعمة وعن قومه بسبب انهم كانوا في الظاهر من المسلمين والمعنى ها انتم اولاء الذين خاصمتم عن
طعمة وعن قومه في الدنيا فمن الذي يخاصم عنهم في الآخرة اذا اخذهم الله بعذابه اما آنچه گفته اند در اسيران
بدر اگر گرفتن فديه از بدريان معصيت نبود تشدد چرا واقع ميشد پس مسلم نيست كه اين تشدد در عتاب متوجه برسول خدا است
بلكه متوجه بكسانيست كه فديه گرفتند چنانچه **قاضى عياض** در كتاب شفا گفته واما قوله في اسارى بدر ما كان
لنبي ان يكون له اسرى الآيتين فليس فيه الزام ذنب له بل فيه بيان ما خص به وفضل به من بين سائر
الانبياء فكانه قال ما كان هذا لنبي غيرك كما قال احلت لي الغنائم ولم تحل لنبي قبلي فان قيل
فما معنى قوله تريدون عرض الدنيا الآية قيل المعنى بالخطاب لمن اراد ذلك منهم وتجرد غرضه
لعرض الدنيا وحده والاستكثار منها وليس المراد بهذا النبي ولا علية اصحابه و بعد ذكر كلام طويل
گفته هذا كله يدل على ان فعل النبي في شان الاسرى كان على تاويل وبصيرة وعلى ما تقدم قبل مثله
فلم ينكره الله تعالى عليهم لكن الله اراد لعظم امر بدر وكثرة اسراها اظهار نعمته وتاكيد تعريفهم

ص

صح

نص قول [illegible] عليهم
ومصاحبه والكلام [illegible]
من الباب الاول [illegible]

ما كن

ص
تحریف علی علیه

ماکتبه فی اللوح المحفوظ من حل ذلك لهم لم یقع عتاب و انکار و تذنیب انتهی و **ابو الفتوح** رازی
که از اجله علمای شیعه است در تفسیر روضة الجنان فرموده حقتعالی این آیه بدان فرستاد که هوای صحابه رسول الا من شذ منهم
آن بود که اسیران را نکشند و فدیه بستانند و ایشان را سبیل بحال بود و آنچه خدایتعالی دانست از مصلحت در کشتن ایشان صحابه
ندانستند متفق شدند که ایشان را فدیه باید ستدن و رها کردن خدایتعالی این آیه بعتاب ایشان فرستاد اگر چه خطاب
با رسول است و حوالت اسیران و اضافت ایشان با رسول عتاب با قوم است **قوله تعالی** تریدون عرض الدنیا قول
آنکس که گفت رسول را اول است درین عتاب باطل است برای آنکه خدایتعالی توجیه عتاب بجز او کرده و آنچه عتاب بر آن متوجه است
از محبت دنیا کس نگفت که رسول خدا بآن موصوف بوده است بل خدایتعالی دنیا را با اهل دنیا برد و عرض کرد [illegible] قبول نکرد
و مذهب ما آنست که رسول هرچه کرد بغیر از وحی منزل نکرد و اگر آن مشورت کرد هم برای آن بود که [illegible]
بودند در مشورت پس هیچ وجه عتابی متوجه باو نیست **اما آنچه** در حاشیه منقول کلام شیخ مقداد از کتاب کنز العرفان
نقل نموده و ان ابیت استدل جماعة من مخالفینا کاحمد بن حنبل و غیره بهذه القصة علی جواز
الاجتهاد علی النبی فان اخذ الفداء و لم یکن بالوحی و الا لما انکره الله و الجواب جاز ان یکون مخیرا
بین القتل و الفداء و کان القتل اولی و العتاب علی ترکه و ایضا قد نقلت انه کان
کارها للفداء و العتاب کان لغیره انتهی پس مقصود و مطلوب و از نقل این کلام در اینمقام معلوم نمیشود و مکرر
قوله فان اخذ الفداء و لم یکن بالوحی و الا لما انکره الله تقریر شیخ مقداد زعم نموده باشد و [illegible]
چنانچه از قوله الجواب انه جاز ان یکون مخیرا بین القتل و الفداء ظاهر است زیرا که حاصل منقول نیست
که ما تسلیم نمیکنیم که اخذ فدا بوحی نموده است بلکه جائز است که آنحضرت را خدایتعالی در میان اخذ فدا و قتل اختیار داده
باشد و عتاب از جهت ترک اولی باشد **اما قوله تعالی** لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم
عذاب الیم پس خطاب بگیرندگان فدیه است نه بآنحضرت چنانچه **شیخ مقداد** درج در کتاب کنز العرفان فرموده
و الخطاب لمن اخذ الفداء لا له لعصمته عن الخطاء و لما نقلنا من کراهته لاخذ الفداء انتهی
و **فخر الدین** رازی در تفسیر کبیر در ذیل تفسیر آیه کریمه ما کان لنبی ان یکون له اسری الی آخر الآیه
گفته تمسك الطاعنون فی عصمة الانبیاء علیهم السلام بهذه الآیة بوجوه و بعد ذکر وجه
اول گفته الثانی انه تعالی امر النبی و جمیع قومه یوم بدر بقتل الکفار و هو قوله
فاضربوا فوق الاعناق و اضربوا منهم کل بنان و ظاهر الامر للوجوب فلما لم یقتلوا
بل اسروا کان الاسر معصیة و در جواب ازین وجه گفته و الجواب عن الوجه الذی ذکروه ثانیا
ان نقول ان الظاهر من قوله تعالی فاضربوا فوق الاعناق هذا الخطاب انما کان مع الصحابة

ص ص
در کتاب الجهاد مذکور است

ص ص
در سوره انفال جبایه
وهم ۱۲

لاجماع المسلمين على انه ما كان مامورا ان يباشر قتل الكفار بنفسه واذا كان هذا الخطاب مختصا بالصحابة
فهم لما تركوا القتل واقدموا على الاسر كان الذنب صادرا عنهم لا عن الرسول ونقل ان الصحابة
لما هزموا الكفار وقتلوا منهم جمعا عظيما والكفار فروا ذهب الصحابة خلفهم وتباعدوا عن
الرسول واسروا اولئك الاقوام ولم يعلم الرسول باقدامهم على الاسر فزال هذا السؤال فان
قالوا هب ان الامر كذلك لكنهم لما حملوا الاسارى الى حضرته فلم لم يامر بقتلهم امتثالا
لقوله تعالى فاضربوا فوق الاعناق قلنا ان قوله فاضربوا تكليف مختص بحال الحرب وبعد ذكر وجه
ثانی از وجوه طعن بر عصمت پیغمبر صلعم گفته الثالث ان النبی حكم باخذ الفداء وكان اخذ الفداء معصية
ويدل عليه وجهان **الاول** قوله تعالى تريدون عرض الدنيا والله يريد الاخرة واجمع المفسرون
على ان المراد من عرض الدنيا ههنا هو اخذ الفداء **الثانی** قوله تعالى لولا كتاب من الله سبق
لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم واجمعوا على ان المراد بقوله اخذتم ذلك الفداء وبعد اتمام وجوه
طعن در جواب این وجه گفته الجواب عما ذكروه ثالثا وهو قولهم انه عليه السلام امر باخذ الفداء
واخذ الفداء محرم فنقول لا نسلم ان اخذ الفداء محرم واما قوله تريدون عرض الدنيا والله يريد
الاخرة فنقول هذا لا يدل على قولكم وبيانه من وجهين **الاول** ان المراد بهذه الاية
حصول العتاب على الاسر لغرض اخذ الفداء وذلك لا يدل على ان اخذ الفدية محرم
مطلقا **الثانی** ان ابا بكر قال الاولى ان تاخذ الفداء ليتقوى العسكر به على الجهاد و
ذلك يدل على انهم انما طلبوا ذلك الفداء ليتقوى به على الدين وهذه الاية تدل على ذم
من طلب الفداء لمحض عرض الدنيا ولا تعلق لاحد البابين بالثانی وهذان الجوابان
بعينهما هما الجوابان عن تمسكهم بقوله لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب
عظيم انتهى **اما آنچه گفته** ونیز اگر چنین نباشد امر بقتل قبطی و [illegible] طعام و محور رسول الله و [illegible] همه و
منزل نشدی پس **جواب** هر یک ازین بتفصیل قبل ازین گذشت **و اما آنچه گفته** ونیز در مشورت
بمشوره صحابه که ورائه وشاورهم فی الامر وارد است چه معنی داشت **جوابش** آنکه امر مشاوره صحابه بجهت استمالت
قلوب ایشان بوده نه از جهت احتیاج برای ایشان چنانچه در **مواهب لدنیه** مذکور است قال قتادة و
مقاتل كانت سادات العرب اذا لم يشاوروا في الامر شق عليهم فامر الله تعالى نبيه عليه
السلام ان يشاورهم فان ذلك اعطف لهم واذهب لاضغانهم واطيب لنفوسهم ونیز در آن
مسطور است اخرج ابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس قال لما نزلت وشاورهم فی الامر

صص
[illegible]

قال رسول الله

قال رسول الله اما ان الله و رسوله لغنیان عنها ولکن جعلها الله رحمة لامتی وعند ابن عدی و
الحکیم من حدیث عایشه رفعته ان الله امرنی بمداراة الناس کما امرنی باقامة الفرایض و
زمخشری در کشاف گفته عن الحسن قد علم الله انه ما به الیهم من حاجة ولکنه اراد ان
یستن به من بعده یعنی از حسن بصری مرویست که دانست خدا تعالی که نیست رسولخدا را بسوی ایشان حاجتی
لاکن اراده کرد بامر آنجناب بمشوره که سنت گرفته شود مشوره بعد از آنجناب **و ابن حجر** در فتح الباری شرح صحیح بخاری
در ذیل شرح قوله فاذا عزم الرسول فلم یکن لبشر التقدم علی الله و رسوله گفته و یؤید انه بعد المشورة
اذا عزم علی فعل امر مما وقعت علیه المشورة و شرع فیه لم یکن لبشر لاحد ان یشیر علیه بخلافه
لورود النهی عن التقدم بین یدی الله و رسوله فی آیة الحجرات فظهر من الجمع بین آیة المشورة
وبینها تخصیص عموم المشورة فیجوز التقدم لکن باذن منه حیث یستشیر و فی غیر صورة
المشورة لا یجوز التقدم فاباح لهم القول فی جواب الاستشارة و زجرهم عن الابتداء با
المشورة و غیرها و یدخل فی ذلک الاعتراض علی ما یراه بطریق الاولی و یستفاد من ذلک
ان امره اذا ثبت لم یکن لاحد ان یخالفه ولا یتحیل فی مخالفته بل یجعله الاصل الذی
یرد الیه ما خالفه لا بالعکس کما یفعل بعض المقلدین و یغفل عن قوله فلیحذر الذین
یخالفون عن امره **اما آنچه** گفته و اطاعت در بعض امور صحابه را که از آیه کریمه لو یطیعکم فی کثیر
من الامر لعنتم مستفاد میشود چه معنی داشت **پس** محتمل است که مراد آن باشد که اگر رسولخدا موافقت
شما کند در بسیاری از امور هر آینه بعنت مبتلا شوید پس اطاعت ایشان در بعض امر لازم نه آید و موافقت ما در
صحابه در بعض امور مستلزم آن نیست که دران مقدمه بر رسولخدا وحی نازل نشده باشد **اما آنچه گفته** و
خطاب امیر در غزوه تبوک چون بودن آنجناب در مدینه نزد عیال امر رسول صادر شده چه قسم میگفت اتخلفنی
فی النساء والصبیان **جوابش** آنکه آنجناب در هنگام صادر شدن امر حضرت رسولخدا این
کلمه را نگفت بلکه امتثال امر آنحضرت نموده در مدینه اقامت اختیار کرد و بعد از آنکه آنحضرت از مدینه بیرون رفت
منافقان گفتند که پیغمبر خدا از آنجهت علی را در مدینه گذاشته که صحبت او بر آنحضرت گران بود لهذا باین حیله
خود را از صحبت او سبکبار نمود لهذا جناب امیر سلاح پوشیده در منزل جرف که جائی است مشهور بخدمت
آنحضرت پیوست و این مقوله منافقان را بطریق استفهام بخدمت آنحضرت عرض نمود نه آنکه بانکار امر آنحضرت
پرداخت چنانچه **ولی الله** در کتاب ازالة الخفا آورده قال محمد بن اسحق و خلف رسول الله
علی بن ابی طالب علی اهله و امره بالاقامة فیهم فارجف به المنافقون و قالوا ما خلفه الا

له ص
سیپاره ۴ سورهٔ
آل عمران ۱۲

ل ۷ ص
کتاب الاعتصام بالکتاب
والسنة باب قوله وامرهم
شوری بینهم
قبل الاصل

ص
(مآثر جناب امیر حصه)

استثقالاً وتخففاً منه فلما قال ذلك المنافقون اخذ علی سلاحه ثم خرج حتی اتی رسول الله
وهو نازل بالجرف فقال یا نبی الله زعم المنافقون انک انما خلفتنی استثقالاً وتخففاً فقال
کذبوا ولکن خلفتک لما ترکت ورائی فارجع فاخلفنی فی اهلی واهلک افلا ترضی یا علی ان تکون
منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی فرجع علی الی المدینة ومضی رسول الله علی سفره
انتهی ومطابق آن در کتاب حبیب السیر مذکور است در وقت عزیمت غزوهٔ تبوک بر ضمیر انور حضرت مقدس

ص (سال نهم)

نبوی ظاهر گشت که درین سفر با اعدای دین مقاتله وقوع نخواهد یافت بنابر آن شاه مردان را در مدینه بر سر اهل
عیال گذاشته بخلافت خویش تعیین نمود و امهات مومنین را فرمود که از سخن صوابدید امام المسلمین تجاوز جایز
ندارند و بعد از رفتن پیغامبر ذو المنن اهل نفاق بر حال آنسرور مومنین حسد برده بر زبان آوردند که خیر الانام
علی را جهت اجلال واکرام در مدینه نگذاشت بلکه چون بر ضمیر انور نبوی گران میآمد که او را درین سفر همراه برد
خلافت خود بوی داد ص چو آنسرور شنید آن بهتان را * فضیحت خواستن آن نار استهزا * وسلاح
پوشیده از عقب حضرت مصطفی علیه من الصلوة اشرفها در حرکت درآمده در جرف شرف ملازمت حاصل نموده
سخنان منافقان را بعرض رسانید حضرت فرمود ای برادر من بمدینه مراجعت نمائی که تو خلیفه منی در اهل من و
سرای هجرت من و قبیله من اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی
بعدی ص علی را چنین گفت خیر الانام * که ای کرده در کار دین اهتمام * ترا از من المنزلت نسبتیست
که نسبت ز موسی بهارون رسید * مگر آنکه بود لیس از من نبی * نبوت ز مردم شود اجنبی * انتهی
اما آنچه گفته در مقابله وحی این اعتراضات نمودن کی جایز است پس **دلیل** کمال غلط فهمی ونهایت
نادانی اوست زیراکه استفهام واستکشاف غرض را کسی اعتراض نمیگوید زیراکه دانستی که این منقول جناب امیر
برای اظهار کذب منافقین از زبان مبارک جناب خاتم النبیین بود **اما آنچه گفته** که در اصول امامیه باید دید که
جمیع اقوال آنحضرت را وحی میدانند پس کذب محض وبهتان صرف است چنانچه قبل ازین در کلام ابو الفتوح رازی
گذشت که او گفته مذهب ما اینست که رسول هرچه کرد از وحی منزل کرد **اما آنچه** در حاشیه این منقول گفته بدلیل
ذکره ابو علی الطبرسی فی المجمع فی تفسیر قوله تعالی الا قول ابراهیم لابیه لاستغفرن

ص سیپاره ۲۸ سوره ممتحنه ۱۲

لک اقتدوا بابراهیم فی کل اموره الا فی هذا القول فلا تقتدوا وانه پس منقول مولانا ابو علی
علیه الرحمه هرگز دلیل آنچه مخاطب گفته نمیتواند شد زیراکه از منع اقتدای حضرت ابراهیم در [illegible] لازم نمی آید
که این منقول مخالف وحی باشد زیراکه پیغمبر آخر الزمان را جمع کردن نه زوجه جایز بود و امت آنحضرت را زیاده از
چهار زن جایز نیست و ازینجا لازم نمی آید که جمع کردن نه زن مخالف وحی بوده باشد **اما آنچه گفته** پس

[illegible]

داین بعض المقدمه فاسده باطله را که نه مطابق واقع است الخ لیس دالشستیکه این مقدمه صادقه حقه مطابق واقع و همه موافق مذهب شیعه و همه مطابق مذهب محققین اهل نحله خصم است وآنرا اخلاف واقع و مخالف مذهب فریقین و مقدمه باطله گفتن چه قدر داد تعصب و عناد داد نست **اما آنچه گفته** جناب پیغمبر خاتم المرسلین در شب معراج بمشوره پیغمبر دیگر که از عمده اولو العزم است یعنی حضرت موسی نه بار مراجعت فرمود **لیس** الخ که حضرت رسولخدا در وقت صدور امر او تعالی شانه هیچگونه اباء و انکار و امتناع ازان اصلا نکرد بلکه قبول امر حق تعالی نموده از محل مناجات رجوع کرد و چون نزد حضرت موسی رسید حضرت موسی از آنحضرت پرسید که چه امر کرده شده گفت امر کرده شدم به پنجاه نماز موسی گفت بدرستیکه امت تو استطاعت گذاردن پنجاه نماز در هر روزی ندارند و تحقیق که من تجربه کرده ام مردم را پیش از تو معالجه سخت نمودم بنی اسرائیل را پس مراجعت کن تخفیف را از برای امت خود آنگاه آنحضرت نزد پروردگار خود مراجعت نمود و ظاهر است که مراجعت در امری و درخواست تخفیف آن امر دیگر است و امتناع از امتثال امر بی مراجعت و منع دیگران از امتثال آن امر چیزی **اما آنچه گفته** ذکر ذلک ابن بابویه فی کتاب المعراج **لیس** الخ شیخ صدوق ابن بابویه علیه الرحمه در کتاب من لا یحضره الفقیه از زید ابن علی بن الحسین روایت کرده که او گفت سؤال کردم من از پدر خود امام زین العابدین اخبرنی عن جدنا رسول الله لما عرج به الی السماء و امره ربه عز و جل بخمسین صلوة کیف لم یسئله التخفیف عن امته حتی قال له موسی بن عمران ارجع الی ربک فسئله التخفیف فان امتک لا تطیق ذلک فقال یا بنی ان رسول الله کان لا یقترح علی ربه عز و جل ولا یراجعه فی شیء یامره به فلما سأله موسی ذلک وصار شفیعا لامته الیه لم یجز له ان یرد شفاعة اخیه موسی فرجع الی ربه عز و جل فسأله التخفیف الی ان ردها الی خمس صلوة الحدیث و ظاهر است که سؤال تخفیف در وقت صدور حکمی از جانب حقتعالی امری دیگر است و ابا و انکار عمر از امر [illegible] و اصرار بران امر دیگر و فرق در هر دو امر اظهر من الشمس است و ابین من الامس **اما آنچه گفته** و نیز مراجعت حضرت موسی با پروردگار الخ **لیس** حضرت موسی هرگز مخالفتی با امر الهی ننمود که سند بر جواز مخالفت امر جناب رسالتمآب آورده شود بلکه از حقتعالی سؤال کرده که حضرت هارون را نیز با آنجناب بفرستد **سید مرتضی** رح در تنزیه الانبیاء فرموده الجواب ان ذلک لیس باستعفاء و لما تضمنه السؤال بل کان قد اذن له فی ان یسأل ثم اخبره علیه السلام فی الرسالة الیه قبل هذا الوقت و ضمنت له الاجابة الا تری الی قوله تعالی هل اتیک حدیث موسی اذ رأی نارا الی قوله واجعل لی وزیرا من اهلی فاجابه تعالی الی مسئلته بقوله قد اوتیت سؤلک یا موسی هذا یدل علی تقدم الاجابة للمسئلة التی تعلق بها وکان ماذ

[illegible]

باب فرض الصلوة من کتاب الصلوة

لذهبها فقال انی اخاف ان یکذبون ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی شرحًا لصورته وبیانًا عن حالته المقتضیة لضم اخیه الیه فی الرسالة فلم یکن سؤاله الا عن اذن وعلم وتفهم الامر انتهی و در تفسیر کبیر مذکورست اعلم انه لیس فی الالتماس ان یضم الیه هارون ما یدل علی انه استعفی من الذهاب الی فرعون بل مقصوده فیما سأل ان یقع ذلک الذهاب علی اقوی الوجوه فی الوصول الی المراد انتهی **اما آنچه گفته** و نیز از مقررات شیعه است که امر مقتضی وجوب نیست بالیقین پس مراجعت نواکرد تا واضح شود که مراد ازین امر وجوب است یا ندب ذکره الشریف المرتضی فی الدرر والغرر **پس مدا آنکه** از مقررات ایشان آنست که امر خدا و رسول حقیقة برای وجوب است و مجاز برای غیر آن و در اثبات این مطلب بآیات و احادیث کثیره تمسک می نمایند از آنجمله است قوله تعالی ما منعک ان لا تسجد اذ امرتک پس اگر امر برای وجوب متعین نمیبود ذمت ابلیس بر ترک سجده بمجرد امر جایز نمیشد و از آنجمله است قوله تعالی واذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون و وجه استدلال [illegible] ظاهر بسبیل قول سابق است و از آنجمله است قوله تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم چنانچه علامه حلی رح در کتاب تهذیب الوصول الی علم الاصول گفته الفصل الثانی فی مدلول الصیغة وفیه مباحث الاول فی ان الامر للوجوب وصیغة افعل تستعمل فی معان متعددة کالایجاب والندب والارشاد والتهدید والاهانة والدعاء وهی حقیقة فی الاول و همچنین **سید مرتضی** علم الهدی رح نیز همین است که امر مطلق خدا و رسول در شرع محمول بر وجوب میشود چنانچه سابق ازین در نقض جواب طعن سوم از مطاعن ابوبکر گذشت و معهذا درینمقام قراین صریحه دلالت بر وجوب این امر دارد چنانکه سبق و قطع نظر ازین عمر مراجعت نموده بلکه بالجزم و القطع از امتثال امر آنحضرت امتناع و منع کرده **اما آنچه گفته** چون چنین باشد عمر را درین مراجعت با وجود تمسک بآیه قرآن در باب استغنا از تحمل مشقت که صریح دلالت بر ندبیت این امر میکند چه تقصیر و کدام گناه **پس جواب** از تمسک آیه قرآنی سابقًا گذشت و آن هرگز دلالت بر ندب بودن این امر نمیکند و عمر مراجعت نکرده بلکه صریح ممانعت کرده اگر قصد استفهام مینمودند دیگران مینمودند چنانچه از ملاحظه روایات متضمنه این قصه بر عاقل مستبصر واضح و لایح میشود **و ابن حجر** در فتح الباری شرح صحیح بخاری در ذیل شرح احادیث باب ما یکره من التعمق والتنازع از کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة گفته الحدیث الخامس حدیث عائشة فی امر ابی بکر بالصلوة بالناس وفیه مراجعة عائشة وحفصة وقد تقدم شرحه مستوفی فی ابواب الامامة من کتاب الصلوة والمقصود منه بیان ذم المخالفة وقال ابن التین وفیه ان الامر علی الوجوب وان فی مراجعته فیما امر به بعض المکروه یعنی حدیث پنجم از احادیث این باب

سنه
شروع سورهٔ شعراء ۱۹ سیپاره
۱۲ ص ۲۰۲ ورق

تهذیب الوصول

ص
کتاب الاعتصام بالکتاب
والسنة

حدیث عائشه

حدیث عایشه است در امر ابی بکر بگذاردن نماز با مردمان و در این حدیث مراجعت عایشه و حفصه مذکور است و مقصود
از ذکر این حدیث مذمت مخالفت حضرت رسول خدا است و ابن التین گفته در این حدیث دلیل است بر آنکه اوامر آنحضرت
محمول بر وجوب است و در مراجعت آنحضرت در چیزیکه امر کند بآن بعض مکروه است انتهی و ازین بیان معلوم شد
که اگر بالفرض از عمر مراجعت درین امر بوقوع آمده باشد آنهم مانند مراجعت عایشه و حفصه در امر صلوة علی ما ورده محظور
و ممنوع خواهد بود نه ممدوح و شک نیست در آنکه فهم حضرت رسول خدا از فهم عمر بهتر بود و اگر پیغمبر خدا امید بست که کتاب
خدا تنها در منع از ضلالت و گمراهی خلق کافی است قبل ازان در حجة الوداع و در مواضع دیگر عترت خود را قرین قرآن
نمیگردانید و نمی فرمود انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و اهلبیتی ان تمسکتم بهما لن تضلوا
بعدی و لن یفترقا حتی یردا علی الحوض و حق اینست که چون عمر را معلوم بود که درینوقت هم آنحضرت بر
خلافت جناب امیر نص خواهد نمود و برای تمسک باهلبیت و عترت خود وصیت و تاکید خواهد فرمود
بنابران از اتیان ادوات کتابت ممانعت کرد و گفت حسبنا کتاب الله ملا یعقوب لاهوری در خیر جاری
شرح صحیح بخاری گفته لا شک فی ان رسول الله رای المصلحة فی کتابة الکتاب بدلیل قوله لن
تضلوا بعدی و لا شک یظن ان عمر نهی الاصحاب عن احضار الدواة و القلم و لا شک
ان اهل البیت الحوا علی احضارهما و طال النزاع بین الفریقین حتی اخرجهم النبی
و هذا القدر مما یتبادر الی الذهن من نص الحدیث و لا یرتاب فیه احد اما آنچه گفته
اول از کجا ثابت شد که گوینده این لفظ اهجر استفهموه عمر بود پس جوابش آنکه ابن اثیر جزری در نهایه
گفته و منه حدیث مرض النبی قالوا ما شانه اهجر ای اختلف کلامه بسبب المرض علی
سبیل الاستفهام ای هل تغیر کلامه و اختلط لاجل ما به من المرض و هذا احسن ما
یقال فیه و لا یجعل اخبارا فیکون من الفحش و الهذیان و القائل کان عمر و لا یظن به
ذلک انتهی خفاجی در نسیم الریاض فی شرح شفاء قاضی عیاض گفته و فی بعض طرقه ای طرق هذا الحدیث
المروی عنه فقال عمر ان النبی یهجر بفتح اوله و جیم ثالثه ای یاتی بهجر من القول
و هو علی تقدیر الاستفهام الانکاری و بین من الهجر بمعنی ترک الکتابة و الاعراض
عنها کما قیل و هکذا روایة الاسمعیلی من طریق ابن خلاد عن سفیان و فی روایة کما فی
البخاری هجر ماض بدون استفهام انتهی و در شرح مسلم نووی مسطور است اهجر ای اختلف کلامه
بسبب المرض علی الاستفهام ای هل تغیر کلامه و اختلط لاجل ما به من المرض و لا یجعل
اخبارا فیکون من الفحش و الهذیان و القائل عمر و لا یظن به ذلک و شیخ عبد الحق دهلوی در شرح

نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض تصنیف شهاب الدین احمد الخفاجی المصری صاحب [illegible]

[illegible]

مشکوة گفته هجر بمعنی خلط ولا یجوز ان یکون بمعنی هذی لان القائل بعدم الکتابة عمر ولا نظن به ذلک شیخ احمد فاروقی سرهندی در مکتوب سی و ششم گفته سوال حضرت فاروق در انوقت که گفت اهجر الرجل مراد ازان چه باشد جواب فاروق شاید دران وقت فهمیده باشد که اینکلام از ایشان بواسطه رجع بی قصد و اختیار واقع شده است و بعبارت بغایت ظهور واضح گردید که قائل کلمه ان النبی یهجر یا اهجر عمر ابن الخطاب بود پس بغایت عجیب است که مخاطب در حمایت خلیفه ثانی اظهار جهل خود از کتب دین و ایمان خویش و تفضیح و تهتک ناموس خود پیش معتقدین بکمال علم و نهایت اطلاع و سهل تر دانسته از آنکه اقرار بحق نماید آری حق محبت همین است لاکن تحیر است که چسان بچنین مهفوات جواب الزامات اهل حق در سر کرده و آنچه صاحب نهایه و نووی گفته اند که کلمه اهجر استفهام است نه اخبار پس با آنکه دلیلی که برای آن ذکر کرده اند خرافت محض است و نیز ظاهر است که معنای کلام در حالت انشا و اخبار مختلف نمیشود و کلام ایشان دلالت دارد بر آنکه اگر اهجر اخبار باشد معنای ان فحش و هذیان خواهد بود و الا لا و هذا و هو عین الهجر والهذیان مدفوعست بآنکه آنقاد شقیکه اسمعیل کلمه ان النبی یهجر از عمر نقل کرده و ان احتمال انشا ندارد و نیز بدیگر روایات صحیحه اهل سنت هم ثابت شده که کلام عمر اخبار بود او در حق آنسرور گفته ان الرجل لیهجر و این کلام بغایت تاکید اثبات هذیان بر آنحضرت میکند العیاذ بالله من ذلک خفاجی در نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض بآنکه قاضی عیاض گفته قال انا امان لاصحابی قیل من البدع وقیل من الاختلاف والفتن در شرح آن میگوید المراد بالاختلاف ما یشتمل الخلاف فی الدین وهو مخالفة العلماء والفقهاء والحکام من غیر دلیل معمول به وان کان ذلک مطلقا لم یقع فی حیوته لمعرفة حقیقة کل امر بالوحی واما الاختلاف الذی وقع عنده کما ورد فی الاحادیث الصحیحة من ان النبی قال فی مرضه ائتونی بدواة اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدی فقال عمر ان الرجل لیهجر حسبنا کتاب الله فغلط الناس فقالوا اخرجوا عنی لا ینبغی التنازع لدی فقال ابن عباس الرزیة کل الرزیة ما حال بیننا وبین کتاب رسول الله وهذا مما یطعن به الرافضة علی عمر وقال صاحب الملل والنحل هو اول اختلاف وقع فی الاسلام وقال ابن تیمیة الخ ازین عبارت نهایت صراحت وضحت که در روایات صحیحه اهل سنت ثابت گردیده که عمر بکلمه ان الرجل لیهجر در حق آنسرور متفوه گردید وظاهر است که معنایش نیست که بدرستیکه این مرد هر آئینه هذیان میگوید و اینکلام شناعت انجام عمر از غایت وقاحت برای تاکید مضمون آن دو حرف تاکید یکی ان و دیگری لام آورده صریح در اثبات هذیان در حق سرور کائنات علیه الاف التحیات والتسلیمات و عسکری که از ثقات علمای اهلسنت است و نیز در شرح [illegible] معترف بثبوت اینکلام از عمر گردیده یعنی آنرا قطعا و حتما بعمر منسوب ساخته و او را بالجزم قایل آن گفته و تعبیر

۵ ص

این بیت در شرح آن قصیده است که در عشق است عند العود الیه حول قلب لمّا یه در آن قصیده در شرح اول دیده نشد و عبارت مذکوره در متن با نسخه مطبوعه کلکته مقابله شد در صفحه ۵

رده که مراد از هجر در قول عمر یعنی ان الرجل لیهجر هذیانست و در مقام صدور این کلام خرافتی عجیب انگاشته یعنی بودن آنرا بر عادت عرب محو آن انگاشته دین و ایمان خود را در هوای عمر باخته چنانچه در تبیان در شرح بیت ۵ النطق فیک هجر لبعد علی * بالخیر من تحت السماء * گفته الهجر القبیح من الکلام والفحش وهجر اذا هذی وهو ما یقول المحموم عند الحمی ومنه قول عمر بن الخطاب عند مرض رسول الله ان الرجل لیهجر علی عادة العرب انتهی و این عبارت واضح است که عمر العیاذ بالله هذیان را بر سرور هر دو جهان ثابت نموده کفر و ضلال و نفاق و عدم ایمان و بطلان اسلام خود را بر تمام عالم مثل آفتاب روشن و ثابت کرده فله الحمد علی ذلک و آنچه عسکری گفته که این کلام عمر حسب عادت عرب واقع شده پس اگر غرضش این هست که عادت عرب جاری است که در حق سرور کائنات این کلام را ذکر میکردند و آنجناب را منسوب بهجر و هذیان میساختند و مرادش از عرب کفار آنها هستند پس در صدق این کلام شک نیست لاکن بدیهی است که این معنی واقع طعن میگردد و تکمله الطعن را بالا میگرداند و واضح بسیار که عمر در این کلام بطریقه کفار رفته و اگر غرضش آنست که مومنین عرب بر ان جسارت میکردند هذا فهو کذب صریح و بهت فضیح و بس جوابه الا لعنة الله علی الکاذبین و غالبا غرض عسکری آنست که چون عادت عرب جاری بر آنست که باهم یکی مر دیگر را نسبت هجر و هذیان میکنند لهذا حسب این عادت عمر هم نسبت هذیان بجناب رسالتمآب کرده و ظاهر است که اگر عادات و جهالات عوام الناس که در مابین ایشان جاری میشود حجت باشد اصل دین بر هم خورد و هیچ حرام حرام و هیچ واجب واجب نماند عجب است که آنجناب منسوب ساختن نبی محرم قرآن خود را بهجر و هذیان تجویز نسبت هذیان بر سرور عالمیان میخواهند و استحیا نمیکنند اما آنچه حقاً از عالم نموده که کلمه انّ النبی یهجر که بروایت اسمعیلی عمر منقوله بیان شده بر تقدیر استفهام انکاری است پس بر این بیش نیست و سخافت آن بچند وجه ظاهر است اولاً آنکه این کلام موکد صریحست در اثبات هجر و هذیان بجناب رسالتمآب و تقدیر استفهام بهیچ وجه نتوان کرد که دلیلی بر آن ندارند و حمل کلام بر غیر ظاهر بدون قیام دلیل عقلی جائز نیست و اگر باب بهجو تقدیر استفهام و تاویلات مفتوح شود بر روی زمین کافری نباشد که جمیع کفریات و خرافات ملاحده را بتاویل و تحلیل صحیح نتوان کرد مثلا اگر کسی العیاذ بالله بگوید که ان رسول الله خالف ربه و عصاه و ترک اوامره و ارتکب مناهیه و هکذا ینسبه عیاذا بالله الی غیر ذلک من الشنایع والقبایح بلا شبهه تمام علما و فضلا و عقلا بلکه جهلا هم حکم قطعی بکفر قائل این قول شنیع و کلام فظیع خواهد کرد و هرگز احتمال تقدیر استفهام و حمل آن بر انکار پیدا نخواهند کرد پس اگر تقدیر استفهام و حمل آن بر انکار در این کلام جایز باشد لازم آید که هیچ کلام واهی هم مثبت کفر قائل آن نتواند شد و هو باطل بالبدیهة بالجمله بنابر این تاویل لازم میآید که تکلم بجمیع کلمات کفر و زندقه و الحاد و انکار شرایع و تشنیعات و مطاعن انبیا همه جایز باشد و تاویل همین طور جایز گردد ثانیاً آنکه

سابقاً از رساله ملا علی قاری منقول شده که ماول نمیشود مگر کلام معصوم و چون عمر قطعاً معصوم نبوده لهذا تاول کلامش جایز نباشد ثالثاً آنکه کلام عسکری که انفاً منقول شده نیز دلالت دارد برآنکه کلام عمر ماول باستفهام انکاری نیست بلکه مثبت هذیان در حق جناب رسالت مآب است و لهذا آنرا برحسب عادت عرب گفته و رابعاً آنکه قطعاً ثابت است که عمر از مانعین احضار دوات و قرطاس بوده و اتباع او میگفتند القول ما قال عمر پس انکار صدور هذیان از جناب رسالت مآب در مقام منع از امتثال امر آنجناب اصلاً ربطی و مناسبتی ندارد و توجیه مخاطب در توجیه استفهام انکاری از قبل مانعین گفته خرافتی بیش نیست لهذا مستظهر خامساً در مالجه میشود که بعضی قائلین کلمه هجر یا اهجر را از جمله کسانیکه قریب العهد باسلام بودند و از خصائص مقام نبوت [illegible] شمرده و هرگاه قائلین کلمه اهجر رسول الله باین مشابه نزد اهل سنت باشد حال قائل کلمه ان الرجل لیهجر که کمال بی ادبی از ان ظاهر است و اثبات هذیان بر جناب رسالت مآب عیاذاً بالله بکمال تاکید میکند چه خواهد بود اما آنچه گفته محتملست که مجوزین آوردن قرطاس و دوات تقویت قول خود کرده باشند باین کلمه استفهام انکاری بود پس جوابش آنکه لفظ استفهموه دلالت میکند که منقول مانعین اثبات قرطاس و دوات بوده نه از مجوزین زیرا که مجوزین معلوم بود که آنحضرت بلا اشتباه برای اتیان دوات و قرطاس امر فرموده پس ایشان را احتیاج گفتن این [illegible] بر شک و تردد در اتیان هرگز نمیشود و در روایت صحیح بخاری که در کتاب الجهاد واقع است حرف همزه استفهام مذکور نیست و در روایت کشمیهنی در کتاب الجهاد در صحیح بخاری اهجر اهجر رسول الله بتکرار لفظ هجر واقع شده چنانچه عینی شارح صحیح بخاری تصریح آن کرده وهذا عبارته وفي كتاب الجهاد هجر بدون الهمزة وفي رواية الكشميهني هناك هجر هجر رسول الله بتكرار لفظ هجر وقال عياض معنى هجر افحش ويقال هجر الرجل اذا هذى واهجر قلت نسبة مثل هذا الى النبي صلعم لا يجوز لان وقوع مثل هذا الفعل عنه عليه الصلوة والسلام مستحيل لانه معصوم في كل حالة في صحته ومرضه لقوله تعالى وما ينطق عن الهوى ولقوله اني لا اقول في الغضب والرضا الا حقا فقد تكلموا في هذا الموضع كثيرا واكثره لا يجدي نفعا والذي ينبغي ان يقال ان الذين قالوا ما شانه اهجر او هجر بالهمزة وبدونها هم الذين كانوا قريبي العهد بالاسلام ولم يكونوا عالمين بان هذا القول لا يليق في حقه عليه السلام لانهم ظنوا انه مثل غيره من حيث الطبيعة البشرية اذا اشتد الوجع قد يتكلم من غير تحرير في الكلام واز نقل این کلام چند فائده حاصل شد اول آنکه هجر بمعنی هذیانست دوم آنکه پیغمبر خدا در حالت صحت و مرض از گفتن فحش و هذیان معصوم است سیوم آنکه آیه کریمه وما ینطق عن الهوی دلالت میکند برآنکه جمیع اقوال پیغمبر خدا وحی است و اگرنه استدلال عینی بآن بر انتفای فحش و هذیان از پیغمبر خدا صحیح نمی بود ؛

(عــه باب مرض النبی صلعم از کتاب المغازی از مقام عمدة القاری [illegible])

عــه
الکشمیهنی بضم الکاف وسکون
الشین المعجمة وکسر المیم وسکون الیاء
المنقوطة من تحتها باثنتین
وفتح الهاء وفی آخره النون
نسبة الی قریة من [illegible]
[illegible] علی خمس فراسخ منها
فی الرمل اذا [illegible]
[illegible]
[illegible] علیها [illegible]
[illegible]
[illegible]

چهارم آنکه اکثر گفتگوی اهل سنت در تاویل این موضع مقطع می‌بخشد چه ظاهرست آنکه گویند کان قول باشاره یهجر یا اهجر بهمزه یا بدون آن جاهلان از مرتبه آنحضرت بودند و بنابرین بکمال وضوح ثابت گردید که عمر که باشد قائل کلمه ما شانه اهجر یا اهجر بوده بلکه بتصریح شارح شفا و غیر او گفته که ان الرجل لیهجر از خواص واکابر صحابه خارج باشد و در جمله کسانیکه قریب العهد بالاسلام و جاهل از مرتبه نبوت بودند داخل باشد و ازین فواید خمسه که از کلام عینی مستفاد شده بسایر تقریرات و توجیهات رکیکه مخاطب که درین مقام ذکر کرده باطل گردید اما آنچه گفته و محتملست که مانعین نیز بطریق استفهام انکاری گفته باشند که آیا پیغمبر هذیان میگوید و ظاهر این کلمه بفهم مانعین نیامد الخ پس سخافت آن در کمال ظهورست زیرا که این کلام بغایت صراحت دلالت بر مطلوب جناب رسالت مآب دارد و اصلا اغلاقی و اشتباهی ندارد پس ادعای آنکه معنی که مانعین که از جمله شان عمر بود معنای این کلام نفهمیدند غایت تهجین شان عمر و دیگر اصحاب است و معهذا اگر عمر و غیر او این کلام را نفهمیده بودند می بایست که عمر حتما از امتثال امر آنجناب منع نمیکرد و دیگران نمیگفتند که القول ما قال عمر اما آنچه گفته وجه نفهمیدن این کلمه صریح و ظاهر بود زیرا که عادت شریف آنحضرت آن بود که احکام الهی را بجد الست میفرمود پس جوابش آنکه لا نسلم که عادت شریف آنحضرت آن بود که جمیع احکام را بجد الست میفرمود و از تتبع کتب احادیث و سیر بکمال وضوح ظاهر است که بسیاری از احکام و اوامر آنجناب منقولست که آنحضرت با ثر اخذ ابتعالی نسبت نکرده اما آنچه گفته نیز قطعا معلوم داشتند که آنجناب نمی‌نوشتند الخ پس مردودست باینکه در صحیح مسلم در حدیث صلح حدیبیه مذکورست فقال رسول الله ارنی مکانها فاراه مکانها فمحاه وکتب ابن عبد الله و نووی در شرح آن منقول گفته احتج بعض الناس بهذا اللفظ علی ان النبی کتب ذلک بیده علی ظاهر هذا اللفظ وقد ذکر البخاری نحوه من روایة اسرائیل عن ابی اسحاق وقال فیه اخذ رسول الله الکتاب فکتب وزاد عنه فی طریق آخر ولا یحسن ان یکتب فکتب قال اصحاب هذا المذهب ان الله تعالی اجری ذلک علی یده اما بان کتب ذلک بالقلم بیده وهو غیر عالم بما کتب او ان الله تعالی علمه ذلک حینئذ حتی کتب وجعل هذا زیادة فی معجزته و قرطبی در مفهم شرح صحیح مسلم در شرح آن منقول گفته ظاهر هذا انه محی تلک الکلمة التی هی رسول الله بیده وکتب مکانها ابن عبد الله وقد رواه البخاری باظهر من هذا فقال فاخذ رسول الله الکتاب فکتب وزاد فی طریق اخری ولا یحسن ان یکتب فقال جماعة بجواز هذا الظاهر علیه وانه کتب بیده ومنهم السمنانی وابو ذر والباجی ورأوا ان ذلک غیر قادح فی کونه امیا ولا معارض لقوله تعالی وما کنت تتلو من قبله من کتاب ولا تخطه بیمینک ولا لقوله انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب بل رأوه زیادة فی معجزته واستظهار

ص
[illegible]
باب صلح الحدیبیة من کتاب الجهاد

ص
قوبل علی اصل المفهم
وهو موجود عندی بفضل الله
المنعم ١٢

على صدقه وصحة رسالته وذلك انه كتب من غير تعلم الكتابة ولا تعاط لاسبابها فكان ذلك
خارقا للعادة كما انه اعلم علم الاولين والاخرين من غير تعلم ولا اكتساب فكان ذلك ابلغ في
معجزته واعظم في فضائله وهذا لو فرض انه علم الكتابة كما هو دائم عليها فكيف ولم يرو عنه انه
قط كتب في غير ذلك الموطن الخاص بل لم يفارق ما كان عليه من عدم معرفته بالكتابة
حالة كتابته تلك وانما اجرى الله تعالى على يده وقلمه حركة كانت عنها خطوط مفهومها
ابن عبد الله لمن قراها ثم بل كان عالما في تلك الحال بنظم الحروف الخاص كل ذلك محتمل
وعلى التقديرين فلا يزول عنه اسم الامي بذلك ولذلك قال الراوي عنه في هذه الحالة ولا
يحسن ان يكتب فبقي عليه اسم الامي مع كونه قال كتب وقد انكر هذا كثير من متفقهة
الاندلس وغيرهم وشددوا النكير فيه ونسبوا قائله الى الكفر وذلك دليل على عدم
العلوم النظرية وعدم التوقف في تكفير المسلمين ولم يتفطنوا لان تكفير المسلم كقتله
على ما جاء عنه عليه السلام في الصحيح لاسيما رمي من شهد له اهل عصره بالعلم والفضل
والامامة **اما آنچه گفته** ودرین عبارت نسبت آن نحو دعوی اکتب لکم کتابا الخ **پس جوابش**
بعد تسلیم عدم کتابت آنحضرت آنکه هرگاه که در آنچه در صحاح اهل سنت مذکور است کتب النبی الی کسری
وقیصر وکتب ابن عبد الله هیچ کس را اشتباه واقع نشد ودر لفظ اکتب چرا اشتباه واقع شود زیرا که آنچه مراد
از کتب النبی الی کسری وقیصر وکتب ابن عبد الله است همان مراد از اکتب خواهد بود **و اما آنچه گفته** و
نیز عادت آنجناب آن بود که غیر از قرآن چیزی دیگر نمی نوشتانید **پس** کذب صریح وبهتان فضیح است چه نوشتانیدن
آنحضرت نامها بسوی ملوک وصلحنامه حدیبیه از دست جناب امیر مشهورتر از آفتاب است وشیخ عبد الحق دهلوی
در ترجمه مشکوة در فصل ثانی از باب صلوة العیدین گفته ابو الحویرث که از تابعین است روایت کرده است
که آنحضرت نوشت بجانب عمرو بن حزم بفتح حای مهمله وسکون را که صحابی انصاری است واول مشاهد وی
خندق است ووی دران زمان پانزده ساله بود وعامل کرده بود اورا آنحضرت در نجران بفتح نون وسکون
جیم نام شهریست در یمن وبود وی دران زمان هفده ساله وکتابی نوشته بوی سپرد که در وی فرائض
وسنن ودیات بود ونوشت عجل الاضحی واخر الفطر یعنی شتابی بکن نماز عید اضحی را ودیر کن نماز عید
فطر را الخ ودر باب دیات از کتاب مشکوة مذکور است ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الی اهل الیمن وکان فی
کتابه ان من اغتبط مومنا الحدیث ونیز در کتاب مشکوة در فصل اول از باب حرم المدینة مذکور است
عن علی قال ما کتبنا عن رسول الله الا القرآن وما فی هذه الصحیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة

صص

(ص)

صص

حرام ما بین

حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیها حدثا او آوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین الحدیث انتهی پس نوشتن آنحضرت بسیاری از احکام غیر از کتاب خدا ثابت و متحقق است **اما آنچه گفته** بلکه کما عمر ابن الخطاب نسخه از توریت آورده میخواند آنجناب او را منع فرمود **پس جوابش** آنکه بکمال وضوح ظاهر است که خواندن عمر نسخه توریت را و منع کردن آنحضرت او را از خواندنش هرگز دلالت ندارد که آنجناب چیزی سوای قرآن نمی نویسانیدند بکمال تحیر است که چسان منع آنحضرت را از قرأت توریت دلیل ننویسانیدن چیزی دیگر سوای قرآن گردانیده ظاهرا اختلال حواس داده که چنین خرافات بر زبان می آورد **اما آنچه گفته** اگر غرض ایشان اثبات هذیان بر پیغمبر میشد یهجر میگفتند نه بر سبیل تجویز صدور هذیان از پیغمبر خدا مانند اثبات هذیان آنحضرت دلیل کفر و نفاق است **و اما آنچه گفته** بلکه میگفتند که کمذا رید کلام هذیان را اعتباری نیست **پس** منتفی که شارح شفا اعتراف کرده که در روایات صحیحه ثابت گشته که عمر در جواب ارشاد حضرت رسول خدا گفته که بدرستیکه این مرد هر آئینه هذیان میگوید کافی است ما را کتاب خدا و این کلام با صرح تصریحات دلالت میکند که عمر اثبات هذیان بر جناب رسالتمآب کرده و بحمد الله تعالی جمیع بیهوده سرائی مخاطب را از اول تا آخر درین باب باطل میگرداند و ظاهر است که مآل کلام عمر که شارح شفا نقل کرده و مآل آنچه مخاطب آورده اثبات هذیان بر جناب پیغمبر خدا دانسته متحد است **اما آنچه گفته** که هجر در لغت عرب بمعنی اختلاط کلام است الخ **پس جوابش آنکه** حاصل این همه تطویل علیل که مخاطب درین مقام بعمل آورده دلالت میکند که هجر بمعنی اختلاط کلام است و اختلاط کلام دو معنی دارد یکی از آن بالاجماع بر انبیا جایز است و دوم معنی دیگر بر انبیا مختلف فیه است و نزد مخاطب اصح جواز آنست و مخفی نیست که این کلام سخافت نظام قطعا باطل و از حلیه صحت عاطل است زیرا که هجر نزد اکابر محققین و مدققین اهل سنت هجر بمعنای هذیانست و آن در حق انبیا غیر جایز است قاضی عیاض در شفا گفته قال ائمتنا فی هذا الحدیث ان النبی غیر معصوم من الامراض وما یکون من عوارضها من شدة وجع وغشی ونحوه مما یطرء علی جسمه معصوم عن ان یکون منه من القول اثناء ذلک ما یطعن فی معجزته ویؤدی الی فساد فی شریعته من هذیان او اختلال فی کلام وعلی هذا لا یصح روایة من روی هجر اذ معناه هذی ویقال هجر هجرا اذا هذی واهجر هجرا اذا افحش واهجر تعدیة هجر وانما الاصح والاولی اهجر علی طریق الانکار علی من قال لا نکتب وقسطلانی در شرح صحیح بخاری گفته اهجر باثبات همزة للاستفهام وفتح الهاء والجیم والراء ولبعضهم هجرا بضم الهاء وسکون الجیم والتنوین مفعول بفعل مضمر ای قال هجرا بضم الهاء وسکون الجیم وهو الهذیان الذی یقع من کلام المریض الذی لا ینتظم وهذا مستحیل وقوعه من المعصوم صحة ومرضا وانما قال ذلک من قاله منکرا علی من توقف فی امتثال امره باحضار الکتف والدواة وکانه قال کیف نتوقف او یظن انه کغیره یقول

ص
فی فصل المخصص من الباب
الثانی من القسم الثالث

ص
باب مرض النبی من کتاب
المغازی

الهذیان تمحضا امتثال امره واحضر ما طلب فانه لا یقول الا الحق و ازین هر دو عبارت و دیگر عبارات
محققین ایشان مثل عبارت ابن حجر که عنقریب منقول شود و عبارت سابقهٔ عینی و غیران بطلان این تطویل مخاطب
ظاهر است زیرا که ازین عبارات ظاهر است که هجر بمعنای هذیانست و آن بر جناب رسالتمآب جایز نیست و مخاطب
بصراحت تمام تجویز آن در حق آنحضرت صلعم کرده حق پیروی عمر کما ینبغی ادا نموده و باوصف قصد صیانت ذیل عمر از تلوث
نسبت هذیان بانسرور خود مرتکب آن شده اما آنچه گفته رفع صوت باهم در حضور آنحضرت بتقریب مناظرات و مشاجرات
همیشه جاری بود پس چون ابش رفع صوت مطلقا بحضور جناب رسالتمآب اگرچه باهم باشد ممنوعست چنانچه اهل سنت
روایت میکنند که روزی عمر و ابوبکر باهم رفع صوت در حضور آنجناب کرده بودند آیه کریمه لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی در حق ایشان نازل شد چنانچه در صحیح بخاری مذکور است عن ابن ملیکة قال کاد الخیران ان یهلکا
ابوبکر و عمر رفعا اصواتهما عند النبی صلعم حین قدم علیه رکب بنی تمیم فاشار احدهما بالاقرع بن حابس
اخی بنی مجاشع واشار الآخر برجل آخر وقال نافع لا احفظ اسمه فقال ابوبکر لعمر ما اردت الا
خلافی قال ابوبکر ما اردت خلافک فارتفعت اصواتهما فی ذلک فانزل الله تعالی یا ایها
الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الآیة فقال ابن الزبیر فما کان عمر یسمع
رسول الله بعد هذه الآیة حتی یستفهمه ولم یذکر ذلک عن ابیه یعنی ابا بکر و نیز در صحیح بخاری در حدیثی
که متضمن بیان آداب اصحاب آنحضرت است مذکور است که اصحاب آنحضرت رفع صوت بحضور آنحضرت باهم نمیکردند و [illegible]
اذا تکلموا خفضوا اصواتهم عنده و ازین بیان ثابت گردید که آنچه مخاطب بعد از منقول گفته بلکه شهادت قرآن
بتجویزان میفرماید الی قوله پس معلوم شد که جهر بعض بر بعض جایز است باطل محض است اما آنچه گفته اول این
لفظ که لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و این نفرموده اند که لا ترفعوا اصواتکم بینکم عند النبی
پس دلیل نافهمی وست و از حدیث صحیح بخاری واضح شده که رفع صوت گو باهم باشد ممنوع و حرامست و نیز
حقتعالی شانه میفرماید ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذین امتحن الله
قلوبهم للتقوی و این آیت هم دلالت دارد برآنکه رفع صوت نزد حضرت رسول خدا غیر ممدوح است ازینجاست
که مالک باین هر دو آیه مذکوره استدلال نموده بر ممنوعیت رفع صوت در مسجد نبوی بعد از وفات آنحضرت چنانچه
در کتاب مواهب لدنیه مذکور است وقد روی ان ابا جعفر المنصور ناظر مالکا فی مسجد الرسول فقال
له مالک یا امیر المؤمنین لا ترفع صوتک فی هذا المسجد فان الله عز وجل ادب قوما فقال لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی الآیة ومدح قوما فقال ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله
الآیة وذم قوما وقال ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرهم لا یعقلون الآیة و ان

صح
باب لا ترفعوا اصواتکم
سورة حجرات من کتاب
التفسیر ۱۲

صح
النوع الثامن من المقصد
السادس

حرمته

حرمته میتا کحرمته حیا فاستکان لها ابو جعفر انتهی و قاضی عیاض در کتاب شفا گفته و لما کثر
علی مالک الناس قیل له لو جعلت مستقبلا لیسمعهم فقال قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی و حرمته حیا و میتا سوا انتهی در تاریخ وفاء الوفا باخبار دار المصطفی
تصنیف سید نور الدین سمهودی مذکور است قال ابوبکر لا ینبغی رفع الصوت علی نبی حیا و لا میتا
و در عمدة القاری شرح صحیح بخاری مذکور است روی ابن ماجة عن عائشة قالت لما مات
رسول الله اختلفوا فی اللحد و الشق حتی تکلموا فی ذلک و ارتفعت اصواتهم فقال ابن
عمر لا تصیحوا عند رسول الله حیا و لا میتا او کلمة نحوها اما آنچه گفته معهذا از کجا ثابت شود که اول
عمر رفع صوت کرد و باعث تنازع گردید این را بدلیل ثابت باید کرد پس اگر رفع صوت میکرد حاضران
حجره شریفه که جمع کثیر بودند چگونه آواز بیهوشش شنیدند و در صحیح بخاری مذکور است که عمر بعد نزول آیه لا ترفعوا
اینقدر آهسته کلام میگفت که بدون استفهام جناب رسول خدا کلام او نمی شنیدند و در اینجا بحسب عادت طبیعت
عادت را ترک داده اینقدر آواز بلند کرد که همه حاضران منغش شنیدند و قول القول ما قال عمر بر زبان آمده
اما دلیل باعث گردیدن عمر تنازع را پس همان روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم است که دران مذکور است
قال عمر ان النبی قد غلبه الوجع و عندنا کتاب الله حسبنا فاختلفوا و کثر اللغط حرف
فا که بر لفظ اختلفوا داخل است فای تفریعیست دلالت دارد بر آنکه اختلاف و تنازع مردم متفرع بر قول منقول بوده و همین
دلیل صحت بر آنکه عمر باعث تنازع گردید اما آنچه گفته دران حجره جمعی کثیر بودند پس دانستی که علامه
حلبی رح بهمین جهت طعن رفع صوت را در ضمن مطاعن صحابه نیز ذکر کرده اما آنچه گفته و ارشاد پیغمبر که لا ینبغی
عندی تنازع نیز بر همین مدعا گواه است پس لفظ لا ینبغی چنانچه در ترک اولی مستعمل میشود همچنان در محال و
و غیر جائز نیز استعمال میکنند قال الله تعالی و ما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا و در مشکوة مذکور است عن
عقبة بن عامر قال اهدی لرسول الله فروج حریر فلبسه ثم انصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره
له و قال لا ینبغی هذا للمتقین انتهی و ملا علی قاری در شرح آن گفته قیل فیه دلیل علی ان لبسه
کان قبل التحریم لان المتقی و غیره سواء فی التحریم و یمکن دفعه بان المراد به المتقین عن
الشرک و لا ینبغی بمعنی لا یجوز انتهی اما آنچه گفته و لفظ قوموا از باب تنگ مزاجی مریض است
پس جوابش آنکه چون ثابت و متحقق گردیده که پیغمبر خدا مجبول و مفطور بر خلق عظیم بود چنانچه حقسبحانه تعالی
فرموده و انک لعلی خلق عظیم این تنگ مزاجی از آنحضرت ممکن و متصور نیست بلکه صدور این قول از جهت کثرت
اصوات و اختلاف ایشان بود چنانچه در فلما اکثروا اللغط و الاختلاف قال رسول الله قوموا عنی

[illegible] ص
فصل فی تعظیم النبی و تبجیله بعد موته و توقیره لازم من الباب الثالث من القسم الثانی ۱۲

۳۵ ص
کتاب الجنائز باب من تقدم فی اللحد

[illegible] ص
الفصل الاول من باب الستر من کتاب الصلوة ۱۲

دلالت صریحه بران دارد و لهذا بخارے این حدیث را در کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة در باب کراهیة الخلاف آورده و شیخ عبد الحق دهلوی در ترجمه این قول گفته یعنی چون بسیار کردند بانگ و خروش و اختلاف گفته آنحضرت برنجیده بود و رنجیده از من و در صحیح بخاری مذکور است عن ابی هریرة عن النبی ص قال انما هلك من كان قبلكم بسؤالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتكم بشيء فأتوا منه ما استطعتم پس بقرینه این حدیث واضح میشود که حضرت رسول خدا بسبب ظهور اختلاف صحابه که موجب هلاکت و ضلالت ایشان بود لفظ قوموا عنی که صریح در تبعید معیت ارشاد فرمود و از بساط قرب حضور ایشانرا دور گردانید و همین قدر برای اثبات سوء حال ایشان کفایت میکند و اما آنچه گفته و آنچه در حالت مرض از راه تنگ مزاجی بوقوع میآید در حق کسے محل طعن نیست پس چونکه جناب رسالتمآب در حالت مرض و صحت و غضب و رضا غیر حق و صدق نمیفرمود و هرچه میفرمود وحی منزل میبود لهذا آنچه آنحضرت در حالت مرض از تبعید مانعین از بساط قرب انبساط بعمل آورده و کلمه قوموا عنی که مشعر بر غضب یعنی ازین اختلاف شان بوده چنانچه ایراد بخارے این حدیث را در باب کراهیة الاختلاف هم دلالت صریحه بر ان دارد ارشاد فرموده بلاشک دلالت بر سوء حال و مخالفت و معاندت قبیحه شان با رسول ذو الجلال خواهد داشت و ابن حجر در فتح الباری آورده الهجر بالضم ثم السكون الهذيان والمراد به هنا ما يقع من كلام المريض الذي لا ينتظم ولا يعتد به لعدم فائدته ووقوع ذلك من النبي مستحيل لانه معصوم في صحته ومرضه لقوله تعالى وما ينطق عن الهوى الآية ولقوله اني لا اقول في الغضب والرضا الا حقا الخ پس هرگاه جمیع اقوال و افعال جناب رسالتمآب در جمیع احوال حق و صواب باشد بار تجویز وقوع هر سے خلاف حق از ان حضرت در حالت مرض از راه تنگ مزاجی قدح در عصمت آنجناب و عدم اعتداد و اعتماد بر اقوال آن عالیجناب معاذ الله من مثل هذه الهفوة الفظيعة والقولة الشنيعة اما آنچه گفته که علی الخصوص که این خطاب که بهمه حاضرین است خواه مجوزین خواه مانعین پس جوابش آنکه لا نسلم که خطاب بهمه حاضرین است بلکه مختص بکسانی بود که باعث و سبب اختلاف و اختلاط اصوات شدند و لهذا راوی حدیث اکثار لغط و اختلاف را سبب و موجب صدور لفظ قوموا عنی از آنحضرت دانسته گفته فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله قوموا عنی و صحیح است که بسبب اکثار اختلاط اصوات و اختلاف نمودند مگر مخالفان امر پیغمبر خدا نه موافقان و تابعان امر آنحضرت و اما آنچه گفته در روایت صحیحه وارد است که آنحضرت را در همین مرض لدود خورانیده بودند بعد افاقت فرمودند لا یبقی احد فی البیت الا لد الا العباس فانه لم یشهدکم پس هرگاه این قصه در صحیح بخارے بروایت عائشه باین الفاظ مذکور است لددناه فی مرضه فجعل یشیر الینا

ص ص

ص
تحويل على اصله في جزء كتاب المغازي

ان لا

ان لا تلدونی فقلنا کراهیة المریض للدواء فلما افاق قال الم انهکم ان تلدونی قلنا کراهیة المریض
للدواء فقال لا یبقی احد فی البیت الا لدّ وانا انظر الا العباس فانه لم یشهدکم، بر عاقل بصیر مخفی نیست که سرکار
رسولخدا اولا باشاره از لدود کردن منع و بعد از ان بقول صریح فرموده که آیا من شما را نهی نکردم از لدود کردن و عائشه
و دیگر اصحاب منع و نهی آنحضرت را از باب کراهیت مریض دوا انگاشته باشند پس ازیشان چه مستبعد است که قول آنحضرت
ائتونی بدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی از باب هذیان مریض شمارند اما استدلال مخاطب بروایت
لدود بر وقوع امر ما حول خطاب رسالت مآب بجهت تنگی احتیاجی که مریض را عارض میشود پس مدفوع است اولا بانکه روایت
مذکوره تا وقتیکه در کتب معتبره شیعه ثابت نشود لیاقت احتجاج ندارد و ثانیا بانکه روایت مذکوره هرگز دلالت بر اختلال احوال
و زوال عقل آنحضرت از لدود کردن نمیکند بلکه لا یبقی احد فی البیت الا لدّ وانا انظر الا العباس فانه لم یشهدکم دلالت بر
کمال عقل آنحضرت میکند چنانچه در شرح صحیح بخاری قسطلانی در ذیل شرح منقول مذکورست ای لا یبقی احد الا لدّ فی حضوری
وحال نظری الیهم قصاصا لفعلهم وعقوبة لهم لترکهم امتثال نهیه عن ذلک اما من باشر فظاهر و
اما من لم یباشر فلکونهم ترکوا نهیه عما نهاهم هو عنه الا العباس فانه لم یشهدکم ای لم یحضرکم حال
اللدود و ثالثا بانکه در متن این روایت اضطراب و اختلاف واقعست چنانچه ابن ابی الحدید در شرح نهج البلاغة
در جزو دوازدهم از تاریخ طبری نقل کرده روی عن عائشة رحمها الله قالت اغمی علی رسول الله والدار مملوة من
النساء ام سلمة و میمونة واسماء بنت عمیس وعنده عمه العباس بن عبد المطلب فاجمعوا علی ان یلدوه فقال
العباس لا الدّه فلدّوه فلما افاق قال من صنع بی هذا قالوا عمک قال لنا هذا دواء جاءنا من نحو
هذه الارض واشار الی ارض الحبشة قال و لم فعلتم ذلک فقال العباس خشینا یا رسول الله ان یکون
بک ذات الجنب فقال ان ذلک لداء ما کان الله لیعاقبنی به لا یبقی احد فی البیت الا لدّ الا عمی قال فلقد
لدّت میمونة وانها الصائمة لقسم رسول الله عقوبة لهم بما صنعوا و ابن ابی الحدید بعد نقل این
روایت گفته قال ابو جعفر وقد رویت روایة اخری عن عائشة قالت لددنا رسول الله فی مرضه فقال
لا تلدونی فقلنا کراهیة المریض للدواء فلما افاق قال لا یبقی احد الا لدّ غیر العباس عمی فانه لم
یشهدکم وقال ابو جعفر والذی تولی اللدود وسکبه اسماء بنت عمیس قلت العجب من تناقض هذه
الروایات فی احدیها ان العباس لم یشهد اللدود ثم لذلک اعفاه رسول الله من ان یلدّ ولدّ من کان
حاضرا و

و فی احدیها ان العباس حضر لدّه و فی هذه الروایة التی تتضمن حضور العباس فی لدّه کلام مختلف
فیها ان العباس قال لا الدّه ثم قال فلدّوه فافاق فقال من صنع بی هذا قالوا عمک انه قال هذا

[illegible] ص
باب مرض النبی جزء کتاب
المغازی

[illegible] ص
فی شرح کلام له و هو یلی
غسل رسول الله

[illegible]
اصل شرح نهج البلاغة که ثبت
مجلد است در کتب خانه موقوفه
جناب مصنف بمقام لکهنؤ
دار السلام موجود است

دواء جاء نا من ارض الحبشه لذات الجنب فكيف يقول لا الدّ ثم يكون هو الذی لد

اشار بان يلد وقال هذا دواء جاء نا من ارض الحبشة لكذا وسالت النقيب ابا جعفر يحيی

بن ابی زيد البصری عن حديث اللدود فقلت له علی ابن ابیطالب فی ذلك اليوم فقال معاذ الله

لو كان لذكرت عائشه ذلك فيما ذكره وتنعاه عليه فقال وقد كانت فاطمه عليها السلام

حاضرة فی الدار وابناها معها افتراها لدّت ايضا ولد الحسن والحسين كلا هذا امر لم يكن

انما هو حديث ولده من ولده تقربا الی بعض الناس والذی كان ان اسما بنت عميس اشارت بان

يلد وقالت هذا دواء جاء نا من ارض الحبشة جاء به جعفر بن ابيطالب وكان بعلها وساعدتها

علی تصويب ذلك الاشارة به ميمونة بنت الحرث فلد رسول الله فلما افاق انكره وسال عنه

فذكر له كلام اسماء وموافقة ميمونة لها فامر ان تلد الامرأتان لا غير فلدتا ولم يجر غير

ذلك والباطل لا يكاد يخفی علی المستبصر انتهی از نقل اين كلام معلوم شد كه بعضی از روات اين حديث بعضی

فقرات را بجهت تقرب بعضی مردم از نزد خود متولد ساخته اند و دربنصورت حديث مذكور محل اعتماد وقابل احتجاج

نباشد اما آنچه گفته وجه چهارم از طعن نيز مبنی بر خيال باطلست زيراكه حق مخفی است وقتی بشد الخ پس بدانكه

اين وجه چهارم طعن باين الفاظ كه مخاطب ذكر كرده دركتب شيعه يافت نشده بلكه آنچه شيعيان گفته اند مضمونش

اينست كه منع عمر از اتيان دوات وقلم مستلزم ضلالت گمراهی امت بود چنانچه قاضی نور الله شوشتری

گفته بالجمله منع النبی عن كتابة الوصية التی وصفها بكونها رافعا للضلالة عن الامة قبيح

شرعا وعقلا ويلزم منه ضلالة عمر واضلاله المسلمين وايقاظ الفتنة وايقاعها بين المؤمنين

كما صرح بما نقلنا امير حسين الميبدی الشافعی فی شرح الديوان المنسوب الی امير المؤمنين حيث قال

بالفارسية اول فتنه كه درميان اهل اسلام واقع شد آن بود كه پيغمبر در مرض موت فرمود هلموا اكتب لكم

كتابا لن تضلوا بعدی ابدا عمر گفت ان النبی قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبكم

كتاب الله ونزاع بمرتبه رسيد كه پيغمبر فرمود كه قوموا عنی لا ينبغی عند نبی التنازع انتهی فعلی هذا يكون

منع عمر ذلك اضلالا للخلق وايقاظا للفتنة التی قد استمرت بين المسلمين وقد صح

عن النبی انه قال الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها فافهم انتهی وشايد مخاطب بزعم خود

اين الفاظ ادای همين مضمون خواسته باشد يا از نسبت لفظ ضلال بطرف عمر شرم كرده باشد وهر گاه كه

اين را دانستی پس بدانكه حاصل اين همه توجيهات نابوده بجز اين نيست كه كلام پيغمبر خدا اكتب لكم كتابا

لن تضلوا بعدی لاطائل محض بوده واز كجا ثابت شد كه نفع امت منحصر در امر جديد بود حالانكه تاكيد امر سابق

هم مانع ضلالت نمیباشد اما آنچه گفته که بمضمون آیه الیوم اکملت لکم دینکم قطعا معلوم است که امر جدید نمود
پس اینمعنی وقتی صحیح باشد که باتفاق ثابت گردد که بعد ازین کدام آیه دیگر نازل نگردید و پیغمبر خدا
بعد از نزول آیه کریمه هیچ حکم جدید ارشاد نفرمود حالانکه درمیان مفسرین اختلافست که آخر ما نزل من القرآن کدام آیه است
از آیات قرآنی و لهذا زمخشری سنی در کشاف در تفسیر این آیه کریمه گفته اکملت لکم دینکم کفیتکم امر عدوکم
وجعلت الید العلیا لکم کما تقول الملوک الیوم کمل لنا الملک وکمل لنا ما نرید اذا کفوا من ینازعهم
الملک ووصلوا الی اغراضهم ومباغیهم انتهی و در روضة الاحباب مذکور است روایتی آنکه فرمود که
گویا مرا عالم بقا خوانده اند ومن اجابت نمودم مرا بینید که من درمیان شما دو امر بزرگ عظیم میگذارم یکی از دیگری
بزرگتر است قرآن و اهلبیت من ببینید و احتیاط کنید که بعد از من با آن دو امر چگونه سلوک خواهید نمود و در رعایت حقوق
آنها چگونه خواهید کرد و آن دو امر از یکدیگر جدا نخواهند شد تا در حوض کوثر بمن رسند آنگاه فرمود بدرستیکه خداوند
تعالی مولای من است ومن مولای جمیع مومنان بعد از آن دست علی را گرفت و فرمود من کنت مولاه فعلی مولاه
اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخذل من خذله وانصر من نصره وادر الحق معه حیث دار
مروی است که عمر بن الخطاب گفت ای علی بامداد کردی و مولای من و مولای هر مومن و مومنه گشتی انتهی پس مقصود آنحضرت
آن بود که در این حدیث نیز تاکید بمضمون همین حدیث که بنابر آنچه در باب امامت گذشت امر تمسک و اقتدا بآنحضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب فرماید و عمر چون از مقصود آنحضرت واقف بود مردم را از آوردن دوات کتابت منع کرد اما آنچه گفته
بلکه امر دینی هم نبود محض مشوره نیک و مصالح ملکی ارشاد میشد که زمان همین وصیت بود پس جوابش
آنکه اگر مشوره نیک و مصالح ملکی از امور دین نبود آنحضرت را چه لازم بود که درچنین وقت باهتمام آن می پرداخت
و ادعای اینمعنی که وصیت اختصاص زمان وصیت بامور دنیویه است بی دلیل و باطل محض است اما
آنچه گفته کدام عاقل تجویز میکند که جناب پیغمبر در مدت بیست سال که زمان نبوت آن افضل البشر بود با وصف
رحمتی و رافتی که بر عموم خلق الله و بالخصوص در حق امت خود داشت و با وجود تبلیغ قرآن و ارشاد احادیث
بیشمار در هیچ وقت نیک چیزی که هرگز نگفته بود آنچیز تریاق مجرب بود برای دفع اختلاف صحیح است بگوید یا بنویسد
پس مردود است بانکه کدام کس از شیعیان باینمعنی قایل شده که امریکه برای نوشتن آن پیغمبر دوات
و کتابت طلب نموده بود گاهی نگفته بود بلکه آنچه شیعیان میگویند آنست که آن امر را پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله از ابتدای رسالت تا آخر وقت وفات هم بطریق رموز و اشارات و هم بنصوص
و وضوح الفاظ و عبارات در خلوات و جلوات بکرات و مرات ارشاد میفرمود تا آنکه بعد از مراجعت از حجة الوداع
در موضع غدیر خم بروز هیجدهم ذیحجه در حضور جماعتی مردمانیکه در آن حج همرکاب سعادت انتساب آنحضرت بودند

ص ص
سوره مایده سیپاره ششم
عشر ربع اول
ص

ونص بر خلافت آنحضرت است
صح

بر ولایت و امامت علی ابن ابیطالب نص بود و خطبه طویله متضمن مدح و ثنای باریتعالی و وصف جلالت خود و بیان فضایل و
و کمالات علی ابن ابیطالب ارشاد فرمود و حث بر تمسک ثقلین نمود و چون عمر از قول آنحضرت یافت که بهید
همان امر سابق یعنی امامت جناب امیر المومنین و حث بر تمسک کتاب الله و عترت اهل بیت که هر دو باتفاق
مانع از ضلالت اند خواهد فرمود گفت ان النبی صلعم لیهجر لهذا اثبات این معنی که دیگر هرچنان تریاق
مجرب بود که مراسم رفع اختلاف و ضلال کافی بود پس بنا بر آنست که هر اختلافیکه در امت واقع شد فرع
اختلاف در امامت بود چنانچه شهرستانی در ملل و نحل گفته الخلاف الخامس فی الامامة واعظم خلاف
بین الامة خلاف الامامة اذ ما سل سیف فی الاسلام علی قاعدة دینیة مثل ما سل علی الامامة
فی کل زمان وقد سهل الله ذلک فی الصدر الاول شیخ عبد الحق دهلوی در شرح مشکوة گفته قیل کان
النبی اراد ان یکتب تعیین واحد من الصحابة للخلافة لئلا یقع بعده نزاع منهم و کان بکاء
ابن عباس لفوات معتقده من هذا الخبر و خفاجی شارح شفاء قاضی عیاض گفته قال سفیان اراد
ان یبین امر الخلافة بعده حتی لا یختلفوا فیها کرمانی در شرح صحیح بخاری از خطابی نقل کرده که او
گفته هذا یتناول علی وجهین احدهما انه اراد ان یکتب اسم الخلیفة بعده لئلا یختلف الناس و لا
یتنازعوا فیؤدیهم ذلک الی الضلال انتهی بقدر الحاجة در فتح الباری در شرح قوله اکتب کتابا
گفته هو تعیین الخلیفة بعده وسیاتی شی من ذلک فی کتاب الاحکام فی باب الاستخلاف منه اما آنچه گفته
و صلا عمر در انخانه حاضر بود و بمجرد توهم آنکه مبادا انشود و از بیرون تهدید نماید بر زبان بیاورد با وصف
اندرون رفت جمیع اهل بیت در انوقت بانها نفر باید که این کتاب را نوشته بگذارید پس جوابش آنکه از کجا معلوم
شد که آنحضرت برای نوشتن این کتاب اهلبیت جهور را امر فرمود حالانکه در کتاب جلاء العیون مذکور است که شیخ ابوجعفر محمد
بن یعقوب کلینی رح از حضرت امام موسی کاظم علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود که از پدرم جعفر صادق
پرسیدم که آیا چنین بود که حضرت امیر المومنین کاتب وصیت نامه حضرت رسولخدا بود که حضرت را او املا میکرد و
نوشت و جبرئیل و ملایکه مقربین گواهان بودند حضرت صادق ساعتی ساکت شد و بعد از ان فرمود که چنین بود که گفتی
انتهی و عدم اطلاع مخاطب که بتقریر ان امر است بر نوشته شدن وصیت نامه دلیل عدم ان بر واقع نمیتواند شد بنابر
آنچه خود در فصل اول از باب یازدهم این کتاب در ضمن بیان نوع بیست و چهارم از انواع اوهام منسوبه بطرف شیعه
گفته کما سیجی انشاء الله تعالی و بر تقدیر تنزل میگوئیم مجرد توهم تهدید عمر از بیرون در منع عنف زیراکه
اگر پیغمبر خدا بار دیگر قصد کتابت وصیت بحضور همان جماعت صحابه یا بعض میفرمود همان آتش در کاشانه در میگرفت و
و اگر بیکی از اهلبیت خود موافق قول مخاطب ارشاد میفرمود که این کتاب را نوشته بگذار دار ان چه فایده مقصود بود زیراکه

تا ص
مصر فان قلت فقد تقررت
عصمته فی اقواله فما معنی الحدیث
فی وصیته من الباب الثانی
من القسم الثالث

تا ص
باب کتابة العلم من کتاب
من المجلد الاول من نسخه
الحمد حسینیان در هم محمدیه

ص
در ذکر حضرت رسولخدا

درین هنگام

در همين هنگام عمر و اتباع او كه از گروه مانعين بودند مى گفتند كه ما قطعا معلوم داريم كه آنجناب را بدست مبارك خود نوشتن نيست زيرا كه
آنجناب گاهى چيزى بدست مبارك خود نمى نوشت و مشق تصنيف نداشت و بسبب غلبه وجع از املا هم عاجز بود پس يكى از اهل بيت
هر آنچه خواسته باشد بدست مبارك خود نوشته باشد و اين چنين كتاب نزد ما محل اعتماد و قابل حجيت نيست چنانچه حق تعالى
شانه از حال و مآل كفار خبر داده فرموده ولو نزلنا عليك كتابا فى قرطاس فلمسوه بايديهم لقال الذين كفروا ان
هذا الا سحر مبين و اما آنچه گفته اگر پيغمبر نوشتن اين كتاب را بجزم و بقطع از جناب رب تعالى مامور ميبود با وصف
فرصت كه بقيه روز پنجشنبه و تمام روز جمعه و شنبه و يكشنبه بخيريت گذشت متعرض كتابت آن نشد لازم مى آيد
تساهل در تبليغ كه منافى عصمت آنجناب است پس ممكن است كه در جواب شبه گفته شود كه پيغمبر خدا از جانب خدا تعالى بگفتن
ائتونى بدواة و قرطاس يا مانند آن مامور بود و غرض از آن اظهار مخالفت عمر و اتباع او و حدوث تنازع صحابه بود و بعد از آن
منسوخ شد و هر گاه كه غرض ظهور مخالفت عمر و اتباع او باشد حاجت بنوشتن آن كتاب بعد از ظهور غايت آن نباشد
و در تفسير كبير در ذيل قوله تعالى يا بنى انى ارى فى المنام انى اذبحك مذكور است المسئلة الثالثة اختلف الناس
فى ان ابراهيم هل كان مامورا بالذبح ام لا و هذا الخلاف متفرع على مسئلة من مسائل الفقه و هى انه
هل يجوز نسخ الحكم قبل حضور مدة الامتثال فقال اكثر اصحابنا انه يجوز الخ اما آنچه گفته
و اگر باجتهاد خود ميخواستند كه چيزى بنويسند پس جوابش آنكه قطع نظر از آنكه مذهب اماميه اينست كه پيغمبر خدا
هيچ كارى باجتهاد نميكرد و نزد جمعى از اهل سنت هم بر پيغمبر خدا اجتهاد جايز نباشد آنچه بر جواز آن تفريع نموده باطل است
اما آنچه گفته آنچه منظور داشت در نوشتن كتابت يا امر جديد بود زايد بر تبليغ سابق يا ناسخ و مخالف آن يا تاكيد آن
الخ پس جوابش آنكه ما شق ثالث اختيار ميكنيم و ميگوييم كه اولا تاكيد رسول خدا را اعتبار بر تاكيد الهى گمان كردن
باطل محض است زيرا بدون ان يقدموا بين يدى الله و رسوله و ثانيا ظاهر است كه هر قدر تاكيد زياده شود تاثير آن زياده
خواهد بود و ثالثا اگر چه تاكيد پيغمبر بالاثر تاكيد خدا ميشود لاكن باعتقاد مخاطب تاكيد عمر البته بالاثر تاكيد خدا
و رسول بود چنانچه در كتاب و در كيد يازدهم از باب دوم بدان تصريح كرده و در صورت اگر عمر پيغمبر خدا را از
تاكيد امر مطلوب مخالفت نميكرد بلكه تاييد آنحضرت مينمود البته آن تاكيد پيغمبر كه مويد تاكيد عمر ميشد نزد مخاطب هم
كارى ميشود اما آنچه گفته از اين روايت صريح مستفاد ميشود كه قبل از تكلم عمر حاضرين تنازع كردند پس كذب
محض و بهتان صرف است و هرگز در روايات صحيحين دلالت ندارد بر آنكه تنازع حاضرين قبل از تكلم عمر بوده و الفاظ
مختلفه اين روايت كه در هفت موضع صحيح بخارى مذكور است قبل از اين نقل نموده شده و همچنين طرق مسلم هم مذكور شده
و در هيچيك از آنها فهميده نميشود كه قبل از تكلم عمر حاضران تنازع كردند بلكه در هر روايتيكه نام عمر مذكور است از آن روايت مستفاد ميشود
كه بعد تكلم عمر تكلم شد هم قبل از اختلاف و تنازع حاضرين نبود بلكه سبب اختلاف و تنازع حاضرين همان تكلم عمر بود زيرا كه بر لفظ اختلف فاء تفريع

اين كتاب؟

۳۵ ص
سيپاره ۲۳ سوره والصافات
ركوع ۷ قبل از نصف
بود كه هر گاه پيغمبر خدا از راه اجتهاد نبايد

و در بعض روايات كه نام عمر مذكور نيست و دران روايات هم مى آيد كه نام عمر مقدم بر لفظ فقال بعضهم عمر در اصل روايت
مذكور بوده باشد و بعضى روايات را بخارى خود بجهت اختصار نام عمر محذوف نموده باشد زيرا كه در روايت اولى و روايت دوم

سادسه و سابعه نام عمر را ذکر کرده پس روایت اولی و روایت اخری که نام عمر در آن ذکر کرده روایات متوسطه را حمل باید کرد که قاعده نقاد احادیث است که روایات مختلفه را بهم مطابق کرده یکی را بر دیگری حمل می نمایند چنانچه بر متتبع خبیر پوشیده نیست و احتیاج مثال ندارد مخاطب در اینجا تلبیس عجیب بکار برده که اولا روایتی آورده که در آن نام عمر مذکور نیست و بعد از آن فقره فی البیت رجال الخ که در دیگر روایات در صدر حدیث قبل ذکر اختلاف حاضرین مذکور است آورده باین حیله خواسته که تکلم عمر را بعد از تنازع حاضرین گرداند هرگاه حال مخاطب در ذکر احادیث خویش باین مشابه باشد که از فضیحت نترسیده برای تخدیع عوام تحریفات می نماید پس وقوع خیانت از او در ذکر مقالات و روایات خصم که جا بجا ظاهر شده چه مستبعد است اما آنچه گفته و نیز معلوم شد که از امور دین چیزی نوشتن منظور نداشت بلکه در سیاست مدنیه و مصالح ملکی و تدبیرات دنیوی چنانچه زبانی بآن چیزها وصیت فرمود الخ پس از کلام او معلوم میشود که اخراج مشرکین و جایزه دادن وفود از امور دین و موافق وحی نیست و غلط این ظاهر است زیرا که در محل خود ثابت شده که حضرت رسولخدا صلعم هر معامله که با کفار از مصالحه و مجاهده و جز آن نموده همه از امور دین و موافق وحی الهی بود چنانچه از کلام پدر مخاطب که سابقا در طعن سیوم از مطاعن ابی بکر منقول شده نیز واضح است و کدام عاقل مستبعده تجویز خواهد کرد که پیغمبر خدا که محض برای اصلاح دین مبعوث شده بود در وقت ارتحال و انتقال آنحضرت در لحظات تنفیس بتدبیرات امور دنیوی اشتغال نماید و از امور دین حرفی بر زبان نراند اما آنچه گفته و چیز سیوم که در حدیث روایت فراموش شده تجهیز جیش اسامه است که در روایت دیگر آمده ذکر نموده پس دلیلی بر آن اقامت نکرده و ما میگوئیم که محتمل است که امر سیوم که راوی در این روایت آنرا ذکر ننموده یا فراموش کرده وصیت بخلافت جناب حضرت امیر و امر بمتابعت اهلبیت رسولخدا صلعم بود که موجب حدیث ثقلین مانع از ضلالت است تا مطابق مضمون اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده باشد چنانچه در احادیث دیگر ثابت است اما آنچه گفته که اول دلیل برین مدعا آنست که چون از دیگر اصحاب از آوردن دوات و شانه پرسیدند در جواب فرمودند که فالذی انا فیه خیر مما تدعونی الیه یعنی شما میخواهید که وصیت نامه بنویسم آنحضرت پس مخدوش است باینکه از کجا ثابت شد که ضمیر مجرور در جمله تدعوننی الیه راجع است بکتابت وصیت نامه بر آنکه در رجوع ضمیر احتمالات دیگر نیز گفته اند ابن الجوزی میگوید راجع بسوال از مصلحت کتابت است یعنی آنچه من ام دران از تاهب برای لقای خدا و تفکر دران و نحو آن افضل است از آنچه سوال میکنید شما از مصلحت کتابت و عدم آن و محتملست که معنی این باشد که آنچه من دران هستم بهتر است از آنچه شما مرا بآن نسبت میکنید از هجر و هذیان و شنیدن من آنرا [illegible] که آنرا ترک کنم و ابن حجر که از اعاظم محققین اهلسنت است همین معنی را ظاهر گفته و از حصر یکه در باب ظاهر هست آن از کلامش مستفاد است پیداست که دیگر معانی غیر ظاهره است پس حاصل مخاطب با وجود تطرق این احتمالات که بر بعضی اولین و آخرین اش علمای اهل سنت تصریح کرده اند مطلبی را که خود فهمیده

موافق مطلوبش انگاشته متعصبین بکمال میکنند و این احتمالات با تحریر صحیح نمیدارد و معنای آنرا که نزد شبل ابن عمر ظاهر است ترک مینمایند و غیر ظاهر را اختیار مینمایند بلکه معنی ظاهر را محتمل هم نمیدانند ان هذا الشیء عجاب اما آنچه گفته و نیز ازین روایت ظاهر شد که چون آنحضرت بار دیگر جواب بی تعلقی و وارستگی ازین عالم باصحاب ارشاد فرموده حاضران باهمی جمهرایی و تنکیر جهانشد عمر بن الخطاب بی تسلی انها این عبارت گفت پس دانستی که از هیچیک روایات صحیح بخاری کشف این عبارت بعد از تنازع اصحاب و ارشاد فرمودن حضرت رسولخدا آنبار دیگر جواب بی تعلقی و وارستگی الثبت و مفهوم نمیشود بلکه مقوله عمر که بتصریح ابن عباس با لفظ بعض مذکورست قبل از تنازع و اختلاف حاضران مذکورست و از هیچیک روایت ظاهر نمیشود که عمر این عبارت را بعد از ظهور اختلاف و گفت و شنید گفته باشد اما آنچه ازینجا معلوم شد که این کلام از عمر ابن الخطاب بعد ازین گفت و گو شنید در مقام تسلیه اصحاب واقع شده نه در مقام ممانعت از کتابت پس چنانچه دانستی کذبیست که عدیل ندارد و بهتانی و دروغیست که بایانی نه در صحیح بخاری مسطورست قال النبی هلم اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان النبی قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت فاختصموا فاختلفوا فمنهم من یقول قربوا یکتب لکم النبی کتابا لن تضلوا بعده ومنهم من یقول ما قال عمر و در صحیح مسلم مذکورست قال النبی هلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول الله قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت و این عبارت صحیحین بابلغ دلالات واوضح ایضاحات دلالت دارد که این کلام عمر بن الخطاب قبل ازین گفت و شنید در مقام ممانعت واقع شده نه در مقام تسلیه اصحاب و نیز واضح میشود که باعث اختلاف حاضرین همین قول عمر شد که بعضی گفتند که امر پیغمبر را امتثال باید نمود و بعضی گفتند که قول همانست که عمر گفته یعنی دوات کتابت نیاریم و رسولخدا وصیت نامه نوشتن ندهیم پس با این تصریحات و ایضاحات چنین دعوی کاذبه زخرفه نمودن و آنرا در کتب درج ساختن کار مخاطب است و بس اما آنچه گفته منقطع الکلام در حقیقت آنست که حضرت امیرالمؤمنین نیز درین قصه حاضر بود باجماع اهل سیر از طرفین آه پس ادعای اجماع اهل سیر طرفین بر حضور جناب امیر درین قصه ادعای محض است دلیلی بران وارد نکرده و ادعای عدم نقل شیعه و سنی انکار جناب امیر را بر عمر نیز محض دعوی است و شهادت علی النفی که نزد خودش مقبول نیست اما آنچه گفته غیر از ابن عباس که در آن زمان صغیر السن بود الخ پس بدانکه اگر قول ابن العباس الرزیة کل الرزیة ما حال بیننا و بین ان یکتب لهم ذلک الکتاب بسبب صغر سن در زمان رسولخدا نزد اهل سنت محل اعتبار نباشد میباید که تمامی مسایل و معتقدات او محل اعتبار نباشد و حال آنکه تمامی اشاعره اهلسنت در جواز رویت باریتعالی اعتماد بر قول ابن عباس میکنند و روایت عایشه را که متضمن انکار جواز رویت باریتعالی است با وجود آن رد

و انکار درین جواب امیر
در صحاح و غیر آن منقول نیست

متضمن قصه قرطاس

[illegible]

عائشه که اهل سنت معتقد آن هستند از اعتبار ساقط می کنند اما آنچه گفته که لفظ ضلال در لغت عرب چنانچه بمعنی گمراهی در دین می آید بمعنی سهو و غفلت نیز در مقدمات دنیوی نیز بسیار مستعمل میشود نیز جوابش آنکه مخاطب در باب اول در بیان معتقدات اهلسنت گفته نصوص پیغمبر را ایشان محمول بر ظاهر است و مسکت نیست و نیک ظاهر گشت که مراد از لفظ ضلال در نصوص خدا و رسول گمراهی در دین باشد واگر در بعضی آیات قرآن و بعض احادیث نبوی بسبب بعضی قرائن مراد از لفظ ضلال سهو و تدبیر در مقدمات دنیوی هم بوده باشد موجب صرف این لفظ از معنی ظاهر آن در آیه و حدیث نمیتواند شد اما آنچه گفته پس درینجا هم مراد از لن تضلوا خطا در تدبیر ملکی است پس جوابش آنکه پیغمبر خدا در حیات خود و بعد با وجود نفی تعلقی و دلبستگی در هر وقت ارتحال و انتقال بجوار رب و درگاه الهی تدابیر ملکیه را بیان می نموده است اما آنچه گفته دلیل قطعی بر این اراده آنست در وقت [illegible] ساله در وحی و قرآن و تبلیغ احادیث اگر کفایت از برای ایشان نشده بود درین دو سه سطر چه هم کفایت از نکار تصویب شد پس عجب غلط فهمی ناحق کوششی دارد که چنین باطل سست ایشان را می فهمد که درین دو سه سطر کتاب جاوی جمیع خیر دنیا و آخرت و تمامی مصالح دنیویه و دینیه بود یعنی جناب امیر را خلیفه بلا فصل نوشتن و بر جمیع اقوال و اعمال و افعال و اعتقادات و غیره انتخاب کردن که از دو سه سطر هم کم است کافی بود اما در حدیث نسیان که ادعا دلیل قطعی بر مراد خود دانسته آن در حدیث سهو لحد الکفن ثنا دیت که علاج ندارد و آنچه گفته در تقه اول آنحضرت بار دیگر در همین مرض این دواء را بجا طرز مبارک خود آورده خود نخورد موقوف داشت الی قوله در صحیح مسلم موجود است که آنجناب عائشه صدیقه را در همین مرض فرمود ادعی لی اباک الخ پس مقدوح است باینکه این روایت در صحیح مسلم از موضوعات و مفتریات نواصب و خوارج است که در مقابله حدیث ائتونی بدواة و قرطاس الخ وضع کرده اند چنانچه علامه ابن ابی الحدید گفته

کقوله ولا تصدق الشیعة ان النص علی امامة علی کرم الله وجهه فانه لو کان ذلک لاشاعه و افشی ثم کثر الناقلون فی عصره و بعده الاعصار فلذلک لم یحصل التصدیق به انتهی و خود ابن ابی الحدید گفته که ائمه نزد اهلسنت نه معصوم اند و نه منصوص علیه انتهی بلفظ ابن ابی الحدید در شرح نهج البلاغه گفته فالذی اثبته البکریه فی هذا ما استنصاحها احادا فی مقابلة هذه الاحادیث نحو لو کنت متخذا خلیلا لهم وضعوه فی مقابلة حدیث الاخاء و نحو سد الابواب فانه کان لعلی فنقلته البکریة الی ابی بکر و نحو ائتونی بدواة و بیاض اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیه اثنان ثم قال یابی الله والمسلمون الا ابابکر فانهم وضعوه فی مقابلة الحدیث المروی فی مرضه ائتونی بدواة و بیاض اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده ابدا فاختلفوا عنده الخ اما آنچه گفته بر تقدیر ثانی حاجت نوشتن نبود زیرا که قبل ازین واقعه بحضور هزاران الخ پس جوابش آنکه حاجت نوشتن تاکید همان امر سابق بود تا اصحاب طلبه طلحه و زبیر و معاویه و عائشه و اعوان و انصار ایشان مجال انکار آن امر نماند [illegible] شبهات بر غیبت امام دوازدهم که اثنا عشریه معتقد و جازم بآن دارند در نقض شبهات باب هفتم

تمت بشرح و بسط تمام بعرض گذارش و بیان آمد فلیرجع الیه فتمت

حق

۸۵ ص

خیر و خاوی کما عشر شرح قوله ان قریباً الناس حقاً و باطلاً ۱۲

اور تفصیل دلایل اثبات وجود صاحب الامر علیہ السلام و رفع استبعاد ہت قوم کتاب عبقات الانوار مین اور مجملاً استقصاء الافحام مین مندرج ہے من شاء فلیرجع الیہا و الحمد للہ رب العالمین کتب معتبرہ مین منقول ہے کہ بعد اسکی کہ وہ مجمع بارشاد حضرت مقدس نبوی رخصت ہوا تو جناب امیر علیہ السلام کی دوات و قلم و قرطاس حاضر کئی اور جناب رسولخدا نے وصیت لکھوائی تا کہ امت گمراہ نہو نہتی اور مطابق اوس روایت کافی سی متضمن عطای جناب رسول بعض اشیا بجناب امیر علیہ السلام تحریر ہوئی ہے وہ روایت شیخ صدوق و شیخ مفید و شیخ طوسی ہے اور اکثر محدثان خاصہ و عامہ کی سندہای معتبرہ جناب امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام سی روایت کی ہے خاتمہ اوسکا یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ یا علی مجھے لٹا دو تب حضرت لیٹ گئی اور بلال سے کہا کہ دونو میرے فرزند یعنی حسن و حسین کو حاضر کر جب دونو صاحبزادے حاضر ہوئی تو اپنی سینہ مبارک سے لگا لیا اون دونون گل بوستان رسالت کو سونگھا اور بوسے لئے جناب امیر سے منقول ہے کہ مجھے خوف ہوا کہ یہہ امر شدت ضعف مین موجب تکلیف ہو مین چاہا حسنین کو اپنے پاس بلاؤن حضرت نی ارشاد کیا کہ یا علی انسے متعرض نہو کہ مین انکی خوشبو سونگھوں اور پیار کرون ع یہہ مجھسے ہین اور مین ایک ساعت انکو چھوڑونگا اور بعض ان پر ظلم کرینگے خداوندا یہہ امانت میری تیرے سپرد ہے اور صالح المومنین یعنی علی ابن ابیطالب کے بروایت شیخ مفید رضی اللہ عنہ جناب امیر و عباس و فضل ابن عباس نے حضرت سے پوچھا کہ بعد آپکی ان لوگون کا کیا حال ہوگا آنحضرت نی ارشاد کیا کہ تم پر ظلم کرینگی اون ایام مین جناب امیر شب و روز خدمت باسعادت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مین حاضر رہتی تھی ابن بابویہ و شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب وغیرہ علماء رحمہم اللہ تعالی نے بسندہای متواترہ جناب امیر و صادقین علیہم السلام سے اور ام سلمہ و عایشہ وغیرہ سے روایت کیے ہے کہ ایکدن جناب امیر واسطی کسی ضرورت کے کہین تشریف لیگئی تھی آنحضرت نی فرمایا کہ میرے حبیب اور میرے بھائی کو حاضر کرو عایشہ و حفصہ نے شیخین کو بلوایا جب آنحضرت نے اونکو دیکھا تو ردای مبارک سے مونھ چھپا کے دوسرے طرف پھیر لیا پھر حضرت نے فرمایا کہ میرے خلیل و حبیب اور میرے بھائی کو طلب کرو پھر اون دونون کو حاضر کیا پھر ویسا ہی ہوا اسی اثنا مین جناب سیدہ نی جناب امیر کو طلب کیا جب حاضر ہوئی تو جناب رسولخدا نے اپنی سینہ مبارک سے لگا کے اپنی ردای مبارک مین چھپایا عرصہ دراز تک اسرار الہی بیان فرماتے رہی بعضی صحابہ بیرون دروازہ حاضر تھی جب جناب امیر وہان تشریف لائی تب لوگون نے سوال کیا کہ حضرت نے کیا کیا اسرار آپسے بیان کئے جناب امیر نی ارشاد کیا کہ مجھے ہزار باب علم کا تعلیم فرمایا ہی جسکی ہر باب سی ہزار باب مجھپر مفتوح ہوئی بروایت ثانی جناب

ع دیکھون اور یہہ بھی دیکھین کہ بعد میرے کیسی مصیبتہای عظیمہ ان پر نازل ہونگی اور خدا لعنت کری اوس شخص پر جو اونکو

امیر کو اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا کہ یا علی تو وصی اور جانشین میرا ہی میری امت مین بعد میری دوست تیری دوست میری ہین اور دوست میرا دوست خدا ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن دشمن خدا ہے یا علی تیرے امامت کا منکر ایسا ہے جیسا کہ منکر میرے رسالت کا انتہی شیخ الطایفہ ابوجعفر محمد بن حسن الطوسی نی بسند معتبر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین حاضر خدمت با سعادت تہا کہ جناب سیدہ با چشم اشکبار تشریف لائین آنحضرت نے جب جناب سیدہ کو باین اضطراب دیکہا تو فرمایا کہ جناب باری عز اسمہ تمہاری آنکہونکو روشن کری اور کبہی نہ رلاوی سبب گریہ کا کیا ہی جناب سیدہ نی عرض کیا کہ کیونکر نہ روؤن حالانکہ آپکا یہ حال ہے جناب رسولخدا نی فرمایا کہ ای فاطمہ توکل کر خدا تعالی پر اور صبر کر جسطرح سی صبر کیا تیرے اماہای طاہرین نی جو انبیا تہی اور تیری مادران گرامی نی کہ ازواج انبیا [illegible] تہی ای فاطمہ کہ بشارت دون تجہی بس حق تعالی نے جمیع مخلوق سے تیرے پدر بزرگوار کو برگزیدہ کیا اور برسالت مبعوث کیا اوپر کافۂ خلقت کے اور پہر علی کو اختیار کیا کہ یعنی بامر الٰہی تیرا عقد اوسکی ساتھ کیا اور اپنا وصی و جانشین قرار دیا ای فاطمہ حق علی کا جمیع اہل اسلام پر سب سی عظیم اور اسلام اوسکا قدیم ہے اور علم اوسکا سب سی زیادہ ہی اور حلم اوسکا اعظم ہی میزان اوسکی قدر و منزلت کی سب سی ثقیل ہی علی سابق الایمان ہے اور بعد اوسکی خدیجہ ایمان لائین اور علی وہ شخص ہے جسنی اول نصرت کی اپنی نبی کی ای فاطمہ علی میرا بہائی ہے اور برگزیدہ ہی اور ابو الحسنین ہے کہ وہ فرزند میری ہین جناب باری عز اسمہ نی چند خصلتین نیک علی کو عطا کی ہین کہ پہلی اوس سی کسیکو وہ عطا نہین ہوئین اور بعد اوسکی بہی کسیکو عطا نہونگی پس صبر کر ای فاطمہ اور جان کہ باپ تیرا عنقریب خدای تبارک وتعالی سی ملحق ہوگا جناب سیدہ نی عرض کیا ای پدر بزرگوار آپ نی اول مجہی خورسند کیا پہر غمگین آنحضرت نی ارشاد کیا کہ ای نور نظر فرحت دنیا غم سی ملی ہوئی ہے پہر حضرت نی فرمایا کہ جناب باری نی مخلوقات کے دو حصہ کیی مجہی اور علی کو اعلی قسم مین رکہا کہ وہ اصحاب یمین سے ہین اور پہر اوسکی قبیلی قرار دی مجہی اور علی کو بہترین خاندان مین قرار دیا چنانچہ فرمایا خدا تعالی نے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا پہر خدا تعالی نی اہلبیت مین سی مجہی برگزیدہ کیا پس مین بہترین فرزندان آدم ہون اور علی افضل ترین عرب ہی اور تو سیدہ نسا عالمیان ہے اور حسنین سیدان جوانان اہل جنۃ ہین ای فاطمہ تیرے ذریت سی ہے مہدی کہ خدا تعالی اوسکی برکت سی زمین کو عدل و داد سی پر کریگا بعد اوسکی کہ جور و ظلم سے پر ہوگی کتب معتبرہ مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ اسی مرض مین ایکدن آنحضرت نی جناب سیدہ سی فرمایا کہ جب مین دار دنیا سی انتقال کرون تو مونہہ پر طمانچہ نہ مارنا اور اپنی بالونکو پریشان نکرنا اور واویلا نہ کہنا اور مجہہ پر نوحہ نکرنا اور شیخ مفید نی روایت کی ہی کہ جب علت

جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قریب ہوئی جناب امیر المومنین علیہ السلام سی ارشاد کیا کہ یا علی سر میرا اپنی دامن مین رکھنا اور جب روح میری مفارقت کری تو مجکو قبلہ رو کر دینا اور متوجہ میری تجہیز کے ہونا اور وقت انتقال سے تا دفن مجھسی مفارقت نہ کرنا اور ان سب امور مین خداتعالی سے استعانت کرنا جب جناب امیر نی سر مبارک دامن مین رکھ لیا تو آنحضرت بیہوش ہوئی پس جناب سیدہ نی نظر جمال بی مثال پر کی ندبہ کیا اور یہہ شعر پڑہا شعر وابیض یستسقی الغمام بوجہہ * ثمال الیتامی عصمۃ للارامل * یعنی قربان جاون فاطمہ کی اس صورت پرنور پر سے کہ جسکی برکت سی تمام عالم مین مینہ برستا تہا اور مداحون مین اوس ذات بابرکات پر جو باپ تہا یتیمونکا اور وارث تہا بیوونکا جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نی آواز گریہ وبکا جناب سیدہ کی سنی تو چشم مبارک کو کہولا اور فرمایا کہ اے فاطمہ اے نور چشم یہہ شعر ہمارے عم ابوطالب کا ہے یہہ نہ کہو بلکہ تم یہہ کہو کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیۃ اور چونکہ جناب سیدہ بہت روتی تہین اسواسطی آنحضرت نے انکو اپنی پاس بلایا اور کچہ کان مین کہا پس جناب سیدہ اوسوقت خوش ہوگئین جب بعد انتقال جناب حبیب ایزد متعال کی کسی نے جناب سیدہ سی پوچہا کہ وہ کیا راز تہا کہ جسکی سبب سی اندوہ تمہارا مبدل بخوشی ہوا اور اضطراب نی تسکین پائی جناب سیدہ نی فرمایا کہ میری پدر بزرگوار نی مجھسی ارشاد فرمایا ہی کہ اہلبیت مین سے پہلی مین اپنی پدر سی ملحق ہونگی اور مدت میری زندگی کی دراز نہوگی اس سبب سی مین خوش ہوئی کیونکہ جان لیا مین نی کہ مدت مفارقت میری آنحضرت سی زیادہ نہوگی اور کتاب بحار الانوار مین منقول ہے کہ اونہی دنون مین جبرئیل امین نازل ہوئی اور کہا کہ حقتعالی نی بعد تحفہ سلام کی ارشاد فرمایا ہی کہ ہمین تمہاری لئی اپنی نعمتون سی مہیا کیا جو کچہ کہ چاہا اور عنقریب بہشت عطا فرماوینگی بعد اوسکی جبرئیل نی عرض کی کہ یا سید المرسلین حقتعالے نی یہہ کافور جنت آپکی لئی بطریق ہدیہ بہیجا ہی اور ارشاد فرمایا کہ پہلی آپ اپنی لئی اسمین سی لیجئی اور باقی اپنی اہلبیت پر تقسیم کیجئی پس مشہور یہہ ہے کہ آنحضرت نی اوس کافور کے چار حصہ کئے ایکحصہ اوسمین سی اپنی حنوط کی واسطہ لیا اور ایک ایک حصہ جناب امیر و جناب سیدہ و امام حسن علیہم السلام کو دیا راوی کہتا ہی کہ جب اوس کافور جنت سی امام حسن علیہ السلام بہی حصہ پا چکی اور کچہ امام حسین علیہ السلام کو مرحمت نہوا بہ نظر حسرت و یاس اوس مظلوم نی اپنی نانا کیطرف دیکہا اور رو دیا اور عرض کیا کہ ای نانا جان تعجب ہی کہ آپ نی اس کافور جنت سی سب کو مرحمت کیا لاکن مجہی کو اسمین سے نہ دیا آیا مین لایق اسکی نہ تہا جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی یہہ کلام جگر خراش اپنی فرزند مظلوم سے سنا تاب ضبط نہ لاسکی بی اختیار ہو کر حسین کو اپنی گلی سے لگا لیا اور بار بار لب و دندان حسین کے بوسی لیتی تہی اور روتی تہی جب امام حسین نی بہت اصرار کیا جناب رسولخدا نی رو دیا اور فرمایا کہ ای فرزند

ولیکن تو وہ مظلوم ہے کہ بعد میری ایک روز زمین کربلا پر یکہ و تنہا غریب الوطن بصد حسرت تشنگی میں غسل کو مفقود
فرمائیگا پس گردن سے ذبح کیا جائیگا اور لاش تیری بے غسل و کفن اور بے دفن ریگستان گرم پر پڑی رہیگی لیکن تجھکو
اس لئی حاجت کافور کی نہین ملکہ غسل تیرا تیرے خون سے اور حنوط تیرا خاک کربلا ہوگا سبب اسکی یہہ خبر وحشت
اثر سنانی خانہ رسولخدا مین اور بہی کہرام اور قیامت برپا ہوئی خاصۃً حال جناب سیدہ کا ایسا متغیر ہوا کہ قریب تہا
کہ روح مقدس اون معصومہ کی بدن مبارک سے نکل جاتی کبہی اپنی پدر بزرگوار کی مفارقت پر نوحہ و فریاد کرتین
تہین اور کبہی اپنی فرزند حسین کی بیکسی پر گریان و نالان تہین اور رسولخدا بہی اسقدر روئی کہ غش آگیا کشف الغمہ
مین جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایام مرض جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حضرت جبرئیل
شب و روز آتی تہی اور کہتی تہی السلام علیک یا رسول اللہ خداتعالی نی بعد تحفہ سلام کی ارشاد فرمایا ہی کہ کیسا
مزاج آپکا اگرچہ خداتعالی آپکی حال کو آپسی بہتر جانتا ہے مگر واسطی اسکی کہ آپکی قدر و منزلت و شرف و کرامت
زیادہ ہو جیسا کہ آپکو کافہ مخلوقات پر شرف دیا ہی مجہی واسطی عیادت کی بہیجا ہے اور نیز کہ یہہ عیادت سنت
ہو امت مرحومہ مین آنحضرت جواب مین کیفیت مزاج کی فرماتی تہی اور جبرئیل کہتی تہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
مثل آپکی خداتعالی کے نزدیک کسی کے قدر و منزلت نہین اور یہہ مرض صرف واسطی ہے کہ خدای تبارک و تعالی
صدای دعا و عبادت مرض و تندرستی مین سنی اور درجات تمہاری آخرت مین عالی کری آنحضرت ارشاد
کرتی تہی کہ مین حمد کرتا ہون خداتعالے کی حضرت جبرئیل فرماتی تہی کہ ایزد سبحان حمد کرنی والونکو
دوست رکہتا ہے اور نعمتون کو اونپر زیادہ کرتا ہے جناب امیر علیہ السلام سی منقول ہے کہ جب آخر مرتبہ
حضرت روح الامین تشریف لائی تو فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کیا حال ہے آپکا حضرت نی ارشاد کیا کہ
آثار مرگ کو دیکہتا ہون اور قریب ہے کہ انتقال کرون حضرت جبرئیل نی کہا کہ بشارت ہو آپکو کہ جناب باری
عز اسمہ نی بسبب مرض کے درجات آپکی بلند کئی باوجودیکہ کوئی آپکی درجہ کو نہین پہونچتا ہے تب آنحضرت نے
ارشاد کیا کہ ای جبرئیل ملک الموت نی رخصت طلب کی ہے کہ ای حضرت جبرئیل نے کہا کہ پہلی اس سے
کبہی ملک الموت نے کسی سے رخصت نہین طلب کی اوسوقت آنحضرت نی اہلبیت کو واسطی وداع کی طلب کیا
پس پہلی جناب سیدہ کو اپنی سینہ پر نور سی لگا کی کچہہ راز کہی پہر حسنین علیہم السلام کو طلب کیا اور بوسہ پیشانی لیے
کی لیتی درانحالیکہ اشک چشم مبارک سی جاری تہی عروۃ الاسلام نی بسند معتبر جناب صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ ایک شخص قریشی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو
اور عرض کیا کہ کیفیت وفات جناب سید انس و جان رسول ایزد منان بیان فرمائی حضرت نی فرمایا کہ سنا
مین اپنی پدر مظلوم سید الشہدا علیہ السلام سی کہ تین روز قبل از انتقال جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل امین

نازل ہوے

نازل ہوئی اور عرض کیا کہ خدا تعالی نے مجھے بھیجا ہے طرف آپکی واسطے عیادت کی اور سوال کیا ہے آپکی حال کا جبکو خود بہتر جانتا ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے جبرئیل مین علیل ہوں تیسرے دن پہر حضرت جبرئیل مع ملک الموت کے آئے اور ساتھہ اونکے ایک اور فرشتہ تہا کہ موکل ہے اوپر ہوا کے پس جبرئیل قبل از ملک الموت داخل ہوئے اور وہی پیغام سابق عرض کیا اور وہے جواب سنا بعد اوسکے ملک الموت نے اجازت حاضر ہونے کی چاہی پس جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ملک الموت اجازت چاہتے ہین کہ حاضر ہوں پہلے اس سے کبھی انہوں نے اجازت نہین چاہی اور بعد آپکے پہر کسی سے اجازت کے طلبگار نہوں گے پس حضرت نے فرمایا بہتر ہے آئیں جب اجازت پائی تو ملک الموت حاضر ہوئے اور ادب سے سامنے استادہ ہوکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدای تبارک وتعالے نے مجھے آپکی خدمت مین بھیجا ہے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ اطاعت کروں آپکی امر کے اگر حکم ہو تو روح مقدس کو قبض کروں والا قبض روح مراجعت کروں اوسوقت جبرئیل امین نے عرض کیا کہ خدای تبارک وتعالے آپکی لقا کا مشتاق ہے تب حضرت نے ملک الموت سے ارشاد کیا کہ تم اپنے شغل مین مصروف ہو تب جبرئیل نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ آخری آنا میرا تہا زمین پر وحی لیکے اور دنیا مین صرف یہی حاجت تہی اب مجکو دنیا سے کچھ کام نہین جب روح مقدس حضرت کی جسم مطہر سے جدا ہوئی تو ایک فرشتہ واسطے تعزیت کے آیا کہ آواز اوسکی سنتے تہے اور اوسکو دیکہتے نہ تہے پس کہا اوسنے السلام علیک ورحمة الله وبرکاته

الحدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث طویل مین منقول ہے اور خاتمہ اوسکا یہہ ہے کہ جناب رسولخدا جناب سیدہ کی گہر مین تہے اور گرد و پیش حضرت حسنین و جناب سیدہ مصروف نوحہ وبکا تہے کہ ملک الموت نازل ہوا اور عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا علیک السلام اے ملک الموت عرض بعد اجازت کی گہر مین آیا حضرت نے فرمایا کہ تہوڑا صبر کر کہ جبرئیل امین جناب باری سے میرے پاس آئیں پس یہہ سنکے ملک الموت باہر آئے اس اثنا مین جبرئیل آئے اور کہا کہ اے ملک الموت دربانے آسمان واہین اور حوریاں بہشت نے اپنے تئیں آراستہ کیا ہے ملک الموت نے کہا کہ حضرت تمہارے منتظر ہین تاہمکہ دونو حضرت کے سامنے آئے اور حضرت کے قریب ہوئے جتے کہ جبرئیل جانب راست اور میکائیل جانب چپ اور ملک الموت سامنے سے مشغول قبض روح ہوئے ابن عباس کہتے ہین کہ اوسدن جناب رسولخدا فرماتے تہے کہ حاضر کرو میرے حبیب کو جب جناب امیر سامنے آئے تو حضرت بہت مسرور ہوئے اور مکرر ارشاد کیا کہ یا علی قریب میرے آؤ اور پہر حضرت نے جانب بالین جگہہ دی اور متوجہ عالم قدس ہوئے اس اثنا مین حسنین آئے اور آنحضرت کو اس حال سے دیکھا تو صدای واجداہ وا محمداہ بلند کی اور روتے روتے حضرت کی سینہ سے جا لگے جناب امیر نے چاہا کہ حسنین کو ہٹالین اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ یا علی انہے متعرض

ہو کہ یہہ دو چیزین ہی ہین جانتا ہون کہ مین اونکو ودیع کرون اوز یہہ تجہی وداع کرین بعد میری یہہ دونو بہر
ستم و تیغ ظلم شہید ہونگی پہر تین مرتبہ مکرر فرمایا کہ جو شخص ظلم کری میری سو ہصوف پر خدا اوس پر لعنت
کری پہر جناب امیر کا مونہہ لحاف مین لی لیا اور اسرار الٰہی و علوم نامتناہی دیر تک بیان کرتی رہے
تا اینکہ روح اقدس نے مفارقت کی پس امیر المومنین نے فرمایا خدا تمکو اجر دی مصیبت پیغمبر خدا مین تحقیق خداوند عالم
نی روح برگزیدہ بنی آدم کو طرف اپنی طلب کیا پس صدای شیون و خروش اہلبیت سے بلند ہوئی ایک گروہ اصحاب
نی کہ غصب خلافت کیواسطی سقیفہ کو گئی تہی تعزیت و مصیبت مین موافقت اہلبیت کے نکی عروۃ آلام
نی بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب امیر نے فرمایا کہ پہلی امتحان جو بعد آنحضرت کی مجہپر وارد ہوا یہہ تہا کہ بخصوص
واسطی میرے بغیر جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے مونس ومیاور نہ تہا کہ اوسپر اعتماد کرون یا اوس
سی امید دوستی کے رکہون اور مجہکو خورد سالی سے جناب رسولخدا نی تربیت کیا تہا اور جب مین سن تمیز کو
پہونچا تب بہی مجہکو جدا نہ کیا تا اینکہ مجہی یتیمی مین کوئی تکلیف نہوئی بلکہ حضرت ہی متکفل میری عیال کی
رہی اور مجہی مشقت طلب روزی سے بی نیاز کیا اور کبہی محتاج نہوا مین برکت حضرت کی اور مانند اسکی
بہت سی احسان کئی امور دنیا مین اور یہہ احسان باوجود زیادتی کے نہایت قلیل تہے مقابل مین اون امور
کی مخصوص کیا تہا مجہکو ساتہہ اوسکی درجات عالی و کمالات نفسانی و علوم ربانی و رہنمای سلوک مراتب قرب و حال
ملک متعال سے اور تحلی کرنے مین ساتہہ آداب حسنہ کی آداب و افعال مین پس نازل ہوا مجہپر بسبب انتقال
حضرت کے ایسا حزن واندوہ کہ اگر پہاڑ پر بہی یہہ مصیبت پڑتی تو تاب تحمل نہ لا سکتی پس مینی لوگون
کو اس مصیبت مین حالات مختلفہ مین پایا بعض لوگون کا یہہ حال تہا کہ گریہ کو ضبط نکر سکتی تہی اور متحمل اس
مصیبت کے نہ تہی اور شدت جزع نے اونکو بی صبر کر دیا تہا اور عقل اونکی پریشان تہی اور یہہ مصیبت
حائل تہی درمیان فہم و افہام و سمع وکلام کے اور یہہ تہا حال قریبان آنحضرت کا اہلبیت سے اور فرزند
عبد المطلب سے اور بعض تعزیت کرتی تہی اور امر بصبر کرتے تہی اور بعض مساعد تہی بکا مین پس باوصف
اس مصیبت عظیم کے جو مجہپر وارد ہوئی تہی دامن صبر کو مینی ہاتہہ سے ندیا اور مصروف ہوا طرف
امور کے جو حضرت نی ارشاد فرمائی تہی مثل تجہیز وتکفین وغسل ودفن کے اور جمع کرنے کتاب خدا مع دیگر
وصایا کے جو ارشاد ہوئی تہین **شیخ طبرسی** نی لکہا ہے کہ جب حضرت نی دنیا سی انتقال
کیا تو سامنی حضرت کے پردہ لٹکا دیا تہا اور حضرت امیر غایت غم واندوہ سی سر بزانوی تفکر بیٹہی تہی اور ہوا سے
پردہ جناب امیر کے مونہہ سے لگتا تہا اور در اقدس پر کچہ صحابہ بیٹہی تہی اور آوازین نوحہ و بکا کے بلند
تہین کہ ناگاہ اندرون خانہ سے صدا بلند ہوئی مگر شخص قائل معلوم نہین ہوتا تہا کہ کہا اوسنی کہ تمہارے

پیغمبر کی

پیغمبر نی طاہر و مطہر دنیا سی انتقال کیا ہی تو ہمی بغیر غسل کے دفن کرو جناب پیغمبر نی فرمایا کہ دور ہوا ی دشمن خدا اگر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھکو امر بغسل کیا ہے پس ایک آواز نی منادی ندا کی کہ جلدی کرو غسل مین اور دو وقت غسل الناس من ان یسمعہ انکر [illegible] **شیخ مفید** و جناب **سید مرتضی** رضی اللہ عنہما نی ابن عباس سے سند معتبر روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے دنیا سی دار بقا کے طرف رحلت کی تو جناب امیر مشغول غسل ہوی عباس و فضل ابن عباس حاضر تھی اور غسل مین معین تھی جب غسل سے فارغ ہوئی تو تکفین کئے اور حضرت کا مونہہ کھولا اور پردہ اٹھایا اور کہا کہ مان باپ میرے فدا ہون آپ پر کہ طیب و طاہر تھی زندگی مین اور بعد موت کے اور منقطع ہوی ساتھہ وفات آپکی وہ چیز کہ نہ موقوف ہوی تھی کسی نبی کے انتقال سے یعنی وحی آسمانی اور آپکے انتقال کے مصیبت ایسے عظیم ہے کہ تسلی دیتی ہے اور مصایب کو اور واقع وفات ایسا عام ہی کہ کافہ خلقین صاحب مصیبت ہین اگر آپ امر بصبر و نہی فزع سے نکرتی تو ہم سب آنکہو نکا پانی نکال دیتی اور درد مصیبت کی دوا نکرتی بلکہ ہمیشہ مصیبت مین رہتی اور حزن آپکی مفارقت کا کبھی دور ہونیکا میرے مان باپ فدا ہون آپ پر مجھی یاد کیجیئیگا نزدیک خدایتعالی کے اور مجھی فراموش نفرمائیگا یہ کہکی پیشانی مبارک کے بوسلیئے آہ سرد کھینچی اور شدت رقت سی زمین پر گر گئی اور پہر روی مبارک کو کفن مین چھپادیا منقول ہی کہ [illegible] جناب امیر کے تجہیز و تکفین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین سے کے ثقۃ الاسلام کلینی نی بسندہای معتبرہ روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا کو تین کپڑون مین کفن دیا ایک برد حبرہ کہ سرخ تھی دو جامہ سفید صحاری سی اور نیز ثقۃ الاسلام روایت کی کہ پہلی جناب امیر نی نماز جنازہ ادا کی اور پہر لوگون کو اجازت دی کہ دس دس نفر حجرہ شریف مین داخل ہوکر نماز جنازہ پڑہین اور رخصت ہون جو لوگ وہان حاضر تھی انہین سے دس دس نفر اسیطرح نماز پڑہتی تھی شیخ طبرسی نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ روز دوشنبہ سے تا صبح سہ شنبہ آتی اور صلوات پڑہ پڑہکر چلی گئے جناب امیر نے اول نماز جنازہ کے ادا کی بعد اوسکی قبر شریف مین تشریف لیگئی اور فضل ابن عباس بھی قبر مین اتری دروازہ حجرہ کا بند کر دیا تہا اوس بن خولی انصاری سوراخ در سی دیکھتا تہا اوسنی کہا کہ قسم ہی تمکو میرا حق قطع نکرو بعد اس سعادت عظمی سے مجھی بھی بی بہرہ نرکہو پس جناب امیر نی اوسکو بھی طلب کیا اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ جنازہ حضرت کا کس جانب قبر کی رکہا تہا حضرت نی فرمایا کہ پایین قبر جنازہ رکہا تہا احتجاج طبرسی و کتاب سلیم ابن قیس ہلالی مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ جب جناب امیر تغسیل جناب رسولخدا سی فارغ ہوی تو مجھی و ابوذر و مقداد و حسنین و جناب سیدہ کو حجرہ مین لیگئی پس حضرت امام ہوی اور ہمنی عقب سر حضرت صف باندہی اور ہم سی پیچھی جناب سیدہ تھین ہمنی نماز پڑہی بعد اوسکی دس دس نفر مہاجر و انصار

وفات

داخل حجرہ ہوکی صلوات پڑہتی تہی اور نماز وہی تہی جو اول مرتبہ پڑہی گئی کتاب نہج البلاغہ مین مذکور ہے
کہ جناب امیر نے بعد انتقال جناب سیدہ خطاب کیا طرف جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور عرض کیا
کہ تحقیق مصیبت آپکی مفارقت کی ایسی بزرگ ہی جو مجہی صبر دیتی ہی ہر مصیبت سے کیونکہ مینی اپنی ہاتہہ سے
آپکو لحد مین رکہا اور روح مقدس مفارقت کی آپکی جسم مطہر سے درانحالیکہ سر مبارک آپکا میری دامن مین تہا
اور ایک ور خطبہ مین فرمایا ہی کہ جب قبض ہوئی روح جناب رسول الثقلین تو سر مبارک میری دامن مین تہا
اور خود متوجہ ہوا مین غسل مین اور ملائکہ معین تہی اور ملایکہ بکثرت آتی او جاتی تہی اور جو صلوۃ حضرت پر بہیجتے
تہی مین اسکو سنتا تہا تا آنکہ جسد مطہر اوس آفتاب رسالت کا اپنی ہاتون ضریح مقدس مین چہپا دیا پس کون ہے
کہ مجہسی زیادہ مستحق حضرت کا ہو زندگی مین یا بعد وفات کی منقول ہے کہ قبر آنحضرت پر سرخ سنگریزے
ڈالدئی اور ثقۃ الاسلام نے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر کو وصیت کی تہی
کہ بعد انتقال مجہی اسی مقام مین دفن کر دینا اور قبر کو زمین سی بقدر چار انگشت کی بلند کرنا اور پانی میری
قبر پر چہڑکنا **شیخ طبرسی** نے ام سلمہ سی روایت کی ہے کہ جب حضرت نے انتقال کیا تو مینی اپنا ہاتہہ سینہ
مبارک پر رکہدیا تہا پس کئی ہفتہ تک بوئی مشک اوس ہاتہہ سے آتی تہی **القصہ** احادیث معتبرہ سے
ثابت ہی کہ جناب رسولخدا بہی شہید ہوی چنانچہ بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ
تفصیل اوسکی سابق مین گذری انا للہ وانا الیہ راجعون وصلوات اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ
اجمعین **شیخ مفید** و**شیخ طوسی** بلکہ جمیع محدثان خاصہ وعامہ نے نقل کیا ہے کہ جب جناب رسولخدا
نے دار دنیا سی رحلت فرمائی تو منافقین مہاجر وانصار مانند شیخین وعبدالرحمان ابن عوف وغیرہ نے
اہلبیت کو اوسی حال مین چہوڑا اور متوجہ تجہیز وتکفین نہوی اور اہلبیت مین کسی کو پرسا تک ندیا اور سیدہے
سقیفہ بنی ساعدہ کی راہ لے اور قصد غصب خلافت کا کیا اور اسی واسطہ اکثر کو حضوری جنازہ جناب
رسولخدا نہی نصیب نہین ہوئی اور جناب امیر نے بریدہ کو اونکی پاس بہیجا کہ نماز جنازہ پر حاضر ہون
مگر اونہون نی سقیفہ سے مراجعت نکی اس عرصہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مدفون ہو چکے
غرض اونہون اس سقیفہ مین ابوبکر کو خلیفہ قرار دیا ابوبکر لوگون سے بیعت لے چکا تو ایک انصاری
خدمت جناب امیر مین آیا اوسوقت جناب بیل سی قبر شریف حضرت رسولخدا کو درست کرتے تہی پس اوسنے
عرض کیا کہ بعض منافقین نے ابوبکر سی بیعت کی کہ مبادا تم بعد دفن جناب رسولخدا کی قصد خلافت کا
کرو پس جناب امیر نے بیل کو ہاتہہ سے رکہدیا اور اس آیہ شریفہ کی تلاوت کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلہم فلیعلمن اللہ

الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین ام حسب الذین یعملون السیئات ان یسبقونا ساء ما یحکمون مترجم کہتا ہی کہ مقدمہ سقیفہ نہایت طول وطویل ہے اور تفصیل اوسکی انشاء اللہ اپنے کسی اور جلد مین لکھی جائیگی لاکن یہان صرف ایک دو روایتین مشعر عدم علم خلیفہ اول بوقت وفات و حال کفن و دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ لکھی جاتی ہین تاکہ ناظر ماہر کو یقین ہو جاوے کہ یہہ حضرات ایسے والہ و شیدائے خلافت تہی کہ خدمت آخر سے بہی محروم رہے اور نماز جنازہ بہی اونکو میسر نہ آئی بلکہ ایسی بہی الطلب تہی کہ ماتم سید الثقلین و رسول خافقین مین کچہہ اہتمام نکیا اور اوس مصیبت مین ایکدم بہر بہی مشغول نہ ہوئے بلکہ بطمع خلافت دنیاوی دنیہ سقیفہ کو گئے چنانچہ کنز العمال مین مذکور ہے عن سعید بن یربوع جاء علی ابن ابیطالب یوما متقنعا متحازنا فقال لہ ابو بکر اراک متحازنا فقال لہ علی انہ عنانی ما لم یعنک فقال اسمعوا ما یقول انشدکم اللہ ترون احدا احزن علی رسول اللہ منی انتہی خلاصہ یہہ ہے کہ سعید بن یربوع سے منقول ہے کہ جناب امیر تشریف لائے درحالیکہ غمگین و پراندوہ تہے ابو بکر نے ان سے کہا کہ مین آپکو اندوہناک دیکہتا ہون پس جناب امیر نے فرمایا کہ مجہی اندوہناک کیا اوس چیز نے کہ تجہی حزن اوس سے نہین ہوا یعنی وفات جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پس ابو بکر نے کہا لوگو سنتے ہو قول علی کو قسم ہے تمکو کہ آیا تمنے کسیکو غمناک مجہسی زیادہ اوپر رسولخدا کی دیکہا ہے انتہی محصلہ پس ایسی شہادت امیر المومنین و افضل الصدیقین کہ باجماع شیعہ معصوم و باعتراف مخالفین محفوظ عن الکذب والافترا ہین ثابت ہوا کہ وفات جناب رسولخدا سے ابو بکر کو ہرگز رنج و ملال نہین ہوا اور مقابل شہادت جناب امیر کے قول ابو بکر کا کچہہ اعتبار نہین اور نیز کنز العمال مین بیچ حرف ہمزہ کے کتاب الامارہ خلافت ابو بکر مین مذکور ہے عن عروۃ ان ابا بکر وعمر لم یشہدا دفن النبی وکانا فی الانصار فدفن النبی قبل ان یرجعا انتہی خلاصہ یہہ کہ ابو بکر و عمر حاضر نہ تہی دفن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور تہی انصار مین پس دفن کئی گئی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ قبل اوسکی کہ وہ مراجعت کرین انتہی اور محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار تفسیر قول عمر مین کہا ہے قولہ فما حضرنا ای من دفن النبی ونحوہ لان اہمال امر المبایعۃ کان مودیا الی الفساد الکلی واما دفنہ فقد تولاہ العباس وعلی وجماعۃ انتہی اور کرمانی شارح بخاری نے بیچ شرح حدیث عمر کے کہ مشتمل ہے اوپر قصہ سقیفہ کے کہا ہے قولہ فما حضرنا النبی ای من دفن رسول اللہ ونحوہ لان اہمال امر المبایعۃ کان موجبا الی الفساد الکلی واما دفنہ فکان عباس وعلی وطائفۃ مباشرین لہ وما کان یلزم من اشتغالنا بالمبایعۃ محذور من ذلک انتہی پس ان عبارتون سے ظاہر ہے کہ ابو بکر وعمر دفن جناب رسالتمآب مین شریک نہین ہوئے اور بیعت سقیفہ کو کہ عین اتباع ہوا و ہوس نفسانی تہی ترجیح دی

تجہیز وتکفین وتدفین جناب رسولخدا پر مقدم جانتی تہی اور کتاب المختار صحیح بخاری مین مذکور ہے عن عائشہ قالت دخلت علی ابی بکر فقال فی کم کفنتم النبی قالت فی ثلاثة اثواب بیض سحولیة لیس فیہا قمیص ولا عمامة وقال لہا فای یوم توفی رسول اللہ قالت یوم الاثنین الخ اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابوبکر ہرگز شامل تجہیز وتکفین نہ تہا اور اوسکو معلوم نہ تہا کہ جناب رسولخدا کا کتنی پارچون کا کفن تہا اور ایسی غفلت وبی اعتنائی وفات آنحضرت کی طرف تہی کہ روز وفات کو بہی سہو کیا تہا والا عائشہ سی سوال یوم توفی کیا تہا چہ اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین اس قول کے شرح مین کہا ہے ویحتمل ان یکون السؤال عن قدر الکفن علی حقیقتہ لانہ لم یحضر ذلک لاشتغالہ بامر البیعة انتہی پس اس عبارت سی واضح ہوا کہ ابوبکر تکفین وتدفین جناب رسالت مین ہرگز حاضر نہ تہا پس محل تامل وغور ہے کہ اگر کوئی شخص ادنی مسلمین سے انتقال کری شراکت اوسکی تجہیز مین مستحبات سی ہی نہ کہ سرور کائنات وافضل مخلوقات ہادی دنیا ودین محبوب رب العالمین طرف عالم بقا کی رحلت فرماوین اور شیخین دفن مین شریک نہون بلکہ التفات بہی نکرین اور پہر اہلسنت کو ادعا ہی کہ یہہ حضرات کمال صداقت واخلاص واختصاص آنحضرت سی رکہتی تہی سبحان اللہ کیا صداقت واختصاص ہے علاوہ بران خود ابوبکر نی اعتراف کیا ہی اپنی قساوت قلبی کا چنانچہ تاریخ الخلفا مین مذکور ہی اخرج ابو نعیم فی الحلیة عن ابی صالح قال لما قدم اہل الیمن زمان ابوبکر وسمعوا القران جعلوا یبکون فقال ابوبکر ہکذا کنا ثم قست القلوب انتہی یعنی جب اہل یمن آئی زمان ابوبکر مین اور قران سنکی روتی وہ تو ابوبکر نی کہا کہ ہم بہی ایسی تہی یعنی قران سنکی روتی تہی لاکن بعد اس حال کے قلوب مین قساوت پیدا ہوئی انتہی اور جو تاویل سیوطی نی کی ہی وہ باطل ہی کیونکہ بکا عند استماع القران آیات واحادیث حبیب یزدان مین وارد ہوئی ہی اگر یہہ امر معاذ اللہ مذموم ہوتا تو یہہ ممکن نہ تہا انتہی ملتقطا عن التشنیع احادیث کثیرہ سی ثابت ہی کہ جو شخص نماز جنازہ معصوم مین شریک ہو وہ مغفور ہے پس آنحضرات کی زندگی مین دو معصوم نی انتقال کیا اور دونو کی نماز جنازہ سی محروم رہی والحمد للہ رب العالمین والصلوٰة علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین

خاتمہ

خاتمہ اور اوسمین کئی امر ہین امر اول بیچ بشارت انبیای سابقین کی واسطی حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ وآلہ کی پس مخفی نرہی کہ علمای اعلام رحمہم اللہ دار السلام نی بہت سے بشارتین نقل کئی ہین لاکن یہان ایک بشارت زبانی حضرت عیسی بن مریم علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام کے کہ مابین اونکی اور آنحضرت کی کوئی پیغمبر علیہ السلام نہین لکہی جاتی ہی چنانچہ اعجاز عیسوی مین مذکور ہی کہ سیل صاحب کی ترجمہ قران شریف کی مقدمہ مین صفحہ ۶ پر مذکور ہی کہ اسپیان شمس کہتا ہی کہ آنحضرت جسین اور زمین تہی اور اوسکا حال

وحلین نسیدہ

جلن پسندیدہ تہا مساکین کے فیض رسانی اونکا شیوہ تہا ہر ایک کے ساتھہ خوش خلقی سے پیش آتے
اور دشمنون پر شجاع تہی ان سب باتون کی علاوہ خدا کی نام کا بڑا ادب کرتی تہی جعل سازون زانیون
قاتلون تہمت لگانیوالون بوالفضولون لالچیون جہوٹے گواہون وغیرہ کی ساتھہ کمال سخت گیری سے
کرتی تہی صبر اور فیاضی و رحم دلی اور نیکی اور احسان اور والدین اور بزرگون کے تعظیم و توقیر کرنے
اور انکی عزت بڑہانے کی نسبت بہت وعظ و نصیحت کرتی تہی اور بڑی عابدہ و مرتاض تہی الخ اور نیز ترجمہ
مذکورہ کی صفحہ ۳۰۳ مین مذکور ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام نی اپنی مصلوب ہونے کے واقعہ
ذکر مین تقریبًا یون فرمایا تہا کہ ای برنباہ یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اسکی سزا دیتا ہے
کیونکہ خدا تعالی گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بی سزا نہین چہوڑتا میری ما اور میری شاگردون نے
جو دنیوی غرض سے میرے ساتھہ محبت رکھی خدا اس سے ناخوش ہوا اور بمقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ او
اس نامناسب عقیدت کی سزا اسی دنیا مین اونکو دیوے کہ وہی دوزخکی عذاب سے بچین اور وہان
اونکو اذیت نہووے اور مین اگرچہ دنیا مین بی قصور تہا پر اسلئے کہ بعضے آدمیون نے مجکو خدا اور
ابن اللہ کہا خداوند متعال کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اوسکی مشیت اس امر کے مقتضی ہوئی کہ قیامت
کی دن شیاطین مجہہ پر نہ ہنسین اور مجکو ٹہٹہون مین نہ اوڑاوین سو اوسنے اپنی مہربانی اور عنایت سے
ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہے مین یہودا کے موت کے سبب میرے تضحیک اور ہنسائی ہوجاوے اور ہر شخص
یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا پر یہہ عار سے تک اور ہنسائی محمد رسول اللہ کے آنی ہی تک
رہینگے جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دہوکا لوگونکی دل سے

فضایل زیارت

اوٹھا دیگا الخ امر ثالث لیجیے فضایل زیارت آنحضرت کے پس مخفی نرہے کہ فضایل زیارت
لا تعد ولا تحصی ہین یہان صرف ترجمہ چند حدیثونکا لکہا جاتا ہے والتفصیل فی کتب المزار پس اول اجماع
ہی اہل اسلام کا کہ زیارت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مستحب موکد ہے اور ہر ایک قرن و عہد
مین سلاطین تمامی بلاد اہل اسلام کی ہمیشہ مشرف ہوتی رہے اور عمائد و مراجع بلاد و علماء دین لوگونکو
کو ترغیب دلاتی رہی پس اس اتفاق و اجماع سے معلوم ہوا کہ منکر اس امر کا منکر ضروری
دین کا ہے اور وہ خارج ہے دایرہ اسلام سے علاوہ بران حیات وسطی انبیا کے اجماعیات اہل
اسلام سی ہی گو بعض پیروان منکرین سماع اموات انکار کرین پس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ ہی حی ہین اور بمقتضائے آیہ وافی ہدایہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک و
استغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما استغفار بذریعہ رفیعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ جایز بلکہ مسموع ومقبول حقتعالے ہے پس معلوم ہوا کہ یہہ فیض ہمیشہ جاری ہی ہمہ جو لوگ مشرف بزیارت ہوتے ہین وہ بدلیل اس آیہ ووفی ہدایہ کے انشاءاللہ تعالے مغفور ہین اگر کوئی زیارت آنحضرت کا انکار کرے جیسا کہ بعض ابنای زمان سے سنا جاتا ہے پس گویا اوسنے شخص نے قرآن سے معصوما اللہ تعالے وسایر المومنین عن التفوہ بمثل ہذا القول بحق محمد فضل الشیطان وآلہ خیر الخلق تا ثانیا فضایل زیارت خود آنحضرت وجمیع اصحاب عصمت سے متواتر منقول ہے چنانچہ ثقة الاسلام نے ابن ابی نجران سے روایت کی ہے کہ عرض کیا مینے خدمت جناب امام محمد باقر علیہ السلام مین کہ کیا اجر ہے اوسکا جو زیارت کرے جناب رسول خدا کی متعمدا فرمایا حضرت نے کہ جنت اور ابن قولویہ نے روایت کی ہے جناب صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص میرے زیارت کی واسطے آوے تو مین شفاعت کرونگا اوسکی روز قیامت اور شیخ الطایفہ نے بسند جید جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص واسطے حج کے مکہ مین آوے اور مدینہ مین میرے زیارت نکرے بازپرس کرینگے ہم اوس سے بروز قیامت اور جو شخص آئے مدینہ مین بقصد میرے زیارت کے واجب ہوتی ہے واسطے اوسکی میرے شفاعت اور جس کے لئی واجب ہووی میرے شفاعت وہ جنتی ہے اور ثقة الاسلام نے بھی بہت بسیار سے روایت کی ہے کہ حج کیا مینے ایک سال اور بعد حج کے حاضر ہوئی ہم خدمت صادق علیہ السلام مین پس فرمایا حضرت نے ہمکو حج کرنے والی خانہ خدا کے اور زایر قبر رسول کے اور شیعہ آل محمدؐ کی ہنیئا لکم گوارا ہو واسطے تمہارے ایضاً روایت ہی صفوان بن سلیمان سے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص زیارت کری بیچ زندگی کے اور بعد موت کے تو ہوگا وہ ہمسایہ میرا روز قیامت ایضاً زید شحام سے روایت ہے کہ عرض کیا مینے جناب صادق علیہ السلام سے کہ کیا ثواب ہے اوسکا جو زیارت کرے پیغمبر خداؐ کے فرمایا حضرت نے کہ گویا اوسنے زیارت کی حقتعالے کی عرش پر اور واجب ہوتی ہے واسطے اوسکی جنت مقصود اوس خطاب کا یہہ ہے کہ واسطے زایر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ثواب اور مرتبہ ہے مثل اوس شخص کے کہ بلند کرے اوسکو خدا تعالے اپنی طرف اپنا مونکی اور قریب کرے اوسکو عرش سے اور دکھلائے اوسکو ملکوت سماوات اور مقصود اس مین تشبیہ ہین اور ابن قولویہ نے جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ زیارت قبر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ثواب مین مساوی ہے اوس حج کے کہ ساتھہ جناب رسولخداؐ کے کیا ہو اور شیخ مفید نے بسند جید روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص زیارت کری زندگی

وہ ہمسایہ میرا ہوگا روز قیامت قرب الاسناد مذکور ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو زیارت کرے میری حیات یا بعد ممات تو میں شفیع ہوں اوسکا بروز قیامت شیخ الطائفہ نے جناب موسی بن جعفر علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص زیارت کرے میری قبر کی تو گویا اوسنے ہجرت کی میری جانب میری حیات میں اگر استطاعت نہ رکھو میری زیارت کی تو بھیجو میرے تحفہ و سلام وہ میرے پاس پہونچتا ہے اور شیخ مفید نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صلوات بھیجو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر قریب سے ضریح مقدس آنحضرت کی اگرچہ صلوۃ مومنین کی ہر جگہ سے جناب رسولخدا کی پہونچتی ہی اور ثقۃ الاسلام جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے آؤ مدینہ اور سلام بھیجو اوپر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اگرچہ سلام ہر جگہ سے پہونچ سکتا ہے ثقۃ الاسلام نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امام حسین علیہ السلام گود میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے تشریف رکھتے تھے پس عرض کیا اے ناناجان کیا ثواب ہے واسطے اوس شخص کے جو زیارت کرے آپکی بعد انتقال فرمایا حضرت نے کہ اے فرزند جو آدمی میری زیارت کرے بعد موت کی اوسکی لیے جنت ہے ایسا ہی جو زیارت کرے تیرے والد بزرگوار کی پس اوسکی لیے بھی بہشت ہے اور جو زیارت کرے تیرے بھائی کی بعد انتقال کی اور ایسا ہی اور جو شخص زیارت کرے میری بعد تیرے انتقال کے وہ بھی جنتی ہے انتہی ظاہر ہو کہ احادیث فضائل زیارت جناب رسول الثقلین لاتعد و لاتحصی ہیں اور اصحاب عصمت علیہم السلام سے متواتر معنوی پہونچا ہے کہ زیارت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ موجب دخول جنت و فوز شفاعت ہے چونکہ اس رسالہ میں گنجائش ایراد روایات کثیرہ کی نہیں لہذا اسیقدر پر اکتفا کیا گیا واللہ المستعان وللتفصیل فی کتب المزار لعلمائنا الاخیار رحمہم اللہ الغفار۔

امر ثالث بیچ بیان فضائل صلوۃ اوپر اوس سید کائنات کی قال اللہ تبارک وتعالی اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا معانی الاخبار میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوال کی گئی حضرت اس آیت سے فرمایا حضرت نے کہ صلوۃ جانب حقتعالی سے رحمت ہی اور جانب ملائکہ سے تزکیہ ہی اور مومنین کے طرف سے دعا ہی اور معنی سلموا تسلیما کی تسلیم اون حضرت کی ہی جو بیان فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پھر سوال کی گئی حضرت سے کس طرح صلوۃ بھیجیں اوپر محمد وآل محمد کی فرمایا حضرت نے کہو تم صلوات اللہ وصلوات ملائکتہ وانبیائہ ورسلہ وجمیع خلقہ علی محمد وآل محمد والسلام علیہ وعلیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر سوال کی گئی کہ حضرت کیا ثواب کیا ثواب ہے اوس شخص کا جو صلوۃ بھیجے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر اس طریق سے فرمایا کہ محو ہوتی ہیں گناہ اوسکی پاک و صاف ہوتا ہی جیسا کہ روز ولادت تھا برکت اس صلوۃ کی خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ بعد

اس آیۃ صحابہ نی عرض کیا کہ کیونکر صلوة بھیجیں آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا حضرت نے کہ کہو
ثم اللہم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید روایت کی ثعلبی نے
تفسیر میں اور حمیدی نی جمع بین الصحیحین میں اور بخاری نی چھٹے جز میں اور مسلم نی بھی اپنی صحیح میں اور یہہ کیفیت
کاملہ ہی اور اقل یا مجزی یہ ہی اللہم صل علی محمد وآل محمد ویا صلی اللہ علی محمد وآل محمد
اور مقصود کما صلیت سی محض تشبیہ صلوة میں ہی نہ مرتبہ میں یا یہہ ہی کہ حضرت خود آل ابراہیم میں تو صلوة سابقہ
ذریعہ ہو صلوة لاحقہ کیواسطی اور دلالت کرتی ہیں اخبارات صحیحہ اوپر اس امر کے کہ جب نام آنحضرت کا آئے
تو صلوة بھیجنی ہر قائل وسامع پر واجب ہوتی ہی اور یہی ہے جو نزدیک علما کی کتاب مجالس میں محمد ابن علی
ابن حسین کی سند جو خباب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نی ابن مسعود سے
کہ چند فرشتہ متعین ہیں کہ جو شخص میرے امت سی مجہپر صلوة وسلام بھیجتا ہی وہ مجہہ تک پہنچا دیتی ہیں محمد حسن ابن
بن حسن الطوسی نے امالی میں روایت کی ہے خباب امیر سے کہ فرمایا خباب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ تمام
روی زمین پر جو شخص مجہپر صلوة وسلام بھیجی وہ مجہہ تک پہونچتا ہی اور جو قریب میری قبر کے آکی کہی میں سنتا ہوں
سلام اوسکا نیز دلیل عقلی جو مستنبط ہی احادیث سی اوپر وجوب صلوة کی یہہ ہی کہ خباب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسیلہ ہیں درمیان تمام موجودات کی اور خدا تعالی کے پس ہر فیض اور بخشش ورحمت اول نازل ہوتی ہی اور نیز
بعد اوسکی تقسیم ہوتی ہے اوپر تمامی خلقت کی پس صلوة بھیجنی اور نیز استدعا رحمت کی ہی طرف
معدن رحمت کی اور طلب فیض کا اوسکی مقسم کیطرف سی تاکہ تقسیم ہو رحمت تمام خلقت پر پس جسوقت ہمنی کہا
کہ اللہم صل علی محمد وآل محمد تو چونکہ ہم قابلیت اسکی نہیں رکھتی نہ رحمت خباب باری بلا واسطہ
بسبب فقدان قابلیت کی ہم پر رحمت نازل نہیں کرتا اور جو رحمت آنحضرت پر نازل ہوتی ہے وہ جمیع مخلوقات
کو پہونچتی ہے پس گویا ہم اپنی واسطی طلب رحمت کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ صلوة بھیجنی افضل ترین اعمال حسنہ
کا ہی اور احادیث میں وارد ہی کہ خباب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص یکمرتبہ مجہپر صلوة
بھیجی تو میں دس مرتبہ اوسکی لئی طلب آمرزش کرتا ہوں انتہی اقلا ہر روز جمعہ وشب جمعہ ہزار ہزار مرتبہ دن
رات میں اور ہر روز سو مرتبہ درود خباب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر بھیجنا چاہئی اور جو اچھی لوگ ہیں وہ اسی کم
پر اقتصار نکرتی ہونگی غرض مداومت درود شریف کی کفارہ سیئات وحط ذنوب کیواسطی حکم اکسیر کا رکھتی ہے
انشاء اللہ تعالی ہر عمل کیواسطہ صحت اعتقاد ضروری ہے لان السلوک علی غیر منہج الرشد لا یزید
السالک الا بعدا **فایدہ** حضرت اہلسنت وجماعت تقریرا وتحریرا صلوة میں ذکر آل علیہم السلام ترک کرتے

صلوة بھیجنی حضرت پر جمع

اور بقول علامہ مجلسی

حالانکہ یہ مخالف اونکی صحیح بخاری کی ہے کیونکہ آنحضرت نے سوال صحابہ میں صاف ارشاد کیا کہ تم کہو
اللّٰہم صل علی محمد وآل محمد کما مر وکم مثلہ وھذا لیست باول قارورۃ کسرت واللّٰہ الہادی
الی سواء السبیل اور اسرار آل محمد سے روایت صاحب جامع الاخبار نے صلوٰۃ یہی صل علی محمد و آل
محمد فی الاولین وصل علی محمد وآل محمد فی الآخرین وصل علی محمد وآل محمد فی الملاء
الاعلی وصل علی محمد وآل محمد فی المرسلین اللّٰہم اعط محمدا الوسیلۃ والشرف والفضیلۃ
والدرجۃ الکبیرۃ اللّٰہم انی آمنت بمحمد وآلہ فلا تحرمنی یوم القیمۃ رؤیتہ وارزقنی
صحبتہ وتوفنی علی ملتہ واسقنی من حوضہ شربا رویا سائغا ھنیئا لا اظماء بعدہ
ابدا انک علی کل شیء قدیر اللّٰہم انی کما امنت بمحمد ولم اره فعرفنی فی الجنان
وجھہ اللّٰہم بلغ روح محمد عنی تحیۃ کثیرۃ اور جناب سید الساجدین وزین العابدین
قمر لیلۃ المتہجدین وشمس نہار المستغفرین حضرت سیدنا ومولینا علی ابن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام
ذکر صلوٰۃ جناب خاتم الانبیا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ اہل الاصطفا میں اس دعا کو پڑھتے تھے

دعای صحیفۂ کاملہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ دُوْنَ الْاُمَمِ الْمَاضِیَۃِ
وسپاس مر خدای را کہ انعام کرد بر ما بوجود حضرت محمد پیغمبر او رحمت کناد خدای بر او وآل او نہ بر امتہای گذشتہ
وَالْقُرُوْنِ السَّالِفَۃِ بِقُدْرَتِہِ الَّتِیْ لَا تَعْجِزُ عَنْ شَیْءٍ وَاِنْ عَظُمَ وَلَا یَفُوْتُہَا
و قرنہای پیش رفتہ بقدرت خود کہ عاجز نمیشود از چیزی و ہر چند بزرگ باشد و فوت نمیشود از او
شَیْءٌ وَاِنْ لَطُفَ فَخَتَمَ بِنَا عَلٰی جَمِیْعِ مَنْ ذَرَاَ وَجَعَلَنَا شُہَدَآءَ عَلٰی مَنْ
چیزی و اگرچہ خرد و باریک باشد پس ختم کرد ما را بر جمیع آنچہ آفریدہ و گردانید ما را گواہان بر ہر کہ
جَحَدَ وَکَثَّرَنَا بِمَنِّہٖ عَلٰی مَنْ قَلَّ اَللّٰہُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَمِیْنِکَ عَلٰی وَحْیِکَ
انکار کرد و بسیار گردانید ما را بمنت خود بر آنکہ اندک بود خداوندا پس رحمت کن بر محمد کہ امین تست بر وحی تو
وَنَجِیْبِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَصَفِیِّکَ مِنْ عِبَادِکَ اِمَامِ الرَّحْمَۃِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَ
و برگزیدہ تست از خلق تو و پسندیدہ تست از بندگان تو پیشوای رحمت و کشندہ خیر و
مِفْتَاحِ الْبَرَکَۃِ کَمَا نَصَبَ لِاَمْرِکَ نَفْسَہٗ وَعَرَّضَ فِیْکَ لِلْمَکْرُوْہِ
کلید برکت است چنانچہ نصب فرمود یا برپا داشت برای امر تو نفس خود را و فرا پیش داشت در راہ تو برای آزار
بَدَنَہٗ وَکَاشَفَ فِی الدُّعَآءِ اِلَیْکَ حَامَّتَہٗ وَحَارَبَ فِیْ رِضَاکَ اُسْرَتَہٗ وَقَطَعَ
بدن خود را و آشکارا کرد دشمنی در خواندن بسوی تو با خویشان خود و کارزار کرد در خوشنودی تو با قبیلہ خود و برید

مادۂ [illegible]

نجیبک

لِلْأَقْصَيْنَ

فِي أَحْيَاءِ دِينِكَ رَحِمَهُ وَأَقْصَى الْأَدْنَيْنَ عَلَى جُحُودِهِمْ وَقَرَّبَ الْأَقْصَيْنَ

در زنده داشتن دین تو از اقربای خود و دور گردانید نزدیکان خود را بنابر انکار ایشان مر او را و نزدیک ساخت دوران را

عَلَى اسْتِجَابَتِهِمْ لَكَ وَوَالَى فِيكَ الْأَبْعَدِينَ وَعَادَى فِيكَ الْأَقْرَبِينَ

بنابر قبول کردن ایشان حکم ترا و دوستی کرد در راه تو از دوران و دشمنی کرد در راه تو با نزدیکان

وَأَدْأَبَ نَفْسَهُ فِي تَبْلِيغِ رِسَالَتِكَ وَأَتْعَبَهَا بِالدُّعَاءِ إِلَى مِلَّتِكَ وَشَغَلَهَا

و تعب فرمود نفس خود را در رسانیدن پیغام تو و برنج انداخت او را بسبب خواندن بسوی دین تو و مشغول ساخت او را

بِالنُّصْحِ لِأَهْلِ دَعْوَتِكَ وَهَاجَرَ إِلَى بِلَادِ الْغُرْبَةِ وَمَحَلِّ النَّأْيِ عَنْ مَوْطِنِ

به پند دادن برای اهل دعوت ترا و دوری گزید بسوی شهرهای غربت و محل دوری از جایگاه

مَسْقَط

رَحْلِهِ وَمَوْضِعِ رِجْلِهِ وَمَسْقَطِ رَأْسِهِ وَمَأْنَسِ نَفْسِهِ إِرَادَةً مِنْهُ لِإِعْزَازِ

اهل خود و موضع قدم خود و محل فرود آمدن سر خود و آرامگاه نفس مبارک خود بسبب اراده او مر عزیز ساختن

دِينِكَ وَاسْتِنْصَاراً عَلَى أَهْلِ الْكُفْرِ بِكَ حَتَّى اسْتَتَبَّ لَهُ مَا حَاوَلَ فِي

دین ترا و یاری خواستن بر اهل کفر بتو تا آنکه راست شد برای او آنچه قصد کرده بود در باره

أَعْدَائِكَ وَاسْتَتَمَّ لَهُ مَا دَبَّرَ فِي أَوْلِيَائِكَ فَنَهَدَ إِلَيْهِمْ مُسْتَفْتِحاً بِعَوْنِكَ

دشمنان تو بخوبی بانجام رسید و تمام گردید برای او آنچه تدبیر کرده بود در حق دوستان تو پس برخاست بسوی کفار در حالتیکه جوینده بود فتح بمدد تو

ضَعْفِه
عَقْر

وَمُتَقَوِّياً عَلَى ضَعْفِهِ بِنَصْرِكَ فَغَزَاهُمْ فِي عُقْرِ دِيَارِهِمْ وَهَجَمَ عَلَيْهِمْ

و قوی بود با وجود ضعف خود بنصرت تو پس جنگ کرد با ایشان در میان خانهای ایشان و هجوم آورد بر ایشان

فِي بُحْبُوحَةِ قَرَارِهِمْ حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُكَ وَعَلَتْ كَلِمَتُكَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

در وسط قرارگاه ایشان تا آنکه ظاهر شد امر تو و بلند گردید کلمه اسلام تو اگرچه ناخوش داشتند مشرکان

اللَّهُمَّ فَارْفَعْهُ بِمَا كَدَحَ فِيكَ إِلَى الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مِنْ جَنَّتِكَ حَتَّى لَا يُسَاوَى

خداوندا پس بلند گردان مرتبه او را بسبب آن تعبی که کشید در راه تو بدرجه بالاترین از بهشت تو تا کسی مساوی نباشد با او

يُكَافَى يكافا

فِي مَنْزِلَةٍ وَلَا يُكَافَأَ فِي مَرْتَبَةٍ وَلَا يُوَازِيَهُ لَدَيْكَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ

در منزلتی و همسری نکند با او در مرتبتی و برابر نباشد با او نزد تو فرشته مقرب و نه پیغمبر مرسل

أَكْمَل

وَعَرِّفْهُ فِي أَهْلِهِ الطَّاهِرِينَ وَأُمَّتِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حُسْنِ الشَّفَاعَةِ أَجَلَّ مَا وَعَدْتَهُ يَا

و بشناسان او را در پاکان اهل او و مومنان امت او از نیکوی شفاعت زیاده بر آنچه وعده کرده او را ای

يَا وَفِي

نَافِذَ الْعِدَةِ يَا وَافِيَ الْقَوْلِ يَا مُبَدِّلَ السَّيِّئَاتِ بِأَضْعَافِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ

روا کننده وعده ای وفا کننده گفتار ای بدل کننده بدیها بچندان برابر آن از خوبیها

إِنَّكَ

انك ذو الفضل العظيم ۝

یعنی کہ تو صاحب فضل و احسان بزرگ ہے ۝

ایضاً صحیفہ علویہ سے

اللهم صل على محمد و آل محمد وارحم محمدا و آل محمد و بارك على
محمد و آل محمد كما صليت و باركت و ترحمت على ابراهيم و آل ابراهيم
انك حميد مجيد صلوة تبلغنا به رضوانك و جنتك و تنجينا بها من سخطك و النار
اللهم ابعث نبينا محمدا صلى الله عليه و آله مقاما محمودا تغبطه
به الاولون و الآخرون اللهم صل و سلم عليه و على آله و اخصصه باقسم
الفضائل و بلغه افضل السؤدد و محل المكرمين اللهم اخصص محمدا
صلى الله عليه و آله بالذكر المحمود و الحوض المورود اللهم شرف بنيانه و
و عظم برهانه و اسقنا بكاسه و اوردنا حوضه و احشرنا في زمرته غير
خزايا و لا نادمين و لا شاكين و لا مبدلين و لا ناكثين و لا مرتابين و لا
جاحدين و لا مفتونين و لا ضالين و لا مضلين قد رضينا الثواب و امنا العقاب
نزلا من عندك انك انت العزيز الوهاب اللهم صل على محمد صلى الله عليه و آله
امام الخير و قائد الخير و عظم بركته على جميع العباد و البلاد و الدواب و
الشجر يا ارحم الراحمين اللهم اعط محمدا صلى الله عليه و آله من كل كرامة
افضل تلك الكرامة و من كل نعمة افضل تلك النعمة و من كل يسر افضل
ذلك اليسر و من كل قسم افضل ذلك القسم حتى لا يكون احد من خلقك اقرب
منه محلا و لا احظى عندك منزلة و لا اقرب منك وسيلة و لا اعظم لديك شرفا
و لا اعظم عليك قدرا و لا شفاعة من محمد صلى الله عليه و آله في برد العيش
و الروح و قرار النعمة و منتهى الفضيلة و سؤدد الكرامة و رجاء الطمانينة

ومنى الشهوات ولهو اللذات وبهجة لا يشبهها بهجات الدنيا اللهم آت
محمدا صلى الله عليه وآله الوسيلة واعطه الرفعة والفضيلة واجعل في الاعلين
درجته وفي المصطفين محبته وفي المقربين كرامته ونحن نشهد له انه قد بلغ
رسالاتك ونصح لعبادك وتلى آياتك واقام حدودك وصدع بامرك وانفذ
حكمك ووفى بعهدك وجاهد في سبيلك وعبدك مخلصا حتى اتيه اليقين
وانه صلى الله عليه وآله امر بطاعتك وائتمر بها ونهى عن معصيتك و
انتهى عنها ووالى وليك بالذي تحب ان تواليه وعادى عدوك بالذي
تحب ان تعاديه فصلواتك على محمد صلى الله عليه وآله امام المتقين وخاتم
النبيين وسيد المرسلين ورسولك يا رب العالمين اللهم صل على محمد و
آل محمد في الليل اذا يغشى اللهم صل على محمد وآل محمد في النهار اذا تجلى
وصل عليه في الآخرة والاولى واعطه الرضا وزده بعد الرضا اللهم
اقر عين نبينا محمد صلى الله عليه وآله بمن يتبعه من امته وازواجه وذريته
واصحابه واجعلنا واهل بيته وامته جميعا واهل بيوتنا ومن اوجبت
حقه علينا الاحياء منهم والاموات ممن قرت به عينه اللهم و
اقر عيوننا جميعا برؤيته ثم لا تفرق بيننا وبينه اللهم واوردنا
حوضه واسقنا بكاسه واحشرنا في زمرته وتحت لوائه ولا تحرمنا مرافقته
انك على كل شيء قدير والصلوة والسلام عليه وعلى آله الطيبين الاخيار
ورحمة الله وبركاته ۵

بیان ازواج و اولاد حضرت

الامر الرابع مختصر حال ازواج و اولاد و موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا مولانا السید نعمت اللہ جزائری علیہ الرحمہ نے کتاب انوار نعمانیہ میں جسطرح وارد کیا ہے ماحصل اوسکا تحریر ہوتا ہی **اول فضل** امہات مومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد کہ سابقات الاسلام والایمان سے ہیں اول نکاح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے انسی کیا عبد اللہ و قاسم جنکو طیب و طاہر کہتے ہیں انکی بطن مبارک سے متولد ہوئی اور بعضی روایات میں وارد ہے کہ اکبر اولاد قاسم تھی اور بعض کو غلطی ہوئی ہی جو حضرت کی چار فرزند بتلاتے ہیں یعنی عبد اللہ و قاسم و طیب و طاہر حالانکہ طیب و طاہر لقب عبد اللہ و قاسم کا تھا اور چار صاحبزادیاں زینب و ام کلثوم و رقیہ و فاطمہ اما زینب پس نکاح کیا اونسی ابو العاص

ابن الربیع

ابن ربیع کی کہ پسر خالہ زینب تہا اور پیدا ہوئی اوس سے ایک لڑکی کہ نام اوسکا امامہ ہی جس سے نکاح کیا جناب امیر نے بعد انتقال جناب سیدہ بوصیت جناب معصومہ اور کئی بیٹی امامہ کے معرکہ کربلا مین شہید ہوئی اور باجازت جناب امیر بعد شہادت حضرت کی مغیرہ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب سے نکاح ہوا اور حضرت زینب کی سنہ ٨ ہجری مین مدینہ مین انتقال کیا اما رقیہ پس عتبہ ابن ابی لہب سے نکاح ہوا اوس ملعون نے بعناد حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ رقیہ کو طلاق دیا پہر مدینہ مین عثمان ابن عفان سے نکاح ہو گئے عبد اللہ پیدا ہوا ایک مرغ کی اوسکی آنکہہ مین چونچ مارے کہ وہ لڑکا بیمار ہو کر اسی مرض مین انتقال کر گیا اور رقیہ نے مدینہ مین ایام غزوہ بدر مین دار دنیا سی انتقال کیا اور رقیہ رضی اللہ عنہا کی ہجرت اولی جانب حبشہ ہی کے تہی بعد انکی انتقال کے ام کلثوم تہی کہ ایک پسر ابولہب نے اول اوسنی بہی نکاح کیا تہا اور بسبب عناد جناب خیر العباد کے مفارقت واقع ہوئی تہی عثمان نے نکاح کیا اور چونکہ حضرت ام کلثوم کی معاویہ بن مغیرہ کا نشان بتلا دیا جیسا کہ سابقا مذکور ہوا اسواسطی عثمان کے دلمین انکی جانب سے کدورت تہی بالآخر بسبب انتقال ہوئی کما فی کتب التاریخ بعد اسکی جناب سید نعمت اللہ انعم اللہ علیہ نعماء الجنات وخصہ اللہ بالمرحمۃ و والغفران نے فرمایا ہے وقد تقدمت اختلاف اصحابنا فی ان رقیہ و ام کلثوم هل هما ربیبتاه او ابنتاه والحال عندنا لا یتفاوت لان عثمان فی زمن النبی کان مظهرا للاسلام غیر معلنا بعداوة اهل البیت علیهم السلام وکان النبی یرید تالیف قلوبهم ودخول الاسلام الیها فکان یلاطفهم بانواع اللطایف من الاموال والمناکحات وغیرها انتهی فاطمہ علیہا السلام بیسوین جماد الثانیہ پانچوین سال بعثت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی مکہ مشرفہ مین ولادت اون معصومہ کے تہی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی انتقال کیا تو سن جناب سیدہ کا اٹہارہ برس اور سات مہینی کا تہا اور ذکر کیا ہے ابوسعید واعظ نی کہ سب اولاد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے قبل از بعثت پیدا ہوئے الا جناب سیدہ و ابراہیم اور ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے مدینہ مین سنہ ٨ ہجری مین متولد ہوی اور وہین انتقال کیا ایکسال وچہ مہینی اور چند روز زندہ رہکے اور قبر اونکی بقیع مین ہی **دویم** سودہ بنت زمعہ **سیوم** عایشہ بنت ابی بکر کہ مکہ مین حضرت نی اوسسی نکاح کیا اور وہ سات برس کی تہی اور کوئی زوجہ حضرت کی سوای انکی باکرہ نہ تہی اور زفاف ہوا جب یہہ نو برس کی تہی اور انتقال کیا اونہون نی عہد معاویہ ابن ابی سفیان مین اور فضایل ہوش ربا انکی ناظر صحیحین پر مخفی نہین +

چہارم ام شریک التی وہبت نفسها للنبی صلی اللہ علیہ و آلہ اور نام اسکا غزیہ بنت دودان بن عوف ہی **پنجم**

حفصہ بنت عمر اور عہد عثمان میں حفصہ نے انتقال کیا **ششم** ام حبیبہ بنت ابی سفیان اور نام اونکا رملہ تھا اور یہی زوجہ تھیں عبید اللہ بن جحش اسدی کے **ہفتم** ام سلمہ اور وہ بیٹی تھی عاتکہ بنت عبد المطلب کی کہ وہ بیوہ تھی آنحضرت کے عہد امامت جناب سید الساجدین تک بجوار رحمت الٰہی منتقل ہوئیں و قبل آنحضرت نے اُن سے نکاح کیا تھا و جناب سیدہ کی پاس رہتی تھیں **ہشتم** زینب بنت جحش اور وہ بھی حضرت کی پھوپھی بیٹی تھی یعنی بیٹی پھوپھی بنت عبد المطلب کے پہلی زید ابن حارثہ سے اسکا عقد ہوا تھا جب اوس سے مفارقت ہوئی تو خدا تعالیٰ نے خود انکا نکاح پڑھا جیسا قرآن شریف میں فرمایا ہے اور یہہ جمیع ازواج میں خاص ازین لئے فخر کرتی تھی **نہم** زینب بنت خزیمہ الہلالیہ اولاد عبد مناف سے پہلی بیبی وہ عبیدہ بن الحارث کی تھیں اور انکو ام المساکین کہتے تھے **دہم** میمونہ بنت الحارث **یازدہم** جویریہ بنت الحارث عروہ بنی المصطلق کی بیٹی جناب امیر علیہ السلام انکو اسیر کرکے لائے تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اونکو آزاد کرکے نکاح کیا **دوازدہم** صفیہ بنت حی ابن اخطب کہ اولاد ہارون علیہ السلام سے تھی حضرت نے انکو بھی آزاد کیا اور پھر نکاح کیا یہہ بارہ بیبیاں تھیں کہ شرف ہم خوابی سے مشرف ہوئیں سوائے خدیجہ و ماریہ رضی اللہ عنہما کے اور کسی بیوی سے اولاد نہیں ہوئی اور علاوہ انکی اور بھی کئی بیویوں سے حضرت نے نکاح کیا ہے لاکن بعد نکاح فوراً طلاق واقع ہوئی از انجملہ بنت عالیہ ظبیان و از انجملہ بنت قیس کہ بعد نکاح فوراً انہوں نے انتقال کیا و از انجملہ بنت ضحاک بعد نزول آیہ تخییر اسکو مخیر کیا تھا اوس نے دنیا کو اختیار کیا تب مفارقت کی آنحضرت نے منقول ہے کہ بنت ضحاک بعد افلاس کے بشدت ہوئی مینگنیاں چنکی بسر اوقات کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میں نے دنیا اختیار کی تھی اوس سے بھی محروم رہی اور از انجملہ وسنا بنت الصلت اس بد بخت نے بعد نکاح فوراً انتقال کیا از انجملہ اسما بنت النعمان جب بعد نکاح حضرت اوسکے قریب تشریف لیگئے تو بفرمائش کسی کی اوس نے کہا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ باستماع اسکے حضرت نے طلاق دیا از انجملہ ملیکہ لیثیہ از انجملہ عمرہ بنت یزید کہ اوسے مرض برص بمعجزہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ عارض ہوا تھا اور ایک اور بھی تھیں ایسی بیبیاں ہیں جب حضرت نے انتقال کیا تو نو امہات مومنین زندہ تھیں عائشہ حفصہ ام سلمہ ام حبیبہ زینب میمونہ صفیہ جویریہ سودہ اور موالی حضرت کے زید ابن حارثہ یہہ پہلی غلام حضرت خدیجہ کا تھا اوس نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو ہبہ کیا آنحضرت نے جب اوسے آزاد کرکے ام ایمن سے اوسکا نکاح کیا تو اسامہ بن زید پیدا ہوا ابو رافع نام اوسکا اسلم ہے عباس نے حضرت کی نذر کیا تھا جب اسلام عباس سے ابو رافع نے آنحضرت کو اطلاع کی حضرت نے اس خوشی میں اسکو آزاد کردیا اور سلمی کے ساتھ جو جاریہ حضرت کی تھی تزویج ہوا اوس سے عبید اللہ ابن ابی رافع پیدا ہوا اور یہی عبید اللہ کاتب جناب امیر علیہ السلام کا تھا جنگ صفین میں حاضر

رکاب سعادت تہا طلبہ اسمی ایک کتاب اسمائی صحابہ جناب حضرت امیر علیہ السلام مین لکہی ہے اور جو ناصر و معین معاویہ ابن ابی سفیان تہی اونکی نام بہی تحریر کئی ہین سفینہ ۱ نام اوسکا رباح ہے حضرت نی اسکو خرید کے ازاد کیا ثوبان ۲ جسے تہا حضرت نی اسکو خرید کے ازاد کیا یسار ۳ نوبی یہہ بہی معتوق تہا شقران ۴ نام اسکا سلیمان کنیت اسکی ابو کبیشہ ۵ ابو صخر ۶ مدعم ۷ ابو مویہبت ۸ انیسہ ۹ فضالہ ۱۰ طہمان ۱۱ ابو ایمن ۱۲ ابو ہند ۱۳ انجشہ ۱۴ صالح ۱۵ ابو سلمی ۱۶ ابو عسیب ۱۷ عبید ۱۸ افلح ۱۹ ذرینہ ۲۰ ابو ضمیرہ ۲۱ ابو رافع اصغر ۲۲ ابو رافع اکبر ۲۳ کرکرہ ۲۴ رباح ۲۵ ابو لبابہ ۲۶ ابو البشر ۲۷ اور جوار ہے حضرت کی ماریہ ۱ قبطیہ کہ صاحب سکندریہ نے ہدیہ بہیجی تہی ام ایمن اور یہہ حاضنہ تہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور ورثہ مین ائی تہی جناب رسولخدا ؐ کے جانب حضرت آمنہ سے اور نام اوسکا برکت تہا بسبب حبشیت کی اول نکاح اسکا مکہ مین عبید خزرجی سے کیا پس اوس سے ایمن پیدا ہوا جب عبید نی انتقال کیا تو حضرت نی زید ابن حارثہ سے اسکا نکاح کیا تب اسامہ پیدا ہوا تو اسامہ اور ایمن دونون مان کیطرف سے بہائی ہین اور یہہ بہی ام ایمن ہے جسنی گواہی ہبہ فدک کے روبرو ابو بکر کے دی تہی اور یہی ام ایمن تہی کہ جسکی زیارت کو شیخین روز جمعہ جاتے تہی کما فی الجمع بین الصحیحین للحمیدی سے اور یہی ام ایمن جو مبشرہ بجنت تہی باتفاق جمیع محدثین کے اور بعد انتقال جناب سیدہ کے یہی ام ایمن اسنے مدینہ کی سکونت چہوڑ کے مکہ کی مجاورت اختیار کی اور وہان انتقال کیا اور اسامہ ابن زید اسی کا بیٹا تہا جسکو جناب رسولخدا صلوات اللہ علیہ وآلہ نی آخر حیات مین مہاجرین اولین پر کہ جنمین شیخین بہی تہی امیر کرکے مدینہ سی بہت فاصلہ پر جانی کا حکم دیا تہا اگرچہ زد کے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین بسبب شرارت بعض اشخاص یہہ امر ملتوی رہا لاکن خلیفہ اول نے بخلاف مرضی جمیع اصحاب حسب اعتراف شاہ صاحب کی کہ گویا سب نی اتباع خلاف قول جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کیا تہا اسی اسامہ کو روانہ کیا مگر خلیفہ ثانی کو واسطی وزارت کے اپنی پاس باجازت اسامہ رکہہ لیا اسامہ نے فتح پائی کما فی کتب التاریخ ریحانہ بنت شمعون کہ غنیمت مین آئی تہی خدام حضرت کے جرار مین سے انس ابن مالک جو بسبب انکار حدیث ولایت کی مبروص ہوا ایک خادم حضرت کی ہند اور ایک اسکا دو تو بیٹیان خارجہ کی تہین اور یہہ اسماء خدمت بابرکت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا و ابیہا مین رہا کرتے تہی اور حضرت کی غسل مین حاضر تہی اور بنا بر بعض روایات کی اسنی بہی شہادت ہبہ فدک کے روبروی ابو بکر کے ادا کی لاکن ابو بکر نے اس شہادت کو قبول نکیا والحمد للہ الملک الوہاب علی اتمام الکتاب والصلوٰۃ علی محمد الذی اوتی فصل الخطاب و علی آلہ الاطیاب لا انجاب و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین فرغ مولفہ السید مقرب علی النقوی الحسینی عفا اللہ عنہ بست و نہم شعبان المعظم ۱۲۸۰ ہجری صلی اللہ علی المہاجر وآلہ الاطہر در بلدہ لکہنو

تمت

چون مولف را از تالیفش فراغت رو نمود * سال ہجرت یکہزار و دو صد و ہشتاد بود *

[illegible] اور علاوہ بران تفسیر کبیر مین اور جلبہ بہی روایت ہبہ و دعوی جناب سیدہ موجود ہے ایضا اللہ تعالی کسی اور رسالہ مین [illegible]

الیقاظ

اکثر وجوہ طعن غصب فدک کتاب ہذا مین مذکور ہوئی ہین اور بعض فقرات شاہ عبد العزیز دہلوی کا ابطال کیا گیا لیکن بعض اعتراض اہلسنت کے کہ اونہون نے بیدست وپا ہو کے کہی ہین باقی رہگئی تہی پس عاصی نی چاہا کہ ناظر کتاب اوسنی بہی محروم نرہی اور کتاب ثانی کے تلاش کے ضرورت نہو پس مخفی نرہی کہ افضل و اولی وہ علی اعتراض اہلسنت کا یہہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نی اپنی ایام خلافت مین کسو بسطہ فدک حوالہ ورثہ جناب سیدہ علیہا السلام نہین کیا اور صاحب تحفہ مسروقہ نی چند بیہودہ بی فائدہ اس اعتراض کے ساتہہ ضم کیے ہین کہ بنظر حضرات مقلدین مین کمال استحکام رکہتی ہین از انجملہ اعتراض تقیہ ہی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ تشیید المطاعن سے وہ مقام بعینہ درج کیا جاوی چنانچہ کتاب موصوف مین مذکور ہے **اما آنچہ گفتہ** اما حضرت امیر علیہ السلام در وقت خلافت خود چہ عذر بود کہ وصیت جاری نفرمود پس مدانکہ لازم آن بود کہ این اعتراض را در ذیل طعن سیزدہم ذکر میکرد چنانچہ دیگر علمای اہلسنت ذکر کردہ اند و ہنقدر نمی فہمید کہ خود گفتہ کہ این طعن چہارہم علمای زمان ما تراشیدہ اند و این اعتراض و جواب آن در کتب قدیمہ موجود است پس ذکر این اعتراض با این طعن دلیل خطاء اوست و بہر کیف جوابش آنست کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام را بنقدر قدرت و استقلال حاصل نشدہ بود کہ جمیع بدعات اصحاب ثلثہ را رفع تواند کرد چنانچہ **سید مرتضی** علم الہدی در جواب قاضی القضاۃ گفتہ فاما ذکرہ من ترك امیر المؤمنین فدك لما افضی الامر الیه واستدلاله بذلك علی انه لم یکن الشاهد فیها فالوجه فی ترکه فی رد فدك هو الوجه فی اقراره احکام القوم وکفه من نقضها وتغییرها وقد بیّنا ذلك فیما سبق وذکرنا انه کان فی انتهاء الامر الیه فی تقیة من التقیة قویة انتهی و در **فتح الباری** شرح صحیح البخاری مذکور است **قوله** وما انتقم لنفسه خاصة فیه ترك الحاکم للنفس وان کان الحاکم متمکنا من ذلك بحیث یؤمن منه الحیف علی المحکوم علیه لکن لحسم المادة والله اعلم یعنی در قول راوی کہ انتقام نگرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ برای نفس شریف خود خاصہ دلالت است بر ترک حکم برای نفس خود اگرچہ حاکم متمکن باشد ازین معنی بحیثیتی کہ مامون باشد از ظلم بر محکوم علیہ بجہت عصمت او لاکن برای قطع مادہ توہم ترک فرمود و **سید رضی** رض در نہج البلاغہ از حضرت امیر المومنین علیہ السلام نقل کردہ کہ آنحضرت فرمود لا یعاب المرء بتاخیر حقه انما یعاب من اخذ ما لیس له یعنی عیب کردہ نمیشود شخص بتاخیر گرفتن حق خود جز این نیست کہ عیب کردہ میشود از گرفتن

[illegible]
ص

ص
الحدیث السابع عشر
[illegible] من کتاب الادب

چیزیکہ حق

چیزی که حق او نیست و به تکلیف چون بروایات کتب معتمده سنیه در ما سبق بغایت وضوح ثابت شده که خلیفه هبهٔ فدک را حق حضرت فاطمه میدانست تا آنکه شهادت هبهٔ فدک بحضرت فاطمه نزد ابو بکر داده بود پس اهلسنت را که ادعای اعتقاد امامت و عدالت آنحضرت دارند نیز لازم است که از ترک فدک و ندادن آن بحضرت جوابی بدهند همان جواب را از طرف شیعه مقبول باید نمود **اما آنچه گفته** عمر بن عبد العزیز در وقت خود فدک را بحضرت امام محمد باقر علیه السلام داد و ایشان گرفتند و در دست ایشان بود و همچنین آنچه گفته تا آنکه در سنه دو صد و بیست مامون عباسی بعامل خود قثم بن جعفر نوشت که فدک را باولاد فاطمه بدهد در وقت امام علی رضا گرفتند پس منافی است آنچه خود در حاشیه همین قول از شرح مقاصد نقل کرده و آن اینست والمذکور في کتب التواریخ ان فدک کانت علی ما قررها ابو بکر الی زمن معاویة ثم اقطعها مروان بن الحکم و وهبها لابنیه عبد العزیز و عبد الملک ثم لما ولی الولید بن عبد الملک وهب عمر بن عبد العزیز نصیبه الولید وکذا سلیمان بن عبد الملک فصار کلها للولید ثم ردها عمر بن العزیز ایام خلافته الی ما کانت علیه ثم لما کانت سنة عشرین ومائتین کتب المامون الی عامله قثم بن جعفر ان یرد فدک الی اولاد فاطمة ع فدفعها الی محمد بن الحسن بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب و محمد بن عبد الله بن زید بن الحسن بن زید لیقوما بها و اهلها وعد ذلک من تشیع المامون انتهی و ازین عبارت ظاهر میشود که فدک در دست امام محمد باقر علیه السلام و امام رضا علیه السلام گاهی نیامده و همچنین منافات دارد با آن حدیثی که مخاطب در جواب طعن سیزدهم از مشکوة نقل نموده و تصدیق آن پرداخته زیرا که در آن حدیث این عبارت واقع شده ثم کانت لعمر بن العزیز فقال فرأیت امرا منعه رسول الله البتول لیس لی بحق وانی اشهدکم انی رددتها علی ما کانت علیه یعنی علی عهد رسول الله وابی بکر وعمر **اما آنچه گفته** منها آنچه قاضی نور الله در مجالس المؤمنین بتفصیل ذکر آن نموده پس جواب آن اینست که این تفصیل که مخاطب ذکر کرده قاضی نور الله در مجالس ذکر نموده آری دادن عمر بن عبد العزیز فدک را بحضرت امام محمد باقر علیه السلام البته ذکر نموده و اخذ نمودن حضرت امام رضا علیه السلام فدک را از مامون مذکور نیست **اما آنچه گفته** پس اگر اهلبیت مغصوب بانمیگرفتند این حضرات چرا گرفتند پس **جواب** آن آنکه قول حضرت صادق علیه السلام انا اهلبیت لا نسترجع شیئا اخذ منا ظلما دلالت میکند بر اینکه ما سعی و کوشش در طلب ارتجاع حقوق خود نمیکنیم نه اینکه اگر کسی از خود باز پس دهد ما باز نمیگیریم **اما آنچه گفته** و نیز حضرت امیر المؤمنین علیه السلام خلافت مغصوبه را بعد شهادت عثمان چرا قبول کرد

و حضرت امام حسین علیه السلام خلافت مغصوبه را از یزید پلید چرا خواهان نزع شدند پس جوابش آنکه کلام در اعیان و اموال است بس اعتراض باخذ خلافت که ازین قبیل نیست وارد نشود و در ترجمه حدیثی که قاضی در مجالس المؤمنین درین بحث ذکر کرده دران تصریح است بانکه ما از ان اهل بیتیم که مالی را که از ما ظلما گرفته شود بآن رجوع نمی کنیم و ظاهرست که خلافت از قسم مال نیست که گرفتن آن منافی این قول شریف باشد که مصالح دین و دنیا بآن متعلق است و نشر احکام دین و رواج شریعت جناب سید المرسلین بآن منوط از واجبات است **اما آنچه گفته** درین جواب سراسر خلل است زیرا که بعضی ائمه که فدک را گرفتند و بآن چرا اقتدا الفاطمة الزهرا نمودند پس بحث پیش است بانکه ما ادعا نکرده ایم که اقتدا بحضرت فاطمه در ترک فدک واجب لازم بود تا این سوال متوجه تواند شد بلکه فدک حق وارثان حضرت فاطمه بود و ایشان در ترک و اخذ آن مختار بودند و بعض وارثین مثل جناب امیر و حسنین علیهم السلام بجهت مصالح شتی که از جمله آن این وجه بود یعنی موافقت حضرت فاطمه علیها السلام در عدم تصرف فدک و تالم از قبض چیزیکه بحضرت آنرا نیافته ترک آن کردند و بعض وارثین برای تمام حجت بر مخالفین و اظهار ظلم خلفای متقدمین بفعل متاخرین از گرفتند **اما آنچه گفته** حضرت امیر چرا برای بفعل ترک فرض کردند که حق بحقدار رسانیدن است پس جوابش آنکه رسانیدن حق بحقدار وقتی فرض است که حقدار قصد اخذ آن داشته باشد و حضرت امام حسن و امام حسین علیهم السلام قصد اخذ حق خود نکردند بلکه اقتدا بحضرت امیر المومنین نمودند و خواستند که از انتفاع بآن صبر فرمایند **اما آنچه گفته** و نیز اقتدا در افعال اختیاریه شخص می باشد نه در افعال اضطراریه پس مراد از اقتدا اینجا مشارکت و موافقت حال حضرت فاطمه است در ترک فدک و عدم تصرف دران اما آنچه گفته حسنین و خواهران ایشان را اجرا محروم المیراث ساخت پس چون ایشان هم راضی بر ترک حق خود بودند ایرادی لازم نه آید اما آنچه گفته مردمی که گمانهای فاسده بحضرت امیر علیه السلام داشته باشند درین مقدمه بحال مردم خواهند بود که در شهادت ایشان در باب هبه یا وصیت نمودند پس جوابش آنکه این حصر باطل است بلکه معتقدان مردم که گمانهای فاسده بآنحضرت داشتند این گمان بد و تهمت نالایق بر آنحضرت میکردند اما آنچه گفته که چون بعضی اولاد حضرت امیر گرفتند نواصب و خوارج را توهم شده باشد که شهادت آنحضرت برای جر نفع باولاد خود بود پس باطلست بانکه این توهم وقتی متصور میشد که شهادت آنحضرت در رسیدن فدک باولاد آنحضرت هیچ تاثیری میداشت و چون معلوم است که در رسیدن آن باولاد آنحضرت شهادت آنحضرت اثر نکرد این توهم وجهی نداشته باشد اما آنچه گفته و نیز اولاد او را دو اقتدا مانع گرفتن میشد پس جوابش آنکه اقتدا واجب نبود و مصالح بحسب اختلاف اوقات و اشخاص مختلف میشود و چون این حضرات را در اخذ فدک از خلفای زمان خود مصلحتی عظیم بود یعنی اظهار ظلم خلفای ثلثه بفعل ایشان چه بدادن این خلفا فدک را باین حضرات بر کافه ناس ظاهر

شد کہ فدک حق حضرت فاطمہ بودہ کہ بوراثہ آنحضرت رسید و خلفای ثلثہ در منع آن ظالم و غاصب بودند
چنانچہ در مجالس المومنین مذکور است روایت است کہ معاندان قریش و منافقان شام کہ در حوالی عمر بن عبد العزیز
بودند باو گفتند کہ در باب رد فدک باولاد فاطمہ اعتراضی است از تو بر فعل ابوبکر و عمر و طعن است بر ایشان
و نیز در آنست کہ چون عمر بن عبد العزیز فدک را بحضرت امام محمد باقر علیہ السلام تفویض نمود مردم باو گفتند
طعنت علی الشیخین لہذا این حضرات اخذ آنرا ترجیح دادند بر ترک آن و چون در اخذ جناب امیر و حسنین
این مصلحت متصور نبود لہذا این حضرات ترک آن کردند و موافقت حضرت فاطمہ اختیار کردند اما آنچہ
گفتہ ہرگاہ امام خروج فرماید و بجنگ و قتال مشغول شود او را تقیہ حرام میگردد چنانچہ مذہب جمیع امامیہ است
پس کذب محض و افترای صرف است اما آنچہ گفتہ و لہذا حضرت امام حسین تقیہ نفرمودہ پس با آنکہ تعلیل
بکلام باو عدای سابق مسمی احراز ندارد و بکمال التحقیق مدفوعست اولا بآنکہ اگر فرض کنیم کہ حضرت امام حسین
ترک تقیہ نمودہ پس وجہش آنست کہ امری خاص در حق آنجناب وارد شدہ کہ آن مخصص عمومات وجوب تقیہ
گردید و باعث شد آنحضرت را بر ترک تقیہ و این امر خاص در صحیفہ آنجناب بودہ باشد کہ نزد اہل حق برای
ہر امام صحیفہ عطا شدہ کہ بر وفق آن عمل میفرماید و نیز امر جناب رسالت مآب آنجناب را برای خروج متحقق است
و در کتب فریقین مروی شیخ عبد الحق در تحصیل الکمال بترجمہ آنحضرت گفتہ و سمی الحسین علی المضی
الی العراق فقال لہ ابن عباس واللہ انی لاظنک تقتل بین نسائک و بناتک کما
قتل عثمان فلم یقبل منہ فبکی ابن عباس و قال الحسین رایت رسول اللہ فی المنام
و امرنی بامر فانا فاعل ما امرنی رسول اللہ انتہی و ثانیا بآنکہ بنا بر ظاہر حال حضرت امام حسین را
تقیہ جایز نبود و آنچہ آنحضرت بعمل آورد مخالف وجوب تقیہ نیست کہ مشروط بشروطی است کہ درینجا یافت نشدہ
انتہی اقول یہہ عادت قدیم سے حضرات اہلسنت و جماعت و نواصب کی ہی کہ جناب امام حسین علیہ السلام
پر قصداً اعتراض کیا کرتی ہیں اور کچھ خصوصیت شاہصاحب کی نہیں اور سبب اسکا بجز عناد اہلبیت
ظاہر و آشکار نہیں کیونکہ یزید بخصر آنکا خلیفہ زادہ ہے اور انکی خلیفہ زادہ کا امام و پیشوا یعنی عبد اللہ
بن عمر کا اور وہ ایسی بزرگوار ہیں کہ جناب امیر کی بیعت سے اونہوں نے احتراز کیا اور حضرات
معتقدین اس قاعد کو محمول ورع و احتیاط پر کرتی بلکہ بعض شیوخ الاسلام و ائمہ اہلسنت نے
کمالک وغیرہ نصرت جناب امیر کو غیر مامور بہ جانا ہے اور قاعدین کو بہتر جانتی ہیں پس جو
لوگ نصرت جناب امیر کو کہ مقتضای نصوص انما یرید اللہ و اللہم انصر من نصرہ و علی مع
الحق و لا یبغضہ الا منافق واجبات سے ہی برا جانتے وہ لوگ کیونکر جناب سید الشہدا علیہ الا

الصلوۃ والثنا پر اعتراضات نکریں انہیں حضرات کے پیشواؤں نے شہید کیا اب انکی حضرت سے کہ
اوس زمانی میں نہیں ہوا اور طرح نصرت و اعانت کرسکتے اب بنا چار سے اعتراض نکریں تو کیا کرسکتے
ہیں اور علمای اعلام شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے بخوبی ثابت کر دیا ہی کہ بنا بر انکی اصول موضوعہ کے
امامت یزید ثابت ہے اور جواب اعتراض نواصب کے جو جناب امام حسین علیہ السلام پر کیا ہے
ہیں از انجملہ جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب بحار الانوار میں جو لکھا ہے وہ بعینہ یہاں وارد
ہوتا ہے حیث قال علیہ رحمۃ الرب المتعال اقول قد مضی فی کتاب الامامۃ وکتاب الفتن اخبار کثیرۃ
دالۃ علی ان کلا منہم علیہم السلام کان مامورا بامور خاصۃ مکتوبۃ فی الصحف السماویۃ
النازلۃ علی الرسول فہم کانوا یعملون بہا ولا ینبغی قیاس الاحکام المتعلقۃ بہم علی
احکامنا وبعد الاطلاع علی احوال الانبیاء علیہم السلام وان کثیرا منہم کانوا
یبعثون فرادی علی الوف من الکفرۃ ویسبون آلہتہم ویدعونہم الی دینہم ولا یبالون
بما ینالہم من المکارہ والضرب والحبس والقتل والالقاء فی النار وغیر ذلک لا ینبغی الاعتراض
علی ائمۃ الدین فی امثال ذلک مع انہ بعد ثبوت عصمتہم بالبراہین والنصوص المتواترۃ
لا مجال للاعتراض علیہم بل یجب التسلیم لہم فی کل ما یصدر عنہم علی انک لو تاملت
حق التامل علمت انہ فدی نفسہ المقدسۃ دین جدہ ولم یتزلزل ارکان دولۃ بنی امیۃ
الا بعد شہادتہ ولم یظہر للناس کفرہم وضلالتہم الا عند فوزہ بسعادتہ ولو کان علیہ السلام
یسالمہم ویوادعہم کان یقوی سلطانہم ویشتبہ علی الناس امرہم فیعود بعد حین اعلام
الدین طامسۃ وآثار الہدایۃ مندرسۃ مع انہ قد ظہر لک من الاخبار السابقۃ انہ ہرب
من المدینۃ خوفا من القتل الی مکۃ وہکذا خرج من مکۃ بعد ما غلب علی ظنہ انہم یریدون غیلتہ
وقتلہ حتی لم یتیسر لہ فداہ نفسی وابی وامی وولدی ان یتم حجۃ فتحلل وخرج منہا خائفا یترقب وقد
کانوا لعنہم اللہ ضیقوا علیہ جمیع الاقطار ولم یترکوا لہ موضعا للفرار ولقد رایت فی بعض
الکتب المعتبرۃ ان یزید لعنہ اللہ انفذ عمرو بن سعید بن العاص فی عسکر عظیم وولاہ امر الموسم وامرہ
علی الحاج کلہم وکان قد اوصاہ بقبض الحسین سرا وان لم یتمکن منہ بقتلہ غیلۃ ثم انہ دس
مع الحاج فی تلک السنۃ ثلثین رجلا من شیاطین بنی امیۃ وامرہم بقتل الحسین علی ای حال
اتفق فلما علم الحسین بذلک حل من احرام الحج وجعلہا عمرۃ مفردۃ وقد روی باسانید
انہ لما منعہ محمد بن الحنفیۃ عن الخروج الی الکوفۃ قال واللہ یا اخی لو کنت فی جحر ہامۃ من ہوام

عبارت بحار الانوار

ام الامراض

لزم الارض لا يستخرجوني منه حتى يقتلوني بل الظاهر انه صلوات الله عليه كان لو سالمهم و بايعهم لا يتركونه لشدة عداوتهم و كثرة وقاحتهم بل كانوا يغتالونه بكل حيلة و يدفعونه بكل وسيلة و انما كانوا يعرضون البيعة عليه اولا لعلمهم بانه لا يوافقهم في ذلك الا ترى ان مروان لعنه الله كيف كان يشير على والي المدينة بقتله قبل عرض البيعة عليه و كان عبيد الله بن زياد عليه لعائن الله الى يوم التناد يقول اعرضوا عليه فلينزل على امرنا ثم نرى فيه راينا الا ترى كيف امنوا مسلما ره ثم قتلوه فاما معوية لعنه الله فانه مع شدة عداوته و بغضه لاهل البيت عليهم السلام كان ذا دهاء و نكراء و حزم و كان يعلم ان قتلهم علانية يوجب رجوع الناس عنه و ذهاب ملكه و خروج الناس عليه فكان يداريهم ظاهرا على اي حال و لذا صالحه الحسن و لم يتعرض للحسين و لذلك كان يوصي ولده اللعين بعدم التعرض للحسين لانه كان يعلم ان ذلك يصير سببا لذهاب دولته اللهم العن كل من ظلم آل بيت نبيك و قتلهم و اعان عليهم و رضي بما جرى عليهم من الظلم و الجور لعنا وبيلا و عذبهم عذابا اليما و اجعلنا من اخيار شيعة آل محمد و انصارهم و الطالبين بثارهم مع قائمهم صلوات الله عليهم اجمعين انتهى

اعتراض و وہم یہ ہے کہ کافی میں روایت ہی کہ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا العلماء ورثة الانبياء و ذلك ان الانبياء لم يورثوا درهما و لا دينارا **جواب** اسکا تشیید المطاعن میں صریح مذکور ہے کہ روایت موضوعہ ابی بکر و روایت کافی را متحد داشتن موجب کمال استغراب و استعجاب است و معنی حدیث آن نیست که مخاطب فهمیده و بهذا الخصوص که بدان استدلال بر عدم میراث انبیاء کند بلکه محتمل است که معنی حدیث آن باشد که انبیاء درهم و دینار را جمع کرده نگذاشته‌اند که کسی وارث آن بشود بلکه درهم و دینار بدست ایشان میآمد آنرا در امور خیر صرف می‌نمودند و این امر منافی توریث دیگر اشیا مثل ارض و عقار نیست زیرا که در جمع درهم و دینار نوعی از خساست است بخلاف دیگر اشیا چنانچه **سلطان العلما** در حاشیه معالم گفته لعل المراد انهم لم يحفظوهما و لم يبق منهم شيء منهما بعد الموت بل يصرفونهما في حوائجهم في حياتهم لانه لو بقي منهم شيء بعد الوفاة لم يكن ميراثا كما زعم الجمهور و نقلوا في ذلك حديثا و اما الفدك فاعطاه رسول الله فاطمة ع في حيوته و لو بقي بعد وفاته و صار تركة له لكان لها ايضا بطريق الميراث و لهذا ادعت الاعطاء اولا على ما هو الواقع ثم الميراث ثانيا على سبيل التسليم و التنزل ثم لا يخفى ان ما ذكرناه من عدم بقاء شيء منهم بعد الموت حتى يصير ميراثا المراد منه مثل الدراهم و الدنانير مما في حفظه خساسة لا مثل الاراضي و

[illegible]

ص

(اقول علی الاصل بالحاشیة و تعلیقه
فی شرحها فی الورقة سابقه)

فوته

ص
الفصل الثانی من
کتاب العلم

ہم نقل نفاوے بعد رسول اللہ میراثا لاہل البیت انتہی و اہل سنت نیز باین معنی تصریح کردہ اند کہ انبیا
چیزی از درہم و دینار نگذاشتہ بودند چنانچہ در شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری مذکور است کہ ان الانبیاء لم یورثوا
بالتشدید دینارا ولا درہما ای شیئا من الدنیا وخصا لانہما اغلب انواعہا وذلک اشارۃ الی رد الد
الدنیا وانہم لم یاخذوا منہا الا بقدر ضرورتہم فلم یورث شئ منہا یورث عنہم و نیز میتوان گفت کہ
حاصل این حدیث آنست کہ انبیا علیہم السلام سوای علم چیزی دیگر را از درہم و دینار بعلما میراث نگذاشتہ اند و کلمہ انما
البتہ برای حصر است لاکن بر تقدیر تسلیم ثانی حصر حقیقی است لاکن مفید مدعای مخاطب نہ و نیز اگر تسلیم کردہ شود کہ مراد از حدیث
ہمین است کہ انبیا درہم و دینار را موروث نمیشوند اگرچہ آن بعد خود نگذارند پس باز ہم مفید مدعای او نخواہد شد زیرا کہ از این
معنی نفی توریث درہم و دینار لازم خواہد آمد نہ دیگر اشیا مثل ضیاع و عقار چنانچہ ابن حجر در فتح الباری این مذہب
بحضرت فاطمہ نسبت کردہ و ہذہ عبارتہ و اما سبب غضبہا مع احتجاج ابی بکر بالحدیث المذکور
فلاعتقادہا تاویل الحدیث المذکور علی خلاف ما تمسک بہ ابوبکر و کانہا اعتقدت تخصیص العموم
فی قولہ لا نورث و رات ان ما خلفہ من ارض و عقار لا یمتنع ان یورث عنہ انتہی و بالفرض اگر معنای
روایت مکرر متحد میبود آن ہم محمول بر تقیہ میشد انتہی اور جناب سبحان علیخان علیہ الرحمہ والغفران نے کتاب مستطاب
وغیرہ میں جواب اسکا بتفصیل تمام لکھا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہاں گویا مفعول محذوف ہے اور مفعول
بلکہ حذف جملہ وغیرہ کلام عرب میں شائع و ذائع ہے بلکہ قرآن مجید میں اکثر حذف واقع ہوا ہے چنانچہ تفسیر سورہ
یوسف میں کئی جگہ ایسا واقع ہوا ہے بنابر ان معنی حدیث اس طرح ہونگے کہ علما وارث علوم انبیا ہیں اور علما وارث
نہیں ہوتے درہم و دینار کے جو کہ انبیا چھوڑ جائیں بلکہ صرف وارث علوم ہیں یعنی بحیثیت علم وارث درہم و
دینار انبیا نہیں ہوتے بلکہ بسبب قرابت کی بنابر ان یہہ حدیث بھی معجزہ ہے گویا جناب مقدس نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسا ہو کہ دعوی علم کرکے مدعی وراثت مالی انبیا ہووے اور اصل ورثہ
سے منازعت کرے جب یہہ معنی بیان ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہہ حدیث مفید ہے واسطہ اہل حق کی نہ مضر جیسا کہ مخالفین
گمان کرتے ہیں فتدبر بستم ہر گاہ بروایت بخاری و مسلم کہ اصح الکتب و مجمع علیہ اہلسنت ہیں کہ بقول شاہ صاحب
یہہ دو نو کتابیں مخدوم طوائف انام و جمیع علمای اسلام ہیں اور شہرت و تلقی بالقبول میں درجہ علیا پہونچی ہیں
حتی کہ صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوے ہزار
علما و فضلا نے سنا ہے اور ناظرین کتب رجال پر انکے فضائل ہوش ربا مخفی نہیں غضبناک ہونا جناب سیدہ
معصومہ کا فدک میں ابوبکر پر اور پھر نہ کلام کرنا اوس سے تمام عمر ثابت ہوا تو اب علماء اہلسنت نے لاچار ہو کے
حرکتیں مذبوحی کیں چنانچہ خود شاہ صاحب بتقلید خواجہ خود کابلی بخلاف روایت بخاری و مسلم و مقتضای الفریقین

ص
کتاب الخمس

بنشست

بتشبث بکل حشیش در پی اثبات رضای جناب سیدہ ہو کی روایات موضوعہ و حکایات مصنوعہ کانچ الفہمیۃ
و کتاب الوفا بیہقی و شرح مشکوٰۃ و ریاض النضرۃ و فصل الخطاب و کتاب الموافقۃ ابن سمان سی ہی ہوئی حالانکہ ان سب کتابون
مین صرف دو روایتین ہین کہ اوزاعی و شعبی سے نقل ہوئی ہین یہہ دونو روایتین شعبی و اوزاعی کی باوصف کہ رواۃ ثقات
صحاح کمذب باتنگی ہین مرسل ہین کما فی تشیید المطاعن ثانیاً کذباً و افتراءً کتب الحق سی اثبات رضا چاہا اور
استشہاد مین عبارت معجاح السالکین محض بتقلید کابلی پیش کی اور حکیم سلامت علی نبا رسی کہ کذب و افترا مین شاگرد صاحب
سی مرتبہ بلند رکھتی ہین وہ ہوتی لکھتا معجاح السالکین کو مع تفسیر مجمع البیان و احتجاج کی تصنیف عماد الدین طبرسی
بیان کیا یہہ محض خبط و تخلیط ہے بلکہ دلیل اختلال دماغ حکیم صاحب موصوف ہی کیونکہ مجمع البیان و احتجاج یقیناً
تصنیف عماد الدین طبرسی کی نہین بلکہ مجمع البیان تصنیف ابو علی فضل بن حسن بن فضل طبرسی کی ہے اور
احتجاج تصنیف ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی کے کہ حکیم صاحب نی ان دونو کتابونکو کہ تالیف شخصین
مختلفین کے ہین شخص ثالث کی طرف منسوب کیا یعنی طرف عماد الدین طبرسی کے بہہ عماد الدین طبرسی علمای
مصنفین شیعہ مین کوئی نہین البتہ ایک عماد الدین طبری مصنف کتاب بشارۃ المصطفی مشاہیر علمای شیعہ سے
ہین وہ طبرسی نہین بلکہ وہ طبری ہین پس بیان حکیم صاحب سی تشخیص مین کمال غلطی ہوئی کہ دو کتابونکو جو
دو شخص مختلف کی ہین تصنیف ایک شخص مفروض کی بیان کرتی ہین مگر حکیم صاحب یہہ عذر کرسکتی ہین
کہ مینی یہہ کتاب واسطے تسلی اپنی بیٹون کی لکھی ہی اس سے یہہ غرض نہین کہ علمای فریقین اسکو دیکھین بعد
اسکی جب مولوی حیدر علی اسکاف فی علم غوث کو بمقابلہ الحق کے ملبد کیا تو مقام اثبات کتاب معجاح
السالکین و نسبت آن بمصنف و توثیق مصنف مین مدعی اسکی ہوئی کہ یہہ کتاب صاحب صواقع یعنی نصر اللہ
کابلی کی پیش نظر رہی اور شاہ عبد العزیز دہلوی نی عبارت اوسکی بلا واسطہ نقل کی اور حکیم سلامت علی کے
ملاحظہ سی بھی گذری یہہ محض دعوی بلا بینہ قابل التفات و جواب نہین اور نیز اسکاف نی ازالۃ الغین مین معجاح
السالکین کو منسوب بطرف عماد الدین کرکے اسقدر اور زیادہ کیا کہ یہہ عماد الدین معروف امین الدین طبرسی
ہی و ہل ہذا الا کذب صراح و بہتان بواح بالجملہ اول امین الدین طبرسی صاحب مجمع البیان ہرگز مشہور بعماد الدین
طبرسی نہین ثانیاً کتاب معجاح السالکین تصنیف اونکی نہین کسیطرح وہماً و التباساً بھی اونکی طرف منسوب نہین کیے
چہ خوش کابلی و دہلوی کو تو ہرگز میسر نہوا کہ نسبت کتاب و نام مصنف و توثیق مصنف ثابت کرین اب حکیم
صاحب و آپ ہی وپ بعد خرابی بصرہ چاہتی ہین کہ چند خرافات سی توثیق کتاب ثابت ہو جائی اور یہہ نہین سمجھتے
کہ ایسی ہفوات سوای ثبوت عجز و عدم تدین کچھ فایدہ نہین بعد اسکی پہر مولوی حیدر علی مصنف منتہی الکلام
السیف مستویہ اثبات رضای جناب سیدہ کتب الحق سی ہوئی بسبب قلت عربیت و سوء فہم کی کہ ناظرین

منتهی الکلام و ازالة العین پر ہرگز مخفی نہیں اور حمل کرنا اضربنی و سطح عمر کا جو علامہ حلی علیہ الرحمہ نے جناب علی بن ابراہیم قمی کے حال میں لکھا ہی عقدح پر حالانکہ یہ لفظ بمعنی علما و محدثین اہلسنت و صحابہ کرام کی کتب رجال میں مروج و معمول بہ ہی اور معنی اسکی ادانی طلبہ علوم بلکہ صبیان صغیر ہی جو ان پر مخفی نہیں ادنی شاہد ہے عبارت علی ابن میثم شارح نہج البلاغہ استشہاد میں پیش کی اگرچہ جواب اوسکی بالحل و المعارضہ بہت ہیں مگر یہاں صرف ایک جواب پر اکتفا کیا جاتا ہی بس ظاہر ہو کہ بعض حضرات مومنین سلمہ اللہ تعالی نے جناب سلطان العلما و المجتہدین دام ظلہم العالی سے استفتا کیا تھا اور جناب موصوف نے جواب اوسکا لکھا تھا وہ بجنسہ نقل کیا جاتا ہی ✻ ✻ ✻

قال بعض النواصب جون صاحب تحفه و مانندا او ادعای سترضای فاطمه زهرا علیها السلام از ابو بکر صدیق کرده اند خصوصیت بکتاب منهاج السالکین ندارد بلکه در دیگر کتب معتمده روافض نیز رضای فاطمه زهرا علیها السلام مروی و منقولست و ایحال باثبات میرسانم که این نوع احادیث که دلالت بر رضای فاطمی دارد محفوف بقرائن بلکه موید بدلائل فانتظروا انی معکم من المنتظرین اکنون تایید کلام بزرگان دین می نمائیم و از کتب معتمده شیعه رضای جناب سیده باقرار اکابر علمای ایشان مثل کمال الدین بن میثم بحرانی که خواجه خواجگان فضه اعنی نصیر طوسی جنابکه عنقریب بیمدید یکی از حلقه بگوشان و مداحان اوست بمقتضای روایات شان میدهم و منصفان را و روی منکران آن حقیقی می نماییم حالیا

عبارت ابن میثم بحرانی از شرحیکه بر نهج البلاغه نوشته و قسم شرعی در دیباچه آن باحقاق حق خورده بشنو

قال یا خیرة النساء و ابنة خیر الانبیاء و الله ما عدوت رأی رسول الله و لا عملت الا باذنه و ان الرائد لا یکذب اهله فقد قلت فابلغت و اغلظت فاهجرت یغفر الله لنا و لك اما بعد فقد سمعت رسول الله یقول انا معاشر الانبیاء لا نورث ذهبا و لا فضة و لا ارضا و لا عقارا و لا دارا و لکنا نورث الایمان و الحکمة و العلم و السنة و قد عملت بما امرنی و نصحت فقالت ان رسول الله قد وهبها لی قال فمن یشهد بذلك فجاء علی ابن ابیطالب و ام ایمن فشهدا لها بذلك فجاء عمر ابن الخطاب و عبد الرحمن بن عوف فشهدا ان رسول الله ﷺ کان یقسمها فقال ابو بکر صدقت یا بنت رسول الله و صدق علی و صدقت ام ایمن و صدق عمر و عبد الرحمن و ذلك ان مالك لابیك کان رسول الله یاخذ من فدك قوتکم و یقسم الباقی و یحمل منه فی سبیل الله فلك علی الله ان اصنع بها کما کان یصنع رسول الله فرضیت بذلك و اخذت العهد علیه به ان قال و فی هذه القصة خبط کثیر بین الشیعة و مخالفیهم و لکل من الفریقین کلام طویل انتهی و شیعه ہی جو پی بود نسبت بروایتیکه در کتب شیعه مشعر رضای جناب فاطمه از خلیفه اول وارد شده اکنون بعبارت دعوی این قوم که بهزار لاف و گزاف میگفتند که رضای فاطمه از کتب امامیه ثابت باید نمود و هرگاه این طعن که اعظم

خلعاست از هم پاشید دیگر چه باقی ماند فقط انتهی کلامه ٠٠ لا ینتهی ملامه **الجواب** مخفی نماند که محجاج السالکین نهج شرح
پیدا نیست و عجب نیست که کتابی مفروض الوجود باشد و بالفرض اگر باین اسم از کتب شیعه باشد و روایت منقوله فاضل
دهلوی در آن مندرج باشد از کجا که از کتب اهلسنت نقل آن نکرده باشد لکنا نسیر الی ذلک کله فی طی الزماح لکن شرح
ابن میثم رحمه الله موجود است و هرگاه مراجعت بشرح مذکور نموده شد معلوم شد که هرگز اثبات رضای حضرت فاطمه از
کلام او مستفاد نمیشود زیرا که فاضل مذکور در ذیل شرح فقره از فقرات مکتوب بلاغت اسلوب حضرت امیر المومنین
علیه و آله الاف الصلوة من الملک المنان که بعثمان بن حنیف انصاری در وعظ و نصایح و بیان زهد و ترک دنیا
نسبت بخود نوشته وهو هذه بلی قد کانت فدک فی ایدینا من کل ما اظلته السماء فشحت علیها نفوس
قوم و سخت عنها نفوس آخرین و نعم الحاکم الله میگوید استثنی من ذلک فدک بقوله من کل ما اظلته
السماء و ذکرها فیتعرض حکایة حاله و حال القوم معه علی سبیل التشکی و التظلم ممن اخذها
منهم الی الله و تسلیم الامر لله و الرضا بکونه حکما و ظاهر است که زمان صدور خطبه زمان خلافت ظاهری آن
حضرت بود و اگر حضرت فاطمه در حیات خود راضی میگردیدند شکوه و شکایت از هم گذشت چرا جناب امیر علیه السلام
چنین کلمات تظلم و شکایت بعد وفات جناب سیدة النساء صلوات الله علیها بعد مدت دراز بر زبان میآوردند
و اگر ابن میثم اقرار برضای جناب سیده میکرد چگونه کلام جناب امیر را حمل بر تشکی و تظلم و رجوع باحکم الحاکمین نموده تمام
ان ظلم می نمود ثم قال واعلم ان فدک قد کانت خاصة لرسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الی ان
قال و المشهور بین الشیعة و المتفق علیه عندهم ان رسول الله اعطاها فاطمة علیها السلام
فی حیوته روی ذلک من طرق مختلفة منها عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت و آت ذا القربی
حقه اعطی رسول الله فاطمة فدکا فلما ولی ابو بکر الخلافة عزم علی اخذها منها فارسلت الیه
تطالبه الی ان قال انها قالت فی اخر خطبة خطبت بها و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
ثم رجعت الی بیتها و اقسمت ان لا تکلم ابا بکر و تدعو الله علیه فلم تزل کذلک حتی حضرتها
الوفاة فاوصت ان لا یصلی علیها العباس و دفنت لیلا و این کلام ابن میثم که در آن اتفاق شیعه را بر نحله
و عطیه حضرت رسولخدا آنجناب سیدة النسا نقل کرده گفته و روی ذلک من طرق مختلفة از کجا که مراد او از آن روایات
مختلفه از کتب مخالفین نباشد بل هو هذا ظاهر لانه کلما کان السند من کلام الخصوم کان اقوی
فی دفع مقالاتهم و غرض او اثبات نحله و عطیه حضرت رسالت مآب صلی الله علیه و آله است بجناب سیده
صلوات الله علیها و اولا ذکر نموده از جمله آن روایات روایت ابو سعید خدری را الطولها که اکثرش مطابقت دارد
با روایت ابی بکر جوهری و روایت سیوطی در تفسیر در منثور فی ذیل قوله تعالی و آت ذا القربی حقه

فصلی علیها

[illegible]

[illegible]
التفضیل مقام
١٢٦١

الانوار و ابو یعلی و ابن ابی حاتم و ابن مردویه عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت هذه الآیة
وآت ذا القربی حقه دعا رسول الله فاطمة فاعطاها فدکا صریح است در مطلوب شیعه از دعای
عطیه و نحله و عدم رضای جناب سیده و جه آن نیز صریح است با استمرار غصب آنحضرت تا وفات و نیز مشتمل است بر دعا
آنحضرت بوقت شب تحرزا عن حضور رجوه ای الغاصبین حقها والمعادین لهم علی ذلک
[illegible] و روی انه لما سمع کلامها حمد الله و اثنی علیه و صلی رسوله ثم قال یا خیرة
النساء الی آخر ما نقله الناصب ذکر این روایت نیست که از حیثیت اشتمال آن بر دعوی نحله و تصدیق
ابوبکر بر آن جناب را و شهود او در الدلالة علی اعترافه بصدق دعویها چنانچه مقصود شیعیان بوده وان بحمد الله
حاصل گردیده و جوابیکه ابوبکر بعد تصدیق با منداد داده جوابی است عجیب و معمی است [illegible] عجیب که گفته
مالک لا ابیک هرگاه مال آل جناب سیده بوده و برای آنحضرت از جهت تصرف در آن روا بوده ابوبکر را چگونه تصرف
در آن روا گردیده و فقیر فرضیت اگرچه بکار شیعیان نمی خورد و لیکن استطرادا بجهت نقل در آمده از حیثیت اعتراف
شارح معاند بانچه اکثر ثبت که علما روایات مخالفین را الزاما علیهم ذکر میکنند اگرچه احتجاج بر آنها ببعض فقرات آنها
مطلوب باشد دون بعض عملا بما اشتهر خذ ما صفا و دع ما کدر و بوجه دیگر میگوییم ظاهر است که قول او روی
بدون ذکر راوی و مروی عنه بصیغه مجهول منافی خبر منقول سابق اشاره است بتضعیف این روایت و از عادات
متکلمین اهل سنت که بعد از روایات مقبوله معارض آن را بطرز تضعیف ذکر میکنند تا عدم اطلاع شان بر کلام مخالفین
نشود و ازین لازم نمی آید که این روایت باسانید منقوله در مذهب ایشان و شارح مقبول باشد عجب است از نا
که گفته است حالیا عبارة ابن میثم در شرح خطبه بر نهج البلاغه نوشته میشود ثم قال آخره و قول او و روی را از صدر
روایت ساقط کرده مردم را بوهم انداخته که این عبارت ابن میثم است و حال آنکه این عبارت راوی است
نه عبارت ابن میثم پس معلوم نیست که بگوید بل هذا الا تدلیس واضح و نیز از نقل روایات مختلفه حکم شارح بر رضای جناب
سیده چگونه ثابت میتوان کرد پس این لاف و گزاف ناصبی تلبیس بیش نیست و لن یصلح العطار ما افسده الدهر
پس لعن غصب فدک بامثال این روایات مجهوله از سر نمی باشد بلکه بسبب روایات معتمده اهل سنت مثل روایت
ابوبکر جوهری و غیره حتی صحیح البخاری فوجدت فاطمة و لم تتکلم حتی ماتت البتة علاوت کریمه از سر می باشد
اما قول ابن میثم و فی هذه القصة خبط کثیر بین الشیعة و مخالفیهم لکل من الفریقین
کلام طویل والمرجع الی المطولات دلالت میکند بر آنکه مباحثات در میانه فریقین در این قصه طول کشیده
و ذکر آنها در شرح الفاظ فقرات شریفه مناسب ندیده بر کتب کلامیه آنرا گویا محول گردانیده پس آنچه صحیح دیباچه
و عده حقائق سوده مخصوص بجای است که تعرض بتحقیق مسئله و نظر در ادله موده باشد درین باده که اصل مناظره

[illegible]

مجمل گذشته

مجمل گذاشته این باب در خصوص رضای فاطمه صلوات الله علیها لی احقاق حق و اثبات رضا بر عمر شارح بو
و کدر وایات مشعر رضا از کجا بر ده ثبت اینکه آن فاسد او تکرار قبیل ان بعض الظن اثم و چگونه چنین نباشد و حال
آنکه خود شیخ ابن میثم مذکور در کتاب الاستغاثة فی بدع الثلاثة جابجا که مطاعن خلفاء ثلثه را مسجل نموده در ذیل
مطاعن خلیفه اول ایشان میفرماید و من بدعه القطیعة ثم انهم بعد ذلک الی الطامة الکبری
والمصیبة العظمی فی ظلم فاطمة بنت رسول الله صلوات الله علیهما و ذریتهما فقبض
منها ترکات الرسول و ما خلفه من البساتین و الارضین فجعله بزعمه صدقة للمسلمین و
اخرج ارض فدک من یدها فزعم ان هذه الارضین لرسول الله و کانت فی یدها علی
سبیل الطعمة و ادعی ان رسول الله قال نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما خلفناه فهو صدقة
فذکرت فاطمة باجمع من اولیائها ان ارض فدک وهبها لها فقال لها هات بینة تشهد
بذلک فجاءت بام ایمن امرأة من اهل الجنة فجاء امیر المؤمنین فشهد لها فقال هذا بعلک
یجلب الی نفسه النفع ولا نحکم بشهادته لک وهم قد رووا جمیعا ان رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
قال علی مع الحق والحق مع علی یدور معه حیث دار لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فغضبت فاطمة
عند ذلک وانصرفت من عنده وحلفت ان لا تکلمه ولا صاحبه حتی تلقا اباها فتشکی الیه
ما صنعا بها فلما حضرتها الوفات وصت علیا علیه السلام ان یدفنها ولا یدع احدا
منهم یصلی علیها ففعل ذلک امیر المؤمنین فجاءا من الغد یسئلونه عنها فعرفهم
انه قد دفنها فقالوا له ما حملک علی ذلک فقال وصیتنی به فکرهت ان اخالف وصیتها
و ان رسول الله قال فاطمة بضعة منی فمن اذاها فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله الی ان قال فقال
عمر اطلبوا قبرها حتی ننبشها و نصلی علیها فطلبوه فلم یجدوه ولم یعرفوا لها قبرا الی هذه
الغایة سماه و رووا جمیعا ان رسول الله قال لفاطمة ان الله یغضب لغضبک و یرضی لرضاک
و رووا جمیعا بغیر خلاف انه قال فاطمة بضعة منی من اذاها فقد اذانی الی ان قال فقد ولی علی
دفنها باللیل لکی لا یختلف فیه اهل الاخبار عن غیر ان یصلی علیها اکثر المهاجرین و الانصار و ان
ذلک کان منها عتبا علیهم بما اجترموا من ظلمها و قد ثبت انهم اذوا رسول الله بما اذوا فاطمة علیها السلام فقد
وقال عز وجل ان الذین یؤذون الله و رسوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة و اعد لهم عذابا
مهینا و این کلام بلاغت نظام نص صریح است بشد و بتمام از حیثیت فقرات عدیده بوجوه سدیده بر دوام هجرت و دوام
غضب تا دوام حیات آنحضرت بلکه ظهور اثر آن بعد ممات نیز بی گمان قائل بودن شیخ بر رضای آنحضرت از مشایخ اهل سنت

یحج قول او و وروی بالنقل بعض عدم رضه تخیل ان فساد بعض مستغنی زبیان است واما لفظ خبط لیس کما یه بعث ارجیه
وبحث فریقین لا غیر والعرف یختلف باختلاف الائمة علی انه لو کان مشیرا الی الحرکة علی النحو الغیر الطبیعی الذی فیه فساد لم
یکن وجه لنسبته الی الفریقین فانه لا یخلو الحق من الجانبین علی سبیل منع الخلو والجمع کما هو شان المنفصلة الحقیقة

والله سبحانه هو العالم والحمد لله رب العالمین
والصلوة علی سیدنا محمد وآله
الطیبین ۵
تمم

قد تم [illegible] العجاب روی [illegible]
[illegible]

تمت
[illegible]

تاریخ تصنیف کتاب طبع زاد گلدستۀ ریاض معانی و ماهر سخن سنجی و نکته دانی سید احسن جناب الصفا النقوی سلمه الله

قبله کریمی [illegible] ماه و مه فلک ذکر او معدود اند ذاکر و فی الوجود دست	کعبه انسان حسن و حسن طهارت و ملک زین تقاضا این رساله مرکز دو شعور تمم تقی الدین اثر ریاحین است ز روی حساب	رحمة للعالمین شان است و ختم الانبیا از پی تاریخ فکرم رفت بر عرش برین گر بفقر امید بر دو اول ام الکتاب	صاحب خلق عظیم و ملجا شاه و گدا آمد از هاتف صدا باصد هزاران آفرین

ایضاً تاریخ منکلام سید اجل عمر مصر علم و عمل اشرف الحاج جناب السید کوکب علیخان صاحب نقوی دام مجدهم

این همین نسخه که نقشه الریاحین نام هست شرح حال سلطان سریر خافقین هست از تالیفهای جامع فضل و کمال	طبع افزای مشام عقل مستشام احمد مرسل حبیب حق فروغ نشتین دارد شش ازو مقرب یا علی در حمله حال بهر تاریخش قلم بر دوشت این یوسف علی	از بیانش صفحه تابش همچو انگشت چرا همچنین حال شهنشاه سریر لوکشف نطق معنی بر او از ابتدا تا اختتام سال تالیف آشکارا شد ز تاریخ [illegible]	از سواد سطرهایش کحل اهل بین چرا تا الی ذات محمد مرتضی شاه نجف ایکند در کام مرده باده یحیی العظام

تاریخ تالیف و طبع کتاب نتیجه ذهن نقاد و طبع نقاد شاعر شیرین بیان نواب تصدق علیخان بهادر متخلص به ابن معظم ابن مغفرت مآب نواب معظم علیخان بهادر بهاری متخلص به کافی کفاهما الله مؤنتهما فی الدارین ◆

این نسخه که هست چون گلستان هر صفحه چو کشت زعفرانی هر صبح و مسا درو بجید در طبع رسید همدران سال التسبیح مبسع کمالات ◆	هر لفظ چو گل درو شسته خندان هر سطر درو چو سنبلستان با دابروان پاک ایشان ازبسکه شده شهیر آفاق در علم و عمل وحید دوران ابن معظم سخن سنج	مضمونش عیان بسان خوشبو در ذکر خلاصه دو عالم ◆ با طرز خوشی که یافت اتمام ماند بزمانه یادگار از علم حدیث و فقه و تفسیر بر گوی ملیش ریاض ریحان	از هر گل لفظ اوست بزبان از اول عمر تا بپایان بهر تهر یوم شهر شعبان از طبع مقرب علی خان شد جمع تمام در دل آن

صحت نامہ نفحات الریاحین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۱۵	خدطاب	خطاب	؍؍	۱۴	اختیار	اختیار سے	۱۰	۲۳	ذلاتا تجوت	دلاتا	۲۵	۱۰	حقتعالی	حقتعالی نے
؍؍	۲۵	۵۱	۵۹	؍؍	۲۴	شاہرہ	مشاہدہ	۱۸	۱۰	بنی ہاشم	ہاشمی	؍؍	۲۱	شمنونہوں	دشمنونسی
۶	۳	پنجتن	بہچین	؍؍	؍؍	ہین	ہی	؍؍	۲۱	والد	والدہ	؍؍	۲۶	کرساری نے	کرسب کے
؍؍	۴	حجری کا نبا	جوہری کا نبا	۱۱	۲	بہلی	بہت	؍؍	۲۴	شجاعتونکو	شجاعونکو	۲۶	۴	لکرولت	بکربولن
؍؍	۵	ہوبین	ہوسی	؍؍	۱۳	التقاسے	التوری	۱۴	۵	اتنی	آتی	؍؍	۲۳	داب	آب
؍؍	؍؍	پہارونکی	پہارچکو	؍؍	۱۵	کرکی	کرنی	؍؍	۱۴	جاتی	جاہتا	؍؍	؍؍	کتنی کو	کہنی کو
؍؍	۷	گاڈ	گائی	؍؍	۳۵	ہی	ہین	۲۰	۳	خرچہ	یکتا خرچہ	؍؍	۲۵	جان	کرجان
؍؍	۹	بہی	بین	۱۱	۷	بہی	نی بہی	؍؍	۱۰	اوشہائی	اوشہالے	۲۷	۱۵	نقتعالے	حقتعالی
؍؍	۱۵	کیا	کین	؍؍	۱۹	دی	قراردی	؍؍	؍؍	ردلت	کردلت	؍؍	۲۰	کاہوئے	ہوئی
؍؍	۲۱	ہین	تہی	۱۲	۲	ہین	نہین	؍؍	۱۲	کرکی	پہرکی	۲۸	۵	ہین او	ہین جاو او
؍؍	۲۲	اونہون	اونہون نے	۱۸	۱۳	نکوہی	تمکو ہی	۲۱	۱۴	یہاں	کہ جہارسو	؍؍	۱۱	اسکو	اوس
۷	۱	ہو	ہوتی تہی	؍؍	۱۶	نمک نے	نمک	؍؍	۱۵	سک	خشک	؍؍	؍؍	تصدیق	بعد تصدیق
؍؍	۶	استہ	البتہ	۱۳	۱	بیہودات	بیہود	۲۳	۲۱	اور حنیچہ	اورست حنیچہ	؍؍	۱۱	رکہا آہ	آتی آپ
۸	۱۰	کو	کولیکی	۱۴	۱۵	فرایا	فرمایا	۲۴	۱	ثابت کہ	ثابت ہی کہ	؍؍	۱۳	رتی تہیں	کرتی ہین
؍؍	۱۶	اوسکی کو	اوسکی	۱۵	۱۱	کسی	کوکسی	؍؍	۴	[illegible]	[illegible]	؍؍	[illegible]	تمہارے	[illegible]
؍؍	۱۹	لاتی	لاتی	؍؍	۱۲	زنجیر	سلسلہ	؍؍	۱۱	حضرت اویس	حضرت اویس سے	۲۹	۱۳	رنگین	[illegible]
؍؍	۲۰	بہیجا یا	بہیجا	؍؍	۱۸	بریب	جریب	؍؍	۱۸	بجا سہو	بجا طرسہو	؍؍	۲۴	اوسفی	اوسفی
۹	۱۱	مطلب نے	مطلب	۱۶	۹	انگیت	انگلیت	؍؍	۲۲	قوم کہ	قوم کوکہ	؍؍	۲۶	کرونسی	کرادینگی
؍؍	۱۲	سے	نے	۱۷	۸	ظاہر	طاہر	؍؍	۲۵	حضرت	حضرت کی	۳۰	۱۲	ہوکی	ہونگی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۱	۱۴	کرو توبیم	انجرویت	۴۱	۲	رہسلفتی	راسکتی	〃	۸	اسی	ایسی	۷۷	۲۳	سبی	بہی
〃	۱۷	بانا تھا	باالا تھا	〃	۲۵	سورہ کے	سورہ کو	۶۶	۱۰	میر	امیر	۷۸	۱۰	سکے	کیا
〃	۱۸	ابو البحیرب	ابو البحتر	۴۹	۲۰	افرا	ابتدا	〃	۱۷	فی	نی	۷۹	۶	رانده	رانندہ
〃	۱۹	ابو بحتری	ابو البختری	۵۰	۱۴	پہنچوا	پہنچا دینے	〃	۲۰	فی التنویر	فی التنویر	۸۰	۱۱	معصیتہ	معصیت
〃	۲۱	تہی	تبیں	〃	۱۶	اسی	ایسی	〃	۲۱	نی	سی	〃	۲۵	پرڈبنی	پرمین
۳۲	۹	بہت	بہشت	〃	۱۷	انصار کو	انصار کے	۶۷	۱۵	آہنی	آہنیں	۸۱	۶	اوسی	ایسی
۳۳	۹	پیر گھکر	پہ	〃	۱۹	زارہ	زرارہ	〃	۱۷	کیاہ	کیا	۸۲	۱۶	اہت لیے	اہت کے لیے
〃	۱۷	کی	کیا	۵۱	۱۱	اوٹھا	اوٹھاؤ	۶۹	۳	پاس اوس	پاس پانچ	۸۴	۱۳	سبی	بہی
۳۵	۱۲	ناشنوائی کا	ناشنوائی کی	〃	۱۹	چاہی	میں چاہی	〃	۶	اعادی	اوعا خا	۸۶	۹	یمیر	چیز
〃	۲۱	بزرگ	بعد بزرگ	۵۲	۲۰	زارہ	زرارہ	۷۰	۳	فرہائی	فرہائیں	〃	۱۷	سمری	میرا
۳۶	۲	شعبہ کو کیا	کو شعبہ دیا	۵۴	۵	ماہیت		〃	۶	رت	رات	〃	۲۲	شہر یعقوبسی	شہر یعقوبکی
۳۷	۴	مہاجرین کو	مہاجرین	〃	۱۳	کہنی	کہنگی	〃	۸	میں تھا بے	میں نے بھی	۸۸	۱۲	اور تھا	بجا تھا تھا
۳۸	۳	اقدم کچہ	کر ہمیشہ کچہ	۵۷	۲	[illegible]	عدم وقوع	۷۲	۲	ہوا تو	ہوا بھی تو	〃	۱۸	تھوکہ	تہوگا کہ
〃	〃	انہوں نے کہا	اونہوں نے کہا	〃	۲۱	مریض	مرض	〃	۲	سوا	سوال	〃	۱۶	دیکھتا	دیکھنا
〃	۴	جام	توم	۶۱	۷	دررہ	درندہ	۷۳	۱۹	کی جاہئیں	کی پاس جاہئیں	〃	〃	دیکیا	دیکھتا
۴۱	۴	وسبت	وصیت	〃	۱۸	رسولخدا	رسولخدا نے	۷۴	۱۰	ساتھ	سات	۹۰	۴	کسی	کشتی
۴۲	۱۱	معطم	مطعم	〃	۲۵	فراقی	لاقی	〃	〃	کعبہ کا	کعبہ کی	〃	۷	اور دیکیا	کھاکہ تونے
〃	۱۳	ہیں	میں	۶۴	۱	تعلو	علو	〃	۱۵	ای یہود سے	ای شخص	〃	۱۵	کہ	
〃	۱۶	تھوڑی	توڑی	〃	۹	امیرکہ	امیر کی	۷۶	۱۹	پہنچی	بہو پہنچی	〃	۱۴	ہوا	سوال
〃	۲۲	ولاقول	ولا قوۃ	〃	۱۰	خارج	تارج	۷۷	۱۶	اور	لہذا	〃	۲۴	نوازنہ	نوازندہ
۴۳	۲۰	پہونا	تھونا	۶۵	۲	ایسی	اوسی	〃	۱۳	ذکر جہاں	بیانات	۹۱	۱۹	کفار کے	کفار کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲۵	نگیری	شیلا	۱۰۱	۴	مظلوت	مظفوت	″	۱۲	اسے	ایسی	″	″	یالموت	تالموت
″	″	گاہ	نگاہ	۱۰۲	۸	دہی	حاضر کیا	″	۱۴	زمین	زمینا	″	۱۷	اور سے از	از رسالے
۹۴	۲	چرائی نہیں	ملاقی ہوں	″	۱۱	انکو	اسکو	″	۱۵	معلونہ	ملعونہ	″	″	عمر	عمرو
″	۳	دیکنا	دیکھنا	″	۲۰	ایسی	اسے	″	۱۶	سہاہت	شباہت	″	۲۰	رہنی	کرہیں
″	۱۰	ہواور	ہوتواور	۱۰۳	۳	عتیک	عینک	۱۰۹	۲	او	اور	۱۲۷	۷	والعصو	والعفو
۹۵	۲۲	بیہڑی	بڑی	″	۱۴	چانساتھا	چاہتا	″	۱۷	جاتی تہی	جاتی نہ تہی	″	۹		الناس الخناس
۹۶	۱۹	کوہی	کرہی عجم	″	۱۶	کعب	کے سبب	″	۲۱	فان	اذان	″	″	وادہیم	فرادہیم
۹۷	۱	مدرسے	مدرسی سے	″	۲۵	بلاغ	اطلاع	۱۱۰	۱۳	عطاکی	عطا کیا	″	۱۳	نسور	سورہ
″	۲	رسمی ہے	رسمی ہیں	″	″	اسیرنت	اسیوفت	″	۱۸	تمہارے	تمہارا	″	۱۵	تہیں	یہیں
″	۵	بدہی بڑے	بڑہی بڑی	۱۰۴	۶	آتا ہے	آیا	″	۱۹	کفر ازعجب	کفروالعجب	۱۲۸	۸	قاش	تلاش ملیں
″	۲۵	ندا	خدا	″	۸	غالب کر	غالب ہوکر	۱۱۳	۱۴	رسہیل	وسہیل	۱۲۸	۹	حضرت نسیر	حضرت نبی کے
۹۸	۵		انتہی	۱۰۵	۳		مرتب ازرشتہ	″	۱۸	قاتل کوہنیں	قاتل کو پاتیں	″	۱۹	ابنیاہم	ارضاہم
″	۴	افرار	افترا	″	۱۹	بن ملیحہ	بن ابی ملیحہ	″	″	الاستغفر	الاستغفار	۱۲۹	۸	سہوی	سہوا
″	۷	تہی	تہیں	۱۰۶	۴	براکر	پہراکر	″	۲۲	نازندہ گئے	زندہ گئے	″	۱۷	رفعہ	مرفعہ
″	۱۳	منفرہم	معزا	″	۱۲	پہرکر	پہیرکر	۱۱۵	۶	الصابین	الصابرین	″	۱۸	منافق لئے	منافقین کے لئے
″	″	ابوالغد	ابوالفدا	″	۲۱	کیا	سکے	″	۱۳	بچا	بچا کو	″	۲۱	ہوا	ہوسے
۹۹	۱۳	حق کا	کا حق	″	۴	مشترار	نشترار	۱۱۶	۵	ضعیف	ضعف	۱۳۱	۱۷	نکی	نکیا
″	۱۵	کرتا تھا	کرتا کہا	″	۲۵	امیر معرو	امیر کے معرو	۱۲۳	۲۲	حافظ	جاحظ	″	″	منفرد	متفرد
″	[illegible]	باقی	باتیں	۱۰۷	۱	اٹھتا ہے	سنتی ہی	۱۲۴	۵	اودوشت	آوروشت	″	۲۰	لاتکتبوا	لم تکتبوا
۱۰۰	۹	ہمارا	ہمارے	″	۹	سنتی کو	سنتی کسیکو	۱۲۵	۸	اسمعین	ابن شمعین	۱۳۲	۹	لینجری	لیتخری
″	۲۵	سنوہی	ستوہین	″	۱۱	نگرسکتا	نہیں کرسکتا	۱۲۷	۱	فاشم	فاتہم	″	۱۳	نقیضہم	لتتقضہم

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۳۳	۱۴	ساتھی	ہمسر ہیں	″	۱۹		دشمن ابن شعبک	۱۶۷	۱۳	حقت	حقیقت	۱۹۰	۲		باپ بہیر کے
″	۲۱	وقیقتہ	فاقت	۱۴۵	۴		عاشہ سے	″	۱۴	ہی	بھی	″	۶	ردبہ	ردیبہ
۱۴۵	۲۱	سوارکے	لسوء ہے	″	۱۴		کہتا ہے	۱۴۹	۱۳		نہیں کے	″	۸	زعجم	زعم
″	۲۲	عیبت	عیبت ہیں	۱۵۴	۲		کان واللہ	″	۱۹	بجاننا	جاننا	۱۹۱	۱	بسن	پاس ابوبکر
″	۲۵	یتبین	یبین	″	۷	انلبی	انقلبی	″	۲۱	حیرانے	چورانے	″	۳	کرتی نہتی	کرتی تھی
۱۳۶	۲	نی کہ	نی کہا کہ	″	۱۷	وخلت	وخلیت	۱۷۵	۳	لنبلوکم	لیبلوکم	″	۹	یہی	یہہ
۱۳۷	۳	وانا ثرۃ	اما ستے	″	۲۳	السخبۃ	سخبہ	۱۷۸	۶	الطافہ	الطائفہ	۱۹۳	۱۴	صوامع	صواقع
۱۳۹	۲۳	یدعوا	یدعو	″	۲۴		قدم بھی اپنی	″	۱۵	کہ کہا	کر کیا	″	۱۸		مقابلہ میں
۱۳۹	۱۱	عیقوتہ	عقیق	۱۵۵	۴	بعیثیم	بعیطہم	۸۱	۱۱		انہیں سب کے	۹۳	۸	تحقیق	تحقق
۱۴۱	۴		سے نے	″	″		وکفی اللہ	۱۸۵	۱۲		یاکلون فی بطونہم	۱۹۰	۲	یقصوت	یقصون
″	۱۰	ج	تو	″	۱۷	وجیہ	وجیہ	″	۱۳	یعنی	یعین	″	″	السہادۃ	الشاہد
″	۱۷	یعلمون	تعلمون	۱۵۹	۹		لی ای محمد	″	۲۲	ماتہ ثالث	لماتہ الثالث	″	۱۰	الالی اللہ	الا اللہ
۱۴۲	۴	تتبقن	تیقتن	۱۶۰	۱۲	خاطر	حاضر	۱۸۶	۱۳	ابوعلی	ابویعلی	″	۲۱	خیشبہ	خیبۃ
″	۲۴	شبیرسی	کیشر سی	۱۶۱	۵		تھیں سب کے	۱۸۷	۶	انزع	انتزع	″	″	خمسۃ	خمس
۱۴۳	۱۴	حضرت سعد	حضرت نے	۱۶۲	۲۰	مجمل	محمل	″	۹	قالت	قال	۹۶	۱۰	دعواۃ	دعواہ
″	۱۷	لقار	القارہ	۱۶۳	۲	دنیا	دیکھا	″	۱۸	تستخفها	تستخفیها	″	″	سعتمداً	متعمداً
۱۴۵	۵	قضاک	فراق	″	۲۱	یحق	جل	″	۲۴	وفدک بالنخلہ	فدک والنخلہ	″	۲۴	حر	جر
″	۱۸	ہوتی	دیتی	″	۲۳	یتکبرون	متکبرون	۱۸۸	۲		ظلم التکحل	۱۹۷	۲	ابا	اما
۱۴۶	۱۱	نہی	نہیں ہے	۱۶۵	۱۳	جارکم	جاؤکم	″	۱۵	لصالحم	لصالحہم	″	۳	لحاجۃ	لقدر الحاجۃ
۱۴۸	۸	نکیا	کیا	۱۶۶	۳	مشعر	مسعر	″	۲۲	فوتکم	فوقکم	۱۹۸	۹	سنۃ	ستۃ
″	۱۲	بھمن کے	بھمن لے گئی	″	۱۰		حصہ لے گی	″	۲۵	ابوعلی	ابویعلی	″	۱۲	فلحا	فلما

صفحہ	سطر	خطا	صواب			خطا	صواب	صفحہ		خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
=	١٦		[illegible]			[illegible]	سترکیا	=		الرویانی	الرویا	٢٣	١	ابن حاتم	ابن ابی حاتم
١٩٩	١٢	تجبر	سجبر	٢١٣	٩	[illegible]	[illegible]	٩		بانیت	زینت	٢٢٣	٢٣	تفضلہ	تفصیلہ
=	٢٤	[illegible]	[illegible]	٢١٤	١٣	ولاتموبہ	الاتیلہ	=	٣٣	الرحیم	رحیم	٢٣	٢٤	[illegible]	[illegible]
٢٠٠	٣	یتنشب	یتعقب	٢١٥	١٢	عنہما	عنہا	=	١٣	کی نوچو	کی نوچیر	=	٧	شیقص	نیقص
=	٢٢	وغدیہم	بعدہم	-	١٩	آربا	اربا	٢٥٠	١٣	بطیبق	بطیف	=	١١	تحریرالمعر	تحریر میاآید
٢٠١	٣	غضبت	غضبت	٢١٦	٦	[illegible]	ازالۃ الخفا	٢٥٢	٣١	تحکوقی	تحکوپادلی	٢٧٣	٢	امیروبہات	[illegible]
=	٥	بہرتا	پہرتو	٢	٢٩	بالی	مارولی	٢٥٤	٣	بہاتہا	بہاتی ہیں	=	٧	لوصف	لوطف
=	٢١	لنگوٹن پہیر	لوگون کی پہیر	-	٢٢	بسعیہ	سیعیہ	=	١٨	طرف بہت	طرف بہت سی	٢٧٥	١٩	ثم قطہ	ثم واقطہ
٢٠٢	٩	محرقو اب	محروق تپ	٢٣٠	٢٢	کسری کا	قیصر	٢٥٥	١٠	کی	تک	١	٩	عمتہ	عمدہ
=	=	نکی وجہ	نکی خوبہ	٢٣٣	١٣	تعسایہ	تعبیہ	٢٥٦	١٠	بیا	آیا	=	٣٠	بسبرانجام	سرانجام
٢٠٣	٣٠	ازمیبوت	ازمیہا	=	١٥	تنشرک	تشرک	٢٥٧	١٩	انجاہ	انجاہ	٣	٣	مالاب	[illegible]
٢٠٤	١٠	الندافت	النظافت	=	=	وان	فان	٢٥٩	٣١	فرماتی کہ	فرماتی ہیں کہ	٣	٨	[illegible]	[illegible]
٢٠٥	١٢	تحس	تس	=	=	نخنیہ	تنبیہ	٢٦٢	١٨	سے	سہے	=	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	=	ترکناہ	ترکنا	٢٢٨	١٨	شیخ تقی	شیخ صدوق	٢٦٣	١١	ہمرا	ہمنوا	٥	٣	[illegible]	[illegible]
=	١٣	مختلفہ	شاقہ	٢٢٨	٢١	کتاب	کتب	٢٦٣	٣	اثر استعمالنا	تاریستہا	٦	١٠	رہنمایی	[illegible]
=	٢١	الافرات	الافتراءات	٢٣٢	-	ابنفاق	انفاق	=	=	بابستاہی	ناستطاع		٣٠	یعلمونا	[illegible]
=	٢٥	عکتا	عکسا	-	٦	نعلقہا	لعنہما	٢	١٩	ابہ	الابہ	=	٢٣	یرجعوا	رجعوا
٢٠٦	٦	دخل	تشاغل	٢٣١	١	بڑ	برا	-	٢٣	ششہ	[illegible]	[illegible]	٢٥	نیادرہم	نیادہم
=	١١	زکریا	زکریا بہعا	٢٤١	٥	اونکی	دوسکی	٢٠٥	١٤	الخف	[illegible]	١٨	٦	الباقی	[illegible]
٢٠٨	٢١	اوکی	اونکی	=	٧		لوگون سے	٤	٢١	[illegible]	سستی	=	٥	الداد	اللداد
٢٠٩	١٥	بالعشے	بالعشی	٢٤٥	-	کی ہرچی	[illegible]	١٧٧	٩	نفاق کا	نفاق آباد کا	=	١٦	برمح	بالرمح

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸	۲۰	الطرسبی	الطبرسی	〃	۳۰	[illegible]	مصانع	۳۰۳	۹	[illegible]	[illegible]	۳۴۵	۶	خارنہ	داخضہ
۹	۱	الا التی	الاتی	۲۸۸	۱۳	فارغ تو	فارغ تر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۴۳	۱۹	دعوی	دعاوی
〃	۱۰	لاانفضار	الانتشار	〃	〃	جوعب	جوبت	〃	۵	قبل الفعل	وقت الفعل	〃	〃	لسانیہ	لسانیات
〃	۲۳	ارتزیہ ابی	سرکتاب تحقیق ناکرده مستعد بران	۲۸۹	۱۳	مساجرین	مہاجرین	〃	۲۳	مسادی	معانی				
۱۱	۲۱	تستخلفه	يستخلفه	۲۹۰	۱۷	کریں	کری	۳۴۲	۱۹	شیخین کہ	شیخین نے کہ				
〃	۲۴	تقیۃ	لقیته	۲۹۱	۵	الکذب	الکاذب	〃	۲۱	اختیار کہ	اختیار نہ کیا				
〃	〃	يقول	تقول	〃	۱۱	سوای	بعض	۳۰	۱۴	کتابون حوالی	کتابوں کے حوالے				
۱۲	۲۰	هاسعک	هاشعک	〃	۲۵	سفر	سغر	۳۹۰	۶	لاحل	الارحل				
۱۴	۱۱	ایہ	الاٰیہ	۲۹۳	۶	ابنی	ایبی	۳۴	۲	دور کی	اور ضیاعی لیے				
۱۴	۱۳	[illegible]	[illegible]	۲۹۹	۲۵	بعد یوم التروية تہا		۳۴۰	۶	۳۳	۲۳				
[illegible]	۱	[illegible]	تتبع	〃	۱۰	مرجحت مہم	مرجحت خطاب مہم	۳۴۴	۱	قریب	قرب				
〃	۱۷	یعلم منسط	ہبط	۳۷	۲۲	تبل	تبعض	〃	۵	بہو بیرے	[illegible]				
۱۴۲	۴	تنبتق	آجر	۳۴۴	۴	تجمل	تحمل	〃	۷	بہو بختی	بہو بختی ہے				
〃	۲۴	شتر	[illegible]	۳۱۵	۲۵	السبا	السنا	〃	〃	الاسلام	الاسلام کے لیے				
۱۴۳	۱۴	۱۲ یعوہا	بعوم	〃	〃	اسلمو	اسلموا	〃	〃	حضرت	حضرت اور حضرت کے لیے				
۱	۳	التقدیر	القدیر	〃	〃	جاہدو	جاہدوا	〃	۸	مدینہ او	مدینہ میں				
〃	۱۹	عیتی	عیسٰی	۱۹	۴	کریں	کری	〃	۱۳	میری	تیرے				
۲۰۳	۱۷	منافقت	منافقت	۳۱۹	۱	تکونو	تکونوا	۳۱۲	۲۰	دار دکیاہے	[illegible]				
۲۰۴	۶	کاذب	الکاذبین	۳۲۱	۱	طرح	قصر	۳۴۴	۱۰	تہا	تھیں				
۲۰۷	۸	لاعنی	لاغنی	〃	۱۵	جہرو	جہروا	〃	۱۲	ہوئی	ہوا				
〃	۱۲	ضرب	کذب	〃	۲۵	المساجرین	المہاجرین	〃	۱۵	ہوئی کہ	ہوئی کہ				